بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء ۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا

مشکوٰۃ شریف

مترجم اردو

جلد اوّل

مؤلفہ

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

مترجم

جناب مولانا عبد العلیم علوی

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ

کراچی، لاہور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء ۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا

مشکوٰۃ شریف

مترجم اردو

جلد اوّل

مؤلفہ

امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

مُترجم

جناب مولانا عبدالعلیم علوی

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ

کراچی - لاہور - راولپنڈی

پیش لفظ

زیرِ نظر کتاب **مشکوٰۃ المصابیح** مترجم ہدیہ قارئین ہے۔ شرق و غرب کے اہلِ علم طبقے میں یہ کتاب اپنی تدوین کے یومِ اوّل ہی سے یکساں طور پر مقبول ہے۔ اس کی غایت درجہ علمی افادیت کے پیشِ نظر اسے نہ صرف ہمارے دینی مدارس کے قدیم نصاب درس میں شامل کیا گیا ہے بلکہ اس کے بعض اجزا سرکاری کلیات و جامعات میں بھی شامل نصاب ہیں۔

کتبِ حدیث کے ضخیم اور مطوّل ذخیروں سے ایک عام قاری کے لئے براہِ راست استفادہ بہت مشکل تھا۔ چنانچہ عام مسلمان طبقے کو مصابیح کے نورِ ہدایت سے مستفیض کرنے کے لئے مشکوٰۃ المصابیح ترتیب دی گئی۔ یہ کتاب احادیثِ نبویّہ (علیٰ صاحبہا الف الف تحیہ) کا ایک بہترین انتخاب ہے جو صحاح ستّہ اور دیگر متداول کتب احادیث کی جملہ خصوصیات کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے یہی وجہ ہے کہ درسِ نظامی میں صحاح ستّہ کی تعلیم و تدریس سے پیشتر مشکوٰۃ المصابیح کی تدریس لازمی قرار دی گئی ہے۔ گویا مشکوٰۃ المصابیح کتب حدیث کا ایک عمومی تعارف بھی ہے اور احادیث نبویّہ کا ایک عمومی مطالعہ بھی۔

مشکوٰۃ المصابیح کی جمع و تدوین میں دو بزرگوں کی علمی کاوشوں کو دخل حاصل ہے۔ ابتداء میں "مصابیح" کے نام سے محی السنّہ امام ابو محمّد حُسین بن مسعود فراء بغوی رحمہ اللہ نے احادیث کی چودہ کتابوں کا ایک مجموعہ مدون کیا۔ مصابیح کے ہر باب کے تحت دو فصلوں کا التزام کیا گیا۔ فصل اوّل کے لئے صحیحین (بخاری و مسلم) سے احادیث منتخب کی گئیں جب کہ فصل ثانی میں دیگر بارہ جوامع و مسانید کا انتخاب درج کیا گیا۔ "مصابیح" میں درج شدہ احادیث کی سند کا ذکر مفقود تھا جبکہ علمائے حدیث کے ہاں مراتب حدیث سے واقفیت کے لئے سند حدیث کا ذکر نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ شیخ ولی الدّین محمّد بن عبد اللہ خطیب عمری رحمہ اللہ نے اس علمی ضرورت کی شدت کا احساس کرتے ہوئے "مصابیح" کی ہر حدیث کی سند کا بحوالہ ماخذ ذکر کیا اور ساتھ ہی ہر باب میں فصل ثالث کا اضافہ کیا جس میں بخاری و مسلم کے علاوہ دیگر

کتب احادیث کا انتخاب درج کیا گیا ہے اس نو ترمیم شدہ مجموعے کو انہوں نے "مشکوٰۃ المصابیح" کے نام سے موسوم کیا۔

نوٹ :- تاج کمپنی اس سے پہلے **بخاری شریف مکمل** نو جلدوں میں شائع کر چکی ہے جنہیں قارئین میں خدا کے فضل وکرم سے بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اور قارئین کے اصرار پر اب ہم بخاری شریف کے بعد احادیث کی اس مقبول ترین کتاب **مشکوٰۃ شریف** کی اشاعت شروع کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ تین جلدوں میں مکمل ہوگی۔
پہلی جلد ہدیۂ ناظرین ہے۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بقیہ دو جلدوں کو بھی جلد مکمل کرا دیں۔
ہمیں خوشی ہے کہ مشکوٰۃ شریف بھی جناب **مولانا فضل خالق** صاحب ہی کے زیر نگرانی طبع ہو رہی ہے۔ جنہوں نے اس سے پہلے بخاری شریف کی طباعت انتہائی احتیاط اور صحت کے ساتھ کرائی ہے۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللهِ

تاج کمپنی لمیٹڈ

فہرست مضامین

مشکوٰۃ شریف مترجم

(جلد اوّل)

نمبرصفحہ	عنوانات
۷۱۱	کی فضیلت کا بیان۔
۷۲۰	استغفار اور توبہ کا بیان۔
۷۳۵	رحمتِ الٰہی کی وسعت کا بیان۔
۷۴۱	صُبح اور شام اور سونے کے وقت کی دُعائیں۔
؍؍	مختلف اوقات کی دُعائیں۔
۷۶۹	کن کن چیزوں سے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے؟ ان کا بیان۔
۷۷۶	جامع دُعائیں جو دارین کے فائدوں پر مشتمل ہیں۔ ان کا بیان۔
	کتابُ المناسِك
۷۸۵	افعالِ حج کا بیان۔
؍؍	احرام باندھنے اور لبیک پکارنے کا بیان۔
۷۹۳	حجۃ الوداع کا بیان۔
۷۹۶	دخول مکّہ اور طواف کعبہ کا بیان۔
۸۰۶	میدانِ عرفات میں ٹھہرنے کا بیان۔
۸۱۴	عرفات اور مزدلفہ سے واپسی کا بیان۔
۸۱۸	رمی جمار (کنکر مارنے) کا بیان۔
۸۲۲	ہدی کا بیان۔
۸۲۵	قربانی ذبح کرنے کے بعد حلق کا بیان۔
۸۲۹	نحر کے دن خطبہ اور طوافِ وداع کا بیان۔
۸۳۳	ممنوعاتِ احرام کا بیان۔
۸۳۹	مُحرِم کو شکار کی ممانعت۔
۸۴۲	مُحرِم کے روکے جانے اور حج کے فوت ہونیکا بیان۔
۸۴۶	حرمِ مکّہ کا بیان۔
۸۴۹	حرمِ مدینہ کا بیان۔
۸۵۳	

مقدمہ در مصطلحات حدیث

از شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

****

جمہور محدثین کی اصطلاح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے (قول وفعل کا مطلب تو واضح ہے۔ تقریر کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی موجودگی میں کسی شخص نے کوئی کام کیا یا کچھ کہا اور آپ نے اس پر نہ انکار کیا نہ اس سے روکا بلکہ سکوت اختیار فرما کر اس کی توثیق کر دی۔

اسی طرح صحابی اور تابعی کے قول وفعل اور تقریر پر بھی حدیث کا اطلاق ہوتا ہے۔

جو حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے اسے مرفوع اور جس کی سند صحابی تک پہنچے اُسے موقوف کہتے ہیں جیسے کہا جائے: قَالَ ابْنُ عَبَّاس یا فَعَلَ ابْنُ عَبَّاس یا قَرَّرَ ابْنُ عَبَّاس یا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا یا مَوْقُوْفٌ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ۔

اور جس حدیث کی سند صرف تابعی تک پہنچے اُسے مقطوع کہا جاتا ہے۔

بعض لوگوں نے حدیث کو مرفوع اور موقوف تک ہی مخصوص رکھا ہے (مقطوع کو حدیث میں شمار نہیں کرتے) اس لئے کہ مقطوع کو (حدیث نہیں) اثر کہا جاتا ہے اور بعض دفعہ مرفوع حدیث پر بھی اثر کا اطلاق ہوتا ہے جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دعاؤں کو ادعیۂ ماثورہ کہا جاتا ہے اور جیسا کہ امام طحاوی نے اپنی کتاب کا نام "شرح معانی الآثار" رکھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور آثارِ صحابہؓ پر مشتمل ہے اور بقول امام سخاوی، امام طبرانی کی ایک کتاب کا نام "تہذیب الآثار" ہے حالانکہ وہ مرفوع حدیثوں کے لئے خاص ہے اور اس میں موقوف روایات محض ضمنی طور پر ہی لائے ہیں اور خبر اور حدیث ایک ہی معنی میں مشہور ہیں۔ بعض لوگ حدیث صرف اس کو کہتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اور تابعین سے منقول ہو اور خبر اس کو کہتے ہیں جو ملوک وسلاطین اور گذشتہ زمانوں کے حالات و واقعات پر مشتمل ہو اسی وجہ سے ان لوگوں کو جو سُنّت میں مشغول ہوئے محدّث اور ان کو جو خبر میں مشغول

ہوئے اخباری کہا جاتا ہے رَفْعٌ یعنی حدیث کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچانا کبھی صریحاً ہوتا ہے اور کبھی حکماً قولی حدیث میں صریحاً کی مثال جیسے کسی صحابی کا کہنا کہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سُنا یا صحابی و غیر صحابی کا یہ کہنا کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپؐ نے اس طرح فرمایا اور فعلی میں صریحاً کی مثال جیسے صحابی کا یہ کہنا کہ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَ کَذَا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا یا اس طرح کیا۔ یا کسی صحابیؓ سے مرفوعاً روایت ہے یا اس کو مرفوع کیا ہے کہ آپؐ نے اس طرح کیا اور تقریری میں صریحاً کی مثال جیسے صحابی یا غیر صحابی کا یہ کہنا کہ فلاں شخص نے یا کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس طرح کیا اور اس پر آپؐ کے انکار کا ذکر نہ کرے اور حکماً کی مثال جیسے صحابی کا گذشتہ حالات کے متعلق خبر دینا جس میں اجتہاد کی گنجائش نہ ہو اور وہ صحابیؓ اگلی کتابوں سے بھی بے خبر ہو۔ جیسے انبیاء کرامؑ کی خبریں، پیشین گوئیاں، احوالِ قیامت اور فتنوں کے متعلق یا کسی فعل پر خاص جزا و سزا مرتب ہونے کی خبر دینا کہ ان میں بجز اس کے کوئی صورت نہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہوگا یا صحابی کوئی ایسا فعل کرے جس میں اجتہاد کی گنجائش نہ ہو یا صحابی یہ خبر دے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس طرح کرتے تھے اس لئے کہ ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوگی اور ویسے بھی وہ وحی کا زمانہ تھا (جس میں غلط کام پر فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کا نزول ہو جاتا تھا) یا صحابہ کہیں وَمِنَ السُّنَّۃِ کَذَا۔ ''سُنّت اس طرح ہے'' اس لئے کہ یہ بھی ظاہر ہے کہ سُنّت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت ہے۔ بعض کے خیال میں (مطلق) سُنّت کے لفظ سے سُنّتِ صحابہؓ اور سُنّتِ خلفائے راشدین بھی مراد ہو سکتی ہے کیونکہ ان پر بھی سُنّت کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

فصل: سند طریقِ حدیث کا نام ہے یعنی وہ لوگ جنہوں نے اُسے روایت کیا۔ اسناد بھی اسی معنیٰ میں ہے اور کبھی یہ سند کے ذکر اور طریقِ متن کے ذکر کے معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے اور متن وہ ہے جس پر سند کا سلسلہ منتہی ہو۔

اگر درمیان سے کوئی راوی ساقط نہ ہو تو وہ حدیث متصل ہے۔ عدمِ سقوط کو ہی اتصال کہا جاتا ہے اور اگر ایک یا ایک سے زیادہ راوی ساقط ہوں تو وہ حدیث منقطع ہے اس سقوط کا نام ہی انقطاع ہے اگر یہ سقوط سند کی ابتداء ہی میں ہو تو اُسے معلّق کہتے ہیں اور اس اسقاط کا نام تعلیق ہے اور ساقط ہونے والا کبھی ایک ہوتا ہے اور کبھی ایک سے زیادہ کبھی پوری سند حذف کر دی جاتی ہے جیسا کہ عام مصنّفین

کی عادت ہے وہ اس طرح روایت کرتے ہیں: "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تراجم صحیح بخاری میں بکثرت تعلیقات ہیں لیکن یہ سب تعلیقات اتصال کے حکم میں ہیں اس لئے کہ امام بخاری نے اپنی اس کتاب میں صحیح احادیث ہی لانے کا التزام کیا ہے لیکن ان تعلیقات کے سوا جن کی سند اپنی کتاب میں دوسری جگہ بیان کر دی ہے۔ یہ تعلیقات اُن کے مسانید کے درجہ کی نہیں ہیں اور بعض لوگوں نے اس میں یہ فرق کیا ہے کہ جس کو امام بخاری نے جزم اور یقین کے صیغے کے ساتھ بیان کیا ہے اور وہ دلالت کرتا ہو اس بات پر کہ اس کی سند امام بخاری کے نزدیک ثابت ہے تو وہ قطعاً صحیح ہے جیسے امام صاحبؒ کا یہ کہنا قَالَ فُلَانٌ اَوْ ذَکَرَ فُلَانٌ۔ فلاں نے کہا یا فلاں نے ذکر کیا۔ اور اگر صیغۂ تمریض و مجہول کے ساتھ بیان کیا ہو جیسے قِیْلَ یا یُقَالُ یا ذُکِرَ یعنی کہا گیا یا کہا جاتا ہے یا ذکر کیا جاتا ہے تو اس کی صحت میں ان کے نزدیک کلام ہے لیکن جب وہ اپنی کتاب میں لائے ہیں تو اس کی اصل ان کے نزدیک ثابت ہے اس لئے محدثین کا قول ہے کہ بخاری کی تعلیقات متصل اور صحیح ہیں۔

اگر سقوط سند کے آخر میں اور تابعی کے بعد ہو تو وہ حدیث مرسل ہے اور اس فعل کا نام اِرسال ہے جس طرح کوئی تابعی کہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"۔ کبھی محدثین کے نزدیک مرسل اور منقطع کا ایک ہی مفہوم ہوتا ہے لیکن پہلی اصطلاح زیادہ مشہور ہے۔

جمہور علماء کے نزدیک مرسل روایات کا حکم توقف ہے اس لئے کہ یہ غیر معلوم ہے کہ ساقط ہونے والا ثقہ ہے یا غیر ثقہ۔ علاوہ ازیں تابعی دوسرے تابعی سے روایت کرتا ہے اور تابعین میں ثقات و غیر ثقات دونوں ہی ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک مرسل مطلقاً مقبول ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ ارسال کرنے والے نے کمال وثوق اور اعتماد کی بناء پر ارسال کیا ہوگا کیونکہ گفتگو ثقہ راوی سے متعلق ہے اگر وہ تابعی ارسال کرنے والے کے نزدیک صحیح نہ ہوتا تو وہ ارسال ہی نہ کرتا اور نہ یہ کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

امام شافعیؒ کے نزدیک مرسل اور سند اگرچہ ضعیف ہو تاہم اس کی تائید کسی اور وجہ سے حاصل ہو جائے تو وہ مقبول ہو جاتی ہے۔ اور امام احمدؒ سے اس بارے میں دو قول منقول ہیں۔ یہ اختلاف صرف اس صورت میں ہے جب یہ معلوم ہو کہ تابعی کی عادت صرف ثقات ہی سے ارسال کرنے کی ہے اور اگر اس کی عادت بغیر کسی امتیاز کے ثقات و غیر ثقات دونوں سے ارسال کرنے کی ہو تو پھر بالاتفاق اس کا

حکم توقف کا ہے اس میں اور بھی بہت سی تفصیلات ہیں جن کو سخاویؒ نے شرح الفیہ میں ذکر کیا ہے۔

اگر سقوط سند کے درمیان ہو اور پے در پے دو راوی درمیان سے ساقط ہوں تو ایسی حدیث کو مُعْضَلْ (بفتح الضاد) کہتے ہیں۔ اگر ایک راوی ساقط ہو یا ایک سے زیادہ ہوں لیکن پے در پے نہیں) مختلف جگہوں سے ہوں تو اسے منقطع کہتے ہیں۔ اس معنی میں منقطع غیر متصل حدیث کی ایک قسم بن جاتی ہے اور کبھی منقطع مطلقاً غیر متصل کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔ جو تمام اقسام کو شامل ہے اس صورت میں یہ ایک مقسم بن جائے گا۔

انقطاع اور سقوطِ راوی کا علم، راوی اور مروی عنہ کے درمیان عدمِ ملاقات سے ہوتا ہے اور عدمِ ملاقات ہمعصر نہ ہونے یا اجتماع نہ ہونے کے سبب سے ہو گی یا اس وجہ سے کہ روایتِ حدیث کی اجازت نہ ملی ہو اور ان سب چیزوں کا علم راویوں کی تاریخِ ولادت، ان کی تاریخِ وفات، ان کے طلبِ علم اور سفر کے اوقات کی تعیین ہی سے ہو سکتا ہے اسی لئے محدثین کے نزدیک علم تاریخ بھی ایک بنیادی اور ضروری علم ہے۔

منقطع حدیث کی ایک قسم مُدَلَّسْ (بضم میم و فتح لام مشددہ) ہے۔ اس فعل کا نام تدلیس اور اس کا مرتکب مُدَلِّس (بکسر لام) ہے اس کی صورت یہ ہے کہ ایک راوی اپنے اس شیخ (اُستاذ) کا نام تو نہ لے جس سے اس نے حدیث سنی ہے البتہ اس کے اوپر کے راوی سے ایسے الفاظ میں روایت کرے جس سے یہ وہم ہوتا ہو کہ اس نے (اسی) اُوپر والے راوی سے سُنا ہے۔ جیسے عَنْ فلانٍ یا قَالَ فلانٌ کہے تدلیس کے لغوی معنی فروختنی سامان کے عیب کو بیع کے وقت چھپانے کے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دَلَس سے مشتق ہے جس کے معنی گھمبیر تاریکی کے چھا جانے کے ہیں۔ حدیث کو مُدَلَّس اس لئے کہا گیا کہ اس میں بھی اسی طرح خفاء (تاریکی) ہے ـــ شیخ (حافظ ابن حجر عسقلانی) کہتے ہیں کہ جس سے تدلیس ثابت ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے حدیث قبول نہ کی جائے گی الا یہ کہ وہ تحدیث کی صراحت کرے۔ شمنیؒ کہتے ہیں کہ ائمۂ فن کے نزدیک تدلیس حرام ہے امام وکیعؒ کے نزدیک جب تدلیس کپڑوں میں جائز نہیں تو حدیث میں کس طرح جائز ہو سکتی ہے اور شعبہ نے تو اس کی بہت زیادہ مذمت کی ہے۔

مُدَلِّس کی روایت قبول کرنے میں علماء کا اختلاف ہے اہلحدیث و فقہ کے ایک گروہ کے نزدیک یہ تدلیس جرح (عیب) ہے اور جس شخص کے متعلق معلوم ہو جائے کہ وہ تدلیس کرتا ہے اس کی حدیث مطلقاً غیر مقبول ہے اور بعض کے خیال میں مقبول ہے۔ جمہور کا قول یہ ہے کہ اس شخص کی تدلیس قابلِ قبول ہے جس کے متعلق معلوم ہو کہ وہ ثقہ ہی سے تدلیس کرتا ہے جیسے ابن عیینہ ہیں اور اس کی تدلیس مردود ہے جو ضعیف اور غیر ضعیف سب سے تدلیس کرتا ہے یہاں تک کہ وہ الفاظِ سماع سَمِعْتُ یا حَدَّثَنَا

یا اَخْبَرَنَا کے ذریعے سے سماعت کی صراحت نہ کردے۔

تدلیس کے مختلف اسباب ہیں۔ بعض دفعہ اس کے پس پردہ کوئی غرض فاسد ہوتی ہے جیسے کوئی راوی اپنے شیخ (استاذ) کی نوعمری کے باعث اس سے اپنے سماع کو چھپانے کی کوشش کرے یا اس وجہ سے کہ وہ (شیخ) لوگوں میں کوئی خاص شہرت یا مقام ومرتبہ نہیں رکھتا اور بعض اکابر سے جو تدلیس واقع ہوئی ہے تو اس کی حیثیت یہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ تو صرف یہ ہے کہ انہیں حدیث کی صحت پر کامل اعتماد تھا۔ اور شہرت وغیرہ سے وہ بے نیاز تھے۔ شمنیؒ کہتے ہیں یہ بھی احتمال ہے کہ ثقات کی ایک جماعت سے حدیث سنی ہو اور اس شخص سے بھی، اس لئے اس کے ذکر نے دیگر لوگوں کے ذکر سے مستغنی کردیا۔ جیسا کہ مرسل میں ہوتا ہے۔

اگر اسناد یا متن میں راویوں کا اختلاف تقدیم وتاخیر یا کمی بیشی کے ذریعے ہو یا ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی یا ایک متن کی جگہ دوسرا متن ہو یا اسمائے سند یا اجزائے متن میں تصحیف ہو یا اختصار ہو یا حذف ہو یا اسی طرح کی دیگر چیزیں ہوں تو حدیث مضطرب ہے اگر ان کے درمیان جمع وتوفیق ممکن ہو تو وہ مقبول ہے ورنہ اس کا حکم توقف ہے۔

اگر راوی نے کسی حدیث میں اپنا یا کسی صحابی وتابعی کا کلام اس غرض سے درج کردیا کہ اس طرح لغت کے مفہوم یا معنیٰ کی وضاحت یا مطلق کی تقیید ہو جائے گی تو وہ حدیث مُدرَج کہلائے گی۔

فصل: تنبیہ۔ اس بحث سے ایک اور بحث حدیثوں کی روایت بالمعنی کی پیدا ہوتی ہے اس میں کافی اختلاف ہے اکثر اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا اس شخص کے لئے جائز ہے جو عربی زبان کا عالم اسلوب کلام کا ماہر ترکیبوں کے خواص اور خطاب کے مفہومات سے واقف ہو تاکہ زیادتی اور کمی کے ذریعے غلطی نہ کرسکے۔ بعض کہتے ہیں یہ مفرد الفاظ میں جائز ہے مرکبات میں نہیں۔ بعض کے نزدیک اُس کے لئے جائز ہے جس کو حدیث کے الفاظ زبانی یاد ہوں تاکہ اس میں تصرّف پر وہ پوری طرح قادر ہو۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے لئے جائز ہے جسے حدیث کے معانی تو یاد ہوں لیکن الفاظ بھول گیا ہو کیونکہ ایسا کرنا تحصیلِ احکام کی بناء پر ضروری ہے اور جسے الفاظِ حدیث یاد ہوں اس کے لئے روایت بالمعنیٰ جائز نہیں اس لئے کہ اس کو اس کی ضرورت ہی نہیں ہے یہ اختلاف جواز اور عدمِ جواز میں ہے۔ جہاں تک بغیر کسی تصرّف کے الفاظِ حدیث روایت کرنے کا تعلق ہے تو اس کی افضلیت میں سب کا اتفاق ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے میری باتیں سنیں انہیں یاد رکھا اور اس کو دوسروں تک پہنچایا جس طرح مجھ سے سُنا"۔ روایت بالمعنیٰ صحاح ستہ اور دیگر کتبِ حدیث میں بکثرت موجود ہیں۔

عَنْعَنَہ ۔عن فلان عن فلان کے الفاظ کے ساتھ حدیث بیان کرنے کو کہتے ہیں اور مُعَنْعَن وہ حدیث ہے جو عَنْعَنَہ کے طور پر بیان کی جائے۔ عَنْعَنَہ میں امام مسلمؒ کے نزدیک معاصرت (ہم زمانہ ہونا) امام بخاریؒ نزدیک ملاقات اور دوسرے لوگوں کے نزدیک اخذ شرط ہے۔ امام مسلمؒ نے دونوں فریقوں کا بڑے شدّ و مد سے ردّ کیا ہے۔ مُدلّس کا عنعنہ غیر مقبول ہے۔

مُسْنَد۔ ہر وہ مرفوع حدیث جس کی سند متصل ہو مُسنَد ہے۔ مُسند کی یہی مشہور اور معتمد علیہ تعریف ہے بعض کے نزدیک ہر متصل السند مُسند ہے چاہے موقوف ہو یا مقطوع۔ اور بعض کے خیال میں ہر مرفوع مُسند ہے چاہے وُہ مُرسل ہو، مُعْضَل ہو یا منقطع۔

فصل :

شاذ، مُنکر اور معلّل بھی حدیث کی قسمیں ہیں۔ شاذ لغت میں اُس شخص کو کہتے ہیں جو جماعت سے الگ ہو گیا اور اس سے نکل گیا ہو اور اصطلاحِ محدثین میں اس حدیث کو کہتے ہیں جو ثقہ راویوں کی روایت کے خلاف ہو۔ اگر اس کے راوی ثقہ نہیں تو وُہ مردُود ہے اور اگر ثقہ ہیں تو اس کو حفظ و ضبط، کثرتِ تعداد اور دیگر وجوہِ ترجیحات کے مطابق ترجیح دی جائے گی۔ راجح کا نام محفوظ اور مرجوح کا نام شاذ ہے۔

مُنکر وہ حدیث ہے جسے کوئی ضعیف راوی روایت کرے اور وہ اپنے سے بھی ضعیف تر راوی کی روایت کے خلاف ہو۔ مُنکر کا مقابل معروف ہے۔ مُنکر اور معروف دونوں روایتوں کے راوی ضعیف ہوتے ہیں لیکن ایک، دُوسرے سے زیادہ ضعیف ہوتا ہے۔ اور شاذ اور محفوظ میں راوی قوی ہوتے ہیں لیکن ایک، دُوسرے سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ شاذ اور مُنکر مرجوح اور محفوظ و معروف راجح ہوتے ہیں۔

اور بعض نے شاذ اور مُنکر میں کسی دُوسرے راوی کی مخالفت کی قید نہیں لگائی، چاہے وہ ضعیف ہو یا قوی، اور انہوں نے کہا کہ شاذ وہ حدیث ہے جسے ثقہ روایت کرنے میں متفرد ہو اور اس کی موافقت اور حمایت میں کوئی اصل بھی نہ ہو اور یہ صحیح و ثقہ پر بھی صادق آتا ہے اور بعض نے ثقہ اور مخالفت کا اعتبار نہیں کیا اسی طرح منکر ہے کہ وُہ اسے صُورتِ مذکورہ کے ساتھ خاص نہیں کرتے اور اس شخص کی حدیث کو بھی مُنکر کہتے ہیں جو فسق، فرطِ غفلت اور کثرتِ اغلاط کے ساتھ مطعون ہو۔ یہ اصطلاحات ہیں جن میں کوئی مضائقہ نہیں۔

مُعَلّل (بفتح لام) وہ اسناد ہے جس میں صحتِ حدیث کو مجرُوح کرنے والے علل اور خفی اسباب پائے جاتے ہُوں جس پر علمِ حدیث کے ماہرین ہی خبردار ہو سکتے ہیں جیسے موصول کا مُرسل کر دینا اور مرفوع کا موقوف کر دینا۔

کبھی مُعَلِّل (بکسرِ لام) کی عبارت اپنے دعویٰ پر دلیل قائم کرنے میں قاصر رہتی ہے جس طرح دینار و

دراہم کے پرکھنے میں صرّاف اپنے دعوے پر دلیل نہیں پیش کرسکتا۔

ایک راوی اگر کوئی حدیث بیان کرے اور دُوسرا راوی دُوسری حدیث بیان کرے جو اس کے موافق ہو تو اس حدیث کو مُتَابِعْ (بصیغۂ اسم فاعل) کہتے ہیں۔ اور محدّثین جو کہتے ہیں تَابَعَہٗ فُلَانٌ اور امام بخاریؒ جو اپنی "صحیح" میں اکثر فرماتے ہیں اور اکثر محدّثین بھی کہتے ہیں کہ "وَلَہٗ مُتَابِعَاتٌ" تو اس کے معنی یہی ہیں۔ متابعت تقوّیت اور تائید کو واجب کرتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ متابع مرتبہ میں اصل کے برابر ہو۔ متابع کم مرتبہ رکھنے کے باوجود متابعت کی صلاحیّت رکھتا ہے۔ متابعت کبھی نفس راوی میں ہوتی ہے اور کبھی اس شیخ میں جو اس سے اوپر ہوتا ہے۔ پہلا دُوسرے سے اکمل واتم ہے۔ اس لئے کہ کمزوری اکثر اوّل اسناد میں ہوتی ہے۔

متابع اگر لفظوں میں اصل کے موافق ہو تو مِثْلُہٗ اور اگر لفظوں میں نہیں صرف معنی میں موافقت ہو تو نَحْوَہٗ کہا جاتا ہے متابعت میں یہ شرط ہے کہ دونوں روایتیں ایک ہی صحابیؓ سے ہوں۔ اگر دو صحابیوں سے ہوں تو اُسے شَاہِدْ کہتے ہیں جیسے کہا جائے لَہٗ شَاہِدٌ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یا کہا جائے لَہٗ شَوَاہِدُ یا یَشْہَدُ بِہٖ حَدِیْثُ فُلَانٍ۔ اور بعض لوگ متابعت کو صرف لفظوں میں موافقت اور شاہد کو معنوی موافقت کے ساتھ خاص کرتے ہیں خواہ وہ ایک صحابیؓ سے منقول ہوں یا دو صحابیوں سے اور کبھی شَاہِدْ اور مُتَابِعْ ایک ہی معنیٰ میں استعمال ہوتے ہیں وجہ اس کی ظاہر ہے۔ مُتَابِعْ اور شَاہِدْ کے جاننے کی غرض سے طُرقِ حدیث اور اسکے اسناد کے تتبّع اور تلاش کو اعتبار کہا جاتا ہے۔

فصل: حدیث کی اصل قسمیں تین ہیں: صحیح، حسن اور ضعیف۔ صحیح سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے ضعیف ادنیٰ ہے اور حسن متوسط درجہ ہے۔ تمام وہ قسمیں جو پہلے گذر چکی ہیں وہ انہی تین قسموں میں داخل ہیں۔

صحیح حدیث وہ ہے جس کا نقل کرنے والا عادل تامّ الضبط ہو جو نہ معلّل ہو نہ شاذ۔ اگر یہ صفات علیٰ وجہ الکمال پائی جائیں تو وہ صحیح لذاتہٖ ہے اور اگر اس میں کسی قسم کا نقص ہو لیکن کثرتِ طُرق سے اس نقصان کی تلافی ہوجائے تو وہ صحیح لغیرہٖ ہے۔ اور اگر اس نقص کی تلافی کرنے والی کوئی چیز نہ ہو تو وہ حسن لذاتہٖ ہے۔

ضعیف حدیث وہ ہے کہ جس میں وہ شرائط کلّی طور پر یا جزوی طور پر مفقود ہوں جو صحیح کے لئے معتبر ہیں اگر ضعیف حدیث متعدد طرق سے مروی ہو اور اس کے ضعف کی تلافی ہوجاتی ہو تو وہ حسن لغیرہٖ ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ صفات جو صحیح کے لئے ضروری ہیں وہ حسن میں ناقص ہوتی ہیں۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ حسن میں جس نقصان کا اعتبار کیا گیا ہے وہ صرف خفّتِ ضبط ہے ورنہ باقی صفات اپنی

جگہ بحال رہتی ہیں۔
عدالت اس ملکہ کا نام ہے جو انسان کو تقویٰ اور مروّت کے التزام پر آمادہ کرتا ہے اور تقویٰ سے مُراد شرک فسق، اور بدعات جیسے بُرے اعمال سے بچنا ہے۔ گناہِ صغیرہ سے اجتناب کے بارے میں اختلاف ہے۔ مختار مذہب یہ ہے کہ یہ شرط نہیں اس لئے کہ اس سے بچنا انسانی طاقت سے باہر ہے بجز اس صُورت کے کہ صغیرہ گناہ پر اصرار کیا جائے کہ اس طرح وہ بھی کبیرہ گناہ بن جاتا ہے اور مروّت سے مُراد ان بعض خسیس اور چھوٹی باتوں سے بچنا ہے جو گو مباح ہیں مگر ہمّت اور مروّت (مردانگی) کے خلاف ہیں۔ جیسے بازار میں اکل و شرب اور راستے میں پیشاب کرنا وغیرہ۔
معلوم رہنا چاہیئے کہ روایت کی عدالت شہادت کی عدالت سے عام ہے اس لئے کہ عدلِ شہادت آزاد کے لئے مخصوص ہے اور عدلِ روایت آزاد اور غلام دونوں کو شامل ہے اور ضبط سے مُراد سُنی ہوئی چیز کو خلل اور ضیاع سے بایں طور محفوظ رکھنا کہ اس کو حاضر کرنا ممکن ہو۔ اس ضبط کی دو قسمیں ہیں: ضبطِ صدر اور ضبطِ کتاب دل میں محفوظ کرنے اور یاد رکھنے کا نام ضبطِ صدر ہے۔ دوسرے تک پہنچانے کے وقت تک اس کو محفوظ رکھنے کا نام ضبطِ کتاب ہے۔

فصل: عدالت سے متعلق طعن کے وجوہ پانچ ہیں: کذب[1]، اتہام کذب[2]، فسق[3]، جہالت[4]، بدعت[5]
کذب راوی سے مُراد یہ ہے کہ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا جھوٹ بولنا ثابت ہو گیا ہو۔ یہ ثبوتِ کذب یا تو خود حدیث گھڑنے والے کے اقرار سے ہو یا دیگر قرائن سے۔ ایسے مطعون بالکذب راوی کی حدیث موضوع کہلاتی ہے۔ جس شخص کے متعلق یہ ثابت ہو جائے کہ اس نے حدیث میں عمداً جھوٹ سے کام لیا ہے گو اس نے پُوری عمر میں ایک مرتبہ ہی ایسا کیا ہو اور پھر اس سے تائب بھی ہو گیا ہو، تاہم اس کی حدیث کبھی قابلِ قبول نہ ہو گی۔ بخلاف جھُوٹے گواہ کے کہ جب وہ توبہ کر لے (تو اس کے بعد اس کا قول مقبول ہو جاتا ہے) پس محدّثین کی اصطلاح میں موضوع حدیث سے مُراد یہی ہے (جس کا ذکر کیا گیا ہے) نہ کہ اس راوی کی حدیث جس کا کذب ثابت ہو گیا ہو۔ اور اس کا بطور خاص اس حدیث کا گھڑنا معلوم ہو اور یہ مسئلہ ظنّی ہے۔
وضع اور افترا کا حکم ظنِّ غالب پر ہوتا ہے اس میں قطع اور یقین ممکن نہیں اس لئے کہ جھُوٹے سے بھی کبھی کبھی سچ کا صدُور ہو جاتا ہے اس سے اس قول کا بھی ردّ ہو جاتا ہے کہ وضعِ حدیث کا علم واضع کے اقرار کی بناء پر ہو اس لئے کہ ممکن ہے وہ اس اقرار میں بھی کاذب ہو اس کا سچّا ہونا ظنِ غالب کی بناء پر سمجھا جائے گا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو قتل کا اقرار کرنے والے کا قتل اور زنا کا اعتراف کرنے والے کا رجم جائز نہ ہوتا۔ راوی کے کذب کے ساتھ متہم ہونے کی صُورت یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ عام گفتگو میں اس کا جھوٹا ہونا مشہور و معروف ہو۔ تاہم حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا کذب ثابت نہ ہو۔ اسی

حکم میں اس شخص کی روایت بھی داخل ہے جو شریعت کے قواعدِ ضروریہ معلومہ کے خلاف ہو اسی قسم کے راوی کا نام متروک ہے جیسے کہا جائے "اس کی حدیث متروک ہے۔" اور "فلاں متروک الحدیث ہے"۔
اگر اس شخص نے صدقِ دل سے توبہ کر لی ہو اور صدق کی علامات اس کے طرزِ عمل سے ظاہر ہوں تو اس سے حدیث کا سماع جائز ہے اور وہ شخص جس سے حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ گفتگو میں کبھی کبھی کذب واقع ہو تو یہ اس کی حدیث کو موضوع یا متروک کہنے کے لئے کافی نہ ہوگا اگرچہ (عام گفتگو میں کسی وقت بھی کذب بیانی) معصیت ہے۔

فسق سے مُراد عملی فسق ہے۔ اعتقادی فسق نہیں۔ اعتقادی فسق تو بدعت میں داخل ہے اکثر بدعت کا استعمال اعتقاد ہی میں ہوتا ہے۔ اور کذب اگرچہ فسق میں داخل ہے لیکن اس کو علیحدہ مستقل اصل شمار کیا ہے اس لئے کہ کذب انتہائی شدید طعن ہے۔

راوی کی جہالت بھی حدیث میں طعن کا سبب ہے اس لئے کہ جب راوی کا نام اور اس کی ذات معلوم نہ ہو تو اس کے حالات بھی معلوم نہ ہوں گے نہ اس کے ثقہ اور غیر ثقہ ہونے کا پتہ چلے گا جیسے کوئی شخص کہے حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ یا اَخْبَرَنِیْ شَیْخٌ (مجھ سے کسی آدمی نے حدیث بیان کی یا مجھے شیخ نے خبر دی) تو اس کا نام مبہم ہے اور حدیث مبہم غیر مقبول ہے۔ الایہ کہ راوی صحابیؓ ہو۔ اس لئے کہ صحابہؓ سب کے سب عدول ہیں۔ اگر تعدیل کے لفظ کے ساتھ بیان کیا جائے جس طرح کوئی کہے اَخْبَرَنِیْ عَدْلٌ یا حَدَّثَنِیْ ثِقَۃٌ تو اس میں اختلاف ہے۔ لیکن صحیح تر بات یہی ہے کہ نامقبول ہے اس لئے کہ ممکن ہے کہ راوی کے خیال میں تو عادل ہو لیکن نفس الامر میں عادل نہ ہو۔ البتہ کوئی امام حاذق بیان کرے تو مقبول ہے۔

بدعت سے مُراد یہ ہے کہ دین کی معروف باتوں کے خلاف اور اس کے خلاف جو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ سے منقول ہیں، کسی امرِ محدَث (نو ایجاد کام) کا اعتقاد شبہ اور تاویل کی بناء پر کرنا، بطریق جحُود و انکار نہیں اس لئے کہ ایسا انکار تو کفر ہے اور بدعتی کی حدیث جمہُور کے نزدیک مردُود ہے اور بعض کے نزدیک مقبول ہے بشرطیکہ صدق لہجہ اور زبان کی حفاظت کے ساتھ متصف ہو اور بعض کہتے ہیں کہ اگر وہ کسی ایسے تواتر شرعی کا انکار کرے جس کے متعلق یقینی علم ہو کہ وُہ امرِ دین میں سے ہے، تو وہ مردُود ہے اور اگر اس طرح پر نہ ہو تو وہ مقبول ہے گو مخالفین اس کی تکفیر کریں۔ بشرطیکہ اس میں ضبط و ورع، تقویٰ واحتیاط اور صیانت کی صفات پائی جائیں۔ بدعتی کے بارے میں مذہب مختار یہ ہے کہ اگر وہ بدعت کا داعی اور اس کا رائج کرنے والا ہو تو وہ مردُود ہے ورنہ مقبول ہے بشرطیکہ وہ ایسی چیز روایت نہ کرتا ہو جس سے اس کی بدعت کو تقویت پہنچتی ہو کیونکہ اس صورت میں وہ قطعًا مردُود

ہے۔ مختصر یہ کہ اہل بدعت وہوا اور باطل مذاہب والوں سے حدیث اخذ کرنے میں اختلاف ہے۔ صاحبِ جامع الاصول نے کہا ہے کہ محدثین کی ایک جماعت نے خوارج، قدریہ، رافضی وشیعہ اور دیگر اصحاب بدعت سے حدیثیں اخذ کی ہیں اور ایک دوسری جماعت نے احتیاط سے کام لیا ہے اور ان تمام بدعتی فرقوں سے اخذِ حدیث میں اجتناب کیا۔ ان میں سے ہر ایک کی اپنی اپنی نسبت ہے" بلاشبہ ان فرقوں سے حدیثوں کا اخذ کرنا بہت زیادہ تلاش وجستجو کے بعد ہوتا ہے تاہم پھر بھی احتیاط اسی میں ہے کہ ان سے حدیث اخذ نہ کی جائے اس لئے کہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ یہ فرق مبتدعہ اپنے مذاہب کی ترویج کے لئے حدیثیں گھڑا کرتے تھے اور توبہ ورجوع کے بعد اس کا اقرار کرلیتے تھے (واللہ اعلم)۔

فصل: ضبط سے متعلق بھی وجوہِ طعن پانچ ہیں: فرطِ غفلت[۱]، کثرتِ غلط[۲]، مخالفتِ ثقات[۳]، وہم[۴] سوءِ حافظہ[۵]۔ فرطِ غفلت اور کثرتِ غلط دونوں قریب المعنیٰ ہیں۔ غفلت کا تعلق سماع اور تحصیلِ حدیث سے اور غلط کا تعلق بیان کرنے اور پہنچانے سے ہے اسناد یا متن میں ثقات کی مخالفت چند طریقوں پر ہوتی ہے جو شذوذ کا باعث ہوتی ہے اور اسے ضبط سے متعلق وجوہِ طعن میں اس لئے شمار کیا گیا ہے کہ ثقات کی مخالفت کا سبب عدم ضبط وحفظ اور تغیر وتبدل سے محفوظ نہ ہونا ہے۔ اور طعن وہم اور نسیان کے سبب ہوتا ہے کہ راوی ان دونوں کی وجہ سے غلطی کرکے وہم کے طور پر روایت کرتا ہے اس وہم کی اطلاع اگر ایسے قرائن سے ہو جائے جو اس کی غفلت اور قدرح کے اسباب وعلل پر دلالت کرتے ہوں تو وہ حدیث معلل ہوگی اور علمِ حدیث میں یہ سب سے زیادہ دقیق اور غامض مسئلہ ہے اس کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے فہم ثاقب اور وسیع حافظہ عطا کیا ہو اور وہ اسانید ومتون کے احوال اور رُواۃ کے مراتب کی معرفتِ تامہ رکھتے ہوں۔ جیسے متقدمین میں اس فن کے ارباب کمال ہیں جن کا سلسلہ امام دارقطنی تک پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے کہ ان کے بعد اس فن میں ایسا صاحبِ کمال کوئی پیدا نہیں ہوا۔ (واللہ اعلم)۔

سوءِ حفظ سے مُراد محدثین کے نزدیک یہ ہے کہ راوی کی اصابت اس کی خطا پر غالب نہ ہو اور اس کا حفظ واتقان سہو ونسیان سے زیادہ نہ ہو۔ یعنی اگر خطاء ونسیان اس کے صواب واتقان کے مساوی ہو یا غالب ہو تو یہ سوءِ حفظ میں داخل ہوگا۔ پس معتمد علیہ صواب واتقان اور ان کی کثرت ہے۔ حافظہ کی خرابی (سوءِ حفظ) اگر ہر وقت مدت العمر راوی کے شاملِ حال رہی ہو تو اس کی حدیث غیر معتبر ہوگی۔ بعض محدثین کے نزدیک یہ بھی شاذ میں داخل ہے۔

اگر سوءِ حفظ کسی عارض کے سبب ہو جیسے کبرسنی۔ بینائی کے جاتے رہنے یا کتابوں کے ضائع ہو جانے کے سبب حافظہ میں خلل پیدا ہو جائے تو اسے مختلط کہا جائے گا۔ پس ایسے راوی کی اختلاط

و اختلال سے قبل روایت کردہ حدیثیں مقبول ہوں گی بشرطیکہ وہ روایات اس حالت کے طاری ہونے کے بعد کی روایتوں سے ممتاز ہوں اگر ممتاز نہ ہوں تو توقف کیا جائے گا۔ اگر مشتبہ ہوں تو تب بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر ایسے مختلط راوی کی بیان کردہ حدیثوں کے لئے متابعات اور شواہد ہوں تو پھر وہ بجائے مردود ہونے کے قبولیت و رجحان کا درجہ پائیں گی اور یہی حکم مستور، مدلس اور مرسل حدیثوں کا ہے۔

فصل: صحیح حدیث کے مختلف مراتب و درجات ہیں۔ اگر اس کا راوی ایک ہے تو وہ غریب ہے، دو راوی ہوں تو وہ حدیث عزیز ہے اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو وہ مشہور یا مستفیض ہے اور کسی حدیث کے رُواۃ کی کثرت اگر اس حد کو پہنچ جائے کہ ان کا کذب پر متفق ہونا محال ہو تو اس حدیث کو متواتر کہیں گے اور غریب کا ایک نام فرد بھی ہے اور مُراد اس سے راوی کا کسی جگہ ایک ہونا ہے۔ اگر اسناد میں کسی ایک جگہ میں ہو تو اُسے فرد نسبی کہتے ہیں اور اگر ہر جگہ میں ہو تو فرد مطلق۔ اور دو ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہر جگہ ایسا ہی ہو۔ اگر صرف ایک جگہ میں ہو تو وہ حدیث عزیز نہیں۔ غریب ہو گی۔ اسی طرح حدیث مشہور میں کثرت کے معنیٰ یہ ہیں کہ ہر جگہ دو سے زیادہ راوی ہوں اور یہی مطلب ہے محدثین کے اس قول کا کہ اس فن میں "اَقَل اکثر پر حاکم ہے۔"

اس بحث سے یہ معلوم ہوا کہ غرابت صحت کے منافی نہیں اور یہ ممکن ہے کہ حدیث صحیح غریب ہو بایں طور کہ اس کے سب راوی ثقہ ہوں اور غریب کبھی شاذ کے معنیٰ میں مستعمل ہوتا ہے یعنی وہ شذوذ جو حدیث میں طعن کے اقسام میں سے ہے۔ یہی (شذوذ) مراد ہے صاحب المصابیح کے اس قول سے "هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ" جبکہ وہ بطریق طعن بیان کریں اور بعض نے ثقات کی مخالفت کا لحاظ کئے بغیر (جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے) شاذ کی تفسیر مفرد راوی کے ساتھ کی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ (یہ حدیث) صحیح شاذ اور صحیح غیر شاذ ہے۔ پس شذوذ اس معنی کے لحاظ سے بھی غرابت کی طرح صحت کے منافی نہیں ہے۔ البتہ جب مقام طعن میں ذکر کیا جائے تو وہاں ثقات کی مخالفت معتبر ہو گی (اس لئے کہ وہ صحت کے منافی ہے)۔

فصل: ضعیف حدیث وُہ ہے جس میں وہ شرائط، جن کا اعتبار صحیح اور حسن حدیثوں میں کیا جاتا ہے کُل کے کُل یا ان میں سے بعض مفقود ہوں۔ اور اس کے راوی کی شذوذ و نکارت یا کسی علت کی وجہ سے مذمت کی گئی ہو۔ اس اعتبار سے ضعیف حدیث کی متعدد قسمیں ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح صحیح لذاتہ اور صحیح لغیرہٖ، حسن لذاتہ اور حسن لغیرہٖ ان کمال صفات میں مختلف مراتب و درجات کی حامل ہوں گی جن کا ان دونوں کے مفہوم میں اعتبار کیا جاتا ہے دراں حالیکہ اصل صحت اور حسن

میں ان کے مابین اشتراک ہے۔

محدثین نے مراتب صحت کا انضباط اور اس کی تعیین کر دی ہے اور اسناد میں اس کی مثالیں دی ہیں وہ کہتے ہیں کہ عدالت اور ضبط تمام رجالِ حدیث کو شامل ہے۔ تاہم بعض بعض پر فوقیت رکھتے ہیں۔ مطلقاً کسی خاص سند کو اصح الاسانید (سب سے زیادہ صحیح سند) کہنے میں اختلاف ہے۔ بعض نے "زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّہٖ" کو اصح الاسانید کہا ہے۔ بعض نے "مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ" کو اور بعض نے زہری عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ" کو، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ کسی ایک مخصوص سند پر اصح ہونے کا مطلقاً حکم لگا دینا ٹھیک نہیں کیونکہ صحت میں بہت سے مراتب ہیں اور بہت سی اسناد اس میں داخل ہوتی ہیں۔ البتہ اس میں اس انداز کی قید لگا دی جائے کہ یہ فلاں شہر میں اصح الاسانید ہے۔ یا فلاں باب یا فلاں مسئلے میں اصح الاسانید ہے تو صحیح ہے (واللہ اعلم)۔

فصل: امام ترمذیؒ کی عادت ہے کہ وہ اپنی جامع ترمذی میں ایک ایک حدیث پر بیک وقت کئی کئی حکم لگا دیتے ہیں مثلاً "یہ حدیث حسن صحیح ہے"۔ "یہ غریب حسن ہے"۔ "یہ حدیث حسن غریب اور صحیح ہے"۔ اس کی توجیہہ یہ ہے کہ حسن اور صحیح کے اجتماع کے جواز میں بایں طور شبہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی حدیث حسن لذاتہ اور صحیح لغیرہ ہو۔ اسی طرح غرابت اور صحت کے اجتماع میں بھی شبہ نہیں البتہ غرابت اور حسن کے اجتماع میں لوگوں نے کچھ اشکال محسوس کیا ہے اس لئے کہ امام ترمذیؒ نے حسن میں تَعَدُّدِ طُرُق کا اعتبار کیا ہے پھر وہ غریب کیونکر ہو سکتی ہے (غریب میں تو طُرُق متعدد نہیں ہو سکتے) اس کا جواب محدثین یہ دیتے ہیں کہ حسن میں تَعَدُّدِ طُرُق کا اعتبار علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ اس کی ایک قسم میں ہے اور جب حسن اور غرابت کے اجتماع کا حکم لگایا جائے تو اس سے مراد دوسری قسم ہوگی اور بعض نے اس کی توجیہہ یہ پیش کی ہے کہ امام ترمذیؒ نے اس طرح اختلافِ طُرُق کی طرف اشارہ کیا ہے کہ بعض طریقوں میں یہ غریب ہے اور بعض طریقوں میں حسن۔ اور بعض کے نزدیک واؤ آو کے معنی میں ہے یعنی انہیں اس بارے میں یقینی علم نہ ہونے کی وجہ سے شک اور تردد ہے کہ آیا یہ حدیث غریب ہے یا حسن ہے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ یہاں حسن سے اس کے اصطلاحی معنی نہیں بلکہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی جس کی طرف طبیعت مائل ہو لیکن یہ قول بہت مستبعد ہے۔

فصل: حدیث صحیح کا احکام میں حجت ہونا سب کے نزدیک متفق علیہ ہے۔ اسی طرح عام علماء کے نزدیک حسن لذاتہ ہے کہ وہ بھی قابل حجت ہونے میں صحیح کے ساتھ ملحق ہے۔

گو رتبہ میں وہ صحیح سے کم ہے ایسے ہی اس حدیثِ ضعیف کے قابلِ استجاج ہونے میں بھی اتفاق ہے جو تعددِ طُرق کی وجہ سے حسن لغیرہ کے درجے کو پہنچ جائے۔

یہ جو مشہور ہے کہ "حدیث ضعیف فضائلِ اعمال میں معتبر ہے اس کے ماسوا میں نہیں" تو اس سے مُراد مفرد احادیث ہیں نہ کہ وہ احادیث جو متعدد طُرق سے مروی ہوں اس لئے کہ ایسی احادیث تو ضعیف میں نہیں بلکہ حسن کے درجہ میں داخل ہیں۔ اس کی صراحت آئمہ حدیث نے کردی ہے بعض کہتے ہیں کہ اگر ضعیف سُوءِ حفظ یا اختلاط یا تدلیس کی وجہ سے ہو گو اس کا راوی صدق و دیانت سے متصف ہو تو اس کی تلافی تعددِ طُرق سے ہو جائے گی اور اگر اس کا ضعف اتہامِ کذب یا شذوذ یا خطائے فاحش کی بنا پر ہو تو تعددِ طُرق سے اس کی تلافی ممکن نہیں ایسی حدیث ضعیف ہی قرار پائے گی جو صرف فضائل اعمال میں ہی کار آمد ہو گی۔ یہی حکم محدّثین کے اس مقولے کے لئے بھی ہو گا کہ "ضعیف کا ضعیف کے ساتھ ملنا قوّت کے لئے مفید نہیں"۔ یعنی اس سے بھی وہی ضعیف روایات مراد ہیں جن کے ضعف کی تعددِ طرق سے تلافی نہیں ہوتی اگر یہ مطلب نہ لیا جائے تو محدثین کا یہ قول لغو قرار پائے گا۔ فتدبّر!

فصل: جب مراتب صحیح میں تفاوت ہے کہ بعض، بعض سے زیادہ صحیح ہیں تو معلوم ہونا چاہیئے کہ جمہور محدّثین کے نزدیک یہ طے شدہ امر ہے کہ صحیح بخاری حدیث کی تمام تصنیف شدہ کتابوں میں مقدم ہے یہاں تک کہ ان کا قول ہے کہ اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللہِ صَحِیْحُ الْبُخَارِیِّ۔ "کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب صحیح بخاری ہے۔" البتہ بعض مغاربہ نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دی ہے۔ جمہور کہتے ہیں کہ ایسے لوگوں نے صرف حسنِ بیان، وضع و ترتیب کی خوبی۔ دقیق اشارات کی رعایت اور اسناد میں نکات کی خوبیوں کو ہی پیش نظر رکھا ہے حالانکہ اس بناء پر ترجیح دغیر ترجیح خارج از بحث ہے۔ اصل گفتگو صحت و قوت اور اس سے تعلق رکھنے والی چیزوں میں ہے اور اس لحاظ سے کوئی کتاب ان شرائط اور کمال صفات کی بنار پر صحیح بخاری کے برابر نہیں جن کا امام بخاریؒ نے صحت کے متعلق رجالِ حدیث میں خیال رکھا ہے اور بعض نے ان دونوں میں سے ایک دُوسرے پر ترجیح دینے میں توقف کیا ہے لیکن پہلا مسلک صحیح ہے (جس کی رُو سے صحیح بخاری کو ترجیح حاصل ہے)۔

وہ حدیث جس کی تخریج میں امام بخاریؒ و امام مسلمؒ متفق ہوں اُسے (متفق علیہ) کہا جاتا ہے شیخ (حافظ ابن حجر) کہتے ہیں بشرطیکہ وہ ایک ہی صحابیؓ سے ہوں۔ محدّثین نے کہا ہے کہ متفق علیہ احادیث دُو ہزار تین سو چھبیس ہیں مختصر یہ کہ جس پر شیخین (امام بخاریؒ و امام مسلمؒ) متفق ہوں وہ دُوسری

حدیثوں پر مقدم ہیں۔ دُوسرے نمبر پر وہ احادیث ہیں جنہیں صرف امام بخاریؒ نے روایت کیا پھر وہ جسے امام مسلمؒ نے روایت کیا اس کے بعد ان احادیث کا نمبر ہے جو بخاریؒ و مسلمؒ کی شرطوں کے مطابق ہیں۔ اس کے بعد وہ جو صرف امام بخاریؒ کی شرط پر ہوں پھر وہ جو صرف امام مسلمؒ کی شرط کے مطابق ہوں اس کے بعد ان کے علاوہ ان آئمہ کی روایت کردہ حدیثیں ہیں جنہوں نے صحت کا التزام کیا ہے۔ اور ان کی تصحیح کی ہے اس طرح یہ سات قسمیں ہُوں گی۔

بخاریؒ و مسلمؒ کی شرط سے مراد یہ ہے کہ رجال حدیث ان صفات کے ساتھ متصف ہُوں جن کے ساتھ بخاریؒ و مسلمؒ کے رجال ضبط و عدالت عدم شذوذ و نکارت اور عدمِ غفلت میں متصف ہیں اور بعض کے نزدیک شرط بخاریؒ و مسلمؒ سے مراد یہ ہے کہ اس کے رجال وہی ہوں جو بخاری و مسلم کے ہیں۔ بہر حال یہ ایک طویل بحث ہے جس کو ہم نے مقدمہ شرح سفر السعادۃ میں بیان کیا ہے۔

فصل: صحیح احادیث صرف بخاری و مسلم میں ہی محصور نہیں ہیں۔ نہ ان دونوں نے صحیح احادیث کا استقصار ہی کیا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ ان میں جو احادیث ہیں وہ سب صحیح ہیں اور بہت سی ایسی احادیث ہیں جو اُن کے نزدیک صحیح تھیں اور اُن کی شرائط کے مطابق بھی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ اپنی کتابوں میں نہیں لائے چہ جائیکہ ایسی احادیث لاتے جو اُن کے علاوہ دُوسروں کے نزدیک صحیح تھیں۔ امام بخاریؒ نے کہا کہ "میں اپنی اس کتاب (جامع صحیح) میں صرف صحیح احادیث ہی لایا ہوں اور بہت سی صحیح احادیث چھوڑ بھی دی ہیں"۔ امام مسلمؒ کا قول ہے کہ میں اپنی اس کتاب میں جو احادیث لایا ہوں وہ سب صحیح ہیں۔ تاہم میں یہ نہیں کہتا کہ جن احادیث کو میں نے چھوڑ دیا ہے وہ ضعیف ہیں البتہ اس ترک و اخذ میں وجوہِ صحت اور دیگر مقاصد کو سامنے رکھا گیا ہے اور انہیں کے مطابق ایسا کیا گیا ہے۔

امام حاکم ابو عبداللہ نیسابوری نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جس کا نام "مستدرک" ہے جن صحیح حدیثوں کو بخاریؒ و مسلمؒ نے چھوڑ دیا ہے ان کو انہوں نے اپنی اس کتاب میں بیان کر کے اس کی تلافی کی ہے۔ ان کے علاوہ بعض وہ احادیث بھی بیان کی ہیں جو ان دونوں کی شرطوں یا ان میں سے کسی ایک کی شرط کے مطابق ہیں اور کچھ ایسی احادیث بھی اس میں لائے ہیں جو شیخین کے علاوہ دیگر آئمہؒ کی شرائط پر ہیں۔ امام حاکم نے اپنی کتاب کے آغاز میں کہا ہے کہ امام بخاریؒ و مسلمؒ نے یہ فیصلہ کبھی نہیں دیا کہ ان کی کتابوں میں بیان کردہ احادیث کے علاوہ جو احادیث ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔ امام حاکم نے کہا کہ ہمارے اس زمانہ میں بدعتیوں کا ایک فرقہ پیدا ہو گیا ہے جنہوں نے آئمہؒ دین پر زبان طعن دراز کی کہ ان احادیث کی تعداد دس ہزار تک بھی نہیں پہنچتی اور امام بخاریؒ

سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا مجھے ایک لاکھ صحیح احادیث اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد تھیں اس صحیح سے ان کی مراد بظاہر (واللہ اعلم) وہ صحیح ہے جو ان کی شرطوں کے مطابق ہو۔

اس کتاب یعنی (مستدرک حاکم) میں تکرار کے ساتھ بیان کی ہوئی احادیث کی تعداد سات ہزار دو سو پچھتر اور حذف تکرار کے بعد چار ہزار (۴۰۰۰) ہیں۔ دوسرے کئی آئمہ نے بھی صحاح تصنیف کی ہیں جیسے "صحیح ابن خزیمہ"۔ انہیں امام الائمہ کہا جاتا ہے اور ابن حبان کے شیخ (استاذ) ہیں۔ ابن حبان نے ان کی تعریف میں کہا ہے کہ ہم نے روئے زمین پر کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جو علم حدیث میں ان سے بڑھ کر ہو اور حدیث کے صحیح الفاظ ان سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو گویا تمام احادیث ان کی نظروں کے سامنے تھیں۔ اور جیسے ان (ابن خزیمہ) کے شاگرد ابن حبان کی صحیح ہے جو ثقہ، ثابت، فاضل اور فہیم امام ہیں۔ امام حاکم نے کہا ہے کہ ابن حبان علم، لغت، حدیث اور وعظ کا خزینہ تھے اور اپنے زمانے کے عقلاء میں شمار کئے جاتے تھے اور جیسے امام حاکم ابو عبداللہ نیساپوری جو حافظ و ثقہ ہیں، کی صحیح ہے جس کا نام مستدرک ہے ان کی اس کتاب میں کچھ تساہل راہ پایا گیا ہے جس پر لوگوں نے گرفت کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ابن خزیمہ اور ابن حبان حاکم سے زیادہ قوی و مستند اور اسانید و متون میں زیادہ بہتر اسلوب کے حامل ہیں۔ اور جیسے حافظ ضیاء مقدسی کی مختارہ (مجموعۂ حدیث) ہے جس میں انہوں نے وہ صحیح حدیثیں بیان کی ہیں جو بخاریؒ و مسلمؒ میں نہیں ہیں۔ اور محدثین نے ان کی کتاب "مختارہ" کو مستدرک سے اچھا قرار دیا ہے اور جیسے ابن عوانہ اور ابن السکن کی صحیح اور ابن جارود کی المنتقی ہے یہ بھی وہ کتابیں ہیں جن میں بطور خاص صحیح احادیث کا اہتمام کیا گیا ہے۔ تاہم بعض لوگوں نے ان کتابوں پر غلط یا صحیح تنقید بھی کی ہے۔ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ۔ ہر صاحب علم سے بڑھ کر صاحب علم ہے۔

فصل: وہ چھ کتابیں جو مشہور ہیں اور اہل اسلام میں پڑھی پڑھائی جاتی ہیں۔ ان کو صحاح ستہ کہا جاتا ہے اور وہ ہیں صحیح بخاریؒ، صحیح مسلمؒ، جامع ترمذیؒ، سنن ابی داؤدؒ، نسائیؒ، سنن ابن ماجہؒ۔ اور بعض کے نزدیک چھٹی کتاب ابن ماجہ کی جگہ موطا امام مالک ہے صاحب جامع الاصول نے بھی موطا ہی کو اختیار کیا ہے اور (بخاری و مسلم کے علاوہ دیگر) چار کتابوں میں صحیح حسن اور ضعیف ہر قسم کی حدیثیں ہیں لیکن ان سب کا نام "صحاح ستہ" تغلیب کے طور پر ہے۔ صاحب المصابیح نے صحیحین کی حدیثوں کے علاوہ دیگر کتابوں کی احادیث کا نام حسن رکھا ہے جو اسی طریق تغلیب اور معنی لغوی کے قریب یا یہ ان کی اپنی کوئی نئی اصطلاح ہے اور بعض کے خیال میں دارمیؒ کو چھٹی کتاب شمار کیا جانا زیادہ مناسب اور لائق ہے۔ اس لئے کہ اس کے رجال میں

ضعف کم اور اس کی احادیث میں منکر وشاذ حدیثیں نادر ہیں اس کی سندیں عالی ہیں اور اس کی ثلاثیات بخاری کی ثلاثیات سے زیادہ ہیں۔

یہ مذکورہ کتب وہ ہیں جو سب سے زیادہ مشہور ہیں تاہم ان کے علاوہ اور بھی کئی کتابیں شہرت کی حامل ہیں۔ امام سیوطیؒ نے اپنی کتاب "جمع الجوامع" میں بہت سی کتابوں سے حدیثیں لی ہیں۔ جن کی تعداد پچاس سے متجاوز ہے اور جو صحیح وحسن وضعیف حدیثوں پر مشتمل ہے۔ اور امام سیوطیؒ نے یہ بھی کہا ہے کہ میں اس کتاب میں ایسی کوئی حدیث نہیں لایا جو وضع کے ساتھ موسوم ہو۔ اور جس کے ردّ اور ترک پر محدّثین کا اتفاق ہو اور صاحب المشکوٰۃ نے اپنی کتاب کے دیباچے میں کئی آئمہ متقنین کا ذکر کیا ہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں : بخاریؒ، مسلمؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبل، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، دارقطنی، بیہقی اور رزین رحمہم اللہ۔ ان کے علاوہ دوسرے آئمہؒ کا ذکر اجمالاً کیا ہے۔ ہم نے ان سب آئمہؒ کے حالات الگ ایک کتاب " الاکمال بذکرِ اسماء الرجال" میں لکھے ہیں۔

وَمِنَ اللّٰہِ التَّوفِیقُ وَھُوَ الْمُسْتَعَانُ فِی الْمَبْدَأ وَالْمَعَاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبۂ کتاب

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الٰہ الا اللہ شھادۃ تکون للنجاۃ وسیلۃ ولرفع الدرجات کفیلۃ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ الذی بعثہ وطرق الایمان قد عفت اثارھا وخبت انوارھا ووھنت ارکانھا وجھل مکانھا فشید صلوات اللہ علیہ وسلامہ من معالمھا ما عفی وشفی من العلیل فی تائید کلمۃ التوحید من کان علی شفا واوضح سبیل الھدایۃ لمن اراد ان یسلکھا واظھر کنوز السعادۃ لمن قصد ان یملکھا اما بعد فان التمسک بھدیہ لا یستتب الا بالاقتفاء لما صدر من مشکوتہ والاعتصام بحبل اللہ لا یتم الا ببیان کشفہ وکان کتاب المصابیح الذی صنفہ الامام محی

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے بخشش مانگتے ہیں۔ ہم پناہ مانگتے ہیں اس سے اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے بُرے اعمال سے جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت کر دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کردے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایسی گواہی جو نجات کا وسیلہ اور بلندی درجات کی ضامن ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں ایسے رسول کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ایسے وقت میں بھیجا کہ ایمان کے راستوں کے آثار مٹ گئے تھے ان کی روشنی بجھ گئی تھی اور اس کے رکن کمزور اور سست ہوگئے تھے اور ان کا مکان نامعلوم ہو چکا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نشان مٹ گئے تھے ان کو مضبوط کیا اور کلمہ توحید کی تائید میں ایسے بیمار کو شفا بخشی جو ہلاکت کے کنارے پر تھا راہِ ہدایت

السُّنَّةِ قَامِعُ الْبِدْعَةِ اَبُوْ مُحَمَّدِ
الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُوْدِ الْفَرَّاءُ الْبَغَوِيُّ
رَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَتَهٗ اَجْمَعَ كِتَابٍ
صُنِّفَ فِيْ بَابِهٖ وَاَضْبَطَ لِشَوَارِدِ
الْاَحَادِيْثِ وَاَوَابِدِهَا وَلَمَّا سَلَكَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَرِيْقَ الْاِخْتِصَارِ وَ
حَذَفَ الْاَسَانِيْدَ تَكَلَّمَ فِيْهِ
بَعْضُ النُّقَّادِ وَاِنْ كَانَ نَقْلُهٗ وَ
اِنَّهٗ مِنَ الثِّقَاتِ كَالْاِسْنَادِ لٰكِنْ
لَيْسَ مَا فِيْهِ اَعْلَامٌ كَالْاَغْفَالِ
فَاسْتَخَرْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاسْتَوْفَقْتُ
مِنْهُ فَاَعْلَمْتُ مَا اَغْفَلَهٗ فَاَوْدَعْتُ
كُلَّ حَدِيْثٍ مِنْهُ فِيْ مَقَرِّهٖ كَمَا
رَوَاهُ الْاَئِمَّةُ الْمُتْقِنُوْنَ وَالثِّقَاتُ
الرَّاسِخُوْنَ مِثْلُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ
بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيِّ وَاَبِي
الْحُسَيْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيِّ
وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ
الْاَصْبَحِيِّ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ
اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيِّ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدَ
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ الشَّيْبَانِيِّ وَ
اَبِيْ عِيْسٰى مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى
التِّرْمِذِيِّ وَاَبِيْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانَ بْنِ
الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيِّ وَاَبِيْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ
النَّسَائِيِّ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ

واضح کی اس شخص کے لئے جو اس پر چلنا چاہتا ہے اور نیک بختی کے خزانے ظاہر کر دیئے اس کے لئے جو اُن کا مالک بننا چاہتا ہے حمد و صلوٰۃ کے بعد تحقیق پیغمبر خدا کے طریق کو اختیار کرنا نہیں دُرست ہوتا ہے مگر اس چیز کی پیروی کرنے سے جو سینۂ مُبارک حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئی ہے اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا پورا نہیں ہوتا ہے مگر آپؐ کے خوب کھول کر بیان کر دینے سے اور کتاب مصابیح جسے امام محی السنہ (سنّت کے زندہ کرنے والے) قامع البدعۃ (بدعت کو دُور کرنے والے) ابو محمد حسین بن مسعود الفرا بغوی نے تصنیف کیا ہے (اللہ ان کے درجات بلند کرے) جامع ترین کتاب تھی جو اپنے باب میں تصنیف کی گئی ہے اور متفرق اور منتشر احادیث کو خوب قریب کرنے والی تھی اور جبکہ امام محی السّنّۃ نے اختصار کی راہ اختیار کی ہے اور اسانید کو حذف کر دیا ہے بعض ناقدین نے اس بارہ میں کلام کیا اگرچہ آپ کا نقل کر دینا ہی سند کی طرح ہے کیونکہ آپ ثقہ عالم ہیں لیکن نشان والی چیز بے نشان کی طرح نہیں ہوسکتی۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ (طلب خیر) کیا اُس سے توفیق چاہی میں نے بے نشان پر نشان لگا دیا ہے اور ہر حدیث کو اس کے ٹھکانے پر رکھ دیا ہے جس طرح اُسے ائمہ ہُدیٰ اور ثقہ و محکم محدّثین جیسے ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری، ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری،

يَزِيْدَ بْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِيْنِيِّ وَ اَبِيْ
مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
الدَّارِمِيِّ وَ اَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ
عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيِّ وَ اَبِيْ بَكْرٍ اَحْمَدَ
بْنِ حُسَيْنِ الْبَيْهَقِيِّ وَ اَبِي الْحَسَنِ
رَزِيْنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَبْدَرِيِّ وَ
غَيْرِهِمْ وَقَلِيْلٌ مَّا هُوَ وَ اِنِّيْ اِذَا
نَسَبْتُ الْحَدِيْثَ اِلَيْهِمْ كَاَنِّيْ
اَسْنَدْتُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهُمْ قَدْ فَرَغُوْا مِنْهُ
وَ اَغْنَوْنَا عَنْهُ وَسَرَدْتُّ الْكُتُبَ
وَالْاَبْوَابَ كَمَا سَرَدَهَا وَاقْتَفَيْتُ
اَثَرَهٗ فِيْهَا وَقَسَمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِبًا
عَلٰى فُصُوْلٍ ثَلٰثَةٍ اَوَّلُهَا مَا اَخْرَجَهُ
الشَّيْخَانِ اَوْ اَحَدُهُمَا وَ اكْتَفَيْتُ
بِهِمَا وَ اِنِ اشْتَرَكَ فِيْهِ الْغَيْرُ
لِعُلُوِّ دَرَجَتِهِمَا فِي الرِّوَايَةِ وَثَانِيْهَا
مَا اَوْرَدَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْاَئِمَّةِ
الْمَذْكُوْرِيْنَ وَ ثَالِثُهَا مَا اشْتَمَلَ
عَلٰى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُّلْحَقَاتٍ مُّنَاسِبَةٍ
مَّعَ مُحَافَظَةٍ عَلَى الشَّرِيْطَةِ وَ اِنْ
كَانَ مَاْثُوْرًا عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ
ثُمَّ اِنَّكَ اِنْ فَقَدْتَّ حَدِيْثًا فِيْ
بَابٍ فَذٰلِكَ عَنْ تَكْرِيْرٍ اُسْقِطُهٗ
وَ اِنْ وَجَدْتَّ اٰخَرَ بَعْضَهٗ مَتْرُوْكًا
عَلٰى اخْتِصَارِهٖ اَوْ مَضْمُوْمًا اِلَيْهِ

ابو عبد اللہ مالک بن انس اصبحی ، ابو عبد اللہ محمدؒ بن ادریس شافعی ، ابو عبد اللہ احمد بن محمدؒ بن حنبل شیبانی ، ابو عیسٰی محمدؒ بن عیسٰی ترمذی ، ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی ، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی ، ابو عبد اللہ محمدؒ بن یزید بن ماجہ قزوینی ، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی ، ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی ، ابو بکر احمد بن حسین بیہقی ، ابو الحسن

رزین بن معاویہ عبدری وغیرہم نے روایت کیا ہے اور وہ کم ہیں جب میں نے کوئی حدیث ان کی طرف منسوب کردی گویا میں نے اس کی سند نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دی۔ کیونکہ وہ سند کے بیان کرنے سے فارغ ہو چکے ہیں اور ہم کو اس سے بے پرواہ کر دیا ہے میں نے کتب اور ابواب کو اس طرح بیان کیا ہے جیسے صاحبِ مصابیح نے بیان کیا ہے اور میں نے اس بارہ میں اُن کے نقشِ قدم کی پیروی کی ہے۔ اکثر میں نے ہر باب کو تین فصلوں پر تقسیم کیا ہے پہلی فصل میں وہ احادیث ہیں جن کو شیخین یا ان دونوں میں سے ایک نے روایت کیا ہے میں نے ان دونوں کے ساتھ ہی کفایت کی ہے اگرچہ روایت حدیث میں ان دونوں کے علاوہ دُوسرے بھی شریک ہوں ۔ ان کے بلند درجہ ہونے کی وجہ سے۔ دُوسری فصل میں وہ احادیث ہیں جن کو بخاری و مسلم کے علاوہ مذکور ائمہ میں سے کسی نے بیان کیا ہے۔ تیسری فصل میں وہ احادیث ہیں جو معنی باب پر مشتمل ہیں اور مناسب ملحقات رکھتی ہیں اور شرط مذکور کی بھی

تمامه فعن داعي اهتمام اتركه
والحقه وان عثرت على اختلاف
في الفصلين من ذكر غير الشيخين
في الاول وذكرهما في الثاني فاعلم
اني بعد تتبعي كتابي الجمع بين
الصحيحين للحميدي وجامع
الاصول اعتمدت على صحيحي
الشيخين ومتنيهما وان رأيت
اختلافا في نفس الحديث فذالك
من تشعب طرق الاحاديث ولعلي
ما اطلعت على تلك الرواية
التي سلكها الشيخ رضي
الله عنه وقليلا ما تجد اقول ما
وجدت هذه الرواية في كتب
الاصول او وجدت خلافها فيها فاذا
وقفت عليه فانسب القصور الي
لقلة الدراية لا الى جناب الشيخ
رفع الله قدره في الدارين
حاشا لله من ذلك رحم الله
من اذا وقف على ذلك نبهنا عليه
وارشدنا طريق الصواب ولم
ال جهدا في التنقير والتفتيش
بقدر الوسع والطاقة ونقلت ذلك
الاختلاف كما وجدت وما اشار
اليه رضي الله عنه من غريب

رعایت کی ہے: اگرچہ صحابیؓ اور تابعی سے منقول ہو۔ پھر اگر تو کسی حدیث کو کسی باب میں گم پائے تو تکرار کی وجہ سے میں نے اُسے ساقط کر دیا ہے اور اگر تو پاوے کہ حدیث کا بعض حصہ چھوڑ دیا گیا ہے اختصار پر یا بقیہ حدیث کا حصہ اس کی طرف ملا دیا گیا ہے تو اہتمام کے باعث میں نے چھوڑا یا ملایا ہے اور اگر دونوں فصلوں میں اختلاف معلوم ہو (اطلاع پائے یا خبردار ہو) کہ غیر شیخین کا فصل اوّل میں ذکر ہے اور شیخین کا دوسری فصل میں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے جمع بین الصحیحین جو امام حمیدی کی ہے اور جامع الاصول میں حدیث تلاش کرنے کے بعد شیخین کی صحیحین اور ان کے متن پر اعتماد کیا ہے اگر نفسِ حدیث میں تجھے اختلاف نظر آئے تو اس کی وجہ حدیث کی مختلف اسناد ہیں اور شاید کہ میں اس حدیث پر مطلع نہیں ہو سکا جسے شیخ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے اور بہت کم جگہوں پر تو پائے گا کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ یہ روایت کتب اصول میں میں نے نہیں پائی یا اس کے خلاف روایت موجود ہے جب کسی ایسے اختلاف پر تو اطلاع پائے تو قصور کی نسبت میری طرف کر میری کم مائگی کی وجہ سے، نہ جناب شیخ کی طرف اللہ تعالیٰ دارین میں ان کا مرتبہ بلند کرے۔ پاکی ہے واسطے اللہ کے اس سے۔ اللہ اس شخص پر رحم کرے جب وہ اس سے واقف ہو تو ہمیں اس سے خبردار کر دے اور درست راہ بتلا دیوے۔ اور میں نے

اَوْضَعِيْفٍ اَوْ غَيْرِ هِمَا بَيَّنْتُ وَجْهَهٗ غَالِبًا وَمَا لَمْ يُشِرْ اِلَيْهِ مِمَّا فِي الْاُصُوْلِ فَقَدْ قَفَّيْتُهٗ فِيْ تَرْكِهٖ اِلَّا فِيْ مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ وَرُبَّمَا تَجِدُ مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً وَذَالِكَ حَيْثُ لَمْ اَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيْهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ فَاِنْ عَثَرْتَ عَلَيْهِ فَاَلْحِقْهُ بِهٖ اَحْسَنَ اللّٰهُ جَزَاءَكَ وَسَمَّيْتُ الْكِتٰبَ بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ وَالْاِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ وَتَيْسِيْرَ مَا اَقْصُدُهٗ وَاَنْ يَّنْفَعَنِيْ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۔

حدیث کی تحقیق وتلاش میں کسی قسم کی کوشش میں کوتاہی نہیں کی۔ وسعت اور طاقت کے مطابق اور میں نے اختلاف جس طرح پایا ہے اسی طرح نقل کردیا ہے اور شیخ رضی اللہ عنہ، نے جس حدیث کے غریب اور ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے میں نے اس کا سبب بیان کردیا ہے۔ اور جس کی طرف انہوں نے اشارہ نہیں کیا میں نے بھی اصول میں اس کے چھوڑ دینے میں ان کی پیروی کی ہے مگر چند ایک جگہوں میں کسی غرض خاص سے ایسا نہیں کیا بعض جگہ تو پائے گا کہ حدیث بیان کرنے کے بعد کتاب کا نام ذکر نہیں کیا گیا تو یہ اس وجہ سے کہ میں اس کے راوی پر مطلع نہیں ہوسکا اس لئے سفید جگہ چھوڑدی ہے اگر تو خبردار ہو (اور تجھے اس کا پتہ چل جائے) اس حدیث کو اس کے ساتھ ملادے اللہ تجھے اچھا بدلہ دے۔ میں نے اس کتاب کا نام مشکوٰۃ المصابیح رکھا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے توفیق، مدد کرنے، ہدایت اور خطا سے بچانے کا سوال کرتا ہوں اور سوال کرتا ہوں کہ جس کام کا میں نے ارادہ کیا ہے اُسے آسان بنادے اور زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد مجھے نفع دے۔ سب مُسلمان مردوں اور عورتوں کو بھی نفع دے اللہ مجھ کو کافی ہے اور اچھا کارساز ہے گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو غالب اور حکمت والا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی نیت کرے جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے اور جس شخص کی ہجرت دنیا کی طرف ہے کہ اسے پہنچے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض ہے تو اس کی ہجرت اس چیز کی طرف ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی ہے۔

(متفق علیہ)

كِتَابُ الْإِيمَانِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

1 عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْأَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ

ایمان کا بیان

پہلی فصل

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے۔ اس نے کہا ہم ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ اچانک ایک شخص ہم پر ظاہر ہوا۔ جس کے کپڑے نہایت سفید تھے اور بال بہت زیادہ سیاہ تھے۔ اس پر سفر کا نشان معلوم نہ ہوتا تھا۔ اور نہ ہم میں سے اسے کوئی جانتا تھا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ اپنے دونوں زانوؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں زانوؤں سے لگا دیئے۔ اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں زانوؤں پر رکھ لئے۔ اور کہا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام کی خبر دیجیے۔ آپ نے فرمایا۔ اسلام یہ ہے۔ کہ تو اس بات کی گواہی دے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اور تو نماز پڑھے۔ اور زکوٰۃ دے۔ اور رمضان کے روزے رکھے۔ بیت اللہ شریف کا حج کرے۔ جبکہ تو اس کی طرف راہ کی طاقت رکھے۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہم نے تعجب کیا۔ کہ آپ سے پوچھتا ہے اور تصدیق کرتا ہے۔ اس نے کہا۔ مجھے ایمان کے متعلق خبر دیں۔ آپ نے فرمایا۔ تو اللہ تعالیٰ پر۔ فرشتوں پر اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر۔ آخرت کے دن پر ایمان لائے۔ اور تقدیر اس کی بھلائی اور اس کی برائی پر بھی تیرا ایمان ہو۔ اس نے کہا۔ آپ نے سچ فرمایا۔ اس نے کہا۔ کہ احسان کے متعلق مجھ کو خبر دیں۔ فرمایا۔ تو اللہ کی اس طرح بندگی کرے کہ تو اسکو دیکھتا ہے۔ اگر نہیں دیکھ سکتا۔ پس وہ دیکھتا ہے تجھ کو۔ اس نے کہا۔ پس قیامت کے متعلق مجھے خبر دو۔ آپ نے فرمایا۔

قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ يَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَرَوَاهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ۔ وَفِيْهِ اِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ فِیْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ۔ الْاٰيَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جس سے تو پوچھ رہا ہے۔ وہ پوچھنے والے سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے۔ اس نے کہا۔ پس مجھ کو اس کی علامتوں کے متعلق خبر دو۔ آپ نے فرمایا۔ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی۔ اور تو دیکھے۔ ننگے پاؤں والے ننگے بدنوں والے مفلسوں بکریوں کے چرواہوں کو کہ عمارتوں میں فخر کریں گے۔ راوی نے کہا۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ میں دیر تک ٹھہرا رہا۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا اے عمرؓ! تو جانتا ہے۔ وہ سوالات پوچھنے والا کون تھا۔ میں نے کہا۔ اللہ اور اس کا رسول ؐ زیادہ جاننے والا ہے فرمایا تحقیق وہ جبریلؑ تھا۔ تمہارے پاس دین سکھلانے کیلئے آیا تھا (مسلم) ابوہریرہؓ نے تھوڑے سے اختلافِ الفاظ کیساتھ اسے بیان کیا ہے۔ اور اسکے الفاظ یہ ہیں۔ جسوقت تو ننگے پاؤں والوں اور ننگے جسموں والوں بہروں اور گونگوں کو زمین کا بادشاہ دیکھے۔ پانچ چیزیں ہیں۔ کہ انکو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ تحقیق اللہ کے نزدیک علم ہے قیامت کا۔ اور مینہ برساتا ہے آخیر تک (متفق علیہ)

٢/٢ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اس کی گواہی دینا۔ کہ اللہ تعالٰے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور نماز کا اچھی طرح پڑھنا زکوٰۃ ادا کرنا۔ حج کرنا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ (متفق علیہ)

٣/٣ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَّاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان کی چند اوپر ستر شاخیں ہیں۔ ان میں افضل لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔ اور کمتر یہ ہے کہ دور کر دینا ایذاء کی چیز کا راستہ سے۔ اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے (متفق علیہ)

۴/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُسْلِمِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کامل مسلمان وُہ ہے کہ مسلمان اُس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے سلامت رہیں۔ اور کامل مہاجر (ہجرت کرنے والا) وہ ہے۔ جو اس چیز کو چھوڑ دے جسے اللہ نے منع کیا ہے۔ یہ لفظ بخاری کے ہیں۔ اور مُسلم میں ہے۔ کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ مُسلمانوں میں کون بہتر ہے آپ نے فرمایا۔ وہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔

۲۱/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضؓ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوسکتا۔ یہاں تک مَیں اس کیطرف اس کے باپ اور اسکی اولاد اور سَب آدمیوں سے زیادہ پیارا ہوجاؤں۔ (متفق علیہ)

۵/۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور انس رضؓ سے روایت ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین چیزیں ہیں جس میں وہ ہوں گی۔ ایمان کی حلاوت پالے گا۔ جو شخص کہ اللہ اور اس کا رسول اس کی طرف سَب سے بڑھ کر محبُوب ہو۔ اور جو کسی دوسرے شخص کو صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر دوست رکھتا ہے۔ اور جو شخص کفر میں لَوٹ جانے کو اس طرح بُرا سمجھے جبکہ اللہ نے اُسے اس سے نکال لیا ہے۔ جس طرح آگ میں جانا بُرا سمجھتا ہے۔ (متفق علیہ)

۶/۶ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور عباس ابن عبدالمطلب سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔ جو راضی ہوگیا۔ اللہ تعالےٰ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر۔ اور حضرت محمدؐ کے رسول ہونے پر۔ (مسلم)

۷/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

ابوہریرۃ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ
اَحَدٌ مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ یَھُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ
ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ
بِہٖٓ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم۔ جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ میرے مبعوث ہونے کو اس امت سے کوئی نہیں سنے وہ یہودی ہو۔ یا عیسائی۔ پھر اس حالت میں مرے۔ کہ ایمان نہ لایا ہو۔ اس چیز پر جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں۔ مگر وہ دوزخیوں میں سے ہے۔ (مسلم)

۸/۸ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ثَلٰثَۃٌ لَّھُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ
اٰمَنَ بِنَبِیِّہٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّ الْعَبْدُ
الْمَمْلُوْکُ اِذَآ اَدّٰی حَقَّ مَوَالِیْہِ وَرَجُلٌ (و حق اللہ)
کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَۃٌ یَّطَاُھَا فَاَدَّبَھَا
فَاَحْسَنَ تَادِیْبَھَا وَعَلَّمَھَا فَاَحْسَنَ
تَعْلِیْمَھَا ثُمَّ اَعْتَقَھَا فَتَزَوَّجَھَا فَلَہٗ
اَجْرَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ہیں۔ اُن کے لئے دو ثواب ہیں۔ ایک وہ شخص جو اہلِ کتاب میں سے ہے۔ اپنے نبی پر ایمان لایا۔ اور محمدؐ کے ساتھ ایمان لایا۔ اور دوسرا غلام مملوک جب ادا کرے حق اللہ کا اور حق اپنے مالکوں کا۔ اور تیسرا شخص وہ ہے۔ کہ اس کی ایک لونڈی تھی جس سے ۱۹ صحبت کرتا تھا۔ اس نے اسے ادب سکھلایا۔ پس اچھا ادب سکھلایا۔ اور اسے علم (دین) سکھلایا۔ اچھی طرح تعلیم سکھلائی پھر اسکو آزاد کر دیا۔ اور اس سے نکاح کر لیا پس اس کیلئے دو چند ثواب ہے (متفق علیہ)

۹/۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ
اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْھَدُوْٓا اَنْ لَّآ
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ فَاِذَا
فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَھُمْ وَ
اَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُھُمْ
عَلَی اللّٰہِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اِلَّآ اَنَّ مُسْلِمًا
لَّمْ یَذْکُرْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ۔

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں لوگوں کے ساتھ لڑوں۔ یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اور وہ نماز پڑھیں۔ اور زکوٰۃ دیں۔ پس جس وقت وہ ایسا کریں۔ انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال بچا لئے۔ مگر اسلام کے حق سے اور اُن کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ مگر مسلم نے الا بحق الاسلام کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔ (متفق علیہ)

۱۰/۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی
صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ

اور انس رضؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہو۔ اور ہمارا ذبیحہ کھالے پس یہ مسلمان ہے۔ کہ اس کے لئے ذمہ اللہ تعالےٰ کا اور

ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ پس اس کے ذمہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے خیانت نہ کرو۔ (بخاری)

۱۱/۱۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتٰی اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّی الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا شَیْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی (گنوار) آیا۔ اس نے کہا۔ مجھے ایک ایسا عمل بتلاؤ۔ جب میں اُسے کرلوں۔ تو جنت میں داخل ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کی عبادت کر۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔ اور فرض نماز پڑھ۔ اور فرض زکوٰۃ ادا کر۔ رمضان شریف کے روزے رکھ۔ اس نے کہا۔ اُس ذات کی قسم۔ جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ نہ میں اس پر کچھ زیادتی کروں گا۔ اور نہ اس سے کم کروں گا۔ جب وہ پھرا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایک جنتی آدمی کو دیکھے وہ اس کیطرف دیکھ لے۔ (متفق علیہ)

۱۲/۱۲ وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ غَیْرَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سُفیان بن عبداللہ سے روایت ہے۔ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اسلام میں آپ مجھے ایک ایسی بات فرمائیں۔ کہ آپ کے بعد میں کسی سے نہ پوچھوں ایک روایت غیرك کے لفظ کے ساتھ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تو کہہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر قائم رہ۔ (مسلم)

۱۳/۱۳ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا یَقُوْلُ حَتّٰی دَنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ یَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ

طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے۔ اُس نے کہا۔ کہ ایک آدمی اہل نجد کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جس کے سر کے بال پراگندہ تھے۔ اس کی آواز کی گنگناہٹ ہم سنتے تھے اور سمجھتے نہیں تھے۔ کہ وہ کیا کہتا ہے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آگیا۔ ناگہاں وہ اسلام کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسُ
صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ فَقَالَ ھَلْ
عَلَیَّ غَیْرُھُنَّ فَقَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَصِیَامُ شَھْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ
غَیْرُہٗ قَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ وَذَکَرَ لَہٗ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الزَّکٰوۃَ
فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھَا فَقَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ
تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَھُوَ یَقُوْلُ
وَاللّٰہِ لَآ اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا وَلَآ اَنْقُصُ مِنْہُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

نمازیں رات دن میں۔ اُس نے کہا۔ ان کے سوا مجھ پر اور بھی ہیں
آپ نے فرمایا۔ نہیں مگر یہ کہ تو نفل پڑھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ اور رمضان المبارک کے مہینے میں روزے
رکھنا۔ اس نے کہا۔ ان کے سوا اور بھی مجھ پر ہیں۔ آپؐ نے
فرمایا۔ نہیں مگر یہ کہ تو نفل رکھے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ اس نے کہا۔ کہ اس کے سوا اور مجھ پر
ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں مگر یہ کہ تو نفل صدقہ دیوے
راوی نے کہا۔ اس آدمی نے پیٹھ پھیری۔ اور کہتے جارہا
تھا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! نہ میں اس پر زیادہ کروں گا۔ اور نہ میں
اس سے کم کروں گا۔ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے۔ مراد پائی اس شخص نے اگر سچا ہے۔
(متفق علیہ)

١٤/١٤ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ وَفْدَ
عَبْدِ الْقَیْسِ لَمَّآ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ
قَالُوْا رَبِیْعَۃُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ
غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی قَالُوْا یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اِنَّا لَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نَّاْتِیَکَ اِلَّا فِی
الشَّھْرِ الْحَرَامِ وَبَیْنَنَا وَبَیْنَکَ ھٰذَا الْحَیُّ
مِنْ کُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُّخْبِرْ
بِہٖ مَنْ وَّرَآءَنَا وَنَدْخُلْ بِہِ الْجَنَّۃَ وَ
سَاَلُوْہُ عَنِ الْاَشْرِبَۃِ فَاَمَرَھُمْ بِاَرْبَعٍ
وَنَھٰھُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَھُمْ بِالْاِیْمَانِ
بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ
بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے۔ کہ عبد القیس کا وفد
جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ کونسی قوم ہے یا یہ کون سا وفد
ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہم ربیعہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ اس جماعت یا وفد کو خوش آمدید ہو۔ اس حالت میں
کہ نہ رسوا ہو۔ اور نہ پشیمان۔ انہوں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول!
ہم آپ کے پاس حرمت والے مہینوں کے علاوہ آنے کی
طاقت نہیں رکھتے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان مضر کا کافر
قبیلہ ہے۔ پس آپؐ ہمیں ایک حکم کے ساتھ امر فرمادیں کہ فرق
کردے۔ ہم اسکی اُن لوگوں کو خبر دیں۔ جو ہمارے پیچھے ہیں۔ اور
ہم اسکے سبب جنت میں داخل ہو جائیں انہوں نے آپ سے پینے کے برتنوں
کے متعلق دریافت کیا آپ نے انکو چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے
روکا۔ انکو ایک اللہ کے ساتھ ایمان لانے کا حکم دیا آپ نے فرمایا کہ
تم جانتے ہو ایک اللہ کے ساتھ ایمان لانے کا کیا معنیٰ ہے انہوں نے

قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهٰهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَآءَكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ)

کہا۔ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس بات کی گواہی دینا۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور بیشک محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ کا دینا۔ اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اور فرمایا۔ کہ تم غنیمت سے پانچواں حصہ دو۔ اور چار قسم کے برتنوں سے انہیں روکا۔ ٹھلیاں لاکھی۔ اور تونبے کدو کے۔ اور جڑ درخت کے باسن۔ اور باسن روغن دار کے۔ اور فرمایا۔ کہ یاد رکھو۔ ان کو اور جو تمہارے پیچھے ہیں۔ اُن کو خبر دو۔ (متفق علیہ)

۱۵/۱۵ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْآ اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِى الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَفٰى عَنْهُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس حالت میں کہ اُن کے گرد صحابہؓ کی ایک جماعت تھی۔ میرے ہاتھ پر بیعت کرو۔ کہ تم اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے اور نہ چوری کرو گے اور نہ زنا کرو گے اور نہ مار ڈالو گے اپنی اولاد کو اور نہ اٹھاؤ گے بہتان کہ باندھ لیا ہو۔ تم نے اسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان۔ اور نیک بات میں نافرمانی نہ کرو گے۔ جو شخص اس وعدہ کو پورا کرے گا۔ اس کا اجر اللہ پر ہے۔ اور جو اُن چیزوں میں سے کسی کو پہنچا پس دنیا میں اس کی سزا بھی دیا گیا۔ وہ اس کا کفارہ ہے۔ اور جو کوئی پہنچا۔ اُن میں سے کسی چیز کو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے ڈھانک لیا۔ وہ اللہ کے سپرد ہے۔ اگر چاہے بخشے۔ اگر چاہے سزا دیوے۔ ہم نے اس پر آپؐ سے بیعت کی۔ (متفق علیہ)

۱۶/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْٓ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْٓ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ

ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا عید الاضحٰے کے لئے عید گاہ کیطرف نکلے۔ عورتوں کے پاس گزرے۔ پس فرمایا۔ اے عورتوں کی جماعت! خیرات کرو۔ میں اہل نار میں سے تم کو زیادہ دکھلایا گیا ہوں۔ ان عورتوں نے کہا کس لئے اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا تم لعنت بہت کرتی ہو۔ اور خاوند کی ناشکری

تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کرتی ہو۔ میں نے نہیں دیکھا کہ ایک ناقص عقل رکھنے والی اور ناقص دین والی مرد ہوشیار کی عقل کو تم سے بڑھ کر کھو دے عورتوں نے کہا۔ اور ہمارے دین کا نقصان کیا ہے اور ہماری عقل کا نقصان کیا ہے۔ اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے فرمایا۔ کیا عورت کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر نہیں ہے انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ اسکی عقل کا نقصان ہے۔ فرمایا۔ کیا عورت جب حیض والی ہوتی ہے نہ نماز پڑھتی ہے۔ نہ روزہ رکھتی ہے۔ عورتوں نے کہا کیوں نہیں ایسا ہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ اس کے دین کا نقصان ہے (متفق علیہ)

۱۷/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِیْ كَمَا بَدَاَنِیْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّیْ كُفُوًا اَحَدٌ وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ لِیْ وَلَدٌ وَّسُبْحَانِیْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ مجھ کو بیٹا آدم کا جھٹلاتا ہے۔ اور یہ بات اس کے لئے لائق نہیں۔ اور مجھ کو برا کہتا ہے۔ اور اس کو یہ لائق نہیں۔ اے پر۔ اس کا مجھ کو جھٹلانا اس کا یہ کہنا ہے۔ کہ مرنے کے بعد مجھے ہرگز زندہ نہ کرے گا۔ جیسے پیدا کیا مجھ کو پہلی بار۔ اور پہلی بار پیدا کرنا اس کے زندہ کرنے سے سہل تر نہیں ہے اور اس کا مجھ کو برا کہنا۔ اس کا یہ کہنا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اولاد پکڑی ہے۔ اور حال یہ ہے۔ کہ میں ایک ہوں۔ بے پرواہ ہوں۔ وہ ذات کہ نہ جنا میں نے۔ اور نہ جنا گیا۔ اور نہیں میرے واسطے ہمسر کوئی۔ ابن عباس رضؓ کی ایک روایت میں ہے۔ اس کا برا کہنا اس کا یہ کہنا ہے۔ کہ میرا فرزند ہے اور میں اس بات سے پاک ہوں۔ کہ کسی کو اپنی بیوی یا فرزند ٹھہراؤں۔ (بخاری)

۱۸/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِیَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آدم کا بیٹا مجھے ایذا دیتا ہے۔ وہ زمانے کو گالی دیتا ہے۔ اور میں زمانہ ہوں۔ میرے ہاتھ میں حکم ہے۔ رات اور دن کو میں بدلتا ہوں۔ (متفق علیہ)

۱۹/۱۹ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَآ اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی یَّسْمَعُہٗ مِنَ اللّٰہِ یَدْعُوْنَ لَہُ الْوَلَدَ ثُمَّ یُعَافِیْھِمْ وَ یَرْزُقُھُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابُوموسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایک جو ایذا کو سُنتا ہے۔ اس پر اللہ سے بڑھ کر صبر کرنے والا نہیں ہے۔ لوگ اس کے لئے لڑکا ثابت کرتے ہیں۔ پھر وہ ان کو عافیت دیتا ہے اور اُن کو رزق دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

۲۰/۲۰ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ کُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ لَّیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗٓ اِلَّا مُؤْخِرَۃُ الرَّحْلِ فَقَالَ یَامُعَاذُ ھَلْ تَدْرِیْ مَاحَقُّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَمَاحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَآ اُبَشِّرُ بِہِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْھُمْ فَیَتَّکِلُوْا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

معاذ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ میں ایک مرتبہ گدھے کی سواری پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا تھا میرے اور آپؐ کے درمیان زین کی پچھلی لکڑی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے معاذ! کیا تو جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے۔ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ زیادہ جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تحقیق۔ اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے۔ کہ اس کی عبادت کریں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو شخص اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ اس کو وہ عذاب نہ دے۔ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! میں اس بات کی لوگوں کو خوشخبری نہ دوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ان کو خوشخبری نہ پہنچا۔ پس بھروسہ کریں گے۔ (متفق علیہ)

۲۲/۲۲ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِیْفُہٗ عَلَی الرَّحْلِ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَ سَعْدَیْكَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْكَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْكَ ثَلٰثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صِدْقًا

انس رضؓ سے روایت ہے۔ بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبکہ معاذ رضؓ آپؐ کی سواری میں آپؐ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اے معاذ رضؓ! اس نے کہا۔ میں حاضر ہوں۔ اے اللہ کے رسولؐ اور حاضر ہوں خدمت میں فرمایا اے معاذ رضؓ! پھر کہا۔ حاضر ہوں میں اے اللہ کے رسولؐ اور حاضر ہوں خدمت میں۔ پھر فرمایا۔ اے معاذ! اُس نے کہا۔ حاضر ہوں میں اللہ کے رسولؐ اور حاضر ہوں خدمت میں تین بار اسی طرح فرمایا۔ انس رضؓ نے کہا پھر فرمایا۔ کوئی آدمی ایسا نہیں۔ جو

مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا يَّتَّكِلُوْا فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سچے دل سے اس بات کی گواہی دے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور تحقیق محمد اللہ کے رسول ہیں مگر اللہ اس پر آگ حرام کر دیتا ہے۔ معاذؓ نے کہا۔ یارسول اللہ! لوگوں کو اس بات کی خبر نہ کردوں پس وہ خوش ہوں۔ فرمایا۔ اس وقت وہ اعتماد کریں گے معاذؓ نے گناہ سے بچنے کیخاطر مرتے وقت اس بات کی خبر دی۔ (متفق علیہ)

۲۳/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِيْ ذَرٍّ وَكَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِيْ ذَرٍّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوذرؓ سے روایت ہے۔ کہا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ کے اوپر سفید کپڑا تھا۔ آپؐ سوئے ہوئے تھے۔ میں پھر آپؐ کے پاس آیا۔ آپؐ اس وقت بیدار تھے۔ فرمایا نہیں کوئی بندہ جو کہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر اس پر وہ مرے۔ مگر جنت میں داخل ہوگا میں نے کہا۔ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ فرمایا۔ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ میں نے کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے فرمایا۔ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ میں نے کہا۔ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ فرمایا۔ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ ابوذر کی ناک کے خاک آلود ہونے کے باوجود ابوذرؓ جس وقت یہ حدیث بیان کرتے۔ فرماتے۔ اگرچہ ابوذرؓ کا ناک خاک آلود ہو۔ (متفق علیہ)

۲۴/۲۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہا۔ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص گواہی دے کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور تحقیق حضرت محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور تحقیق عیسیٰؑ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ اور اسکی لونڈی کا بیٹا اور اس کا کلمہ ہے۔ کہ ڈالا اس نے مریم کی طرف اور روح ہے اسکی طرف سے اور جنت اور دوزخ برحق ہے اللہ اسکو جنت میں داخل کریگا۔ وہ خواہ اور کسی عمل کے ہو۔ (متفق علیہ)

۲۵/۲۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ

عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی

قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلْاُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ فَقَبَضْتُ يَدِي فَقَالَ مَالَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ اَنْ يُّغْفَرَلِي قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيْثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ وَالْاٰخَرُ اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَآئِي سَنَذْكُرُهُمَا فِي بَابِ الرِّيَآءِ وَ الْكِبْرِ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کہا۔ اپنا داہنا ہاتھ آگے بڑھائیے تاکہ میں بیعت کروں آپ نے اپنا داہنا ہاتھ پھیلایا میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ فرمایا۔ اے عمرو! تجھے کیا ہے۔ میں نے کہا۔ میں ایک شرط کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ تو کیا شرط کرتا ہے۔ میں نے کہا شرط یہ ہے۔ کہ مجھ کو بخشدیا جاوے۔ فرمایا۔ اے عمرو! تجھے علم نہیں کہ اسلام اُن گناہوں کو دُور کر دیتا ہے۔ جو اس سے پہلے ہوتے ہیں۔ اور ہجرت اُن گناہوں کو دُور کر دیتی ہے جو اس سے پہلے ہوتے ہیں۔ اور حج اُن گناہوں کو دُور کر دیتا ہے۔ جو اس سے پہلے کئے ہوتے ہیں (مسلم) اور وہ دو نوں حدیثیں جو ابُو ہریرہ سے روایت کی گئی ہیں۔ پہلی حدیث کے الفاظ ہیں۔ انا اغنی الشرکاءِ عن الشرک۔ اور دوسری کے الفاظ ہیں۔ الکبر یاءُ ردائی۔ ہم ان کو باب ریاء اور باب کبر میں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۲۶/۲۶ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَّالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلٰى تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسُول ؐ۔ مجھ کو ایک ایسے عمل کی خبر دیں۔ جو مجھ کو جنت میں داخل کر دے۔ اور آگ سے دُور رکھے۔ فرمایا۔ تو نے ایک بڑے کام سے پوچھا ہے اور تحقیق البتہ یہ آسان ہے جس پر اللہ آسان کر دے۔ وہ یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کر۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر۔ نماز قائم کر۔ اور زکوٰۃ ادا کر۔ رمضان کے رُوزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ پھر فرمایا۔ کیا میں تجھ کو خیر کے دروازے نہ بتلاؤں۔ روزہ ڈھال ہے۔ اور صدقہ گناہ بُجھا دیتا ہے۔ جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور آدمی کا آدھی رات کے وقت نماز پڑھنا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ تتجافی جنوبھم عن المضاجع یہاں تک کہ یعملون تک

بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

پہنچے۔ پھر فرمایا۔ کیا تجھ کو بتلاؤں سر امر کا ستون اس کا اور اس کی کوہان کی بلندی۔ میں نے کہا۔ بتلایئے۔ آپ نے فرمایا۔ سر کام کا اسلام ہے۔ اس کا ستون نماز ہے۔ اور بلندی کوہان اسکی جہاد ہے پھر فرمایا۔ کیا نہ خبر دوں میں تجھ کو ایک ایسے کام کی جس پر اس کا مدار ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ بتلایئے اے نبی خدا۔ آپ نے اپنی زبان پکڑلی۔ آپ نے فرمایا اس کو تو بند کرلے میں نے کہا اے اللہ کے نبی۔ ہم اس چیز کے ساتھ پکڑے جاویں گے۔ جو بولتے ہیں۔ فرمایا۔ گم کرے تجھ کو تیری ماں اے معاذ رضہ۔ لوگوں کو آگ میں ان کے منہ کے بل یا ناک کے بل اُن کی زبان کی باتیں ہی گرائیں گی۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۲۷/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَاْخِيْرٍ وَفِيْهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ

ابو امامہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص محبت رکھے اللہ تعالیٰ کی وجہ سے اور بغض رکھے واسطے اللہ کے۔ اور دے واسطے اللہ تعالیٰ کے۔ اور نہ دے واسطے اللہ کے۔ پس پورا کیا اُس نے اپنے ایمان کو (ابوداؤد) اور ترمذی نے اس حدیث کو معاذ بن انس رضہ سے روایت کیا ہے اور اسمیں کچھ تقدیم وتاخیر ہے اور اسمیں ہے پس اس نے اپنے ایمان کو کامل کیا۔

۲۸/۲۸ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ابوذر رضہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین عمل ہے۔ دوستی رکھنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ اور دشمنی رکھنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔

(ابو داؤد)

۲۹/۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کامل مسلمان وہ ہے کہ مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے سلامت رہیں۔ اور پورا مومن وہ ہے۔ کہ امن میں رہیں لوگ اُس سے اپنے خون اور اپنے مالوں

وَاَمْوَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ بِرِوَايَةِ فَضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ۔

پر۔ ترمذی، نسائی، بیہقی نے شعب الایمان میں فضالہ سے روایت کیا ہے۔ کہ کامل جہاد کرنے والا وہ ہے جس نے اپنے نفس کو مشقت میں ڈالا۔ اللہ کی فرمانبرداری میں۔ اور اصل ہجرت کرنے والا وہ ہے۔ جو چھوٹے اور بڑے گناہوں کو چھوڑ دے۔

٣٠/٣٠ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهُ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

انس رض سے روایت ہے۔ کم خطبہ دیتے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر اس میں فرماتے۔ اس شخص کا ایمان کامل نہیں۔ جس کے واسطے امانت نہیں۔ اور اس شخص کا پورا دین نہیں۔ جس کا عہد نہیں۔ بیہقی نے شعب الایمان میں اسے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

٣١/٣١ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبادہ بن صامت رض سے روایت ہے۔ میں نے سنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ جو شخص گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ حرام کر دی ہے۔ (مسلم)

٣٢/٣٢ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عثمان بن عفان رض سے روایت ہے۔ کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی مرے۔ اور وہ یہ جانتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

٣٣/٣٣ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا

جابر رض سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو چیزیں ہیں جو (جنت اور دوزخ) کو واجب کر دینی ہیں۔ ایک شخص نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! دو چیزیں واجب کرنے والی کون سی ہیں۔ فرمایا۔ جو شخص مرگیا اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے۔ آگ میں داخل ہوگا۔ اور جو شخص

دَخَلَ الْجَنَّةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۴/۳۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فِیْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا وَخَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا وَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَيْتُ حَآئِطًا لِّلْاَنْصَارِ لِبَنِی النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ اَجِدُ لَهٗ بَابًا فَلَمْ اَجِدْ فَاِذَا رَبِيْعٌ يَّدْخُلُ فِیْ جَوْفِ حَآئِطٍ مِّنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيْعُ الْجَدْوَلُ قَالَ فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا شَاْنُكَ قُلْتُ كُنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَاَبْطَاْتَ عَلَيْنَا فَخَشِيْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَاَتَيْتُ هٰذَا الْحَآئِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهٰؤُلَآءِ النَّاسُ وَرَآئِیْ فَقَالَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ وَاَعْطَانِیْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ اذْهَبْ بِنَعْلَیَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَّقِيْكَ مِنْ وَّرَآءِ هٰذَا الْحَآئِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ لَقِيْتُ عُمَرُ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا

مرے۔ اللہ سے شرک نہ کرتا ہو جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ ہم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ہمارے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی جماعت میں تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے ہم پر دیر لگا دی۔ ہم ڈرے کہ ہمارے بغیر ایذا پہنچائے جائیں۔ ہم گھبرائے اور اُٹھ کھڑے ہوئے۔ سب سے پہلے مَیں گھبرایا۔ اور مَیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لیے نکلا۔ یہاں تک کہ مَیں باغ کے پاس آیا۔ جو بنو نجار کے انصار کا تھا۔ مَیں اس کے گرد پھرا۔ کہ اس کا دروازہ پاؤں۔ مَیں نے اس کا دروازہ نہ پایا۔ ناگہاں ایک نالی باہر کے ایک کنوئیں سے باغ کے اندر داخل ہوتی تھی۔ ربیع کا معنیٰ جدول ہے۔ ابوہریرہ رضؓ نے کہا۔ میں سمٹ گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا۔ حضرتؐ نے فرمایا۔ تو ابوہریرہؓ ہے۔ مَیں نے کہا۔ ہاں۔ اے اللہ کے رسولؐ! فرمایا۔ تیرا کیا حال ہے۔ مَیں نے کہا۔ آپؐ ہمارے درمیان تھے۔ آپؐ کھڑے ہوئے۔ پس آپؐ نے ہم پر دیر لگا دی۔ ہم ڈرے کہ ہمارے بغیر آپؐ ایذا پہنچائے جاویں۔ ہم گھبرائے۔ مَیں لوگوں میں سب سے پہلے گھبرایا۔ مَیں اس باغ کے پاس آیا۔ مَیں سمٹا جس طرح لومڑی سمٹتی ہے۔ لوگ میرے پیچھے آرہے تھے۔ پس فرمایا اے ابوہریرہؓ! آپؐ نے مجھے اپنی دونوں جوتیاں دیں۔ اور فرمایا۔ یہ میری دونوں جوتیاں لے جاؤ۔ اس باغ کے ورے تجھے جو شخص ملے جو گواہی دیتا ہو۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس حال میں کہ اس کا دل یقین رکھتا ہو۔ اس کو جنت کی بشارت دو۔ سب سے پہلے جسے میں ملا۔ عمرؓ تھے۔ کہا۔ اے ابوہریرہؓ! یہ دونوں جُوتیاں کیسی ہیں۔ مَیں نے کہا۔ یہ دونوں جوتیاں

بَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ بِهِمَا مَنْ لَقِيْتُ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاِسْتِيْ فَقَالَ ارْجِعْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ وَرَكِبَنِيْ عُمَرُ وَاِذَا هُوَ عَلٰى اَثَرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيْتُ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ بَعَثْتَنِيْ بِهٖ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاِسْتِيْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ بَعَثْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرَهٗ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلِّهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں۔ آپ نے مجھے دے کر بھیجا ہے۔ کہ جس شخص کو میں ملوں۔ جو اس بات کی گواہی دے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا دل یقین رکھتا ہو۔ میں اُسے جنت کی بشارت دُوں۔ حضرت عمرؓ نے میری چھاتی کے درمیان مارا۔ میں پیچھے کے بل گر پڑا۔ پس کہا۔ اے ابوہریرہؓ! واپس لوٹ جا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آیا۔ اور رُونے کے ساتھ اپنی آواز بُلند کی حضرت عمرؓ بھی میرے پیچھے چلے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہؓ تجھے کیا ہوا ہے۔ میں نے کہا میں عمرؓ کو ملا تھا۔ میں نے اسے اس بات کی خبر دی۔ جس کے ساتھ آپ نے مجھے بھیجا تھا۔ اُس نے میری چھاتی کے درمیان مارا۔ اور میں پچھاڑی کے بل گر پڑا۔ اور کہا۔ کہ لوٹ جا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمرؓ! تجھے کس بات نے اکسایا۔ جو کچھ تو نے کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ نے اپنی دونوں جُوتیاں دے کر ابوہریرہؓ کو بھیجا تھا۔ کہ جس شخص کو ملے۔ جو گواہی دیتا ہو۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا دل اس بات کے ساتھ یقین رکھتا ہو اُسے جنت کی بشارت دے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں عمرؓ نے کہا۔ آپ ایسا نہ کریں۔ میں ڈرتا ہوں۔ کہ لوگ بھروسہ کریں گے۔ پس انہیں چھوڑ دیجیے عمل کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پس چھوڑ دے۔

(مسلم)

۳۵/۳۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کی کُنجیاں اس بات کی گواہی دینا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

(احمد)

۳۶/۳۶ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ حَزِنُوْا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَشْعُرْ بِهٖ فَاشْتَكٰى عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ اَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيْعًا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ لَّا تَرُدَّ عَلٰى اَخِيْكَ عُمَرَ سَلَامَهٗ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ بَلٰى وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ مَا شَعُرْتُ اَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ اَمْرٌ فَقُلْتُ اَجَلْ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ تَوَفَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ نَّسْاَلَهٗ عَنْ نَّجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قَدْ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهٗ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَنْتَ اَحَقُّ بِهَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا فَهِيَ لَهٗ نَجَاةٌ (رواه احمد)

عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ کرام نے جب آپؐ فوت ہوئے۔ آپؐ پر غم کیا۔ یہاں تک کہ قریب تھا۔ کہ بعض وسواس میں مبتلا ہو جائیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں بھی اُن میں تھا۔ میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ اور سلام کہا۔ مجھے پتہ نہ چلا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کی شکایت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کی۔ پھر وہ دونوں میرے پاس آئے۔ اور دونوں نے اکٹھا سلام کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا باعث ہے کہ تو نے اپنے بھائی عمر رضی اللہ عنہ کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا۔ میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ ہاں بخدا تو نے ایسا کیا ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ میں نے کہا۔ اللہ کی قسم! مجھے پتہ نہیں چلا۔ کہ تو گزرا ہے۔ اور تو نے سلام کہا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے تم کو کسی کام نے اس سے باز رکھا۔ میں نے کہا۔ ہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فوت کر لیا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم آپؐ سے اس امر کی نجات کے متعلق پوچھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے آپؐ سے اس کے متعلق پوچھ لیا تھا۔ میں اس کی طرف اُٹھ کھڑا ہوا اور میں نے کہا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں تم اس بات کے ساتھ زیادہ لائق تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اس کام کی نجات کیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کر لیا جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا اور اُس نے اُسے قبول نہ کیا۔ وہ کلمہ اُس کیلئے نجات ہے۔ (احمد)

۳۷/۳۷ وَعَنِ الْمِقْدَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ

مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُس نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ زمین کی پیٹھ پر کوئی مٹی کا بنا ہوا گھر یا خیمہ باقی نہیں رہے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ اس میں اسلام کو داخل کردے گا۔ عزیز کے عزت دینے اور ذلیل کے ذلت دینے

وَذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

کے ساتھ۔ یا اللہ تعالیٰ اُن کو عزت دے گا۔ اُن کو اس کلمہ کا اہل کر دے گا۔ یا اُن کو ذلیل کرے گا۔ پس اس کے لئے فرمانبردار ہو جائیں گے۔ مَیں نے کہا۔ پس تمام دین اللہ کیلئے ہو جائے گا۔

(احمد)

۳۸/۳۸ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِيْلَ لَهٗ اَلَيْسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَهٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ الْبَابِ)

وہب بن منبہ سے روایت ہے۔ اُسے کہا گیا۔ کہ کیا لا الٰہ الا اللہ جنت کی کنجی نہیں ہے کہا۔ کیوں نہیں۔ لیکن ہر کنجی کے دندان ہوتے ہیں اگر تو ایسی کنجی لائے جس کے دندان ہوں تو تیرے لئے کُھل جاوے گا (وگرنہ نہ کھولا جائے گا)

(بخاری نے ترجمۃ الباب میں روایت کیا)

۳۹/۳۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ایک تمہارا جس وقت اپنے اسلام کو اچھا کرے۔ پس جو نیکی کرے وہ اس کے لئے دس گنا لکھی جاتی ہے۔ سات سو گنا تک۔ اور جو بُرائی وہ کرتا ہے۔ وہ اس کی مانند ہی لکھی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے۔

(متفق علیہ)

۴۰/۴۰ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْاِثْمُ قَالَ اِذَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابوامامہ رضؓ سے روایت ہے۔ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ ایمان کیا ہے۔ فرمایا۔ جس وقت تجھے تیری نیکی خوش کرے۔ اور تیری بُرائی تجھے ناخوش کرے۔ تو تم مؤمن ہے۔ کہا گناہ کیا ہے۔ فرمایا۔ جس وقت کوئی چیز تیرے دل میں تردُّد کرے۔ تو اُسکو چھوڑ دے۔

(احمد)

۴۱/۴۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ مَّعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَّعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ طِيْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا

عمرو بن عبسہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہا مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ مَیں نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ۔ اس دین پر آپؐ کے ساتھ کون تھا۔ فرمایا۔ ایک آزاد اور ایک غلام۔ مَیں نے کہا۔ اسلام کیا ہے۔ فرمایا۔ اچھا کلام کرنا اور کھانا کھلانا۔ مَیں نے کہا۔ ایمان کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ

الْإِيمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ السَّاعَاتِ أَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

صبر کرنا۔ اور سخاوت کرنا۔ مَیں نے کہا۔ کون سا اسلام (مسلمان) افضل ہے۔ فرمایا۔ وُہ کہ سلامت رہیں۔ دوسرے مُسلمان اس کی زُبان اور اس کے ہاتھ سے۔ مَیں نے کہا۔ ایمان میں کون سی بات بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ نیک خُلق۔ مَیں نے کہا۔ نمازمیں کون سی چیز بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کھڑا رہنا دیر تک۔ کہا۔ مَیں نے کہا۔ کون سی ہجرت بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تُو اس چیز کو چھوڑ دے۔ جسے تیرا رب مکروہ سمجھے کہا۔ مَیں نے کہا۔ کون سا جہاد افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ جو شخص کہ مارا جاوے اس کا گھوڑا۔ اور بہایا جاوے اُس کا خون۔ مَیں نے کہا۔ کون سی ساعت بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا رات کا اخیر درمیان۔ (احمد)

۴۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ قُلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اور معاذ بن جبل رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ فرماتے تھے۔ جو شخص اللہ سے ملاقات کرے اس حال میں کہ اس کیساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ اور پانچوں نمازیں پڑھتا ہو۔ رمضان کے روزے رکھتا ہو اُسے بخش دیا جاوے گا۔ مَیں نے کہا۔ مَیں اس کی بشارت لوگوں کو نہ دُوں۔ فرمایا۔ چھوڑ دے اُن کو وہ عمل کریں۔ (احمد)

۴۳ وَعَنْهُ أَنَّهٗ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اور اسی رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ مَیں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کی بہترین خصلتوں کے متعلق پوچھا آپؐ نے فرمایا۔ کہ تو اللہ کے لئے دوستی رکھے۔ اور اللہ کیلئے دشمنی رکھے۔ اور اللہ کی یاد میں زبان کو جاری رکھے۔ پھر کیا ہے اے اللہ کے رسولؐ۔ فرمایا۔ تو لوگوں کے لئے اس چیز کو دوست رکھے۔ جسے تو اپنے نفس کیلئے دوست رکھتا ہے۔ اور اُن کیلئے مکروہ رکھے اس چیز کو جسے تو اپنے لئے مکروہ رکھتا ہے (احمد)

بَابُ الْكَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

کبیرہ گناہوں اور علامتِ نفاق کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۴۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۔ اَلْاٰيَةَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہا۔ ایک آدمی نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ کون سا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ کا شریک ٹھہرادے حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا ہے کہا پھر کون سا۔ فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے۔ کہ وہ تیرے ساتھ کھاوے گی۔ کہا پھر کون سا۔ فرمایا یہ کہ تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے مطابق یہ آیت نازل فرمائی۔ اور جو لوگ اللہ کے ساتھ معبود نہیں پکارتے۔ اور نہ اس جان کو قتل کرتے ہیں۔ جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔ مگر حق کے ساتھ۔ اور زنا نہیں کرتے۔ تا آخر آیت۔ (متفق علیہ)

۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ وَّشَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔ اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور جان کا قتل کرنا۔ اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری)
اور انسؓ کی روایت میں الیمین الغموس کی جگہ شهادۃ الزور ہے۔ (متفق علیہ)

۴۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! وہ کیا ہیں۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔ اور جادو کرنا۔ اور قتل کرنا اس جان کا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ مگر حق کے ساتھ اور سود کا کھانا۔ اور یتیم کا مال کھانا۔ اور

يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لڑائی کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور ایمان دار، بے خبر پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ (متفق علیہ)

۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَّرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيْهَا أَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّلَا يَقْتُلُ حِيْنَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيْمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا قَالَ فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَقَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ لَا يَكُوْنُ هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَّلَا يَكُوْنُ لَهُ نُوْرُ الْإِيْمَانِ۔ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ

اور اُسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زانی نہیں زنا کرتا۔ کہ وہ مؤمن ہو اور چور نہیں چوری کرتا۔ کہ وہ مؤمن ہو۔ شرابی نہیں شراب پیتا۔ کہ اس وقت وہ مؤمن ہو۔ اور نہیں لوٹ ڈالتا۔ کہ لوگ اپنی آنکھیں اس کی طرف اٹھاویں۔ کہ وہ مؤمن ہو۔ اور نہیں خیانت کرتا۔ ایک تمہارا۔ جس وقت خیانت کرتا ہے۔ کہ وہ مؤمن ہو۔ پس تم بچو۔ تم بچو۔ (متفق علیہ) ابن عباس رضؓ کی ایک روایت میں ہے۔ کہ نہیں قتل کرتا جس وقت وہ قتل کرتا ہے۔ اور وہ مؤمن ہو۔ عکرمہؓ نے کہا۔ میں نے ابن عباسؓ سے کہا۔ ایمان اس سے کس طرح نکالا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ اس طرح اور اپنی انگلیوں میں پیچ دیا۔ پھر اُن کو نکالا۔ انہوں نے کہا۔ اگر توبہ کرتا ہے۔ ایمان اس کی طرف اس طرح لوٹ آتا ہے۔ اور پھر اپنی انگلیوں کو پیچ دیا۔ ابوعبداللہ نے کہا۔ ایسا شخص کامل مؤمن نہیں ہوتا۔ اور اس کے لئے ایمان کا نور نہیں ہوتا۔

(یہ لفظ بخاری کے ہیں)

۴۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَّإِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کی تین علامتیں ہیں مسلم نے زیادہ کیا ہے۔ اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے۔ پھر دونوں متفق ہو گئے ہیں جب بات کرے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف ورزی کرے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے۔ خیانت کرے۔

۴۹/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار باتیں جس شخص میں ہوں گی۔ وہ خالص منافق ہوگا۔ اور جس میں کوئی ایک بات ہوگی۔ اُس میں نفاق والی ایک بات ہوگی۔ یہاں تک کہ اُسے چھوڑ دے۔ جب امانت سونپی جاوے خیانت کرے اور جب بات کرے۔ جھوٹ بولے۔ جب عہد کرے۔ توڑ دے اور جب جھگڑا کرے۔ بد کہے (متفق علیہ)

۵۰/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کی مثال اس بکری کی مانند ہے۔ جو دو ریوڑوں کے درمیان پھرتی ہے کبھی ایک طرف میل کرتی ہے کبھی دوسری طرف۔ (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۱/۸ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِّصَاحِبِهٖ اذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنٰتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِّيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا تَوَلُّوْا لِلْفِرَارِ

صفوان بن عسال سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ایک یہودی نے دوسرے یہودی سے کہا میرے ساتھ اس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف چل۔ اس کے دوست نے اُسے کہا۔ اُسے نبی نہ کہہ۔ اگر اس نے سُن لیا۔ تو اس کی آنکھیں چار ہوں گی۔ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور آپؐ سے نو احکام ظاہر پوچھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالے کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور چوری نہ کرو۔ اور زنا نہ کرو۔ اور اس جان کو نہ مارو۔ جسے اللہ تعالے نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور کسی بے گناہ کو بادشاہ کے پاس نہ لے جاؤ۔ کہ وہ اُسے قتل کر دے۔ اور جادو نہ کرو۔ اور سود نہ کھاؤ۔ اور پاک دامن عورت پر تہمت نہ لگاؤ۔ اور لڑائی کے دن بھاگنے کیلئے پیٹھ نہ پھیرو

يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدَ أَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ قَالُوْا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَا إِنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهٗ أَنْ لَّا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَّإِنَّا نَخَافُ إِنْ تَبِعْنَاكَ أَنْ يَّقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)۔

اور تم پر اے یہود خاص طور پر واجب ہے۔ کہ ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو۔ راوی نے کہا۔ اُن دونوں نے آپؐ کے ہاتھ اور پاؤں چوم لئے۔ اور کہا ہم دونوں گواہی دیتے ہیں۔ کہ بیشک آپؐ اللہ کے نبی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم کو میری پیروی کرنے سے کون سی چیز منع کرتی ہے۔ اُن دونوں نے کہا۔ داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے دُعا کی تھی۔ کہ نبوت ہمیشہ اسکی اولاد میں رہے اور تحقیق ہم ڈرتے ہیں اگر ہم نے آپکی پیروی کی تو یہودی ہم کو مار ڈالیں گے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

۵۲ / ۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ أَصْلِ الْإِيْمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَّلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَّالْجِهَادُ مَاضٍ مُّنْذُ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ إِلٰى أَنْ يُّقَاتِلَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَّالْإِيْمَانُ بِالْأَقْدَارِ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

انس رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین چیزیں ایمان کی اصل ہیں بند رہنا اس شخص سے جس نے کہا۔ لا الٰہ الا اللہ۔ کسی گناہ کے سبب اُسے کافر نہ کہو۔ اور کسی کام کے سبب سے اُسے اسلام سے نہ نکالو۔ اور جہاد جاری رہنے والا ہے جب سے اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ اس امت کا آخر دجال کو قتل کرے گا۔ کسی ظالم کا ظلم یا عادل کا عدل اسے باطل نہیں کرے گا۔ اور تقدیر کے ساتھ ایمان لانا۔

(ابوداؤد)

۵۳ / ۱۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهٖ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيْمَانُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بندہ زنا کرتا ہے۔ تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے۔ اور اس کے سر پر سائبان کی طرح چھا جاتا ہے۔ جب اس عمل سے فارغ ہوتا ہے ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۴ / ۱۱ عَنْ مُّعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت معاذ رضؓ سے روایت ہے۔ اس نے کہا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا وَّإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهٗ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَّإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَّأَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَأَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَّأَخِفْهُمْ فِي اللهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس باتوں کے ساتھ وصیت فرمائی۔ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا۔ اگرچہ تو قتل کیا جاوے۔ اور جلا دیا جاوے۔ اور اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کر۔ اگرچہ تجھے حکم کریں۔ کہ تو اپنے اہل اور مال سے الگ ہو جائے۔ اور جان بوجھ کر فرض نماز نہ چھوڑ اسلئے کہ جس نے فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی۔ اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہو گیا۔ اور شراب نہ پی۔ یہ تمام برائیوں کا سر ہے۔ اور تو گناہ سے بچ۔ کیونکہ گناہ سے اللہ تعالےٰ کا غضب اترتا ہے۔ اور تو لڑائی میں بھاگنے سے بچ۔ اگرچہ لوگ مرتے ہوں اور جب موت لوگوں کو پہنچے۔ اور تو ان میں ہے۔ تو ٹھہرا رہ ان میں اور اپنی طاقت کے مطابق اپنی اولاد پر خرچ کر۔ ان سے ادب کی لاٹھی نہ اٹھا۔ اور ان کو اللہ تعالےٰ کے بارے میں ڈراتے رہو۔ (احمد)

٥٥/١٢ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ أَوِ الْإِيْمَانُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حذیفہ رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ نفاق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔ آج سوائے اس کے نہیں کفر ہے یا ایمان۔ (بخاری)

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ

وسوسہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

٥٦/١٣ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ أَوْ تَتَكَلَّمْ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے دلوں میں جو وسوسے آتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں معاف کر دیا ہے۔ جب تک عمل نہ کریں۔ یا اس کے ساتھ کلام نہ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کریں۔ (متفق علیہ)

۵۷/۱۴ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ اِنَّا نَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ اَوَقَدْ وَجَدْتُّمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسُولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں چند صحابہؓ حاضر ہوئے۔ آپؐ سے پُوچھا۔ ہم اپنے دلوں میں ایسے وسوسے پاتے ہیں۔ کہ ہمارے میں سے ایک بُرا سمجھتا ہے۔ کہ زُبان پر لاوے۔ فرمایا۔ آیا تحقیق تم نے اُسے پایا ہے انہوں نے کہا۔ ہاں۔ فرمایا یہ صریح ایمان ہے۔ (مسلم)

۵۸/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک تمہارے کے پاس شیطان آتا ہے۔ کہتا ہے یہ کس نے پیدا کیا۔ یہ کس نے پیدا کیا ہے۔ یہاں تک کہ کہتا ہے۔ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا ہے۔ جب اُس تک یہ پہنچے۔ تو پناہ پکڑے اللہ تعالےٰ کے ساتھ۔ اور باز رہے۔ (متفق علیہ)

۵۹/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور اُسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسُولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے پوچھتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ کہا جائے گا۔ یہ اللہ تعالےٰ نے مخلوقات پیدا کی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے۔ پس جو شخص اس سے کچھ پاوے۔ وہ کہے میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ (متفق علیہ)

۶۰/۱۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ

اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک نہیں۔ مگر اس کے ساتھ اس کا ایک ہمنشین جنوں سے اور ایک ہمنشین فرشتوں سے مقرر کیا گیا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ اور آپ کے لئے بھی اے اللہ کے رسولؐ آپؐ نے فرمایا۔ میرے لئے بھی۔ لیکن مجھے اس پر اللہ نے مدد دی ہے

اِلَّا بِخَيْرٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پس میں سلامت رہتا ہوں وہ مجھے حکم نہیں کرتا مگر بھلائی کیساتھ۔ (مسلم)

٦١/١٨ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شیطان انسان کے جسم میں خون کے جاری ہونے کی جگہ جاری رہتا ہے۔ (متفق علیہ)

٦٢/١٩ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدم علیہ السلام کا کوئی بیٹا پیدا نہیں کیا گیا۔ مگر اس کو شیطان جس وقت وہ پیدا ہوتا ہے چھوتا ہے۔ پس آواز کرتا ہے بلند شیطان کے چھونے سے۔ سوا مریم علیہا السلام اور اس کے بیٹے کے۔ (متفق علیہ)

٦٣/٢٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ تَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور اُسی (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پیدا ہونے کے وقت لڑکے کا چلانا شیطان کے چوکہ مارنے کے سبب سے ہے۔ (متفق علیہ)

٦٤/٢١ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يُفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَاهُمْ مِّنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَّجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ فَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ قَالَ الْاَعْمَشُ اُرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تحقیق ابلیس پانی پر اپنا تخت رکھتا ہے۔ پھر اپنی فوجیں لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے بھیجتا ہے۔ اس لشکر میں سے ابلیس کے نزدیک تر وہ ہے۔ جس کا فتنہ بہت بڑا ہے۔ اُن میں سے ایک آتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے۔ میں نے ایسا ایسا کام کیا ہے۔ ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر اُن میں سے ایک آتا ہے۔ پس کہتا ہے۔ میں نے اس کو نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جُدائی ڈال دی۔ حضرت نے فرمایا۔ وہ اس کو اپنے قریب کر لیتا ہے۔ کہتا ہے کہ ہاں بس تو نے کام کیا ہے۔ اعمش نے کہا میرے خیال میں جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسے گلے لگا لیتا ہے۔ (مسلم)

٦٥/٢٢ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ مِنْ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور اسی (جابرؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شیطان اس بات سے ناامید ہو چکا ہے۔ کہ جزیرہ عرب میں نمازی اس کی بندگی کریں۔ لیکن آپس میں ورغلانے سے (ناامید نہیں ہوا) (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

٦٦/٢٣ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ لَاَنْ اَكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اَمْرَهٗ اِلَى الْوَسْوَسَةِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا۔ میں اپنے دل میں ایک چیز پاتا ہوں۔ البتہ یہ کہ میں کوئلہ ہو جاؤں۔ تو میرے لیئے بہت بہتر ہے اس سے کہ میں اس کے ساتھ کلام کروں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے۔ جس نے اس کے امر کو وسوسہ کی طرف پھیر دیا۔ (ابوداؤد)

٦٧/٢٤ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَّجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَاَ اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شیطان کے لئے ابن آدم پر تصرف ہے۔ اور فرشتے کے لئے تصرف ہے۔ شیطان کا تصرف برائی کا وعدہ اور حق کو جھٹلانا ہے۔ اور فرشتے کا تصرف نیکی کا وعدہ اور حق کی تصدیق کرنا ہے۔ جو کوئی اس کو پائے۔ پس جانے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ پس چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور جو دوسرا پائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان سے پناہ پکڑے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔ شیطان تم کو فقر کا وعدہ دیتا ہے۔ اور بے حیائی کا حکم کرتا ہے۔ ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ (ترمذی)

٦٨/٢٥ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالُ هٰذَا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ فَإِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوا اللهُ أَحَدٌ اَللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّ لْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ کہا جائے گا۔ یہ مخلوق اللہ تعالےٰ نے پیدا کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے۔ پس جس وقت یہ کہیں۔ پس کہو۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ بے نیاز ہے۔ نہ اُس نے کسی کو جنا ہے۔ اور نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ اور نہیں اس کے واسطے کوئی برابر۔ پھر تین بار اپنی بائیں طرف تھوک دے۔ اور شیطان مردود سے اللہ تعالےٰ کے ساتھ پناہ پکڑے۔ (ابُوداوُد)

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ فِيْ بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔

اور عمرو بن احوص رضی کی روایت ہم خطبہ یوم النحر کے باب میں ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۶۹/۲۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

انس رضی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ کہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پیدا کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے (بخاری) اور مسلم کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ تیری اُمت کے (لوگ) ہمیشہ کہتے رہیں گے۔ یہ کیا ہے۔ یہ کیا ہے۔ یہاں تک کہ کہیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا کی ہے۔ پس اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا ہے۔

۷۰/۲۷ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلٰوتِيْ وَبَيْنَ قِرَاءَتِيْ يُلَبِّسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عثمان بن ابی العاص رضی سے روایت ہے کہا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! شیطان میرے اور میری نماز اور میرے پڑھنے کے درمیان حائل ہو گیا مجھے شبہ ڈالتا رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شیطان کا نام خنزب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُّقَالُ لَهٗ خِنْزِبٌ فَاِذَآ اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلٰثًا فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّيْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہے۔ پس جس وقت تو اس کو محسوس کرے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس سے پناہ پکڑ۔ اور بائیں طرف تین بار تھوک دے۔ میں نے ایسا کیا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھ سے اس کو دُور کر دیا۔ (مسلم)

۷۱/۲۸ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اَهِمُ فِيْ صَلٰوتِيْ فَيَكْبُرُ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقَالَ لَهٗ اَمْضِ فِيْ صَلٰوتِكَ فَاِنَّهٗ لَنْ يَّذْهَبَ ذٰلِكَ عَنْكَ حَتّٰى تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَآ اَتْمَمْتُ صَلٰوتِيْ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

قاسمؒ بن محمد سے روایت ہے۔ ایک آدمی نے اس سے پوچھا۔ اور کہا میں اپنی نماز میں وہم کرتا ہوں۔ مجھ پر یہ گراں گزرتا ہے۔ اُس نے کہا۔ تو اپنی نماز میں گزرتا چلا جا پس شان یہ ہے۔ تجھ سے ہرگز یہ نہیں جائے گا۔ یہاں تک کہ تو پھرے اور تو کہتا ہو۔ میں نے اپنی نماز مکمل نہیں کی۔ (مالکؒ)

بَابُ الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ

تقدیر پر ایمان رکھنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۷۲/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَآئِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیریں زمین اور آسمان پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دیں۔ اور اس کا عرش پانی پر تھا (مسلم)

۷۳/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر چیز تقدیر کے ساتھ ہے۔ حتیٰ کہ نادانی بھی اور دانائی بھی۔ (مسلم)

۷۴/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ اٰدَمُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمؑ اور موسیٰؑ

وَمُوْسٰى عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِىْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَسْكَنَكَ فِىْ جَنَّتِهٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَّ النَّاسَ بِخَطِيْٓئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ قَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِىْ اصْطَفٰكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَىْءٍ وَّقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَّ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرٰىةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ مُوْسٰى بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَّ فِيْهَا وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُوْمُنِىْ عَلٰٓى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَىَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِىْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اپنے رب کے پاس جھگڑے۔ آدمؑ موسیٰؑ پر غالب آگئے موسیٰؑ نے کہا۔ تو وہ آدم ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ اور اپنی رُوح تم میں پھونکی۔ اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ کروایا۔ اپنی جنت میں تجھے رکھا۔ پھر تو نے اپنی خطا کے ساتھ لوگوں کو زمین کی طرف اُتارا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا۔ تو وہ موسیٰؑ ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ چُن لیا۔ تم کو وُہ تختیاں عطا فرمائیں۔ اُن میں ہر چیز کا بیان ہے۔ سرگوشی کرتے ہوئے تجھ کو اپنے قریب کیا۔ پس کتنی مدّت پایا تو نے اللہ تعالیٰ کو کہ اس نے لکھی توریت اس سے پہلے کہ مَیں پیدا کیا جاؤں۔ موسیٰؑ نے کہا چالیس برس۔ آدمؑ نے کہا۔ کیا تو نے اس میں پایا ہے۔ اس آیت کا مضمون کہ آدمؑ نے اپنے رب کی نافرمانی کی پس بہک گیا۔ اس نے کہا۔ ہاں۔ آدمؑ نے کہا۔ کیا تو مجھے ایک ایسے عمل پر ملامت کرتا ہے۔ جسے اللہ نے لکھ دیا ہے۔ کہ مَیں وہ کروں۔ مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آدم علیہ السلام موسیٰؑ پر غالب آگئے (مسلم)

۷۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِىْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُّطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِىٌّ اَوْسَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِىْ

ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حدیث بیان کی۔ اور وُہ سچے ہیں۔ سچے کئے گئے ہیں۔ ایک تمہارے سے کی پیدائش یہ ہے۔ کہ چالیس دن نطفہ ماں کے پیٹ میں جمع کیا جاتا ہے۔ پھر جما ہوا خون ہوتا ہے اس کی مانند۔ پھر اس کی مانند گوشت کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف چار باتوں کے ساتھ فرشتہ کو بھیجتا ہے۔ وہ اس کا عمل اور اُس کی موت اور اس کا رزق اور بد بخت ہونا یا نیک بخت ہونا لکھتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ اس ذات

لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَآ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَآ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی قسم جس کے سوا معبود نہیں۔ ایک تمہارا اہلِ جنت کے کام کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ اس پر نوشت غلبہ کرتی ہے۔ وہ دوزخیوں کے کام کرتا ہے اور اس میں داخل ہوجاتا ہے اور تحقیق ایک تمہارا دوزخیوں والے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ نوشت اس پر غلبہ کرتی ہے۔ پس جنتیوں کے کام کرتا ہے پس اس میں داخل ہوجاتا ہے۔ (متفق علیہ)

۷۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ۔

سہل بن سعدؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تحقیق بندہ دوزخیوں والے کام کرتا ہے۔ اور وُہ جنتی ہوجاتا ہے اور جنتیوں والے کام کرتا ہے۔ اور وُہ دوزخیوں میں سے ہوجاتا ہے۔ سوائے اس کے نہیں اعمال کا اعتبار خاتمہ کے ساتھ ہے۔

۷۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْٓءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ اَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْٓ اَصْلَابِ اٰبَآئِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْٓ اَصْلَابِ اٰبَآئِهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کے ایک بچے کے جنازے کی طرف بُلایا گیا۔ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اس کے لئے خوشحالی ہے۔ جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے۔ کبھی برائی نہیں کی اور نہ اُسے پہنچا۔ آپؐ نے فرمایا اس کے سوا کوئی اور بات بھی ہے۔ اے عائشہؓ! اللہ تعالےٰ نے جنت کیلئے کچھ لوگ پیدا کیے۔ اُن کو اس کے لئے پیدا کیا۔ اور وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔ اور دُوزخ کے لئے کتنے لوگ پیدا کیے۔ اور وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے (مسلم)

۷۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا

حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص

وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى۔ اَلْآيَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نہیں مگر اس کا ٹھکانا دوزخ سے اور اس کا ٹھکانا جنت سے لکھ دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! ہم اپنے لکھے پر بھروسہ نہ کریں۔ اور عمل کرنا چھوڑ دیں۔ آپؐ نے فرمایا عمل کرو۔ ہر ایک آسان کیا گیا ہے۔ ہر اس چیز کے واسطے جس کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ جو شخص کہ ہو اہل نیک بختی سے آسان کیا جاتا ہے۔ نیک بختی کے عمل کے لئے۔ اور جو شخص کہ ہو اہل بدبختی سے۔ آسان کیا جاتا ہے واسطے عمل بدبختی کے پھر یہ آیت پڑھی۔ پس جس شخص نے دیا۔ اور پرہیزگاری کی۔ اور سچا جانا اچھی بات کو۔ اخیر آیت تک۔

(متفق علیہ)

٧٩/٨ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلٰى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر اُس کا زنا کا حصہ لکھ دیا ہے۔ پہنچے گا اس کو لامحالہ پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے۔ اور زبان کا زنا بولنا ہے۔ اور جان آرزو اور خواہش کرتی ہے۔ اور شرم گاہ اس کو سچا یا جھوٹا کرتی ہے (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے۔ آدم کے بیٹے پر اُس کا زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے۔ پانے والا ہے۔ اس کو ضرور۔ دونوں آنکھیں۔ کہ اُن کا زنا دیکھنا ہے۔ اور دونوں کان۔ کہ اُن کا زنا سننا ہے۔ اور زبان کا زنا بولنا ہے۔ اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے۔ اور پاؤں کا زنا چلنا ہے۔ اور دل خواہش کرتا ہے۔ اور آرزو کرتا ہے۔ اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

٨٠/٩ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُّزَيْنَةَ قَالَا يَا رَسُوْلَ

عمران بن حصین سے روایت ہے۔ مزینہ کے دو شخصوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ آپؐ خبر

اللہِ اَرَءَیْتَ مَا یَعْمَلُ النَّاسُ الْیَوْمَ وَ
یَکْدَحُوْنَ فِیْہِ اَشَیْءٌ قُضِیَ عَلَیْہِمْ
وَمَضٰی فِیْہِمْ مِّنْ قَدَرٍ سَبَقَ اَوْ فِیْمَا
یَسْتَقْبِلُوْنَ بِہٖ مِمَّا اَتٰہُمْ بِہٖ نَبِیُّہُمْ
وَثَبَتَتِ الْحُجَّۃُ عَلَیْہِمْ فَقَالَ لَا بَلْ
شَیْءٌ قُضِیَ عَلَیْہِمْ وَمَضٰی فِیْہِمْ وَ
تَصْدِیْقُ ذٰلِکَ فِیْ کِتَابِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ
وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰهَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

دیں۔ لوگ آج کے دن جو عمل اور محنت کرتے ہیں
کیا ایک چیز اُن کے لئے مقدر کی گئی ہے اور اُن میں گزر
چکی ہے تقدیر پہلے یا آگے ہونے والی ہے اس چیز
سے کہ لایا ہے اُن کے پاس ان کا نبی اور دلیل اُن پر ثابت
ہوگئی۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں۔ بلکہ ایک چیز مقدر ہو چکی۔
اور اُن میں گزر گئی۔ اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب
میں ہے۔ قسم ہے جان کی اور اس ذات کی کہ برابر کیا جس
نے اس کو پس جی میں ڈالی اس کی بدکاری اور پرہیزگاری
(مسلم)

۸۱/۱ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا
رَسُوْلَ اللہِ اِنِّیْ رَجُلٌ شَابٌّ وَّاَنَا اَخَافُ
عَلٰی نَفْسِی الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ
بِهِ النِّسَاءَ كَاَنَّهٗ يَسْتَاْذِنُهٗ فِی الْاِخْتِصَاءِ
قَالَ فَسَكَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ
فَسَكَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ
فَسَكَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا
اَبَا هُرَیْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ
فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں
نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! میں جوان آدمی ہوں اور اپنے
نفس پر زنا سے ڈرتا ہوں۔ اور اس قدر نہیں پاتا۔ کہ عورتوں
سے نکاح کروں۔ گویا آپؐ سے خصی ہونے کی اجازت
مانگتے تھے۔ آپؐ خاموش رہے۔ پھر میں نے اس کے
مانند کہا۔ آپؐ خاموش رہے۔ میں نے پھر وہی عرض کیا۔
آپؐ چپ رہے۔ میں نے پھر عرض کیا۔ تو نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ رضؓ! قلم خشک
ہوگیا ہے۔ ساتھ اس چیز کے جس کو تو ملنے والا ہے۔ پس
خصی ہو اوپر اس کے یا چھوڑ دے۔
(بخاری)

۸۲/۲ وَعَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ کُلَّهَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ
مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ
يُصَرِّفُهٗ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ

اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے
کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی آدم کے
سب دل رحمٰن کی دو اُنگلیوں کے درمیان ہیں۔ مانند
ایک دل کے۔ اُس کو جس طرف چاہتا ہے۔ پھیرتا ہے۔
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ
دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی بندگی

مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پر پھیر دے۔ (مسلم)

۸۳/۱۲ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابُوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بچہ نہیں۔ مگر وُہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔ اس کے ماں باپ اُسے یہودی کر دیتے ہیں۔ یا نصرانی کر دیتے ہیں۔ یا مجوسی کر دیتے ہیں جیسے چار پایہ پُورا بچہ جنتا ہے۔ کیا اس میں نقصان معلوم کرتے ہو۔ پھر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی پیدائش ہے۔ لوگوں کو اس پر پیدا کیا ہے۔ نہیں بدلنا۔ اللہ تعالیٰ کی پیدائش کے لئے یہ ہے دین درست۔ (متفق علیہ)

۸۴/۱۳ وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِىْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ باتوں کے ساتھ خطبہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں سُوتا۔ اور نہ سونا اس کے لئے لائق ہے۔ ترازُو کو پست کرتا ہے۔ اور بلند کرتا ہے۔ رات کے عمل دن کے عمل سے پہلے اس کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔ اور دن کے عمل رات کے عمل سے پہلے اس کا پردہ نور کا ہے۔ اگر اسکو کھول دے تو اسکی ذات پاک کا نُور جہاں تک اس کی نگاہ پہنچے۔ اس کی مخلوقات کو جلا دے۔ (مسلم)

۸۵/۱۴ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَرَاَيْتُمْ مَّا اَنْفَقَ مُذْ خَلَقَ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِىْ يَدِهٖ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ وَ

ابُوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن کا خرچ کرنا اُسے کم نہیں کرتا۔ کیا دیکھا تم نے جب سے زمین اور آسمان اس نے پیدا کیا ہے کس قدر خرچ کیا۔ پس تحقیق خرچ کرنے نے وُہ چیز جو اس کے ہاتھ میں ہے کم نہیں کی۔ اور اس کا عرش پانی پر تھا

بِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ يَمِينُ اللّٰهِ مَلْأَى قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْآنُ سَحَّاءُ لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

ترازو اُس کے ہاتھ میں ہے۔ پست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ ابن نمیرؒ نے کہا۔ بھرا ہوا ہے ہمیشہ دینے والا ہے کوئی چیز رات اور دن میں اسکو کم نہیں کرتی۔

۸۶/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ ساتھ اس چیز کے کہ عمل کرنے والے ہیں (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

۸۷/۱۶ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ قَالَ مَا أَكْتُبُ قَالَ اكْتُبِ الْقَدَرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا)

عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا کی۔ وہ قلم ہے۔ اس کے واسطے کہا۔ لکھ۔ اُس نے کہا۔ کیا لکھوں۔ کہا۔ تقدیر لکھ۔ اس نے جو چیز کہ ہو چکی تھی۔ اور جو ہونے والی تھی آئندہ لکھ دی (ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث غریب ہے)

۸۸/۱۷ وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ الْآيَةَ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ

مسلم بن یسار سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ حضرت عمر بن الخطابؓ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا۔ اور جس وقت تیرے پروردگار نے بنی آدم سے اُن کی پیٹھوں سے اُن کی اولاد کو پکڑا۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپؐ سے اس کے متعلق پوچھا جا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ اس کی پیٹھ پر پھیرا۔ اس میں سے اولاد نکالی۔ اور فرمایا۔ یہ لوگ میں نے جنت کے لئے پیدا کئے ہیں۔ اور جنتیوں کے کام کریں گے پھر اسکی

ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَآءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهٗ بِهِ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهٗ بِهِ النَّارَ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ اس سے اس کی اولاد نکالی۔ اور فرمایا۔ یہ لوگ میں نے دوزخ کے لئے پیدا کئے ہیں۔ اور دوزخیوں کے کام کریں گے۔ ایک آدمی نے کہا پس کس واسطے ہے۔ عمل کرنا اے اللہ کے رسولؐ۔ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو جنت کے لئے پیدا کرتا ہے۔ تو اس سے جنتیوں کے کام کرواتا ہے یہاں تک کہ وہ جنتیوں کے عملوں میں سے کسی ایک عمل پر مرے گا۔ اس کے سبب اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور جب کسی بندہ کو دوزخ کے لئے پیدا کرتا ہے۔ اس سے دوزخیوں کے کام کرواتا ہے۔ یہاں تک کہ دوزخیوں کے عملوں میں سے کسی ایک عمل پر مرتا ہے۔ اس کے سبب اسکو دوزخ میں داخل کرے گا۔ (مالک، ترمذی، ابوداؤد)

۸۹/۱۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدَيْهِ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ قُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّآ اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَآءُ اٰبَآئِهِمْ وَقَبَآئِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَآءُ اٰبَآئِهِمْ وَقَبَآئِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ

اور عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ اور آپؐ کے دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں۔ فرمایا۔ تم جانتے ہو یہ دونوں کتابیں کون سی ہیں۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! نہیں مگر آپ ہمیں اس کے متعلق خبر دیں۔ فرمایا۔ اس کتاب کے لئے جو آپؐ کے دائیں ہاتھ میں تھی۔ یہ رب العالمین کیطرف سے کتاب ہے۔ اس میں اہل جنت کے نام ہیں۔ ان کے باپوں اور قبیلوں کے نام ہیں۔ پھر ان کے آخر تک ان کو جمع کیا گیا ہے۔ نہ ان میں زیادہ کئے جائیں گے۔ اور نہ ان سے کم کئے جائیں گے۔ پھر اس کتاب کے لئے فرمایا۔ جو آپؐ کے بائیں ہاتھ میں تھی۔ یہ رب العالمین کیطرف سے کتاب ہے اس میں دوزخیوں کے نام ہیں۔ ان کے باپوں اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں۔ پھر ان کے آخر تک ان کو جمع کیا گیا۔ نہ ان میں زیادہ کئے جائیں گے۔ اور نہ ان سے کم کئے جائیں گے۔ آپؐ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَّاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِّنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کے صحابہ رضؓ نے عرض کیا۔ پس کس واسطے ہے عمل کرنا اے اللہ کے رسولؐ! اگر امر ایسا ہے کہ فراغت کی گئی اس سے فرمایا۔ خوب مضبوط کرو۔ اور نزدیکی ڈھونڈو۔ پس تحقیق جنتی ختم کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے جنتیوں کے عمل پر اگرچہ کیسے عمل کرے۔ اور بے شک دوزخی ختم کیا جاتا ہے اس کیلئے دوزخیوں کے عمل سے اگرچہ کیسے عمل کرے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔ پس رکھ دیا ان کو۔ پھر فرمایا۔ تمہارا پروردگار بندوں سے فارغ ہو چکا ہے۔ ایک جماعت جنت میں اور ایک دوزخ میں۔ (ترمذی)

۹/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوخزامہ رضؓ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے۔ کہا۔ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! آپ خبر دیں کہ منتر جنہیں ہم پڑھواتے ہیں۔ اور دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں۔ اور بچاؤ کی چیز کہ ہم اس سے بچتے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے کچھ پھیر دیتی ہیں آپؐ نے فرمایا۔ یہ چیزیں بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۹/۲۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر نکلے۔ اور ہم تقدیر میں بحث کر رہے تھے۔ آپؐ ناراض ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپؐ کا چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا۔ یہاں تک کہ (ایسا معلوم ہوتا تھا) آپؐ کے رخساروں میں انار کے دانے نچوڑے گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کیا اس کے ساتھ میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں۔ تم سے پہلے لوگ جب انہوں نے اس معاملہ میں جھگڑا کیا ہلاک ہو گئے میں تمہیں قسم دیتا ہوں۔ پھر میں تمہیں قسم دیتا ہوں۔ کہ اس میں بحث نہ کرو۔ ترمذی ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب عن ابیہ

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ۔

عن جدہ کی سند سے روایت کی ہے۔

92/21 وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَآءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ)

ابوموسیٰ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی سے پیدا کیا۔ جسے سب زمین سے لیا تھا۔ آدم علیہ السلام کے بیٹے زمین کے موافق پیدا ہوئے۔ اُن میں بعض سُرخ ہیں بعض سفید اور بعض سیاہ (اور بعض درمیانہ رنگ) اور اسی طرح بعض نرم خو ہیں۔ اور بعض سخت خو۔ بعض ناپاک اور بعض پاک۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد)

93/22 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهٗ فِيْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِّنْ نُّوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خلقت کو اندھیرے میں پیدا کیا۔ اس پر اپنا کچھ نور ڈالا۔ جسے اس کے نور سے کچھ پہنچا۔ اس نے راہ پائی۔ اور جس کو نور نہ پہنچا۔ گمراہ ہو گیا۔ اس لئے میں کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے علم پر قلم خشک ہوا۔

(احمد، ترمذی)

94/23 وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَآءُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

انس رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات بہت فرمایا کرتے تھے۔ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔ میں نے کہا اے اللہ کے نبی۔ ہم آپ کے ساتھ اور اس چیز کے ساتھ جسے آپ لائے ہیں۔ ایمان لائے۔ کیا ہم پر ڈرتے ہیں فرمایا ہاں تحقیق دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔ اُن کو جس طرف چاہتا ہے۔ پھیر دیتا ہے

(ترمذی، ابن ماجہ)

95/24 وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَلْبِ

ابوموسیٰ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دل کی مثال پر کیطرح

كَرِيْشَةٍ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ہے۔ جو میدان میں پڑا ہوا ہے۔ ہوائیں اُسے پیٹھ سے پیٹ کیطرف پھیرتی ہے۔ (احمد)

۹۶/۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا۔ جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے۔ اس بات کی گواہی دے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تحقیق میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اُس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ موت کے ساتھ ایمان لائے۔ اور موت کے بعد اٹھنے کے ساتھ ایمان رکھے اور تقدیر کیساتھ اسکا ایمان ہو۔ (ترمذی ابن ماجہ)

۹۷/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِيْ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيْبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں سے دو فرقے ہیں جن کا اسلام میں کچھ حصہ نہیں ہے مرجیہ اور قدریہ (ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث غریب ہے)

۹۸/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدَرِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ)

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ فرماتے تھے۔ میری امت میں دھنس جانا۔ اور صورت کا بدل جانا ہوگا۔ اور ایسا اُن لوگوں میں ہوگا جو تقدیر کو جھٹلاتے ہیں (ابوداؤد، ترمذی نے بھی ایسا ہی روایت کیا۔)

۹۹/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ مَّرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَإِنْ مَّاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ)

اور اسی (ابن عمرؓ) سے روایت کیا۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قدریہ فرقہ اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر وہ بیمار ہوں۔ اُن کی عیادت نہ کرو۔ اگر مر جائیں تو اُن کے جنازے پر حاضر نہ ہو۔ (احمد، ابوداؤد)

۱۰۰/۲۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْا أَهْلَ الْقَدَرِ

حضرت عمر رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرقہ قدریہ کیساتھ

وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد)

نہ بیٹھو۔ اور نہ حکومت لے جاؤان کی طرف۔ (ابوداؤد)

۱۰۱/۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُّجَابُ اَلزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھ طرح کے شخص ہیں۔ میں نے اُن پر لعنت کی ہے۔ اور اللہ نے اُن پر لعنت کی ہے۔ اور ہر نبی مستجاب ہے۔ اللہ کی کتاب میں زیادتی کرنیوالا۔ اور اللہ کی تقدیر کو جھٹلانیوالا۔ زبردستی غالب آجانیوالا تاکہ جسے اللہ نے ذلیل کیا ہے اُسے عزت دے۔ اور جسے اللہ نے عزت دی ہے اسے ذلیل کرے اور اللہ کے حرام کو حلال سمجھنے والا اور میری اولاد سے حلال جاننے اس چیز کو جسے اللہ نے حرام کیا ہے اور میری سنت کو چھوڑ دینے والا (بیہقی نے مدخل میں اور زرین نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے)

۱۰۲/۳۱ وَعَنْ مَّطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

مطر بن عکامس رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لئے ایک زمین میں مرنے کا فیصلہ کرتا ہے اسے اسکی طرف کوئی حاجت کر دیتا ہے۔ (احمد، ترمذی)

۱۰۳/۳۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ مِنْ اٰبَائِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ قُلْتُ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ مِنْ اٰبَائِهِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول ص! مسلمانوں کی اولاد کا کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ وہ اپنے آباء سے ہیں۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! بغیر کسی عمل کے ہی فرمایا۔ اللہ خوب جانتا ہے۔ جو وہ عمل کرتے ہیں۔ میں نے کہا مشرکوں کی اولاد کا کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ وہ اپنے آباء سے ہیں۔ میں نے کہا۔ بغیر کسی عمل کے۔ فرمایا۔ اللہ خوب جانتا ہے۔ جو وہ عمل کرتے ہیں۔ (ابوداؤد)

۱۰۴/۳۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُوْدَةُ فِي النَّارِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد)

ابن مسعود رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زندہ گاڑنے والی اور جس کو گاڑا گیا۔ دونوں دوزخ میں جائینگی۔ (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۱۰۵/۳۴ عن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عزّ وجلّ فرغ الی کلّ عبد من خلقه من خمس من اجله وعمله ومضجعه واثره ورزقه (رواه احمد)

۱۰۶/۳۵ وعن عائشة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من تکلّم فی شیء من القدر سئل عنه یوم القیمة ومن لم یتکلّم فیه لم یسئل عنه (رواه ابن ماجة)

۱۰۷/۳۶ وعن ابن الدیلمی قال اتیت ابیّ بن کعب فقلت له قد وقع فی نفسی شیء من القدر فحدّثنی لعلّ الله ان یذهبه من قلبی فقال لو انّ الله عذّب اهل سموته واهل ارضه عذّبهم وهو غیر ظالم لهم ولو رحمهم کانت رحمته خیرا لهم من اعمالهم ولو انفقت مثل احد ذهبا فی سبیل الله ما قبله الله منك حتّی تؤمن بالقدر وتعلم انّ ما اصابك لم یکن لیخطئك وانّ ما اخطاك لم یکن لیصیبك ولو متّ علی غیر هذا لدخلت النار قال ثمّ اتیت عبد الله بن مسعود فقال مثل ذلك قال ثمّ اتیت حذیفة بن

تیسری فصل

ابو الدرداء رضی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں سے ہر بندے کی پانچ باتوں سے فارغ ہو چکا ہے اس کے اجل سے۔ اس کے عمل سے۔ اس کے رہنے کی جگہ سے۔ اسکے پھرنے کی جگہ سے اور اسکے رزق سے۔ (احمد)

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ جس شخص نے تقدیر میں کلام کیا۔ اس سے پوچھا جائے گا۔ اور جس نے کلام نہ کیا۔ قیامت کے دن اس سے نہ پوچھا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

ابن دیلمی رضی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اُبی بن کعب رضی کے پاس آیا۔ میں نے کہا میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ شبہ ہے۔ مجھے کوئی حدیث بیان کر۔ شاید اللہ تعالیٰ میرے دل سے اس شبہ کو دُور کر دے۔ اُس نے کہا۔ اگر اللہ تعالیٰ آسمانوں کے رہنے والوں اور زمین کے رہنے والوں کو عذاب کرے۔ تو وُہ اُن پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا۔ اور اگر اُن پر رحم کرے تو اس کی رحمت اُن کے لئے اعمال سے بہتر ہے۔ اگر تو احد پہاڑ کی مانند سونا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اسے قبول نہیں کیا جائے گا جب تک تو تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ اور جان لے۔ جو چیز تجھے پہنچی ہے۔ وہ تجھ سے خطا نہ کرنے والی تھی۔ اور جس چیز نے تجھ سے خطا کی۔ وہ تجھے پہنچنے والی نہ تھی۔ اگر تو اس عقیدے پر نہیں مرے گا آگ میں داخل ہوگا۔ اُس نے کہا۔ پھر میں عبداللہ بن مسعود رضی کے پاس آیا۔ اُس نے بھی ایسا ہی کہا۔ پھر میں حذیفہ بن یمان کے پاس

الْإِيمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

آیا۔ اس نے بھی ایسا ہی کہا۔ پھر میں زید بن ثابت کے پاس آیا۔ اس نے بھی مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے۔

(ابوداؤد، احمد، ابن ماجہ)

108/37 وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يُقْرِئُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّتِي أَوْ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

نافع رضؓ سے روایت ہے۔ ایک آدمی ابن عمرؓ کے پاس آیا۔ اور کہا۔ فلاں آدمی آپ کو سلام کہتا ہے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا۔ مجھے اس کے متعلق خبر پہنچی ہے کہ اس نے (دین میں) نئی بات نکالی ہے۔ پس اگر اُس نے بدعت نکالی ہے۔ تو میرا اسکو سلام مت کہہ تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپؐ فرماتے تھے میری اُمت میں یا آپؐ نے فرمایا۔ اس امت میں دھنس جانا اور صورتوں کا تبدیل ہو جانا۔ یا پتھروں کا برسنا ہوگا۔ جو اہل قدر میں ہوگا۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)

109/38 وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلَتْ خَدِيجَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدَيْنِ مَاتَا لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا فِي النَّارِ قَالَ فَلَمَّا رَأَى الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِهَا قَالَ لَوْ رَأَيْتِ مَكَانَهُمَا لَأَبْغَضْتِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ فَوَلَدِي مِنْكَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي النَّارِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت خدیجہ رضؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دو بچوں کے متعلق سوال کیا۔ جو جاہلیت میں مر گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ آگ میں ہیں۔ حضرت علی رضؓ نے کہا جب آپؐ نے اس کے چہرے پر ناخوشی دیکھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر تو اُن کا حال دیکھے۔ تو اُن کو بُرا سمجھے پھر عرض کیا۔ میری اولاد جو آپؐ سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا جنت میں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق مؤمن اور اُن کی اولاد جنت میں ہے۔ اور مشرک اور اُن کی اولاد دُوزخ میں ہے۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُن کی اولاد نے اُن کی پیروی کی۔

ذُرِّیَّتُهُمْ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

(احمد)

۱۱۰/۳۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِهٖ کُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَجَعَلَ بَیْنَ عَیْنَیْ کُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِیْصًا مِّنْ نُّوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰی اٰدَمَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰٓؤُلَآءِ قَالَ ذُرِّیَّتُكَ فَرَاٰی رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِیْصُ مَا بَیْنَ عَیْنَیْهِ قَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ دَاؤُدُ قَالَ اَیْ رَبِّ کَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهٗ قَالَ سِتِّیْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِیْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضٰی عُمْرُ اٰدَمَ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ جَآءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اٰدَمُ اَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمْرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاؤُدَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَنَسِیَ اٰدَمُ فَاَکَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَخَطَاَ اٰدَمُ وَخَطَاَتْ ذُرِّیَّتُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا۔ اس کی پُشت پر ہاتھ پھیرا۔ اس کی پشت سے ہر جان گر پڑی جس کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک پیدا کرنا تھا۔ ہر آدمی کی آنکھوں کے درمیان نور کی ایک چمک رکھ دی۔ پھر ان کو آدم علیہ السلام کے سامنے کیا۔ اُس نے کہا اے میرے پروردگار یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا۔ تیری اولاد ہے۔ پس ایک آدمی اُن میں دیکھا۔ اس کی آنکھوں کے درمیان کی چمک بہت بھلی معلوم ہوئی۔ کہا۔ اے میرے پروردگار! یہ کون ہے۔ فرمایا۔ یہ داؤدؑ ہے۔ کہا اے پروردگار۔ تو نے اس کی عمر کتنی مقرر کی ہے۔ فرمایا۔ ساٹھ برس۔ کہا اے میرے رب! میری عمر کے چالیس سال اس کی عمر میں زیادہ کردے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آدمؑ کی ساری عمر ختم ہوگئی۔ اور چالیس برس رہ گئے۔ اس کے پاس موت کا فرشتہ آیا۔ آدمؑ نے کہا۔ میری عمر کے چالیس کیا باقی نہیں رہتے۔ اس نے کہا کیا وہ تو نے اپنے بیٹے داؤدؑ کو نہیں دیدیئے تھے۔ آدم علیہ السلام نے انکار کردیا۔ تو اس کی اولاد بھی انکار کرتی ہے۔ آدم علیہ السلام بھول گئے درخت کھا لیا۔ اس کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔ آدم علیہ السلام نے خطا کی۔ اس کی اولاد بھی خطا کرتی ہے۔ (ترمذی)

۱۱۱/۴۰ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ حِیْنَ خَلَقَهٗ فَضَرَبَ کَتِفَهُ الْیُمْنٰی فَاَخْرَجَ ذُرِّیَّةً بَیْضَآءَ کَاَنَّهُمُ الذَّرُّ وَضَرَبَ کَتِفَهُ الْیُسْرٰی فَاَخْرَجَ ذُرِّیَّةً سَوْدَآءَ

ابوالدرداء رضؓ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اس کے دائیں کندھے کو مارا۔ اس سے سفید اولاد نکالی۔ گویا کہ وہ چیونٹیاں ہیں۔ پھر بائیں کندھے پر مارا۔ اس سے سیاہ اولاد نکالی۔ گویا کہ وہ کوئلہ ہیں۔ اس اولاد کے لئے

كَأَنَّهُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَمِينِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي وَقَالَ لِلَّذِي فِي كَتِفِهِ الْيُسْرَى إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کہا جو دائیں طرف تھی۔ کہ یہ جنت میں جائیں گے۔ اور میں پرواہ نہیں کرتا۔ اور اس اولاد کے لئے کہا جو بائیں کندھے سے نکلی تھی۔ یہ آگ میں جائیں گے اور میں پرواہ نہیں کرتا۔ (احمد)

۱۱۲/۴۱ وَعَنْ أَبِي نَضْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ دَخَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ يَعُودُونَهُ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالُوا لَهُ مَا يُبْكِيكَ أَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ أَقِرَّهُ حَتَّى تَلْقَانِي قَالَ بَلَى وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِينِهِ قَبْضَةً وَّأُخْرَى بِالْيَدِ الْأُخْرَى وَقَالَ هٰذِهِ لِهٰذِهِ وَهٰذِهِ لِهٰذِهِ وَلَا أُبَالِي وَلَا أَدْرِي فِي أَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ أَنَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ابونضرہ رض سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی ابوعبداللہ تھا۔ اس کے دوست عیادت کرنے کے لئے اس کے پاس گئے اور وہ رونے لگا۔ انہوں نے کہا۔ تو کیوں روتا ہے۔ کیا تیرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا کہ اپنے لبوں کے بال لے۔ پھر اس پر ٹھہرا رہ۔ حتیٰ کہ مجھ سے ملاقات کرے۔ کہا۔ کیوں نہیں۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں لی۔ ایک دوسرے ہاتھ میں۔ دائیں ہاتھ والی کو کہا۔ یہ جنتی ہیں۔ اور دوسری کو کہا۔ کہ یہ دُوزخی ہیں۔ اور میں پرواہ نہیں کرتا۔ اور میں نہیں جانتا۔ کہ میں کس مٹھی سے ہوں (احمد)

۱۱۳/۴۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخَذَ اللهُ الْمِيثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ بِنَعْمَانَ يَعْنِي عَرَفَةَ فَأَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِينَ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ۔

ابن عباس رض سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میثاق آدم کی پشت سے نعمان یعنی عرفہ میں لیا تھا۔ اسکی پُشت سے اس کی کل ذُریت جسے پیدا کرنا تھا۔ نکالی۔ اور اس کے سامنے چیونٹیوں کی مانند پھیلا دیا۔ پھر رُوبرُو ان سے باتیں کیں۔ فرمایا۔ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔ سب نے کہا کیوں نہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں۔ قیامت کے دن یہ نہ کہنا۔ کہ ہم اس سے غافل تھے۔ یا یہ نہ کہنا۔ کہ شرک ہمارے آباء نے کیا۔ اور ہم اولاد تھے۔ اُن کی۔ کیا تو ہم کو ہلاک کرے گا۔ اس کے سبب جو باطل پرستوں نے کیا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۱۴/۴۳ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ أَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوْا ثُمَّ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَإِنِّيْٓ أُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِيْنَ السَّبْعَ وَأُشْهِدُ عَلَيْكُمْ أَبَاكُمْ اٰدَمَ أَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا اِعْلَمُوْٓا أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ غَيْرِيْ وَلَا رَبَّ غَيْرِيْ وَلَا تُشْرِكُوْا بِيْ شَيْئًا إِنِّيْ سَأُرْسِلُ إِلَيْكُمْ رُسُلِيْ يُذَكِّرُوْنَكُمْ عَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ وَأُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِيْ قَالُوْا شَهِدْنَا بِأَنَّكَ رَبُّنَا وَإِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَآ إِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ فَأَقَرُّوْا بِذٰلِكَ وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَرَاَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيْرَ وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ إِنِّيْٓ أَحْبَبْتُ أَنْ أُشْكَرَ وَرَاَى الْأَنْبِيَآءَ فِيْهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّوْرُ خُصُّوْا بِمِيْثَاقٍ اٰخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ إِلٰى قَوْلِهٖ عِيْسَى بْنِ

(احمد)

ابی بن کعبؓ سے روایت ہے۔ کہا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں کہ جب تیرے رب نے آدمؑ کے بیٹوں سے اُن کی پُشتوں سے اُن کی اولاد نکالی۔ راوی نے کہا۔ اُن سب کو جمع کیا۔ اُن کو قسم قسم بنا دیا۔ پھر اُن کو صُورت بخشی۔ پھر اُن کو گویا کیا۔ سب بولے۔ پھر اُن سے عہد اور میثاق لیا۔ اور اُن کو اُن کی جانوں پر گواہ بنایا۔ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا۔ کیوں نہیں۔ فرمایا۔ مَیں تم پر ساتوں زمینوں اور ساتوں آسمانوں اور تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو گواہ بناتا ہوں کہ قیامت کے دن تم یہ نہ کہہ دو۔ کہ ہم نہیں جانتے۔ جان لو۔ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور میرے سوا کوئی پروردگار نہیں۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ مَیں تمہاری طرف اپنے رسول بھیجوں گا۔ وہ میرا عہد اور میثاق تم کو یاد کرائیں گے۔ مَیں اپنی کتابیں تم پر نازل کروں گا۔ انہوں نے کہا۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ہمارا پروردگار ہے اور ہمارا معبود ہے تیرے سوا ہمارا کوئی پروردگار نہیں۔ اور نہ کوئی معبود ہے۔ انہوں نے اس بات کا اقرار کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام اُن پر بلند کئے گئے۔ وہ اُن کو دیکھتے تھے۔ انہوں نے غنی، فقیر خوب صُورت اور بدصُورت سب کو دیکھا۔ کہا۔ اے میرے رب! تُو نے اپنے بندوں کو ایک جیسا کیوں نہیں پیدا کیا۔ فرمایا۔ مَیں پسند کرتا ہوں کہ میرا شکر ادا کیا جائے انبیاء کرام کو اُن میں دیکھا۔ وہ اُن میں چراغوں کی مانند ہیں۔ اُن پر ایک خاص قسم کا نور ہے۔ رسالت اور نبوت کے متعلق اُن سے ایک الگ عہد لیا گیا۔ جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے۔ اور جب ہم نے نبیوں سے وعدہ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے

مَرْيَمَ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ فَاَرْسَلَهٗ اِلٰى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحُدِّثَ عَنْ اُبَيٍّ اَنَّهٗ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

فرمان عیسیٰ بن مریم تک حضرت عیسیٰ بھی ان روحوں میں تھے اللہ تعالیٰ نے انکو حضرت مریم کیطرف بھیج دیا۔ اُبی سے حدیث بیان کی گئی کہ انکی روح مریم کے منہ کیطرف سے داخل ہوئی۔ (احمد)

115/44 وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَاكَرُ مَا يَكُوْنُ اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَكَانِهٖ فَصَدِّقُوْهُ وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ يَصِيْرُ اِلٰى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابُوالدرداء رضی سے روایت ہے۔ ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ اور ہم آئندہ ہونے والی چیز کا تذکرہ کر رہے تھے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم ایک پہاڑ کے متعلق سنو۔ کہ وہ اپنی جگہ سے ٹل گیا ہے۔ اس کو سچ مان لو۔ اور جب تم سنو۔ کہ کوئی آدمی اپنی خلق سے بدل گیا ہے اس کو سچ نہ مانو۔ کیونکہ وہ اس چیز کی طرف ہو جاتا ہے۔ جس پر پیدا کیا گیا ہے۔ (احمد)

116/45 وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَّجَعٌ مِّنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلْتَ قَالَ مَآ اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِّنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَيَّ وَاٰدَمُ فِيْ طِيْنَتِهٖ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ام سلمہ رضی سے روایت ہے۔ اُس نے کہا۔ اے اللہ کے رسول۔ ہمیشہ ہر سال زہر ڈالی ہوئی بکری کھانے کی وجہ سے بیماری آپ کو پہنچتی ہے آپ نے فرمایا۔ جو تکلیف مجھے پہنچتی ہے۔ وہ میرے لئے لکھ دی گئی تھی اور ابھی آدم ع اپنی مٹی میں تھے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر کے ثبوت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

117/1 عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

براء بن عازب رض سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان سے جس وقت قبر میں سوال کیا جاتا ہے۔ وہ گواہی دیتا ہے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایمان داروں کو ثابت رکھتا ہے محکم بات کیساتھ۔ دنیا کی زندگی میں اور آخرت

وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں بھی۔ ایک روایت میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آیت کریمہ یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت عذاب قبر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ اُسے قبر میں کہا جاتا ہے تیرا رب کون ہے۔ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(متفق علیہ)

۱۱۸/۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَّاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهٗ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَّسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بندہ جس وقت قبر میں رکھ دیا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔ دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں۔ اُس کو بٹھلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ اس شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو کیا کہتا ہے۔ مومن شخص کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اُسے کہا جاتا ہے۔ اپنے دوزخ کے ٹھکانے کو دیکھ۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کے ٹھکانے سے تبدیل کر دیا ہے وہ اُن دونوں کو دیکھتا ہے۔ اور منافق اور کافر سے کہا جاتا ہے۔ کہ تو اس شخص کے متعلق کیا کہتا تھا۔ پس وہ کہتا ہے۔ میں نہیں جانتا۔ جو کچھ لوگ کہتے تھے۔ میں بھی کہتا تھا۔ پس کہا جاتا ہے۔ نہ تو نے جانا نہ پڑھا اور لوہے کے گرزوں سے اُسے مارا جاتا ہے۔ وہ چلاتا ہے۔ جسے اس کے نزدیک جنوں اور انسانوں کے سوا سب سنتے ہیں۔

(متفق علیہ اور لفظ بخاری کے ہیں)

۱۱۹/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص جس وقت مرتا ہے۔ صبح اور شام اس کا ٹھکانا اُس

بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہے۔ تو جنتیوں کا ٹھکانا اور اگر دوزخی ہے۔ تو دوزخیوں کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ یہ تیرا ٹھکانا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف تجھے اٹھائے گا۔ (متفق علیہ)

۱۲۰/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً إِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے۔ ایک یہودی عورت اس کے پاس آئی۔ عذابِ قبر کا اس نے ذکر کیا۔ اس نے حضرت عائشہ رضؓ کو کہا۔ اللہ تعالیٰ تجھے عذابِ قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عذابِ قبر کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ قبر کا عذاب حق ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ اس کے بعد میں نے نہیں دیکھا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز پڑھی ہو۔ مگر اس میں اللہ تعالیٰ سے عذابِ قبر سے پناہ مانگتے۔ (متفق علیہ)

۱۲۱/۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَإِذَا أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هٰذِهِ الْأَقْبُرِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ فَمَتٰى مَاتُوا قَالَ فِي الشِّرْكِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلٰى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

اور زید بن ثابت رضؓ سے روایت ہے۔ ایک دفعہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنو نجار کے باغ کے پاس تھے۔ آپؐ ایک خچر پر سوار تھے۔ اس نے آپ کے ساتھ شوخی کی۔ قریب تھا۔ کہ وہ آپؐ کو گرا دے۔ اور ناگہاں پانچ یا چھ قبریں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کسی کو ان قبر والوں کے متعلق علم ہے۔ ایک آدمی نے کہا۔ میں جانتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کب مرے تھے۔ اس نے کہا۔ شرک میں۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ امت قبروں میں آزمائی جاتی ہے۔ اگر اس بات کا ڈر نہ ہو۔ کہ تم دفن نہ کرو گے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا۔ کہ تم کو قبر کا عذاب سنائے۔ جو میں سن رہا ہوں۔ پھر آپؐ نے اپنا منہ (مبارک) ہماری طرف کر لیا۔ فرمایا۔ اللہ کے ساتھ قبر کے عذاب سے پناہ پکڑو۔ انہوں نے کہا ہم اللہ کے ساتھ قبر کے

قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ
تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوْا
بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ
فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ
فِتْنَةِ الدَّجَّالِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عذاب سے پناہ پکڑتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کیساتھ قبر کے عذاب سے پناہ پکڑو۔ انہوں نے کہا۔ ہم اللہ کیساتھ قبر کے عذاب سے پناہ پکڑتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ فتنوں سے جو ظاہر ہیں اور چھپے ہوئے ہیں۔ اُن سے پناہ پکڑو۔ انہوں نے کہا ہم اللہ سے پناہ پکڑتے ہیں۔ اُن فتنوں سے جو ظاہر ہیں اور جو چھپے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کیساتھ دجّال کے فتنہ سے پناہ پکڑو۔ انہوں نے کہا ہم اللہ کے ساتھ دجّال کے فتنہ سے پناہ پکڑتے ہیں۔ (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۳۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ
اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ
لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّكِيْرُ
فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ
فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَيَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ
وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ قَدْ
كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ
لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ
ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ فَيَقُوْلُ
اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ
نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهٗ
اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ
مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ
سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میّت کو قبر میں اُتارا جاتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جن کا رنگ سیاہ اور آنکھیں نیلگوں ہوتی ہیں۔ ایک کو مُنکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ تو اس شخص کے متعلق کیا کہتا تھا۔ اگر وہ ایماندار ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ وہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے اور میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں وہ کہتے ہیں ہم جانتے تھے کہ تو اس طرح کہے گا۔ پھر اس کے لئے ستر ستر گز تک قبر فراخ کر دی جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے اس میں روشنی کر دی جاتی ہے۔ پھر اُسے کہا جاتا ہے۔ تو سو جا وہ کہتا ہے۔ میں اپنے گھر والوں کے پاس جاتا ہوں تاکہ انکو خبر دوں۔ وہ کہتے ہیں۔ سو جا جس طرح دُلہن سو جاتی ہے جس کو نہیں جگاتا۔ مگر زیادہ پیارا لوگوں کا اُس کی طرف۔ یہانتک کہ اللہ اُسکو اس کے سونے کی جگہ سے جگائے گا۔ اگر منافق ہوتا ہے۔ وہ (فرشتوں کے جواب میں) کہتا ہے۔ میں نے لوگوں

مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ
أَنَّكَ تَقُولُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي
عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ
فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ
اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
۱۲۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِيهِ
مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ
رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُولَانِ لَهُ
مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ
فَيَقُولَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ
فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ فَيَقُولَانِ
لَهُ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ
اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ
يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ
اَلْآيَةَ قَالَ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ
أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ
وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا
إِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ
رَوْحِهَا وَطِيبِهَا وَيُفْسَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ
بَصَرِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ
وَيُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ
مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ مَنْ
رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ
لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي
فَيَقُولَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ

سے سنا۔ وہ ایک بات کہتے تھے۔ میں نے اسکی مثل کہہ دی۔ میں نہیں جانتا۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم جانتے تھے۔ کہ تو اسطرح کہے گا پھر زمین کیلئے کہا جاتا ہے۔ اس پر مل جا۔ وہ اُس پر مل جاتی ہے تو مختلف ہو جاتی ہیں اسکی پسلیاں ہمیشہ رہتا ہے اسمیں عذاب کیا گیا۔ یہانتک کہ اللہ اسکو اسکی قبر سے اٹھائیگا۔ (ترمذی)

اور براء بن عازبؓ سے روایت ہے۔ اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ فرمایا۔ میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ وہ اس کو بٹھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ تیرا رب کون ہے۔ وہ کہتا ہے۔ میرا رب اللہ ہے۔ وہ کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ وہ کہتے ہیں یہ شخص کون ہے۔ جس کو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا۔ وہ کہتا ہے وہ اللہ کا رسول ہے۔ وہ اُسے کہتے ہیں تجھے اس بات کا علم کیسے ہوا۔ وہ کہتا ہے۔ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی۔ اس کے ساتھ ایمان لایا۔ اس کو سچا جانا۔ اس سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان۔ کہ اللہ ثابت رکھتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے۔ ثابت بات کے ساتھ۔ الآیۃ۔ آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے۔ میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کو جنت کا بچھونا بچھا دو۔ اور جنت کی پوشاک پہنا دو۔ جنت کی طرف دروازہ کھول دو۔ اس کے لئے کھولا جاتا ہے۔ اس کے پاس ہوا اور خوشبو آتی ہے۔ اور بقدر نگاہ کی درازی کے اس کی قبر کھول دی جاتی ہے۔ اور جو کافر ہوتا ہے۔ اس کی موت کا ذکر کیا۔ فرمایا پھر اس کی روح اس کے جسم میں ڈالی جاتی ہے۔ دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں تیرا رب کون ہے۔ وہ کہتا ہے۔ ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا۔ وہ کہتے ہیں۔ تیرا دین کیا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا۔ وہ کہتے ہیں۔ وہ شخص کون ہے۔ جسے تمہاری طرف بھیجا گیا۔ وہ کہتا ہے۔ ہاہ ہاہ میں نہیں

فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمٰى أَصَمُّ مَعَهُ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا ثُمَّ يُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُدَ)

جانتا۔ آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے۔ یہ جھوٹا ہے۔ پس آگ سے اس کا بچھونا بچھا دو۔ اور آگ کا لباس پہنا دو۔ اور دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ کہا اس کی لُو اور گرمی آتی ہے۔ فرمایا حضرت نے اس کی قبر اس پر تنگ کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی پسلیاں مختلف ہو جاتی ہیں۔ پھر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ اس کے پاس لوہے کا ایک گرز ہوتا ہے۔ اگر وہ پہاڑ پر مارا جائے۔ تو وہ بھی مٹی بن جائے۔ اور اس کو گرز کے ساتھ مارتا ہے۔ جن اور انس کے سوا مشرق اور مغرب کے درمیان جو ہے۔ اس کی آواز سنتا ہے۔ وہ مٹی ہو جاتا ہے۔ پھر اس میں روح لوٹا دی جاتی ہے (احمد، ابوداؤد)

۱۲۴/۸ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هٰذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَّجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عثمان رضؓ سے روایت ہے جب وہ قبر پر کھڑے ہوتے۔ روتے۔ یہاں تک کہ اپنی ڈاڑھی تر کرتے انہیں کہا گیا۔ تو جنت اور دوزخ کا ذکر کرتا ہے۔ پس روتے نہیں۔ اور اس جگہ کھڑے ہونے سے روتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر اس سے نجات پائی پس اس کے بعد جو ہے۔ وہ آسان ہے۔ اگر نہ نجات پائی۔ اس سے۔ پس اس کے بعد جو ہے۔ اس سے سخت ہے۔ انہوں نے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں نے کوئی جگہ نہیں دیکھی۔ مگر قبر سخت ہے اس سے۔ ترمذی اور ابن ماجہ۔ ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۵/۹ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ

اور اسی (عثمان رضؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کرنے سے فارغ

وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ہوتے۔ اس پر ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لئے بخشش کی دعا کرو پھر اس کیلئے ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو۔ کیونکہ اب اس سے سوال کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۲۶/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِيْ قَبْرِهٖ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ تِنِّيْنًا تَنْهَسُهٗ وَتَلْدَغُهٗ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ لَوْ اَنَّ تِنِّيْنًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَآ اَنْبَتَتْ خَضِرًا۔ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ سَبْعُوْنَ بَدَلَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ۔

ابو سعیدؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کافر پر اس کی قبر میں ننانوے سانپ مسلط کئے جاتے ہیں۔ جو اس کو کاٹتے ہیں۔ اور ڈستے ہیں۔ یہاں تک کہ قائم ہو قیامت۔ اگر ایک سانپ زمین پر پھونک مار دے۔ تو سبزہ نہ اگا دے۔ (دارمی) اور ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ اس نے ننانوے کی بجائے ستر کہا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۲۷/۱۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ فَلَمَّا صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِيْلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سعد بن معاذؓ کے جنازے کی طرف نکلے۔ جب وہ فوت ہوئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا جنازہ پڑھا۔ اور انہیں قبر میں رکھ دیا گیا۔ اور اُس پر مٹی ڈالی گئی۔ تسبیح کہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تسبیح کہی ہم نے بہت دیر تک۔ پھر تکبیر کہی آپؐ نے۔ اور تکبیر کہی ہم نے۔ آپؐ سے کہا گیا اے اللہ کے رسولؐ۔ آپؐ نے کیوں تسبیح کی اور پھر تکبیر کہی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس نیک بندے پر قبر تنگ ہوئی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کھول دی (احمد)

۱۲۸/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِيْ

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ وہ شخص ہے جس کے

تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

لئے عرش نے حرکت کی۔ اور آسمان کے دروازے کھولے گئے۔ اور ستر ہزار فرشتوں نے اُن کا جنازہ پڑھا تحقیق قبر بھینچی گئی بھینچنا۔ پھر کشادہ کی گئی قبر اس کی۔ (النسائی)

۱۲۹/۱۳ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يُفْتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هٰكَذَا وَزَادَ النَّسَائِيُّ حَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَنْ أَفْهَمَ كَلَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيبٍ مِّنِّي أَيْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ قَوْلِهِ قَالَ قَالَ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے آپؐ نے فتنہ قبر کا ذکر کیا جس کے لئے آدمی مبتلا کیا جاتا ہے۔ جب آپؐ نے اس کا ذکر کیا۔ چلائے مسلمان چلانا۔ بخاری نے روایت کیا۔ نسائی نے زیادہ کیا۔ کہ وہ چلانا میرے اور رسول اللہؐ کی آواز کے درمیان حائل ہو گیا میں سمجھ نہ سکی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو۔ جب اُن کا چلانا رک گیا۔ میں نے اپنے نزدیک والے شخص کو کہا۔ اے فلاں۔ اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں کیا فرمایا ہے۔ اس نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ وحی گئی ہے میری طرف۔ کہ تم قبروں میں مبتلا کئے جاؤ گے۔ دجال کے فتنہ کے قریب۔

۱۳۰/۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ دَعُونِي أُصَلِّي۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

جابرؓ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔ جب میت کو قبر میں اتارا جاتا ہے خیال کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہے۔ وہ بیٹھتا ہے۔ اپنی آنکھیں ملتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ مجھے چھوڑو۔ میں نماز پڑھوں (ابن ماجہ)

۱۳۱/۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْعُوبٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ فِيمَ

ابوہریرہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہا۔ میت قبر کی طرف پہنچتی ہے۔ آدمی اپنی قبر میں بیٹھ جاتا ہے۔ نہ کچھ خوف زدہ ہوتا ہے۔ اور نہ گھبرایا ہوا پھر اسے کہا جاتا ہے۔ تو کس دین پر تھا۔ وہ کہتا ہے۔ اسلام میں

كُنْتَ فَيَقُوْلُ كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَيُقَالُ
مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
فَصَدَّقْنٰهُ فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ رَأَيْتَ اللّٰهَ
فَيَقُوْلُ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرَى اللّٰهَ
فَيُفَرَّجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ
اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهٗ
اُنْظُرْ اِلٰى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُفَرَّجُ لَهٗ
فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا
وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى
الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ
تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَجْلِسُ
الرَّجُلُ السُّوْءُ فِيْ قَبْرِهٖ فَزِعًا مَّشْغُوْبًا
فَيُقَالُ لَهٗ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ
فَيُقَالُ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ
سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُهٗ
فَيُفَرَّجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ
اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ
اِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفَرَّجُ لَهٗ
فُرْجَةٌ اِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ
بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ
عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ
تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ)

کہا جاتا ہے یہ کون شخص تھا۔ وہ کہتا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ و سلم اللہ تعالےٰ کے رسول تھے۔ اللہ کے ہاں سے ظاہر دلیلیں لے کر آئے تھے۔ ہم نے آپ کی تصدیق کی۔ اُسے کہا جاتا ہے۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے پس وہ کہتا ہے کسی کے لئے لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھے۔ آگ کی طرف ایک روشندان کھول دیا جاتا ہے۔ وُہ اس کی طرف دیکھتا ہے۔ کہ اس کا بعض بعض کو توڑ رہا ہے۔ پس کہا جاتا ہے۔ کہ دیکھ اس چیز کی طرف کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بچا لیا ہے۔ پھر اس کے لئے جنت کی طرف ایک روشندان کھول دیا جاتا ہے۔ وہ اس کی تروتازگی کی طرف دیکھتا ہے۔ اور جو کچھ اس میں ہے۔ کہا جاتا ہے۔ یہ تیرا ٹھکانا ہے۔ تو یقین پر تھا۔ اور اس پر تو مرا۔ اور اس پر اٹھایا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور بُرا آدمی اپنی قبر میں ڈرا ہوا۔ اور گھبرایا ہوا بیٹھتا ہے۔ اُسے کہا جاتا ہے تو کس دین میں تھا۔ وہ کہتا ہے۔ مَیں نہیں جانتا۔ اُسے کہا جاتا ہے۔ وہ شخص کون تھا۔ وہ کہتا ہے۔ مَیں نے لوگوں کو سُنا۔ وہ ایک بات کہتے تھے۔ مَیں نے بھی کہہ دی۔ اس کے لئے جنت کی طرف ایک روشندان کھول دیا جاتا ہے۔ وہ اس کی تروتازگی اور جو کچھ اُس میں ہے دیکھتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ دیکھ۔ اس چیز کی طرف کہ اللہ تعالیٰ نے پھیر دیا ہے تجھ سے۔ پھر دوزخ کی طرف روشندان کھول دیا جاتا ہے۔ وہ اس کی طرف دیکھتا ہے۔ کہ اس کا بعض بعض کو توڑتا ہے پس کہا جاتا ہے۔ یہ تیرا ٹھکانا ہے۔ تو شک پر تھا۔ اور اس پر تو مرا۔ اور اس پر تو اٹھایا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(ابن ماجہ)

بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب اور سنت کو مضبوطی کیساتھ پکڑنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۳۲/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِىْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نئی بات نکالی۔ ہمارے اس دین میں جو اس میں نہ تھی۔ وہ مردود ہے۔ (متفق علیہ)

۱۳۳/۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ وَّشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بعد حمد و ثناء کے بہترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اور بہترین راہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور بدترین چیز وہ ہے جو نئی نکالی گئی ہو۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (مسلم)

۱۳۴/۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِى الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِى الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عباس رضی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص اللہ تعالٰے کی طرف نہایت مبغوض ہیں۔ حرم میں کج روی کرنے والا۔ اور اسلام میں جاہلیت کا طریقہ ڈھونڈنے والا۔ اور مسلمان آدمی کا ناحق خون طلب کرنے والا۔ کہ اس کا خون بہائے۔ (بخاری)

۱۳۵/۴ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِىْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِىْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِىْ فَقَدْ اَبٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری سب امت جنت میں داخل ہوگی۔ مگر جس نے قبول نہ کیا۔ آپ سے کہا گیا کس نے قبول نہ کیا۔ فرمایا جس نے میری اطاعت کی۔ جنت میں داخل ہوا جس نے نافرمانی کی پس اس نے قبول نہ کیا۔ (بخاری)

۱۳۶/۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلٰٓئِكَةٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

جابر رضی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے۔ آپ سوئے ہوئے

نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا
فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ
نَائِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ
وَّالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ
رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَّجَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً
وَّبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ
دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَ
مَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ
وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا
لَهٗ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ
قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبُ
يَقْظَانُ فَقَالُوا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ
مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ
اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى
اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ
اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّآ اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا
فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّآ اَنَا
فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَّقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا
اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَّلَا اُفْطِرُ وَقَالَ
الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَآ اَتَزَوَّجُ

تھے۔ انہوں نے کہا۔ تمہارے اس صاحب کی ایک مثال ہے۔ وہ بیان کرو۔ بعض نے کہا۔ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ بعض نے کہا۔ آنکھ سوتی ہے۔ اور دل بیدار ہے۔ انہوں نے کہا۔ آپ کی مثال ایک آدمی کی طرح ہے جس نے گھر بنایا۔ اور اس میں کھانا تیار کیا ہے۔ اور بُلانے والے کو بھیجا ہے۔ جس نے بُلانے والے کو مانا۔ گھر میں داخل ہوا۔ اور کھانا کھا لیا۔ اور جس نے بلانے والے کو قبول نہ کیا۔ گھر میں داخل نہ ہوا۔ اور کھانا نہ کھایا۔ فرشتوں نے کہا۔ اُس کو بیان کرو۔ تاکہ سمجھے۔ بعض نے کہا۔ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ بعض نے کہا۔ آنکھ سوتی ہے۔ اور دل جاگتا ہے۔ پھر کہا۔ کہ گھر سے مُراد جنّت ہے۔ اور بُلانے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس نے محمد کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ اُس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔ (بخاری)

انس رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے پاس تین آدمی آئے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق پوچھا۔ جب ان کو خبر دی گئی۔ انہوں نے اس کو کم جانا۔ اور کہنے لگے ہماری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا نسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پہلے اور پچھلے سب گناہ بخش دیئے ہیں۔ ایک کہنے لگا۔ میں ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں گا اور دوسرے نے کہا۔ میں ہمیشہ دن کو روزہ رکھوں گا۔ اور افطار نہ کروں گا۔ تیسرے نے کہا۔ میں عورتوں سے الگ رہوں گا۔ کبھی نکاح نہ کروں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

أَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّيْ أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّيْ وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن کے پاس آئے۔پس فرمایا۔تم نے ایسی باتیں کہی ہیں۔خبردار! اللہ کی قسم۔میں تمہاری نسبت اللہ تعالےٰ سے بہت ڈرتا اور تقوٰی کرتا ہوں۔لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں۔اور افطار بھی کرتا ہوں۔نماز بھی پڑھتا ہوں۔اور سوتا بھی ہوں۔اور عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا۔وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

۱۳۸/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا۔اس میں آپ نے رخصت دی۔کئی شخصوں نے اس سے پرہیز کیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی۔پس آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔اللہ تعالےٰ کی تعریف کی۔پھر فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایک چیز سے جسے میں کرتا ہوں پرہیز کرتے ہیں۔پس اللہ کی قسم۔میں اُن کی نسبت اللہ تعالےٰ کو بہت زیادہ جانتا ہوں۔اور اس سے بہت زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ (متفق علیہ)

۱۳۹/۸ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُؤَبِّرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوْهُ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّأْيِيْ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔وہ کھجوروں کو تابیر کرتے تھے۔آپ نے فرمایا تم کیا کرتے ہو۔انہوں نے کہا۔ہم ایسا ہی کرتے ہیں (اپنی عادت کے موافق) آپ نے فرمایا۔شاید کہ اگر تم نہ کرو۔بہتر ہو انہوں نے چھوڑ دیا۔میوہ کم ہوگیا۔صحابہ کرام نے یہ بات آپ سے ذکر کی۔آپ نے فرمایا۔سوائے اس کے نہیں۔میں ایک آدمی ہوں۔جب میں تمہیں کسی دین کی بات کا حکم دوں۔تم اُسے قبول کرو۔اور جس وقت اپنی عقل سے کسی کام کا حکم دوں۔تو سوائے اس کے نہیں میں ایک آدمی ہوں۔ (مسلم)

۱۴۰/۹ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْٓ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَآءَ النَّجَآءَ فَاَطَاعَہٗ طَآئِفَۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَھْلِھِمْ فَنَجَوْا وَکَذَّبَتْ طَآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَھُمْ فَصَبَّحَھُمُ الْجَیْشُ فَاَھْلَکَھُمْ وَاجْتَاحَھُمْ فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابوموسیٰ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری مثال اور اس چیز کی مثال جس کو دے کر مجھے اللہ تعالےٰ نے بھیجا ہے ایک آدمی کی مانند ہے۔ جو ایک قوم کے پاس آکر کہتا ہے کہ میں نے ایک بہت بڑا لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اور میں ڈرانے والا ہوں۔ ننگا پس جلدی کرو۔ جلدی کرو۔ قوم میں سے ایک جماعت نے اس کی بات مان لی۔ وہ راتوں رات چلے گئے آہستگی پر پس وہ نجات پا گئے۔ اور اُن میں سے ایک جماعت نے اس بات کو جھٹلا دیا۔ وہ اپنی جگہ پر رہے صبح کے وقت لشکر نے اُن پر حملہ کر دیا۔ اور جڑ سے ان کو اکھاڑ پھینکا یہ اُس شخص کی مثال ہے جس نے میری اطاعت کی۔ اور جس چیز کو میں لیکر آیا ہوں اسکی پیروی کی۔ اور اس شخص کی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی! اور جس چیز کو میں لیکر آیا ہوں اسکی تکذیب کی۔ (متفق علیہ)

۱۴۱/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَھَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَھٰذِہِ الدَّوَآبُّ الَّتِیْ تَقَعُ فِی النَّارِ یَقَعْنَ فِیْھَا وَجَعَلَ یَحْجُزُھُنَّ وَیَغْلِبْنَہٗ فَیَتَقَحَّمْنَ فِیْھَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْھَا۔ ھٰذِہٖ رِوَایَۃُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُھَا وَقَالَ فِیْٓ اٰخِرِھَا قَالَ فَذٰلِکَ مَثَلِیْ وَمَثَلُکُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ ھَلُمَّ عَنِ النَّارِ ھَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِیْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْھَا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری مثال اس شخص کی مانند ہے۔ جس نے آگ جلائی۔ جب اُس نے اپنا گرد روشن کیا۔ پروانوں اور اُن جانوروں نے جو آگ میں گرتے ہیں۔ آگ میں گرنا شروع کیا۔ اُس نے اُن کو روکنا شروع کیا۔ وہ اس پر غالب آتے ہیں۔ اور آگ میں داخل ہو رہے ہیں۔ میں تمہاری کمریں پکڑ کر آگ میں داخل ہونے سے روکتا ہوں اور تم اس میں داخل ہوتے ہو۔ (بخاری)

اور مسلم کی روایت میں ہے۔ اور اس کے آخر میں آپ نے فرمایا۔ میری اور تمہاری مثال ایسی ہے۔ کہ میں تمہاری کمریں پکڑتا ہوں۔ آگ سے بچانے کے لئے اور کہتا ہوں میری طرف آؤ۔ آگ سے بچو۔ میری طرف آؤ۔ آگ سے بچو اور تم مجھ پر غالب آتے ہو۔ اور اسمیں داخل ہوتے ہو۔ (متفق علیہ)

۱۴۲/۱۱ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْھُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ الْغَیْثِ الْکَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَکَانَتْ مِنْھَا طَائِفَۃٌ طَیِّبَۃٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْکَلَاَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ وَکَانَتْ مِنْھَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰہُ بِھَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْھَا طَائِفَۃً اُخْرٰی اِنَّمَا ھِیَ قِیْعَانٌ لَّا تُمْسِکُ مَآءً وَّلَا تُنْبِتُ کَلَاً فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُہَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَنَفَعَہٗ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ یَرْفَعْ بِذٰلِکَ رَاْسًا وَّلَمْ یَقْبَلْ ھُدَی اللّٰہِ الَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ بِہٖ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابوموسیٰ رہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس چیز کی مثال جس کو دے کر مجھے اللہ تعالےٰ نے بھیجا ہے۔ ہدایت اور علم سے۔ بہت بارش کی طرح ہے۔ جو زمین کو پہنچی اس زمین کا ایک ٹکڑا اچھا تھا۔ اس نے پانی قبول کیا۔ اور گھاس اُگائی خشک اور تر گھاس بہت زیادہ۔ اور ایک ٹکڑا سخت تھا۔ کہ اس نے پانی ٹھہرا رکھا۔ اللہ تعالےٰ نے لوگوں کو اُس سے نفع بخشا۔ انہوں نے پیا اور پلایا۔ اور کھیتی کی۔ اور زمین کے ایک اور ٹکڑے کو پہنچا۔ سوائے اس کے نہیں وہ میدان ٹپر تھا۔ نہ اس نے پانی کو روکا۔ اور نہ گھاس اگایا۔ یہ اس شخص کی مثال ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کے دین کی سمجھ نصیب ہوئی۔ اور جس چیز کے ساتھ مجھے اللہ تعالےٰ نے بھیجا ہے۔ اس کے ساتھ نفع حاصل کیا پس سیکھا اور سکھایا اور اس شخص کی مثال جس نے اس کے ساتھ اپنا سر نہ اٹھایا۔ اور اس ہدایت کو قبول نہ کیا۔ جسے دے کر میں بھیجا گیا ہوں۔ (متفق علیہ)

۱۴۳/۱۲ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ وَّقَرَاَ اِلٰی وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَیْتِ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَمّٰھُمُ اللّٰہُ فَاحْذَرُوْھُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ اللہ تعالےٰ وہ ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری۔ اس میں آیات ہیں محکم اور آخر تک پڑھی۔ کہ نہیں نصیحت پکڑتے۔ مگر عقل والے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تو دیکھے۔ اور مسلم میں ہے۔ جب تم دیکھو۔ ان لوگوں کو کہ متشابہ آیات کے پیچھے پڑتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا اللہ تعالےٰ نے نام رکھا ہے۔ ان سے بچو۔ (متفق علیہ)

۱۴۴/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ھَجَّرْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

عبداللہ بن عمرو رہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ایک دن دوپہر کے وقت میں رسول اللہ صلے اللہ

سلم یوما قال فسمع اصوات رجلین اختلفا فی ایۃ فخرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرف فی وجھہ الغضب فقال انما ھلک من کان قبلکم باختلافھم فی الکتاب (رواہ مسلم)

علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ نے دو آدمیوں کی آواز سنی کہ ایک آیت میں اختلاف کر رہے تھے۔ پس آپ ہم پر نکلے۔ آپ کا چہرہ مبارک سے غصہ پہچانا جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ تم سے پہلے لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔ (متفق علیہ)

۱۴۵ ۱۴ وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سال عن شیء لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسئلتہ۔ (متفق علیہ)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں میں سب سے بڑھ کر مجرم وہ ہے۔ جس نے ایک چیز کے متعلق دریافت کیا۔ جو حرام نہیں تھی۔ لیکن اس کے سوال کرنے کی وجہ سے حرام ہوگئی۔ (متفق علیہ)

۱۴۶ ۱۵ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (رواہ مسلم)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آخر زمانہ میں فریب دینے والے جھوٹے ہوں گے۔ تمہارے پاس ایسی ایسی حدیثیں لائیں گے۔ جن کو تم نے سنا نہیں۔ اور نہ تمہارے آباء نے۔ ان سے بچو۔ اور اپنے آپ کو بچاؤ وہ تم کو گمراہ نہ کردیں۔ اور فتنہ میں نہ ڈال دیں (مسلم)

۱۴۷ ۱۶ وعنہ قال کان اھل الکتاب یقرءون التوراۃ بالعبرانیۃ ویفسرونھا بالعربیۃ لاھل الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصدقوا اھل الکتاب ولا تکذبوھم وقولوا امنا باللہ وما انزل الینا۔ الایۃ۔ (رواہ البخاری)

اسی (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ اہل کتاب تورات عبرانی زبان میں پڑھتے تھے۔ اور مسلمانوں کے لئے عربی میں اس کا ترجمہ کرتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل کتاب کو نہ سچا جانو۔ اور نہ جھوٹا۔ اور کہو۔ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور جو ہماری طرف کتاب نازل کی گئی ہے۔ اس پر ایمان لائے۔ (بخاری)

۱۴۸ ۱۷ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی

اور اسی (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا۔ انہوں نے کہا۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کو یہی جھوٹ کافی ہے کہ بیان کر دے۔ جو بھی سنے۔ (مسلم)

149/18 وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّتِهٖ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحٰبٌ يَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے پہلے اپنی امت میں کوئی نبی نہیں بھیجا گیا۔ مگر اس کے لئے اُس کی امت میں مددگار ہوتے تھے اور اصحاب اس کے طریقہ کو پکڑتے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے۔ پھر پیدا ہو جاتے اُن کے ناخلف۔ وُہ کہتے۔ جو نہ کرتے۔ اور کرتے جس کا حکم نہ دیئے جاتے۔ جو شخص اُن کے ساتھ ہاتھ سے جہاد کرے۔ وہ مؤمن ہے۔ جو اُن سے اپنی زبان سے جہاد کرے۔ وہ بھی مؤمن ہے۔ اور جو اُن سے اپنے دل کے ساتھ جہاد کرے۔ وہ بھی مؤمن ہے۔ اور نہیں اس کے سوا رائی کے دانہ برابر بھی ایمان۔ (مسلم)

150/19 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہدایت کی طرف بلایا۔ اس کو اُن سب لوگوں جتنا ثواب ہوگا۔ جو اس کی پیروی کریں گے۔ یہ بات ان کے ثواب سے کچھ کم نہ کرے گی۔ اور جس نے گمراہی کی طرف بلایا۔ اس کو اُن لوگوں کے برابر گناہ ہوگا۔ جنہوں نے اس کی پیروی کی۔ یہ بات اُن کے گناہوں سے کچھ کم نہیں کرے گی۔ (مسلم)

151/20 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَاَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَّسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام شروع ہوا غریب اور اسی طرح ہو جائے گا۔ جس طرح شروع ہوا۔ پس مبارک ہو غرباء کے لئے۔ (مسلم)

152/21 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اور اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَارِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةُ اِلَى جُحْرِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ذَرُوْنِىْ مَا تَرَكْتُكُمْ فِىْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيْثَىْ مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِىْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِىْ فِىْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

۱۵۳/۲۲ عَنْ رَّبِيْعَةَ الْجُرَشِىِّ قَالَ اُتِىَ نَبِىُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ اُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنَاىَ وَسَمِعَتْ اُذُنَاىَ وَعَقَلَ قَلْبِىْ قَالَ فَقِيْلَ لِىْ سَيِّدٌ بَنٰى دَارًا فَصَنَعَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَّاَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِىَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِىَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِىَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ قَالَ فَاللهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ اِلدَّاعِىْ وَالدَّارُ الْاِسْلَامُ وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِىُّ)

۱۵۴/۲۳ وَعَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

کہا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا۔ جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔ (متفق علیہ)

اور ہم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ذرونی ماترکتکم کتاب المناسک میں اور دو حدیثیں حضرت معاویہؓ اور حضرت جابرؓ کی ایک کے الفاظ ہیں۔ لایزال من امتی اور دوسری کے لایزال طائفۃ من امتی۔ باب ثواب ہٰذہ الامۃ میں ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

دوسری فصل

ربیعہ جرشیؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ خواب آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ پس کہا گیا کہ چاہیئے تیری آنکھ سوئے۔ اور تیرا کان سُنے۔ اور تیرا دل سمجھے پس کہا۔ سوئیں میری آنکھیں۔ اور سُنا میرے کانوں نے اور سمجھا میرے دل نے۔ آپ نے کہا۔ پس میرے لئے کہا گیا۔ ایک سردار نے گھر بنایا۔ اس میں کھانا تیار کیا۔ اور بلانے والا بھیجا۔ جس نے بلانے والے کو قبول کیا گھر میں داخل ہوا۔ اور کھانے سے کھالیا۔ اور سردار اس سے راضی ہوگیا۔ اور جس نے بلانے والے کو قبول نہ کیا۔ گھر میں داخل نہ ہوا۔ اور کھانے میں سے نہ کھایا۔ اور سردار اس پر ناراض ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ سردار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانے والے ہیں۔ اور گھر اسلام اور کھانا جنت ہے۔ (دارمی)

اور ابورافعؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيْكَتِهِ يَأْتِيْهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِيْ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایک کو تم میں سے نہ پاؤں۔ کہ تکیہ لگائے ہوئے اپنے چھپر کھٹ پر اس کے پاس میرے احکام میں سے ایک حکم آتا ہے۔ جو میں نے حکم کیا ہے اس کا یا اس سے روکا ہے۔ پس وہ کہے۔ میں نہیں جانتا ہم جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پائیں گے۔ اس کی پیروی کریں گے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی ابن ماجہ، بیہقی نے دلائل النبوت میں روایت کیا ہے)

۱۵۵/۲۴ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّيْ أُوْتِيْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيْكَتِهِ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ كَمَا حَرَّمَ اللهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَّزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَّقْرُوْهُ فَإِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهُ أَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا حَرَّمَ اللهُ۔

مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار تحقیق میں قرآن اور مثل اس کی اس کے ساتھ دیا گیا ہوں۔ قریب ہے ایک شخص پیٹ بھرا اپنے چھپر کھٹ پر کہے گا۔ تم اس قرآن کو لازم پکڑو۔ اس میں جو حلال پاؤ۔ اس کو حلال جانو۔ اور جو حرام پاؤ۔ اس کو حرام جانو۔ اور بیشک اللہ کے رسول نے بھی حرام کیا ہے۔ مانند اس چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے۔ خبردار ہو۔ کہ گھریلو گدھا تمہارے لئے حلال نہیں۔ اور نہ درندوں میں سے کچلی والا۔ اور نہ عہد والے کا لقطہ۔ مگر جب کہ اس کا مالک بے پرواہ ہو۔ اور جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے۔ ان پر لازم ہے کہ اس کی مہمانی کریں۔ پس اگر نہ مہمانی کریں۔ اس کے لئے جائز ہے کہ اپنی مہمانی ان سے لے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور دارمی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ اسی طرح ابن ماجہ نے حرم اللہ تک۔

۱۵۶/۲۵ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيْكَتِهِ يَظُنُّ أَنَّ اللهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِيْ

عرباض بن ساریہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ پس فرمایا۔ کیا گمان کرتا ہے۔ ایک تمہارا تکیہ لگائے ہوئے چھپر کھٹ اپنی پر وہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

هٰذَا الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَآءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا بِاِذْنٍ وَّلَا ضَرْبَ نِسَآئِهِمْ وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطَوْكُمُ الَّذِیْ عَلَيْهِمْ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيْصِیُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ ۔

نے کوئی چیز حرام نہیں کی۔ مگر وہ جو اس قرآن میں ہے۔ خبردار! تحقیق قسم ہے اللہ کی تحقیق میں نے حکم کیا۔ اور نصیحت کی اور منع کیا کئی ایک چیزوں سے تحقیق وہ قرآن کی مانند ہیں بلکہ زیادہ اور اللہ نے تمہارے لئے جائز نہیں کیا کہ اہل کتاب کے گھروں میں جاؤ۔ مگر اُن کی اجازت سے۔ اور نہ اُن کی عورتوں کو مارو۔ اور نہ اُن کے پھل کھاؤ جب کہ وہ چیز جو اُن کے ذمہ ہے۔ تمہیں ادا کریں۔ ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں اشعث بن شعبہ مصیصی ہے۔ اس میں کلام کیا گیا ہے۔

١٥٧/٢٦ وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِیْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلٰوةَ۔

اسی (عرباض) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ایک دن ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر اپنے منہ کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوئے ہم کو ایک بلیغ اثر نصیحت کی آنکھیں اس سے بہہ پڑیں۔ اور دل ڈر گئے۔ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! گویا یہ نصیحت ہے رخصت کرنے والے کی۔ پس ہمیں وصیت کریں۔ آپ نے فرمایا۔ میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کے تقوی کے ساتھ اور سننے اور بجالانے کی۔ اگرچہ حبشی غلام جو شخص زندہ رہا۔ میرے بعد تم میں سے وہ بہت اختلاف دیکھے گا۔ لازم پکڑو میرے طریقہ کو۔ اور ہدایت کئے گئے خلفاء راشدین کے طریقہ کو۔ اس کے ساتھ بھروسہ کرو۔ اور دانتوں سے اسے مضبوط پکڑلو۔ نئی نئی باتوں سے بچو۔ پس تحقیق نئی بات بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی ابن ماجہ نے روایت کیا۔ مگر ترمذی، ابن ماجہ نے نماز کا ذکر نہیں کیا۔)

١٥٨/٢٧ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَّدْعُوْ اِلَيْهِ وَقَرَأَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ اَلْاٰيَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے ایک خط کھینچا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے پھر کئی خطوط اس کے دائیں اور بائیں کھینچے۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ یہ راستے ہیں۔ ہر راستہ پر ایک شیطان ہے۔ جو اس کی طرف بلاتا ہے اور یہ آیت پڑھی تحقیق یہ راہ میری ہے۔ سیدھی اس کی پیروی کرو۔ اخیر آیت تک۔ (احمد، نسائی، دارمی)

١٥٩/٢٨ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ۔ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِيْ اَرْبَعِيْنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رُوِيْنَاهُ فِيْ كِتَابِ الْحُجَّةِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے اس وقت تک کوئی کامل مومن نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اس کی خواہش اس چیز کے تابع نہ ہو۔ جو میں لایا ہوں۔ شرح السنۃ میں اس کو روایت کیا۔ نووی رحؒ نے کہا اپنی اربعین میں یہ حدیث صحیح ہے۔ کتاب الحجۃ میں۔ ہم کو صحیح سند کیساتھ روایت کی گئی ہے۔

١٦٠/٢٩ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَّا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كَثِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

بلالؓ بن حارث مزنی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری ایک سنّت کو زندہ کیا۔ جو میرے بعد چھوڑ دی گئی تھی۔ اس کے لئے ثواب ہے۔ مانند ان لوگوں کے جنہوں نے اس کے ساتھ عمل کیا۔ بغیر اس کے کہ کم کیا جائے۔ اُن کے ثواب سے کچھ۔ اور جس نے گمراہی کی بدعت نکالی۔ اللہ اور اس کا رسول اس سے راضی نہیں اُوپر اس کے گناہ ہے۔ اُن تمام لوگوں کے گناہوں کی مانند۔ جنہوں نے اس پر عمل کیا۔ بغیر اس کے کہ اُن کے گناہوں سے کچھ کم کیا جائے (ترمذی) ابن ماجہ نے اسے کثیر بن عبداللہ بن عمروؓ سے۔ اس نے اپنے باپ سے۔ اس نے

جَدِّہٖ۔

کثیر کے دادا سے روایت کیا ہے۔

١٦١/٣ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَّأْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَّسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن عوفؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البتہ دین حجاز کی طرف سمٹ آئیگا جس طرح سانپ اپنے بل کیطرف سمٹ آتا ہے۔ اور جگہ پکڑے گا حجاز میں دین۔ جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر جگہ پکڑتی ہے۔ دین ابتداء میں غریب شروع ہوا تھا۔ اور ہو جائے گا۔ جس طرح شروع ہوا تھا۔ خوشحالی ہے غربا کے لئے اور یہ وہ لوگ ہیں۔ جو درست کریں گے میرے بعد میری سنّت کو جسے لوگ بگاڑ دیں گے۔ (ترمذی)

١٦٢/٣١ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ كَمَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَّنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَّكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَّتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ مُّعَاوِيَةَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ وَاِنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ لَا يَبْقٰى مِنْهُ

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اُمت پر ایک زمانہ آئے گا۔ جیسے بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ جیسے ایک جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اُن میں سے کوئی اپنی ماں کے پاس ظاہر آیا تھا۔ میری امت میں بھی ہوگا۔ جو اس طرح کرے گا۔ اور بیشک بنی اسرائیل بہتّر گروہوں میں بٹے تھے۔ اور میری امت تہتّر فرقوں میں متفرق ہوگی۔ سب وہ دوزخ میں جائیں گے۔ مگر ایک گروہ۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ وہ کونسا گروہ ہے اے اللہ کے رسول۔ فرمایا جس پر میں ہوں اور میرے اصحابؓ (ترمذی نے روایت کیا ہے) احمد، ابوداؤد نے معاویہ سے بیان کیا ہے۔ بہتّر دوزخ میں ہوں گے اور ایک جنت میں۔ اور وہ گروہ ہے جماعت۔ اور میری امت میں سے کئی قومیں نکلیں گی جن میں نفسانی خواہشات سرایت کر جائیں گی۔ جس طرح ہڑک ہڑک والے میں سرایت کر جاتی ہے۔ کوئی رگ اور کوئی جوڑ باقی نہیں رہتا۔

عِرْقٌ وَّلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ۔

مگر اس میں سرایت کر جاتی ہے۔

۱۶۳/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَّيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ اور جو جماعت سے جدا ہوا تنہا ڈالا جائے گا۔ آگ میں۔ (ترمذی)

۱۶۴/۳۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ وَّابْنِ عَاصِمٍ فِیْ كِتَابِ السُّنَّةِ

اسی (ابن عمرؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑی جماعت کی پیروی کرو۔ کیونکہ شان یہ ہے۔ جو تنہا ہوا جماعت سے۔ تنہا ڈالا جائیگا۔ آگ میں۔ روایت کیا ہے ابن ماجہ نے انس اور ابن عاصم کی روایت سے۔ کتاب السنۃ میں۔

۱۶۵/۳۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَيْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِّاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَیَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ كَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

انسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ اے میرے بیٹے! اگر تو قدرت رکھتا ہے۔ کہ تو صبح کرے اور شام اور تیرے دل میں کسی کا کینہ نہ ہو۔ پس تو کر۔ پھر فرمایا اے میرے بیٹے۔ اور یہ میری سنّت ہے۔ جس نے میری سنّت کو دوست رکھا اس نے مجھ کو دوست رکھا۔ اور جس نے مجھ کو دوست رکھا جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)

۱۶۶/۳۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ كِتَابِ الزُّهْدِ لَهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری سنّت کے ساتھ دلیل پکڑی۔ میری امت کے بگڑنے کے وقت اس کے لئے سو شہید کا ثواب ہے۔ روایت کی ہے بیہقی نے۔ کتاب الزہد میں۔ ابن عباسؓ کی حدیث سے۔

۱۶۷/۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِيْثَ مِنْ يَّهُوْدَ تُعْجِبُنَا اَفَتَرٰى

اور جابرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ اُن کے پاس حضرت عمرؓ آئے۔ پس کہا۔ ہم یہودیوں سے حدیثیں سنتے ہیں۔ ہم کو وہ اچھی لگتی ہیں پس

أَنْ نَّكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ أَمُتَهَوِّكُوْنَ أَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَآءَ نَقِيَّةً وَّلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَّا وَسِعَهٗ إِلَّا اتِّبَاعِيْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

آپ کا کیا خیال ہے۔ ہم اُن میں سے بعض لکھ لیں۔ فرمایا۔ کیا تم حیران ہو۔ جس طرح یہود و نصاریٰ حیران ہیں۔ میں تمہارے پاس روشن اور صاف شریعت لے کر آیا ہوں اور اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے۔ تو لائق نہ تھی۔ ان کو مگر میری اتباع ہی۔ (احمد، بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا)

۱۶۸/۳۷ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَّعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَّأَمِنَ النَّاسُ بَوَآئِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوسعید خدری رضؓ سے روایت کیا۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے حلال کمایا۔ اور سنت کے مطابق عمل کیا۔ اور لوگ اس کی زیادتی سے محفوظ رہیں۔ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص نے کہا۔ اے اللہ کے رسول۔ آج کے دن ایسے لوگ بہت ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میرے پیچھے بعد کے زمانہ میں بھی ہوں گے۔ (ترمذی)

۱۶۹/۳۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَّنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا أُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِيْ زَمَانٌ مَّنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا أُمِرَ بِهٖ نَجَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ایسے زمانہ میں ہو۔ جس نے دسواں حصہ اس چیز کا چھوڑ دیا جس کا حکم دیا گیا ہے۔ ہلاک ہو گیا۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ جس شخص نے دسویں حصہ کے ساتھ عمل کیا۔ جس کا حکم دیا گیا ہے۔ نجات پائے گا۔ (ترمذی)

۱۷۰/۳۹ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ إِلَّا أُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوامامہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی قوم ہدایت کے بعد جو اُسے دی گئی تھی۔ گمراہ نہیں ہوئی۔ مگر وہ جھگڑا دیئے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ نہیں بیان کرتے اس کو تیرے لئے۔ مگر جھگڑنے کے لئے بلکہ وہ قوم ہیں جھگڑالو۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۱۷۱/۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

انس رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسولؐ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِى الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ رَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اپنی جانوں پر سختی نہ کرو۔ پس اللہ تعالیٰ سختی کرے گا تم پر۔ ایک قوم نے سختی کی تھی اپنی جانوں پر۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر سختی کی یہ جماعت صومعوں میں اُن کا بقایا ہے اور دیار میں رہبانیت تھی۔ انہوں نے اُسے نکالا تھا۔ ہم نے اُن پر فرض نہیں کی تھی۔ (ابوداؤد)

١٧٢ / ٤١ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ حَلَالٌ وَّحَرَامٌ وَّ مُحْكَمٌ وَّمُتَشَابِهٌ وَّاَمْثَالٌ فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْكَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ. هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ لَفْظُهٗ فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ طرح پر قرآن شریف نازل ہوا ہے۔ حلال اور حرام، محکم اور متشابہ اور امثال۔ پس حلال کو حلال جانو۔ اور حرام کو حرام جانو۔ اور محکم کے ساتھ عمل کرو۔ اور متشابہ کے ساتھ ایمان لاؤ۔ اور امثال کے ساتھ عبرت پکڑو۔ یہ مصابیح کے لفظ ہیں۔ بیہقی نے شعب الایمان میں اُسے ذکر کیا ہے۔ اس کے الفاظ ہیں حلال کے ساتھ عمل کرو۔ حرام سے بچو۔ اور محکم کی پیروی کرو۔

١٧٣ / ٤٢ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَمْرُ ثَلٰثَةٌ اَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهٗ فَاتَّبِعْهُ وَاَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهٗ فَاجْتَنِبْهُ وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيْهِ فَكِلْهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امر تین طرح پر ہے ایک امر اس کی ہدایت ظاہر ہے۔ اس کی پیروی کرو۔ ایک امر ہے اس کی گمراہی ظاہر ہے۔ اس سے بچو۔ ایک امر اسمیں اختلاف کیا گیا ہے اسکو اللہ کے سپرد کرو۔ (احمد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

١٧٤ / ٤٣ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تحقیق شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے۔ جس طرح بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے۔

يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کہ وہ پکڑ لیتا ہے۔ بھاگنے والی کو۔ اور دُور کی بکری کو۔ اور کنارے والی بکری کو۔ اور تم پہاڑ کے دروں سے بچو۔ اور جماعت اور مجمع کو لازم پکڑو۔ (احمد)

١٧٥/٤٤ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

ابوذر رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جماعت سے ایک بالشت علیحدہ ہوا۔ اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے نکال دیا۔ (احمد، ابوداؤد)

١٧٦/٤٥ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

مالک بن انس رض سے مرسل روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر چلا ہوں۔ تم گمراہ نہیں ہو گے جب تک مضبوطی سے اُن کو پکڑے رکھو گے۔ یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ؐ کی سنّت (مؤطا)

١٧٧/٤٦ وَعَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً إِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ إِحْدَاثِ بِدْعَةٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

غضیف بن حارث ثمالی سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی قوم نے کوئی بدعت نہیں نکالی۔ مگر اُس کی مانند سنّت اٹھائی جاتی ہے۔ سنّت کو مضبوطی سے پکڑنا بدعت نکالنے سے بہتر ہے۔ (احمد)

١٧٨/٤٧ وَعَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حسان رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کسی قوم نے اپنے دین میں بدعت نہیں نکالی۔ مگر اللہ تعالیٰ اُن کی سنت سے اس کی مثل نکال لیتا ہے۔ پھر قیامت تک وہ اُن کی طرف نہیں لوٹتی۔ (دارمی)

١٧٩/٤٨ وَعَنْ إِبْرٰهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا)

اور ابراہیم بن میسرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص صاحب بدعت کی تعظیم کرے۔ اس نے اسلام کے گرانے پر مدد کی۔ بیہقی نے شعب الایمان میں اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۱۸۰/۴۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيْهِ هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُوْءَ الْحِسَابِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنِ اقْتَدٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقٰى فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب سیکھی۔ پھر اس میں جو ہے اس کی پیروی کی۔ اللہ اُسے گمراہی سے ہدایت دے گا دنیا میں اور قیامت کے دن بُرے حساب سے بچائے گا۔ ایک روایت میں ہے۔ کہا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی پیروی کی۔ دنیا میں نہ گمراہ ہوگا۔ اور نہ آخرت میں بدبخت ہوگا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔ جس نے میری ہدایت کی پیروی کی۔ نہ گمراہ ہوگا۔ نہ بدبخت۔ (رزین)

۱۸۱/۵۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ وَّعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُّرْخَاةٌ وَّعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَّقُوْلُ اسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ يَّدْعُوْا كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ اَنْ يَّفْتَحَ شَيْئًا مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ ثُمَّ فَسَّرَهُ فَاَخْبَرَ اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَاَنَّ الدَّاعِيَ عَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْاٰنُ وَاَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهِ هُوَ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ

ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان کی ہے۔ ایک سیدھی راہ ہے۔ اور راہ کے دونوں طرف دو دیواریں ہیں۔ اُن میں کھلے ہوئے دروازے ہیں۔ دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ راہ کے سرے پر ایک پکارنے والا پکارتا ہے۔ راہ پر سیدھے رہو۔ اور کج مت چلو۔ اس کے اوپر ایک اور پکارنے والا ہے جب کوئی آدمی ان دروازوں میں سے کسی کو کھولنے کا ارادہ کرتا ہے وہ کہتا ہے۔ تیرے لئے افسوس ہو۔ اس کو مت کھول۔ اس لئے کہ اگر تو نے اس کو کھول دیا۔ اس میں داخل ہوگا۔ پھر آپؐ نے اس کی تفسیر بیان کی پس خبر دی۔ کہ راہ سے مراد اسلام ہے۔ اور کھلے ہوئے دروازوں سے مراد اللہ کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ بیشک لٹکے ہوئے پردوں سے مراد اللہ کی حدیں ہیں۔ اور راستے کے سرے پر پکارنے والا قرآن ہے۔ اس کے اوپر پکارنے والا۔ وہ نصیحت دینے والا ہے اللہ کی طرف سے ہر مومن کے دل میں۔ رزین، احمد، بیہقی نے شعب الایمان میں نواس بن سمعان سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح ترمذی نے اس سے مختصر ذکر کیا ہے

عَنْهُ اِلَّآ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَخْصَرَ مِنْهُ۔

۱۸۲/۵۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْٓا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَّاَعْمَقَهَا عِلْمًا وَّاَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ وَلِاِقَامَةِ دِيْنِهٖ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰٓى اٰثَرِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ اَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

ابن مسعود رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ جو شخص پیروی کرنا چاہے۔ اُسے ان لوگوں کی پیروی کرنا چاہئے جو مر گئے ہیں۔ کیونکہ زندہ پر فتنوں سے امن نہیں کیا جاتا۔ اور وہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ ہیں۔ جو اس امت کے بہت نیک تھے باعتبار دل کے اور بہت کامل تھے علم میں۔ اور بہت کم تھے تکلف میں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور دین قائم کرنے کے لئے چُن لیا۔ پس اُن کی فضیلت پہچانو۔ ان کے نقش قدم کی پیروی کرو۔ ان کے اخلاق اور سیرت کو جس قدر ہو سکے پکڑے رکھو۔ کیونکہ وہ سیدھی راہ پر تھے۔ (رزین)

۱۸۳/۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِّنَ التَّوْرٰىةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِّنَ التَّوْرٰىةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرٰى بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت جابر رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ بیشک حضرت عمر بن الخطاب رضہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تورات کا ایک نسخہ لے کر آئے۔ پس کہا اے اللہ کے رسولؐ! یہ تورات کا نسخہ ہے۔ آپؐ چُپ رہے حضرت عمر رضہ نے پڑھنا شروع کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضہ نے کہا۔ گم کریں تجھکو گم کرنیوالیاں۔ کیا نہیں دیکھتا۔ تو اس چیز کو۔ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ میں ہے۔ حضرت عمر رضہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اطہر کی طرف دیکھا۔ پس کہا میں پناہ پکڑتا ہوں۔ اللہ کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے اور اس کے رسولؐ کے غضب سے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ راضی ہوئے۔ رب ہونے پر۔ اور اسلام کے ساتھ دین ہونے پر۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبی ہونے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا وَّاَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

۱۸۴/۵۳ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَامِیْ لَا یَنْسَخُ کَلَامَ اللّٰہِ وَکَلَامُ اللّٰہِ یَنْسَخُ کَلَامِیْ وَکَلَامُ اللّٰہِ یَنْسَخُ بَعْضُہٗ بَعْضًا۔

۱۸۵/۵۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَادِیْثَنَا یَنْسَخُ بَعْضُہَا بَعْضًا کَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ۔

۱۸۶/۵۵ وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ فَرَآئِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَہِکُوْھَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَآءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْہَا رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ الدَّارُ قُطْنِیُّ۔

پر۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم! کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان اس کے قبضہ میں ہے۔ اگر ظاہر ہو جائیں۔ موسیٰ ؑ اور تم مجھ کو چھوڑ کر اس کی پیروی کرو۔ تو سیدھی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے۔ اگر حضرت موسیٰ ؑ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے البتہ میری پیروی کرتے۔ (دارمی)

اور اسی (جابرؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا کلام اللہ تعالیٰ کے کلام کو منسوخ نہیں کرتا۔ اور اللہ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کر دیتا ہے۔ اور اللہ کا کلام اس کا بعض بعض کو منسوخ کرتا ہے

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تحقیق ہماری حدیثیں ایک دوسرے کو منسوخ کر دیتی ہیں۔ قرآن کے نسخ کی مانند

ابوثعلبہ خشنی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرائض فرض کئے ہیں۔ اُن کو ضائع مت کرو۔ اور کتنی چیزوں کو حرام کیا ہے۔ اُن کے نزدیک نہ جاؤ۔ اور حدیں مقرر کی ہیں۔ اُن سے تجاوز نہ کرو۔ اور بہت سی اشیاء سے بغیر بھول جانے کے سکوت فرمایا ہے۔ اس سے بحث نہ کرو۔ تینوں حدیثیں دارقطنی نے روایت کی ہیں۔

کِتَابُ الْعِلْمِ

علم کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۸۷/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَّحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری طرف سے پہنچادو۔ اگرچہ ایک آیت ہو۔ اور بنی اسرائیل سے حدیث بیان کرو۔ کوئی گناہ نہیں ہے۔ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا۔ پس چاہیئے کہ پکڑے اپنا ٹھکانا دوزخ میں۔ (بخاری)

۱۸۸/۲ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَّالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يُّرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سمرہ بن جندب رض اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے۔ کہا اُن دونوں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی۔ اور وہ گمان رکھتا ہے۔ کہ وُہ جھوٹ ہے۔ پس وُہ ایک ہے جھوٹوں میں سے۔ (مسلم)

۱۸۹/۳ وَعَنْ مُّعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَآ اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

معاویہ رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے۔ اسے دین میں سمجھ دیتا ہے۔ سوائے اس کے نہیں میں بانٹتا ہوں اور اللہ دیتا ہے (متفق علیہ)

۱۹۰/۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ کان ہیں۔ جیسے سونے اور چاندی کی کان ہوتی ہے۔ جاہلیت میں اُن کے بہتر اسلام میں بہتر ہیں جبکہ سمجھیں۔ (مسلم)

۱۹۱/۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا

ابن مسعود رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسد نہیں۔ مگر دو

فِی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتٰہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتٰہُ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

شخصوں میں۔ ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا۔ اور حق میں اُسے خرچ کرنے کی توفیق دی اور دوسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حکمت دی۔ پس وہ اس کے ساتھ حکم کرتا ہے۔ اور سکھاتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۹۲/۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُّنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَّدْعُوْلَہٗ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آدمی مرجاتا ہے۔ اس کے عمل کا ثواب موقوف ہوجاتا ہے۔ مگر تین عملوں کا ثواب باقی رہتا ہے۔ صدقہ جاریہ یا علم کہ نفع لیا جائے اس کے ساتھ۔ یا صالح اولاد جو اس کیلئے دعا کرے۔ (مسلم)

۱۹۳/۷ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ کُرْبَۃً مِّنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِّنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ وَمَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَّلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَیَتَدَارَسُوْنَہٗ بَیْنَھُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَحَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابو ہریرہ رضؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی سختی دُور کردیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی سختیوں کو دُور کرے گا۔ جس نے تنگدست پر آسان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے لئے آسان کر دے گا۔ اور جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی۔ اللہ تعالےٰ اس کی پردہ پوشی دنیا اور آخرت میں کرے گا۔ اور اللہ تعالےٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے۔ اور جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت کا راستہ آسان کردیگا۔ اور کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع نہیں ہوئی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہوں۔ اور اس کے معنے بیان کرتے ہوں آپس میں۔ مگر اُن پر تسکین اُترتی ہے۔ اور رحمت اُن کو ڈھانکتی ہے۔ اور فرشتے اُن کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کا ذکر فرشتوں میں کرتا ہے۔ جو اس کے پاس ہیں۔ اور جس کو اس کا عمل پیچھے کرے اس کا نسب اسکو آگے نہیں کرے گا (مسلم)

۱۹۴/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى
عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اِسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ
بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا
عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى
اسْتُشْهِدْتُّ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ
قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ
اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ
فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ
وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ
فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ
تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ
فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ
تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَّ
قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ
قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ
حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَّسَّعَ اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ
فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ
فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ
سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ
فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ
لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ
بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي
النَّارِ ـ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابوہریرہ رضؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے
کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں میں سب سے
پہلے جس کا فیصلہ کیا جائے گا۔ قیامت کے دن وہ شخص
ہوگا۔ جو شہید کیا گیا۔ اُسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کو اپنی
نعمتیں معلوم کرائے گا۔ وہ اُن کو جان لے گا۔ پس اللہ تعالیٰ
فرمائے گا۔ تو نے اُن میں کیا عمل کیا کہے گا میں تیری راہ میں
لڑا۔ یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ تو جھوٹا ہے۔
لیکن تو اس لئے لڑا تھا۔ کہ تجھے بہادر کہا جائے۔ پس کہا گیا۔ پھر حکم کیا
جائیگا۔ اُسے منہ کے بل کھینچ کر آگ میں ڈالا جائیگا۔ اور ایک وہ شخص
کہ اُس نے علم سیکھا۔ اسکو سکھایا۔ قرآن پاک پڑھا۔ اس کو لایا جائے
گا۔ اس کو اپنی نعمتیں معلوم کرائے گا۔ وہ معلوم کرلیگا فرمائے گا۔
تو نے کیا عمل کیا اُن میں کہے گا میں نے علم سیکھا۔ اور اسکو سکھایا۔
اور تیری راہ میں میں نے قرآن پڑھا۔ فرمائیگا۔ تو جھوٹا ہے تو نے
علم اس لئے سیکھا۔ کہ تجھے عالم کہا جاوے۔ اور تو نے قرآن اس
لئے پڑھا۔ کہ تجھے قاری کہا جائے۔ پس تحقیق کہا گیا۔ پھر حکم کیا
جائے گا اور منہ کے بل کھینچ کر اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔
اور ایک شخص وُہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے مال دار کیا اور اس کو
قسم قسم کا مال دیا۔ اسے لایا جائے گا۔ اُسے اپنی نعمتیں معلوم
کرائے گا۔ وہ معلوم کرلیگا۔ فرمائیگا۔ تو نے کیا عمل کیا کہے گا۔
میں نے کوئی راہ نہ چھوڑی جس میں تو پسند کرتا ہے۔ کہ خرچ کیا جائے
مگر میں نے تیرے لئے خرچ کیا۔ فرمائے گا۔ تو جھوٹا ہے۔
تو نے اُسے اس لئے خرچ کیا تاکہ کہا جائے کہ وہ سخی ہے۔
پس تحقیق کہا گیا۔ پھر اس کے ساتھ حکم کیا جائے گا۔ اور منہ
کے بل کھینچ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(مسلم)

۱۹۵/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ

عبداللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا یَّنْتَزِعُہٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰکِنْ یَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُھَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

کہا۔ رسُولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ علم کو اس طرح نہیں اُٹھائے گا کہ بندوں سے اُسے نکال لے۔ لیکن اُسے اٹھائے گا علماء کے اٹھانے کے ساتھ یہاں تک کہ جب کسی عالم کو باقی نہیں رکھے گا۔ لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔ اُن سے مسائل پوچھیں گے۔ وُہ بغیر علم کے فتوی دیں گے پس گمراہ ہوں گے اور گمراہ کرینگے۔ (متفق علیہ)

۱۹۶/۱۰ وَعَنْ شَقِیْقٍ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یُّذَکِّرُ النَّاسَ فِیْ کُلِّ خَمِیْسٍ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَّا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُّ اَنَّکَ ذَکَّرْتَنَا فِیْ کُلِّ یَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ یَمْنَعُنِیْ مِنْ ذٰلِکَ اَنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ اُمِلَّکُمْ وَاِنِّیْ اَتَخَوَّلُکُمْ بِالْمَوْعِظَۃِ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَوَّلُنَا بِھَا مَخَافَۃَ السَّاٰمَۃِ عَلَیْنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اور شقیق رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ عبداللہ بن مسعودؓ ہر جمعرات لوگوں کو نصیحت کرتے تھے ایک آدمی نے کہا۔ اے ابُو عبدالرحمٰن میں دوست رکھتا ہوں۔ کہ ہر رُوز ہمیں نصیحت کیا کریں۔ فرمایا۔ خبردار! مجھ کو اس سے یہ بات رُوکے ہوئے ہے۔ کہ مَیں مکروہ سمجھتا ہوں۔ کہ تمہیں تنگ کروں۔ اور مَیں خبر گیری رکھتا ہوں۔ نصیحت کے ساتھ۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری خبر گیری رکھتے تھے۔ ہم پر اکتانے کے خوف سے (متفق علیہ)

۱۹۷/۱۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَکَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ اَعَادَھَا ثَلَاثًا حَتّٰی تُفْھَمَ عَنْہُ وَاِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ سَلَّمَ عَلَیْھِمْ ثَلَاثًا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

انس رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام فرماتے تھے۔ تو تین دفعہ دُہراتے تھے۔ تاکہ ہم اچھی طرح سمجھ لیں۔ اور جب کسی قوم پر آتے تو انہیں تین بار سلام کہتے (بخاری)

۱۹۸/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّہٗ اُبْدِعَ بِیْ فَاحْمِلْنِیْ فَقَالَ مَا عِنْدِیْ فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا اَدُلُّہٗ عَلٰی مَنْ یَّحْمِلُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ابومسعود رضؓ انصاری سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہا۔ میری سواری نہیں چل سکتی۔ پس مجھے سواری دو۔ آپ نے فرمایا۔ میرے پاس سواری نہیں۔ ایک شخص نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! میں اس کو بتلاتا ہوں۔ ایک شخص جو اسکو سواری دے گا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۹/۱۳ وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهٗ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِّنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِّنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ اِلٰۤى اٰخِرِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ

فرمایا۔ جو شخص بھلائی پر آگاہ کر دے۔ اس کو بھلائی کرنے والے کی مانند ثواب ہے۔ (مسلم)

جریرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا ہم ایک دن اوّل النہار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے ایک قوم ننگے بدن والی کمبل یا عبا کو لپیٹے تلواریں گلے میں ڈالے آئی۔ اُن کے اکثر مضر قبیلے سے تھے۔ بلکہ سب ہی مضر کے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ بسبب اس کے کہ اُن پر فاقہ کا اثر دیکھا۔ آپؐ گھر کے اندر داخل ہوئے۔ پھر باہر نکلے۔ حضرت بلالؓ کو حکم دیا۔ اُس نے اذان کہی۔ اور پھر تکبیر کہی۔ پھر نماز پڑھی۔ پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور یہ آیت پڑھی۔ اے لوگو! ڈرو اپنے پروردگار سے جس نے ایک جان سے تم کو پیدا کیا۔ آخر آیت تک تحقیق اللہ تعالےٰ تم پر نگہبان ہے اور وہ آیت جو سورۂ حشر میں ہے۔ اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ اور چاہئے کہ نظر کرے۔ اس چیز کو جو آگے بھیجی ہے۔ کل کے لئے۔ آدمی اپنے درہم اور دینار اپنے کپڑے اپنے گندم کے پیمانے اور کھجور کے پیمانے سے صدقہ اور خیرات کرے اور یہاں تک کہ فرمایا۔ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہو۔ راوی نے کہا انصار کا ایک آدمی تھیلی لایا۔ قریب تھا کہ اس کی ہتھیلی اس کے اٹھانے سے عاجز آجاوے۔ بلکہ عاجز آگئی۔ پھر لوگ پے در پے صدقہ لائے۔ یہاں تک کہ میں نے کھانے اور کپڑے کی دو ڈھیریاں دیکھیں۔ حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھا کہ چمکتا ہے گویا کہ سونا بھرا ہوا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اسلام میں نیک طریق رواج دے۔ اس کے لئے اس کا ثواب ہے۔ اور اس شخص

بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کا ثواب جس نے اس کے بعد اس پر عمل کیا۔ اس کے بغیر کہ ان کے ثواب میں کمی ہو۔ اور جس نے بُرے طریقہ کو رواج دیا۔ اُس پر اس کا گناہ ہے۔ اور ان لوگوں کا گناہ جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے۔ اس کے بغیر کہ ان کے گناہوں میں کمی ہو۔ (مسلم)

۲۰۰/۱۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی جان قتل نہیں کی جاتی۔ ظلماً۔ مگر آدم کے پہلے بیٹے پر ایک حصہ ہے۔ اس کے خون سے اس لئے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا طریقہ نکالا۔ (متفق علیہ)

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اور ہم ذکر کریں گے۔ حدیث معاویہ کی۔ جس کے لفظ ہیں۔ لا یزال من امتی باب ثواب ہٰذہ الامہ میں انشاء اللہ تعالیٰ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۲۰۱/۱۵ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنِّيْ جِئْتُكَ مِنْ مَّدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِّنْ

کثیر بن قیسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں دمشق کی مسجد میں ابوالدرداءؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اُن کے پاس ایک آدمی آیا۔ اور کہا اے ابوالدرداء میں تیرے پاس پیغمبر خدا کے شہر سے آیا ہوں۔ ایک حدیث کے لئے جس کی مجھے خبر پہنچی ہے۔ کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا ہے۔ میں کسی اور حاجت کے لئے نہیں آیا۔ ابوالدرداءؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپ فرماتے تھے جو علم حاصل کرنے کے لئے ایک راہ پر چلے۔ اللہ تعالےٰ اُسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلاتا

طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِّطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَسَمَّاهُ التِّرْمِذِيُّ قَيْسَ بْنَ كَثِيْرٍ۔

ہے۔ اور فرشتے اپنے بازو طالب علم کی رضامندی کیلئے رکھتے ہیں۔ اور بیشک عالم کے لئے استغفار کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔ اور مچھلیاں پانی کے اندر۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر اس قدر ہے۔ جس قدر چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر۔ تحقیق علمأ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ تحقیق انبیاء کرام دینار اور درھم اپنے ورثہ میں نہیں چھوڑ گئے۔ انہوں نے علم کا ورثہ چھوڑا ہے۔ جس نے اسے حاصل کیا۔ اس نے کامل حصہ لیا۔ (احمد، ترمذی ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، ترمذی نے راوی کا نام قیس بن کثیر بتایا ہے۔)

۲۰۲/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مَّكْحُوْلٍ مُّرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ رَجُلَانِ وَقَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ

اور ابوامامہ باہلی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخصوں کا ذکر کیا گیا۔ اُن میں سے ایک عابد ہے۔ اور دوسرا عالم ہے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے۔ جیسے میری فضیلت تمہارے ایک ادنیٰ پر۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے اہل آسمان اور اہل زمین حتیٰ کہ بلوں میں چیونٹیاں اور حتیٰ کہ مچھلیاں بھی لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والے کے لئے دُعا خیر کرتی ہیں ترمذی اور دارمی نے مکحول سے مرسلاً روایت کیا ہے اور دو شخصوں کا ذکر نہیں کیا ہے اور فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے۔ جیسے میری فضیلت تمہارے ایک ادنےٰ پر ہے۔ اور پھر آپ صلی

تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا وَسَرَدَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ سوائے اس کے نہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے جو کہ عالم ہوں اور بیان کی حدیث شریف آخیر تک۔

۲۰۳/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّ رِجَالًا يَّاْتُوْنَكُمْ مِّنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق لوگ تمہارے تابع ہیں۔ اور تحقیق لوگ تمہارے پاس دین حاصل کرنے کے لیے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے حق میں میری وصیت قبول کرو بھلائی کی۔ (ترمذی)

زمین کے اطراف سے

۲۰۴/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْفَضْلِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بات دانائی کی مطلوب ہے۔ دانا آدمی کی۔ پس جہاں پر اس کو پاوے اس کا زیادہ حقدار ہے (ترمذی ابن ماجہ ترمذی نے کہا) یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس میں ابراہیم بن فضل راوی ضعیف ہے۔

۲۰۵/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابد سے سخت تر ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ نے روایت کیا ہے)

۲۰۶/۲۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

انس رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور علم نااہل کو سکھلانے والا ایسا ہے جیسے کوئی خنزیر کو جواہر اور موتیوں اور سونے کے ہار پہناوے۔ ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور بیہقی

وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلٰی قَوْلِهٖ مُسْلِمٍ وَّقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ مَّتْنُهٗ مَشْهُوْرٌ وَّاِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ وَّقَدْ رُوِیَ مِنْ اَوْجُهٍ کُلُّهَا ضَعِیْفٌ۔

نے شعب الایمان میں مسلم کے لفظ تک روایت کی ہے۔ اور انہوں نے کہا۔ اس حدیث کا متن مشہور ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔ اور کئی طرح سے یہ روایت کی گئی ہے۔ اور سب طرق اس کے ضعیف ہیں۔

۲۰۷/۲۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّلَا فِقْهٌ فِی الدِّیْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو خصلتیں منافق میں جمع نہیں ہوتیں۔ حسن خلق اور دین میں سمجھ! روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۲۰۸/۲۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

انس رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص علم طلب کرنے کے لئے نکلے وہ خُدا کی راہ میں ہے یہاں تک کہ لوٹ آوے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے۔

۲۰۹/۲۳ وَعَنْ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَفَّارَةً لِّمَا مَضٰی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ ضَعِیْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْدَاوٗدَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ۔

سخبرہ ازدی رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص علم طلب کرتا ہے۔ یہ کفارہ بن جاتا ہے۔ اُن گناہوں کا جو اس نے پہلے کئے ہوتے ہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور دارمی نے۔ ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ ابوداؤد راوی اس میں ضعیف ہے۔

۲۱۰/۲۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَّسْمَعُهٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوسعید خدری سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مؤمن خیر سے سیر نہیں ہوتا۔ کہ اس کو سُنتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی انتہا جنت ہوتی ہے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۱۱/۲۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ کَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس سے علم کی بات پوچھی گئی۔ پھر اُس نے اس کو چھپالیا۔ قیامت کے

الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَنَسٍ۔

دن آگ کی لگام پہنایا جائے گا۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے انس سے۔

۲۱۲/۲۶ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْ يَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

اور کعب بن مالک سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص علم کو طلب کرے۔ کہ اس کے ساتھ علماء سے فخر کرے یا بیوقوفوں سے جھگڑا کرے۔ یا اس کے ساتھ لوگوں کے منہ اپنی طرف متوجہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے۔

۲۱۳/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِّمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ رِيْحَهَا۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی علم سیکھے ایسا جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی تلاش کی جاتی ہے وہ نہیں سیکھتا اس کو۔ مگر اس لئے کہ دنیا کے اسباب کو پالے۔ قیامت کے دن جنت کی عرف یعنی اس کی بو بھی نہ پائے گا۔ روایت کیا اس کو احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

۲۱۴/۲۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ وَّرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ ثَلٰثٌ لَّا يُغَلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ۔ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَ

ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تازہ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو جس نے سنا کہنا میرا۔ اُس کو یاد رکھا۔ اور ہمیشہ یاد رکھا۔ اور اس کو پہنچایا۔ پس بعض فقہ کو اُٹھانے والے غیر فقیہہ ہوتے ہیں۔ اور بعض فقہ کے اٹھانے والے ہوتے ہیں اس شخص کی طرف جو زیادہ فقیہہ ہے تین چیزیں ہیں جن میں مسلمان آدمی کا دل خیانت نہیں کرتا۔ عمل کا خالص اللہ کے لئے کرنا۔ اور مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا۔ اور اُن کی جماعت کو لازم پکڑنا تحقیق اُن کی دُعا گھیرے ہوئے ہے۔ اُن کے پیچھے سے

اَلْبَیْهَقِیُّ فِی الْمَدْخَلِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِیَّ وَاَبَا دَاوٗدَ لَمْ یَذْکُرَا ثَلٰثٌ لَّا یُغِلُّ عَلَیْهِنَّ اِلٰی اٰخِرِهٖ۔

روایت کیا اس کو شافعی اور بیہقی نے مدخل میں اور روایت کیا۔ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی نے مگر ترمذی اور ابوداؤد نے حدیث کے الفاظ ثلاثٌ لایغلُ علیہن آخر حدیث تک ذکر نہیں کئے۔ (زید بن ثابت سے)

۲۱۵/۲۹ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَهٗ کَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی لَهٗ مِنْ سَامِعٍ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے۔ جس نے مجھ سے کوئی حدیث سُنی۔ اس کو پہنچا دیا جیسا کہ سنا تھا پس اکثر پہنچائے گئے۔ اسکو بہت یاد رکھنے والے ہوتے ہیں سننے والے سے (ترمذی، ابن ماجہ) روایت کیا اسکو دارمی نے ابوالدرداء سے

۲۱۶/۳۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّلَمْ یَذْکُرِ اتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے حدیث بیان کرنے سے بچو۔ مگر اس چیز کو کہ تمہیں اس کا علم ہے جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا۔ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے روایت کیا اسے ترمذی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے ابن مسعودؓ اور جابرؓ سے۔ اور انہوں نے ان لفظوں کو ذکر نہیں کیا۔ اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم۔

۲۱۷/۳۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَاْیِهٖ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَّنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

اور اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن مجید میں اپنی عقل کے ساتھ کہا۔ پس چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ جس نے قرآن میں بغیر علم کے بات کہی۔ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں کرلے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۲۱۸/۳۲ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی

جندبؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن میں

الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

اپنی عقل سے کہا۔ پس موافق واقع ہوا تحقیق اُس نے خطا کی۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔

۲۱۹/۳۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْاٰنِ كُفْرٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن شریف میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد نے۔

۲۲۰/۳۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَدَارَءُوْنَ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ وَاِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِّنْهُ فَقُوْلُوْا وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

عمرو بن شعیبؒ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو سُنا۔ قرآن شریف میں جھگڑا کرتے ہیں۔ پس آپؐ نے فرمایا۔ سوائے اس کے نہیں تم سے پہلے لوگ اسی (جھگڑا) کی وجہ سے ہلاک ہو گئے انہوں نے کتاب اللہ کے بعض کو بعض کیساتھ مارا سوائے اسکے نہیں اللہ نے کتاب اُتاری جس کا بعض بعض کی تصدیق کرتا ہے۔ تم اسکے بعض کو بعض کیساتھ نہ جھٹلاؤ پس جو تم جانو پس وہ کہو۔ جو نہ جانو اُسکو اُسکے جاننے والے کیطرف سونپ دو (ابن ماجہ، احمد)

۲۲۱/۳۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ لِكُلِّ اٰيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ وَّلِكُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن شریف سات طریقوں پر اُتارا گیا ہے۔ ہر آیت کا ظاہر اور باطن ہے اور واسطے ہر حد کے خبردار ہونے کی جگہ ہے۔ (روایت کیا اس کو شرح السنۃ میں)

۲۲۲/۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ وَّمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علم تین ہیں۔ آیت مضبوط یا سنّت قائم یا فریضہ عادلہ۔ پس جو چیز اس سے زائد ہے۔ وہ فضل ہے روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور ابوداؤد نے۔

۲۲۳/۳۷ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ

عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے انہوں

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَأْمُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ اَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ اَوْ مُخْتَالٌ۔

نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ قصہ بیان کرے گا۔ مگر حاکم یا محکوم یا تکبر کرنے والا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔ اور روایت کیا اس کو دارمی نے عمرو ابن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے۔ اور اس کی روایت میں۔ اَوْ مُرَاءٍ ہے بدلے اَوْ مُخْتَالٌ کے۔

۲۲۴/۳۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْہِ بِاَمْرٍ یَّعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِہٖ فَقَدْ خَانَہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بغیر علم کے فتوٰی دیا گیا۔ اس کا گناہ اس کو فتوٰی دینے والے پر ہوگا اور جس نے اپنے بھائی کو ایسے کام کا مشورہ دیا۔ اور وہ جانتا ہے۔ کہ بھلائی اس کے غیر میں ہے۔ اس نے اس کے ساتھ خیانت کی روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۲۲۵/۳۹ وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

معاویہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مغالطہ دینے سے۔ روایت کیا اس کو ابوداود نے۔

۲۲۶/۴۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَآئِضَ وَالْقُرْاٰنَ فَاِنِّیْ مَقْبُوْضٌ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علم فرائض اور قرآن شریف کا علم سیکھو۔ اور لوگوں کو سکھلاؤ۔ کیونکہ میں قبض کیا جاؤں گا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۲۷/۴۱ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِہٖ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا اَوَانٌ یُّخْتَلَسُ فِیْہِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰی لَایَقْدِرُوْا مِنْہُ عَلٰی شَیْءٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوالدرداء رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ یہ وقت ہے کہ علم لوگوں سے جاتا رہے گا۔ یہاں تک کہ علم سے کسی چیز پر طاقت نہیں رکھیں گے (روایت کیا اس کو ترمذی نے۔)

۲۲۸/۴۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رِوَایَۃً یُّوْشِکُ اَنْ یَّضْرِبَ النَّاسُ اَکْبَادَ الْاِبِلِ یَطْلُبُوْنَ

ابوہریرہ رضہ سے بطور روایت کے ہے۔ فرمایا۔ قریب ہے۔ کہ لوگ اونٹوں کے جگر علم طلب کرنے کے

الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ جَامِعِهٖ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اِنَّهٗ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ وَّمِثْلُهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسٰى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

لئے ماریں۔ وہ مدینہ کے عالم سے بڑھ کر کسی کو عالم نہ پائیں گے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اپنی جامع میں۔ ابن عیینہ نے کہا۔ اس سے مراد مالک بن انسؓ ہیں۔ اسی کی مانند عبدالرزاق سے منقول ہے۔ اسحاق بن موسیٰ نے کہا میں نے ابن عیینہؒ سے سُنا انہوں نے کہا کہ وہ عالم عمری زاہد ہے اور اس کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔

۲۲۹/۴۲ وَعَنْهُ قَالَ فِيْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

اور اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ جو میں جانتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اس اُمت کے لئے ہر سو برس بعد ایک آدمی بھیجتا ہے۔ جو اس کے لئے اس کا دین تازہ کرتا ہے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۳۰/۴۴ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِهِ الْمَدْخَلِ مِنْ حَدِيْثِ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُّعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ فِيْ بَابِ التَّيَمُّمِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ابراہیم بن عبدالرحمٰن عُذری سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس علم کو ہر جماعت آئندہ سے نیک لوگ لیں گے۔ جو اس علم سے حد سے بڑھ جانے والوں کا تغیر دُور کریں گے۔ اور باطل والوں کا جھوٹ باندھنا۔ اور جاہلوں کی تاویل کرنا۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے اپنی کتاب مدخل میں بقیہ بن ولید کی حدیث سے اس نے معان بن رفاعہ سے اُس نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری سے۔ اور ذکر کریں گے ہم جابرؓ کی حدیث جس کے لفظ ہیں۔ انما شفاء العی السوال باب التیمم میں۔ اگر اللہ نے چاہا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۳۱/۴۵ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۳۲/۴۶ وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَّجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِيْ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ كَفَضْلِيْ عَلٰى أَدْنَاكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۳/۴۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ إِنِ احْتِيْجَ إِلَيْهِ نَفَعَ وَإِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ أَغْنٰى نَفْسَهٗ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

۲۳۴/۴۸ وَعَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ

تیسری فصل

حسن رضؓ سے مرسلاً روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو موت آئی۔ جبکہ وہ علم کو تلاش کر رہا ہے۔ تاکہ اس کے ساتھ اسلام زندہ کرے۔ اس کے درمیان اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے)

اور اسی (حسن رضؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو آدمیوں کے متعلق پوچھا گیا۔ وہ دونوں بنی اسرائیل میں سے تھے۔ ایک اُن میں عالم تھا۔ وہ فرض نماز پڑھتا۔ پھر لوگوں کو علم سکھلانے کے لئے بیٹھ جاتا۔ اور دوسرا دن کو روزہ رکھتا۔ اور رات کو قیام کرتا۔ اُن میں سے کون افضل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز پڑھتا ہے۔ پھر لوگوں کو علم سکھلانے کے لئے بیٹھ جاتا ہے۔ اس عابد پر جو دن کو رُوزہ رکھتا ہے۔ اور رات کو قیام کرتا ہے۔ اس قدر ہے۔ جیسے مجھے تمہارے ایک ادنےٰ پر فضیلت حاصل ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا ہے دین میں سمجھ رکھنے والا شخص اگر اس کی طرف محتاج ہوا جائے تو وہ نفع دیتا ہے اگر اس سے بے پروائی کی جائے۔ تو وہ بے پرواہ کر لیتا ہے اپنے نفس کو۔ (روایت کیا اسکو رزین نے)

اور عکرمہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ ابن عباس رضؓ نے فرمایا

حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَّرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَآ أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِيْ حَدِيْثٍ مِّنْ حَدِيْثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ أَنْصِتْ فَإِذَا أَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُوْنَهٗ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّيْ عَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهٗ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

لوگوں کو ہر جمعہ میں ایک بار حدیث بیان کر۔ اگر تو اس سے انکار کرے۔ تو دو بار۔ اگر زیادہ کرے۔ تو تین مرتبہ اور لوگوں کو اس قرآن شریف سے تنگ نہ کر۔ اور میں تجھ کو نہ پاؤں کہ تو لوگوں کے پاس آئے۔ وہ اپنی باتوں میں مشغول ہوں۔ تو انہیں وعظ کہنا شروع کر دے۔ اور ان کی باتیں منقطع ہو جائیں تو اُن کو تنگ کرے گا لیکن چُپ رہ پس جس وقت وہ فرمائش کریں تو ان کو حدیث بیان کر۔ حالانکہ وہ اس کی رغبت کرتے ہوں اور موقوف کر تو مقفیٰ کلام بنانا دُعا میں پس اُس سے بچ۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ایسا نہیں کرتے تھے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

235 وَعَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَأَدْرَكَهٗ كَانَ لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ فَإِنْ لَّمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهٗ كِفْلٌ مِّنَ الْأَجْرِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

اور واثلہ بن اسقع سے روایت کیا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم طلب کیا۔ اور حاصل کر لیا اس کو دوہرا ثواب ہے۔ اگر اس نے نہ حاصل کیا تو اس کو ایک حصہ ہے ثواب سے۔ (روایت کیا۔ اس کو دارمی نے)

236/5 وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ أَوْ مُصْحَفًا وَّرَّثَهٗ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيٰوتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اس قسم کے عمل سے جو مومن کو مرنے کے بعد پہنچتا ہے علم ہے کہ اُسے سکھایا اور رواج دیا۔ اور اولاد نیک بخت چھوڑ گیا۔ یا قرآن چھوڑا اپنے وارثوں کو۔ یا مسجد کو بنایا۔ یا سرائے مُسافروں کے لئے بنوائی۔ یا نہر جاری کر گیا۔ یا صدقہ جسے اپنے مال سے تندرستی اور زندگی میں نکالا پہنچتا ہے اس کو اس کی موت کے بعد۔
(روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔)

۲۳۷/۵۱ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ اَثَبْتُهٗ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَضْلٌ فِي الْعِلْمِ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلٍ فِيْ عِبَادَةٍ وَّمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے بیشک اللہ عزوجل نے میری طرف وحی کی ہے جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے ایک راہ پر چلا میں اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دوں گا۔ اور جس کی میں دونوں آنکھیں لے لوں بدلہ دوں گا میں اُس کو جنت کا۔ اور علم میں زیادتی عبادت میں زیادتی سے بہتر ہے اور دین کی جڑ پرہیزگاری ہے۔ (روایت کیا اس کو شعب الایمان میں)۔

۲۳۸/۵۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رات کو تھوڑی دیر علم کا درس کہنا رات کے زندہ رکھنے سے بہتر ہے۔ (روایت کیا۔ اس کو دارمی نے)

۲۳۹/۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَّاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد کی دو مجلسوں کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا دونوں ہی بھلائی کے کام پر ہیں۔ اور ایک اُن دونوں میں افضل ہے دوسرے سے یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں اور اس کی طرف رغبت کرتے ہیں اگر چاہے تو اُن کو دے اگر چاہے تو روک لے اور یہ لوگ فقہ یا علم سیکھتے ہیں اور جاہل کو سکھلاتے ہیں پس اُن سے یہ بہتر ہیں۔ اور سوائے اس کے نہیں کہ میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں پھر اُن میں بیٹھ گئے۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے)

۲۴۰/۵۴ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ کہ علم کی مقدار کیا ہے کہ جس وقت آدمی اس کو حاصل کر لے وہ فقیہ بن جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو

وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَّكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا۔

میری امت پر چالیس حدیثیں یاد کر لے جو اس کے دین کے معاملہ میں ہوں اللہ تعالیٰ اس کو فقیہہ اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کرنے والا اور گواہ ہوں گا۔

۲۴۱/۵۵ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِيْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ مِّنْ بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمِيْرًا وَّحْدَهٗ اَوْ قَالَ اُمَّةً وَّاحِدَةً۔

اور انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو سخاوت کرنے میں سب سے زیادہ سخی کون ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ خوب جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا سخی ہے پھر تمام بنی آدم میں سے میں سخی ہوں۔ اور میرے بعد وہ شخص سخی ہے جس نے علم سیکھا پھر اسے پھیلایا قیامت کے دن آئے گا وہ اکیلا ہی امیر ہوگا۔ یا فرمایا کہ اکیلا ہی امت ہوگا۔

۲۴۲/۵۶ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا۔ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ هٰذَا مَتْنٌ مَّشْهُوْرٌ فِيْمَا بَيْنَ النَّاسِ وَلَيْسَ لَهٗ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ

اور اسی (انسؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو حریص ہیں کہ ان کا پیٹ نہیں بھرتا۔ علم میں حرص کرنے والا کہ اس سے اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اور دنیا میں حرص کرنے والا کہ اس سے اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا۔ اور کہا کہ فرمایا امام احمد نے ابوالدرداء کی حدیث کے متعلق کہ اس کا متن مشہور ہے لوگوں میں اور اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

۲۴۳/۵۷ وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًا لِّلرَّحْمٰنِ وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادٰى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ كَلَّا اِنَّ

عون رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضہ نے کہا دو حریص ہیں کہ سیر نہیں ہوتے ایک صاحب العلم اور دوسرا صاحب دنیا اور دونوں برابر نہیں ہیں۔ صاحب علم خدا کی رضامندی میں زیادہ ہوتا ہے اور صاحب دنیا وہ سرکشی زیادہ کرتا ہے۔ پھر عبداللہ نے یہ آیت پڑھی تحقیق آدمی سرکشی کرتا ہے۔ اس لئے کہ اس نے

الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى قَالَ وَ
قَالَ الْاٰخَرُ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ
الْعُلَمَآءُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۴۴/۵۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُنَاسًا
مِّنْ اُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَ
يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَقُوْلُوْنَ نَاْتِي الْاُمَرَآءَ
فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ
بِدِيْنِنَا وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنٰى
مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى
مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ
كَاَنَّهٗ يَعْنِي الْخَطَايَا (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۴۵/۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ
اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ
عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ
وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا
بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ
نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ
جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ
كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ
بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ
فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ۔ رَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ مَنْ جَعَلَ
الْهُمُوْمَ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

۲۴۶/۶۰ وَعَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اپنے تئیں دیکھا بے پرواہ۔ عون نے کہا اور دوسرے کے متعلق یہ آیت پڑھی سوائے اس کے نہیں کہ اللہ سے اس کے بندوں میں سے عالم ڈرتے ہیں۔ (روایت کیا اسکو دارمی نے)

اور ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ دین میں سمجھ حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے وہ کہیں گے ہم امراء کے پاس جائیں گے اور اُن کی دُنیا سے پہنچیں اور اپنے دین کو اُن سے یکسو رکھیں گے۔ اور ایسا نہیں ہو سکتا جس طرح خاردار درخت سے نہیں چُنا جاتا مگر کانٹا اسی طرح اُن کی نزدیکی سے نہیں چنے جاتے مگر محمد بن صباح نے کہا گویا کہ وہ گناہوں کو مُراد رکھتے تھے (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا اگر اہلِ علم اپنے علم کی حفاظت کریں اور اس کو اس کے اہل کے نزدیک رکھیں اس کے ساتھ زمانہ والوں کے سردار بن جائیں۔ لیکن انہوں نے اسکو اہل دنیا کے لئے خرچ کیا تاکہ اس کے سبب اُن کی دنیا حاصل کریں وہ دنیا داروں پر ذلیل ہو گئے۔ مَیں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے جس نے اپنے تمام مقصود کو صرف آخرت کا مقصد بنالیا اللہ تعالیٰ دنیا کے مقصود سے اس کو کفایت کرتا ہے اور جس کے قصد پراگندہ ہو گئے کہ حالات دنیا کے ہیں اللہ تعالیٰ پرواہ نہیں کرتا کہ دنیا کے کس جنگل میں وہ ہلاک ہو۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور روایت کیا ہے بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر سے اُن کے قول۔ من جعل الھموم الی آخرہ تک۔

اور اعمش رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰفَۃُ الْعِلْمِ النِّسْیَانُ وَاِضَاعَتُہٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِہٖ غَیْرَ اَھْلِہٖ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علم کی آفت بھولنا ہے۔ اور ضائع کرنا اس کا یہ ہے کہ تو نااہل کے روبرو اسے بیان کرے۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے مرسل)

۲۴۷/۶۱ وَعَنْ سُفْیَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِکَعْبٍ مَّنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِمَا یَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَآءِ قَالَ الطَّمَعُ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

اور سفیان رض سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر بن الخطاب نے کعبؓ سے کہا صاحب علم کون ہے۔ انہوں نے کہا جو عمل کریں اس چیز کے موافق کہ جانیں۔ کہا کون سی چیز علم کو علماء کے دلوں سے نکال دیتی ہے۔ انہوں نے کہا طمع (روایت کیا اس کو دارمی نے۔)

۲۴۸/۶۲ وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اِلنَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ یَقُوْلُھَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَآءِ وَاِنَّ خَیْرَ الْخَیْرِ خِیَارُ الْعُلَمَآءِ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

احوصؒ بن حکیم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شر سے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا مجھ سے شر کے متعلق سوال نہ کرو بلکہ مجھ سے خیر کے متعلق دریافت کرو تین بار آپؐ نے یہ کلمات فرمائے پھر فرمایا خبردار بروں کے بدترین برے علماء ہیں۔ اور بھلوں کے بہترین بھلے علماء ہیں۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے)

۲۴۹/۶۳ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَالِمٌ لَّا یَنْتَفِعُ بِعِلْمِہٖ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

ابوالدرداء رض سے روایت ہے انہوں نے کہا بدترین لوگوں کے قیامت کے دن اللہ کے نزدیک مرتبہ میں ایسا عالم ہے جس نے اپنے علم سے نفع حاصل نہ کیا۔ (دارمی)

۲۵۰/۶۴ وَعَنْ زِیَادِ بْنِ حُدَیْرٍ قَالَ قَالَ لِیْ عُمَرُ ھَلْ تَعْرِفُ مَا یَھْدِمُ الْاِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ یَھْدِمُہٗ زَلَّۃُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْکِتَابِ وَحُکْمُ الْاَئِمَّۃِ الْمُضِلِّیْنَ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

زیاد بن حدیر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رض نے مجھ سے کہا کیا تو جانتا ہے اسلام کو کون سی چیز گرا دیتی ہے میں نے کہا نہیں فرمایا اسے گرا دیتا ہے عالم کا پھسلنا اور منافق کا جھگڑنا کتاب اللہ کے ساتھ اور گمراہ سرداروں کا حکم کرنا (روایت کیا اس کو دارمی نے)

۲۵۱/۶۵ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِی الْقَلْبِ فَذَاکَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَی اللِّسَانِ فَذٰلِکَ حُجَّۃُ اللّٰہِ عَزَّوَ

حسن رض سے روایت ہے انہوں نے کہا علم دو ہیں ایک علم دل میں ہے یہ علم نافع ہے اور ایک علم زبان پر ہے یہ ابن آدم پر اللہ عزوجل کی حجت ہے

جَلَّ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

روایت کیا اس کو دارمی نے)

۲۵۲/۶۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ يَعْنِیْ مَجْرَى الطَّعَامِ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو برتن یاد رکھے ہیں۔ اُن میں سے ایک میں نے تم میں پھیلا دیا ہے اور دوسرا اگر پھیلاؤں تو یہ گلا کاٹ دیا جائے یعنی جگہ جاری ہونے طعام کی (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۵۳/۶۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا اے لوگو جو شخص جانے کچھ پس اُس کو کہے اور جو نہ جانے پس کہے اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔ پس تحقیق علم سے ہے یہ کہنا تو جسے نہیں جانتا کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبیؐ کے لئے فرمایا ہے کہ کہہ میں اُوپر اس قرآن کے کچھ بدلہ تم سے نہیں مانگتا اور نہیں ہوں میں تکلف کرنے والوں سے (متفق علیہ)

۲۵۴/۶۸ وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور ابن سیرینؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا تحقیق یہ علم دین ہے پس دیکھو کس شخص سے لیتے ہو تم اپنے دین کو (روایت اس کو مسلم رح نے)

۲۵۵/۶۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا وَّاِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

اور حذیفہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا اے قاریوں کے گروہ سیدھا رہو تم دُور کی پیش دستی دیئے گئے ہو۔ اگر تم دائیں بائیں ہو جاؤ گے تو تم گمراہ ہو گے گمراہ ہونا دُور کا (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۵۶/۷۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِیْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَمِائَةِ مَرَّةٍ

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جُبُّ الحزن سے پناہ پکڑو۔ صحابہ کرام رضی نے عرض کیا اللہ کے رسول جُبُّ الحزن کیا ہے۔ فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جہنم اُس سے ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی

قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ يَدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُونَ بِأَعْمَالِهِمْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيهِ وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِ الْقُرَّاءِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَزُورُونَ الْأُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجَوَرَةَ۔

ہے۔ صحابہ رضؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اس میں کون داخل ہوں گے۔ فرمایا پڑھنے والے اپنے اعمال کا دکھلاوا کرنے والے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اسی طرح ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس میں زیادہ کیا کہ اللہ کے نزدیک بہت برے قاریوں میں سے وہ ہیں جو امراء کی ملاقات کرتے ہیں محاربی نے کہا اس سے ظالم امراء مراد ہیں۔

۲۵۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے نہیں باقی رہے گا اسلام مگر نام اس کا۔ اور نہ باقی رہے گا قرآن مگر رسم اس کی۔ اُن کی مسجدیں آباد ہوں گی اور حقیقت میں ہدایت سے خالی ہونگی اُن کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہیں اُن کے نزدیک سے فتنہ نکلے گا اور اُن میں لوٹ آئیگا (روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

۲۵۸ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءَنَا وَيُقْرِئُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَاءَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأُرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ أَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ

زیاد بن لبید سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا ذکر کیا فرمایا یہ علم کے جاتے رہنے کے وقت ہو گا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ علم کیسے جاتا رہے گا جب کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں ہمارے بیٹے اپنے بیٹوں کو پڑھائیں گے قیامت کے دن تک۔ آپؐ نے فرمایا تیری ماں تجھ کو گم کرے زیاد میں تجھ کو مدینہ کا سمجھدار آدمی گمان کرتا تھا۔ یہ یہودی اور عیسائی تورات اور انجیل پڑھتے ہیں لیکن اُن میں جو کچھ ہے اُس پر عمل نہیں کرتے۔ روایت کیا اس کو احمد نے اور ابن ماجہ نے۔ اور ترمذی نے بھی

وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهُ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ۔

اس کو روایت کیا ہے۔ اور اسی طرح دارمی نے ابو امامہ سے روایت کیا ہے۔

۲۵۹/۴۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَآئِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنِّيْ امْرُءٌ مَّقْبُوْضٌ وَّالْعِلْمُ سَيُنْتَقَصُ وَيَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِيْ فَرِيْضَةٍ لَّا يَجِدَانِ اَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علم سیکھو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو۔ علم فرائض سیکھو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو۔ قرآن سیکھو اور لوگوں کو اُس کی تعلیم دو تحقیق میں ایک شخص ہوں قبض کیا جاؤں گا۔ اور علم بھی قبض ہو جائے گا۔ فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ دو شخص فرض چیز میں جھگڑا کریں گے اور کسی کو نہ پائیں گے جو اُن کے درمیان فیصلہ کرے۔
(روایت کیا اس کو دارمی اور دارقطنی نے)

۲۶۰/۴۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَّا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَّا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ علم جس سے نفع حاصل نہ کیا جاوے اس خزانے کی مثل ہے جسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے (روایت کیا اسکو دارمی اور احمد نے)

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

پاکیزگی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۶۱/۱ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَّالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ

ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک رہنا آدھا ایمان ہے۔ اور الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ بھر دیتے ہیں یا فرمایا بھر دیتا ہے اس چیز کو کہ زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ اور نماز نور ہے۔ اور صدقہ کرنا دلیل ہے۔ اور صبر کرنا روشنی ہے۔ اور قرآن حجت ہے تیرے لئے یا تجھ پر۔ ہر شخص صبح کرتا

يَغْدُوْ فَبَايِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّفِىْ رِوَايَةٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَاٰنِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِى الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِىْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلَا فِى الْجَامِعِ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ بَدَلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

ہے پس بیچتا ہے اپنی جان کو پس آزاد کرتا ہے یا اس کو ہلاک کرتا ہے روایت کیا اس کو مسلم نے۔ ایک روایت میں ہے لا إله الا الله اور اللہ اکبر کہنا زمین اور آسمان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں۔ میں نے یہ روایت صحیحین اور حمیدی کی کتاب میں اور جامع الاصول میں نہیں پائی لیکن اس کو دارمی نے ذکر کیا ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ کی جگہ۔

۲۶۲ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْٓءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ وَفِىْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ رَدَّدَ مَرَّتَيْنِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّفِىْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ ثَلٰثًا۔

ابوہریرۃ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں جس سے اللہ تعالےٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اُس کے سبب درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا پورا کرنا وضو کا مشقت کے وقت اور کثرت سے رکھنا قدموں کا مسجدوں کی طرف۔ اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے پس یہ ہے رباط مالک بن انسؓ کی روایت میں ہے پس یہ ہے رباط پس یہ ہے رباط دو بار لوٹایا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔ اور ترمذی کی روایت میں تین بار ہے۔

۲۶۳ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْٓءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور عثمان رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے وضو کیا پس اچھا وضو کیا اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں (متفق علیہ)

۲۶۴ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مسلمان آدمی وضو کرتا ہے یا مومن پس اپنا چہرہ دھوتا ہے۔ اس کے چہرے سے ہر گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اپنی دونوں آنکھوں

اِلَیْهَا بِعَیْنَیْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ خَرَجَ مِنْ یَّدَیْهِ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ کَانَ بَطَشَتْهَا یَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ خَرَجَ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے ساتھ دیکھا تھا پانی کیساتھ یا فرمایا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ جس وقت دھولیتا ہے اپنے دونوں ہاتھ اس کے ہاتھوں سے ہر گناہ نکل جاتا ہے کہ اُس کو پکڑا تھا اس کے ہاتھوں نے پانی کیساتھ یا فرمایا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ۔ پس جب دُھوتا ہے پاؤں نکلتا ہے ہر گناہ جس کیطرف اس کے پاؤں چلے تھے پانی کے ساتھ یا فرمایا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ یہاں تک کہ نکل آتا ہے پاک گناہوں سے۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۲۶۵/۵ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلٰوۃٌ مَّکْتُوْبَۃٌ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُکُوْعَهَا اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَۃً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ یُؤْتِ کَبِیْرَۃً وَّذٰلِكَ الدَّهْرَ کُلَّهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص مسلمان نہیں کہ اس کو فرض نماز آوے پس اچھا وضو کرے اور اس کا حضور اور اس کا رکوع مگر یہ نماز اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے اور یہ ہمیشہ ایسا ہوتا رہتا ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۲۶۶/۶ وَعَنْهُ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُمْنٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُسْرٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی ثَلٰثًا ثُمَّ الْیُسْرٰی ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِیْهِمَا بِشَیْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ

اسی (عثمان رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے اُس نے وضو کیا اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر کلی کی اور ناک کو جھاڑا تین بار پھر اپنا چہرہ تین بار دُھویا پھر اپنا داہنا ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا پھر بایاں ہاتھ کہنی تک پھر مسح کیا اپنے سر کا پھر اپنا دایاں پاؤں تین بار دُھویا اور پھر بایاں پاؤں تین بار دھویا پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ میری مانند وضو کیا پھر فرمایا جو شخص میری طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اُن دونوں میں اپنے نفس سے بات نہ کرے۔ بخشا جاتا ہے اس کے لئے وہ گناہ جو پہلے ہوتے ہیں (متفق علیہ) اور اس کے لفظ بخاری کے ہیں۔

مِنْ ذَنْبِهٖ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ

۲۶۷/۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی مسلمان جو وضو کرے پس اچھا وضو کرے پھر کھڑے ہوکر دو رکعت نماز پڑھے متوجہ ہو اُن دونوں پر اپنے دل کے ساتھ اور اپنے چہرے کے ساتھ مگر اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۶۸/۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ يَّتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ۔ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَّكَذَا ابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ النَّوَوِيُّ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَلٰى مَا رَوَيْنَاهُ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ اِلٰى اٰخِرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ جَامِعِهٖ بِعَيْنِهٖ اِلَّا

حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک نہیں جو وضو کرے پس نہایت کو پہنچا دے یا فرمایا پس پورا وضو کرے پھر کہے اشھدان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ۔ اور ایک روایت میں ہے اشھدان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ۔ مگر اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے جاتے ہیں کہ داخل ہو اُن میں سے جس سے چاہے اسی طرح روایت کیا ہے اس کو مسلم نے اپنی صحیح میں۔ اور حمیدی نے افراد مسلم میں۔ اور اسیطرح ابن اثیر نے جامع الاصول میں اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نے مسلم کی حدیث کے آخر میں جیسے کہ ہم نے روایت کیا۔ اور ترمذی نے زیادہ کیا ہے کہ یہ دُعا بھی پڑھے اے اللہ کر دے تو مجھ کو توبہ کرنے والوں میں اور کر دے تو مجھ کو پاکیزہ رہنے والوں میں۔ اور وُہ حدیث جس کو محی السنۃ نے بیان کیا ہے صحاح میں کہ جس نے وضو کیا پس اچھا وضو کیا اخیر تک روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اپنی جامع میں بعینہٖ مگر کلمہ اشھد کا پہلے ان محمدا

كَلِمَةَ اَشْهَدُ قَبْلَ اَنَّ مُحَمَّدًا۔

سے ذکر نہیں کیا ہے۔

٢٦٩/٩ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّتِىْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابُوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت قیامت کے دن روشن پیشانی سفید اعضاء پکاری جائے گی وضو کے آثار کی وجہ سے جو تم میں طاقت رکھے کہ اپنی پیشانی کی روشنی زیادہ کرے پس چاہیئے کہ وہ کرے۔ (متفق علیہ)

٢٧٠/١٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور اُسی (ابُوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کا زیور پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

دوسری فصل

٢٧١/١١ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِىُّ۔

ثوبان رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیدھے رہو اور تم سیدھے رہنے کی ہرگز طاقت نہ رکھ سکو گے۔ اور جان لو کہ تمہارے عملوں میں سے بہترین عمل نماز ہے اور نہیں حفاظت کرتا وضو پر مگر مؤمن (روایت کیا اس کو مالک، احمد، ابن ماجہ اور دارمی نے)

٢٧٢/١٢ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اُوپر وضو کے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (روایت اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

٢٧٣/١٣ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ

حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنّت کی کنجی

وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

نماز ہے۔اور نماز کی کنجی وضو ہے۔ (احمد)

۲۷۴/۱۴ وَعَنْ شَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ رَوْحٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُّصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ وَاِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰٓئِكَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِىُّ)

اور شبیب بن ابی روح نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کیا ہے۔بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی۔اس میں سورۂ رُوم تلاوت فرمائی۔پس متشابہ ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔جب نماز پڑھ چکے۔آپؐ نے فرمایا۔لوگوں کا کیا حال ہے۔ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔اچھا وضو نہیں کرتے۔یہ لوگ ہم پر قرآن میں اشتباہ ڈالتے ہیں۔ (روایت کیا اس کو نسائی نے)

۲۷۵/۱۵ وَعَنْ رَّجُلٍ مِّنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ يَدِىْ اَوْ فِىْ يَدِهٖ قَالَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَاُهٗ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

بنی سلیم کے ایک شخص سے روایت ہے۔کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں کو شمار کیا۔میرے ہاتھ میں یا اپنے ہاتھ میں۔آپؐ نے فرمایا۔سُبحان اللہ کہنا بھر دیتا ہے۔آدھے ترازو کو۔اور الحمدُللہ اس کو بھر دیتا ہے۔اور اللہ اکبر کہنا بھر دیتا ہے اس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے۔اور رُوزہ آدھا صبر ہے اور پاک رہنا آدھا ایمان ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔)

۲۷۶/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ وَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَّجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَّدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا

عبداللہ صُنابحی سے روایت ہے۔انہوں نے کہا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جب مؤمن بندہ وضُو کرتا ہے۔پس کُلی کرتا ہے۔اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں۔جس وقت ناک صاف کرتا ہے۔اس کی ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں۔جس وقت منہ دھوتا ہے اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں۔اُس کے پلکوں کے نیچے سے بھی۔جس وقت دونوں ہاتھ دھوتا ہے۔اس کے دونوں ہاتھوں سے گناہ نکل جاتے ہیں۔یہاں تک کہ اس کے دونوں ہاتھوں کے ناخنوں سے بھی گناہ نکل

مِنْ رَّاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِّجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالنَّسَائِىُّ)

جاتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک اُس کے دونوں کانوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب دونوں پاؤں دھوتا ہے اس کے پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ دونوں پاؤں کے ناخنوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔ پھر اس کا مسجد کی طرف چلنا اور نماز پڑھنا اس کیلئے زیادتی ہوتی ہے (روایت کیا اسکو مالک اور نسائی نے)

۲۷۷/۱۷ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْٓا اَوَلَسْنَآ اِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِىْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَّهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَىْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْٓءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کی طرف آئے پھر فرمایا سلام ہے اے مؤمن جماعت کے گھر اور ہم تحقیق اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں میں آرزو رکھتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو دیکھوں صحابہ کرام رضی نے عرض کیا کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا تم میرے صحابی ہو اور میرے بھائی وُہ ہیں جو ابھی نہیں آئے۔ صحابہ کرام رضی نے عرض کیا آپ کس طرح پہچان لیں گے اپنی اُمت میں سے جو ابھی تک نہیں آئے۔ آپ نے فرمایا خبر دو کہ اگر ایک شخص کے گھوڑے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں نہایت سیاہ گھوڑوں کے درمیان کیا وُہ اُن کو نہیں پہچان لےگا صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا پس وُہ وضو کے اثر سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے آئیں گے میں اُن کا میر سامان ہوں حوض کوثر پر (مسلم)

۲۷۸/۱۸ وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَاَنْظُرُ اِلٰى مَا بَيْنَ يَدَىَّ فَاَعْرِفُ اُمَّتِىْ

ابوالدرداء رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا شخص ہوں جسے قیامت کے دن سجدہ کرنے کی اجازت دی جائیگی۔ اور میں پہلا ہوں جسے اجازت دی جائے گی کہ اپنا سر اٹھاؤں میں اپنے آگے دیکھوں گا اُمتوں کے درمیان پس اپنی اُمت

مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ وَمِنْ خَلْفِي مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ يَمِيْنِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ شِمَالِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ إِلٰى أُمَّتِكَ قَالَ هُمْ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَ اَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ وَاَعْرِفُهُمْ اَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِاَيْمَانِهِمْ وَاَعْرِفُهُمْ تَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

کو پہچان لوں گا اور دیکھوں گا پیچھے اپنے مانند اس کے اور اپنے دائیں جانب اور اپنے بائیں جانب مانند اس کے ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول آپؐ امتوں کے درمیان سے اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے حضرت نوحؑ سے لے کر اپنی اُمت تک آپؐ نے فرمایا وہ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں گے اُن کے سوا ایسا کوئی بھی نہیں ہوگا اور میں اُن کو پہچان لوں گا کہ اُن کے اعمال نامے دائیں ہاتھوں میں دیئے جاویں گے اور میں اُن کو پہچان لوں گا کہ اُن کے آگے ان کی اولاد دوڑتی ہوگی (روایت کیا اس کو احمد نے)

بَابُ مَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

وضو واجب کرنیوالی چیزوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۷۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے وضو آدمی کی نماز قبول نہیں کی جاتی یہاں تک کہ وضو کرے۔ (متفق علیہ)

۲۸۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوتی نہ ہی مال حرام سے خیرات قبول ہوتی ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۸۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں بہت مذی ڈالنے والا شخص تھا میں حیا کرتا تھا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں اُن کی بیٹی کی وجہ سے میں نے مقداد کو حکم دیا اُس نے پوچھا آپؐ نے فرمایا

يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دھو ڈالے اپنے ستر کو اور وضو کرے۔ (متفق علیہ)

۲۸۲/۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اس چیز کے کھانے کے بعد وضو کرو جسے آگ پہنچی ہے اس کو مسلم نے روایت کیا۔ امام بزرگ شیخ محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو یہ حکم منسوخ ہے ابن عباس رضی کی اس حدیث شریف کے ساتھ کہ بیشک نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ کھایا اور وضو نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

۲۸۳/۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ قَالَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ اُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اُصَلِّيْ فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ قَالَ لَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ بن سمرۃ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہم بکری کے گوشت سے وضو کریں آپ نے فرمایا اگر چاہے تو وضو کر لے اگر چاہے وضو نہ کر۔ کہا کیا ہم وضو کریں اونٹ کے گوشت سے۔ آپ نے فرمایا ہاں اونٹ کے گوشت سے وضو کر لے۔ کہا بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھوں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ کہا۔ اونٹوں کے باندھنے کی جگہ پر نماز پڑھ لوں آپ نے فرمایا نہیں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۸۴/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهِ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت پائے ایک تمہارا اپنے پیٹ میں کوئی چیز پس شک کرے کہ نکلی ہے اس سے کوئی چیز یا نہیں پس نہ نکلے مسجد سے یہاں تک کہ سنے آواز یا معلوم کرے بو۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۲۸۵/۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ

شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نوش فرمایا پس کلی کی اور آپؐ نے فرمایا واسطے اس کے چکنائی ہے۔ (متفق علیہ)

۲۸۶/۸ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوٰتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَّمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمَدًا صَنَعْتُهٗ يَا عُمَرُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بریدہ رضؓ سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا حضرت عمرؓ نے کہا آج آپؐ نے ایک عمل کیا ہے کہ اس سے پہلے نہیں کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اے عمرؓ میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۸۷/۹ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سوید بن نعمان رضؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کے سال نکلے۔ یہاں تک کہ صہباء میں پہنچے جو خیبر کے نزدیک ہے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر توشہ منگوایا پس حاضر نہ کیا گیا مگر ستّو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ پس وہ ستّو گھولے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور ہم نے بھی کھایا پھر مغرب کی نماز کی طرف کھڑے ہوئے آپؐ نے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۲۸۸/۱۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے وضو کرنا لازم آتا مگر آواز سے یا بدبو سے۔ (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے)

۲۸۹/۱۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مذی کے متعلق آپؐ نے فرمایا مذی نکلنے سے وضو آتا ہے اور

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

منی نکلنے سے غسل۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

٢٩٠/١٢ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ۔

اسی (حضرت علیؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی وضوء ہے۔ اور تحریم اُس کی تکبیر ہے۔ اور تحلیل اس کی سلام پھیرنا ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد، ترمذی اور دارمی نے۔ اور روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے علیؓ اور ابوسعید سے۔

٢٩١/١٣ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

علیؓ بن طلق سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا حدث کرے پس چاہیئے کہ وضو کرے اور عورتوں کو اُن کی مقعدوں میں نہ آؤ۔

(روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداود نے)

٢٩٢/١٤ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَاِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ۔

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

مُعاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھیں سُرین کا سربند ہے۔ جس وقت سُو جاتی ہیں آنکھیں سربند کھُل جاتا ہے (روایت کیا اس کو دارمی نے)

٢٩٣/١٥ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ غَيْرِ الْقَاعِدِ لِمَا صَحَّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّأُوْنَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُرین کی سربند دونوں آنکھیں ہیں۔ جو شخص سُو گیا پس چاہیئے کہ وضو کرے روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔ شیخ محی السُنّہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حکم بیٹھنے والے کے سوا ہے کیونکہ حضرت انسؓ سے صحیح ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نماز عشاء کا انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ اُن کے سر جھک جاتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ روایت کیا

اِلَّا اَنَّهٗ ذَكَرَ فِيْهِ يَنَامُوْنَ بَدَلَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ۔

اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے۔ لیکن ترمذی نے لفظ ینتظرون العشاء حتیٰ تخفق رؤسھم کے بدل ینامون ذکر کیا ہے۔

۲۹۴/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وضو اس شخص پر لازم آتا ہے جو لیٹ کر سو جائے۔ اس لئے کہ جس وقت وہ سوتا ہے ڈھیلے ہو جاتے ہیں اس کے جوڑ (روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے)

۲۹۵/۱۷ وَعَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

بُسرہ رضؓ سے روایت ہے۔ اس نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا اپنے ستر کو ہاتھ لگائے پس چاہیئے کہ وضو کرے۔ روایت کیا اس کو مالک، احمد، ابوداؤد، ترمذی نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے۔

۲۹۶/۱۸ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَّسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهٗ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا بَضْعَةٌ مِّنْهُ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَسْلَمَ بَعْدَ قُدُوْمِ طَلْقٍ وَّقَدْ رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ۔

طلقؓ بن علی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آدمی کے اپنے ستر کو چھونے کے متعلق سوال کیا گیا جب کہ اس نے وضو کیا ہوا ہے فرمایا نہیں ہے وہ مگر ایک ٹکڑا اس کے بدن کا روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا ہے ابن ماجہ نے اسی طرح۔ اور کہا شیخ محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ ابوہریرہؓ طلق رضؓ کے آنے کے بعد مسلمان ہوئے ہیں۔ اور ابوہریرہ رضؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جس وقت ایک تمہارا اپنا ہاتھ اپنے ستر کو پہنچا دے کہ اس کے درمیان اور اس کے ستر کے درمیان کوئی چیز نہ ہو پس چاہیئے کہ وضو کرے۔ روایت کیا اس کو شافعیؒ اور دارقطنی نے۔ اور روایت کیا اس کو نسائی نے بُسرہؓ سے مگر اس میں یہ الفاظ ذکر نہیں کئے ولیس بینہ وبینھا شیٔ

۲۹۷/۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا بِحَالٍ اِسْنَادُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَاَيْضًا اِسْنَادُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْهَا وَقَالَ اَبُوْدَاؤدَ وَهٰذَا مُرْسَلٌ وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ۔

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض بیویوں کا بوسہ لیتے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے روایت کیا اس کو ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے۔ اور ترمذی نے کہا۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک صحیح نہیں ہے کسی حال سے سند عروہ کی عائشہ رضی سے۔ اور اسی طرح سند ابراہیم تیمی کی حضرت عائشہ رضی سے اور ابوداؤد نے کہا یہ حدیث مرسل ہے اور ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ رضی سے نہیں سنا ہے۔

۲۹۸/۲۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

ابن عباس رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ بکری کا کھایا پھر ٹاٹ کے ساتھ اپنا ہاتھ پونچھا جو آپ کے نیچے تھا پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۹۹/۲۱ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَرَّبْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

اُم سلمہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب میں نے بھنا ہوا بکری کا پہلو پیش کیا۔ آپ نے اُس سے کھایا پھر نماز کی طرف کھڑے ہوئے اور وضو نہ کیا۔ (روایت کیا اس کو احمد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۳۰۰/۲۲ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ اَشْوِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو رافع رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری کا گوشت بھونا پھر آپ نے تناول فرمایا اور آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۳۰۱/۲۳ وَعَنْهُ قَالَ اُهْدِيَتْ لَهٗ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا

اور اسی (ابورافع رضی) سے روایت ہے انہوں نے کہا اس کے لئے ایک بکری (گوشت) تحفہ بھیجی گئی پس ڈالا اس کو ہنڈیا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

يَا اَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ اُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا اَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِيْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَّا سَكَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَتَمَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِمْ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَاَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَمَسَّ مَآءً - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ -

تشریف لائے اور فرمایا اے ابورافعؓ یہ کیا ہے میں نے کہا بکری تحفہ بھیجی گئی ہے واسطے ہمارے اے اللہ کے رسولؐ میں نے پکایا اس کو ہنڈیا میں فرمایا دے مجھے دست میں نے آپؐ کو دست دیا پھر فرمایا اور مجھ کو دست دے میں نے اور دست دیا پھر فرمایا اور مجھے دست دے پس کہا اے اللہ کے رسولؐ بکری کے دو ہی دست ہوتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار تحقیق اگر تو چپکا رہتا دیتا تو مجھ کو دست پر دست جب تک تو چپکا رہتا۔ پھر آپؐ نے پانی منگوایا پس کلی کی اور اپنی انگلیوں کے پورے دھوئے پس کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ پھر اُن کی طرف گئے اُن کے ہاں ٹھنڈا گوشت پایا پھر کھایا پھر مسجد میں داخل ہوئے نماز پڑھی۔ اور پانی کو ہاتھ نہیں لگایا۔ روایت کیا اس کو احمد نے اور روایت کیا ہے دارمی نے ابوعبید سے۔ مگر یہ نہیں ذکر کیا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ اخیر تک۔

۳۰۲/۲۴ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاُبَيٌّ وَّاَبُوْ طَلْحَةَ جُلُوْسًا فَاَكَلْنَا لَحْمًا وَّخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْنَا فَقَالَا اَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ میں، اُبیؓ اور ابوطلحہؓ بیٹھے ہوئے تھے ہم نے گوشت اور روٹی کھائی پھر میں نے وضو کے لئے پانی منگوایا وہ دونوں کہنے لگے تم کیوں وضو کرتے ہو میں نے کہا کہ اس کھانے کی وجہ سے جو ہم نے کھایا ہے۔ اُن دونوں نے کہا کیا تم پاکیزہ چیز کے کھانے سے وضو کرتے ہو اس سے اس شخص نے وضو نہیں کیا جو تجھ سے بہتر تھا۔ (احمد)

۳۰۳/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَجَسُّهَا بِيَدِهٖ مِنَ الْمُلَامَسَةِ وَمَنْ قَبَّلَ امْرَاَتَهٗ اَوْ جَسَّهَا بِيَدِهٖ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالشَّافِعِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہا کرتے تھے آدمی کا اپنی بیوی کا بوسہ لینا اور چھونا ملامست سے ہے جو اپنی بیوی کا بوسہ لے یا اپنے ہاتھ سے اُسے چھوئے اُس پر وضو لازم آتا ہے۔ (روایت کیا اسکو مالکؒ شافعیؒ نے)

۳۰۴/۲۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ الْوُضُوْءُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہا کرتے تھے اپنی بیوی کا بوسہ لینے سے وضو آتا ہے روایت کیا اس کو مالک نے۔

۳۰۵/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّأُوْا مِنْهَا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے عورت کا بوسہ لینا لمس ہے اس سے وضو کرو۔

۳۰۶/۲۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ رَوَاهُمَا الدَّارُ قُطْنِيُّ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ وَلَا رَاٰهُ وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَّيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَّجْهُوْلَانِ۔

اور عمر بن عبد العزیز تمیم داری رح سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بہنے والے خون سے وضو لازم ہے۔ روایت کیا ہے ان دونوں کو دار قطنی نے اور دار قطنی نے کہا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے تمیم داری سے نہ سنا ہے اور نہ اُن کو دیکھا ہے۔ اور اس کی سند میں یزید بن خالد اور یزید بن محمد دونوں مجہول ہیں۔

بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ

پائے خانہ کے آداب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۳۰۷/۱ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِي الصَّحْرَاءِ وَاَمَّا فِي الْبُنْيَانِ فَلَا بَاْسَ لِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم پاخانہ کے لئے جاؤ۔ پس نہ قبلہ کی طرف منہ کرو۔ اور نہ پیٹھ دو۔ لیکن مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف (متفق علیہ) شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث جنگل کے بارے میں ہے۔ اور عمارتوں میں کوئی ڈر نہیں ہے اس لئے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ میں (ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر کسی کام کے لئے چڑھا

حَاجَتِيْ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے پاخانہ کر رہے ہیں سامنے شام کے۔ (متفق علیہ)

۳۰۸/۲ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ نَهَانَا يَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سلمان رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا ہے کہ ہم پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کیطرف منہ کریں۔ یا دائیں ہاتھ سے استنجا کریں۔ یا تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا کریں۔ یا ہم لید اور ہڈی سے استنجا کریں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۳۰۹/۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ پلید جنوں اور پلید جنیوں سے۔ (متفق علیہ)

۳۱۰/۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عباس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے فرمایا۔ یہ دونوں عذاب کئے جاتے ہیں اور نہیں عذاب کئے جاتے کسی بڑی چیز میں ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا مسلم کی روایت میں لا یستنزہ کے لفظ ہیں اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تازہ شاخ منگوائی اس کو نصف سے چیر دیا پھر ہر قبر میں ایک ایک گاڑ دی۔ صحابہ کرام رض نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے ایسا کیوں کیا ہے آپ نے فرمایا شاید کہ تخفیف ہو ان سے عذاب کی جب تک خشک نہ ہوں۔ (متفق علیہ)

۳۱۱/۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کاموں سے بچو

قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جو لعنت کا سبب ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کیا ہیں آپ نے فرمایا جو لوگوں کے راستہ میں پاخانہ کرے یا لوگوں کے سایہ میں (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۳۱۲/۶ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی تم میں سے پانی پیئے برتن میں سانس نہ لے اور جب پاخانہ میں آئے اپنے ستر کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔ (متفق علیہ)

۳۱۳/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے پس چاہیئے کہ ناک جھاڑے اور جو استنجا کرے چاہیئے کہ طاق ڈھیلے استعمال کرے (متفق علیہ)

۳۱۴/۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَّعَنَزَةً يَّسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے میں اور ایک چھوٹا لڑکا پانی کا لوٹا اور برچھی اٹھاتے آپ پانی کے ساتھ استنجا کرتے (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۳۱۵/۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ وَّفِيْ رِوَايَتِهٖ وَضَعَ بَدَلَ نَزَعَ۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنی انگوٹھی اُتار لیتے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منکر ہے اور اس کی روایت میں نَزَعَ کی جگہ وَضَعَ کا لفظ ہے۔

۳۱۶/۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پاخانہ کا ارادہ کرتے جاتے

حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

یہاں تک کہ اُن کو کوئی نہ دیکھتا۔ (روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

۳۱۷/۱۱ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَرَادَ اَنْ يَّبُوْلَ فَاَتٰى دَمِثًا فِیْ اَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابوموسیٰ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں ایک دن نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرنا چاہا تو دیوار کی جڑ کے پاس نرم زمین میں آئے پھر پیشاب کیا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنا چاہے پس چاہئے کہ پیشاب کے لئے نرم جگہ تلاش کرے۔ (روایت اس کو ابوداؤد نے)

۳۱۸/۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

اور انس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت استنجا کرنے کا ارادہ کرتے اپنا کپڑا نہ اُٹھاتے یہاں تک کہ قریب ہوتے زمین کے (روایت کیا اس کو ترمذی، ابوداؤد، دارمی نے)

۳۱۹/۱۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ اُعَلِّمُكُمْ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَاَمَرَ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ وَّنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهٰى اَنْ يَّسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے لئے والد کی مانند ہوں میں تم کو سکھلاتا ہوں۔ جس وقت تم پاخانہ کے لئے آؤ قبلہ کیطرف منہ نہ کرو۔ اور نہ پیٹھ کرو۔ اور آپ نے تین پتھروں کے استعمال کرنے کا حکم دیا اور لید اور ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا۔ اور اس بات سے منع کیا کہ کوئی آدمی اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا کرے (روایت کیا اس کو ابن ماجہ اور دارمی نے)

۳۲۰/۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ وضو کرنے کے لئے اور کھانا کھانے کے لئے تھا۔ اور بایاں ہاتھ استنجا کرنے اور ایسی چیز کرنے کے لئے تھا۔ جو مکروہ ہے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔)

۳۲۱/۱۵ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ

اور اُسی (عائشہ رضہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک

إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

تم میں سے پاخانہ کے لئے جاوے اپنے ساتھ تین پتھر لے جاوے اُن کے ساتھ استنجا کرے پس یہ پتھر اس سے کفایت کرجائیں گے (روایت کیا اس کو احمد، ابوداؤد، نسائی، اور دارمی نے)

٣٢٢/١٦ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لید اور ہڈی کے ساتھ استنجا نہ کرو کیونکہ ہڈی تمہارے بھائی جنوں کا توشہ ہے روایت کیا ہے اس کو ترمذی اور نسائی نے۔ مگر نسائی نے یہ ذکر نہیں کیا زاد اخوانکم من الجن

٣٢٣/١٧ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا مِّنْهُ بَرِيْءٌ (رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ)

رویفعؓ بن ثابت سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے رُویفعؓ شاید میرے بعد تیری زندگی دراز ہو۔ تو لوگوں کو بتلانا جس نے داڑھی میں گرہ لگائی یا تانت کا ہار ڈالا یا جانور کی نجاست یا ہڈی سے استنجا کیا تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

٣٢٤/١٨ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سُرمہ لگاوے پس چاہیئے کہ طاق سلائیاں لگاوے جس نے کیا پس اچھا کام کیا اور جس نے نہ کیا پس کوئی گناہ نہیں۔ اور جو شخص استنجا کرے پس طاق ڈھیلے لیوے جس نے ایسا کام کیا اس نے اچھا کیا جس نے نہ کیا پس کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور جس نے کھایا پس اس چیز کو نکالا خلال سے پس چاہیئے کہ پھینک دیوے اور جو نکالے اپنی زبان سے پس چاہیئے کہ نگل لیوے جس نے کیا اچھا کام کیا اور جس نے نہ کیا اس

كَثِيبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ جو پاخانہ کیلئے آئے پس چاہیئے کہ پردہ کرے پس اگر نہ پائے مگر یہ کہ جمع کرے ریت کا تودہ پس چاہیئے کرے اس تودہ کو اپنے پیچھے کیونکہ شیطان بنی آدم کی شرمگاہ کیساتھ کھیلتا ہے جس نے کیا اچھا کیا اور جس نے نہ کیا پس کوئی گناہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی)

۳۲۵/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ۔

عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے پس غسل کرے گا اس میں یا وضو کرے گا اس لئے کہ اکثر وسواس اُس سے پیدا ہوتے ہیں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد، ترمذی نسائی نے۔ مگر ترمذی اور نسائی نے ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ کے الفاظ نقل نہیں کئے۔

۳۲۶/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے)

۳۲۷/۲۱ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

معاذؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین کاموں سے بچو) جو لعنت کا سبب ہیں گھاٹوں پر پاخانہ کرنا۔ اور راستہ میں پاخانہ کرنا۔ اور سائے میں پاخانہ کرنا (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے)

۳۲۸/۲۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ

ابوسعیدؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی پاخانہ کے لئے نہ نکلیں کھولنے والے دونوں اپنی

عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ (رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

شرمگاہ کو اور باتیں کرتے ہوں تحقیق اللہ تعالے اُن سے ناراض ہوتا ہے (روایت کیا ان دونوں کو احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے)

۳۲۹/۲۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

زید بن ارقم رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاخانہ کی جگہ حاضر ہونے کی ہے جب ایک تمہارا پاخانے کے لئے نکلے تو کہے پناہ پکڑتا ہوں میں اللہ کیساتھ ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے (روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے)

۳۳۰/۲۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِقَوِيٍّ۔

حضرت علی رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنوں کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہ کے درمیان پردہ یہ ہے جس وقت بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو بسم اللہ کہے روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

۳۳۱/۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیتُ الخلاء سے نکلتے فرماتے غُفْرَانَكَ (روایت کیا اس کو ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے)

۳۳۲/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْخَلَاءَ اَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ فِيْ تَوْرٍ اَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجٰى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِاِنَاءٍ اٰخَرَ فَتَوَضَّاَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ۔

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پاخانہ کے لئے آتے تھے میں آپ کے پاس پیالے یا چھاگل میں پانی لاتا پس آپ استنجا کرتے پھر اپنا ہاتھ زمین پر ملتے۔ پھر میں دوسرے برتن میں آپ کے پاس پانی لاتا پس وضو کرتے (روایت کیا اس کو ابوداؤد دارمی اور نسائی نے اس کا معنیٰ)

۳۳۳/۲۷ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَالَ

حکم بن سفیان رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے وضو

تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ۔
(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

کرتے اور اپنی شرمگاہ کو چھینٹا دیتے (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے)

۳۳۴/۲۸ وَعَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

امیمہؓ بنت رقیقہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا جو آپؐ کی چارپائی کے نیچے (پڑا رہتا) رات کو اس میں پیشاب کرتے (روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے)

۳۳۵/۲۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبُوْلُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ صَحَّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قِيْلَ كَانَ ذٰلِكَ لِعُذْرٍ۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ کھڑا ہو کر پیشاب کر رہا تھا اور مجھ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا اور آپؐ نے فرمایا اے عمرؓ کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو اس کے بعد میں نے کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے۔ اور کہا شیخ امام محی السنۃ رحمہ نے حذیفہ رضہ سے یہ روایت ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے کوڑے کرکٹ کی جگہ پر آئے اور آپؐ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا (متفق علیہ) کہا گیا ہے کہ آپؐ نے عذر کی وجہ سے اس طرح کیا تھا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۳۳۶/۳۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ إِلَّا قَاعِدًا۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جو شخص تمہیں بیان کرے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے اس کو سچا نہ جانو آپؐ بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے (روایت کیا اس کو احمد نے اور ترمذی اور نسائی نے)

۳۳۷/۳۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرَئِيْلَ أَتَاهُ فِيْ أَوَّلِ مَا أُوْحِيَ إِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ

زید بن حارثہ رضہ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام اوّل اوّل جب وحی کی گئی ہے آپؐ کے پاس آئے آپؐ کو وضو کرنا سکھایا اور نماز پڑھنا جب وضو سے فارغ ہوئے

الْوُضُوْءِ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنَ الْمَآءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهٗ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

پانی کا ایک چلو لیا اور شرمگاہ پر چھینٹا مارا روایت کیا اس کو احمد اور دارقطنی نے۔

۳۳۸/۳۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْهَاشِمِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے پس کہا اے محمد جب تو وضو کرے پس چھڑک لے پانی (روایت کیا اس کو ترمذی نے) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور میں نے محمد یعنی بخاری سے سنا فرماتے تھے حسن بن علی راوی منکر الحدیث ہے

۳۳۹/۳۳ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهٗ بِكُوْزٍ مِّنْ مَّآءٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَآءٌ تَتَوَضَّأُ بِهٖ قَالَ مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَ سُنَّةً۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اللہ کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا حضرت عمر رضہ پانی کا لوٹا لے کر آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوئے آپؐ نے فرمایا اے عمر رضہ یہ کیا ہے کہا پانی ہے اس سے وضو کریں آپؐ نے فرمایا مجھے اس بات کا حکم نہیں ہے کہ جب بھی پیشاب کروں وضو کروں اگر کرتا تو البتہ یہ سنت ہوتا (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے)

۳۴۰/۳۴ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَجَابِرٍ وَّاَنَسٍ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ قَالُوْا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِيْ بِالْمَآءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابوایوب رضہ جابر رضہ اور انس رضہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جس وقت نازل ہوئی اس میں مرد ہیں جو دوست رکھتے ہیں کہ خوب پاک رہیں اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ انصار اللہ تعالےٰ نے پاکیزگی کی وجہ سے تمہاری تعریف کی ہے تمہاری طہارت کیا ہے انہوں نے کہا ہم نماز کے لئے وضو کرتے ہیں جنابت کا غسل کرتے ہیں۔ اور پانی کیساتھ استنجا کرتے ہیں فرمایا یہی ہے پس اس کو لازم پکڑو (روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے)

۳۴۱/۳۵ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ إِنِّيْ لَأَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قُلْتُ أَجَلْ أَمَرَنَا أَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِيَ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَّلَا عَظْمٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ)

سلمان رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے ایک مشرک نے بطور استہزاء کہا میں دیکھتا ہوں تمہارا صاحب تمہیں ہر چیز سکھلاتا ہے یہاں تک کہ پاخانہ بیٹھنا بھی۔ میں نے کہا ہاں آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ قبلہ کی طرف منہ نہ کریں۔ اپنے دائیں ہاتھ سے استنجانہ کریں۔ اور تین پتھروں سے کم کے ساتھ کفایت نہ کریں اُن میں نجاست اور ہڈی نہ ہو روایت کیا اس کو مسلم اور احمد نے۔ اور لفظ حدیث کے احمد کے ہیں

۳۴۲/۳۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ إِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُنْظُرُوْا إِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ أَمَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ كَانُوْا إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهٖ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ عَنْهُ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى۔

عبدالرحمٰن بن حسنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آپ کے ہاتھ میں ڈھال تھی۔ آپ نے اُسے رکھا۔ پھر اس کی طرف پیشاب کیا ایک مشرک نے کہا اُن کی طرف دیکھو پیشاب کرتے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن لیا آپ نے فرمایا تیرے لئے افسوس ہو کیا تو جانتا نہیں اس چیز کو جو بنی اسرائیل کے صاحب کو پہنچی جس وقت اُن کو پیشاب پہنچتا قینچی سے کاٹ دیتے تھے اُس نے اُن کو روک دیا تو قبر میں عذاب کیا گیا روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے۔ اور روایت کیا ہے نسائی نے۔ عبدالرحمٰن سے اس نے ابو موسیٰ سے۔

۳۴۳/۳۷ وَعَنْ مَّرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ إِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا قَالَ بَلْ إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ

مروانؒ اصفر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا کہ اپنی اونٹنی بٹھائی قبلہ کے سامنے پھر بیٹھ کر اس کی طرف پیشاب کیا میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن کیا ہم کو قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع نہیں کیا گیا انہوں نے کہا ہاں منع کیا گیا ہے جنگل میں جس وقت تیرے اور قبلے کے درمیان کوئی چیز پردہ کرے

شَیْءٌ یَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

کچھ مضائقہ نہیں ہے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

٣٤٤/٨ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

انس رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیت الخلاء سے نکلتے تو یہ دُعا پڑھتے سب تعریف اللہ کے لئے جس نے یہ ایذاء مجھ سے دُور کی اور مجھ کو عافیت دی (ابن ماجہ)

٣٤٥/٩ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْهَ اُمَّتَكَ اَنْ يَّسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابن مسعود رضی سے روایت ہے جب جنوں کی جماعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے کہا اپنی امت کو منع کر دیں کہ استنجا کریں ہڈی کیساتھ یا لید کیساتھ یا کوئلے کیساتھ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ہے ہمارے لئے اُن چیزوں میں رزق تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے روک دیا (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

بَابُ السِّوَاكِ

مسواک کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

٣٤٦/١ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مَیں اپنی امّت پر مشکل نہ جانتا البتہ حکم کرتا ان کو عشاء کی تاخیر کرنے اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا (متفق علیہ)

٣٤٧/٢ وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شریح رضی بن ہانی سے روایت ہے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی سے پوچھا کس چیز کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تھے جب گھر میں داخل ہوتے کہا شروع کرتے مسواک کیساتھ (مسلم)

٣٤٨/٣ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ

حذیفہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو تہجد کے

مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لئے کھڑے ہوتے اپنے منہ کو مسواک سے ملتے (متفق علیہ)

۳۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ الرَّاوِي وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ اَلْخِتَانُ بَدَلَ اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِي مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِي دَاوُدَ بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ۔

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں فطرت سے ہیں لبوں کا کم کرنا داڑھی کا بڑھانا مسواک کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ ناخن ترشوانا۔ جوڑوں کی جگہ دھونا اور بغلوں کے بال دور کرنے زیر ناف بال مونڈنے اور کم کرنا پانی کا یعنی پانی کیساتھ استنجا کرنا۔ راوی نے کہا دسویں بات میں بھول گیا ہوں مگر میرے خیال میں کُلی کرنا ہے روایت کیا اس کو مسلم نے اور ایک روایت میں ختنہ کرنا ہے بدلے داڑھی بڑھانے کے میں نے یہ روایت صحیحین اور کتاب حمیدی میں نہیں پائی۔ لیکن صاحب جامع الاصول نے اور اسی طرح خطابی نے معالم السنن میں اسے ذکر کیا ہے ابو داؤد سے عمار بن یاسر رض کی روایت سے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

۳۵۰/۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ۔ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ بِلَا اِسْنَادٍ۔

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالے کی رضامندی کا باعث ہے روایت کیا اس کو شافعی، احمد، دارمی، اور نسائی نے۔ اور روایت کیا اسکو بخاری نے اپنی صحیح میں بغیر سند کے

۳۵۱/۶ وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ اَلْحَيَاءُ وَيُرْوَى الْخِتَانُ

ابو ایوب رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں رسولوں کی سنت ہیں حیا کرنا اور روایت کیا گیا ہے ختنہ کرنا۔

وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

خوشبو لگانا مسواک کرنا اور نکاح کرنا (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۳۵۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات اور دن کو نہ سوتے مگر وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتے۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد نے)

۳۵۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اور اسی (حضرت عائشہ رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے مجھے دھونے کے لئے دیتے میں شروع کرتی اور مسواک کرتی پھر میں دھو کر آپؐ کو دیتی (روایت کیا اسکو ابوداود نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۳۵۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں۔ میرے پاس دو آدمی آئے کہ ایک بڑا تھا اور دوسرا چھوٹا میں نے چھوٹے کو مسواک دینا چاہا پس کہا گیا بڑے کو مقدم کر میں نے مسواک بڑے کو دے دی (متفق علیہ)

۳۵۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِي جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ابوامامہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں آئے میرے پاس جبریل علیہ السلام کبھی بھی مگر مسواک کرنے کا حکم دیا مجھے تحقیق میں ڈرا کہ چھیل لوں گا۔ اپنے منہ کے اگلے حصے کو (روایت کیا اس کو احمدؒ نے)

۳۵۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہت بیان کیا میں نے تم پر مسواک کے بارہ میں (بخاری)

۳۵۷/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهٗ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَاُوْحِيَ اِلَيْهِ فِيْ فَضْلِ السِّوَاكِ اَنْ كَبِّرْ اَعْطِ السِّوَاكَ اَكْبَرَهُمَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے تھے اور آپؐ کے پاس دو آدمی تھے ان دونوں میں ایک بڑا تھا دوسرے سے پس وحی کی گئی آپؐ کی طرف مسواک کی فضیلت میں کہ بڑے کو مقدم کر دے تو مسواک بڑے کو (روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

۳۵۸/۱۳ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِيْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اور اسی (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضیلت میں بڑھ جاتی ہے وہ نماز جس کے لئے مسواک کی گئی ہے اس نماز پر جس کیلئے مسواک نہیں کی گئی ستر درجہ (روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

۳۵۹/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَّشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهٗ عَلٰى اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلٰى مَوْضِعِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ابوسلمہ زید بن خالد جہنیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے اگر یہ بات نہ ہو کہ میں مشقت میں ڈال دوں گا اپنی امت کو تو ان کو ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم کرتا۔ اور عشاء کی نماز ایک تہائی رات تک مؤخر کرتا انہوں نے کہا پس زید بن خالدؓ جب نماز کے لئے آتے مسجد میں اس کا مسواک کان پر رکھا ہوا ہوتا جس طرح لکھنے والا قلم رکھ لیتا ہے۔ نہ کھڑے ہوتے نماز کی طرف مگر مسواک کرتے پھر رکھ لیتے اس کو اس کی جگہ پر۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے۔ مگر ابوداؤد نے ذکر نہیں کیا ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

وضو کی سنتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۳۶۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِّنْ نَّوْمِهٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے ایک اپنی نیند سے بیدار ہو اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اس کو تین مرتبہ دھولے۔ تحقیق وہ نہیں جانتا کہ کہاں رات گزار رہی ہے اس کے ہاتھ نے (متفق علیہ)

۳۶۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِّنْ مَّنَامِهٖ فَتَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

اور اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا نیند سے بیدار ہو۔ پس وضو کرے تو اپنی ناک کو تین مرتبہ جھاڑے پس تحقیق شیطان رات گزارتا ہے اس کی بانس پر۔ (متفق علیہ)

۳۶۲ وَقِیْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْهِ فَغَسَلَ یَدَیْهِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْهِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِیَدَیْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰی قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ

اور کہا گیا عبداللہ بن زید بن عاصم کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے اس نے پانی منگوایا اپنے دونوں ہاتھوں پر ڈالا اور دو مرتبہ ان کو دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار۔ پھر اپنا چہرہ تین بار دھویا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ دو دو بار دھوئے کہنیوں تک پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا۔ پس آگے سے لے گئے پیچھے تک اور پیچھے سے آگے۔ سر کی اگلی جانب سے شروع کیا پھر دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے پھر پھیرا ان کو یہاں تک کہ پھر آئے اس جگہ جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر دونوں پاؤں دھوئے روایت کیا اس کو مالک، نسائی اور ابوداؤد نے ذکر کیا

رَوَاہُ مَالِكٌ وَّالنَّسَآئِیُّ وَلِاَبِیْ دَاؤدَ نَحْوَہٗ ذَکَرَہٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ وَفِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْهِ قِیْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِاِنَاءٍ فَاَکْفَأَ مِنْهُ عَلٰی یَدَیْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفٍّ وَّاحِدَۃٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ یَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِیَدَیْهِ وَاَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا کَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰی قَفَاہُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غُرُفَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ وَّفِیْ اُخْرٰی فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفَّةٍ وَّاحِدَۃٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ وَفِیْ اُخْرٰی

اس کی مانند ذکر کیا اس کو جامع الاصول والے نے۔ اور بخاری اور مسلم میں ہے عبداللہ بن زید بن عاصم کے لئے کہا گیا وضو کرو ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سا۔ پس منگوایا برتن اُس نے اور اپنے دونوں ہاتھوں پر جُھکا دیا اور اُن کو تین مرتبہ دُھویا۔ پھر اپنا ہاتھ داخل کیا پس نکالا اس کو پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک چلو سے۔ اس طرح تین دفعہ کیا۔ پھر اپنا ہاتھ داخل کیا پس نکالا اس کو اور تین بار منہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ داخل کیا پھر نکالا اس کو دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھوئے پھر داخل کیا اپنے ہاتھ کو پس نکالا اس کو اور اپنے سر کا مسح کیا۔ پس آگے سے پیچھے لے گئے دونوں ہاتھ اور پیچھے سے آگے۔ پھر دھوئے اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک پھر کہا اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو تھا۔ ایک روایت میں ہے آگے سے لے گئے اپنے ہاتھوں کو پیچھے کی طرف اور پیچھے سے آگے کی طرف لائے۔ شروع کیا سر کی اگلی جانب سے پھر لے گئے اپنی گدی کی طرف پھر لوٹایا اُن دونوں کو طرف اس جگہ کے کہ شروع کیا تھا اس سے پھر اپنے دونوں پاؤں دُھوئے۔ ایک روایت میں ہے کلی کی ناک میں پانی دیا اور ناک جھاڑی تین مرتبہ پانی کے تین چلوؤں سے اور دوسری روایت میں ہے کُلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک چلو سے تین بار ایسا کیا۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے پس اپنے سر کا مسح کیا آگے سے لے گئے دونوں ہاتھ پیچھے اپنے۔ اور پیچھے سے آگے لائے ایک بار۔ پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دُھوئے۔ بخاری شریف

لَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

کی ایک روایت میں ہے کلی کی اور ناک جھاڑی تین مرتبہ ایک چُلو سے۔

۳۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضو کیا اس سے زیادہ نہیں کیا (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۳۶۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عبداللہ بن زید رضی سے روایت ہے بیشک وضو کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو بار۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۳۶۵ وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ اَلَا اُرِيْكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عثمان رضی سے روایت ہے تحقیق اس نے مقاعد میں وضو کیا انہوں نے کہا کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نہ دکھلاؤں پس تین تین بار وضو کیا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۳۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّأُوْا وَهُمْ عُجَّالٌ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف لوٹے جس وقت ہم راستہ میں ایک پانی پر پہنچے ایک جماعت نے وضو کرنے میں جلدی کی عصر کی نماز کا وقت تھا انہوں نے وضو کیا اور وہ جلد باز لوگ تھے ہم ان کے پاس پہنچے اُن کی ایڑیاں چمکتی تھیں اُن کو پانی نہیں پہنچا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے ایڑیوں کے لئے آگ سے پورا وضو کرو۔ (روایت کیا مسلم نے)

۳۶۷ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے انہوں نے کہا بیشک نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی پیشانی کے بالوں اور پگڑی اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۳۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُوْرِهٖ وَ تَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک ممکن ہوتا دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے اپنے سب کاموں میں۔ اپنی طہارت میں اپنے کنگھا کرنے میں اور جوتی پہننے میں (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۳۶۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسْتُمْ وَ اِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوْا بِاَيَامِنِكُمْ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم لباس پہنو اور جب وضو کرو دائیں طرف سے شروع کرو (روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد نے)

۳۷۰ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَزَادُوْا فِيْ اَوَّلِهٖ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ۔

اور سعید بن زید رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا وضو نہیں ہے جو ذکر نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ کا نام۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد نے ابوہریرہ رضہ سے۔ اور دارمی نے ابوسعید خدری رضہ سے اس نے اپنے باپ سے۔ اور زیادہ کیا احمد وغیرہ نے اس کے اول میں کہ نہیں نماز اس شخص کے لئے جس کا وضو نہیں۔

۳۷۱ وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ بَيْنَ الْاَصَابِعِ۔

اور لقیط بن صبرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے وضو کے متعلق خبر دیں۔ آپ ؐ نے فرمایا پورا کر وضو کو اور اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کر۔ اور ناک میں اچھی طرح پانی پہنچا مگر یہ کہ تیرا روزہ ہو روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا ہے ابن ماجہ اور دارمی نے بین الاصابع تک۔

۳۷۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ یَدَیْكَ وَرِجْلَیْكَ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کر روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے اس کی مانند اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۷۳/۱۴ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ یَدْلُكُ اَصَابِعَ رِجْلَیْہِ بِخِنْصَرِہٖ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

اور مستورد بن شداد سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب وضو کرتے اپنے پاؤں کی انگلیوں کو چھنگلی اُنگلی کے ساتھ ملتے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے)

۳۷۴/۱۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ اَخَذَ کَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَاَدْخَلَہٗ تَحْتَ حَنَکِہٖ فَخَلَّلَ بِہٖ لِحْیَتَہٗ وَقَالَ ھٰکَذَا اَمَرَنِیْ رَبِّیْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت وضو کرتے پانی کا ایک چلو لیتے اور اُسے ٹھوڑی کے نیچے داخل کرتے پس خلال کرتے اس کے ساتھ اپنی داڑھی کا اور فرمایا اس طرح مجھ کو میرے رب نے حکم دیا ہے (روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

۳۷۵/۱۶ وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُخَلِّلُ لِحْیَتَہٗ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کا خلال کرتے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور دارمی نے)

۳۷۶/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ حَیَّۃَ قَالَ رَأَیْتُ عَلِیًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ کَفَّیْہِ حَتّٰی اَنْقَاھُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَّغَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلٰثًا وَّذِرَاعَیْہِ ثَلٰثًا وَّمَسَحَ بِرَاْسِہٖ مَرَّۃً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَیْہِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طُھُوْرِہٖ فَشَرِبَہٗ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِیَکُمْ کَیْفَ کَانَ طُھُوْرُ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ابوحیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا دونوں ہاتھ دھوئے یہاں تک کہ ان کو صاف کر دیا۔ پھر تین بار کلی کی تین بار ناک میں پانی ڈالا۔ تین بار منہ دھویا۔ دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے۔ ایک بار اپنے سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ پھر کھڑے ہوئے بچا ہوا پانی لیا اور اس کو کھڑے ہو کر پی لیا۔ پھر کہا میں نے پسند کیا میں تم کو دکھاؤں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کیسے تھا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

(روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے)

۳۷۷/۱۸ وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ نَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ إِلٰى عَلِيٍّ حِيْنَ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَأَ فَمَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

اور عبد خیر رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہم بیٹھے ہوئے حضرت علی رض کے وضو کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جس وقت وضو کیا۔ اپنا دایاں ہاتھ داخل کیا اپنا منہ بھرا۔ پس کلی کی۔ اور ناک میں پانی ڈالا۔ اور بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑی۔ تین مرتبہ اس طرح کیا۔ پھر فرمایا جس کو خوش لگے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی طرف دیکھے۔ پس یہ آپ کا وضو ہے (روایت کیا اس کو دارمی نے)

۳۷۸/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور عبد اللہ بن زید رض سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ ایک چلو سے تین بار اس طرح کیا۔ (روایت کیا اس کو ابو داؤد اور ترمذی نے)

۳۷۹/۲۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

ابن عباس رض سے روایت ہے۔ تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اور اپنے کانوں کے اندر شہادت کی دونوں انگلیوں سے اور کانوں کے باہر کے حصے کا دونوں انگوٹھوں سے مسح کیا۔ (روایت کیا اسکو نسائی نے)

۳۸۰/۲۱ وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِيْ جُحْرَيْ أُذُنَيْهِ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ الْأُوْلٰى وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ۔

ربیع بنت معوذ سے روایت ہے اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ وضو کرتے ہیں۔ اس نے کہا۔ آپ نے اپنے سر کا مسح کیا۔ اگلی جانب سے اور پچھلی جانب سے اور اپنی کنپٹیوں کا اور دونوں کانوں کا ایک مرتبہ اور ایک روایت میں ہے۔ آپ نے وضو کیا اور اپنی دونوں انگلیاں کانوں کے سوراخ میں ڈالیں۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے اور روایت کیا ترمذی نے پہلی روایت کو اور احمد اور ابن ماجہ نے دوسری کو۔

۳۸۱/۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى

اور عبد اللہ بن زید سے روایت ہے۔ اس نے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَّعَ زَوَائِدَ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور مسح کیا اپنے سر کا اُس پانی سے جو ہاتھوں سے بچا ہوا نہ تھا روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا مسلم نے کچھ زیادتی سے۔

۳۸۲/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ ذَكَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقَيْنِ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَا قَالَ حَمَّادٌ لَّا اَدْرِيْ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ اُمَامَةَ اَمْ مِّنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور ابو امامہ رض سے روایت ہے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا کہا اور آپ ملتے تھے آنکھوں کے کویوں کو۔ اور کہا کان سر میں سے ہیں روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور ابو داؤد نے اور ترمذی نے اور اُن دونوں نے ذکر کیا حماد نے کہا میں نہیں جانتا کہ الاذنان من الرأس ابو امامہ رض کا قول ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے۔

۳۸۳/۲۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ مَعْنَاهُ۔

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سے وضو کے متعلق دریافت کرتا تھا آپ نے اُسے تین تین بار اعضاء کا دھونا سکھایا پس کہا وضو اس طرح ہے جو شخص زیادہ کرے اس پر تحقیق اس نے برا کام کیا اور تعدی کی اور ظلم کیا روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا ابو داؤد نے معنی اسکا۔

۳۸۴/۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَهٗ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَّمِيْنِ الْجَنَّةِ قَالَ اَيْ بُنَيَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ

اور عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ اُس نے سُنا اپنے بیٹے کو کہہ رہا ہے اے اللہ میں تجھ سے سفید محل جو جنت کے دائیں جانب ہو۔ مانگتا ہوں کہا کہ اے بیٹے اللہ تعالےٰ سے جنت مانگ اور اُس کے ساتھ آگ سے پناہ پکڑ۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے تحقیق اس اُمت میں ایک جماعت ہوگی جو طہارت اور دعا میں زیادتی

وَالدُّعَاءِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

کریں گے۔ (روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے)

۳۸۵/۲۶ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُّقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْمَاءِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ لِأَنَّا لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرُ خَارِجَةَ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا۔

اور ابی بن کعب رضہ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ وضو کا ایک شیطان ہے جس کا نام ولہان ہے پانی کے وسواس سے بچو۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اہل حدیث کے نزدیک اس کی سند قوی نہیں ہے اس لئے کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ خارجہ کے سوا اس کو کسی نے مرفوع بیان کیا ہو اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

۳۸۶/۲۷ وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور معاذ بن جبل رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جس وقت وضو فرماتے اپنے چہرہ مبارک کو کپڑے کے کنارے سے پونچھتے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۳۸۷/۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُّنَشِّفُ بِهَا أَعْضَاءَهُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَّيْسَ بِالْقَائِمِ وَأَبُوْ مُعَاذٍ الرَّاوِيْ ضَعِيْفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا تھا اس کے ساتھ وضو کے بعد اپنے اعضا مبارک پونچھتے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور انہوں نے کہا یہ حدیث قوی نہیں ہے ابو معاذ راوی اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۳۸۸/۲۹ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ

ثابت بن ابی صفیہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابوجعفر محمد باقر سے پوچھا کیا جابر رضہ نے

حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَّمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

تم کو حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار وضو کیا انہوں نے کہا ہاں (روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے)

۳۸۹/۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ۔

اور عبداللہ بن زید رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ وضو کیا اور فرمایا یہ نور ہے اوپر نور کے۔

۳۹۰/۳۱ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَّقَالَ هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِيْمَ۔ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَّالنَّوَوِيُّ ضَعَّفَ الثَّانِيْ فِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ۔

اور حضرت عثمان رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو فرمایا اور آپ نے فرمایا یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے اور وضو ہے ابراہیم علیہ السلام کا۔ (روایت کیا ان دونوں کو رزین نے اور نووی نے دوسری کو شرح مسلم میں ضعیف کہا ہے)

۳۹۱/۳۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَّكَانَ اَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

اور انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرماتے تھے اور تھا ایک ہمارا کفایت کرتا اس کو وضو جب تک وضو نہ ٹوٹتا۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے)

۳۹۲/۳۳ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَرَاَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ اَخَذَهُ فَقَالَ حَدَّثَتْهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْغَسِيْلِ حَدَّثَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر رضؓ سے کہا خبر دے کہ عبداللہ بن عمر رضؓ ہر نماز کے لئے وضو کرتے ہیں وضو ہو یا نہ ہو یہ کس سے نقل ہے پس کہا اس کو اسماء بنت زید بن خطاب نے خبر دی کہ عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر غسیل نے اُسے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لئے وضوء کرنے کا حکم دیا گیا تھا خواہ باوضو ہوں یا بے وضو جب آپؐ پر یہ مشکل ہوا

اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْغَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَفَعَلَهٗ حَتّٰى مَاتَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

آپ کو ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا اور وضو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے موقوف کر دیا گیا مگر بے وضو ہونے کے وقت کہا عبید اللہ نے پس عبد اللہ گمان کرتے تھے کہ اُن کو اس پر قوت ہے پس آپ اس طرح کرتے رہے یہاں تک کہ وفات پائی۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

۳۹۳/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَّهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ قَالَ اَفِي الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سعدؓ کے پاس سے گزرے اور وہ وضو کرتے تھے فرمایا اے سعدؓ یہ کیا اسراف ہے سعدؓ نے کہا کیا وضو میں بھی اسراف ہے آپ نے فرمایا ہاں اگرچہ تو جاری نہر پر بھی ہو (روایت کیا اس کو احمد نے اور ابن ماجہ نے)

۳۹۴/۳۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُطَهِّرُ جَسَدَهٗ كُلَّهٗ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ۔

ابو ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے آپؐ نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اللہ تعالےٰ کا نام لیا تحقیق اُس نے اپنے سارے جسم کو پاک کر لیا اور جس نے وضو کیا اور اللہ تعالےٰ کا نام نہیں لیا نہ پاک کیا اُس نے مگر اعضائے وضو کو۔

۳۹۵/۳۶ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ حَرَّكَ خَاتَمَهٗ فِيْ اِصْبَعِهٖ۔ رَوَاهُمَا الدَّارُقُطْنِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَخِيْرَ۔

ابو رافعؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے نماز کا وضو اپنی انگوٹھی کو اپنی انگلی میں ہلاتے روایت کیا ان دونوں کو دارقطنی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے فقط دوسری حدیث کو۔

بَابُ الْغُسْلِ

غسل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۳۹۶/۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِھَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَھَدَھَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر کوشش کرے پس غسل واجب ہوگیا اگرچہ منی نہ نکلے۔ (متفق علیہ)

۳۹۷/۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِ السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ ھٰذَا مَنْسُوْخٌ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ فِی الْاِحْتِلَامِ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اس کے نہیں پانی پانی سے ہے روایت کیا اس کو مسلم نے کہا شیخ امام محی السنہ رحمہ اللہ نے کہ یہ منسوخ ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا سوا اس کے نہیں الماء من الماء کا تعلق احتلام سے ہے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور میں نے اس کو صحیحین میں نہیں پایا۔

۳۹۸/۳ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ فَھَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَجْھَھَا وَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَۃُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ یَمِیْنُکِ فَبِمَ یُشْبِھُھَا وَلَدُھَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَایَۃِ اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّ مَآءَ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَآءَ الْمَرْاَۃِ رَقِیْقٌ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا اے اللہ کے رسول بیشک اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں کرتا پس کیا عورت پر غسل واجب ہے جب اس کو احتلام ہو آپ نے فرمایا ہاں جس وقت دیکھے پانی پس ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا منہ ڈھانپ لیا۔ اور کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے آپ نے فرمایا ہاں تیرا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو پس کس کے سبب سے بچہ اس کے مشابہ ہوتا ہے (متفق علیہ) اور مسلم نے زیادہ بیان کیا ام سلیم رضی اللہ عنہا کی روایت سے کہ مرد کی منی گاڑھی سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی اور زرد ہوتی ہے پس ان

أَصْفَرُ أَيُّهُمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ۔

دونوں میں سے جو غالب ہو یا سبقت کرے اس سے مشابہت ہوتی ہے۔

۳۹۹/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلٰثَ غُرُفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهِ كُلِّهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ۔

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کے غسل کا ارادہ کرتے دونوں ہاتھ دھوتے پھر وضو کرتے جیساکہ نماز کے لئے وضو فرماتے پھر پانی میں اپنی انگلیاں داخل کرتے اور اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے پھر اپنے سر پر پانی ڈالتے اپنے دونوں ہاتھوں سے تین چلو پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہاتے (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے شروع کرتے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے برتن میں داخل کرنے سے پہلے پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنی شرمگاہ دھوتے۔ پھر وضو فرماتے۔

۴۰۰/۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ۔

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت میمونہ رضؓ نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا کپڑے کے ساتھ میں نے پردہ کیا آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا ان کو دھویا اور پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اپنا ستر دھویا پھر زمین پر اپنا ہاتھ ملا پھر دھویا اس کو پھر آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنا چہرہ مبارک اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا اور اپنے جسم پر بہایا پھر ایک طرف ہوئے پھر دونوں پاؤں دھوئے میں نے آپ کو کپڑا پکڑایا آپ ؐ نے نہ لیا پس چلے اور جھاڑتے تھے اپنے دونوں ہاتھ (متفق علیہ اور لفظ اس کے بخاری کے ہیں)

۴۰۱/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔

مِّنَ الْاَنْصَارِ سَأَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِیْضِ فَأَمَرَهَا کَیْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِیْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِیْ بِهَا قَالَتْ کَیْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ تَطَهَّرِیْ بِهَا قَالَتْ کَیْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِیْ بِهَا فَاجْتَذَبْتُهَا اِلَیَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِیْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

انصار کی ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل حیض کے متعلق پوچھا آپ نے اُسے حکم دیا کیسے نہائے پھر فرمایا مشک کا ٹکڑا لے اور اُس کے ساتھ پاکی حاصل کر اُس نے کہا کیسے پاکی حاصل کروں میں آپ نے فرمایا پاکی حاصل کر اُس کے ساتھ اس نے کہا۔ کیسے اس کے ساتھ پاکی حاصل کروں آپ نے فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کر تو میں نے اُسے اپنی طرف کھینچ لیا میں نے کہا اس کو خون کی جگہ رکھدے (متفق علیہ)

۴۰۲ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِیْ اَفَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا یَکْفِیْكِ اَنْ تَحْثِیَ عَلٰی رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْنَ عَلَیْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِیْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ام سلمہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول میں عورت ہوں خوب گوندھتی ہوں اپنے سر کے بال کیا غسل جنابت کے وقت اُن کو کھول لوں آپ نے فرمایا نہیں تجھ کو یہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین لپیں پانی ڈال لے پھر اپنے جسم پر پانی بہا پس تو پاک ہو جائے گی (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۴۰۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰی خَمْسَةِ اَمْدَادٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

اور انس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مُد کے ساتھ وضو اور صاع سے لے کر پانچ مُد تک کے ساتھ غسل فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

۴۰۴ وَعَنْ مُّعَاذَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ فَیُبَادِرُنِیْ حَتّٰی اَقُوْلَ دَعْ لِیْ دَعْ لِیْ قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

معاذہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضہ نے کہا میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے نہاتے جو میرے اور آپ کے درمیان ہوتا پس جلدی کرتے مجھ سے حتیٰ کہ میں کہتی میرے لئے چھوڑیں میرے لئے چھوڑیں معاذہ نے کہا اور وہ دونوں جُنبی ہوتے (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۴۰۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا یَذْکُرُ احْتِلَامًا قَالَ یَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِیْ یَرٰی اَنَّہٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا یَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَیْہِ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ ھَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ تَرٰی ذٰلِکَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلٰی قَوْلِہٖ لَا غُسْلَ عَلَیْہِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو پاتا ہے تری کو اور احتلام کو یاد نہیں رکھتا آپ نے فرمایا غسل کرے اور ایک آدمی جو احتلام کو یاد رکھتا ہے اور نہیں پاتا تراوت آپ نے فرمایا اس پر غسل نہیں ہے اُم سلیم رضہ نے کہا کیا عورت پر بھی غسل واجب ہوتا ہے جس وقت دیکھے یہ آپ نے فرمایا ہاں عورتیں بھی مردوں کی مانند ہیں روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور روایت کیا دارمی اور ابن ماجہ نے اُس کے قول لاغسل علیہ تک۔

۴۰۶/۱۱ وَعَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُہٗ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

اسی (عائشہ رض) سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تجاوز کر جائے محل ختنہ کا عورت کے محل ختنہ سے واجب ہوگا غسل کہا مَیں نے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا پس نہائے ہم دونوں (روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے

۴۰۷/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ کُلِّ شَعْرَۃٍ جَنَابَۃٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَۃَ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّالْحَارِثُ بْنُ وَجِیْہٍ الرَّاوِیُّ ھُوَ شَیْخٌ لَیْسَ بِذٰلِکَ۔

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بال کے نیچے جنابت ہے پس دھوؤ بالوں کو۔ اور پاک کرو بدن کو روایت کیا اُس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور حارث بن وجیہ راوی جو کہ ایک شیخ ہے اس قدر معتبر نہیں۔

۴۰۸/۱۳ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ مَوْضِعَ شَعْرَۃٍ مِّنْ جَنَابَۃٍ لَّمْ یَغْسِلْھَا فُعِلَ بِھَا کَذَا وَکَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِیٌّ

حضرت علی رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک بال جتنی جگہ غسل جنابت سے چھوڑ دی اس کو نہ دھویا اُس کے ساتھ ایسا اور ایسا آگ کے عذاب سے کیا جائے گا۔ علی رضہ

فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلٰثًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يُكَرِّرَا فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي۔

نے کہا۔ اس لیے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کی۔ اسی لیے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کی۔ اسی لیے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کی تین بار فرمایا روایت کیا ہے۔ اس کو ابوداؤد نے۔ احمد اور دارمی نے مگر احمد اور دارمی نے فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي تکرار کے ساتھ ذکر نہیں کیا۔

۴۰۹/۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے۔

۴۱۰/۱۵ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهٗ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

اور اُسی (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر (مبارک) خطمی کے ساتھ دھویا کرتے تھے اور آپ جُنبی ہوتے اُسی پر کفایت کرتے۔ اور سر پر پانی نہیں ڈالتے تھے۔ (روایت کیا ابوداؤد نے)

۴۱۱/۱۶ وَعَنْ يَعْلٰى قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالتَّسَتُّرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ سِتِّيْرٌ فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ۔

یعلیٰ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ میدان میں نہا رہا ہے۔ پس آپ منبر پر چڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور ثنا کی۔ پھر فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ حیا والا بہت پردہ پوش ہے۔ حیا اور پردہ کو پسند کرتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی نہائے۔ پس چاہیئے۔ کہ پردہ کرے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔ اور نسائی نے۔ نسائی کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ بہت پردہ پوش ہے جس وقت تم میں سے کوئی نہانے کا ارادہ کرے پس چاہیئے کسی چیز کیساتھ پردہ کرے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۴۱۲/۱۷ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ

اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ سوائے اس کے نہیں کہ منی کے نکلنے سے نہانا اسلام

ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

کے ابتداء میں رخصت تھی پھر اس سے منع کیا گیا روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔ اور دارمی نے۔

۴۱۳/۱۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ فَرَأَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ أَجْزَأَكَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُس نے کہا میں نے جنابت کا غسل کیا ہے اور فجر کی نماز پڑھی میں نے ایک ناخن کی مقدار جگہ دیکھی اس کو پانی نہیں پہنچا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اس پر اپنا ہاتھ پھیر دیتا تو تجھے کافی تھا۔ (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۴۱۴/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ حَتّٰى جُعِلَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ الثَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نمازیں پچاس فرض تھیں جنابت سے نہانا سات مرتبہ اور پیشاب سے کپڑے کا دھونا سات مرتبہ تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سوال کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ جنابت سے غسل ایک بار پیشاب سے کپڑے کا دھونا ایک بار کر دیا گیا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَا يُبَاحُ لَهٗ

جنبی آدمی سے میل جول اور اس کے لئے جائز امور کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۴۱۵/۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى قَعَدَ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور میں جنبی تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا میں آپ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ آپ بیٹھ گئے اور

فَانْسَلَلْتُ فَاَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ - هٰذَا اللَّفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَّعْنَاهُ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ "لَقَدْ لَقِيْتَنِيْ وَاَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ حَتّٰى اَغْتَسِلَ" وَكَذَا الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى۔

میں چپکے سے نکل گیا۔ پس میں مکان پر آیا۔ پس میں نہایا پھر آپ کے پاس آیا۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابوہریرہ رض تو کہاں تھا۔ میں نے آپ کے لئے ذکر کیا۔ پس آپ نے فرمایا۔ سبحان اللہ! مؤمن بیشک ناپاک نہیں ہوتا۔ یہ لفظ بخاری کے ہیں۔ اور مسلم میں ہے۔ اس کا معنے اور اُن کے قول فقلت لہ کے بعد زیادہ کیا۔ آپ جب مجھے ملے میں جنبی تھا۔ میں نے مکروہ سمجھا کہ آپ کے پاس بیٹھوں۔ یہاں تک کہ غسل کروں۔ اسی طرح بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے۔

۴۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمر رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ حضرت عمر بن الخطاب رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ کہ رات کے وقت ان کو جنابت پہنچتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کر۔ اور اپنا ذکر دھو ڈال۔ اور پھر سو جا۔ (متفق علیہ)

۴۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنبی ہوتے۔ پس ارادہ کرتے یہ کہ کھاویں یا سوئیں۔ وضو فرماتے۔ جیسا کہ نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

۴۱۸ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوسعید خدری رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی تم میں سے اپنی بیوی کے پاس گئے۔ پھر ارادہ کرے کہ دوبارہ آئے۔ پس چاہیئے کہ وضو کرے درمیان دونوں کے روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۴۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ

انس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے پاس ایک غسل کے

بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ساتھ آتے تھے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۴۲۰/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کو ہر وقت یاد کرتے تھے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَذْكُرُهٗ فِيْ كِتَابِ الْأَطْعِمَةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور ابن عباس رضہ کی حدیث ہم کتاب الاطعمہ میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالےٰ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۴۲۱/۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ۔

ابن عباس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی نے ایک لگن میں غسل کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کرنے کا ارادہ کیا اُس نے کہا اے اللہ کے رسول میں جنبی تھی تو آپؐ نے فرمایا تحقیق پانی جنبی نہیں ہوتا روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابو داؤد نے اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا ہے دارمی نے اس کی مانند اور شرح السنہ میں ابن عباس رضہ سے اُس نے حضرت میمونہ رضہ سے روایت کیا ہے مصابیح کے لفظ کے ساتھ۔

۴۲۲/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِيْ قَبْلَ أَنْ أَغْتَسِلَ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ۔ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ۔

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے جنابت کا پھر میرے ساتھ گرمی حاصل کرتے اس سے پہلے کہ میں غسل کروں روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے۔ اور روایت کیا ہے ترمذی نے اس کے مانند شرح السنہ میں مصابیح کے لفظ کے ساتھ۔

۴۲۳/۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ

حضرت علی رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلتے ہم کو قرآن پڑھاتے ہمارے ساتھ گوشت کھا لیتے۔ آپؐ کو قرآن

وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ أَوْ يَحْجُزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ۔

پڑھنے سے جنابت کے سوا کوئی چیز منع نہیں کرتی تھی یا روکتی نہ تھی۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے اور روایت کیا ہے ابن ماجہ نے اس کی مانند

۴۲۴ / ۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حائضہ اور جنبی قرآن شریف نہ پڑھیں (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۴۲۵ / ۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّيْ لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان گھروں کے دروازے مسجد سے پھیر لو میں مسجد کو حائضہ اور جنبی کے لئے حلال نہیں کرتا (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۴۲۶ / ۱۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو یا کتا ہو یا جنبی ہو روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے۔

۴۲۷ / ۱۳ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ جِيْفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَّتَوَضَّأَ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ فرشتے اُن کے نزدیک نہیں جاتے۔ کافر کا لاشہ۔ اور خلوق لگانے والا۔ اور جنبی مگر یہ کہ وہ وضو کرے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۴۲۸ / ۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ كَتَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنْ لَّا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ۔

عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے بیشک وہ خط جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو لکھا تھا اُس میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ قرآن شریف کو ہاتھ نہ لگاوے مگر پاک شخص (روایت کیا ہے اس کو مالکؒ اور

(رَوَاہُ مَالِكٌ وَّالدَّارَ قُطْنِيُّ)

دار قطنی نے)

۴۲۹/۱۵ وَعَنْ نَّافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ حَاجَةٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهٗ وَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهٖ يَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِيْ سِكَّةٍ مِّنَ السِّكَكِ فَلَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْبَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا كَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَّتَوَارٰى فِي السِّكَّةِ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ عَلٰى طُهْرٍ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤْدَ)

نافع رضؓ سے روایت ہے کہ مَیں ایک دفعہ ابن عمرؓ کے ساتھ قضائے حاجت کے لئے چلا ابن عمرؓ نے فراغت حاصل کی اور اُس دن اُن کی حدیث سے یہ بھی ہے ایک شخص ایک گلی میں سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے ملاقات کی۔ آپؐ پاخانے یا پیشاب سے فارغ ہوئے تھے۔ اس نے آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے اُسے جواب نہ دیا جب قریب ہوا کہ وہ آدمی گلی میں چھُپ جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ دیوار پر مارے۔ اور اُن دونوں سے اپنے چہرے (مبارک) کا مسح کیا پھر ہاتھ مارے اور اپنے دونوں ہاتھوں پر مسح کیا پھر اُس آدمی کو سلام کا جواب دیا اور فرمایا مَیں نے تیرے سلام کا جواب اس لئے نہیں دیا تھا کہ مَیں پاکی پر نہ تھا (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۴۳۰/۱۶ وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ قَالَ اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤْدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ حَتّٰى تَوَضَّأَ وَقَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ۔

مہاجر بن قُنفُذ سے روایت ہے کہا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ پیشاب کر رہے تھے پس اُس نے سلام کہا آپؐ نے اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپؐ نے وضو کیا پھر اس کی طرف عذر بیان کیا اور آپ نے فرمایا مَیں نے بُرا جانا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں مگر پاکی پر روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے نسائی نے حتی توضا تک اور کہا جب وضو کیا تو جواب دیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۴۳۱/۱۷ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ

اُم سلمہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجْنِبُ ثُمَّ یَنَامُ ثُمَّ یَنْتَبِہُ ثُمَّ یَنَامُ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے۔ پھر سوتے پھر بیدار ہوتے پھر سوتے۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

۴۳۲/۱۸ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهٗ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ اَفْرَغَ فَسَاَلَنِيْ فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ لَا اُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

شعبہ رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیشک ابن عباس رضہ جب جنابت کا غسل کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر ڈالتے سات بار پھر اپنا ستر دھوتے۔ ایک مرتبہ بھول گئے کہ کتنی مرتبہ پانی ڈالا ہے۔ مجھ سے پوچھا۔ میں نے کہا۔ میں نہیں جانتا۔ انہوں نے کہا۔ تیری ماں نہ رہے۔ کس چیز نے منع کیا تجھ کو۔ کہ تو جانے۔ پھر وضو کرتے۔ وضو نماز کے لئے۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہاتے۔ پھر کہتے۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہارت کرتے تھے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۴۳۳/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَائِهٖ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهٖ وَعِنْدَ هٰذِهٖ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَجْعَلُهٗ غُسْلًا وَّاحِدًا اٰخِرًا قَالَ هٰذَا اَزْكٰى وَاَطْيَبُ وَاَطْهَرُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

ابو رافع رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنی تمام بیویوں پر پھرے۔ غسل کرتے اس کے پاس اور غسل کرتے اس کے پاس۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیوں نہ غسل کیا آپ نے ایک اخیر میں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ خوب پاک کرتا ہے۔ اور بہت خوش آئند ہے۔ اور بہت ستھرا کرنا ہے۔ روایت کیا ہے اس کو احمد اور ابوداؤد نے۔

۴۳۴/۲۰ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حکم بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ یہ کہ وضو کرے آدمی عورت کے بچے ہوئے پانی سے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور زیادہ کیا اس نے بقیہ پانی عورت کے سے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۳۵/۲۱ وَعَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ

حمید حمیری سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا

لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِيْنَ كَمَا صَحِبَهٗ أَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَّلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ فِيْ أَوَّلِهٖ نَهٰى أَنْ يَّمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهٖ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ۔

میں ایک آدمی سے ملا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت (اقدس) میں چار سال تک رہا جیسے ابوہریرہؓ آپؐ کی صحبت میں رہے۔ اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے یا عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے نہائے مسددؒ نے زیادہ کیا چاہئے کہ چلو بھریں اکٹھا۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے اور زیادہ کیا احمد نے اس کے شروع میں۔ منع کیا کہ ایک ہمارا ہر روز کنگھی کرے یا غسل خانہ میں پیشاب کرے۔ روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے عبداللہ بن سرجس سے۔

بَابُ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ

پانی کے احکامات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

۴۳۶/۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوْا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهٗ تَنَاوُلًا۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرے پھر غسل کرے اس میں (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا کوئی تم میں سے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے اس حال میں کہ وہ جنبی ہو لوگوں نے کہا کہ کیسے کرے اے ابوہریرہؓ انہوں نے کہا علیحدہ لے۔

۴۳۷/۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۴۳۸/۳ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سائب بن یزید رض سے روایت ہے انہوں نے کہا میری خالہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور کہا اے اللہ کے رسولؐ میرا یہ بھانجا بیمار ہے آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی آپؐ نے وضو کیا میں نے آپؐ کے وضو کے پانی سے پیا پھر میں آپ کی پشت کی طرف کھڑا ہوا میں نے آپؐ کی مہر نبوت کو دونوں کندھوں کے درمیان دیکھا وہ چھپر کھٹ کی گھنڈی کی مانند تھی۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۴۳۹/۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ أُخْرٰى لِأَبِيْ دَاوُدَ فَإِنَّهٗ لَا يَنْجُسُ۔

ابن عمر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے متعلق سوال کیا گیا جو جنگل میں ہوتا ہے اور نوبت بنوبت چارپائے اور درندے اس میں آتے ہیں آپؐ نے فرمایا جس وقت پانی دو قلہ ہو ناپاکی کو نہیں اٹھاتا روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابو داؤد نے اور ترمذی نے اور نسائی نے اور دارمی نے اور ابن ماجہ نے ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے ناپاک نہیں ہوتا۔

۴۴۰/۵ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ تُلْقٰى فِيْهِ الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَّا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)۔

ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہا گیا اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کیا ہم بضاعہ کنویں سے وضو کریں اور وہ کنواں ہے اس میں حیض کے کپڑے کتوں کے گوشت ڈالے جاتے ہیں اور گندگی پھینکی جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابو داؤد نے اور نسائی نے۔

۴۴۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور کہا اے اللہ کے رسول ہم سمندر پر سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا پانی اٹھا کر لے جاتے ہیں اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہیں کیا ہم وضو کریں سمندر کے پانی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پاک کرنے والا ہے پانی اس کا اور حلال ہے مُردار اس کا۔ روایت کیا ہے اس کو مالک رحمہ اللہ نے ترمذی نے اور نسائی نے اور ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے۔

۴۴۲ وَعَنْ اَبِیْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِيْ اِدَاوَتِكَ قَالَ قُلْتُ نَبِيْذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَّمَاءٌ طَهُوْرٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَبُوْ زَيْدٍ مَّجْهُوْلٌ وَّصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمْ اَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوزید رضی اللہ عنہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جنوں کی رات فرمایا تیری چھاگل میں کیا ہے میں نے کہا نبیذ ہے آپ نے فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔ اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی نے آپ نے اس سے وضو کیا اور ترمذی نے کہا ابوزید رضی اللہ عنہ مجہول ہے اور صحیح ثابت ہے علقمہ رضی اللہ عنہ سے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں جنوں کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

۴۴۳ وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهٗ وَضُوْءً فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِیْ

کبشہ رضی اللہ عنہا بنت کعب بن مالک سے روایت ہے اور وہ ابن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اس کے پاس آیا کبشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے لئے وضو کا پانی ڈالا ایک بلی آئی اور اس سے پینے لگی پس ٹیڑھا کیا اس کے لئے برتن یہاں تک کہ اس سے پیا کبشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو دیکھا کہ میں تعجب سے ان کی طرف دیکھ رہی ہوں پس کہا کہ

قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

اے بھتیجی تو تعجب کرتی ہے میں نے کہا کہ ہاں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق بلی پلید نہیں ہے وہ تم پر پھرنے والی ہے یا لفظ طوافات کہا۔ روایت کیا اس کو مالک رحمہ نے اور احمد رحمہ نے اور ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے۔

۴۴۴ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

داؤد بن صالح بن دینار اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس کی مالکہ نے اُسے ہریسہ دے کر حضرت عائشہ رضہ کی طرف بھیجا اس نے کہا کہ میں نے انہیں پایا کہ وہ نماز پڑھ رہی ہیں میری طرف اشارہ کیا کہ اسے رکھ دے ایک بلی آئی اور اس سے کھانے لگی جب حضرت عائشہ رضہ اپنی نماز سے فارغ ہوئی کھایا جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور کہنے لگیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلی پلید نہیں ہے تحقیق وہ پھرنے والوں میں سے ہے تم پر اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرماتے ہیں۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۴۴۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ بِمَا أَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ وَبِمَا أَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

جابر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ ہم وضو کریں اُس پانی سے جو بچا ہے گدھوں سے آپ نے فرمایا کہ ہاں اور اس پانی سے بھی جو درندوں کا جھوٹا ہے۔ روایت کیا ہے شرح السنہ میں۔

۴۴۶ وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اغْتَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَمَيْمُونَةُ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اُم ہانی رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت میمونہ رضہ نے ایک ایسے پیالہ میں غسل کیا جس میں گندھے ہوئے آٹے کا نشان تھا روایت کیا ہے اس کو نسائی اور ابن ماجہ نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۴۷/۱۲ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ إِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عَمْرُو ابْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرٌو يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَإِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِينٌ قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِي قَوْلِ عُمَرَ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهَا مَا أَخَذَتْ فِي بُطُونِهَا وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُورٌ وَشَرَابٌ۔

۴۴۸/۱۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِي بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بُطُونِهَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُورٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۴۴۹/۱۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

تیسری فصل

یحییٰ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے انہوں نے کہا بیشک حضرت عمرؓ ایک قافلہ میں نکلے اُن میں عمروؓ بن عاص بھی تھے وہ ایک حوض پر آئے عمروؓ نے کہا اے حوض والے کیا تیرے حوض پر درندے آتے ہیں حضرت عمرؓ بن خطاب نے کہا اے حوض والے ہم کو نہ بتلا کیونکہ بے شک ہم درندوں پر آتے ہیں اور درندے ہم پر آتے ہیں۔ روایت کیا ہے اس کو مالک نے۔ اور زیادہ کیا رزین نے۔ رزین نے کہا بعض راویوں نے حضرت عمرؓ کا قول زیادہ روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ فرماتے تھے اُن درندوں کے لئے ہے جو وہ اپنے پیٹوں میں لے جاتے ہیں اور جو باقی رہے وہ ہمارے لئے پاک ہے اور قابل پینے کے ہے۔

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن حوضوں کے متعلق سوال کیا گیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہیں اُن پر درندے آتے ہیں اور کُتے اور گدھے بھی آتے ہیں اُن کی طہارت کے بارے میں آپؐ نے فرمایا اُن کے لئے ہے جو اُن کے پیٹوں نے اٹھایا اور جو باقی بچ رہا وہ ہمارے لئے پاک ہے (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے فرمایا دھوپ کے ساتھ جو پانی گرم ہو اس سے غسل نہ کرو کیونکہ وہ برص کی بیماری کا موجب ہے (روایت کیا اس کو دارقطنی نے)

بَابُ تَطْهِيرِ النَّجَاسَاتِ

نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۴۵۰/۱۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ اِذَا وَلَغَ فِیْهِ الْکَلْبُ اَنْ یَّغْسِلَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن سے کتا پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھوئے متفق علیہ۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ تمہارے ایک کے برتن کا پاک ہونا جس وقت اس میں کتا منہ ڈال جائے یہ ہے کہ اس کو سات مرتبہ دھوئے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ۔

۴۵۱/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

اور انہی (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کے پیچھے پڑے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا اس کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دو یا آپ نے ذنوبا من ماء فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے اور نہیں بھیجے گئے تم مشکل کرنے والے (روایت کیا اس کو بخاری رحمہ اللہ نے)

۴۵۲/۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَامَ یَبُوْلُ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَکُوْهُ حَتّٰی بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ ہم مسجد میں تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اعرابی آیا اور کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا باز رہ رک جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کا پیشاب بند نہ کرو اس کو چھوڑ دو اس کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے پیشاب کیا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور آپ نے اس سے فرمایا

دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِیَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَسَنَّهٗ عَلَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یہ مسجدیں اس پیشاب اور گندگی کے لائق نہیں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز اور قرآن شریف پڑھنے کے لئے ہیں یا اس کی مانند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں سے ایک آدمی کو حکم دیا وہ پانی کا ایک ڈول لایا اور اس کو پیشاب پر ڈالا۔

(متفق علیہ)

۴۵۳/۱۸ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَءَيْتَ اِحْدٰنَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک عورت نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا پس کہا اُس نے اے اللہ تعالےٰ کے رسولؐ خبر دو کہ جس وقت ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جاوے وہ کیا کرے؟ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جاوے اس کو چٹکیوں سے ملے پھر پانی کے ساتھ دھو ڈالے پھر اُس میں نماز پڑھ لے

(متفق علیہ)

۴۵۴/۱۹ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِیِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِیْ ثَوْبِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سلیمانؒ بن یسار سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے منی کے متعلق سوال کیا جو کپڑے کو لگ جائے انہوں نے کہا میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھویا کرتی تھی آپؐ نماز کے لئے نکلتے اور دھونے کا نشان کپڑے پر ہوتا۔

(متفق علیہ)

۴۵۵/۲۰ وَعَنِ الْاَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ

اسودؒ اور ہمامؒ دونوں حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی رگڑتی۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے اور علقمہ اور اسودؒ نے بھی حضرت عائشہؓ

عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَفِيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ۔

سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس میں ہے۔ پھر اس میں نماز پڑھتے۔

۴۵۶/۲۱ وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَّمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهِ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام قیس بنت محصن سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اپنی گود میں بٹھا لیا پس پیشاب کر دیا اس نے آپؐ کے کپڑے پر آپؐ نے پانی منگوایا اور اس پر چھینٹا مارا اور اس کو دھویا نہیں۔ (متفق علیہ)

۴۵۷/۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے جس وقت چمڑا (کچا) رنگ دیا جائے وہ پاک ہو جاتا ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۴۵۸/۲۳ وَعَنْهُ قَالَ تُصُدِّقَ عَلٰى مَوْلَاةٍ لِّمَيْمُوْنَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ فَقَالُوْا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُنہی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا بریرہؓ پر جو کہ حضرت میمونہؓ کی آزاد کردہ لونڈی تھی بکری صدقہ کی گئی پس وُہ مر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس سے گزرے پس آپؐ نے فرمایا کیوں نہ تم نے اس کا چمڑا اُتار لیا اس کو رنگ لیتے اس سے فائدہ اٹھاتے انہوں نے کہا وہ تو مُردار ہے فرمایا سوا اسکے نہیں اُسکا کھانا حرام کیا گیا ہے (متفق علیہ)

۴۵۹/۲۴ وَعَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيْهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سودہ رضؓ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہے سے روایت ہے انہوں نے کہا ہماری ایک بکری مر گئی ہم نے اس کے چمڑے کو رنگ لیا پھر ہم اُس میں نبیذ ڈالتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی مشک ہو گئی (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۴۶۰/۲۵ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ

لبابہؓ بنت حارث سے روایت ہے انہوں نے

كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَّاَعْطِنِيْٓ اِزَارَكَ حَتّٰى اَغْسِلَهٗ قَالَ اِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثٰى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ اَبِي السَّمْحِ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ.

کہا حسین بن علی رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھے اُس نے آپؐ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا میں نے کہا آپ اور کپڑا پہن لیں اور اپنی چادر مجھ کو دیں کہ میں دھو ڈالوں آپؐ نے فرمایا سوائے اس کے نہیں لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب کو چھینٹے مارے جاتے ہیں۔ روایت کیا اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے۔ ابوداؤد اور نسائی کی ایک روایت میں ابو سمح سے ہے کہا لڑکی کے پیشاب سے دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب سے چھینٹا دیا جاتا ہے۔

۴۶۱/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْاَذٰى فَاِنَّ التُّرَابَ لَهٗ طَهُوْرٌ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ)

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا اپنی جوتی کے ساتھ گندگی پر چلے پس تحقیق مٹی اس کیلئے پاک کر دینے والی ہے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ کے لئے اس کا معنی۔

۴۶۲/۲۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَاَةٌ اِنِّيْٓ اُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا الْمَرْاَةُ اُمُّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ.

ام سلمہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اس کو ایک عورت نے کہا کہ میں اپنا دامن دراز رکھتی ہوں اور ناپاک جگہ میں چلتی ہوں ام سلمہ رضی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پاک کر دے گا مابعد اس کا۔ روایت کیا ہے اس کو مالک رحمہ نے اور احمد نے اور ترمذی نے۔ اور ابوداؤد نے اور دارمی نے اور کہا ابوداؤد اور دارمی نے وہ عورت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی اُمِّ ولد تھی۔

۴۶۳/۲۸ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَ

مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑے پہننے اور اُن پر سوار ہونے سے منع کیا ہے

الرُّکُوْبَ عَلَیْھَا۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

روایت کیا اس کو ابو داؤد اور نسائی نے۔

۴۶۴/۲۹ وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ بْنِ اُسَامَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اَنْ تُفْتَرَشَ۔

ابو الملیح بن اسامہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑوں سے منع فرمایا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد نے اور ابو داؤد نے اور نسائی نے۔ اور زیادہ کیا ہے ترمذی اور دارمی نے یہ کہ بچھائے جائیں۔

۴۶۵/۳۰ وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ اَنَّہٗ کَرِہَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ابو الملیح رضؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مکروہ رکھا ہے درندوں کے چمڑوں کی قیمت۔ روایت کیا ترمذی نے

۴۶۶/۳۱ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُکَیْمٍ قَالَ اَتَانَا کِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَیْتَۃِ بِاِھَابٍ وَّلَا عَصَبٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے انہوں نے کہا ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط (مبارک) آیا کہ مُردار کے چمڑے یا پٹھے سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابو داؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے۔)

۴۶۷/۳۲ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ یُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَیْتَۃِ اِذَا دُبِغَتْ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مُردار کے چمڑے سے فائدہ اٹھایا جاوے جب کہ رنگ لیا جاوے۔ روایت کیا اس کو مالک نے اور ابو داؤد نے۔

۴۶۸/۳۳ وَعَنْ مَّیْمُوْنَۃَ قَالَتْ مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِّنْ قُرَیْشٍ یَّجُرُّوْنَ شَاۃً لَّھُمْ مِّثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِھَابَھَا قَالُوْا اِنَّھَا مَیْتَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطَھِّرُھَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت میمونہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے قریش کے کچھ آدمی گزرے وہ ایک مُردہ بکری کو گدھے جیسی تھی کھینچ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو فرمایا کاش کہ تم اس کا چمڑا اُتار لیتے انہوں نے کہا کہ وہ مُردار ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور کیکر کے پتے پاک کر دیتے ہیں (روایت کیا اس کو احمد نے اور ابو داؤد نے)

۴۶۹/۳۴ وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ

سلمہ بن محبق سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَلٰى أَهْلِ بَيْتٍ فَإِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوْا لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی جنگ میں ایک شخص کے گھر تشریف لائے ایک مشک وہاں لٹکی ہوئی تھی آپؐ نے پانی مانگا انہوں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ یہ مُردار تھی آپؐ نے فرمایا دباغت اس کو پاک کرنے والی ہے۔ روایت کیا ہے اس کو احمد اور ابوداؤد نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

٤٧٠/٣٥ عَنِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لَنَا طَرِيْقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيْقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

بنو عبدالاشہل کی ایک عورت روایت کرتی ہے انہوں نے کہا۔ مَیں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ۔ تحقیق مسجد کی طرف ہمارا راستہ گندا ہے۔ پس ہم کس طرح کریں جب مینہ برسائے جائیں۔ کہا اس عورت نے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا اس کے بعد اس سے اچھا راستہ نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا یہ اس کے بدلے میں ہے۔ (ابوداؤد)

٤٧١/٣٦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِئِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور زمین پر چلنے سے وضو نہیں کرتے تھے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

٤٧٢/٣٧ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کتے مسجد میں آتے اور جاتے تھے صحابہ کرام اس کی وجہ سے کسی چیز کو نہ دھوتے تھے (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

٤٧٣/٣٨ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ جَابِرٍ قَالَ

براءؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے اُن کے پیشاب سے کوئی مضائقہ

مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

نہیں۔ جابرؓ کی روایت میں ہے وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اُن کے پیشاب کا کوئی مضائقہ نہیں (احمد، دارقطنی)

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

۴۷۴ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِّلْمُقِيمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شریحؒ بن ہانی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے علیؓ بن ابی طالب سے موزوں پر مسح کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین رات مسافر کے لئے ایک دن اور ایک رات مقیم کے لئے مدت مقرر کی ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۴۷۵ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ أَخَذْتُ أُهَرِيقُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوفٍ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ

مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شمولیت کی مغیرہ رضی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے نکلے پاخانہ کے لئے میں نے چھاگل اُٹھائی جب آپؐ واپس آئے میں چھاگل سے پانی آپ کے ہاتھوں پر ڈالنے لگا آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اور منہ (مبارک) دھویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُونی جُبّہ تھا ہاتھوں کو کھولنا شروع کیا جُبّہ کی آستینیں تنگ ہوگئیں آپؐ نے جُبّہ کے نیچے سے ہاتھ نکال لئے اور جُبّہ اپنے کندھے پر رکھ لیا اور دونوں بازو دھوئے پھر پیشانی کا مسح کیا اور پگڑی پر بھی مسح کیا پھر میں آپؐ کے موزے اتارنے کے لئے جھکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو چھوڑ دے میں نے ان کو پہنا تھا جب کہ یہ پاک تھے آپؐ نے اُن دونوں پر مسح کیا۔ پھر آپ سوار ہوئے میں بھی

عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ وَ يُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ فَاَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَتْنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سوار ہوا ہم لوگوں کے پاس پہنچے وہ نماز کی طرف کھڑے ہو چکے تھے اور اُن کو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہا تھا اور ایک رکعت اُن کو پڑھا چکا تھا پس جب اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا معلوم کیا پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا آپ نے اُسے اشارہ کیا کہ یوں ہی کھڑا رہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پالی اس کے ساتھ جب اس نے سلام پھیرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوا ہم نے وہ ایک رکعت پڑھ لی جو ہم سے رہ گئی تھی (روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

۴۷۶ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا۔ رَوَاهُ الْاَثْرَمُ فِي سُنَنِهٖ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ هُوَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ۔ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى۔

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مسافر کو تین دن اور تین راتیں اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات رخصت دی جس وقت وضو کیا ہو پس موزے پہن لے یہ کہ اُن پر مسح کرلے۔ روایت کیا اس کو اثرم نے اپنی سنن میں اور ابن خزیمہ اور دارقطنی نے خطابی نے کہا وہ صحیح الاسناد ہے اسی طرح منتقی میں ہے

۴۷۷ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

صفوان بن عسال سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم دیتے تھے جب ہم مسافر ہوں کہ اپنے موزے تین دن اور تین راتیں نہ اُتاریں مگر جنابت سے لیکن نہ اُتاریں پاخانہ اور پیشاب اور سونے سے (روایت کیا ہے ترمذی نے اور نسائی نے)

۴۷۸/۵ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ - رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ مَّعْلُوْلٌ وَّسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَكَذَا ضَعَّفَهُ أَبُوْدَاؤُدَ -

مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تبوک کے غزوہ میں وضوء کرایا آپؐ نے موزے کے اُوپر اور نیچے مسح کیا۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث معلول ہے میں نے ابوزرعہ اور محمدؒ یعنی بخاریؒ سے اس کے متعلق پوچھا ان دونوں نے کہا یہ صحیح نہیں ہے اسی طرح سے ابوداؤد نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

۴۷۹/۶ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ)

اسی (مغیرہؓ بن شعبہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ موزوں پر اُوپر کی جانب سے مسح کرتے تھے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے۔

۴۸۰/۷ وَعَنْهُ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

اسی (مغیرہؓ بن شعبہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور جوربین پر نعلین کے ساتھ مسح کیا روایت کیا اس کو احمدؒ نے اور ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۴۸۱/۸ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ نَسِيْتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ نَسِيْتَ بِهٰذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاؤُدَ)

مغیرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا میں نے کہا اے اللہ تعالےٰ کے رسولؐ آپؐ بھول گئے ہیں آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تو بھولا ہے میرے رب عزّ وجلّ نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے روایت کیا ہے احمد نے اور ابوداؤد نے۔

۴۸۲/۹ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا

الدِّیْنُ بِالرَّاْیِ لَکَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰی بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاہُ وَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَلٰی ظَاہِرِ خُفَّیْہِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَلِلدَّارِمِیِّ مَعْنَاہُ)

اگر دین عقل کے ساتھ ہوتا تو موزہ کی نیچے کی جانب پر مسح کرنا بنسبت اُوپر کے بہتر ہوتا اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ موزے کے اُوپر کی جانب مسح کرتے تھے روایت کیا ہے اس کو ابُوداؤد نے اور دارمی نے معنیٰ اس کا۔

بَابُ التَّیَمُّمِ

تیمم کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۴۸۳/۱ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَی النَّاسِ بِثَلٰثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا کَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُھَا لَنَا طَھُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حذیفہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتوں کے ساتھ ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی مانند شمار کی گئی ہیں اور تمام زمین ہمارے لئے مسجد بنا دی گئی ہے اور اس کی مٹی ہمارے لئے پاک کرنے والی ہے جس وقت ہم پانی نہ پاویں (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۴۸۴/۲ وَعَنْ عِمْرَانَ قَالَ کُنَّا فِیْ سَفَرٍ مَّعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اِذَا ھُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ لَّمْ یُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَکَ یَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَۃٌ وَّلَا مَاءَ قَالَ عَلَیْکَ بِالصَّعِیْدِ فَاِنَّہٗ یَکْفِیْکَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

عمران رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے آپؐ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب اپنی نماز سے پھرے ایک آدمی کو دیکھا وہ الگ بیٹھا ہے اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی آپؐ نے فرمایا۔ تجھے کس چیز نے رُوکا ہے اے فلاں آدمی کہ تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے اس نے کہا مجھ کو جنابت پہنچی ہے اور پانی نہیں ہے آپؐ نے فرمایا لازم پکڑ تو مٹی پس وُہ کافی ہے تجھ کو۔ (متفق علیہ)

۴۸۵/۳ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

عمار رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک

اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَآءَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِيْ سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَّحْوَهٗ وَفِيْهِ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْاَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ۔

آدمی عمر بن الخطاب رض کے پاس آیا پس کہا اُس نے تحقیق میں جنبی ہوا میں نے پانی نہ پایا عمار رض نے عمر رض کو کہا کیا آپ کو یاد نہیں ہم ایک مرتبہ سفر میں تھے میں اور آپ پس آپ نے نماز نہ پڑھی میں خاک میں لوٹا اور نماز پڑھی میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی آپ نے فرمایا تجھ کو صرف اتنا ہی کافی تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر اُن میں پھونک ماری پھر اپنے منہ (مبارک) اور دونوں ہاتھوں پر مسح فرمایا روایت کیا اس کو بخاری نے اور مسلم کے لئے اسی طرح ہے اور اس میں ہے تجھ کو کافی تھا کہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتا اور اپنے چہرہ اور ہاتھوں کا مسح کر لیتا۔

۴۸۶ وَعَنْ اَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الصِّمَّةِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جِدَارٍ فَحَتَّهٗ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهٗ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ وَلَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهٗ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

ابوالجہیم رض بن حارث بن صمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے سلام کہا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کی طرف کھڑے ہوئے اُسے لاٹھی کے ساتھ کھرچا جو آپ کے پاس تھی پھر دیوار پر دونوں ہاتھ رکھے تو اپنے چہرہ (مبارک) اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر مجھ کو سلام کا جواب دیا صاحب مشکوٰۃ نے کہا میں نے یہ حدیث صحیحین میں اور حمیدی کی کتاب میں نہیں پائی لیکن اس کو محی السنہ نے شرح السنہ میں ذکر کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۴۸۷ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْیَمَسَّہٗ بَشَرَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ عَشْرَ سِنِیْنَ)

ابو ذرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی مسلمان آدمی کی طہارت ہے اگرچہ دس سال تک اُسے پانی نہ ملے جس وقت پانی پائے اپنے بدن کو لگا دے پس تحقیق یہ بہتر ہے روایت کیا ہے اس کو احمدؒ نے اور روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے اس کو نسائی نے اس کی مانند عشر سنین تک۔

۴۸۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّہٗ فِیْ رَاْسِہٖ فَاحْتَلَمَ فَسَاَلَ اَصْحَابَہٗ ھَلْ تَجِدُوْنَ لِیْ رُخْصَۃً فِی التَّیَمُّمِ قَالُوْا مَا نَجِدُ لَکَ رُخْصَۃً وَّاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَی الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِذٰلِکَ قَالَ قَتَلُوْہُ قَتَلَھُمُ اللّٰہُ اَلَا سَاَلُوْا اِذْ لَمْ یَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْہِ اَنْ یَّتَیَمَّمَ وَیُعَصِّبَ عَلٰی جُرْحِہٖ خِرْقَۃً ثُمَّ یَمْسَحَ عَلَیْھَا وَیَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِہٖ۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں نکلے ایک شخص کو ہم میں سے سر پر پتھر لگا اور اُسے زخمی کر دیا اس کو نہانے کی حاجت ہوئی اُس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کیا تم میرے لئے تیمم کرنے کی رخصت پاتے ہو انہوں نے کہا ہم رخصت نہیں پاتے جبکہ تو پانی پر قدرت رکھتا ہے اس نے غسل کیا پس وہ مرگیا جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپؐ کو خبر دی اُسکی آپؐ نے فرمایا انہوں نے اسے مار ڈالا اللہ تعالےٰ انہیں مارے اگر وہ نہیں جانتے تھے تو کیوں نہ پوچھ لیا نادانی کی بیماری کی شفا پوچھنا ہے اس کو کہنا تھا یہ کہ وہ تیمم کر لیتا اور اپنے زخم پر کپڑا باندھتا پھر اس پر مسح کر لیتا اور تمام جسم دھو لیتا روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے عطاء ابن ابی رباح عن ابن عباس رضؓ سے۔

۴۸۹ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ

ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے

خَرَجَ رَجُلَانِ فِی سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ وَلَیْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَیَمَّمَا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَصَلَّیَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِی الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلٰوۃَ بِوُضُوْءٍ وَّلَمْ یُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّةَ وَاَجْزَءَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلَّذِیْ تَوَضَّأَ وَاَعَادَ لَكَ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ وَقَدْ رَوٰی هُوَ وَاَبُوْدَاوٗدَ اَیْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُّرْسَلًا۔

کہا دو آدمی سفر پر نکلے نماز کا وقت آیا اُن کے پاس پانی نہ تھا انہوں نے تیمم کیا مٹی پاک سے اور نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر ہی اُن کو پانی مل گیا ایک شخص نے وضو کر کے نماز دُہرالی اور دوسرے شخص نے نہ دُہرائی پھر دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس بات کا ذکر کیا آپ نے اس شخص کو فرمایا جس نے نماز نہیں دُہرائی تھی تو نے سنت پالی اور تیری نماز نے تجھ سے کفایت کی اور اُس شخص کے لئے فرمایا جس نے وضو کر کے نماز دُہرائی تھی تجھ کو دُوہرا اجر ہے روایت کیا اس کو ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کیا نسائی نے اسی طرح اور روایت کیا ہے اسکو نسائی نے اور ابوداؤد نے عطاء بن یسار سے مُرسلاً۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۴۹۸ عَنْ اَبِی الْجُهَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِیَهٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَیَدَیْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابو الجہیم بن حارث بن صمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمل کنویں کی طرف سے تشریف لائے ایک آدمی آپ کو ملا اس نے سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ دیوار کے پاس آئے اپنے چہرہ (مبارک) اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر سلام کا جواب دیا۔ (متفق علیہ)

۴۹۹ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ اَنَّهٗ كَانَ یُحَدِّثُ اَنَّهُمْ تَمَسَّحُوْا وَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِیْدِ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوْا بِاَكُفِّهِمْ

عمارؓ بن یاسر سے روایت ہے کہ صحابہؓ کرام نے مٹی سے تیمم کیا اس حال میں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ نماز فجر کے لئے اپنے ہاتھ مٹی پر مار کے اپنے چہروں کا مسح کیا ایک مرتبہ پھر دوبارہ اپنے ہاتھ

الصَّعِيْدَ ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْهِهِمْ مَسْحَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِاَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ مَرَّةً اُخْرٰى فَمَسَحُوْا بِاَيْدِيْهِمْ كُلِّهَا اِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ اَيْدِيْهِمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

مٹی پر مارے پھر اپنے ہاتھوں پر کندھوں اور بغلوں تک مسح کیا ہاتھوں کی اندر کی جانب سے روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُوْنِ

غسل مسنون کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۴۹۲/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آوے ایک تمہارا جمعہ کے لئے پس چاہیئے کہ غسل کرے (متفق علیہ)

۴۹۳/۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔ (متفق علیہ)

۴۹۴/۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِیْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر حق ہے کہ غسل کرے ہر سات دن کے بعد ایک دن اس میں اپنے سر اور بدن کو دھوئے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۴۹۵/۴ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن

تَوَضَّاَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَبِھَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

وضو کیا پس فرض ادا کیا اور خوب فرض ہے اور جس نے غسل کیا پس غسل افضل ہے روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور نسائی نے اور دارمی نے۔

۴۹۶/۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا فَلْیَغْتَسِلْ۔ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَمَنْ حَمَلَہٗ فَلْیَتَوَضَّاْ۔

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مردہ کو نہلائے پس چاہیئے کہ غسل کرے روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا احمد نے اور ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور جو کوئی اُسے اٹھائے پس چاہیئے کہ وضو کرے۔

۴۹۷/۶ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنَ الْجَنَابَۃِ وَیَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَمِنَ الْحِجَامَۃِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَیِّتِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا چار چیزوں سے غسل کرنے کا جنابت سے اور جمعہ کے دن اور سینگی کھولنے سے اور میت کے غسل دینے سے روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۴۹۸/۷ وَعَنْ قَیْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّہٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

قیس رضہ بن عاصم سے روایت ہے کہ وہ مسلمان ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ بیری کے پتوں اور پانی کے ساتھ غسل کرے روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۴۹۹/۸ عَنْ عِکْرَمَۃَ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اَھْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوْا فَقَالُوْا یَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَرَی الْغُسْلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلٰکِنَّہٗ اَطْھَرُ وَخَیْرٌ لِّمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَّمْ یَغْتَسِلْ فَلَیْسَ عَلَیْہِ بِوَاجِبٍ وَّسَاُخْبِرُکُمْ کَیْفَ بَدَاَ

عکرمہ رضہ سے روایت ہے اہل عراق کے کچھ آدمی آئے اور کہنے لگے اے ابن عباس رضہ کیا تیرے خیال میں جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے انہوں نے کہا نہیں لیکن بہت پاک کرنے والا اور بہتر ہے جو شخص غسل کرے اور جو شخص غسل نہ کرے اس پر واجب نہیں ہے میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ غسل کیسے شروع ہوا لوگ فقیر تھے

الْغُسْلُ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُّقَارِبَ السَّقْفِ اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَّعَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ اٰذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِّنَ الْعَرَقِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اُون پہنتے تھے اپنی پیٹھوں پر کام کرتے تھے اُن کی مسجد تنگ اور قریب چھت والی تھی سوائے اس کے نہیں وہ چھپر ہی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گرمی کے دن نکلے اور لوگ اُونی کپڑوں میں پسینہ سے تر ہو گئے یہاں تک کہ اُن سے بُو پھیلی اُس کے سبب بعض نے بعض کو ایذا دی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بُو محسوس کی آپ نے فرمایا اے لوگو جب یہ دن آئے پس نہاؤ اور ایک تمہارا اپنی بہترین خوشبو لگا دے اور تیل استعمال کرے ابن عباس رضہ نے کہا پھر اللہ تعالے نے مال دیا اور اُون کے علاوہ سُوتی کپڑے پہننے لگے اور کام سے کفایت کئے گئے مسجد بھی کشادہ کر دی گئی اور وہ چیز جاتی رہی جو ایذا کا سبب بنتی تھی پسینہ وغیرہ سے (روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد نے)

بَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۰۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِيْهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ فَسَاَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ

انس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا تحقیق یہود جب اُن کی عورت حیض والی ہو جاتی نہ اُن کے ساتھ کھاتے اور نہ گھروں میں اُن کے ساتھ جمع رہتے صحابہ کرام رضہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی سوال کرتے ہیں آپ سے حیض کے

عَنِ الْمَحِيْضِ اَلْاٰيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدَ فَقَالُوْا مَا يُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلُ اَنْ يَّدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ فَجَاءَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا اَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ فِيْ اٰثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا اَنَّهٗ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

متعلق آخر آیت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرو تم سب کچھ سوائے جماع کے یہ خبر یہود کو پہنچی انہوں نے کہا نہیں ارادہ کرتا یہ شخص کہ ہمارے دین کے کسی امر کو چھوڑے مگر اس میں ہماری مخالفت کرتا ہے اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر آئے اور کہا ان دونوں نے کہ اے اللہ کے رسول یہود ایسا اور ایسا کہتے ہیں کیا ہم اُن سے جماع بھی نہ کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ (مبارک) متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ ان پر خفا ہو گئے ہیں وہ دونوں نکلے اُن کو دودھ کا تحفہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سامنے آیا آپ نے اُن کے پیچھے بھیجا پس اُن کو پلایا پس ان دونوں نے جان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خفا نہیں ہوئے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۵۰۱/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّكِلَانَا جُنُبٌ وَّكَانَ يَأْمُرُنِيْ فَاَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ وَّكَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهٗ اِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی برتن سے غسل کیا اور ہم دونوں جنبی تھے اور مجھ کو فرماتے میں تہ بند باندھ لیتی پس آپ مجھ سے مباشرت کرتے اور میں حائض ہوتی اور آپ اپنا سر (مبارک) میری طرف نکالتے اور آپ حالتِ اعتکاف میں ہوتے میں دھوتی اسکو اور میں حائض ہوتی

۵۰۲/۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ۔

اسی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں پانی پیتی تھی اور میں حیض والی ہوتی پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی پس آپ اپنا منہ (مبارک) رکھتے جس جگہ میں نے منہ رکھا تھا پس آپ پیتے اور میں ہڈی چوستی اور میں حائضہ ہوتی پھر میں وہ ہڈی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اپنا منہ اس جگہ رکھتے جہاں میں نے

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

رکھا تھا (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۵۰۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِي حِجْرِي وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور اسی (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تکیہ کرتے اور میں حائض ہوتی اور آپ قرآن شریف پڑھتے۔ (متفق علیہ)

۵۰۴ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ اِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اسی (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو مسجد سے چھوٹا بوریا پکڑا میں نے کہا میں حائضہ ہوں آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے

۵۰۵ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَاَنَا حَائِضٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت میمونہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر میں نماز پڑھتے اور اس کا بعض حصہ مجھ پر ہوتا اور بعض آپؐ پر اور میں حائضہ ہوتی۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۰۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَكِيْمٍ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی عورت کے ساتھ حیض کی حالت میں یا پیچھے سے صحبت کرے یا کاہن کے پاس جائے اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اُتارا گیا ہے اُس کے ساتھ کفر کیا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے ابن ماجہ نے دارمی نے اور ان دونوں کی روایت میں ہے کاہن جو کچھ کہتا ہے اس کی تصدیق کرے پس وہ کافر ہوا ترمذی نے کہا۔ ہم اس حدیث کو نہیں جانتے مگر حکیم اثرم عن ابی تمیمہ عن ابی ہریرہؓ کی روایت سے۔

۵۰۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَاَتِيْ وَ

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ میرے لئے میری عورت سے

هِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ. رَوَاهُ رَزِينٌ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

جب حیض والی ہو کیا حلال ہے آپ نے فرمایا وہ چیز جو تہبند کے اوپر ہے اور اس سے بچنا افضل ہے روایت کیا اس کو رزین نے محی السنۃ نے کہا اس کی سند قوی نہیں ہے

۵۰۸/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے جب وہ حیض والی ہو پس چاہیے کہ آدھا دینار صدقہ کرے روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے نسائی نے اور دارمی نے اور ابن ماجہ نے

۵۰۹/۱۰ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِينَارٌ وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِينَارٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور انہی (ابن عباسؓ) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر خون حیض کا سرخ ہے پس ایک دینار اور جب زرد ہو تو نصف دینار روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۱۰/۱۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنُكَ بِأَعْلَاهَا.

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا)

زید بن اسلم سے روایت ہے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا پس کہا کیا چیز میرے لئے حلال ہے میری بیوی سے جب وہ حیض والی ہو پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر مضبوطی کے ساتھ تہبند باندھ لے پھر کام تیرا اس کے اوپر سے ہے (روایت کیا ہے اس کو مالکؒ نے اور دارمی نے مرسل)

۵۱۱/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ فَلَمْ نَقْرَبْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتّٰى نَطْهُرَ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت میں حیض والی ہوتی میں اترتی بچھونے سے بوریے پر پس ہم رسول اللہ کے قریب نہ ہوتیں اور آپ کے نزدیک نہ ہوتیں یہاں تک کہ پاک نہ ہو جاتیں (ابوداؤد)

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۱۲/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّ لَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّیْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا فاطمہ بنت ابی حبیش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں پس کہا اے اللہ کے رسول میں عورت ہوں کہ استحاضہ کی جاتی ہوں اور کبھی پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا یہ خون ایک رگ کا ہے حیض نہیں ہے جب تیرا حیض آئے نماز کو چھوڑ دے اور جس وقت جاتا رہے پس اپنے سے خون دھو پھر نماز پڑھ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۱۳/۲ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِیْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهٗ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِیْ وَ صَلِّیْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت کرتے ہیں کہ اُسے استحاضہ آتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا جس وقت حیض کا خون ہو تحقیق وہ خون سیاہ ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے جب خون ایسا ہو تو نماز سے بند رہ اور جب دوسرا ہو پس وضو کر اور نماز پڑھ وہ خون رگ کا ہے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے اس کو نسائی نے)

۵۱۴/۳ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِیْ وَالْاَيَّامِ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خون ڈالتی تھی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا آپ نے فرمایا وہ دنوں اور راتوں کی گنتی شمار کرے جن میں اُسے ہر مہینہ اُس

الَّتِیْ کَانَتْ تَحِیْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَهَا الَّذِیْٓ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَبُوْ دَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَى النَّسَائِیُّ مَعْنَاهُ

بیماری کے لگنے سے پہلے خون آتا تھا پس وہ اُس کا اندازہ ہر مہینہ میں نماز چھوڑ دے جب وقت گزر جائے تو غسل کرے پھر لنگوٹ باندھے پھر نماز پڑھے (روایت کیا ہے اس کو مالک نے اور روایت کیا ہے ابوداؤد نے اور دارمی نے اور روایت کیا ہے نسائی نے معنیٰ اس کا۔

۵۱۵ وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ یَحْیٰی بْنُ مَعِیْنٍ جَدُّ عَدِیٍّ اِسْمُهٗ دِیْنَارٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَیَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِیْ کَانَتْ تَحِیْضُ فِیْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ وَّتَصُوْمُ وَتُصَلِّیْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

عدی بن ثابت اپنے باپ سے اس کا باپ عدی کے دادا سے روایت کرتا ہے یحییٰ بن معین نے کہا عدی کے دادا کا نام دینار تھا وُہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے آپؐ نے استحاضہ والی عورت کے متعلق فرمایا اپنے حیض کے دن جن میں وہ حیض گزارتی ہے نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے اور روزے رکھے اور نماز پڑھے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے)

۵۱۶ وَعَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ کُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَیْضَةً کَثِیْرَةً شَدِیْدَةً فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَفْتِیْهِ وَاُخْبِرُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ فِیْ بَیْتِ اُخْتِیْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْٓ اُسْتَحَاضُ حَیْضَةً کَثِیْرَةً شَدِیْدَةً فَمَا تَاْمُرُنِیْ فِیْهَا قَدْ مَنَعَتْنِی الصَّلٰوةَ وَالصِّیَامَ قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْکُرْسُفَ فَاِنَّهٗ یُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ اَکْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِیْ قَالَتْ هُوَ اَکْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِیْ ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ اَکْثَرُ مِنْ

حمنہؓ بنت جحش سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ مجھے بہت زیادہ استحاضہ کا خون آتا تھا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت (اقدس) میں حاضر ہوئیں آپؐ سے فتویٰ پوچھتی تھی اور خبر دینا چاہتی تھی مَیں نے آپ کو اپنی بہن زینبؓ بنت جحش کے گھر میں پایا مَیں نے کہا کے اللہ کے رسولؐ مجھے سخت استحاضہ کا خون آتا ہے آپ مجھے اُس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں اس نے مجھ کو نماز اور رُوزے سے رُوک دیا ہے آپؐ نے فرمایا مَیں تیرے لئے رُوئی بیان کرتا ہوں تحقیق وہ لے جاتی ہے خون کو اُس نے کہا وہ اُس سے زیادہ ہے آپؐ نے فرمایا لگام کی مانند کپڑا باندھ اس نے کہا وہ اُس سے بھی زیادہ ہے۔ پس آپؐ نے فرمایا رکھ تو کپڑا اُس

ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيَّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْاٰخَرِ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ قَالَ لَهَا اِنَّمَا هٰذِهٖ رَكْضَةٌ مِّنْ رَّكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّيْ ثَلٰثًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ فَاِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِيْ كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَآءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيْقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِيْنَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَآءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِيْ وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِيْ وَصُوْمِيْ اِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

نے کہا وہ اس سے زیادہ ہے سوائے اس کے نہیں میں ڈالتی ہوں اس خون کو ڈالنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے دو باتوں کا حکم کرتا ہوں اُن میں سے جو تو کرے گی تجھے کفایت کرے گی اگر تو دونوں پر قدرت رکھے تو خوب جاننے والی ہے آپؐ نے فرمایا یہ شیطان کا لات مارنا ہے تو حیض کے چھ یا سات دن شمار کر اللہ تعالےٰ کے علم میں پھر غسل کر پھر جب تو دیکھے کہ تو پاک ہو چکی ہے اور صاف ہو گئی ہے تئیس دن اور رات نماز پڑھ یا چوبیس دن رات اور رُوزے رکھ یہ بات تجھ کو کفایت کرتی ہے اسی طرح ہر مہینے کیا کر جیسے عورتیں حائض ہوتی ہیں اور جس طرح پاک ہوتی ہیں اپنے حیض اور پاک ہونے کے وقت پر اور اگر تو قدرت رکھے یہ کہ تاخیر کر دے تو ظہر کو اور جلدی کرے نماز عصر کو پس غسل کر اور دونوں نمازوں کو جمع کر لے اور تاخیر کر تو مغرب میں اور جلدی کرے عشاء میں پھر غسل کر تو اور اُن دونوں نمازوں کو جمع کر لے پس اس طرح کر اور غسل کر تو فجر کی نماز کے لئے اور رُوزے رکھ اگر تجھے طاقت ہے اس پر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں حکموں میں سے یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

(روایت کیا ہے اس کو احمدؒ نے اور ابوداؤد نے اور ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۱۷/۶ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ

اسماء بنت عمیس سے روایت ہے انہوں نے کہا

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَوَضَّأُ فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ۔

میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ فاطمہ بنت ابی جبیش کو استحاضہ کی بیماری ہے اس نے اتنی اتنی مدت سے نماز نہیں پڑھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ تحقیق یہ شیطان کی طرف سے ہے ایک لگن میں بیٹھے جب پانی کے اُوپر زردی دیکھے ظہر اور عصر کے لئے غسل کرے اور مغرب اور عشاء کے لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل اور اُن کے درمیان وضو کرے روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور کہا کہ روایت کیا مجاہدؒ نے ابن عباس رضؓ سے جب اُس پر غسل دشوار ہوا اس کو حکم دیا کہ دو نمازوں کو جمع کرلے

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

۵۱۸/۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور جمعہ سے لے کر جمعہ تک اور رمضان سے لے کر رمضان تک اُن گناہوں کا کفارہ ہیں جو اُن کے درمیان ہوتے ہیں جب کبیرہ گناہوں سے بچا جائے روایت کیا اس کو مسلم نے

۵۱۹/۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا

اسی (ابوہریرہ رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبر دو اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے کے سامنے سے نہر جاری گزرتی ہو اور وہ ہر روز پانچ مرتبہ اُس میں غسل کرے کیا اس کی میل

لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

باقی رہ جائے گی صحابہ کرام رضہ نے عرض کیا اس کی میل باقی نہ رہے گی آپ نے فرمایا یہ پانچوں نمازوں کی مثال ہے اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ گناہوں کو مٹا دیتا ہے (متفق علیہ)

۵۲۰/۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِيْ هٰذَا قَالَ لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن مسعود رضہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور خبر دی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور نماز کو قائم رکھ دن کے دونوں طرفوں میں اور چند ساعات رات کے تحقیق نیکیاں مٹا دیتی ہیں برائیاں اس آدمی نے کہا یہ میرے لئے خاص ہے (یا سب کے لئے) آپ نے فرمایا میری ساری امت کے لئے اور ایک روایت میں ہے میری امت سے جو اس پر عمل کرے گا (متفق علیہ)

۵۲۱/۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْاَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ اَوْ حَدَّكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضہ سے روایت ہے ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں حد تک پہنچ چکا ہوں مجھ پر وہ قائم کرو آپ نے اس سے کچھ نہ پوچھا اور نماز کا وقت آگیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے وہ آدمی کھڑا ہوا۔ اُس نے کہا اے اللہ کے رسول میں حد کو پہنچا ہوں اللہ تعالیٰ کا حکم مجھ پر قائم کرو آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی تو نے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ معاف کر دیا ہے یا فرمایا کہ حد تیری۔ (متفق علیہ)

۵۲۲/۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا

ابن مسعود رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا وقت

قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِهِنَّ وَلَوِاسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِیْ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

پر نماز پڑھنا میں نے کہا پھر کون سا عمل آپ نے فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا میں نے کہا پھر کون سا آپ نے فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا کہا عبداللہ نے مجھ کو یہ باتیں آپ نے بتلائیں اگر زیادہ پوچھتا زیادہ بتلاتے (متفق علیہ)

۵۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے اور کفر کے درمیان نماز کا چھوڑ دینا ہے روایت کیا اس کو مسلم نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۲۴ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْئَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ کَانَ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَرَوٰی مَالِكٌ وَّالنَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ۔

عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو فرض کیا ہے جو ان کا وضو اچھی طرح کرے اور وقت پر انہیں پڑھے اور اُن کا رکوع اور خشوع مکمل کرے اس کے لیئے اللہ تعالیٰ پر عہد ہے کہ اُسے بخش دے اور جو کوئی نہ کرے اس کا اللہ تعالیٰ پر عہد نہیں ہے اگر چاہے اس کو بخش دے اور اگر چاہے اُسے عذاب دے روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے اور روایت کیا مالک نے اور نسائی نے اس کی مانند۔

۵۲۵ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَکُمْ وَاَدُّوْا زَکٰوةَ اَمْوَالِکُمْ وَاَطِیْعُوْا ذَا اَمْرِکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّکُمْ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

ابوامامہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی پانچ نمازیں پڑھو اپنے مہینے کے روزے رکھو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حاکم کی تابعداری کرو اپنے رب کی جنت میں تم داخل ہو جاؤ گے (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے)

۵۲۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہٖ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ۔

اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دُو جبکہ وہ سات برس کے ہوں اور نماز نہ پڑھنے پر اُن کو مارو جبکہ وہ دس برس کے ہوں اور خواب گاہوں میں اُن کو الگ الگ کر دو۔ (روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد نے اسی طرح روایت کیا اس کو شرح السنہ میں اسی سے اور مصابیح میں ہے سبرہ بن معبد سے۔)

۵۲۷ / ۱۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

بریدہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ عہد جو ہمارے اور منافقوں کے درمیان ہے نماز ہے پس جس نے اس کو چھوڑ دیا اُس نے کفر کیا۔ روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۲۸ / ۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَّقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ

عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس کہا اس نے اے اللہ کے رسولؐ مدینہ کے کنارے پر میں نے ایک عورت کو گلے لگایا اور میں اس سے پہنچا ہوں اس چیز کو کہ کم ہے کہ میں نے صحبت کی ہو اور میں یہ موجود ہوں جو میرے متعلق آپ چاہیں حکم لگائیں حضرت عمرؓ نے اُسے کہا اللہ تعالیٰ نے تجھ پر پردہ ڈالا ہے تو بھی اپنے نفس پر پردہ ڈالتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے آدمی بھیجا اور اسے بلایا اور اس پر یہ آیت پڑھی اور نماز قائم کر دن کے دونوں طرفوں میں اور رات کی چند ساعات میں تحقیق نیکیاں برائی کو لے جاتی ہیں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے یہ نصیحت

ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللهِ هٰذَا لَهٗ خَاصَّةً فَقَالَ بَلْ لِّلنَّاسِ كَافَّةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہے لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا اے اللہ کے نبی کیا یہ اس کے لئے خاص ہے آپ نے فرمایا نہیں سب لوگوں کے لئے ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۲۹/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابوذرؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موسم سرما میں باہر نکلے اور درختوں کے پتے جھڑتے تھے آپ نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑ کر انہیں ہلایا پتے اُن سے جھڑنے لگے کہا آپ نے فرمایا اے ابوذرؓ میں نے کہا میں حاضر ہوں اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا مسلمان بندہ البتہ نماز پڑھتا ہے ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا اُس سے گناہ گر جاتے ہیں۔ جیسے پتے اس درخت سے جھڑتے ہیں (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

۵۳۰/۱۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غَفَرَ اللهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

زید بن خالد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو رکعت نماز پڑھی اُن میں سہو نہ کیا اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہ معاف کر دے گا (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

۵۳۱/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ایک روز نماز کا ذکر کیا اور فرمایا جس نے اس کی محافظت کی وہ نماز اس کے لئے نورانیت کا سبب اور دلیل اور نجات کا ذریعہ قیامت کے دن ہوگی اور جو کوئی محافظت نہیں کرے گا اس کے لئے نور دلیل اور نجات کا سبب نہ ہوگی اور وہ قیامت کے دن قارون فرعون ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور دارمی نے اور بیہقی نے

وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

شعب الایمان میں۔

۵۳۲/۱۵ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کسی چیز کے اعمال میں چھوڑنے کو کفر نہیں خیال کرتے تھے سوائے نماز کے۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔

۵۳۳/۱۶ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَہَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّہَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

ابوالدرداءؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے دوست نے مجھ کو وصیت کی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے اور جلایا جائے اور فرض نماز نہ چھوڑ جان بوجھ کر جس نے جان بوجھ کر فرض نماز ترک کر دی اس سے ذمہ بری ہوا اور شراب نہ پی کیونکہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

بَابُ الْمَوَاقِیْتِ

نماز کے اوقات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۳۴/۱ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّہْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ کَطُوْلِہٖ مَا لَمْ یَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ یَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کا وقت ہے جس وقت ڈھلے دوپہر اور آدمی کا سایہ اس کے طول کی مانند ہو جب تک عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کا وقت ہے جب تک زرد نہ ہو سورج اور مغرب کی نماز کا وقت ہے جب تک شفق غائب نہ ہو اور عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے اور صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے لے کر جب تک سورج طلوع نہ ہو جب سورج نکل آئے نماز سے رک جا کیونکہ وہ شیطان کے دو

فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۳۵ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهٗ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي اَمَرَهٗ فَاَبْرِدْ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ بِهَا فَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اٰخِرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بریدہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے وقت کے متعلق سوال کیا آپؐ نے فرمایا ان دو دنوں میں ہمارے ساتھ نماز پڑھ جب سورج کا زوال ہوا آپ ؐ نے حضرت بلال رضؓ کو حکم دیا کہ اذان کہے پھر اسے حکم دیا کہ ظہر کی اقامت کہے پھر اس کو حکم دیا کہ عصر کی نماز قائم کر جبکہ سورج بلند سفید اور صاف تھا پھر اسکو حکم دیا اس نے مغرب کی نماز قائم کی جب سورج غروب ہوا پھر اس کو حکم دیا اس نے عشاء کی نماز قائم کی جس وقت شفق غائب ہوئی پھر اس کو حکم دیا اُس نے فجر کی نماز قائم کی جب فجر نمودار ہوئی جب دوسرا دن ہوا بلال رضؓ کو حکم دیا کہ ٹھنڈا کرے ظہر کی نماز کو اس نے اچھی طرح اس کو ٹھنڈا کیا اور عصر کی نماز پڑھی جبکہ آفتاب بلند تھا اور تاخیر کیا اس وقت سے جو اس کے لئے تھا اور مغرب کی نماز شفق غروب ہونے سے پہلے پڑھی اور عشاء کی نماز پڑھی جب کہ ایک تہائی رات گزر چکی تھی اور صبح کی نماز پڑھی اس کو روشن کیا پھر آپؐ نے فرمایا نماز کا وقت پوچھنے والا کہاں ہے اُس شخص نے کہا اے اللہ کے رسول میں حاضر ہوں آپؐ نے فرمایا تمہاری نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے جس کو تم نے دیکھ لیا ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۳۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّنِیْ جِبْرِیْلُ عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلّٰی بِیَ الظُّھْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاکِ وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِّثْلَہٗ وَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَآءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ حِیْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَی الصَّآئِمِ فَلَمَّا کَانَ الْغَدُ صَلّٰی بِیَ الظُّھْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّہٗ مِثْلَہٗ وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّہٗ مِثْلَیْہِ وَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَآءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ ھٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِکَ وَالْوَقْتُ مَا بَیْنَ ھٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

دوسری فصل

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیت اللہ کے نزدیک جبریلؑ نے میری دو بار امامت کی مجھ کو ظہر کی نماز پڑھائی اور سورج کا سایہ تسمہ کے برابر تھا اور عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مانند ہوگیا اور مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ دار افطار کرتا ہے اور عشاء کی نماز پڑھائی جب شفق غائب ہوئی اور فجر کی نماز پڑھائی جب کھانا اور پینا روزہ دار پر حرام ہوتا ہے جب دوسرا دن ہوا مجھ کو ظہر کی نماز پڑھائی جب اُس کا سایہ اس کی مانند تھا اور عصر کی نماز پڑھائی جب اُس کا سایہ دو مثل کی مانند ہوا اور مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ دار افطار کرتا ہے۔ اور عشاء کی نماز پڑھائی ایک تہائی رات گزرنے پر اور فجر کی نماز پڑھائی جب اچھی طرح روشنی ہوئی پھر میری طرف دیکھا اور کہا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ وقت تجھ سے پہلے انبیاء کا ہے اور وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔

(روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۷ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَیْئًا فَقَالَ لَہٗ عُرْوَۃُ اَمَا اِنَّ جِبْرَئِیْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰی اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ یَا عُرْوَۃُ

تیسری فصل

ابن شہابؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک دن عصر کی نماز تاخیر سے پڑھی عروہؓ نے اُسے کہا خبردار حضرت جبریلؑ اُترے اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھی عمرؒ نے عروہؓ سے کہا تو جان کیا کہتا ہے اے عروہؓ اس نے کہا میں

فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَّنِىْ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ يَحْسِبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلٰوٰتٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے بشیر بن ابی مسعود سے سُنا اس نے کہا میں نے ابو مسعود رضہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے جبریلؑ اُترے پس میری امامت کی میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی پھر اس کے ساتھ نماز پڑھی پھر اس کے ساتھ نماز پڑھی پھر اس کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اُس کے ساتھ نماز پڑھی حضرتؐ اپنی اُنگلیوں سے حساب کرتے تھے پانچ نمازوں کا۔ (متفق علیہ)

۵۳۸/۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اِنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِىْ الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اِنْ كَانَ الْفَيْءُ ذِرَاعًا اِلٰى اَنْ يَّكُوْنَ ظِلُّ اَحَدِكُمْ مِّثْلَهٗ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ فَمَنْ نَّامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ فَمَنْ نَّامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُّشْتَبِكَةٌ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عمرؓ بن الخطاب سے روایت ہے انہوں نے اپنے عاملوں کی طرف لکھا تحقیق تمہارے کاموں میں نہایت ضروری کام میرے نزدیک نماز ہے جس نے اس کی محافظت کی۔ اس نے حفاظت کی اپنے دین کی اور جس نے اس کو ضائع کر دیا وہ اس چیز کو جو نماز کے سوا ہے۔ بہت ضائع کرنے والا ہے پھر لکھا ظہر کی نماز پڑھو جب سایہ زوال کا ایک گز ہو یہاں تک کہ ایک مثل ہو جائے۔ اور عصر اُس وقت پڑھو جب سُورج بلند سفید صاف ہو اندازہ اس کا کہ سوار چھ یا نو (۹) کوس سورج غروب ہونے سے پہلے سفر طے کرلے اور مغرب پڑھو جب سُورج غروب ہو اور عشا جس وقت شفق غائب ہو ایک تہائی رات تک پس جو شخص سوئے اس کی آنکھیں نہ سوئیں پس جو شخص سوئے اس کی آنکھیں نہ سوئیں پس جو شخص سوئے اس کی آنکھیں نہ سوئیں اور صبح کی نماز پڑھو۔ جبکہ ستارے ظاہر ہوں جمع ہو کر چمکنے والے (روایت کیا اسکو مالکؒ نے

۵۳۹/۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِى الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ

ابن مسعود رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی نماز کا اندازہ گرمیوں میں تین قدم سے پانچ قدم تک اور سردیوں میں پانچ قدم

اِلٰی خَمْسَۃِ اَقْدَامٍ وَّفِی الشِّتَآءِ خَمْسَۃَ اَقْدَامٍ اِلٰی سَبْعَۃِ اَقْدَامٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

سے لے کے سات قدم تک۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے۔

بَابُ تَعْجِیْلِ الصَّلٰوۃِ

جلدی نماز پڑھنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۴۰ عَنْ سَیَّارِبْنِ سَلَامَۃَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِیْ عَلٰی اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ فَقَالَ لَہٗ اَبِیْ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَۃَ فَقَالَ کَانَ یُصَلِّی الْھَجِیْرَ الَّتِیْ تَدْعُوْنَھَا الْاُوْلٰی حِیْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَیُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰی رَحْلِہٖ فِیْ اَقْصَی الْمَدِیْنَۃِ وَالشَّمْسُ حَیَّۃٌ وَّنَسِیْتُ مَا قَالَ فِی الْمَغْرِبِ وَکَانَ یَسْتَحِبُّ اَنْ یُّؤَخِّرَ الْعِشَآءَ الَّتِیْ تَدْعُوْنَھَا الْعَتَمَۃَ وَکَانَ یَکْرَہُ النَّوْمَ قَبْلَھَا وَالْحَدِیْثَ بَعْدَھَا وَکَانَ یَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ حِیْنَ یَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِیْسَہٗ وَیَقْرَأُ بِالسِّتِّیْنَ اِلَی الْمِائَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَّلَا یُبَالِیْ بِتَاْخِیْرِ الْعِشَآءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَلَا یُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَھَا وَالْحَدِیْثَ بَعْدَھَا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

سیار بن سلامہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں اور میرے باپ ابوبرزہ اسلمی پر داخل ہوئے میرے باپ نے اُسے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کس طرح پڑھتے تھے اس نے کہا ظہر کی نماز جس کو تم پہلی نماز کہتے ہو جب دوپہر ڈھلتی اس وقت پڑھتے اور عصر کی نماز پڑھتے کہ ایک ہمارا مدینہ کے کنارے پر اپنے مکان میں آتا اس وقت سورج زندہ ہوتا اور مغرب کے متعلق جو کچھ کہا میں بھول گیا ہوں اور آپ عشاء کی نماز کو جس کو تم عتمہ کہتے ہو دیر سے پڑھنا پسند کرتے تھے اور آپ عشاء سے پہلے سونا اور بعد میں باتیں کرنا ناپسند فرماتے تھے اور صبح کی نماز سے فارغ ہوتے جس وقت کہ آدمی اپنے ہمنشین کو پہچان لیتا اور ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے ایک روایت میں ہے آپ پرواہ نہیں کرتے تھے کہ عشاء کو ایک تہائی رات تک مؤخر کر دیں اور عشاء سے پہلے سونا اور بعد میں باتیں کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۴۱ وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ

محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے جابر بن عبداللہ سے نبی

عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَّالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوْا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا کہا آپ ظہر کی نماز دوپہر ڈھلے پڑھتے اور عصر کی نماز جب کہ سورج زندہ ہوتا اور مغرب جس وقت سورج غروب ہوتا۔ اور عشاء کی نماز اگر لوگ جلد اکھٹے ہو جاتے تو جلد پڑھ لیتے اور اگر دیر سے جمع ہوتے تو دیر سے پڑھتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے (متفق علیہ)

۵۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ)

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم جس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھتے گرمی سے بچاؤ کے لئے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔ متفق علیہ اور اس کے لفظ بخاری کے ہیں۔

۵۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ أَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ أَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُوْمِهَا وَأَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيْرِهَا.

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لو بخاری کی ایک روایت میں ہے ابوسعیدؓ سے کہ نماز ظہر کو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کے بھاپ کی وجہ سے ہے۔ اور آگ نے اپنے رب کی طرف شکایت کی کہ اے میرے رب میرے بعض نے بعض کو کھا لیا ہے اللہ تعالیٰ نے اُسے دو سانس لینے کا اذن دیا کہ ایک سانس سردیوں میں اور ایک سانس گرمی میں شدت اس چیز کی کہ تم پاتے ہو گرمی سے اور شدت اس چیز کی کہ تم پاتے ہو سردی سے متفق علیہ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے شدت کی گرمی جو پاتے ہو یہ دوزخ کی گرمی کیوجہ سے ہے اور شدت کی سردی اس کے سرد سانس کیوجہ سے ہے۔

۵۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے جب کہ سورج بلند اور زندہ ہوتا جانے والا اوالی مدینہ کی طرف جاتا

الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن کے پاس پہنچتا اور سورج بلند ہوتا مدینہ کے بعض عوالی چار کوس یا اس کے مانند فاصلہ پر تھے۔ (متفق علیہ)

۵۴۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (انس رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نماز منافق کی ہے کہ سورج کا انتظار کرتے ہوئے بیٹھا رہتا ہے یہاں تک کہ جب زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے کھڑا ہوتا ہے پس چار ٹھونگیں مارتا ہے اللہ کا ذکر اُن میں نہیں کرتا مگر تھوڑا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے

۵۴۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا اس کے اہل وعیال اور مال لوٹ لیا گیا۔ (متفق علیہ)

۵۴۷ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بریدہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے عمل باطل ہو گئے (روایت کیا ہے اس کو امام بخاری رحؒ نے)

۵۴۸ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رافع بن خدیج سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے ہم میں ایک پھرتا اور وہ اپنے تیر کے گرنے کی جگہ دیکھتا۔ (متفق علیہ)

۵۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعَتَمَةَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا صحابہ کرام رضؓ عشاء کی نماز شفق غائب ہونے سے لے کر ایک تہائی رات کے درمیان تک پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۵۰ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اسی (حضرت عائشہ رضؓ) سے روایت ہے انہوں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے جب عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی پھرتیں اندھیرے کے سبب ان کو پہچانا نہ جاتا۔ (متفق علیہ)

۵۵۱/۱۲ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قتادہ رض انس رض سے روایت کرتے ہیں بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت رض نے سحری کھائی جب سحری سے فارغ ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیطرف کھڑے ہوئے پس ہم کو نماز پڑھائی ہم نے انس رض کو کہا ان کے سحری سے فارغ ہو کر نماز میں داخل ہونے کے درمیان کتنا وقفہ تھا انہوں نے کہا اندازہ اتنے وقت کا کہ کوئی آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔ روایت کیا ہے اس کو بخاری نے۔

۵۵۲/۱۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلٰوةَ أَوْ يُؤَخِّرُونَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو ذر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تیرا کیا حال ہوگا جب تجھ پر ایسے سردار مسلط ہوں گے جو نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے یا اس کے وقت سے تاخیر کریں گے میں نے کہا آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر پڑھ لے اگر ان کے ساتھ نماز کو پائے پڑھ لے پس تحقیق وہ تیرے لیے نفل ہوگی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۵۳/۱۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے ایک رکعت پالی پس اس نے نماز صبح کی پالی اور جس نے ایک رکعت عصر کی سورج غروب ہونے سے پہلے پالی اس نے عصر کی نماز پالی۔ (متفق علیہ)

۵۵۴/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عصر کی نماز

سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کی ایک رکعت پالی سورج غروب ہونے سے پہلے پس چاہیئے کہ وُہ اپنی نماز کو مکمل کرے اور جب صُبح کی نماز سے ایک رکعت پالے اس سے پہلے کہ سورج طلوع ہو وُہ اپنی نماز کو پورا کرے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۵ / ۱۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّسِيَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز بھول گیا یا اس سے سُو گیا اُس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے اسے پڑھ لے ایک روایت میں ہے اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے مگر یہی۔ (متفق علیہ)

۵۵۶ / ۱۷ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو جانے میں کوئی قصور نہیں سوائے اس کے نہیں قصور بیداری میں ہے جس وقت ایک تمہارا نماز بھول جائے یا اس سے سو جائے اس کو پڑھ لے جب اُس کو یاد آئے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اور قائم کر نماز میرے یاد کرنے کے وقت روایت کیا اس کو مسلم نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۵۷ / ۱۸ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَّا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفُوًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ تین چیزوں میں دیر نہ کر نماز جس وقت اس کا وقت آئے اور جنازہ جس وقت تیار ہو اور عورت بیوہ جب تو اس کا ہم قوم پائے روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۵۵۸ / ۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اول وقت اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کا ہے اور آخری وقت اللہ تعالےٰ کے معاف

الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کر دینے کا سبب ہے روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔

۵۵۹/۲۰ وَعَنْ اُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يُرْوَى الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

ام فروہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا نماز کو اول وقت پر پڑھنا روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابوداؤد نے ترمذی نے کہا یہ حدیث روایت نہیں کی جاتی مگر عبداللہ بن عمر عمریؓ کی حدیث سے اور محدثین کے نزدیک وہ قوی نہیں ہے۔

۵۶۰/۲۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی آخر وقت پر دو بار نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ وفات دی آپ کو اللہ تعالےٰ نے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۶۱/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ اَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰى اَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ۔

ابوایوبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت ہمیشہ بھلائی پر رہے گی یا آپ نے فرمایا فطرت پر جب تک مغرب کو مؤخر نہ کریں گے یہاں تک کہ بہت ہوں ستارے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا دارمی نے ابن عباسؓ سے۔

۵۶۲/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا میں حکم کرتا کہ تاخیر کریں عشاء کی نماز کو تہائی رات یا آدھی رات تک روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے۔

۵۶۳/۲۴ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نماز کو تاخیر سے پڑھو تحقیق تم اس کے ساتھ دوسری تمام امتوں پر فضیلت دیئے گئے ہو اور تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔ روایت کیا اس

قَبْلَكُمْ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

کو ابوداؤد نے۔

۵۶۴/۲۵ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اس عشاءِ آخرہ کے وقت کو خوب اچھی طرح جانتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پڑھتے تھے جس وقت تیسری رات کا چاند ڈوبتا۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے۔

۵۶۵/۲۶ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔

رافع بن خدیج سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روشنی میں پڑھو تم نماز فجر کو پس یہ بات بہت بڑی ہے واسطے اجر کے۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور دارمی نے اور نسائی نے نسائی نے یہ لفظ نقل نہیں کئے فانہ اعظم للاجر۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۶۶/۲۷ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَاْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رافعؓ بن خدیج سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم عصر کی نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر اُونٹ ذبح کیا جاتا پھر دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا پھر پکایا جاتا پھر ہم سورج کے غروب ہونے سے پہلے پکا ہوا گوشت کھا لیتے۔ (متفق علیہ)

۵۶۷/۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ اِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ فَلَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پچھلی عشاء کی نماز کے لئے انتظار کرتے تھے پس اس وقت آپ ہماری طرف نکلے جس وقت تہائی رات گزر چکی تھی یا اس کے بعد ہم نہیں جانتے کہ گھر میں کسی مشغولیت کی وجہ سے آپ نہ آئے یا کوئی اور بات تھی آپ نے فرمایا جس وقت

فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَّا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

باہر تشریف لائے تم ایک ایسی نماز کا انتظار کر رہے ہو کہ تمہارے سوا کوئی اور دین والا اس کا انتظار نہیں کرتا اور اگر یہ بات نہ ہو کہ میری امت پر گراں گزرے گی تو میں اس وقت ان کو نماز پڑھاتا پھر مؤذن کو حکم دیا پس تکبیر کہی نماز کی اور نماز پڑھی (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۸ / ۲۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوٰتِ نَحْوًا مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَّكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نمازوں کی مانند پڑھا کرتے تھے اور عشاء کی نماز کو تمہاری نماز سے کچھ دیر سے پڑھتے اور نمازیں سُبک پڑھا کرتے تھے۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

۵۶۹ / ۳۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيْفِ وَسَقَمُ السَّقِيْمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

ابو سعیدؓ سے روایت ہے ہم نے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائے یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی پس آپ نے فرمایا اپنی جگہوں کو لازم پکڑو ہم اپنی جگہوں پر بیٹھے رہے آپ نے فرمایا بیشک لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے (اور سو گئے ہیں) اور اپنے سونے کی جگہ پکڑی ہے اور تحقیق تم ہمیشہ نماز میں ہو جب تک انتظار کرتے ہو نماز کا اگر ضعیف کا ضعف اور بیمار کی بیماری نہ ہو میں اس نماز کو آدھی رات تک دیر کرتا۔ روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے

۵۷۰ / ۳۱ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِّلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ

ام سلمہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تم سے جلد پڑھتے تھے اور تم عصر کی نماز اُن سے جلدی پڑھتے ہو روایت کیا

تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ) (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ہے اس کو احمد نے اور روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔

۵۷۱/۳۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت گرمی ہوتی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے اور جب سردی ہوتی جلد پڑھتے۔ روایت کیا اس کو نسائی نے۔

۵۷۲/۳۳ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي أُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُصَلِّي مَعَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد امراء ہوں گے ان کو بہت سی چیزیں مشغول رکھیں گی نماز سے یہاں تک کہ اس کا وقت جاتا رہے گا تم نماز وقت پر پڑھ لو ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسولؐ میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں آپ نے فرمایا ہاں۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے۔

۵۷۳/۳۴ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِي يُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلَّوُا الْقِبْلَةَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

قبیصہ بن وقاص سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تمہارے حاکم ہوں گے نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے پس وہ تمہارے لئے فائدہ ہے اور اُن پر وبال ہے ان کے ساتھ نماز پڑھو جب تک وہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے۔

۵۷۴/۳۵ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَّنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَّنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ

عبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے بیشک وہ عثمان پر داخل ہوا جب کہ وہ اپنے گھر میں بند تھے پس کہا تم امام ہو سب کے اور پہنچی ہے تم کو وہ مصیبت جو دیکھتے ہو اور ہمیں فتنہ کا امام نماز پڑھاتا ہے اور ہم گناہ سمجھتے ہیں آپ نے فرمایا نماز وہ اچھا عمل ہے جو لوگ کرتے ہیں جس وقت لوگ نیکی کریں تو بھی اُن کے ساتھ نیکی

فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ وَاِذَآ اَسَآءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَآءَتَهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کر اور جب برائی کریں تو اُن کی برائی سے الگ رہ۔ روایت کیا ہے اس کو بخاری نے۔

بَابٌ فِيْ فَضَآئِلِ الصَّلٰوةِ

فضائل نماز کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۷۵ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے وہ شخص ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا جس نے سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھی یعنے فجر کی اور عصر کی نماز۔ روایت کیا اس کو مسلم نے

۵۷۶ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو نمازیں ٹھنڈے وقت کی پڑھیں جنت میں داخل ہوگا۔ (متفق علیہ)

۵۷۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں رات اور دن کو فرشتے باری باری آتے ہیں اور وہ فجر اور عصر کی نمازیں جمع ہوتے ہیں پھر چڑھتے ہیں وہ فرشتے جنہوں نے تم میں رات گزاری ہوتی ہے اُن سے اُن کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ اُن کو خوب جانتا ہے کس طرح چھوڑا ہے تم نے میرے بندوں کو وہ کہتے ہیں ہم نے اُن کو چھوڑا اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتے تھے اور ہم اُن کے پاس گئے جبکہ وہ نماز پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۷۸ وَعَنْ جُنْدُبِ الْقَسْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ

جندب رضہ قسری سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز پڑھ لیتا ہے وہ اللہ تعالٰے کے ذمہ میں ہے پس تم سے اللہ تعالٰے

فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُّدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْقُشَيْرِيِّ بَدَلَ الْقَسْرِيِّ۔

اپنے ذمہ کے لئے کوئی چیز طلب نہ کرے اس لئے کہ اگر اس نے اپنے ذمہ کے لئے کسی چیز کے ساتھ طلب کرلیا اس کو پالے گا پھر اس کو منہ کے بل دوزخ میں ڈال دے گا۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے مصابیح کے بعض نسخوں میں قسری کی بجائے قشیری ہے۔

۵۷۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْٓا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ معلوم کرلیں کہ اذان کہنے میں اور پہلی صف میں کھڑے ہونے میں کیا ثواب ہے پھر نہ پائیں کوئی وجہ ترجیح مگر یہ کہ قرعہ اندازی کریں اس پر البتہ قرعہ ڈالیں اور اگر جانیں ظہر کی طرف جلدی جانے میں کیا ہے البتہ جلدی کریں اس کی طرف اور اگر جان لیں نماز عشاء اور صبح میں کیا ثواب ہے ضرور آئیں اگرچہ اپنی سُرین پر گھسٹ کر آئیں (متفق علیہ)

۵۸۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَآءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابوہریرہ رضہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافقوں پر صبح اور عشاء سے بڑھ کر کوئی نماز بھاری نہیں ہے اور اگر وہ جان لیں کہ ان میں ثواب کیا ہے تو ضرور آئیں وہ اگرچہ اپنے سُرین پر چل کر (متفق علیہ)

۵۸۱ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس نے ساری رات قیام کیا۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

۵۸۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَيَقُوْلُ الْاَعْرَابُ هِيَ الْعِشَآءُ وَقَالَ

ابن عمر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گنوار تم پر نماز مغرب کا نام رکھنے میں غالب نہ آجائیں وہ اس کو عشاء کہتے ہیں اور فرمایا کہ گنوار تم پر عشاء کا نام رکھنے میں غالب نہ آجائیں اللہ تعالٰے

لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اِسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ فَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی کتاب میں اُس کا نام عشاء ہے اور وہ اونٹوں کو دودھنے کی وجہ سے دیر کرتے ہیں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۸۳/۹ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن فرمایا کافروں نے ہم کو درمیانی نماز جو عصر کی نماز ہے سے روکے رکھا اللہ تعالےٰ اُن کے گھروں کو اور قبروں کو آگ سے بھر دے (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۵۸۴/۱۰ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور سمرہ بن جندب سے روایت ہے اُن دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز وسطیٰ عصر کی نماز ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۵۸۵/۱۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ تَشْهَدُهٗ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالےٰ کے اس فرمان میں بے شک قرآن فجر کا حاضر کیا گیا ہے فرمایا رات اور دن کے فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۸۶/۱۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّعَائِشَةَ قَالَا الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ وَّالتِّرْمِذِيُّ عَنْهُمَا تَعْلِيْقًا۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا ان دونوں نے درمیانی نماز ظہر کی نماز ہے روایت کیا ہے اس کو مالک نے زید سے اور ترمذی نے دونوں سے تعلیقاً۔

۵۸۷/۱۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُّصَلِّي صَلٰوةً اَشَدَّ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقَالَ اِنَّ قَبْلَهَا صَلٰوتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلٰوتَيْنِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ)

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز سویرے پڑھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر اس سے بڑھ کر سخت کوئی نماز نہ تھی پس یہ آیت اتری سب نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی اور کہا اس سے پہلے دو نمازیں ہیں اور اس کے بعد دو نمازیں ہیں۔ روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے

۵۸۸/۱۴ وَعَنْ مَّالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُوْلَانِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ۔ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ تَعْلِيْقًا

مالک رض سے روایت ہے اُسے خبر پہنچی کہ علی بن ابی طالب رض اور عبداللہ بن عباس رض دونوں کہا کرتے تھے درمیانی نماز صبح کی نماز ہے روایت کیا ہے اس کو موطا میں اور روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے ابن عباس رض سے اور ابن عمر رض سے تعلیقاً۔

۵۸۹/۱۵ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

سلمان رض سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے جو کوئی علی الصبح صبح کی نماز کی طرف چلا وہ ایمان کا جھنڈا لے کر چلا اور جو صبح صبح بازار کی طرف چلا ابلیس کا جھنڈا لے کر چلا۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

بَابُ الْاَذَانِ

اذان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۵۹۰/۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ فَذَكَرْتُهٗ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ۔

انس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا صحابہؓ نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا پس انہوں نے یہود و نصاریٰ کا ذکر کیا پس بلال رض حکم کئے گئے کہ اذان کا کلمہ جفت کہیں اور اقامت اکہری کہیں اسماعیل نے کہا میں نے اس بات کا ذکر ایوب سے کیا تو انہوں نے کہا مگر قد قامت الصلوٰۃ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۵۹۱/۲ وَعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَلْقٰى عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ فَقَالَ قُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابومحذورہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اذان کہنا سکھلائی۔ خود اپنے نفس کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ گواہ ہوں میں اس کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ گواہ ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اس کا گواہ ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ گواہ ہوں میں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر دوبارہ کہہ، میں گواہ ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں گواہ ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں گواہ ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہ ہوں کہ محمدؐ اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔ آؤ تم نماز پر۔ آؤ تم نماز پر۔ آؤ کامیابی پر۔ آؤ کامیابی پر۔ اللہ تعالےٰ بہت بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ (روایت کیا ہے۔ اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۵۹۲/۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو دو بار اور تکبیر ایک ایک بار سوا اس کے کہ مؤذن کہتا قد قامت الصلاۃ۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (دوبار) (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے اور دارمی نے)

۵۹۳/۴ وَعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَّالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ

ابومحذورہ رضؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اذان کے انیس کلمات سکھلائے اور تکبیر کے سترہ کلمات۔ روایت کیا ہے اس کو نسائی

كَلِمَةً - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

نے اور روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے دارمی نے اور ابن ماجہ نے۔

۵۹۴ وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْاَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهٖ قَالَ تَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَاِنْ كَانَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ قُلْتَ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

اسی (ابومحذورہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ مجھے اذان کا طریقہ سکھلائیں کہا پس میرے سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ پھیرا کہا تو کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر بلند کر تو اس کے ساتھ اپنی آواز کو پھر اشھد ان لا الہ الا اللہ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ۔ اشھد ان محمدا رسول اللہ۔ اشھد ان محمدا رسول اللہ اس کے ساتھ اپنی آواز کو پست کر۔ پھر اپنی آواز کو بلند کر کلمات شہادت کے ساتھ یعنے کہہ اشھد ان لا الہ الا اللہ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ۔ اشھد ان محمد رسول اللہ۔ اشھد ان محمد رسول اللہ حیّ علی الصلوٰۃ۔ حیّ علی الصلوٰۃ حیّ علی الفلاح۔ حیّ علی الفلاح اگر صبح کی نماز ہے۔ تو کہہ الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ۔

(روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۵۹۵ وَعَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ الرَّاوِيُّ لَيْسَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ -

حضرت بلالؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کسی نماز میں بھی سوائے صبح کی نماز کے تثویب نہ کر روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا ابواسرائیل راوی محدثین کے نزدیک ایسا قوی نہیں ہے

۵۹۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَیْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا یَفْرُغُ الْاٰکِلُ مِنْ اَکْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَاِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ۔

جابرؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کے لئے فرمایا جب تو اذان کہے پس ٹھہر ٹھہر کر کہہ اور جب تو تکبیر کہے۔ تو جلدی کہہ اور اپنی اذان اور تکبیر میں اسقدر ٹھہر کہ کھانا کھانیوالا کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے فارغ ہو جائے اور استنجاء کرنیوالا جب قضائے حاجت کیلئے داخل ہوا ہے بیت الخلاء میں استنجاء سے فارغ ہو جائے اور جب تک مجھے نہ دیکھو کھڑے نہ ہو۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا ہم اس حدیث کو نہیں پہچانتے مگر عبد المنعم کی حدیث سے اور اس کی سند مجہول ہے۔

۵۹۷ وَعَنْ زِیَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِیِّ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ یُقِیْمُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

زیادؓ بن حارث صدائی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صبح کی نماز کے لئے اذان کا حکم دیا میں نے اذان کہی بلال رضی نے اقامت کہنا چاہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق صداء کے بھائی نے اذان کہی ہے اور جو شخص اذان کہے وہی تکبیر کہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے۔)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۵۹۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِیْنَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ یَجْتَمِعُوْنَ فَیَتَحَیَّنُوْنَ لِلصَّلٰوةِ وَلَیْسَ یُنَادِیْ بِهَا اَحَدٌ فَتَکَلَّمُوْا یَوْمًا فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوْا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰی وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِّثْلَ قَرْنِ الْیَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا یُّنَادِیْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مسلمان جب مدینہ آئے نماز کے لئے وقت کا اندازہ لگایا کرتے تھے اور کوئی بھی نماز کے لئے بلاتا نہیں تھا ایک دن انہوں نے اس کے متعلق بات چیت کی بعض نے کہا نصاریٰ کی طرح ناقوس بناؤ اور بعض نے کہا یہودیوں کی مانند سینگ حضرت عمر رضی نے کہا تم ایک آدمی کیوں نہیں بھیجتے جو نماز کی آواز دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی کے لئے فرمایا کھڑا ہو پس نماز کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لئے آواز دے۔ (متفق علیہ)

۵۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِيْ وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قُلْتُ نَدْعُوْا بِهٖ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ إِلٰى اٰخِرِهٖ وَكَذَا الْإِقَامَةُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَإِنَّهٗ أَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أُرِيَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

عبداللہ بن زید بن عبد ربہ سے روایت ہے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس تیار کرنے کا حکم دیا تاکہ لوگوں کو نماز کے لئے جمع کرنے کے لئے مارا جائے مجھے خواب آئی میں سویا ہوا تھا ایک آدمی اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے ہے میں نے کہا اے اللہ کے بندے تو ناقوس بیچے گا اُس نے کہا تو اس کو لے کر کیا کرے گا میں نے کہا ہم نماز کے لئے بلائیں گے کہا میں تجھے ایسی بات نہ بتلاؤں جو اس سے بہتر ہے میں نے کہا کیوں نہیں پس اُس نے کہا تو کہہ اللہ اکبر آخر تک اور اسی طرح تکبیر جب میں نے صبح کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے جو خواب دیکھا تھا بیان کیا آپ نے فرمایا تحقیق یہ خواب البتہ حق ہے اگر خدا نے چاہا بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو اور اس کو بتلا جو تو نے دیکھا ہے کیونکہ وہ تجھ سے بلند آواز ہے میں بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا میں اس کو بتلانے لگا وہ اذان دیتے تھے کہا جب اس کو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سُنا وہ اپنے گھر میں تھے باہر نکلے اپنی چادر کھینچتے تھے کہتے تھے اے اللہ تعالیٰ کے رسول اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے البتہ میں نے بھی اس کی مانند خواب دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس اللہ تعالیٰ کے لئے تعریف ہے روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور دارمی نے اور ابن ماجہ نے مگر اُس نے تکبیر کا ذکر نہیں کیا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن اس نے ناقوس کا قصہ بیان نہیں کیا۔

لٰكِنَّهٗ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوْسِ۔

۶۰۰/۱۱ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلٰوةِ اَوْحَرَّكَهٗ بِرِجْلِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

ابوبکرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز کے لئے نکلا آپ کسی شخص کے پاس سے نہ گزرتے تھے مگر اس کو نماز کے لئے بُلاتے یا اس کے پاؤں کو ہلاتے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۶۰۱/۱۲ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ يُؤْذِنُهٗ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهٗ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَاَمَرَهٗ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهَا فِيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ۔ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاِ)

مالکؒ سے روایت ہے کہا کہ مؤذن حضرت عمرؓ کو نماز کی اطلاع دینے کے لئے آیا ان کو پایا کہ وہ سوئے ہوئے تھے پس کہا الصلوۃ خیر من النوم تو حضرت عمرؓ نے اس کو حکم دیا کہ اس کو صبح کی اذان میں کہے۔ روایت کیا ہے اس کو مؤطا میں۔

۶۰۲/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُّؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّجْعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ اِنَّهٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کو حکم دیا کہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالے اور فرمایا یہ بات بہت بلند کرنے والی ہے تیری آواز کو۔ روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے

بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَاِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

اذان اور اذان کا جواب دینے کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۶۰۳/۱ عَنْ مُّعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

معاویہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں لمبی

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہوں گی۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے

۶۰۴/۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِیَ النِّدَآءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِیَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِیْ كَمْ صَلّٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کے لئے اذان کہی جاتی ہے پیٹھ پھیر کر شیطان بھاگ جاتا ہے اس کیلئے پاد کی آواز ہوتی ہے یہانتک کہ اذان نہیں سنتا جب اذان ختم ہوجاتی ہے تو آجاتا ہے جب تکبیر کہی جاتی ہے پیٹھ دے کر بھاگتا ہے جب تکبیر ختم ہوجاتی ہے تو آتا ہے یہاں تک کہ آدمی اور اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر۔ جو اس کو پہلے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ آدمی کو پتہ نہیں چلتا۔ کہ اس نے کس قدر نماز پڑھی ہے۔ (متفق علیہ)

۶۰۵/۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں سنتے انتہا جن اور انسان اور نہ کوئی چیز مؤذن کی آواز کو مگر قیامت کے دن اس کے لئے گواہ ہوں گے (روایت کیا اس کو بخاری نے۔)

۶۰۶/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مؤذن کو سنو پس کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے پھر درود مجھ پر بھیجو اس لئے کہ جس نے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو پس وہ بیشک جنت میں ایک درجہ ہے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کے لئے وہ لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں گا جس نے میرے لئے وسیلہ مانگا میری شفاعت اس پر واجب ہوگئی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۶۰۷ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن کہے اللہ اکبر۔ اللہ اکبر تو کہے ہر ایک تم میں سے اللہ اکبر اللہ اکبر۔ پھر جب مؤذن کہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ۔ پھر جب مؤذن کہے۔ اشہد ان محمداً رسول اللہ تو کہے اشہد ان محمداً رسول اللہ۔ پھر جب مؤذن کہے۔ حیّ علی الصلوٰۃ تو کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب مؤذن کہے۔ حیّ علی الفلاح تو کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ پھر جب مؤذن کہے۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ تو کہے اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ جب مؤذن کہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ تو کہے لا الٰہ الا اللہ اپنے دل کے صدق سے تو جنت میں داخل ہوگا (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۶۰۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے جس وقت اذان سنتا ہے اے اللہ پروردگار اس پکار پوری کے اور نماز قائم کے دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی اور پہنچا ان کو مقام محمود پر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے قیامت کے دن اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوجاتی ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۶۰۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُغِیْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَکَانَ یَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا یَّقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صبح ظاہر ہوتی حملہ کرتے آپ اذان سنتے اگر آپ اذان سن لیتے تو رک جاتے اور حملہ نہ کرتے وگرنہ حملہ کر دیتے ایک آدمی کو سنا کہہ رہا ہے اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ رَاعِيْ مِعْزًى (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یہ اسلام پر ہے پھر اُس نے کہا۔ اشھد اَن لا الٰہ الا اللہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آگ سے نکل آیا تو صحابہ کرام نے اس کی طرف دیکھا وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

۶۱۰/۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے انہوں نے کہا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے جس وقت اذان سنتا ہے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و انّ محمداً عبدہٗ ورسولہ راضی ہوا میں اللہ تعالےٰ سے کہ وُہ رب ہے اور حضرت محمدؐ سے کہ وہ رسُول ہے اور اسلام سے کہ وہ دین ہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (روایت کیا ہے اسکو مسلم نے)

۶۱۱/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبدُاللہ بن مغفل سے روایت ہے انہوں نے کہا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے پھر تیسری مرتبہ فرمایا ہر اس شخص کے لئے جو چاہے (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۶۱۲/۱۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے اے اللہ اماموں کو ہدایت کر اور مؤذنوں کو بخش دے روایت کیا ہے اس کو ابُوداؤد نے اور احمدؒ نے اور ترمذی نے اور شافعی نے اور دوسری روایت شافعی مصابیح کے لفظ کے ساتھ ہے۔

۶۱۳/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کُتِبَ لَہٗ بَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سات برس تک ثواب کی نیت سے اذان کہی اس کے لئے آگ سے خلاصی لکھ دی جاتی ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

۶۱۴/۱۲ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْجَبُ رَبُّکَ مِنْ رَّاعِیْ غَنَمٍ فِیْ رَاْسِ شَظِیَّۃٍ لِّلْجَبَلِ یُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوۃِ وَیُصَلِّیْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ھٰذَا یُؤَذِّنُ وَیُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ یَخَافُ مِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ وَاَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا رب بکریوں کے چرواہے سے تعجب کرتا ہے پہاڑ کی چوٹی میں نماز کے لئے اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کی طرف دیکھو مجھ سے ڈرتے ہوئے اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور میں نے اس کو جنت میں داخل کیا (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور نسائیؒ نے)

۶۱۵/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ عَلٰی کُثْبَانِ الْمِسْکِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ تَعَالٰی وَحَقَّ مَوْلَاہُ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّھُمْ بِہٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ یُّنَادِیْ بِالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ کُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے قیامت کے دن ایک غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا اور اپنے مالک کا حق اور وہ شخص کہ قوم کا امام ہے اور وہ اس پر راضی ہیں اور تیسرا وہ شخص کہ اذان دیتا ہے ہر دن اور رات پانچوں نمازوں کے لئے۔

روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۶۱۶/۱۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَہٗ مَدٰی صَوْتِہٖ وَیَشْھَدُ لَہٗ کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَّشَاھِدُ الصَّلٰوۃِ یُکْتَبُ لَہٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوۃً وَّیُکَفَّرُ عَنْہُ مَا بَیْنَھُمَا۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان دینے والے شخص کے لئے اس کی آواز کے موافق بخشش کی جاتی ہے اور ہر تر اور خشک اس کے لئے گواہی دیتے ہیں اور نماز کے لئے حاضر ہونے والے کے لئے پچیس نمازیں لکھی جاتی ہیں اور دو نمازوں کے درمیان اس نے جو گناہ کئے ہوتے ہیں معاف کر دیئے

وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَّقَالَ وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى۔

جاتے ہیں روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا نسائی نے اس کے قول رطب ویابس تک اور کہا اس کے لئے ثواب مانند اس شخص کی جو نماز پڑھے۔

٦١٧/١٥ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا يَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِهٖ اَجْرًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

عثمانؓ بن ابی العاص سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ مجھے میری قوم کا امام بنا دیں آپؐ نے فرمایا تو ان کا امام ہے اور انکے ضعیف کے ساتھ اقتدا کر اور ایسا مؤذن مقرر کر جو اذان کہنے پر اجرت نہ لے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے ابوداؤد نے اور نسائی نے)

٦١٨/١٦ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِیْ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

ام سلمہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سکھلایا کہ میں مغرب کی اذان کے وقت کہوں اے اللہ یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں کا وقت ہے پس مجھ کو بخش دے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد اور بیہقی نے دعوات کبیر میں)

٦١٩/١٧ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِی الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَقَالَ فِیْ سَائِرِ الْاِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عُمَرَ فِی الْاَذَانِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابوامامہؓ سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحابؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا بلالؓ نے اقامت کہنا شروع کی جب اس نے قد قامت الصلوٰۃ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قائم رکھے اللہ تعالیٰ اسکو اور ہمیشہ رکھے باقی تکبیر میں عمر کی حدیث کے مطابق فرمایا جو اذان کے بارہ میں ہے۔

(روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

٦٢٠/١٨ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ۔

انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

اور ترمذی نے)

۶۲۱/۱۹ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ اَلدُّعَآءُ عِنْدَ النِّدَآءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِیْنَ یُلْحِمُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا وَّفِیْ رِوَایَۃٍ وَّتَحْتَ الْمَطَرِ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَتَحْتَ الْمَطَرِ۔

سہل بن سعد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا فرمایا کم ہی رد کی جاتی ہیں اذان کے نزدیک اور دوسری لڑائی میں جس وقت بعض بعض کے ساتھ ملتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے اور مینہ میں (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے) اور دارمی نے مگر دارمی نے تحت المطر کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

۶۲۲/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِیْنَ یَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ کَمَا یَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَھَیْتَ فَسَلْ تُعْطَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ مؤذن ہم سے فضیلت لے جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح وُہ کہتے ہیں تو بھی کہہ جس وقت تو فارغ ہو تو پس سوال کر دیا جائے گا (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۶۲۳/۲۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوۃِ ذَھَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ مَکَانَ الرَّوْحَآءِ قَالَ الرَّاوِیْ وَالرَّوْحَآءُ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی سِتَّۃٍ وَّثَلٰثِیْنَ مِیْلًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے تحقیق شیطان جس وقت نماز کی اذان سُنتا ہے بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ روحاء مکان تک پہنچ جاتا ہے راوی نے کہا روحاء مدینہ سے چھتیس میل دُور ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۶۲۴/۲۲ وَعَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ لَعِنْدَ مُعَاوِیَۃَ اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُہٗ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ کَمَا قَالَ مُؤَذِّنُہٗ حَتّٰی اِذَا قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ

علقمہؓ بن وقاص سے روایت ہے انہوں نے کہا میں معاویہؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے مؤذن نے اذان کہی معاویہؓ نے کہا جس طرح مؤذن کہتا تھا جب اس نے حیّ علی الصّلوٰۃ کہا معاویہؓ نے لاحول ولا

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

قوۃ الا باللہ کہا جس وقت اُس نے حیّ علی الفلاح کہا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اس کے بعد کہا جو مؤذن نے کہا تھا۔ پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے اس طرح فرماتے تھے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

۶۲۵/۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بلال رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر اذان کہی جس وقت وہ خاموش ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایسا کہا یقین کے ساتھ جنّت میں داخل ہوگا۔
(روایت کیا ہے اس کو نسائی نے)

۶۲۶/۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَأَنَا وَأَنَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو سنتے کہ شہادتین کہہ رہا ہے فرماتے اور میں بھی۔ اور میں بھی (روایت کیا ابوداؤد نے)

۶۲۷/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلٰثُونَ حَسَنَةً
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بارہ سال اذان کہی جنّت اس کیلئے واجب ہو جاتی ہے اور ہر روز اس کے اذان کہنے کی وجہ سے ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تکبیر کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔
(روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۶۲۸/۲۶ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَعَوَاتِ الْكَبِيرِ)

اسی (ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہا ہم حکم دیئے گئے تھے ساتھ دُعا کے نزدیک مغرب کی اذان کے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے دعوات کبیر میں۔

بَابٌ فِيهِ فَصْلَانِ

اذان کے بعض احکام کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۶۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُّنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَكَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بلالؓ رات سے اذان کہتا ہے پس کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ابن اُمّ مکتوم اذان کہے اور ابن ام مکتوم نابینا تھے۔ اس وقت تک اذان نہیں کہتے تھے جب تک کہ اُسے کہا جاتا تو نے صبح کر دی تو نے صبح کر دی۔ (متفق علیہ)

۶۳۰ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِّنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَّلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْاُفُقِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِيِّ۔

سمرۃؓ بن جندب سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلالؓ کی اذان تم کو سحری کھانے سے نہ روکے اور نہ فجر دراز لیکن فجر پھیلی ہوئی کنارے میں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے اور لفظ اس کے ترمذی کے ہیں۔

۶۳۱ وَعَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّيْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں اور میرے چچا کا بیٹا آپؐ نے فرمایا جب تم سفر کرو تو اذان کہو اور تکبیر بھی کہو اور چاہیے کہ امام بنے جو تم سے بڑا ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۶۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ

اسی (مالک بن حویرث) سے روایت ہے انہوں نے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھو جس طرح مجھ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو اور جب نماز کا وقت ہو پس چاہیے کہ تم میں سے ایک اذان کہے

اَکْبَرُکُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۶۳۳/۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَۃِ خَیْبَرَ سَارَ لَیْلَۃً حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَکَہُ الْکَرٰی عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِکْلَأْ لَنَا اللَّیْلَ فَصَلّٰی بِلَالٌ مَّا قُدِّرَ لَہٗ وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰی رَاحِلَتِہٖ مُوَجِّہَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَیْنَاہُ وَھُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰی رَاحِلَتِہٖ فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَّلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ حَتّٰی ضَرَبَتْھُمُ الشَّمْسُ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلَھُمْ اسْتِیْقَاظًا فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ اَخَذَ بِنَفْسِیَ الَّذِیْٓ اَخَذَ بِنَفْسِکَ قَالَ اقْتَادُوْا فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَھُمْ شَیْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ فَصَلّٰی بِھِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃَ قَالَ مَنْ نَّسِیَ الصَّلٰوۃَ فَلْیُصَلِّھَآ اِذَا ذَکَرَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

پھر جو تم میں سے بڑا ہے امام بنے۔ (متفق علیہ)

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر کی جنگ سے واپس آئے رات بھر چلے جب آپؐ کو اونگھ پہنچی اُترے۔ اور بلال رضؓ کو کہا۔ ہماری حفاظت کر رات بھر بلال رضؓ نے نماز پڑھی جتنی اُن کے لئے مقدور کی گئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سُو گئے) پس فجر جب نزدیک ہوئی بلال رضؓ فجر کی طرف منہ کر کے اپنے اُونٹ کے ساتھ ٹیک لگالی۔ بلال رضؓ پر اس کی آنکھیں غالب آگئیں اور وُہ اپنے اُونٹ کا تکیہ لگائے ہوئے تھے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بلال رضؓ اور نہ آپؐ کے صحابہ کرام میں سے کوئی بیدار ہوا یہاں تک کہ ان کو دھوپ پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے بیدار ہوئے۔ پس گھبرائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اے بلال رضؓ! تجھے کیا ہوا بلال رضؓ نے کہا۔ میرے نفس پر وہ چیز غالب آگئی جو آپؐ کے نفس پر ہوئی آپؐ نے فرمایا کھینچ لے چلو۔ پس کھینچ لے گئے وہ اپنے اونٹ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا بلال رضؓ کو حکم دیا اُس نے نماز کی تکبیر کہی آپؐ نے اُن کو صبح کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے آپؐ نے فرمایا جو شخص نماز بھول جائے اس کو پڑھ لے جب اس کو یاد آئے پس تحقیق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اور نماز کو قائم کرد وقت یاد کرنے میرے۔

(روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۶۳۴/۶ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَآ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ قَدْ خَرَجْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابوقتادہ رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کی تکبیر کہی جائے۔ پس کھڑے نہ ہو۔ یہاں تک کہ مجھ کو دیکھو کہ میں نکل آیا ہوں (متفق علیہ)

۶۳۵/۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَآ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْھَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَآ اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ یَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ۔

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت نماز کے لئے تکبیر کہی جائے۔ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ۔ اور تم چلتے ہوئے آؤ۔ اور لازم ہو تم پر وقار۔ پس جو تم پالو پس پڑھو۔ اور جو تم سے رہ جائے۔ پس پورا کرو۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ بے شک ایک تمہارا جب نماز کا قصد کرتا ہے وہ نماز میں ہے۔ اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۶۳۶/۸ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ وَوَکَّلَ بِلَالًا اَنْ یُّوْقِظَھُمْ لِلصَّلٰوۃِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَّرَقَدُوْا حَتّٰی اسْتَیْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَیْھِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَیْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوْا فَاَمَرَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّرْکَبُوْا حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِکَ الْوَادِیْ وَقَالَ اِنَّ ھٰذَا وَادٍ بِہٖ شَیْطَانٌ فَرَکِبُوْا حَتّٰی خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِکَ الْوَادِیْ ثُمَّ اَمَرَھُمْ

زید بن اسلم سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ایک رات مکہ کے راستے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُترے اور بلال رض کو مقرر کیا۔ کہ نماز کے لیے اُن کو جگائے۔ بلال رض سو گئے۔ اور وہ بھی سو گئے یہاں تک کہ جاگے۔ اور سورج ان پر طلوع ہو چکا تھا۔ پس لوگ بیدار ہوئے۔ اور وہ گھبرائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو حکم دیا کہ سوار ہوں اور اس وادی سے نکل جائیں۔ اور فرمایا کہ یہ وادی ہے جس میں شیطان ہے پس سوار ہوئے یہاں تک کہ اس وادی سے نکل گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اُترنے کا حکم دیا۔ اور یہ کہ وضو کریں۔ اور بلال رض کو حکم دیا۔ کہ نماز کے لئے اذان کہے۔ یا تکبیر کہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پھر پھرے۔ اور دیکھا۔ کہ وہ گھبرائے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اے لوگو!

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْزِلُوْا وَاَنْ يَّتَوَضَّأُوْا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّنَادِيَ لِلصَّلٰوةِ اَوْ يُقِيْمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَآءَ لَرَدَّهَآ اِلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰٓى اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ اَتٰى بِلَالًا وَّهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهٗ كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِيْٓ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ مُّرْسَلًا)

اللہ تعالےٰ نے ہماری روحوں کو قبض کر لیا اور اگر وہ چاہتا اس وقت کے غیر میں پھیر دیتا۔ جس وقت ایک تمہارا نماز سے سو جائے یا اس کو بھول جائے پھر اس کی طرف گھبرائے پس چاہیئے کہ اس کو پڑھ لے جس طرح وقت میں پڑھتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی طرف دیکھا اور آپؐ نے فرمایا شیطان بلال رضؓ کے پاس آیا اور وہ کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا اس کو لٹا دیا پھر اس کو تھپکتا رہا جس طرح بچے کو تھپکی دی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ سو گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضؓ کو بلایا پس بلال رضؓ نے اسی طرح خبر دی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو خبر دی تھی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔
(روایت کیا ہے اس کو مالک نے مرسل)

٦٣٧/٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِيْٓ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِيْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صِيَامُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو چیزیں مؤذنوں کی گردنوں میں لٹکی ہوئی ہیں مسلمانوں کے لئے اُن کی نماز اور اُن کے روزے (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ

مسجدوں اور نماز کے مقامات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

٦٣٨ / ١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اس کے سب گوشوں میں دُعا کی اور نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ اس سے نکلے پس جس وقت نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں کعبہ کے سامنے پڑھیں اور فرمایا یہ قبلہ ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے اور روایت کیا اس کو مسلم نے اسامہ بن زید سے۔

٦٣٩ / ٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَّسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَّرَاءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے وہ اور اسامہ بن زیدؓ اور عثمان بن طلحہ الحجبی اور بلال بن رباح پس اس نے آپ پر کعبہ بند کر دیا اور اُس میں ٹھہرے جس وقت نکلے میں نے بلال سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا پس اس نے کہا ایک ستون بائیں جانب کیا دو ستون دائیں جانب اور تین ستون اپنے پیچھے اور ان دنوں بیت اللہ کے چھ ستون تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ (متفق علیہ)

٦٤٠ / ٣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مساجد کی نسبت ہزار نماز کا ثواب ہے

فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سوائے مسجد الحرام کے
متفق علیہ

٦٤١/٤ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ هٰذَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام اور مسجد اقصٰے اور میری یہ مسجد۔
(متفق علیہ)

٦٤٢/٥ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان (کا ٹکڑا زمین کا) ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے۔ اور میرا منبر میرے حوض پر ہے (متفق علیہ)

٦٤٣/٦ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَّاشِيًا وَّرَاكِبًا فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کو مسجد قبا میں پیادے یا سوار ہو کر تشریف لاتے اور وہاں دو رکعتیں پڑھتے
(متفق علیہ)

٦٤٤/٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکانوں میں سب سے زیادہ محبوب اللہ کی طرف مسجدیں ہیں اور سب سے برے مکانوں میں اللہ کے نزدیک بازار ہیں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

٦٤٥/٨ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عثمان رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے مسجد بنائے۔ اللہ تعالےٰ اس کا گھر جنت میں بناتا ہے
(متفق علیہ)

٦٤٦/٩ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اول روز یا آخر روز مسجد کی طرف گیا اللہ تعالےٰ اس کی مہمانی

مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْرَاحَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جنت میں تیار کرتا ہے۔ جب بھی صبح صبح جاتا ہے یا پچھلے پہر (متفق علیہ)

۶۴۷/۱۰ وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِى الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَّالَّذِىْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِىْ يُصَلِّىْ ثُمَّ يَنَامُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوموسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں میں بڑا از روئے ثواب کے نماز میں وُہ شخص ہے۔ جو اُن کا دُور کا ہے پس دور کا ہے از روئے چلنے کے۔ اور جو شخص انتظار کرتا ہے نماز کی یہاں تک کہ امام کے ساتھ پڑھتا ہے۔ اس کو زیادہ ثواب ہے۔ بنسبت اس شخص کے جو نماز پڑھے اور سو رہے۔ (متفق علیہ)

۶۴۸/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلَغَنِىْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بَنِىْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابر رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا مسجد نبوی کے گرد سے کچھ مکان خالی ہوئے۔ بنو سلمہ نے ارادہ کیا۔ کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جاویں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی۔ آپؐ نے فرمایا۔ مجھے خبر پہنچی ہے۔ کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے کہا، ہاں اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ! ہم نے اس بات کا ارادہ کیا ہے آپ نے فرمایا۔ اے بنو سلمہ اپنے گھروں میں ٹھہرے رہو تمہارے نقش قدم لکھے جائیں گے۔ اپنے گھروں میں ٹھہرے رہو تمہارے نقش قدم لکھے جائیں گے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے)

۶۴۹/۱۲ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَّشَاَ فِىْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِى اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات شخص ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایہ میں رکھے گا۔ کہ اس دن اس کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ امام عدل کرنے والا۔ اور جوان آدمی کہ اپنی جوانی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں خرچ کرے۔ اور وہ شخص کہ اس کا دل مسجد کے ساتھ لٹکا ہوا ہے۔ جب اس سے نکل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی طرف پھر آوے۔ اور دو شخص کہ محبت رکھتے ہوں اللہ کیلئے اس پر اکٹھے ہوتے ہوں اور اس پر جُدا ہوتے ہوں۔ اور ایک وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ

امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّيْ أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو یاد کرتا ہے پس اُس کی آنکھیں بہہ پڑتی ہیں۔ اور ایک وُہ آدمی کہ اس کو ایک صاحب حسب اور جمال عورت اپنی طرف بلاتی ہے وہ کہتا ہے میں اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہوں اور ایک وہ آدمی جو اللہ کے لئے صدقہ کرتا ہے اُس کو چھپاتا ہے یہاں تک کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جانے کہ دائیں نے کیا خرچ کیا ہے (متفق علیہ)

۶۵۰/۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهِ فِيْ بَيْتِهِ وَفِيْ سُوْقِهِ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ وَزَادَ فِيْ دُعَاءِ الْمَلٰئِكَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُسی (ابوہریرہ رض) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا پچیس درجہ زیادہ ہوتی ہے اس کے اپنے گھر یا بازار میں نماز پڑھنے سے اور یہ اس لئے کہ وضو کرتا ہے پس اچھا وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف نکلتا ہے اس کو نہیں نکالتی مگر نماز نہیں رکھتا وُہ کوئی قدم مگر اس کا درجہ بلند کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا گناہ گرایا جاتا ہے جس وقت نماز پڑھتا ہے ہمیشہ فرشتے اس کے لئے دُعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے (کہتے ہیں) یا اللہ اس پر رحمت کر اے اللہ اس پر رحم کر اور ہمیشہ ایک تمہارا نماز میں رہتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا ہے ایک روایت میں ہے جب مسجد میں داخل ہوتا ہے نماز اس کو روک لیتی ہے اور فرشتوں کی دُعا میں یہ الفاظ زیادہ نقل کئے اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رجوع کر جب تک اس میں ایذا نہ دے جب تک اس میں بے وضو نہ ہو۔ (متفق علیہ)

۶۵۱/۱۴ وَعَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ

ابو اُسید رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا مسجد میں داخل ہو پس چاہئے کہ کہے اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جس وقت نکلے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسۡلِمٌ)

پس چاہیئے کہ کہے اے اللہ بیشک میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۶۵۲/۱۵ وَعَنۡ اَبِیۡ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الۡمَسۡجِدَ فَلۡيَرۡكَعۡ رَكۡعَتَيۡنِ قَبۡلَ اَنۡ يَّجۡلِسَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ)

ابوقتادہ رض سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا مسجد میں داخل ہونا چاہے پس چاہیئے کہ دو رکعتیں پڑھے اس سے پہلے کہ اس میں بیٹھے۔ (متفق علیہ)

۶۵۳/۱۶ وَعَنۡ كَعۡبِ بۡنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لَا يَقۡدَمُ مِنۡ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِی الضُّحٰی فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالۡمَسۡجِدِ فَصَلّٰی فِيۡهِ رَكۡعَتَيۡنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيۡهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ)

کعب رض بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس نہیں آتے تھے مگر دن کو چاشت کے وقت پس جس وقت تشریف لاتے مسجد میں پہلے جاتے اس میں دو رکعت پڑھتے پھر اس میں بیٹھتے۔ (متفق علیہ)

۶۵۴/۱۷ وَعَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ سَمِعَ رَجُلًا يَّنۡشُدُ ضَالَّةً فِی الۡمَسۡجِدِ فَلۡيَقُلۡ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيۡكَ فَاِنَّ الۡمَسَاجِدَ لَمۡ تُبۡنَ لِهٰذَا۔ (رَوَاهُ مُسۡلِمٌ)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو سُنے کہ کوئی گمشدہ چیز مسجد میں تلاش کر رہا ہے پس چاہیئے کہ کہے اللہ تعالےٰ اس کو تجھ پر نہ پھیرے کیونکہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۶۵۵/۱۸ وَعَنۡ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ اَكَلَ مِنۡ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الۡمُنۡتِنَةِ فَلَا يَقۡرَبَنَّ مَسۡجِدَنَا فَاِنَّ الۡمَلٰٓئِكَةَ تَتَاَذّٰی مِمَّا يَتَاَذّٰی مِنۡهُ الۡاِنۡسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ)

جابر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس بدبو دار درخت سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتے ایذاء پاتے ہیں اس چیز سے جس سے انسان ایذاء پاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۶۵۶/۱۹ وَعَنۡ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ الۡبُزَاقُ فِی الۡمَسۡجِدِ خَطِيۡئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفۡنُهَا۔

انس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کا دفن کر دینا ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۶۵۷/۲۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُّ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوذرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کئے گئے اس کے نیک اور اس کے بُرے میں نے اس کے نیک عملوں میں پایا ہے ایذاء کہ دُور کی جائے راستہ سے اور میں نے اس کے بُرے اعمال میں پایا ہے تھوک کہ مسجد میں ہو جسے دفن نہیں کیا جاتا (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۶۵۸/۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَدْفِنُهَا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا نماز کے لئے کھڑا ہو اس میں اپنے آگے نہ تھوکے سوائے اس کے نہیں کہ وہ اللہ تعالے سے سرگوشی کرتا ہے جب تک وہ نماز کی جگہ میں ہوتا ہے اور نہ اپنی دائیں جانب تھوکے اس لئے کہ اس کی دائیں جانب فرشتے ہیں اور چاہیے کہ اپنے بائیں یا پاؤں کے نیچے تھوکے پھر اس کو دفن کرے ابوسعید کی ایک روایت میں ہے اپنے بائیں پاؤں کے نیچے۔ (متفق علیہ)

۶۵۹/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا جس سے اُٹھے نہیں تھے اللہ تعالے یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ (متفق علیہ)

۶۶۰/۲۳ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا

جندبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے خبردار تحقیق جو لوگ کہ تم سے پہلے تھے اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیتے تھے خبردار پس

فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْهٰکُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ۔ میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۶۶۱/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْا فِیْ بُيُوْتِكُمْ مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو۔ اور ان کو قبریں نہ بناؤ۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۶۶۲/۲۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوہریرۃ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۶۶۳/۲۶ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَّنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهٗ لَنَا فِیْ اِدَاوَةٍ وَّاَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَّالْحَرُّ شَدِيْدٌ وَّالْمَاءُ يُنْشَفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا طِيْبًا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

طلق بن علی رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت (اقدس) میں وفد بن کر حاضر ہوئے۔ ہم نے آپؐ کی بیعت کی۔ اور آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور آپؐ کو خبر دی کہ ہمارے علاقہ میں ہمارا ایک بیعہ ہے۔ ہم نے حضرتؐ کا بچا ہوا پانی وضو کا مانگا۔ آپؐ نے پانی منگوایا۔ پس وضو کیا پھر کلی کی پھر اس کو ڈالا ہمارے لئے ایک چھاگل میں اور ہم کو حکم دیا۔ پس آپؐ نے فرمایا۔ جاؤ۔ جس وقت اپنی زمین میں پہنچو۔ اپنا بیعہ توڑ ڈالو۔ اور اس کی جگہ یہ پانی چھڑکو۔ اور اس کو مسجد بنالو۔ ہم نے کہا۔ تحقیق شہر دُور ہے اور گرمی سخت ہے۔ اور پانی خشک ہو جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس میں اور پانی بڑھا دو۔ اس لئے کہ وہ نہیں زیادہ کرے گا اس کو مگر برکت میں۔ روایت کیا اس کو نسائی نے

۶۶۴/۲۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا،

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِی الدُّوْرِ وَاَنْ یُّنَظَّفَ وَیُطَیَّبَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور یہ کہ پاک کی جاویں اور ان کو خوشبو لگائی جائے روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے۔

۶۶۵/۲۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُمِرْتُ بِتَشْیِیْدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّھَا کَمَا زَخْرَفَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مسجدوں کے بلند بنانے کا حکم نہیں دیا گیا ابن عباس رضؓ نے کہا البتہ تم زینت کرو گے ان کی جیسے ان کو مزین کیا یہود اور نصاریٰ نے روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۶۶۶/۲۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّتَبَاھَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی علامتوں میں سے ہے کہ لوگ مسجدوں میں فخر کریں گے روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے اور دارمی نے اور ابن ماجہ نے۔

۶۶۷/۳۰ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ حَتَّی الْقَذَاۃِ یُخْرِجُھَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَیَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِیْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰیَۃٍ اُوْتِیْھَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِیَھَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

اسی (انس رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری امت کے ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ ثواب کوڑے اور خاک کا جس کو آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور روبرو کئے گئے مجھ پر میری امت کے گناہ پس نہیں دیکھا میں نے کوئی گناہ بہت بڑا قرآن شریف کی سورت سے یا آیت سے کہ دیا گیا ہو وہ ایک شخص پھر بھلا دیا (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے)

۶۶۸/۳۱ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ رَوَاہُ

بریدہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اندھیروں میں مسجد کی طرف چل کر آنے والوں کو پورے نور کے ساتھ خوشخبری دے قیامت کے دن روایت کیا ہے اس کو ترمذی

التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّاَنَسٍ۔

نے اور ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے سہل بن سعد اور انسؓ سے۔

۶۶۹/۳۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

ابوسعید خدری سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ مسجد کی خبرگیری کرتا ہے اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہی شخص آباد کرتا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن کے ساتھ ایمان لایا۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے۔

۶۷۰/۳۳ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لَّنَا فِي الْاِخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى وَلَا اخْتَصٰى اِنَّ خِصَاءَ اُمَّتِي الصِّيَامُ فَقَالَ ائْذَنْ لَّنَا فِي السِّيَاحَةِ فَقَالَ اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ائْذَنْ لَّنَا فِي التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ انْتِظَارَ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

عثمان بن مظعون سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ہم کو خصی ہو جانے کی اجازت دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے وہ نہیں ہے جو خصی کرے یا خصی ہو میری امت کا خصی ہونا روزہ رکھنا ہے۔ عرض کیا ہم کو سیاحت کی اجازت دیں آپؐ نے فرمایا میری اُمت کی سیاحت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا ہے۔ عرض کیا اجازت دیں ہم کو راہب بننے کی آپؐ نے فرمایا میری امت کا راہب بننا نماز کے انتظار میں مسجدوں میں بیٹھنا ہے۔
(روایت کیا اس کو شرح السنۃ میں)

۶۷۱/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُّ

عبدالرحمٰن بن عائش سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا پس آپؐ نے فرمایا ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں۔ میں نے کہا تو خوب جانتا ہے پس اُس نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا میں نے اس کی سردی اپنے سینے میں

بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَتَلَا وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ۔ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا وَّلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهٗ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَّزَادَ فِيْهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَّلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيْحِ لَمْ اَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَّا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

پائی میں نے جان لی وہ چیز کہ آسمانوں اور زمین میں تھی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور اسی طرح دکھلایا ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو بادشاہت آسمانوں اور زمین کی تاکہ ہو جاوے وہ یقین کرنے والوں سے۔ روایت کیا ہے اس کو دارمی نے مرسل اور ترمذی کے لئے ہے اسی طرح اس سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اور اس میں زیادہ کیا کہ فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تو جانتا ہے مقربین فرشتے کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں میں نے کہا ہاں گفتگو کرتے ہیں کفارات میں اور گناہ جھڑتے ہیں نمازوں کے بعد مسجدوں میں بیٹھ رہنا اور جماعت کیلئے پیادہ پا چلنا اور تکلیف میں پورا وضو کرنا۔ جس نے کیا اس طرح زندہ رہے گا بھلائی کے ساتھ اور مرے گا بھلائی کے ساتھ اور اپنے گناہوں سے پاک ہو جائے گا اس دن کی مانند جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا اور فرمایا اے محمد جب تو نماز پڑھ چکے۔ تو کہہ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نیکی کرنے کا۔ برائیوں کے چھوڑنے کا اور مسکینوں کی دوستی کا اور جب تو اپنے بندوں کے ساتھ فتنہ کا ارادہ کرے مجھ کو اپنی طرف اٹھا لے بغیر فتنہ کے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے درجات دیئے ہیں۔ پھیلانا سلام کا اور کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ اس حدیث کے لفظ جس طرح مصابیح میں ہیں میں نے نہیں پائے عبدالرحمٰن سے مگر شرح السنۃ میں۔

۶۷۲/۳۵ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ كُلُّهُمْ

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں سب کا اللہ تعالیٰ

ضَامِنٌ عَلَى اللهِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

نے ذمہ لیا ہے۔ ایک وہ شخص جو اللہ تعالےٰ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر ہے۔ یہاں تک کہ وفات دے اس کو اللہ تعالیٰ پس جنت میں داخل کر دے۔ یا اس کو لوٹائے ساتھ اس چیز کے کہ پہنچے اُس کو ثواب یا غنیمت اور ایک وہ شخص جو مسجد کی طرف گیا۔ وہ اللہ تعالےٰ کے ذمہ پر ہے اور ایک وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کے ساتھ داخل ہو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر ہے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

٦٧٣/٣٦ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُتَطَهِّرًا اِلٰى صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهٗ اِلَّا اِيَّاهُ فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلٰى اَثَرِ صَلٰوةٍ لَّا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ)

اسی (ابوامامہ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے گھر سے باوضو فرض نماز کا قصد کرنے والا نکلا۔ اس کا اجر حج کرنے والے احرام باندھنے والے کی طرح ہے۔ اور جو ضحٰے کے نفلوں کی طرف نکلا۔ اس کو مشقت میں نہیں ڈالا۔ مگر اُس نے اُس کا ثواب عمرہ کرنے والے کی طرح ہے اور نماز پڑھنا بعد نماز پڑھنے کے۔ کہ اُن کے درمیان بیہودہ کلام نہ ہو۔ یہ ایسا عمل ہے جو علیین میں لکھا جاتا ہے (روایت کیا ابوداؤد نے اور احمد نے)

٦٧٤/٣٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گزرو۔ پس میوہ کھاؤ۔ کہا گیا اے اللہ تعالےٰ کے رسولؐ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا مساجد۔ اور کہا گیا۔ کہ میوہ کھانا کیا ہے۔ اے اللہ تعالےٰ کے رسولؐ! آپ نے فرمایا۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ۔ واللہ اکبر۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

٦٧٥/٣٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مسجد میں کسی چیز کے لئے آیا۔ وہ اس کا حصہ ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

٦٧٦/٣٩ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَتْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَا اِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ بَدَلَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَّفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى۔

فاطمہؓ بنت حسین اپنی دادی فاطمہ کبریٰ سے روایت کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مسجد میں داخل ہوتے۔ درود بھیجتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سلام۔ اور کہتے اے میرے رب بخش دے مجھ کو میرے گناہ اور کھول دے میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے۔ اور جس وقت نکلتے درود وسلام بھیجتے اوپر محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اور فرماتے اے میرے رب مجھ کو میرے گناہ بخش دے۔ اور اپنے فضل کے دروازے میرے لئے کھول دے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ احمد اور ابن ماجہ نے اور ان دونوں کی روایت میں ہے۔ کہا جس وقت مسجد میں داخل ہوتے۔ اور اسی طرح جس وقت مسجد سے نکلتے۔ کہتے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور سلام ہو اللہ تعالیٰ کے رسول پر بجائے صلِّ علیٰ محمد وسلم کے۔ اور ترمذی نے کہا۔ اس کی سند متصل نہیں ہے۔ فاطمہ بنت حسین نے نہیں پایا۔ فاطمۃ الکبریٰ رضؓ کو۔

٦٧٧/٤٠ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت بیان کرتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ مسجد میں شعر پڑھنے سے۔ اور خرید وفروخت کرنے سے۔ اور یہ کہ لوگ جمعہ کے دن مسجد میں نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھیں۔

(روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا اس کو ترمذی نے)

٦٧٨/٤١ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت تم دیکھو کسی شخص کو کہ وہ بیچتا ہے یا خریدتا ہے مسجد میں۔ تو کہو اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دیوے۔ اور اگر دیکھو تم کہ کوئی

مَنْ يَّنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

شخص اپنی گمشدہ چیز مسجد میں تلاش کر رہا ہے تو کہو۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر نہ لوٹائے (روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے)

۶۷۹/۴۲ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْ يُّنْشَدَ فِيْهِ الْاَشْعَارُ وَاَنْ تُقَامَ فِيْهِ الْحُدُوْدُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ فِيْ سُنَنِهٖ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِيْهِ عَنْ حَكِيْمٍ وَّفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرٍ۔

حکیمؓ بن حزام سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ مسجد میں قصاص لیا جاوے اور یہ کہ اس میں اشعار پڑھے جاویں اور یہ کہ اس میں حدیں قائم کی جاویں روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اپنی سنن میں اور صاحب جامع الاصول نے جامع الاصول میں حکیم سے اور مصابیح میں جابرؓ سے۔

۶۸۰/۴۳ وَعَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَقَالَ مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَابُدَّ اٰكِلِيْهِمَا فَاَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

معاویہؓ بن قرہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں درختوں کے کھانے سے منع کیا ہے یعنی لہسن اور پیاز اور فرمایا جو شخص اُن دونوں کو کھائے ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور فرمایا اگر تم نے ضروری طور پر اُن کو کھانا ہے تو اُن کی بو کو پکا کر مار لو (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۶۸۱/۴۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین سب کی سب مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے ترمذی نے اور دارمی نے)

۶۸۲/۴۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلّٰى فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَفِيْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہوں میں نماز پڑھنے سے نجاست پڑنے کی جگہ میں جانوروں کے ذبح ہونیکی جگہ میں مقبروں میں اور چوراہوں میں اور حمام میں اور اونٹوں کے بندھنے کی جگہ میں اور بیت اللہ شریف کی چھت کے اُوپر روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے)

۶۸۳/۴۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو بکریوں کے باندھنے کی جگہ میں اور نماز نہ پڑھو اونٹوں کے باندھنے کی جگہ میں۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔

۶۸۴/۴۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور جو قبروں پر مسجدیں پکڑیں اور چراغ روشن کریں۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور نسائی نے۔

۶۸۵/۴۸ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ اِنَّ حَبْرًا مِّنَ الْيَهُوْدِ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ اَسْكُتُ حَتّٰى يَجِیْءَ جِبْرَئِيْلُ فَسَكَتَ وَجَاءَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ اَسْاَلُ رَبِّیْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيْلُ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ كَانَ بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ اَسْوَاقُهَا وَخَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا (رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِيْحِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔)

ابوامامہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عالم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سی جگہ بہتر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جواب دینے سے چپ رہے اور اپنے دل میں کہا کہ میں چپ رہوں گا یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے آپؐ چپ رہے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے حضرتؐ نے پوچھا اس نے کہا جس سے پوچھا گیا ہے اس کو پوچھنے والے سے زیادہ علم نہیں لیکن میں اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے سوال کروں گا پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا اے محمدؐ میں اللہ تعالیٰ کے اس قدر نزدیک نہیں ہوا کہ آج تک کبھی اتنا نزدیک نہیں ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کیسے اے جبرئیلؑ کہا میرے اور اس کے درمیان ستر ہزار نور کے پردے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بدترین جگہیں بازار ہیں اور بہترین جگہیں مسجدیں ہیں (روایت کیا ہے اس کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابن عمرؓ سے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۶۸۶/۴۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِیْ هٰذَا لَمْ يَأْتِ اِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهٗ اَوْ يُعَلِّمُهٗ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جو شخص میری اس مسجد میں آئے۔ نہیں آتا مگر کسی خیر کے لئے کہ اس کو سیکھتا ہے یا اُس کو سکھائے وہ مجاہد کی مانند ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور کام کے لئے آئے اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو غیر کے اسباب کی طرف دیکھتا ہے (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

۶۸۷/۵۰ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِیْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِیْ مَسَاجِدِهِمْ فِیْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حسن رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا ان کی باتیں مسجدوں میں ہوں گی دُنیا کے متعلق اُن کے پاس نہ بیٹھو اُن میں اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں ہے۔ روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۶۸۸/۵۱ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِی الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِیْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِیْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهٗ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتُمَا اَوْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا قَالَا مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَاَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

سائب بن یزید سے روایت ہے انہوں نے کہا میں مسجد میں سویا ہوا تھا مجھ کو ایک شخص نے کنکری ماری میں نے دیکھا اچانک وُہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تھے کہا جا اُن دو شخصوں کو میرے پاس لاؤ میں اُن دونوں کو لایا پس کہا تم کن لوگوں میں سے ہو یا فرمایا تم دونوں کہاں کے ہو ان دونوں نے کہا ہم طائف کے رہنے والے ہیں فرمایا اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے میں تم کو تکلیف دیتا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز بلند کرتے ہو۔

(روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۶۸۹/۵۲ وَعَنْ مَّالِكٍ قَالَ بَنٰى عُمَرُ رَحْبَةً فِىْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّلْغَطَ اَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا اَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهٗ فَلْيَخْرُجْ اِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ۔ (رَوَاهُ فِى الْمُوَطَّا)

مالکؒ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے ایک چبوترہ بنوایا تھا۔ جس کا نام بطیحا تھا۔ اور فرمایا جو شخص بے معنی بات کرنا چاہے۔ یا شعر پڑھنا چاہے۔ یا اپنی آواز بلند کرنے کا ارادہ کرے۔ وہ اس چبوترے کی طرف نکل جائے (روایت کیا ہے اس کو مؤطا نے)

۶۹۰/۵۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِى الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِىَ فِىْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِى الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِىْ رَبَّهٗ وَاِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَآئِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب رینٹھ کو دیکھا۔ آپؐ پر یہ بات شاق گزری۔ یہاں تک کہ اس کا اثر آپؐ کے چہرے پر دیکھا گیا۔ آپؐ کھڑے ہوئے۔ اور اس کو اپنے ہاتھ کے ساتھ کھرچا۔ اور فرمایا جس وقت ایک تمہارا نماز میں کھڑا ہو سوائے اس کے نہیں۔ وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اور تحقیق اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے تم میں سے کوئی اپنے قبلہ کی جانب نہ تھوکے۔ لیکن اپنی بائیں جانب یا اپنے پاؤں کے نیچے۔ پھر آپؐ نے اپنی چادر کا کنارہ پکڑا۔ اُس میں تھوکا۔ پھر اس کے بعض کو بعض سے ملا دیا۔ پس فرمایا۔ یا اس طرح کرے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۶۹۱/۵۴ وَعَنِ السَّآئِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَّهُوَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِى الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمِهٖ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّىْ لَكُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّصَلِّىَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سائب بن خلاد سے روایت ہے۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے۔ انہوں نے کہا۔ ایک آدمی ایک قوم کا امام تھا۔ اس نے قبلہ کی طرف تھوکا۔ اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت وہ فارغ ہوا۔ اس کی قوم کو کہا۔ یہ شخص تم کو نہ نماز پڑھائے اس کے بعد اس نے اُن کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے اس کو رُوک دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی خبر دی۔ اُس نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں اور میرا خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ تو نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول

فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكَ قَدْ اٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دی ہے۔
(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۶۹۲/۵۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعَسْتُ فِيْ صَلٰوتِيْ حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَّعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ

معاذ بن جبل رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک دن صبح کی نماز میں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر کی قریب تھا کہ ہم سورج کی ٹکیہ دیکھ لیتے آپ جلد نکلے نماز کی تکبیر کہی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور آپ نے اپنی نماز میں تخفیف کی جب سلام پھیرا اپنی آواز سے پکارا اور فرمایا اپنی اپنی صفوں پر بیٹھے رہو جس طرح کہ تم بیٹھے ہوئے ہو پھر ہماری طرف پھرے اور آپ نے فرمایا آگاہ رہو میں تم کو بیان کرتا ہوں مجھ کو کس چیز نے آج صبح تم سے روکا ہے میں رات کو کھڑا ہوا پس میں نے وضو کیا اور نماز پڑھی جو میرے مقدر میں تھی۔ میں اپنی نماز میں اونگھا یہاں تک کہ میں بھاری ہوا ناگہاں میں نے اپنے پروردگار بابرکت اور بلند قدر کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا پس کہا اے محمدؐ میں نے کہا حاضر ہوں اے میرے پروردگار فرمایا مقربین فرشتے کس چیز میں گفتگو کر رہے ہیں میں نے کہا میں نہیں جانتا اللہ تعالےٰ نے یہ کلمہ تین دفعہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ اُس نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کی سردی میں نے اپنی چھاتی میں محسوس کی میرے لئے ہر چیز ظاہر ہو گئی اور میں نے پہچان لیا پس فرمایا اے محمدؐ میں نے کہا کہ حاضر ہوں میں اے میرے رب فرمایا مقربین فرشتے کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں میں نے کہا کفارات میں کہا اور وہ کیا ہیں میں نے کہا قدموں کے ساتھ جماعت کیطرف چلنا نماز

فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيْمَ قُلْتُ فِي الدَّرَجٰتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَّاَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

کے بعد مسجدوں میں بیٹھ رہنا اور پُورا کرنا وضو کراہت کے وقت فرمایا پھر کس چیز میں میں نے کہا درجات میں فرمایا وہ کیا ہیں میں نے کہا کھانا کھلانا اور بات میں نرمی کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جس وقت لوگ سوئے ہوئے ہوں فرمایا سوال کر میں نے کہا اے اللہ تجھ سے نیکیوں کے کرنے کا بُرائیوں کے چھوڑنے کا مسکینوں کی دوستی کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ تو مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور جس وقت تو کسی قوم کے ساتھ فتنہ کا ارادہ کرے مجھ کو مارے بغیر فتنے کے اور سوال کرتا ہوں میں تجھ سے تیری محبت کا اور اس شخص کی محبت کا جو تجھ سے محبت رکھتا ہے اور اس عمل کی محبت کا جو مجھ کو تیری محبت کے قریب کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خواب حق ہے۔ اس کو یاد رکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ۔

روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور میں نے محمد بن اسمٰعیل سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا پس کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۹۳/۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّيْ سَائِرَ الْيَوْمِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے پناہ پکڑتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو بڑا ہے اور اس کی بزرگ ذات کے ساتھ اور اس کی قدیم سلطنت کے ساتھ شیطان مردود سے فرمایا جس وقت کوئی یہ کہتا ہے شیطان کہتا ہے محفوظ رہا میرے شر سے تمام دن۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۶۹۴/۵۷ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُّعْبَدُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا۔)

عطاء بن یسار سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ! میری قبر کو بُت نہ بنا کہ اس کی پُوجا کی جائے۔ سخت ہوا غضب اللہ تعالیٰ کا اس قوم پر جس نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ (روایت کیا ہے اس کو مالک نے مرسل۔)

۶۹۵/۵۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيْطَانِ قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهٖ يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّغَيْرُهٗ۔

معاذؓ بن جبل سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باغوں میں نماز پڑھنا پسند فرماتے تھے۔ حدیث کے بعض راویوں نے کہا ہے کہ حیطان کے معنی باغ ہیں۔ روایت کیا ہے اس کو احمد اور ترمذی نے۔ اور ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو نہیں پہچانتے مگر حسن بن ابی جعفر کی حدیث سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

۶۹۶/۵۹ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ بِصَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَّصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

انسؓ بن مالک سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کی نماز گھر میں ایک نماز ہے۔ اور محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر ہے اور اس کی نماز اس مسجد میں جس میں جمعہ ہوتا ہے پانچ سو نماز کے برابر ہے۔ اور اس کی نماز مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ اور اس کی نماز میری مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ اور اس کی نماز مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

۶۹۷/۶۰ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُّضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ

ابوذرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! سب سے پہلے کون سی مسجد زمین میں بنائی گئی۔ آپؐ نے فرمایا مسجد حرام۔ میں نے

ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ کَمْ بَیْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَیْثُ مَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

کہا پھر کون سی فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے کہا ان دونوں کے درمیان کتنی مدت تھی۔ آپ نے فرمایا چالیس سال[1] پھر ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے جہاں تجھ کو نماز پالے نماز پڑھ لے۔ (متفق علیہ)

بَابُ السَّتْرِ

ستر ڈھانکنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۶۹۸ / ۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّشْتَمِلًا بِهٖ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

عمرو بن ابی سلمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ ایک کپڑے میں اشتمال کئے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں ام سلمہؓ کے گھر میں اس کی دونوں طرفیں اپنے کندھوں پر رکھی ہوئی ہیں۔ (متفق علیہ)

۶۹۹ / ۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْهِ مِنْهُ شَیْءٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص تم میں سے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جبکہ اس کے کندھوں پر اس سے کوئی چیز نہ ہو۔ (متفق علیہ)

۷۰۰ / ۳ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے اس کو چاہیئے کہ اس کی دونوں طرفوں میں مخالفت کرے (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۷۰۱ / ۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَمِیْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی اَبِیْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّةِ اَبِیْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں دھاریاں تھیں آپؐ نے اس کی دھاریوں کو دیکھا جب آپؐ نماز سے پھرے فرمایا میری اس چادر کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور ابوجہم کی انبجانی (چادر) میرے پاس لے آؤ اس نے مجھ کو نماز سے مشغول کر دیا ہے

[1] اس سے مراد بیت اللہ اور بیت المقدس کی پہلی تعمیر ہے کہ پہلی تعمیر کے لحاظ سے دونوں میں چالیس سال کا فاصلہ ہے۔

صَلٰوتِیْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ، وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ کُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِهَا وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ یَّفْتِنَنِیْ

متفق علیہ۔ بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے میں نے اس کی دھاریاں دیکھی ہیں۔ میں نماز میں تھا۔ میں ڈرتا ہوں کہ مجھ کو فتنہ میں ڈالے۔

۷۰۲/۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ قِرَامٌ لِّعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَیْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهٗ لَا یَزَالُ تَصَاوِیْرُهٗ تَعْرِضُ لِیْ فِیْ صَلٰوتِیْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

انس رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا حضرت عائشہ رض کا ایک پردہ تھا جس کے ساتھ اپنے گھر کی ایک جانب کو ڈھانکا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کہا۔ اپنا یہ پردہ مجھ سے ہٹا دے۔ اس کی تصویریں نماز میں میرے سامنے آتی رہی ہیں۔
(روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۷۰۳/۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰی فِیْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِیْدًا کَالْکَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ هٰذَا لِلْمُتَّقِیْنَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی قبا تحفہ میں بھیجی گئی۔ آپ ؐ نے اسے پہنا۔ پھر اس میں نماز پڑھی پھر نماز سے پھرے۔ تو اس کو مکروہ سمجھنے والے کی طرح سختی سے اُتارا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ یہ پرہیزگاروں کے لئے لائق نہیں۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۷۰۴/۱ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ اَصِیْدُ اَفَاُصَلِّیْ فِی الْقَمِیْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْکَةٍ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ۔

سلمہ بن اکوع سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! میں شکار کھیلتا ہوں۔ کیا ایک ہی قمیص میں نماز پڑھ لوں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں گھنڈی لگا لے اگرچہ کانٹے کے ساتھ۔ روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد نے۔ اور روایت کیا نسائی نے مانند اس کی۔

۷۰۵/۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یُّصَلِّیْ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ایک آدمی ایک مرتبہ اپنی چادر لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جا اور وضو کر۔ وہ گیا اور وضو کر کے آیا۔ ایک آدمی نے کہا۔ اے اللہ

فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللهِ مَا لَكَ اَمَرْتَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّاَ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ وَاِنَّ اللهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُّسْبِلٍ اِزَارَهٗ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

کے رسول آپؐ نے اس کو وضوء کرنے کا کیوں حکم دیا ہے آپ نے فرمایا وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اس نے ازار لٹکائی ہوئی تھی اور اللہ تعالےٰ اُس شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جو چادر لٹکائے ہوئے نماز پڑھے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۷۰۶/۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالغہ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر نہیں ہوتی. روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے ترمذی نے

۷۰۷/۱۰ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ دِرْعٍ وَّخِمَارٍ لَّيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ قَالَ اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُّغَطِّيْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَذَكَرَ جَمَاعَةً وَّقَفُوْهُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ۔

ام سلمہ رضہ سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا عورت کرتے اور اُوڑھنی میں نماز پڑھ لے جبکہ اس پر تہبند نہ ہو آپؐ نے فرمایا جب کرتا پورا ہو اور اس کے قدموں کی پشت کو ڈھانکے روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔ اور ایک جماعت محدثین کی بیان کی جنہوں نے اسے اُمِّ سلمہ رضہ پر موقوف کیا ہے۔

۷۰۸/۱۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل سے منع کیا ہے اور اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ آدمی اپنا منہ ڈھانکے۔
(روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے)

۷۰۹/۱۲ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

شدّاد بن اوس سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مخالفت کرو یہود کی تحقیق وہ اپنی جوتیوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے۔
(روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۷۱۰/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ

ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا

بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَّسَارِهٖ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوْا رَاَيْنَاكَ اَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَاَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰى فِيْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضؓ کو نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ نے اپنی جوتیاں اُتار لیں اور اُن کو اپنی بائیں جانب رکھا جب یہ لوگوں نے دیکھا انہوں نے اپنے جوتیاں نکال ڈالیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری کی آپ نے فرمایا کیا باعث ہوا کہ تم نے اپنی جوتیاں اُتار دیں انہوں نے کہا ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جوتی اُتار دی ہے ہم نے اپنی جوتیاں اُتار لیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبریل علیہ السلام میرے پاس آیا اور اُس نے مجھ کو خبر دی اُن میں نجاست ہے جس وقت ایک تمہارا مسجد میں آئے پس چاہیے کہ دیکھے اگر جوتیوں کو نجاست وغیرہ لگی ہوئی ہو تو اس کو پونچھ ڈالے پھر اُن میں نماز پڑھ لے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور دارمی نے۔

۱۱/۱۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلَا عَنْ يَّسَارِهٖ فَتَكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِ غَيْرِهٖ اِلَّا اَنْ لَّا يَكُوْنَ عَلٰى يَسَارِهٖ اَحَدٌ وَّلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَوْ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا نماز پڑھے اپنی جوتیاں اپنی دائیں جانب اور بائیں جانب نہ رکھے وہ دوسرے شخص کی دائیں جانب ہوگی مگر یہ کہ اس کی بائیں جانب کوئی نہ ہو اس کو اپنے پاؤں کے درمیان رکھے۔

ایک روایت میں ہے یا اُن کے سمیت نماز پڑھ لے (روایت کیا ہے ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے معنی اس کا)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۲/۱۵ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا میں نے دیکھا کہ آپ

سَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ عَلٰى حَصِيْرٍ يَّسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّتَوَشِّحًا بِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ایک چٹائی پر نماز پڑھ رہے ہیں اس پر سجدہ کرتے ہیں اور کہا کہ میں نے دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں جس کو بغل سے نکال کر لیا ہوا ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۷۱۳/۱۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَّمُنْتَعِلًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز پڑھتے ہیں کبھی ننگے پاؤں اور کبھی جوتا پہن کر (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۷۱۴/۱۷ وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى بِنَا جَابِرٌ فِيْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهٗ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِيْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ اَحْمَقُ مِثْلُكَ وَاَيُّنَا كَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہا ہم کو جابرؓ نے ایک ہی ازار میں نماز پڑھائی جس کو باندھا تھا گدی کی جانب اور اس کے کپڑے سر پایہ (کھونٹی) پر رکھے ہوئے تھے کسی نے جابرؓ کو کہا ایک تہبند میں نماز پڑھتے ہو پس کہا سوائے اس کے نہیں میں نے کیا ہے یہ تاکہ تجھ جیسا احمق مجھ کو دیکھ لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم میں سے کس کے پاس دو کپڑے تھے۔

(روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۷۱۵/۱۸ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا كَانَ ذَاكَ اِذَا كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ فَاَمَّا اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ اَزْكٰى۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نماز ایک کپڑے میں سنت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے اور ہم پر عیب نہ لگایا جاتا تھا ابن مسعودؓ نے کہا یہ اس لئے تھا کہ کپڑوں کی قلت تھی لیکن جس وقت اللہ تعالیٰ نے کشادگی کر دی نماز دو کپڑوں میں افضل ہے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

بَابُ السُّتْرَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

سُترہ کا بیان

فصل اوّل

۷۱۶
۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلّٰى وَ الْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح صبح عیدگاہ کی طرف جاتے برچھی ان کے آگے اٹھائی جاتی اور عیدگاہ میں آپؐ کے آگے گاڑی جاتی آپ اس کی طرف نماز پڑھتے۔
(روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۷۱۷
۲ وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَّرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوجحیفہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ مکہ میں ابطح میں تھے چمڑے کے ایک سُرخ خیمہ میں اور میں نے حضرت بلالؓ کو دیکھا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو سے بچا ہوا پانی لیا اور میں نے لوگوں کو دیکھا جلدی لیتے تھے اس پانی کو جس کو مل جاتا اپنے بدن پر مل لیتا اور جس کو نہ ملتا اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری لے لیتا پھر میں نے حضرت بلالؓ کو دیکھا کہ برچھی پکڑی اور اس کو گاڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سُرخ جوڑے میں نکلے دامن اُٹھائے ہوئے تھے برچھی کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے لوگوں کو دیکھا اور چوپایوں کو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے گزرتے تھے برچھی کے پرے سے۔
(متفق علیہ)

۷۱۸
۳ وَعَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهٗ فَيُصَلِّي إِلٰى أٰخِرَتِهٖ

نافعؓ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کا اُونٹ بٹھاتے اور اس کی طرف نماز پڑھتے۔ (متفق علیہ) بخاری نے زیادہ کیا میں نے ابن عمرؓ سے کہا کہ جب اُونٹ پانی پینے اور چرنے کو جاتے تو کیا کرتے۔ کہا۔ آپؐ کجاوہ کو درست کر کے رکھ لیتے اور اس کی پچھلی لکڑی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لیتے۔

۷۱۹/۴ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَّرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

طلحہؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا اپنے آگے سترہ کجاوے کی پچھلی لکڑی کی مانند رکھے پس نماز پڑھے پھر پرواہ نہ کرے جو اس کے پرے گزرے (روایت کیا ہے مسلم نے)

۷۲۰/۵ وَعَنْ اَبِيْ جُهَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوجہیم رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو علم ہو کہ اس کو کس قدر گناہ ہے تو اس کے لئے چالیس سال تک ٹھہرے رہنا اس سے بہتر ہے کہ وہ گزرے ابو النضر نے کہا میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس فرمایا۔ (متفق علیہ)

۷۲۱/۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْءٍ يَّسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَّعْنَاهُ۔

ابوسعید رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی نماز پڑھے کسی چیز کی طرف کہ اس کو لوگوں سے ڈھانکے اور کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنے کا ارادہ کرے۔ پس چاہئے کہ باز رکھے اگر نہ مانے اس سے لڑائی کرے سوائے اس کے نہیں وہ شیطان ہے یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم کے لئے ہے اس کا معنے۔

۷۲۲/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِيْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کو عورت گدھا اور کتا توڑ دیتا ہے اور بچاتا ہے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی مانند کسی چیز کا سامنے رکھنا۔

(روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۷۲۳/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ کے

وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور قبلہ کے درمیان عرض میں لیٹی ہوتی مانند عرض میں ہونے جنازے کے۔ (متفق علیہ)

۴۲۴/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ وَّاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور میں ان دنوں بلوغت کے قریب تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے بغیر دیوار کے میں بعض صف کے آگے سے گزرا اور اترا میں نے گدھی چھوڑ دی چرتی تھی اور میں صف میں داخل ہو گیا اس بات کا مجھ پر کسی نے انکار نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۴۲۵/۱۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا مَرَّ اَمَامَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی تم میں سے نماز پڑھے وہ اپنے چہرہ کے سامنے کوئی چیز رکھے پس اگر نہ پائے کوئی چیز کھڑا کرے اپنا عصا اگر اس کے پاس عصا بھی نہ ہو پس چاہیے کہ خط کھینچے پھر اس کو جو بھی آگے سے گزرے گا ضرر نہ دے گا (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

۴۲۶/۱۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی تم میں سے سترہ کی طرف نماز پڑھے اس کے نزدیک کھڑا ہو تاکہ شیطان اس کی نماز کو اس پر قطع نہ کرے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۴۲۷/۱۲ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

مقداد رضی اللہ عنہ بن اسود سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی لکڑی

سَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى عُودٍ وَّلَا إِلَى عَمُودٍ وَّلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

یا ستون یا درخت کی طرف نماز پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا مگر وہ اُس کو اپنے دائیں یا بائیں بھوں کی طرف کرتے۔ اور اس کی سیدھ کا قصد نہ کرتے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۷۲۸/۱۳ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَّنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلَّى فِي الصَّحْرَاءِ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَّحِمَارَةٌ لَّنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالَى بِذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلِلنَّسَائِيِّ نَحْوُهُ)

فضل رضؓ ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اپنے جنگل میں تھے آپ کے ساتھ عباس رضؓ تھے۔ آپؐ نے جنگل میں نماز پڑھی۔ آپؐ کے آگے سُترہ نہ تھا۔ اور ہماری گدھی اور کُتیا آپ کے آگے کھیلتی تھیں۔ آپؐ نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا نسائی نے اس کی مانند۔

۷۲۹/۱۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَّادْرَءُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

ابوسعید رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔ اور نمازی کے آگے گزرنے سے جس قدر ہو سکے دُور کرو۔ سوائے اس کے نہیں وُہ شیطان ہے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۷۳۰/۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَّيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سوتی تھی میرے پاؤں آپؐ کے قبلہ کی طرف ہوتے۔ جس وقت آپؐ سجدہ کرتے مجھ کو ٹھوکتے۔ مَیں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور جس وقت آپؐ کھڑے ہوتے۔ مَیں پاؤں پھیلا دیتی۔ انہوں نے کہا۔ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

۷۳۱/۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ایک تمہارا جان لے

اَحَدُکُمْ مَّا لَهٗ فِیْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْ اَخِیْهِ مُعْتَرِضًا فِی الصَّلٰوةِ کَانَ لَاَنْ یُّقِیْمَ مِائَةَ عَامٍ خَیْرٌ لَّهٗ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِیْ خَطَا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کہ اپنے نمازی بھائی کے آگے سے گزرنے میں کس قدر گناہ ہے۔ نماز میں سامنے آئے۔ البتہ یہ کہ سو برس ٹھہرے اس کے لئے اس قدم سے بہتر ہے۔ جو اُس نے اٹھایا (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے۔)

۷۳۲/۱۷ وَعَنْ کَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْهِ لَکَانَ اَنْ یُّخْسَفَ بِهٖ خَیْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَهْوَنَ عَلَیْهِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

کعبؓ احبار سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جان لے۔ اس پر کیا گناہ ہے۔ البتہ ہو کہ دھنسا دیا جائے۔ اس سے بہتر ہے کہ اس کے آگے سے گزرے۔ ایک روایت میں ہے اس پر آسان ہے (روایت کیا اس کو مالک نے)

۷۳۳/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی غَیْرِ السُّتْرَةِ فَاِنَّهٗ یَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِیْرُ وَالْیَهُوْدِیُّ وَالْمَجُوْسِیُّ وَالْمَرْاَةُ وَتُجْزِئُ عَنْهُ اِذَا مَرُّوْا بَیْنَ یَدَیْهِ عَلٰی قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت ایک تمہارا سترہ کے بغیر نماز پڑھے۔ اس کی نماز گدھا اور خنزیر اور یہودی اور مجوسی اور عورت کاٹ دیتی ہے۔ اور اس کو کفایت کرتا ہے کہ پتھر پھینکنے پر سے گزریں۔

(روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ

نماز کی صفتوں اور ارکان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۷۳۴/۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے نماز پڑھی۔ پھر آیا پس آپ کو سلام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور تجھ پر سلام ہے۔ واپس جا نماز پڑھ۔ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گیا۔ نماز پڑھی۔ پھر آیا اور سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الَّتِيْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے فرمایا۔ اور تجھ پر سلام ہے۔ واپس جا۔ نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ کے بعد اس نے کہا۔ مجھ کو سکھلائیں اے اللہ تعالےٰ کے رسول! آپؐ نے فرمایا۔ جس وقت تو نماز کی طرف کھڑا ہو پس پورا وضو کر۔ پھر قبلہ کے سامنے کھڑا ہو۔ پس اللہ اکبر کہہ۔ پھر پڑھ جو آسان ہو۔ تیرے ساتھ قرآن شریف سے۔ پھر رکوع کر یہاں تک کہ ٹھہرے تو رکوع میں۔ پھر اپنا سر اُٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو۔ پھر سجدہ کر یہاں تک کہ مطمئن ہو۔ تو سجدہ کرنے والا۔ پھر سر اُٹھا۔ یہاں تک کہ مطمئن ہو تو بیٹھنے والا پھر سجدہ کر یہاں تک کہ مطمئن ہو تو سجدہ کرنے والا پھر سر اُٹھا یہاں تک کہ مطمئن ہو تو بیٹھنے والا۔ ایک روایت میں ہے۔ پھر اپنا سر اُٹھا۔ یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو۔ پھر اپنی ساری نماز میں اسی طرح کر۔ (متفق علیہ)

۷۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَّكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَّكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهٗ

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر کے ساتھ اور قرأت الحمد للہ رب العالمین کے ساتھ شروع کرتے۔ اور جب رکوع کرتے۔ نہ اپنے سر کو بلند کرتے۔ اور نہ لپست کرتے۔ لیکن اس کے درمیان رکھتے اور جس وقت اپنا سر رکوع سے اُٹھاتے سجدہ نہ کرتے۔ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہوتے۔ اور جس وقت اپنا سر سجدہ سے اُٹھاتے (دوسرا) سجدہ نہ کرتے۔ یہاں تک کہ سیدھا بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعت کیبعد التحیات پڑھتے۔ اور اپنا بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔ اور شیطان کے عقبہ سے منع کرتے تھے۔ اور منع فرماتے تھے۔ کہ آدمی درندوں

الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى اَنْ يَّفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی طرح اپنے دونوں ہاتھ بچھائے۔ اور ختم کرتے نماز کو سلام کے ساتھ۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

۷۳۶/۳ وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُّكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابو حمید ساعدی رضؓ سے روایت ہے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت میں کہا۔ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد رکھتا ہوں۔ میں نے آپ کو دیکھا ہے۔ جس وقت اللہ اکبر کہتے۔ دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے مقابل لے جاتے اور جب رکوع کرتے۔ اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑتے۔ پھر اپنی پیٹھ جھکاتے۔ جس وقت سر اٹھاتے۔ تو سیدھے کھڑے ہوتے۔ یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتا جس وقت سجدہ کرتے۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھتے۔ نہ بچھاتے اور نہ سکیڑتے۔ اپنے پاؤں کی انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف کرتے۔ جب دو رکعت کے بعد بیٹھتے اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دائیں کو کھڑا کرتے۔ جس وقت آخری رکعت میں بیٹھتے بایاں پاؤں آگے نکالتے اور دوسرے کو کھڑا کرتے۔ اور اپنی کولی پر بیٹھ لیتے۔ (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۷۳۷/۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کندھوں کے درمیان تک اٹھاتے۔ جب نماز شروع کرتے۔ اور جس وقت رکوع کی تکبیر کہتے اور جس وقت اپنا سر رکوع سے اٹھاتے اس طرح اٹھاتے اور کہتے۔ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد اور سجدوں میں اس طرح نہ کرتے

لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۷۳۸/۵ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نافع رضؓ سے روایت ہے بیشک ابن عمرؓ جس وقت نماز میں داخل ہوتے تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جس وقت رکوع کرتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جس وقت کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جس وقت دونوں رکعتوں سے اُٹھتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور ابن عمرؓ نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا (روایت کیا بخاری نے)

۷۳۹/۶ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مالکؓ بن حویرث سے روایت ہے انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تکبیر کہتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ اُن کو اپنے کانوں کے برابر لے جاتے اور جس وقت رکوع سے اپنا سر اٹھاتے پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اسی طرح کرتے ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ کانوں کے اُوپر کی جانب کے برابر ہو جاتے۔ (متفق علیہ)

۷۴۰/۷ وَعَنْهُ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسی (مالکؓ) سے روایت ہے کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتے جس وقت اپنی نماز کی طاق رکعت میں ہوتے نہ کھڑے ہوتے یہاں تک کہ سیدھے بیٹھتے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۷۴۱/۸ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ

وائل بن حجرؓ سے روایت ہے تحقیق اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے جب نماز میں داخل ہوتے تکبیر کہتے پھر اپنے ہاتھ کپڑے میں ڈھانک لیتے پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھتے۔ جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے کپڑے سے اپنے

يَّرْكَعَ اَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہاتھ نکالتے پھر اُن کو اٹھاتے پھر تکبیر کہتے پس رکوع کرتے جس وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پس اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے جب سجدہ کرتے دونوں ہاتھ اپنی ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۷۴۲
۹
وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سہل بن سعد سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا کہ آدمی رکھے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر نماز میں۔

(روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۷۴۳
۱۰
وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کی طرف کھڑے ہوتے تکبیر کہتے پھر تکبیر کہتے جس وقت رکوع کرتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے پھر کہتے جبکہ کھڑے ہوتے ربنا لک الحمد پھر تکبیر کہتے جس وقت جھکتے پھر تکبیر کہتے جس وقت سر اُٹھاتے پھر تکبیر کہتے جس وقت سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے جس وقت اپنا سر اُٹھاتے پھر اس طرح اپنی ساری نمازیں کرتے یہاں تک کہ پورا کرتے اور تکبیر کہتے جس وقت دو رکعتوں کے بعد بیٹھ کر کھڑے ہوتے۔

(متفق علیہ)

۷۴۴
۱۱
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازوں میں بہتر وہ ہے جو لمبے قیام والی ہو۔

(روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

۷۴۵، عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ فِیْ عَشَرَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یُکَبِّرُ ثُمَّ یَقْرَأُ ثُمَّ یُکَبِّرُ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یَرْکَعُ وَیَضَعُ رَاحَتَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ یَعْتَدِلُ فَلَا یُصَبِّیْ رَاْسَہٗ وَلَا یُقْنِعُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ فَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَھْوِیْ اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا فَیُجَافِیْ یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ وَیَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَیْہِ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ وَیَثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِہٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَسْجُدُ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَیَرْفَعُ وَیَثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِہٖ ثُمَّ یَنْھَضُ ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی

دوسری فصل

ابو حمید ساعدی رضؓ سے روایت ہے۔ اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ میں کہا۔ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ پس بیان کر۔ کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز کی طرف کھڑے ہوتے۔ اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے۔ یہاں تک کہ ان کو کندھوں کے برابر کرتے۔ پھر تکبیر کہتے پھر پڑھتے۔ پھر تکبیر کہتے۔ اور دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر تک اٹھاتے۔ پھر رکوع کرتے۔ اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھتے پھر کمر سیدھی کرتے نہ اپنے سر کو جھکاتے۔ اور نہ بلند کرتے۔ پھر اپنا سر اُٹھاتے۔ اور کہتے۔ سمع اللہ لمن حمدہ۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے۔ یہاں تک کہ اُن دونوں کو کندھوں کے برابر کرتے۔ اس حال میں کہ سیدھے کھڑے ہوتے پھر آپؐ فرماتے۔ اللہ اکبر۔ پھر سجدہ کرنے کے لئے زمین کی طرف جھکتے۔ اپنے دونوں ہاتھ اپنے پہلوؤں سے دُور رکھتے اپنے پاؤں کی انگلیاں کھولتے۔ پھر اپنا سر اٹھاتے۔ اور اپنا بایاں پاؤں موڑتے۔ پس اُس پر بیٹھتے۔ پھر سیدھے ہوتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجاتی۔ اس حال میں کہ برابر ہوتے۔ پھر سجدہ کرتے۔ پھر کہتے۔ اللہ اکبر۔ اور اُٹھتے اور اپنا بایاں پاؤں موڑتے۔ پس آپؐ اس پر بیٹھتے پھر اعتدال کرتے۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجاتی۔ پھر آپؐ کھڑے ہوتے۔ پھر دوسری رکعت میں اس طرح کرتے۔ پھر جس وقت دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے اللہ اکبر کہتے۔ اور دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھاتے۔ جیسے کہ انہوں نے تکبیر کہی تھی۔ نماز کے شروع کرنے کے

يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلٰوتِهٖ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخْرَجَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوٗدَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَخِذَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهٖ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَفِي أُخْرٰى لَهُ وَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلٰى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَفْضٰى بِوَرِكِهِ الْيُسْرٰى إِلَى

وقت پھر اپنی باقی نماز میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ جب وہ سجدہ ہوتا جس کے پیچھے سلام ہے اپنا بایاں پاؤں نکالتے اور کولی پر بیٹھتے بائیں جانب پر پھر سلام پھیرتے انہوں نے کہا تونے سچ کہا اسیطرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے۔

روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور دارمی نے اور روایت کیا ہے ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اس کا معنے۔ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے ابوحمید کی روایت سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا پھر اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے گویا کہ اُن کو پکڑتے والے ہیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو چلے کی مانند کیا پس دُور رکھا کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے اور راوی نے کہا پھر سجدہ کیا اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر ٹھہرایا اور علیحدہ کیا دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر رکھے اور دونوں رانوں کے درمیان کُشادگی کی اپنے پیٹ کو اپنی رانوں پر لگانے والے نہیں تھے یہاں تک کہ فارغ ہوئے پھر بیٹھے اپنا بایاں پاؤں بچھایا اور دائیں پاؤں کی پُشت قبلہ کیطرف کی اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور اپنی اُنگلی کے ساتھ اشارہ کیا یعنے سبابہ انگلی سے۔

ایک دوسری روایت میں ہے جب دو رکعتوں پر بیٹھتے اپنے بائیں پاؤں کے تلوے پر بیٹھتے اور دایاں کھڑا کرتے اور جس وقت چوتھی رکعت میں ہوتے بایاں کولا زمین پر لگاتے اور دونوں قدم ایک طرف نکال دیتے۔

الْاَرْضِ وَاَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَّاحِيَةٍ وَّاحِدٍ۔

۷۴۶/۱۳ وَعَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذٰى اِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ۔

وائل بن حجرؓ سے روایت ہے تحقیق اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جس وقت نماز کی طرف کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اُٹھاتے یہاں تک کہ دونوں کندھوں کے برابر ہوجاتے اور اُٹھاتے اپنے انگوٹھے کانوں کے برابر پھر تکبیر کہتے روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ایک روایت میں ہے انگوٹھے اٹھاتے اپنے کانوں کی لوؤں تک۔

۷۴۷/۱۴ وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

قبیصہؓ بن ہلب سے روایت ہے وُہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کراتے پس اپنا بایاں ہاتھ دائیں سے پکڑتے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے)

۷۴۸/۱۵ وَعَنْ رِّفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُصَلِّيْ قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَاَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى

رفاعہ بن رافع سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک آدمی آیا پس اس نے مسجد میں نماز پڑھی پھر آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا اپنی نماز دھرا لے تو نے نماز نہیں پڑھی پس اُس نے کہا مجھ کو سکھلا دیں اے اللہ تعالےٰ کے رسولؐ میں کس طرح نماز پڑھوں۔ آپؐ نے فرمایا جس وقت تو قبلے کی طرف منہ کرے پس اللہ اکبر کہہ پھر سورۃ فاتحہ پڑھ اور جو اللہ تعالےٰ چاہے کہ تُو پڑھے اور جس وقت تو رکوع کرے اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ اور ٹھہر اپنے رکوع میں اور پھیلا اپنی کمر کو تو جس وقت اپنا سر اُٹھائے سیدھی کر اپنی پیٹھ اور اُٹھا اپنے سر کو یہاں تک کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں کو پھر آویں جس وقت تو سجدہ کرے ٹھہر واسطے سجدہ کے

مَفَاصِلِهَا فَإِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ فَإِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلَى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَّسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ - هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ وَّرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ -

جس وقت تو اپنا سر اٹھائے بائیں ران پر بیٹھ پھر اس طرح اپنی ہر رکعت میں کر اور سجدہ میں یہاں تک کہ تو اطمینان کرے یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے تھوڑی تبدیلی کے ساتھ۔ اور روایت کیا ہے ترمذی اور نسائی نے معنی اس کا۔

ترمذی کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا جس وقت تو نماز کی طرف کھڑا ہو وضو کر جس طرح تجھ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر کلمہ شہادت پڑھ پس اچھی طرح نماز ادا کر اگر تیرے ساتھ قرآن ہو پس پڑھ اگر نہ یاد ہو الحمد للہ کہہ اللہ اکبر کہہ لا الٰہ الا اللہ کہہ پھر رکوع کر۔

٧٤٩ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَّتَضَرُّعٌ وَّتَمَسْكُنٌ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا إِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِي رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

فضل بن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز دو دو رکعت ہے ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے اور خشوع ہے اور عاجزی ہے اور مسکنت ظاہر کرنا ہے پھر تو اپنے ہاتھ اٹھائے فضل کہتا ہے کہ اپنے پروردگار کی طرف ان کو بلند کر دونوں ہتھیلیاں اپنے منہ کے سامنے کر اور کہہ اے میرے رب اے میرے رب اور جس شخص نے نہ کیا پس وہ شخص ایسا ایسا ہے ایک روایت میں ہے پس وہ ناقص ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

٧٥٠ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ صَلّٰى لَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ

سعید بن حارث بن معلی سے روایت ہے انہوں نے کہا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہم کو نماز پڑھائی پس پکار کر تکبیر کہی جس وقت اپنا سر سجدے سے اٹھایا اور جب

رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سجدہ کیا اور جب دو رکعتوں سے اُٹھے اور کہا اس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔
(روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۷۵۱/۱۸ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهٗ أَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے مکہ میں ایک بوڑھے شخص کے پیچھے نماز پڑھی اس نے بائیس تکبیرات کہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہا یہ احمق ہے کہا ابن عباس نے تیری ماں تجھ کو گم کردے یہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۷۵۲/۱۹ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ يَزَلْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مرسل طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے جب جھکتے اور اُٹھتے پس ہمیشہ آپؐ کی یہ نماز رہی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ تعالےٰ سے۔
(روایت کیا ہے اس کو مالک نے)

۷۵۳/۲۰ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً مَّعَ تَكْبِيْرِ الْاِفْتِتَاحِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ہم کو کہا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھاؤں پس نماز پڑھائی نہ اُٹھائے ہاتھ مگر ایک مرتبہ ہی افتتاح کے ساتھ۔
روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے اور کہا ابوداؤد نے اس معنی میں یہ صحیح نہیں ہے۔

۷۵۴/۲۱ وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز کی طرف

إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کھڑے ہوتے قبلہ کی طرف منہ کرتے اور دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور کہتے اللہ اکبر۔ (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

۷۵۵/۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ فَأَسَاءَ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ أَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّي إِنَّكُمْ تُرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرٰى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ظہر کی اور صفوں کے پیچھے ایک آدمی تھا جس نے بُری طرح نماز پڑھی جس وقت اس نے سلام پھیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آواز دی اے فلاں شخص تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا تو دیکھتا نہیں کس طرح نماز پڑھتا ہے تمہارا خیال ہے کہ تم جو کچھ کرتے ہو مجھ پر پوشیدہ رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی قسم میں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔ (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

بَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

جو چیز تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھی جائے اسکا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

۷۵۶/۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان چُپ رہتے میں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول میرے ماں اور باپ آپ پر قربان ہوں تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان آپ کیا کہتے ہیں آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اے اللہ دُوری ڈال میرے اور میرے گناہوں کے درمیان جس طرح تو نے مشرق اور مغرب میں دُوری رکھی ہے اے اللہ پاک کر مجھ کو گناہوں سے جیسے پاک کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے اے اللہ دھو ڈال میرے

اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۵۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی کے ساتھ۔ (متفق علیہ)

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز کی طرف کھڑے ہوتے ایک روایت میں ہے۔ نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہتے۔ پھر فرماتے۔ متوجہ کیا میں نے اپنا چہرہ اس ذات کے لئے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ ایک طرف کا ہوکر۔ اور نہیں ہوں میں شرک کرنے والوں سے۔ بیشک میری نماز اور میری عبادت میرا زندہ رہنا۔ اور میرا مرنا اللہ کے واسطے ہے۔ جو سب جہانوں کے پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ اور میں ہوں مسلمانوں سے اے اللہ تو بادشاہ ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا پس بخش دے میرے گناہوں کو سب کو تحقیق شان یہ ہے۔ نہیں کوئی بخشتا گناہ مگر تو ہی اور ہدایت دے مجھ کو بہترین اخلاق کی نہیں راہ دکھلاتا بہترین اخلاق کی مگر تو۔ اور پھیر دے مجھ سے برے اخلاق۔ نہیں پھیرتا مجھ سے برے اخلاق مگر تو۔ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور حکم بجا لانے کو تیار خیر تمام کی تمام تیرے ہاتھ میں ہے۔ اور برائی کی نسبت تیری طرف نہیں ہے۔ میں تیری قوت کیساتھ قائم ہوں۔ اور تیری طرف رغبت رکھتا ہوں۔ تو برکت والا ہے اور بلند تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔ اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور جس وقت رکوع کرتے۔ کہتے۔ اے اللہ تیرے لئے میں نے رکوع کیا۔ اور تیرے ساتھ ایمان لایا۔ اور تیرے واسطے میں مطیع ہوا عاجزی کی تیرے لئے میرے کان نے۔ آنکھ نے۔ گودے نے

مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَاِذَا
سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ
اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ
لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ
وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ
ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ
التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ
مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ
اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ
الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلشَّافِعِيِّ وَالشَّرُّ لَيْسَ
اِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ اَنَا بِكَ
وَاِلَيْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَا اِلَّا
اِلَيْكَ تَبَارَكْتَ -

۷۵۸ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ فَدَخَلَ
الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ
اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا
مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ
اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَاَرَمَّ
الْقَوْمُ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ
فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ
بِهَا فَاِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بَاْسًا فَقَالَ رَجُلٌ
جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا

ہڈی نے اور میرے پٹھے نے اور جس وقت سر اٹھاتے تو کہتے اے اللہ رب ہمارے تیرے لئے حمد ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور بھرائی اس چیز کی جو تو چاہے کسی چیز سے پیدا کرنا بعد اس کے اور جس وقت سجدہ کرتے کہتے اے اللہ تیرے لئے میں نے سجدہ کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لئے میں مطیع ہوا سجدہ کیا میرے منہ نے اس ذات کیلئے جس نے اسکو پیدا کیا اور صورت دی اور کھولے کان اور آنکھیں بہت بابرکت ہے اللہ تعالیٰ بہترین ہے پیدا کرنیوالوں کا پھر آخر میں کہتے تشہد اور سلام کے درمیان اے اللہ مجھ کو بخشدے جو میں نے آگے گناہ کیے اور جو میں نے پیچھے گناہ کئے اور جو پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے اور جو زیادتی کی میں نے اور وہ گناہ کہ تو انکو زیادہ جانتا ہے مجھ سے تو ہے آگے کرنیوالا اور تو ہے پیچھے کرنیوالا (اپنے بندوں کو جسے چاہے) نہیں کوئی معبود مگر تو (روایت کیا مسلم نے) ایک روایت میں ہے شافعی کیلئے اور شر کی نسبت تیری طرف نہیں اور ہدایت یافتہ وہ ہے جسکو تو ہدایت دے میں قائم ہوں تیری قوت کیساتھ رجوع کرتا ہوں تیری طرف نہیں نجات تجھ سے اور نہیں پناہ گاہ مگر تیری طرف بابرکت ہے تو

انس رض سے روایت ہے ایک آدمی آیا پس داخل ہوا صف میں اس کا دم چڑھا ہوا تھا اُس نے کہا اللہ اکبر سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے تعریف بہت زیادہ بہت پاکیزہ برکت کی گئی اس میں جس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز پوری کی آپ نے فرمایا ان کلمات کے ساتھ کون کلام کرنے والا ہے لوگ خاموش رہے آپ نے فرمایا ان کلمات کے ساتھ کس نے کلام کی ہے لوگ پھر خاموش رہے آپ نے فرمایا ان کلمات کے ساتھ کس نے کلام کی ہے اس نے کوئی بُری بات نہیں کہی تو اس آدمی نے کہا میں آیا تھا اور مجھے سانس چڑھا ہوا تھا

فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مَیں نے یہ کلمات کہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ مَیں نے بارہ فرشتے دیکھے ہیں جلدی کرتے تھے۔ کہ ان کلمات کو کون اُٹھا کر جاوے۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۷۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَارِثَةَ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو کہتے پاک ہے تو اے اللہ ساتھ اپنی تعریف کے۔ اور بابرکت ہے نام تیرا۔ اور بلند ہے شان تیری۔ نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔ اور ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے ابوسعید سے اور ترمذی نے کہا۔ ہم یہ حدیث نہیں جانتے۔ مگر حارثہ کی روایت سے اور بسبب حفظ کے اس میں کلام کی گئی ہے۔

۷۶۰/۵ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيْلًا ثَلٰثًا أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَذَكَرَ فِيْ آخِرِهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ عُمَرُ نَفْخُهُ الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ۔

جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ فرماتے تھے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت ہی بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے بہت ہی بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے بہت ہی بڑا ہے اور تعریف ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے بہت اور تعریف ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے بہت۔ اور تعریف ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے بہت۔ اور پاکی بیان کرتا ہوں۔ واسطے اللہ کے صبح اور شام تین بار فرمایا پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ساتھ شیطان سے۔ اس کے تکبر سے اس کے شعروں سے اس کے وسوسہ سے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے۔ مگر انہوں نے نہیں ذکر کیا۔ والحمد للہ کثیرًا کا۔ اور ذکر کیا آخر میں من الشیطان الرجیم۔ اور کہا عمرؓ نے نفخ شیطان کا کبر ہے اور اس کا نفث اس کا شعر ہے۔ اور ہمز اس کا جنون ہے۔

٧٦١/٦ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَصَدَّقَهٗ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ۔

سمرہ بن جندب رضؓ سے روایت ہے تحقیق اس نے یاد رکھے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے ایک چپ رہنا جس وقت آپ تکبیر تحریمہ کہتے اور ایک چپ رہنا جس وقت غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہنے سے فارغ ہوتے اُبی بن کعب رضؓ نے اس کی تصدیق کی روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے مانند اس کی۔

٧٦٢/٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ۔ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَذَكَرَهُ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِهٖ وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُّسْلِمٍ وَّحْدَهٗ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دوسری رکعت سے کھڑے ہوتے قرأت الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے اور چپ نہ رہتے۔ اسی طرح ہے صحیح مسلم میں اور ذکر کیا ہے حمیدی نے کتاب افراد میں اور اسی طرح جامع الاصول نے اکیلے مسلم سے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

٧٦٣/٨ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا

جابر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع کرتے اللہ اکبر کہتے پھر کہتے بیشک میری نماز میری عبادت اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو پالنے والا ہے سب جہانوں کا اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں اے اللہ مجھ کو بہترین اعمال کی ہدایت دے اور بہترین خلقوں کی بہترین اخلاق اور اعمال کی کوئی ہدایت نہیں دے سکتا مگر تو اور مجھ کو برے عملوں اور برے خلقوں سے بچا برے عملوں اور برے خلقوں

أَنْتَ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ -

سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ مگر تو (روایت کیا اسکو نسائی نے)

۷۶۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ جَابِرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ -)

محمدؓ بن مسلمہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نفل پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے آپ فرماتے اللہ اکبر متوجہ کیا میں نے اپنا منہ اس ذات کے لئے جس نے پیدا کیا زمین اور آسمان کو اس حال کہ توحید کرنے والا ہوں اور نہیں ہوں میں مشرکوں سے اور ذکر کیا حدیث کو مثل جابرؓ کی حدیث کے مگر یہ کہا وَ انا من المسلمين پھر کہتے اے اللہ تو بادشاہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو اور تعریف ہے تیری پھر پڑھتے۔

(روایت کیا ہے اس کو نسائی نے)

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں قرأت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

۷۶۵ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَصَاعِدًا -

عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو الحمد اور زیادہ نہ پڑھے۔

۷۶۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيْلَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے نماز پڑھی اور الحمد شریف نہیں پڑھی اس کی نماز ناقص ہے تین دفعہ کہا کہ پوری نہیں ہوتی ابوہریرہؓ کو کہا گیا تحقیق ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں انہوں نے کہا اس کو اپنے دل میں آہستہ سے پڑھ لے اس لئے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ
بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ
مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَمِدَنِيْ
عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَ
اِذَا قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ
مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ
وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ هٰذَا بَيْنِيْ وَ
بَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ فَاِذَا
قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ هٰذَا
لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کردی ہے آدھوں آدھ اور میرے بندے کے لئے ہے جو اس نے سوال کیا جس وقت بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی۔ اور جس وقت کہتا ہے الرحمٰن الرحیم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثناء کہی۔ جس وقت کہتا ہے مالک یوم الدین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعظیم کی اور جس وقت کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کیلئے ہے جس کا اس نے سوال کیا۔ جس وقت کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کیلئے ہے جو اس نے مانگا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۷۶۷ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا
يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انس رضی سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اور حضرت عمر رضی نماز کو الحمد للہ رب العالمین کے ساتھ شروع کرتے تھے۔
(روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۷۶۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ
الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ
تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهٖ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ
قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت امام آمین کہے تم بھی آمین کہو تحقیق جو شخص کہ موافق ہو اس کی آمین فرشتوں کی آمین کے تو اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے جس وقت امام غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَّحْوَهٗ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ قَالَ اِذَآ اَمَّنَ الْقَارِيْ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ۔

کہے۔ تو تم آمین کہو۔ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی۔ اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے یہ لفظ بخاری کے ہیں۔ اور مسلم کے لئے مانند اس کی بخاری کی ایک روایت میں ہے۔ قرآن پڑھنے والا جس وقت آمین کہتا ہے۔ تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگئی۔ اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۷۶۹/۵ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ فَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ قَالَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَتَادَةَ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا۔

ابوموسیٰ اشعری رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت تم نماز پڑھو تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔ پھر تم میں سے ایک تمہاری امامت کرائے۔ جس وقت اللہ اکبر کہے۔ تم بھی اللہ اکبر کہو۔ اور جس وقت غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تم آمین کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا جس وقت اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تم بھی اللہ اکبر کہو۔ اور رکوع کرو۔ پس تحقیق امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے۔ اور تم سے پہلے اُٹھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پس یہ اس کے بدلے ہے۔ آپ نے فرمایا جس وقت امام کہے۔ سمع اللہ لمن حمدہ۔ تم کہو۔ اے اللہ! رب ہمارے واسطے تیرے تعریف ہے۔ سنتا ہے اللہ تعالیٰ حمد تمہاری۔

روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔ ایک روایت میں اس کے لئے ہے۔ ابوہریرہ رضہ اور قتادہ رضہ سے۔ اور جس وقت وہ پڑھے تو تم چپ رہو۔

۷۷۰/۶ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ

ابوقتادہ رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعت میں سورۃ فاتحہ اور دو ۲ سورتیں پڑھتے۔ اور پچھلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھتے

وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کبھی ہم کو آیت سُناتے ۔ پہلی رکعت میں قرأت لمبی کرتے اسقدر کہ دوسری میں لمبی نہ کرتے اور اسی طرح عصر میں اور اسی طرح صُبح میں کرتے ۔

(متفق علیہ)

۷۷۱/۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابُوسعید خُدری رض سے روایت ہے ۔ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگاتے تھے ۔ ظہر اور عصر میں ۔ پس ہم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اندازہ لگایا ہے ۔ الٓمّٓ تنزیل سجدہ پڑھنے کی مقدار ایک روایت میں ہے ہر رکعت میں تیس آیتوں کی مقدار اور پچھلی دو رکعتوں میں ہم نے اندازہ لگایا ہے ۔ اس سے آدھا ۔ اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ہم نے آپ کے قیام کا اندازہ لگایا ہے ۔ ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کی مقدار اور عصر کی پچھلی دو رکعتوں میں اس سے آدھی مقدار ۔

(روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۷۷۲/۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے ۔ انہوں نے کہا ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں واللیل اذا یغشٰی ۔ ایک روایت میں ہے سبّح اسم ربّك الأعلٰی پڑھتے اور عصر میں اس کی مانند اور صُبح میں اس سے لمبی سورتیں ۔

(روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۷۷۳/۹ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے ۔ انہوں نے کہا ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ۔ آپ

سَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مغرب میں سورۂ والطّور پڑھ رہے تھے۔ (متفق علیہ)

۷۷۴/۱۰ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُمِّ فضل بنت حارث سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ مغرب میں سورۂ والمرسلات عرفاً پڑھ رہے تھے۔ (متفق علیہ)

۷۷۵/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلّٰى لَيْلَةً مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا لَهُ أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا معاذ بن جبلؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر آتے اور اپنی قوم کے امام ہوتے ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر اپنی قوم میں آئے اُن کی امامت کی پس سورۂ بقرہ شروع کی ایک شخص پھرا اس نے سلام پھیرا اور اکیلا نماز پڑھ کر چلا گیا لوگوں نے اُسے کہا تو منافق ہوگیا ہے اے فلاں شخص اس نے کہا نہیں اللہ تعالےٰ کی قسم میں ضرور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا اور آپؐ کو خبر دُوں گا پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ہم اونٹوں والے ہیں دن کو ہم محنت کرتے ہیں اور معاذؓ (ابن جبل) آپؐ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتا ہے پھر اپنی قوم کے پاس آتا ہے پس سورۂ بقرہ شروع کر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تو فتنے میں ڈالنے والا ہے اے معاذؓ پڑھ والشمس وضحٰھا اور والضحٰی اور واللیل اذا یغشٰی اور سبّح اسم ربّك الاعلٰی (متفق علیہ)

۷۷۶/۱۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

براءؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْعِشَاءِ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْہُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا عشاء کی نماز میں والتین والزیتون پڑھ رہے تھے اور آپ سے زیادہ خوش آواز میں نے کسی کو نہیں سُنا۔ (متفق علیہ)

۷۷۷/۱۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَنَحْوِھَا وَکَانَتْ صَلٰوتُہٗ بَعْدُ تَخْفِیْفًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورۃ ق والقرآن المجید اور اس جیسی سورتیں پڑھتے تھے اور آپ کی نماز ہلکی ہوتی تھی۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۷۷۸/۱۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ وَاللَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

عمرو بن حریث سے روایت ہے اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا فجر کی نماز میں واللیل إذا عسعس پڑھتے تھے۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۷۷۹/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَکَّۃَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَۃَ الْمُؤْمِنِیْنَ حَتّٰی جَاءَ ذِکْرُ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ اَوْ ذِکْرُ عِیْسٰی اَخَذَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَعْلَۃٌ فَرَکَعَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن سائب سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صبح کی نماز مکہ میں پڑھائی آپ نے سورۂ مومنون شروع کی یہاں تک کہ حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت ہارون ؑ کا ذکر۔ یا حضرت عیسیٰ ؑ کا ذکر درپیش آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آنا شروع ہوگئی پس آپؐ نے رکوع کر دیا۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۷۸۰/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِالٓمّٓ تَنْزِیْلُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں جمعہ کے دن الم تنزیل السجدہ پہلی رکعت میں اور ھل اتی علی الانسان حِینٌ من الدھر دوسری رکعت میں پڑھتے تھے (متفق علیہ)

۷۸۱/۱۷ وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ عَلَی الْمَدِیْنَۃِ

عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مروان نے مدینہ پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا اور مکہ مکرمہ

وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی طرف نکلا ابوہریرہ رضہ نے ہم کو جمعہ کی نماز پڑھائی پہلی رکعت میں سورۃ الجمعہ اور دوسری رکعت میں اذا جاءک المنٰفقون پڑھی اور کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے ان دونوں سورتوں کو جمعہ کے دن پڑھتے تھے۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۴۸۲/۱۸ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ قَرَاَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں اور جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتٰک حدیث الغاشیہ پڑھتے اور کہا کہ جب عید اور جمعہ اکٹھے ہو جاتے ایک ہی دن دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۴۸۳/۱۹ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدِ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَاُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبیداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضہ نے ابوواقد لیثی سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید الفطر میں کیا پڑھتے تھے اس نے کہا کہ ان دونوں میں قٓ والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھتے۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۴۸۴/۲۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنت کی دو رکعتوں میں قل یاایھا الکٰفرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۴۸۵/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا

ابن عباس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنت کی دو رکعتوں میں قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا اور وہ آیت جو

أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَالَّتِىْ فِىْ اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ يَآ أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سورہ آل عمران میں ہے قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم پڑھتے تھے۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

دوسری فصل

۴۸۶/۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَّيْسَ إِسْنَادُهٗ بِذَالِكَ -

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرتے تھے روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث اس کی سند ایسی قوی نہیں ہے۔

۴۸۷/۲۳ وَعَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ - فَقَالَ اٰمِيْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ - رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَأَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

وائلؓ بن حجر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا پس آمین کہی دراز کی اس کے ساتھ اپنی آواز (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور دارمی نے اور روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

۴۸۸/۲۴ وَعَنْ أَبِىْ زُهَيْرِ النُّمَيْرِىِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِى الْمَسْئَلَةِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ - فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ بِأَىِّ شَىْءٍ يَّخْتِمُ قَالَ بِاٰمِيْنَ - رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ)

ابوزہیرؓ نمیری سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم ایک شخص کے پاس آئے وہ سوال میں مبالغہ کرتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب کیا اگر ختم کیا ایک آدمی نے کہا کس چیز کے ساتھ ختم کرے آپؐ نے فرمایا آمین کے ساتھ۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۴۸۹/۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْأَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِى الرَّكْعَتَيْنِ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورہ اعراف پڑھی اسے دو رکعتوں میں متفرق پڑھا

(رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

(روایت کیا اس کو نسائی نے)

۷۹۰/۲۶ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ کُنْتُ اَقُوْدُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاقَتَہٗ فِی السَّفَرِ فَقَالَ لِیْ یَا عُقْبَۃُ اَلَا اُعَلِّمُكَ خَیْرَ سُوْرَتَیْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِیْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ یَرَنِیْ سُرِرْتُ بِھِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ صَلّٰی بِھِمَا صَلٰوۃَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ یَا عُقْبَۃُ کَیْفَ رَاَیْتَ

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہا میں سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کھینچ رہا تھا آپؐ نے مجھ کو فرمایا اے عقبہؓ! میں تجھ کو بہتر دو سورتیں نہ سکھلاؤں جو پڑھی گئی ہیں آپؐ نے مجھ کو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ۃ سکھلائیں عقبہؓ نے کہا آپؐ نے دیکھا کہ میں کوئی زیادہ خوش نہیں ہوا جب صبح کی نماز کے لئے اترے لوگوں کو ان دونوں سورتوں کے ساتھ نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے میری طرف جھانکا اور آپؐ نے فرمایا اے عقبہؓ تو نے کیا دیکھا (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے)

۷۹۱/۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِیْ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ۔

جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی رات مغرب کی نماز میں قل یا ایھا الکٰفرون اور قل ھو اللہ احد۔ پڑھتے تھے (روایت کیا ہے اس کو شرح السنۃ میں اور روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے حضرت ابن عمرؓ سے مگر اس نے شب جمعہ کا ذکر نہیں کیا

+ +

۷۹۲/۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا اُحْصِیْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ بِقُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں شمار نہیں کرسکتا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتوں میں قل یا ایھا الکٰفرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے۔

روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے ابوہریرہؓ سے مگر اس نے

إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔

مغرب کے بعد کا ذکر نہیں کیا۔

۷۹۳/۲۹ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَآءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلٰى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے وہ ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے کسی شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو زیادہ مشابہ ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے فلاں شخص سے سلیمان نے کہا میں نے اس کے پیچھے نماز پڑھی وُہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا اور دو پچھلی ہلکی کرتا عصر کو ہلکا کرتا اور مغرب میں قصار مفصل پڑھتا اور عشاء میں اوساط مفصل پڑھتا اور صبح میں طوال مفصل (روایت کیا ہے اس کو نسائی نے اور روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے یخفف العصر تک۔

۷۹۴/۳۰ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَآءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ وَأَنَا أَقُوْلُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ۔

عبادہ بن صامت رض سے روایت ہے انہوں نے کہا صبح کی نماز میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے آپ نے قرآن شریف پڑھا پڑھنا آپ پر بھاری ہوگیا جب فارغ ہوئے آپ نے فرمایا۔ شاید کہ تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو ہم نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو مگر سورۃ فاتحہ پس تحقیق یہ ہے کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اس کو نہیں پڑھتا روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور نسائی کے لئے ہے اس کا معنٰے ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے فرمایا میں کہتا تھا کیا ہے کہ قرآن شریف میرے ساتھ نزاع کرتا ہے جب ظاہر قرأت کروں تو سورہ فاتحہ کے بغیر کچھ نہ پڑھو۔

۷۹۵/۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے بیشک رسول اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوۃٍ جَہَرَ فِیْہَا بِالْقِرَآءَۃِ فَقَالَ ہَلْ قَرَاَ مَعِیَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَّعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنِّیْٓ اَقُوْلُ مَالِیْٓ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَہَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَآءَۃِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا جَہَرَ فِیْہِ بِالْقِرَآءَۃِ مِنَ الصَّلَوٰتِ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰلِکَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَّاَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَ رَوَی ابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ)

صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز سے پھرے جس میں قرأت جہر ہوتی ہے آپؐ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ پڑھا ہے ایک آدمی نے کہا ہاں اے اللہ تعالےٰ کے رسولؐ آپؐ نے فرمایا میں کہتا ہوں کیا ہے کہ قرآن مجھ سے چھینا جھپٹی کرتا ہے انہوں نے کہا کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن شریف پڑھنے سے رُک گئے ان نمازوں میں جنہیں قرأت جہر کی جاتی ہے جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سُنا۔
روایت کیا ہے اس کو مالک نے اور روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور نسائی نے اور روایت کیا ہے ابن ماجہ نے معنی اس کا۔

۷۹۶/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَیَاضِیِّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ فَلْیَنْظُرْ مَا یُنَاجِیْہِ بِہٖ وَلَا یَجْہَرْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

ابن عمرؓ اور بیاضی رضؓ سے روایت ہے۔ ان دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھنے والا اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے پس چاہیئے کہ فکر کرے کہ وہ کس چیز کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے اور بعض تمہارا بعض کے ساتھ آواز بلند نہ کرے (روایت کیا اس کو احمد نے)

۷۹۷/۳۳ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے نہیں امام بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جس وقت وُہ اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو اور جس وقت وُہ پڑھے تو تم چپ رہو۔
روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے۔

۷۹۸/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَآ اَسْتَطِیْعُ اَنْ اٰخُذَ

عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت کیا انہوں نے کہا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میں قرآن سیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا مجھ

مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِيْ مَا يُجْزِئُنِيْ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا ذَا لِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدَيْهِ وَقَبَضَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَاَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ عِنْدَ قَوْلِهٖ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

کو ایسی چیز سکھلاؤ جو مجھے کفایت کرے آپ نے فرمایا کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اس نے کہا اے اللہ تعالےٰ کے رسولؐ یہ تو اللہ تعالےٰ کے واسطے ہے میرے لئے کیا ہے آپ نے فرمایا کہہ اے اللہ مجھ پر رحم کر اور مجھ کو ہدایت دے اور عافیت دے اور مجھ کو روزی دے اس نے اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کیا۔ اور ان دونوں کو بند کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اپنے دونوں ہاتھ خیر سے بھر لئے ہیں۔

روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے نسائی کی روایت میں الا باللہ تک ہے۔

٧٩٩/٣٥ وَعَنْ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے۔ بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سبح اسم ربك الاعلى پڑھتے۔ تو آپؐ فرماتے سبحان ربي الأعلى۔

(روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

٨٠٠/٣٦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ مِنْكُمْ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَمَنْ قَرَاَ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَاَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے سورہ والتین والزیتون پڑھے اور الیس اللہ باحکم الحاکمین تک پہنچے اس کے بعد کہے بلیٰ وانا علیٰ ذالک من الشاہدین اور جو شخص پڑھے لا اقسم بیوم القیمہ اور الیس ذالک بقادر علیٰ ان یحی الموتیٰ تک پہنچے تو وہ کہے بلیٰ اور جو شخص سورہ والمرسلات پڑھے اور فبای حدیث بعدہ یؤمنون تک پہنچے وہ کہے آمنا باللہ

روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔ اور روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے وانا علیٰ ذالک

اِلٰی قَوْلِہٖ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ	من الشاھدین تک۔
۸۰۱/۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَاَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَاْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ۔	جابر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ پر نکلے اور اُن پر سورۂ رحمٰن پڑھی شروع سے آخر تک وہ چپ رہے آپ نے فرمایا جنوں کی رات میں نے یہ سورت جنوں پر پڑھی تھی وہ تم سے اچھا جواب دیتے تھے جب بھی میں اس آیت پر پہنچا فبای آلاء ربکما تکذبان وہ کہتے لا بشیٔ من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)	روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

\+ \+ \+

\+ \+ \+

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

۸۰۲/۳۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ جُهَيْنَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الصُّبْحِ اِذَا زُلْزِلَتْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَمْ قَرَاَ ذٰلِكَ عَمْدًا۔	معاذ بن عبد اللہ جہنی سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلہ کے آدمی نے اس کو خبر دی کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا کہ آپ نے اذا زلزلت کو صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں پڑھا میں نہیں جانتا کہ آپ بھول گئے یا جان بوجھ کر پڑھا۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)	(روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

\+ \+ \+

۸۰۳/۳۹ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ اِنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا	عروہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت ابوبکر صدیق رض نے صبح کی نماز پڑھی اور دونوں رکعتوں میں سورۂ بقرہ کو پڑھا۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ)	(روایت کیا ہے اس کو مالک نے)
۸۰۴/۴۰ وَعَنِ الْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرِ الْحَنَفِيِّ	فرافصہ رض بن عمیر حنفی سے روایت ہے انہوں

قَالَ مَا اَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ اِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا (رَوَاهُ مَالِكٌ)

نے کہا۔ نہیں سیکھی میں نے سورۂ یوسف مگر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے اس کو صبح کی نماز میں پڑھنے کے بسبب ان کے بار بار پڑھنے سے۔

(روایت کیا ہے اس کو مالک نے)

۸۰۵ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ وَسُوْرَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيْئَةً قِيْلَ لَهُ اِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ اَجَلْ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

عامر بن ربیعہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے حضرت عمر بن الخطاب رضؓ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی آپ نے اس کی دو رکعتوں میں سورۂ یوسف اور سورۂ حج پڑھی ٹھہر ٹھہر کر۔ عامرؓ کو کہا گیا کہ حضرت عمر رضؓ پھر طلوع فجر کے وقت کھڑے ہوتے ہوں گے اس نے کہا ہاں۔

(روایت کیا ہے اس کو مالک نے)

۸۰۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَةٌ صَغِيْرَةٌ وَّلَا كَبِيْرَةٌ اِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

عمروؓ بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتا ہے مفصّل سے کوئی چھوٹی اور بڑی سورت نہیں مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرض نماز میں لوگوں کو اس کے ساتھ امامت کرتے تھے۔

(روایت کیا ہے اس کو مالک نے)

۸۰۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا)

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں حٰمٓ دخان پڑھی

روایت کیا ہے اس کو نسائی نے مرسل طور پر۔

+ + +

بَابُ الرُّكُوْعِ

رکوع کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۸۰۸ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ بَعْدِىْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجود کو سیدھا کرو پس اللہ تعالے کی قسم ہے کہ تحقیق میں دیکھتا ہوں تم کو اپنے پیچھے سے۔ (متفق علیہ)

۸۰۹/۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

براء سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور اُن کا سجدہ اور اُن کے دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور رکوع سے اٹھتے وقت کھڑے رہنے اور بیٹھنے کے سوا قریب برابر کے تھے۔ (متفق علیہ)

۸۱۰/۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم کہتے تحقیق ترک کی ہے وہ رکعت پھر سجدہ فرماتے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے یہاں تک کہ ہم کہتے تحقیق سجدہ کو ترک کیا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۸۱۱/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ فِىْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت کہتے اپنے رکوع میں اور اپنے سجدہ میں یا الٰہی تو پاک ہے اے ہمارے پروردگار اور ہم پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کے ساتھ یا الٰہی مجھ کو بخش عمل کرتے تھے قرآن کے موافق۔ (متفق علیہ)

۸۱۲/۵ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہیں (حضرت عائشہ رض) سے روایت ہے۔ کہ تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنے رکوع میں اور اپنے سجدے میں بہت پاک ہے فرشتوں اور رُوح کا پروردگار (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۸۱۳/۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ

ابن عباس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار میں منع کیا گیا ہوں کہ میں رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھوں پس

رَاكِعًا وَّسَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رکوع میں اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور سجدہ میں دعا مانگنے کی کوشش کرو پس لائق ہے تمہارے لئے کہ قبول کی جاوے۔

(روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۸۱۴/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت امام کہتا ہے اللہ نے سنا اس شخص کے لئے جس نے تعریف کی اس کی پس کہو یا اللہ اے ہمارے رب تیرے لئے ہی حمد ہے پس تحقیق جس شخص کا کہنا فرشتوں کے موافق ہوا بخش دیئے جاتے ہیں اس کے لئے اس کے پہلے گناہ۔ (متفق علیہ)

۸۱۵/۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَهْرَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اے اللہ اے ہمارے رب تیرے لئے ہی تعریف ہے آسمانوں اور زمین کی پورائی کے برابر اور اس کے بعد جس کی پورائی تو چاہے۔

(روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۸۱۶/۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے یا اللہ اے ہمارے رب تیرے لئے ہی ہے تعریف آسمانوں کی پورائی کے برابر اور زمین کی پورائی کے برابر اور جس چیز کی پورائی تو چاہے اس کے بعد تو تعریف اور بزرگی کے زیادہ لائق ہے اس چیز سے کہ جو بندے نے کہا اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں اے اللہ نہیں کوئی روکنے والا اس چیز کو جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جس کو تو روک دے اور تیرے عذاب سے کسی دولتمند کو اس کی دولتمندی نفع نہیں

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دیتی۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۸۱۷/۱۰ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَالَ رَجُلٌ وَّرَآءَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا قَالَ اَنَا قَالَ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِيْنَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جب آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو کہتے سُنا اللہ تعالےٰ نے اس شخص کو جس نے اس کی تعریف کی پس ایک شخص نے کہا جو آپ کے پیچھے تھا اے ہمارے رب تیرے ہی لئے بہت بہت تعریف ہے پاک بابرکت جب آپ نماز سے پھرے تو آپ نے فرمایا بولنے والا کون تھا اب ایک شخص نے کہا میں تھا فرمایا میں نے کچھ اُوپر تیس فرشتے دیکھے کہ وہ جلدی کرتے تھے کہ کون ان کلموں کا ثواب لکھے پہلے (روایت کیا بخاری نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۸۱۸/۱۱ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اُبومسعود رضی اللہ عنہ انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں کرتا اس کی نماز قبول ہی نہیں ہوتی روایت کیا ہے اس کو ابوداود نے اور ترمذی نے اور نسائی نے اور روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے اور دارمی نے اور ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

۸۱۹/۱۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب یہ آیت اتری پس پاکی بیان کر اپنے بڑے پروردگار کے نام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس تسبیح کو اپنے رکوع میں کرو پھر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ پاکی بیان کر اپنے بلند پروردگار کے نام سے تو آپ نے فرمایا کہ اس کے مضمون کو اپنے سجدہ میں کرو (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے)

۸۲۰ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ۔
۱۳

عون بن عبداللہ سے روایت ہے۔ اس نے ابن مسعودؓ سے نقل کیا۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا رکوع کرے۔ پس اپنے رکوع میں کہے سبحان ربی العظیم تین بار۔ پس تحقیق پورا ہوا رکوع اُس کا اور یہ اس کا ادنیٰ درجہ ہے۔ اور جس وقت سجدہ کرے تو اپنے سجدہ میں یہ کہے سبحان ربی الاعلیٰ۔ تین بار پس تحقیق پورا ہوا سجدہ اس کا۔ یہ اُس کا ادنیٰ درجہ ہے۔
روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔ اور ترمذی نے کہا اس کی سند متصل نہیں۔ کیونکہ عونؒ نے ابن مسعودؓ سے مُلاقات نہیں کی۔

۸۲۱ وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ فَسَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ الْاَعْلٰى وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔
۱۴

حذیفہؓ سے روایت ہے۔ کہ تحقیق اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہتے تھے۔ اور اپنے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔ اور نہیں آتے تھے کسی رحمت کی آیت پر مگر ٹھہرتے اور دُعا مانگتے۔ اور کسی عذاب کی آیت پر نہیں آتے تھے مگر عذاب سے پناہ مانگتے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔ اور ابوداؤد نے اور دارمی نے۔ اور روایت کیا ہے نسائی نے اور ابن ماجہ نے اُن کے قول الاعلیٰ تک روایت کیا۔ اور ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا۔

\+ \+ \+ \+

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۸۲۲ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۵

عوف بن مالک سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی

فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظْمَةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

جب آپ نے رکوع کیا تو اسمیں سورۂ بقرہ کا اندازہ ٹھہرے اور اپنے رکوع میں فرماتے تھے۔ پاک ہے قہر اور بادشاہت کا مالک اور بڑائی اور بزرگی کا مالک۔
(روایت کیا ہے اس کو نسائی نے)

۸۲۳/۱۶ وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَّسُجُوْدَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

ابن جبیر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سُنا انس بن مالک سے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جسکی نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بہت مشابہ ہو اس نوجوان کی نماز سے یعنی حضرت عمر بن عبد العزیز رح ابن جبیر رح نے کہا کہا اس نے کہ ہم نے حضرت عمر بن عبد العزیز رح کے رکوع کا اندازہ دس تسبیح کیا ہے اور سجدوں میں بھی دس تسبیح۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے نسائی نے)

۸۲۴/۱۷ وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ اِنَّ حُذَيْفَةَ رَاٰى رَجُلًا لَّا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

شقیق رض سے روایت ہے انہوں نے کہا تحقیق حذیفہ رض نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے رکوع اور سجدے کو پورا نہیں کرتا جب اس نے اپنی نماز کو پورا کر لیا اس کو بلایا اور اسکو حذیفہ رض نے کہا تو نے نماز نہیں پڑھی شقیق رض نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ حذیفہ رض نے یہ بھی کہا کہ اگر تیری موت آئے تو مرے گا غیر فطرت پر یعنی وہ طریقہ کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۸۲۵/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَةً اَلَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابو قتادہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چرانے کے اعتبار سے بہت بُرا لوگوں میں وہ شخص ہے کہ اپنی نماز سے چوری کرے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح چراتا ہے اپنی نماز سے آپ نے فرمایا کہ نماز کے رکوع کو پورا نہ کرے اور نہ اس کے سجدہ کو پورا کرے (روایت کیا اسکو احمد نے)

۸۲۶/۱۹ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي الشَّارِبِ وَالزَّانِيْ وَالسَّارِقِ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُنْزَلَ فِيْهِمُ الْحُدُوْدُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ وَّاَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَحْمَدُ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ۔

نعمان رضؓ بن مرہ سے روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب پینے والے اور زنا کرنے والے اور چوری کرنے والے کے بارے میں کیا اعتقاد ہے اور یہ سوال کرنا حدود کے اُترنے سے پہلے تھا صحابہ کرام نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ زیادہ جانتا ہے آپؐ نے فرمایا یہ کبیرہ گناہ ہیں اور ان میں سزا ہے اور بہت بُری چوری اُس کی ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے صحابہ نے کہا کس طرح اپنی نماز سے چرائے اے اللہ کے رسولؐ فرمایا کہ نہ پورا کرے اس کے رکوع کو اور اس کے سجدہ کو۔ روایت کیا ہے اسکو مالک نے اور احمد نے اور دارمی نے بھی مانند اس کے۔

بَابُ السُّجُوْدِ

سجدہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۸۲۷/۲۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہوں پیشانی اور دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں پر اور پاؤں کے پنجوں پر اور یہ کہ ہم اپنے کپڑوں کو اور بالوں کو اکٹھا نہ کریں (متفق علیہ)

+ + +

۸۲۸/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سجدوں میں ٹھہرو اور نہ بچھاوے تم میں سے کوئی اپنے ہاتھوں کو کتّے کے بچھانے کی طرح۔ (متفق علیہ)

۸۲۹/۲۲ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

براء بن عازب رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تو سجدہ

إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کرے تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھ اور اپنی کہنیوں کو بلند کر (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۸۳۰/۲۳ وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ جَافَى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ. هٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ كَمَا صَرَّحَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِإِسْنَادِهٖ وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاهُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ۔

حضرت میمونہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو فرق سے رکھتے اگر بکری کا بچہ ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو وہ گزر جاتا یہ ابوداؤد کے لفظ ہیں جیسا کہ امام بغوی نے شرح السنہ میں خود بیان فرمایا ہے اپنی سند کے ساتھ اور اس کے معنی مسلم میں ہیں کہا کہ جس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے اگر بکری کا بچہ ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔

+ + + +

۸۳۱/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ رض بن مالک بن بحینہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کھولتے یہاں تک کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی (متفق علیہ)

+ + + + +

۸۳۲/۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَأَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدے میں فرماتے تھے کہ اے اللہ میرے گناہ بخش دے سب چھوٹے بڑے پہلے اور پچھلے اور ظاہر اور پوشیدہ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۸۳۳/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهٗ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھونے پر نہ پایا میں نے آپ کو ڈھونڈا کہ میرے ہاتھ آپ کے قدموں تک جا پہنچے کہ آپ سجدہ کی حالت میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے یا الٰہی تحقیق میں تیری رضا

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مندی کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے غضب سے۔ اور تیری عافیت کے ساتھ تیرے عذاب سے۔ اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ۔ تجھ سے۔ تیری تعریف کو نہیں گن سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ذات کی تعریف کی۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۸۳۴/۲۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَآءَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے کا اپنے رب کے زیادہ قریب ہونا سجدے کی حالت میں ہوتا ہے پس دُعا میں کثرت کرو۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۸۳۵/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَاَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْكِیْ یَقُوْلُ یٰوَیْلَتٰی اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَ اُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَیْتُ فَلِیَ النَّارُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُسی (ابوہریرہ رضؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس وقت آدم کا بیٹا سجدہ کی آیت پڑھتا ہے۔ پھر سجدہ کرتا ہے۔ تو شیطان روتا ہوا ایک طرف ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے لے افسوس! کہ ابن آدم کو سجدے کا حکم کیا گیا اس نے سجدہ کیا پس اس کے لیے جنت ہے اور مجھے سجدے کا حکم کیا گیا۔ میں نے نافرمانی کی پس میرے لیے آگ ہے۔ (روایت کیا مسلم نے)

۸۳۶/۲۹ وَعَنْ رَّبِیْعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُهٗ بِوَضُوْئِهٖ وَ حَاجَتِهٖ فَقَالَ لِیْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ قَالَ اَوْ غَیْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ربیعہ بن کعب سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں رات گزارتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ پس لاتا میں آنحضرتؐ کے پاس وضو کا پانی۔ اور حاجت کا۔ پس مجھ کو فرمایا۔ مانگ۔ میں نے کہا۔ میں مانگتا ہوں بہشت میں آپ کی رفاقت۔ آپ نے فرمایا یا اس کے سوا۔ میں نے کہا۔ میرا وہی مطلب ہے۔ جو میں نے عرض کیا۔ فرمایا۔ میری مدد کر اپنی ذات پر بہت سجدے کرنے کیساتھ۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے

۸۳۷/۳۰ وَعَنْ مَّعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِیْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ اَعْمَلُهٗ یُدْخِلُنِیَ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ

معدان بن طلحہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ثوبان سے ملاقات کی۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام تھا۔ پس میں نے کہا۔ مجھ کو خبر دو ایسے عمل کے ساتھ کہ میں اس کو کروں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب مجھ کو جنت

ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ مَا قَالَ لِيْ ثَوْبَانُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں داخل کر دے۔ پس چپ رہا۔ پھر میں نے اس کو پوچھا پس چپ رہا۔ پھر میں نے تیسری بار پوچھا۔ پس کہا میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا۔ پس آپؐ نے فرمایا لازم کر اپنے اُوپر بہت سجدے کرنے واسطے خدا کے۔ تو اللہ کے لئے نہیں سجدہ کریگا کوئی سجدہ کرنا مگر بلند کریگا تجھکو اللہ بسبب اس کے باعتبار درجہ کے اور تجھ سے گناہ کو اس کے سبب سے دُور کریگا۔ معدان نے کہا۔ پھر مُلاقات کی میں نے ابوالدرداء سے پس اُن سے میں نے پوچھا پس کہا میرے لئے مانند اس کے جو مجھ کو ثوبان نے کہا۔ (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۸۳۸/۳۱ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

وائلؓ بن حجر سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جس وقت سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے۔ تو اپنے گھٹنے اپنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جس وقت اٹھنے کا ارادہ کرتے تو اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے پہلے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے)

۸۳۹/۳۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ أَبُوْ سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ حَدِيْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَقِيْلَ هٰذَا مَنْسُوْخٌ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت ایک تمہارا سجدہ کرے۔ پس نہ بیٹھے۔ اُونٹ جیسا بیٹھنا۔ اور چاہیے۔ کہ رکھے اپنے ہاتھوں کو زانوؤں سے پہلے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے اور دارمی نے۔ ابوسلیمانؒ خطابی نے کہا۔ کہ وائل بن حجر کی حدیث بہت ثابت ہے۔ اس حدیث سے اور اس حدیث کو منسوخ کہا گیا ہے۔

+ + +

۸۴۰/۳۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان کہتے تھے

بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

یاالٰہی مجھ کو بخش اور مجھ پر رحم کر اور مجھ کو ہدایت کر اور مجھ کو روزی عطا فرما (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے)

۸۴۱/۳۴ وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حذیفہؓ سے روایت ہے تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دونوں سجدوں کے درمیان اے میرے رب مجھ کو بخش دے (روایت کیا ہے اس کو نسائی نے اور دارمی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۸۴۲/۳۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُّوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

عبدالرحمٰن بن شبل سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے اور درندے کے بچھانے کی طرح اور مسجد میں آدمی کی جگہ مقرر کرنے سے جیسا کہ اونٹ مقرر کرتا ہے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے اور دارمی نے)

۸۴۳/۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ میں تیرے لئے دوست رکھتا ہوں وہ چیز جو اپنے لئے دوست رکھتا ہوں اور مکروہ رکھتا ہوں تیرے لئے وہ جو اپنے لئے مکروہ رکھتا ہوں نہ اقعاکر دوسجدوں کے درمیان (روایت کیا ترمذی نے)

۸۴۴/۳۷ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى صَلٰوةِ عَبْدٍ لَا يُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهٗ بَيْنَ خُشُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

طلق بن علی حنفی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دیکھتا اللہ عزوجل اس بندے کی نماز کی طرف جو اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں کرتا رکوع اور سجدے کے وقت (روایت کیا ہے اس کو مالک نے)

۸۴۵/۳۸ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ

نافع رضی سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ کہتے تھے جو شخص

يَقُوْلُ مَنْ وَّضَعَ جَبْهَتَهٗ بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهٗ ثُمَّ اِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

اپنی پیشانی زمین پر رکھے پس چاہئے کہ اپنے دونوں ہاتھ بھی اسی جگہ پر رکھے کہ جس پر اپنی پیشانی رکھی ہے پھر جس وقت اُٹھے پس اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے اس لئے کہ سجدہ کرتے ہیں دونوں ہاتھ بھی جس طرح سجدہ کرتا ہے منہ (روایت کیا ہے اس کو مالک نے)

بَابُ التَّشَهُّدِ

تشہد (التحیات) کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۸۴۶/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلٰثَةً وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْ بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطَهَا عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیٹھتے تھے تشہد میں بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور اپنے ہاتھ کو بند کرتے ترپن کی گنتی پر اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور ایک روایت میں یوں ہے جس وقت بیٹھتے تھے نماز میں تو اپنے گھٹنوں پر اپنے ہاتھ رکھتے اور اپنی داہنی اُنگلی جو انگوٹھے کے ساتھ ہے اُٹھاتے اور اس کے ساتھ دعا مانگتے اور بایاں ہاتھ بائیں زانو پر کھلا رکھتے۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۸۴۷/۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهٗ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَ

عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیٹھتے تھے اپنا داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور اشارہ کرتے شہادت کی انگلی کے ساتھ اور اپنا انگوٹھا رکھتے بیچ کی انگلی پر اور پکڑتے اپنے بائیں ہاتھ سے اپنا بایاں گھٹنا۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهٗ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

+ + +
+ + +

۸۴۸/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ
عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ اَلسَّلَامُ
عَلٰى مِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا
انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا
اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ
فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلْ
اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى
عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَ
ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِى السَّمَاءِ
وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ
فَيَدْعُوْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت ہم نماز پڑھتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہتے ہم سلام ہے اللہ تعالیٰ پر اس کے بندوں کی طرف سے اور حضرت جبرئیل پر سلام ہے اور حضرت میکائیل پر سلام ہے فلانے پر سلام ہے پس جبکہ پھرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوئے آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ پر سلام نہ کہو اس لئے کہ اللہ تعالےٰ خود سلام ہے پس جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے پس چاہیئے کہ کہے بندگی منہ سے کہنے کی واسطے اللہ تعالےٰ کے ہے اور بندگی بدن کی اور مال کی بندگی بھی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے تم پر سلامتی ہے اے نبی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں سلام ہم پر اور اوپر بندوں نیک اللہ تعالےٰ کے پس تحقیق جب نمازی یہ دعا کہتا ہے تو اس کی برکت ہر نیک بندے کو پہنچتی ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود قابل بندگی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں پھر چاہیئے کہ جو دعا اس کو خوش لگے پڑھے پس دعا مانگے اللہ تعالےٰ سے ۔ (متفق علیہ)

۸۴۹/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ
مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ
الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ

عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد سکھاتے جیسے کہ قرآن شریف کی سورہ سکھاتے تھے پس کہتے تھے قولی عبادتیں اور فعلی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہیں اے نبیؐ تم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا

اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّلَمْ اَجِدْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِغَيْرِ اَلِفٍ وَّلَامٍ وَّلٰكِنْ رَّوَاهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ۔

ہوں میں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں روایت کیا ہے اس کو مسلم نے اور میں نے صحیحین میں نہیں پائی اور نہ جمع بین الصحیحین میں سلامٌ علیک اور سلامٌ علینا کا لفظ بغیر الف لام کے مگر اس کو جامع الاصول والے نے ترمذی سے روایت کیا ہے۔

+ + +

+ + +

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۸۵۰/۵ عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَمَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهُ فَرَاَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

وائل بن حجر سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ فرمایا پھر حضرت بیٹھے اور اپنا بایاں پاؤں بچھایا اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور اپنی داہنی کہنی الگ رکھی اپنی دائیں ران سے اور اپنی دونوں انگلیاں بند رکھیں اور حلقہ بنایا حلقہ بنانا پھر اپنی انگلی اٹھائی پس میں نے دیکھا اُن کو کہ ہلاتے تھے اس کو اور دُعا مانگتے تھے اس کے ساتھ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور دارمی نے)

۸۵۱/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهِ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ اِشَارَتَهُ۔

عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ فرماتے تھے اپنی انگلی کے ساتھ جس وقت کہ دعا کرتے اور نہ ہلاتے اس کو روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابوداؤد نے زیادہ کیا کہ اُن کی نظر تجاوز نہیں کرتی تھی اُن کے اشارے سے۔

۸۵۲/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا تحقیق ایک شخص اشارہ کرتا تھا دو انگلیوں کے ساتھ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک اُنگلی کے ساتھ اشارہ کر ایک انگلی

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيرِ۔

کے ساتھ اشارہ کر روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور نسائی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں۔

۸۵۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلٰوةِ۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا یہ کہ آدمی نماز میں بیٹھے اور وہ تکیہ کرنے والا ہو اپنے ہاتھ پر روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ حضرتؐ نے منع فرمایا یہ کہ ٹیکے آدمی اپنے ہاتھوں پر جس وقت کہ اٹھے نماز میں۔

۸۵۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَقُومَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دونوں رکعتوں میں اس طرح گویا کہ گرم پتھر پر بیٹھنے والے ہیں یہاں تک کہ کھڑے ہوتے روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے اس کو نسائی نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۸۵۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے تھے تشہد جیسے سکھاتے قرآن شریف کی سورت شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق کیساتھ بندگی منہ سے کہنے کی واسطے خدا کے ہے اور بندگی بدن کی اور بندگی مال پاک کی بھی اللہ ہی کے لئے ہے سلام ہے تم پر اے نبی اور رحمت اللہ تعالیٰ کی اور برکتیں اس کی سلام ہے ہم پر اور اوپر بندوں نیک بخت اللہ کے میں گواہی دیتا ہوں کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں آگ سے (روایت کیا نسائی نے)

٨٥٦ ١١ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ وَاَتْبَعَهَا بَصَرَهٗ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

نافع رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا جس وقت عبداللہ بن عمرؓ نماز میں بیٹھتے۔ تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے۔ اور اپنی اُنگلی کے ساتھ اشارہ کرتے اور دیکھتے رہتے اپنی اُنگلی کو۔ پھر کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بہت سخت ہے شیطان پر لوہے سے۔ کہا راوی نے اس سے مراد شہادت کی انگلی ہے۔

(روایت کیا ہے اس کو احمد نے۔)

٨٥٧ ١٢ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے۔ کہا۔ سنّت ہے تشہد آہستہ پڑھنا۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔ اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

+ + +

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے اور اس کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

٨٥٨ ١ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَاَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ کعب بن عجرہؓ نے مجھ سے ملاقات کی پس کہا۔ کیا نہ بھیجوں میں واسطے تیرے تحفہ کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ پس میں نے کہا۔ ہاں پس بھیجو میرے لئے اس تحفہ کو۔ پس کہا کعبؓ نے پوچھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ہم نے اے اللہ کے رسولؐ! کس طرح درود بھیجیں آپؐ پر ہم نبوت کے اہل بیت تحقیق اللہ تعالےٰ نے سکھائی ہے کیفیت سلام بھیجنے کی آپ پر۔ آپ نے فرمایا۔ کہو اے اللہ رحمت بھیج محمدؐ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسے

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَّمْ يَذْكُرْ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ۔

کہ تو نے رحمت بھیجی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر۔ اور اُن کی آل پر۔ تحقیق تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے۔ اے اللہ تعالےٰ برکت نازل فرما۔ محمدؐ پر۔ اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ جیسے کہ تو نے برکت بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیمؑ پر۔ تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ (متفق علیہ مگر مسلم نے نہیں ذکر کیا۔ علی ابراہیم کو دونوں جگہ۔)

+ + +

+ + +

۸۵۹/۲ وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو حمیدؓ ساعدی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا صحابہؓ نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ! کس طرح درود بھیجیں آپؐ پر۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہو۔ کہ اے الٰہی رحمت بھیج حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔ اور اُن کی بیبیوں پر اور اُن کی اولاد پر۔ جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر۔ اور برکت بھیج حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔ اور ان کی بیبیوں پر۔ اور ان کی اولاد پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ (متفق علیہ)

۸۶۰/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی دُرود بھیجے گا مجھ پر ایک دفعہ۔ اللہ تعالےٰ اُس پر دس دفعہ رحمت بھیجے گا۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۸۶۱/۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ

انسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایک دفعہ مجھ پر دُرود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا۔ اور بخشے جاویں گے اس کے دس گناہ اور اس کے دس درجے بلند کئے

وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ۔
(رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

جاویں گے۔ (روایت کیا ہے اس کو نسائی نے)

+ + +

۸۶۲
۵
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں میں سے بہت قریب میرے قیامت کے دن اُن کے اکثر درود پڑھنے والے ہوں گے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۸۶۳
۶
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِي السَّلَامَ
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

اسی (ابن مسعود رضؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تحقیق اللہ تعالےٰ کے لئے فرشتے ہیں پھرنے والے پہنچاتے ہیں مجھ پر میری امت کی طرف سے سلام۔ روایت کیا ہے اس کو نسائی نے اور دارمی نے۔

+

۸۶۴
۷
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں کوئی کہ سلام بھیجے مجھ پر مگر کہ بھیجتا ہے مجھ پر اللہ تعالےٰ میری روح یہاں تک کہ جواب دیتا ہوں اس پر سلام کا۔
روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔ اور بیہقی نے دعوات کبیر میں۔

۸۶۵
۸
وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَّصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

اسی (ابوہریرہ رضؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ کہ آپ فرماتے تھے کہ اپنے گھروں کو قبروں کی مانند نہ بناؤ۔ اور مت بناؤ میری قبر کو عید اور مجھ پر درود بھیجو۔ پس تحقیق درود تمہارا پہنچتا ہے مجھ پر تم جہاں ہو۔ روایت کیا اس کو نسائی نے

۸۶۶
۹
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ

اسی (ابوہریرہ رضؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ میرا نام لیا گیا اس کے پاس پس مجھ پر درود نہ بھیجا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس پر رمضان آیا

انسلخ قبل ان يغفر له ورغم انف رجل ادرك عنده ابواه الكبر او احدهما فلم يدخلاه الجنة. (رواه الترمذي)

پھر گزر گیا۔ پہلے اس کے کہ اس کی بخشش کی جاوے۔ اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس کے پاس اس کے والدین نے بڑھاپے کو پایا یا ایک ان دونوں میں سے۔ پھر نہ داخل کیا انہوں نے اس کو بہشت میں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۸۶۷/۱۰ وعن ابي طلحة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ذات يوم والبشر في وجهه فقال انه جاءني جبرئيل فقال ان ربك يقول اما يرضيك يا محمد ان لا يصلي عليك احد من امتك الا صليت عليه عشرا ولا يسلم عليك احد من امتك الا سلمت عليه عشرا. (رواه النسائي والدارمي)

ابوطلحہؓ سے روایت ہے۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور آپ کے چہرے مبارک میں خوشی معلوم ہوتی تھی پس آپ نے فرمایا۔ کہ میرے پاس جبرئیلؑ آیا۔ اور کہا تیرا پروردگار فرماتا ہے کیا نہیں راضی کرتا تجھ کو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کہ تجھ پر درود نہ بھیجے تیری امت میں سے کوئی مگر رحمت بھیجوں میں اس پر دس مرتبہ۔ اور نہیں کوئی سلام بھیجتا تیری امت میں سے مگر سلام بھیجتا ہوں میں اس پر دس مرتبہ۔ (روایت کیا ہے اس کو نسائی نے۔ اور دارمی نے)

۸۶۸/۱۱ وعن ابي بن كعب قال قلت يا رسول الله اني اكثر الصلوة عليك فكم اجعل لك من صلوتي فقال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خير لك قلت النصف قال ما شئت فان زدت فهو خير لك قلت فالثلثين قال ما شئت فان زدت فهو خير لك قلت اجعل لك صلوتي كلها قال اذا تكفى همك ويكفر لك ذنبك. (رواه الترمذي)

ابی بن کعب سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! میں بہت بھیجتا ہوں درود آپ پر پس کتنا مقرر کروں آپ کے واسطے اپنی دعا سے پس آپؐ نے فرمایا جس قدر چاہے۔ میں نے کہا۔ چوتھائی۔ آپؐ نے فرمایا جس قدر چاہے تو۔ پس اگر تو زیادہ کرے تو تیرے لئے وہ بہتر ہے۔ پس میں نے کہا۔ دو تہائی۔ فرمایا جسقدر تو چاہے۔ پس اگر تو زیادہ کرے گا۔ تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا تین تہائی تو آپؐ نے فرمایا۔ اگر تو زیادہ کرے گا۔ تو تیرے لئے وہ بہتر ہے۔ میں نے کہا مقرر کیا میں نے اپنا سارا وقت دعا کا آپؐ پر درود کے لئے آپؐ نے فرمایا۔ اب کفایت کیا جاوے گا تو اپنے غموں سے اور اتارے جاویں گے تیرے لئے تیرے گناہ۔ (ترمذی)

۸۶۹/۱۲ وعن فضالة بن عبيد قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم

فضالہؓ بن عبید سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ

قَاعِدًا اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ ادْعُ تُجَبْ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ ۔

ناگہاں ایک شخص آیا۔ پس نماز پڑھی۔ اور کہا۔ یا الٰہی بخش مجھ کو اور مجھ پر رحم فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تونے جلدی کی۔ اے نماز پڑھنے والے۔ جس وقت پڑھے تو نماز۔ پس بیٹھے پس تعریف کر اللہ تعالےٰ کی ساتھ اس چیز کے کہ وہ اس کے لائق ہے اور درود بھیج مجھ پر اور مانگ اللہ تعالےٰ سے جو چاہے کہا راوی نے پھر ایک اور شخص نے نماز پڑھی اس کے بعد پس اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا پس آپ نے اس کے لئے فرمایا اے نماز پڑھنے والے دُعا کر قبول کی جاوے گی۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔ اور روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔ اور نسائی نے اس کی مانند۔

۸۷۰/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نماز پڑھتا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ ساتھ اُن کے حاضر تھے پس جب بیٹھا میں شروع کی میں نے تعریف اللہ تعالےٰ کی پھر درود بھیجا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دُعا کی میں نے اپنے لئے پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگ دیا جائے گا مانگ دیا جائے گا۔

(روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۸۷۱/۱۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص کہ خوش لگے اُس کو یہ کہ دیا جاوے ثواب پورے پیمانہ سے جس وقت کہ بھیجے درود ہم پر کہ اہل بیت نبوت کے ہیں پس چاہیئے کہ کہے اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر کہ نبی امی ہیں اور اُن کی بیبیوں

أَزْوَاجِهٖ وَأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

پر کہ مومنوں کی مائیں ہیں اور اُن کی اولاد پر اور اُن کے اہل بیت پر جیسے تو نے رحمت بھیجی آل ابراہیمؑ پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۸۴۲/۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت بخیل وُہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا پھر مجھ پر درود نہ بھیجا۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔ اور روایت کیا ہے اس کو احمد نے حسین بن علی سے۔ اور کہا ہے ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

+ + + +

۸۴۳/۱۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهٗ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری قبر پر درود بھیجے مَیں اس کو سنتا ہوں اور جو دُور سے درود بھیجے پہنچایا جاتا ہوں اس کو۔

روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۸۴۴/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ سَبْعِيْنَ صَلٰوةً۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجا۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں بھیجتا ہے۔ روایت کیا ہے اس کو احمد نے۔

۸۴۵/۱۸ وَعَنْ رُوَيْفِعٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

رویفعؓ سے روایت ہے۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی محمدؐ پر درود بھیجے اور کہے یا اللہ اُتار اس کو بیچ جگہ کے کہ مقرب ہے تیرے نزدیک قیامت کے دن واجب ہوتی ہے اس کے لئے شفاعت میری۔ (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

۸۴۶/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَأَطَالَ

عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ داخل ہوئے کھجوروں کے باغ میں پس سجدہ کیا پس دراز کیا سجدہ پس ڈرا

السُّجُودَ حَتّٰی خَشِيتُ أَنْ يَّكُونَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ فَجِئْتُ أَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ مَا لَكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ فَقَالَ إِنَّ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ أَلَا أُبَشِّرُكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلٰوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

میں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فوت کر لیا ہے عبدالرحمٰن نے کہا پس آیا میں دیکھتا تھا پس اٹھایا آنحضرتؐ نے سر اپنا پس فرمایا کیا ہے تیرے لئے پس ذکر کیا میں نے یہ آپؐ کے لئے راوی نے کہا حضرتؐ نے فرمایا کہ جبریلؑ نے مجھ کو کہا کہ نہ خوشخبری دوں تجھ کو کہ اللہ عزت والا بزرگی والا فرماتا ہے تیرے لئے کہ جو شخص درود بھیجے تجھ پر رحمت بھیجوں گا میں اُس پر اور جو سلام بھیجے تجھ پر سلام بھیجوں گا میں اس پر۔ (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

۸۷۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر بن الخطاب رضؓ سے روایت ہے کہا تحقیق دعا ٹھہری رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے نہیں چڑھتی اس میں سے کچھ یہاں تک کہ درود بھیجے تو اوپر نبیؐ اپنے کے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں دُعا پڑھنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

۸۷۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الصَّلٰوةِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے نماز میں کہتے یاالٰہی میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ کانے دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ زندگی کے فتنے سے اور موت کے فتنے سے یاالٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ گناہ سے اور قرض سے پس کہا واسطے اس کے ایک کہنے والے نے بہت تعجب ہے پناہ مانگنا تمہارا قرض سے پس آپؐ نے فرمایا جس وقت آدمی قرضدار ہوتا ہے

غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پس بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

۸۷۹/۲ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت فارغ ہوا ایک تمہارا پچھلے تشہد سے پس چاہیئے کہ پناہ پکڑے اللہ تعالیٰ کے ساتھ چار چیزوں سے دوزخ کے عذاب سے قبر کے عذاب سے اور زندگانی کے فتنہ سے اور مرنے کے فتنے سے اور مسیح دجال کی برائی سے۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۸۸۰/۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے تھے صحابہ کرام کو اور اہل بیت کو یہ دعا جیسے قرآن شریف کی سورت سکھاتے تھے فرماتے تھے کہو یا الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ دوزخ کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ قبر کے عذاب سے اور تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں کانے دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ زندگانی کے فتنے سے اور مرنے کے فتنے سے۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۸۸۱/۴ وَعَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول سکھلاؤ مجھ کو دعا اس کے ساتھ دعا مانگوں اپنی نماز میں آپ نے فرمایا کہہ یا الٰہی ظلم کیا میں نے اپنے نفس پر بہت اور نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو پس بخش مجھ کو بخشنا خاص نزدیک اپنے سے اور مجھ پر رحم فرما تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے۔ (متفق علیہ)

۸۸۲/۵ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عامرؓ بن سعد سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ کہا تھا میں دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سلام پھیرتے دائیں طرف اور بائیں طرف اپنے یہاں تک کہ دیکھتا میں آپ کے رخسارے کی سفیدی (روایت کیا ہے اسکو مسلم نے)

۸۸۳/۶ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سمرہ بن جندب سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز پڑھ چکتے تو ہم پر متوجہ ہوتے اپنے چہرہ (مبارک) کے ساتھ روایت کیا ہے اس کو بخاریؒ نے۔

۸۸۴/۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے طرف سے پھرتے تھے روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

۸۸۵/۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَّنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نہ مقرر کرے ایک تمہارا حصہ نماز اپنی میں واسطے شیطان کے اعتقاد کرے یہ کہ لازم ہے اس پر یہ کہ نہ پھرے مگر داہنے اپنے سے تحقیق دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اکثر دفعہ پھرتے تھے بائیں طرف اپنی سے۔ (متفق علیہ)

۸۸۶/۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

براء رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے دوست رکھتے تھے ہم یہ کہ ہوں داہنی طرف حضرتؐ کے تو متوجہ ہوں ہم پر ساتھ منہ اپنے کے کہا براء نے پس سنا میں نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے اے اللہ بچا مجھ کو عذاب اپنے سے اس دن کہ اٹھاویگا یا جمع کریگا تو اپنے بندوں کو۔ روایت کیا مسلم نے

۸۸۷/۱۰ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ النِّسَاءَ

ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا تحقیق

فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَإِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ فِي بَابِ الضِّحْكِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھیں جس وقت کہ سلام پھیرتیں فرض نماز سے کھڑی ہوتیں اور بیٹھے رہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو شخص کہ نماز پڑھتا مردوں سے جس قدر کہ چاہتا اللہ تعالیٰ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے کھڑے ہوتے مرد۔ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

روایت کیا ہے اس کو بخاری نے۔ اور ذکر کریں گے ہم حدیث جابر بن سمرہ کی باب الضحک میں انشاء اللہ تعالیٰ۔ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

888/11 عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَدَعْ أَنْ تَقُوْلَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّ أَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ مُعَاذٌ وَأَنَا أُحِبُّكَ۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میرا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا پس آپؐ نے فرمایا تحقیق میں دوست رکھتا ہوں تجھ کو اے معاذؓ پس کہا میں نے میں بھی دوست رکھتا ہوں آپؐ کو اے اللہ کے رسولؐ فرمایا کہ جب دوست رکھتا ہے تو مجھ کو پس نہ چھوڑ اس کو کہ کہے تو ہر نماز کے بعد اے رب میرے مدد کر تو میری اُوپر ذکر کرنے اپنے کے اور شکر کرنے اپنے کے اور اچھی کرنے عبادت اپنی کے روایت کیا ہے اس کو احمدؒ، ابوداؤدؒ، نسائیؒ نے مگر یہ کہ ابوداؤد نے نہیں ذکر کیا یہ الفاظ کہ کہا معاذ نے انا احبک

889/12 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے سلام پھیرتے اپنے داہنے طرف اور آپؐ کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ دکھلائی دیتی سفیدی داہنے رخسار اُن کے کی اور سلام پھیرتے بائیں طرف اپنے اور کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ دکھلائی دیتی سفیدی بائیں رخسار اُن کے کی

الْاَيْسَرِ- رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ- وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ-

روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور نسائی نے اور نہیں ذکر کیا اس کو ترمذی نے حتّٰی یُرٰی بیاض خدّہ اور روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے عمار بن یاسر سے۔

۸۹۰/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ اِلٰى حُجْرَتِهٖ- (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا تھا بہت پھرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی نماز سے جانب بائیں کی طرف حجرے اپنے کے۔ روایت کیا ہے اس کو شرح السنہ میں۔

۸۹۱/۱۴ وَعَنْ عَطَاءِ نِ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّى الْاِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ حَتّٰى يَتَحَوَّلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ عَطَاءُ نِ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيْرَةَ-

عطاء خراسانی سے روایت ہے وہ مغیرہ رضہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نہ نماز پڑھے امام اُس جگہ کہ نماز پڑھ چکا ہے اس میں۔ یہاں تلک کہ سرک جاوے۔

روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور کہا ابوداؤد نے کہ عطاء خراسانی نے نہیں مُلاقات کی مغیرہ سے۔

۸۹۲/۱۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ وَنَهَاهُمْ اَنْ يَّنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ- (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

انس رضہ سے روایت ہے۔ کہ تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے رغبت دلاتے صحابہ کرام کو نماز پر۔ اور منع فرمایا ان کو کہ پھریں وہ پہلے آنحضرت ؐ کے پھرنے سے نماز سے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۸۹۳/۱۶ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا

شداد بن اوس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے نماز اپنی میں یا الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے ثابت رہنا دین کے مقدمہ میں اور قصد کرنا ہدایت پر اور سوال کرتا ہوں تجھ سے شکر نعمت تیری کا اور خوبی بندگی تیری کی اور سوال کرتا ہوں تجھ سے دل سالم اور زبان سچی کا اور مانگتا ہوں تجھ سے

وَلِسَانًا صَادِقًا وَّاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ)

بھلائی جو کہ جانتا ہے تو اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اس چیز کی سے کہ تو جانتا ہے اور تجھ سے بخشش مانگتا ہوں واسطے ان گناہوں کے کہ جانتا ہے تو۔ روایت کیا ہے اس کو نسائی نے اور روایت کیا ہے احمد نے اس کے مانند

۸۹۴/۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اپنی نماز میں بعد التحیات کے بہترین کلاموں کا کلام اللہ تعالٰے کا کلام ہے اور بہترین طریقوں کا طریقہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے (روایت کیا ہے اس کو نسائی نے)

۸۹۵/۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھیرتے تھے نماز میں ایک سلام سامنے منہ اپنے کے پھر جھکتے طرف دائیں جانب کے تھوڑا (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۸۹۶/۱۹ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَاَنْ يُّسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

سمرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نیت کریں ہم وقت سلام پھیرنے کے جواب سلام امام کی۔ اور یہ کہ محبت کریں ہم آپس میں اور یہ کہ سلام کرے بعض ہم میں کا بعض کو (ابوداؤد)

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد ذکر اور دعا کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۸۹۷/۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ تھا میں پہچانتا تمام ہونا نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کا ساتھ کہنے اللہ اکبر کے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ متفق علیہ

۸۹۸/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ جب سلام پھیرتے۔ نہ بیٹھتے مگر مقدار اس چیز کے کہ کہتے۔ یا الٰہی تو ہے سالم اور تجھ ہی سے ہے سلامتی بابرکت ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۸۹۹/۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَّقَالَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے پھرتے نماز اپنی سے استغفار کرتے تین مرتبہ۔ اور کہتے۔ یا الٰہی تو ہے سلام اور تجھ ہی سے سلامتی بابرکت ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے) ✧ ✧

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۹۰۰/۴ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے۔ پیچھے ہر نماز فرض کے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اکیلا۔ نہیں کوئی شریک اس کا اُسی کے لئے ہے بادشاہت۔ اور اسی کے لئے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا الٰہی نہیں کوئی مانع واسطے اس چیز کے کہ دی تو نے۔ اور نہیں کوئی دینے والا۔ اس چیز کو کہ منع کرے تو۔ اور نہیں فائدہ دیتی دولت مند کو تیرے عذاب سے دولت مندی۔ ✧ ✧ ✧ متفق علیہ

۹۰۱/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلٰى لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز سے سلام پھیرتے تھے۔ کہتے بلند آواز کے ساتھ۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اکیلا۔ نہیں کوئی شریک اس کا۔ اسی کے لئے ہے بادشاہت اور اسی کے لئے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں بازگشت گناہوں سے۔ اور نہیں قوت عبادت پر مگر

بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ـ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ساتھ اللہ تعالیٰ کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اور نہیں عبادت کرتے ہم کسی کی مگر اسی کی اسی کے لئے ہے نعمت اور اسی کے لئے بزرگی اور اسی کیلئے ہے تعریف نیک نہیں کوئی معبود مگر اللہ خالص کرنیوالے ہیں ہم واسطے اسکے بندگی کو اگرچہ مکروہ رکھیں کافر (مسلم)

۹۰۲ وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰٓؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ـ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سعدؓ سے روایت ہے تحقیق وہ اپنی اولاد کو ان الفاظ کی تعلیم دیتے تھے اور کہتے تھے تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پناہ پکڑتے ان لفظوں کے ساتھ نماز کے پیچھے یاالٰہی تحقیق پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے نامردی سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بخیلی سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے ناکارہ عمر سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے ۔
روایت کیا ہے اس کو بخاری نے ۔

۹۰۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ تحقیق فقراء مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پس انہوں نے کہا تحقیق لے گئے دولت والے درجے بلند اور نعمت ہمیشگی کی پس آپؐ نے فرمایا کیا سبب عرض کیا فقراء نے نماز پڑھتے ہیں وہ جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں وہ جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور وہ صدقہ دیتے ہیں اور ہم نہیں صدقہ دیتے اور وہ آزاد کرتے ہیں۔ اور ہم نہیں آزاد کرتے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤں تم کو ایک ایسی چیز کہ پہنچ جاؤ بہ سبب اس کے درجے ان کے کو کہ بڑھ گئے ہیں تم سے اور بڑھ جاؤ تم بہ سبب اس کے ان لوگوں پر کہ پیچھے تمہارے ہیں اور نہ ہوگا کوئی (اغنیاء سے) بہتر تم سے مگر وہ شخص کہ کرے مانند اس چیز کی کہ کرو تم انہوں نے کہا بہتر فرمایئے یارسول اللہ آپؐ نے فرمایا سبحان اللہ پڑھو اور اللہ اکبر پڑھو

ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْصَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَلَيْسَ قَوْلُ اَبِيْ صَالِحٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَّتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا بَدَلَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ۔

اور الحمد للہ پڑھو۔ پیچھے ہر نماز کے تینتیس مرتبہ۔ ابوصالحؒ نے کہا تحقیق پھر آئے فقراء مہاجرین طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ پس عرض کیا انہوں نے۔ کہ سنا بھائیوں ہمارے نے جو مالدار ہیں اس چیز کو۔ کہ کی ہم نے۔ پس کیا انہوں نے اس کی مانند۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ یہ فضل اللہ تعالیٰ کا ہے۔ دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ متفق علیہ اور نہیں قول ابی صالح کا۔ آخر تک مگر نزدیک مسلم کے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے۔ کہ سبحان اللہ پڑھو۔ پیچھے ہر نماز کے دس مرتبہ اور اللہ اکبر پڑھو دس مرتبہ اور الحمد للہ پڑھو دس مرتبہ۔ بدلے تینتیس مرتبہ کے۔

904/8 وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَّا يَخِيْبُ قَآئِلُهُنَّ اَوْفَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کعبؓ بن عجرہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کتنے الفاظ ہیں۔ ہر نماز کے پیچھے کہنے کے کہ نا امید نہیں ہوتا۔ ثواب سے۔ کہنے والا ان کا۔ یا فرمایا۔ کرنے والا ان کا۔ پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہنا۔ تینتیس بار الحمد للہ کہنا۔ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہنا (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

905/9 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جو شخص کہ سبحان اللہ کہے پیچھے ہر نماز کے تینتیس مرتبہ اور الحمد للہ کہے تینتیس مرتبہ اور اللہ اکبر کہے تینتیس بار۔ پس یہ ننانوے ہوئے اور کہے۔ واسطے پورا کرنے سینکڑے کے۔ یہ کلمہ۔ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اکیلا۔ نہیں شریک اس کا کوئی۔ اسی کے لئے ہے بادشاہت اور اسی کے لئے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ بخشے جاویں گے گناہ اس کے اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کے۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم

الْبَحْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

٩٠٦ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوْبَاتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) ١٠

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون سے وقت دعا بہت قبول ہوتی ہے فرمایا درمیان رات میں کہ جانب اخیر میں ہے اور فرض نمازوں کے پیچھے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

٩٠٧ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ۔ ١١

عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حکم کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھوں میں معوذات پیچھے ہر نماز کے روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں۔

٩٠٨ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) ١٢

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھنا میرا ساتھ ایک قوم کے کہ یاد کریں اللہ تعالیٰ کو صبح کی نماز کے بعد آفتاب نکلنے تک بہت بہتر ہے نزدیک میرے اس سے کہ آزاد کروں میں چار غلام اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سے۔ اور البتہ بیٹھنا میرا ساتھ اس قوم کے کہ یاد کریں اللہ تعالیٰ کو نماز عصر کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک بہت بہتر ہے نزدیک میرے اس سے کہ آزاد کروں چار غلام۔

(روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

٩٠٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ ١٣

انہیں (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے فجر کی جماعت میں پھر بیٹھے یاد کرے اللہ تعالیٰ کو آفتاب نکلنے تک پھر پڑھے دو رکعت نماز ہوگا ثواب اس کے لئے مانند ثواب حج کے اور عمرے کے راوی نے کہا۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَامَّۃٍ تَامَّۃٍ تَامَّۃٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورے حج اور عمرے کا پورے حج اور عمرے کا پورے حج اور عمرے کا۔ روایت کیا ہے ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۹۱۰/۱۴ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا اِمَامٌ لَّنَا یُکْنٰی اَبَا رِمْثَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ ہٰذِہِ الصَّلٰوۃَ اَوْ مِثْلَ ہٰذِہِ الصَّلٰوۃِ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ یَقُوْمَانِ فِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَکَانَ رَجُلٌ قَدْ شَھِدَ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ یَّسَارِہٖ حَتّٰی رَاَیْنَا بَیَاضَ خَدَّیْہِ ثُمَّ انْفَتَلَ کَانْفِتَالِ اَبِیْ رِمْثَۃَ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِیْ اَدْرَکَ مَعَہُ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ یَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْکِبَیْہِ فَھَزَّہٗ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَاِنَّہٗ لَمْ یُھْلِكْ اَھْلَ الْکِتَابِ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بَیْنَ صَلٰوتِھِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَصَرَہٗ فَقَالَ اَصَابَ اللّٰہُ بِكَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ازرقؒ بن قیس سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا ہم کو نماز پڑھائی امام ہمارے نے کہ کنیت تھی اس کی ابو رمثہ کہا ابو رمثہ نے کہ پڑھی میں نے یہ نماز یا مانند اس نماز کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو رمثہؓ نے اور تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کھڑے ہوتے پہلی صف میں داہنی طرف آنحضرتؐ کے اور تھا ایک شخص کہ تحقیق حاضر ہوا تھا تکبیر پہلی میں نماز سے پس نماز پڑھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سلام پھیرا داہنے طرف اپنے اور بائیں طرف اپنے یہاں تک کہ دیکھی ہم نے سفیدی رخساروں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کی پھر پھرے نماز اپنی سے مانند پھرنے ابی رمثہؓ کے مراد رکھتا تھا اپنے نفس کو پس کھڑا ہوا وہ شخص کہ جس نے پائی تھی ساتھ آنحضرتؐ کے تکبیر اولیٰ نماز سے شروع کیں دو رکعتیں پس جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ پس پکڑے دونوں مونڈھے اس کے پس ہلایا اس کو پھر فرمایا کہ بیٹھ اس لئے کہ نہیں ہلاک ہوئے اہل کتاب مگر کہ نہ تھا درمیان ان کی نماز کے فرق پس اٹھائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اپنی پس آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پہنچایا تجھ کو راہ حق پر اے خطاب کے بیٹے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۹۱۱/۱۵ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نُّسَبِّحَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثًا وَّ

زیدؓ بن ثابت سے روایت ہے انہوں نے کہا حکم کیا گیا ہم کو یہ کہ تسبیح کریں ہم پیچھے ہر نماز کے تینتیس مرتبہ اور

ثَلٰثِيْنَ وَنُحَمِّدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فِيْ مَنَامِهٖ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوْا۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

الحمدللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ پس دیکھا ایک شخص نے انصار میں سے خواب میں ایک فرشتے کو۔ پس کہا اس فرشتے نے اس کو کہ حکم کیا ہے تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تسبیح کرو ہر نماز کے پیچھے اتنی اور اتنی کہا انصاری نے اپنی خواب میں ہاں اس فرشتے نے کہا کہ مقرر کرو ان تینوں کلمات کو پچیس پچیس مرتبہ اور داخل کرو اس میں لا الٰہ الا اللہ پچیس بار جب صبح ہوئی آیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس عمل کرو اسی طرح
(روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور روایت کیا ہے اس کو نسائی نے اور روایت کیا ہے اس کو دارمی نے)

٩١٢/١٦ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَاَهَا حِيْنَ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهٗ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُوپر لکڑیوں کے اس منبر کے فرماتے تھے جو پڑھے آیۃ الکرسی پیچھے ہر نماز کے نہیں منع کرتی اس کو داخل ہونے بہشت کے سے مگر موت اور جو پڑھے اس کو اس وقت کہ جاوے خواب گاہ اپنی میں امن دیتا ہے اس کو اللہ تعالےٰ اس کے گھر پر اور اس کے ہمسایہ کے گھر کو اور کتنے گھر گرد اس کے۔
روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا کہ اسناد اس کی ضعیف ہے

٩١٣/١٧ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ وَيَثْنِيْ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَآ اِلٰهَ

عبدالرحمٰن بن غنم رضؓ سے روایت ہے انہوں نے نقل کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ کہے پہلے پھرنے کے جگہ نماز سے اور پہلے موڑنے پاؤں اپنے کے نماز مغرب اور صبح سے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالےٰ

إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ
كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ
وَّمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهُ
عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِّنْ
كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّحِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيْمِ وَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِكَهُ
اِلَّا الشِّرْكُ وَكَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ
عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا يَّفْضُلُهُ يَقُوْلُ اَفْضَلَ
مِمَّا قَالَ - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ
نَحْوَهُ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اِلٰی قَوْلِهٖ اِلَّا الشِّرْكُ
وَلَمْ يَذْكُرْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِيَدِهِ
الْخَيْرُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۹۱۴/۱۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ
نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَّاَسْرَعُوا
الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَّا لَمْ يَخْرُجْ
مَا رَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَّلَا اَفْضَلَ
غَنِيْمَةً مِّنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى
قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَّاَفْضَلَ رَجْعَةً
قَوْمًا شَهِدُوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا
يَذْكُرُوْنَ اللهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ
فَاُولٰئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَّاَفْضَلُ
غَنِيْمَةً - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا

کہ اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اس کا اس کیلئے ہے بادشاہت اور اسی کے لئے ہے سب تعریف اسی کے ہاتھ میں ہے بھلائی وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر شئی پر قادر ہے دس بار لکھی جاتی ہیں واسطے اس کے ساتھ ہر ایک کے دس نیکیاں اور دُور کی جاتی ہیں اس سے دس برائیاں اور بلند کئے جاتے ہیں واسطے اس کے دس درجے اور ہوتے ہیں یہ کلمات واسطے اس کے امان ہر بُری چیز سے اور پناہ شیطان راندے ہوئے سے اور نہیں پہنچتا واسطے کسی گناہ کے یہ کہ ہلاک کرے اس کو مگر شرک اور ہوگا بہترین لوگوں کا از رُوئے عمل کے مگر وہ شخص کہ زیادہ ہوئے اس سے یعنی زیادہ کہے اس چیز سے کہ کہا اس نے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے مانند اس کے ابوذرؓ سے قول اُن کے الا الشرک تک اور نہیں ذکر کیا نماز مغرب کا اور نہ لفظ بیدہ الخیر کا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ۔)

حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجی فوج طرف ملک نجد کے پس غنیمت لائے غنیمت بہت اور جلدی کی انہوں نے پھرنے میں پس کہا ایک شخص نے ہم میں سے کہ نہ نکلا تھا نہیں دیکھی ہم نے کوئی فوج کہ جلد ہو پھرنے میں اور زیادہ ہو غنیمت میں اِس فوج سے پس فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤں میں تم کو ایک قوم کہ زیادہ ہو غنیمت میں اور زیادہ ہو پھرنے میں مراد رکھتا ہوں وہ قوم کہ حاضر ہوئے نماز صبح میں پھر بیٹھیں ۔ یاد کرتے رہیں اللہ تعالےٰ کو یہاں تک کہ نکلا آفتاب پس یہ لوگ بہت جلد ہیں پھرنے میں اور زیادہ ہیں غنیمت میں۔

روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدِ اِلرَّاوِيُّ هُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ۔

غریب ہے اور حماد بن ابی حمید راوی وہ ضعیف ہے حدیث کے نقل کرنے میں۔

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ

نماز میں جائز اور ناجائز امور کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۹۱۵ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا شَانُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِهِمْ

معاویہ رضی اللہ عنہ بن حکم سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اس وقت کہ میں نماز پڑھتا تھا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہاں چھینکا ایک شخص نے قوم میں سے پس کہا میں نے یرحمک اللہ پس گھورا مجھ کو قوم نے ساتھ آنکھوں اپنی کے پس کہا میں نے گم کیجیو ماں میری کیا حال ہے تمہارا کہ دیکھتے ہو طرف میری پس شروع کیا قوم نے کہ مارتے تھے ہاتھ اپنے رانوں پر پس جب دیکھا میں نے اُن کو کہ چپ کراتے ہیں مجھ کو لیکن چپ رہا میں جب نماز پڑھ چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس قربان ہو باپ میرا اُن کے اور ماں میری نہیں دیکھا میں نے کسی سکھانے والے کو پہلے آنحضرتؐ کے اور نہ پیچھے حضرتؐ کے کہ بہت اچھا ہو سکھانے میں آنحضرتؐ سے پس قسم اللہ کی نہ ڈانٹا مجھ کو اور نہ مارا مجھ کو نہ بُرا کہا مجھ کو فرمایا تحقیق یہ نماز نہیں لائق ہے اس میں کوئی چیز باتوں آدمیوں کی سے سوائے اس کے نہیں کہ نماز تسبیح اور تکبیر ہے اور پڑھنا قرآن کا ہے یا مانند اس کے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں نے یا رسول اللہؐ تحقیق میں نو مسلم ہوں اور تحقیق دیا اللہ تعالےٰ نے ہم کو اسلام اور تحقیق ہم میں سے کتنے شخص ہیں کہ آتے ہیں کاہنوں کے پاس فرمایا حضرتؐ نے پس مت جاؤ اُن کے پاس

قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لٰكِنِّي سَكَتُّ ۔ هٰكَذَا وَجَدْتُّ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَصُحِّحَ فِي جَامِعِ الْأُصُولِ بِلَفْظَةِ كَذَا فَوْقَ لٰكِنِّي ۔

میں نے کہا اور ہم میں سے کتنے شخص ہیں کہ لیتے ہیں شگون بد فرمایا یہ ایک چیز ہے کہ پاتے ہیں اس کو اپنے دلوں میں پس باز نہ رکھے ان کو معاویہؓ نے کہا کہ کہا میں نے اور ہم میں سے کتنے شخص ہیں کہ خط کھینچتے ہیں فرمایا تھے ایک نبی انبیاء میں سے خط کھینچتے تھے پس جو شخص کہ موافق ہو خط اس کا اُس پیغمبر کے پس وُہ پہنچتا ہے اس بات کو روایت کیا اس کو مسلم نے کہا مؤلف نے کہ قول اس کا لکنی سکتُّ اسی طرح پایا میں نے صحیح مسلم میں اور حمیدی کی کتاب میں اور صحیح کہا گیا ہے یہ لفظ لکنی سکت کا جامع الاصول میں ساتھ لکھنے لفظ کذا کے اُوپر لکھنے کے

۹۱۶/۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرتے تھے اور وُہ ہوتے نماز میں پس جواب دیتے ہم کو پس جب کہ پھر کر آئے ہم نجاشی کے پاس سے سلام کیا ہم نے اُن پر پس نہ جواب دیا ہم کو پس کہا ہم نے اے خُدا کے رسولؐ ہم سلام کرتے تھے آپؐ پر نماز میں پس جواب دیتے آپؐ ہم کو پس آپؐ نے فرمایا تحقیق نماز میں شغل ہے (متفق علیہ)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۹۱۷/۳ وَعَنْ مُعَيْقِيبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

معیقیبؓ سے روایت ہے انہوں نے نقل کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کے کہ برابر کرتا ہے مٹی سجدے کی جگہ میں فرمایا اگر ہے تو کرنے والا ضرور پس کر ایک بار۔ (متفق علیہ)

۹۱۸/۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا منع کیا رسول خُدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھنے سے پہلو پر نماز میں۔ (متفق علیہ)

۹۱۹/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اِدھر اُدھر

الالتفات فی الصلوٰۃ فقال ھو اختلاس یختلسہ الشیطٰن من صلوٰۃ العبد۔ (متفق علیہ)

دیکھنے سے نماز میں پس آپ نے فرمایا کہ وہ اچک لینا ہے اچک لیتا ہے اس کو شیطان بندے کی نماز سے۔ (متفق علیہ)

۹۲۰/۶ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لینتھین اقوام عن رفعھم ابصارھم عند الدعاء فی الصلوٰۃ الی السماء او لتخطفن ابصارھم۔ رواہ مسلم

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ باز رہیں لوگ اٹھانے نگاہ اپنی کے سے وقت دُعا کے نماز میں طرف آسمان کی یا اچکی جاویں گی آنکھیں اُن کی (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۹۲۱/۷ وعن ابی قتادۃ قال رأیت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یؤم الناس و امامۃ بنت ابی العاص علی عاتقہ فاذا رکع وضعھا واذا رفع من السجود اعادھا۔ (متفق علیہ)

ابوقتادہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ امامت کرتے تھے لوگوں کی اور امامہ بیٹی ابوالعاصؓ کی ہوتی اُوپر مونڈھے آنحضرتؐ کے پس جس وقت رکوع کرتے بٹھادیتے اور جس وقت کہ اٹھتے سجدے سے اٹھالیتے اس کو اپنے پر (متفق علیہ)

۹۲۲/۸ وعن ابی سعید قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع فان الشیطان یدخل رواہ مسلم وفی روایۃ البخاری عن ابی ھریرۃ قال اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع ولا یقل ھا فانما ذٰلکم من الشیطان یضحک منہ۔

ابوسعیدؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جمائی لے ایک تمہارا نماز میں پس چاہیئے کہ بند کرے جب تک کہ ہو سکے پس تحقیق شیطان گھس جاتا ہے روایت کیا ہے اس کو مسلم نے اور بخاری کی روایت میں ابوھریرہ رضؓ سے ہے آپؐ نے فرمایا جس وقت کہ جمائی لے ایک تمہارا نماز میں پس چاہیئے کہ بند کرے جب تک کہ ہو سکے اور نہ کہے لفظ ہا کا سوائے اس کے نہیں کہ یہ شیطان سے ہے ہنستا ہے وہ اس سے۔

۹۲۳/۹ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان عفریتا من الجن تفلت البارحۃ لیقطع علیّ صلاتی فامکننی اللّٰہ منہ فاخذتہ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق ایک دیو جنوں میں سے چھوٹ آیا آج کی رات تاکہ توڑے مجھ پر نماز میری پس قدرت دی مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اس پر پس پکڑا میں نے

فَأَرَدْتُّ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِيْ سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ فَرَدَدْتُّهُ خَاسِئًا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۲۴/۱۰ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۹۲۵/۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ أَنْ نَّأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ أَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُّهُ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى إِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَ أَنْ لَّا تَتَكَلَّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّمَا الصَّلٰوةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَإِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَأْنَكَ. (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

اس کو پس ارادہ کیا میں نے یہ کہ باندھ رکھوں اس کو ایک ستون سے ستونوں مسجد کے سے تاکہ دیکھو تم طرف اس کی سب پس یاد کی میں نے دعا بھائی اپنے سلیمان کی اے رب میرے لئے بخش ملک کہ نہ لائق ہو واسطے کسی کے پیچھے میرے پس ہانکا میں نے اس کو خوار۔ (متفق علیہ)

سہل بن سعدؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ درپیش آوے اس کو کچھ نماز میں پس چاہیئے کہ سبحان اللہ کہے پس سوائے اس کے کہ نہیں کہ دستک مارنی واسطے عورتوں کے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطے مردوں کے اور دستک مارنی واسطے عورتوں کے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرتے تھے کہ وہ ہوتے نماز میں پہلے اس سے کہ آویں ہم حبشہ کی زمین میں پس جواب دیتے ہم کو سلام کا پس جبکہ پھر آئے ہم حبشہ کی زمین سے آیا میں ان کے پاس پایا میں نے آنحضرتؐ کو نماز پڑھتے پس سلام کیا میں نے ان پر پس نہ جواب دیا مجھ کو یہاں تک کہ جسوقت پڑھ چکے نماز اپنی فرمایا تحقیق اللہ تعالےٰ نئے بھیجتا ہے حکم اپنے سے جو چاہتا ہے اور تحقیق اس چیز سے کہ نیا حکم بھیجا ہے یہ ہے کہ نہ بولا کرو نماز میں پھر جواب دیا مجھ پر سلام کا اور فرمایا کہ سوائے اس کے نہیں کہ نماز واسطے قرآن کے اور ذکر خدا کے ہے پس جسوقت کہ ہووے تو نماز میں پس چاہیئے کہ ہووے یہ حال تیرا (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

٩٢٦ (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهٗ وَعِوَضَ بِلَالٍ صُهَيْبٌ

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت بلالؓ کو کہا۔ کہ کس طرح تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابیوں کو جواب دیتے۔ کہ جس وقت کہ سلام کرتے اُن پر اور وہ ہوتے نماز میں۔ انہوں نے کہا۔ کہ تھے اشارہ کرتے ساتھ ہاتھ اپنے کے۔ روایت کیا ہے۔ اس کو ترمذی نے۔ اور نسائی نے اس کی مانند اور بدلے بلالؓ کے صہیبؓ ہے۔

٩٢٧ (١٣) وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

رفاعہ بن رافعؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے۔ پس چھینکا میں نے پھر کہا میں نے۔ سب تعریف واسطے اللہ تعالیٰ کے تعریف بہت زیادہ۔ بہت پاکیزہ اور برکت کی گئی ہے اس میں اور برکت کی گئی ہے اس پر جیسے کہ دوست رکھتا ہے۔ رب ہمارا اور پسند کرتا ہے پس جب نماز پڑھ چکے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کون ہے کلام کرنیوالا نماز میں۔ پس نہ بولا کوئی۔ پھر فرمائی یہ بات دوسری مرتبہ۔ پس نہ بولا کوئی۔ پھر فرمائی تیسری مرتبہ یہ بات۔ پس کہا رفاعہؓ نے۔ میں ہوں یا رسول اللہؐ! پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ البتہ تحقیق جلدی کرتے تھے۔ اس کلمہ کے لے جانے کے لئے کتنے اور تیس فرشتے کہ کون سا اُن میں سے لے جاوے۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔ اور ابو داؤد نے۔ اور نسائی نے)

٩٢٨ (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ وَلِابْنِ مَاجَةَ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمائی لینی نماز میں شیطان سے ہے۔ پس جس وقت جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیئے کہ رُکے جب تک کہ ہو سکے۔ روایت کیا ہے ترمذی نے ترمذی کی اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ پس چاہیئے کہ اپنا ہاتھ رکھے اپنے منہ پر۔

٩٢٩ / ١٥ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِى الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

کعب بن عجرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ وضو کرے ایک تمہارا پس اچھا کرے وضو اپنا پھر نکلے قصد کر کے مسجد کی طرف پس نہ تشبیک کرے درمیان دو انگلیوں کے اس لئے کہ تحقیق وہ نماز میں ہے۔ روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے اور دارمی نے۔

٩٣٠ / ١٦ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِیْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ابوذر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ رہتا ہے اللہ عزت والا اور بزرگی والا متوجہ بندہ پر اس حالت میں کہ وہ نماز میں ہوتا ہے جب تک کہ وہ ادھر ادھر نہیں دیکھتا ہے پس جبکہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ بھی اس سے منہ پھیر لیتا ہے۔ روایت کیا ہے اس کو احمد ابوداؤد، نسائی دارمی نے

٩٣١ / ١٧ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِیْ سُنَنِ الْكَبِيْرِ مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ يَرْفَعُهٗ۔

انس رض سے روایت ہے تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس رض لگا تو اپنی نگاہ کو جس جگہ سجدہ کرتا ہے تو۔ روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے سنن کبیر میں حسن سے اس نے انس رض سے مرفوع روایت کیا ہے۔

❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

٩٣٢ / ١٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَیَّ اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَابُدَّ فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی الْفَرِيْضَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے بیٹے بچ تو ادھر ادھر دیکھنے سے نماز میں اس لئے کہ ادھر ادھر دیکھنا نماز میں سبب ہے ہلاکی کا پس اگر ہو تو ضرور کرنے والا تو نفلوں میں نہ فرضوں میں۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

٩٣٣ / ١٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

ابن عباس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے کن انکھیوں سے دیکھتے نماز

يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِينًا وَّشِمَالًا وَّلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

میں دائیں اور بائیں اور نہ پھیرتے تھے گردن اپنی پیچھے پیٹھ اپنی کے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور نسائی نے)

۹۳۴/۲۰ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عدیؓ بن ثابت سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے انہوں نے عدی کے دادا سے انہوں نے پہنچایا حضرت تک کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ چھینکنا اور اونگھنا اور جمائی لینی نماز میں اور حیض آنا اور قے آنا اور نکسیر پھوٹنی شیطان سے ہے (ترمذی)

۹۳۵/۲۱ وَعَنْ مُّطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِيْ يَبْكِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الرَّحٰى مِنَ الْبُكَاءِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى وَاَبُوْ دَاؤُدَ الثَّانِيَةَ۔

مطرف بن عبداللہ بن شخیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا آیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں کہ وہ نماز پڑھتے تھے اور اُن کے اندر سے آواز آتی تھی مانند جوش کرنے دیگ کے یعنی رُوتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ دیکھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے اور اُن کے سینہ میں آواز تھی آواز چکی کے رُونے کی وجہ سے روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور روایت کیا ہے اس کو نسائی نے پہلی اور ابوداؤد نے دوسری

۹۳۶/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوذرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت کھڑا ہو ایک تمہارا طرف نماز کے پس نہ دُور کرے ہاتھوں سے کنکری پس تحقیق رحمت سامنے ہوتی ہے اس کے۔ (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے)

۹۳۷/۲۳ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَّنَا يُقَالُ لَهٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ام سلمہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کہ ہمارا تھا کہا جاتا تھا اس کو افلح جس وقت سجدہ کرتا پھونک مارتا پس فرمایا حضرت نے اے افلح خاک آلودہ کر منہ اپنے کو (روایت کیا ترمذی نے)

۹۳۸/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلٰوةِ رَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنا یہ صورت ہے دوزخیوں کی راحت کی۔ روایت کیا ہے اس کو شرح السنۃ میں۔

✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۹۳۹/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مارو دو کالوں کو نماز میں مراد دو کالوں سے سانپ اور بچھو ہیں۔
روایت کیا اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور نسائی نے معنی اس کا۔

۹۴۰/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا وَّالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَتْ اَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے نفل اور ان پر دروازہ بند ہوتا پس میں آتی اور دروازہ کھلواتی پس حضرتؐ چلتے اور کھول دیتے میرے لئے پھر پھرتے جگہ نماز اپنی کی طرف اور ذکر کیا حضرت عائشہؓ نے یہ کہ دروازہ قبلہ کی جانب تھا۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور روایت کیا ہے نسائی نے مانند اس کے)

۹۴۱/۲۷ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَّنُقْصَانٍ)

طلق بن علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ نکلے بائی کسی کی تم میں سے نماز میں چاہیئے کہ پھرے اور وضو کرے اور پھر پڑھے نماز۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے ساتھ زیادتی اور نقصان کے۔

✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۹۴۲/۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهٖ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت کہ ٹوٹے ایک تمہارے کا وضو اس کی نماز میں پس چاہیئے کہ پکڑے ناک اپنی پھر پھرے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۹۴۳/۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُکُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِیْ اٰخِرِ صَلٰوتِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُہٗ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُہٗ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِیْ اِسْنَادِہٖ۔

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ ایک تمہارے کا وضو ٹوٹ جائے اس حالت میں کہ تحقیق بیٹھ چکا ہے آخر نماز میں پہلے اس سے کہ سلام پھیرے تحقیق جائز ہوئی اُس کی نماز۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا اس حدیث کی سند قوی نہیں اور تحقیق اضطراب ہے اس کی سند میں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

دوسری فصل

۹۴۴/۳۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا کَبَّرَ انْصَرَفَ وَاَوْمٰی اِلَیْھِمْ اَنْ کَمَا کُنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ فَصَلّٰی بِھِمْ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا فَنَسِیْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوٰی مَالِکٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُّرْسَلًا۔

ابوہریرہ رض سے روایت ہے تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف نکلے جب ارادہ تکبیر کہنے کا کیا پھرے اور اشارہ کیا طرف صحابہ کے یہ کہ ٹھہرے رہو جس طرح کہ ہو تم پھر نکلے مسجد سے پھر نہائے۔ پھر آئے اور آپ کے سر سے پانی ٹپکتا تھا نماز پڑھائی اُن کو جب نماز پڑھ چکے آپ نے فرمایا تحقیق تھا میں جنبی بھول گیا میں یہ کہ نہاؤں۔

روایت کیا اس کو احمد نے اور روایت کیا عطاء بن یسار سے مالک رح نے ارسال کے طریق پر۔

۹۴۵/۳۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّی الظُّھْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاٰخُذُ قَبْضَۃً مِّنَ الْحَصٰی لِتَبْرُدَ فِیْ کَفِّیْ اَضَعُھَا لِجَبْھَتِیْ اَسْجُدُ عَلَیْھَا لِشِدَّۃِ الْحَرِّ۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ۔

حضرت جابر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتا تھا میں مٹھی کنکریوں کی لیتا تاکہ ٹھنڈے ہو جاویں میرے ہاتھ میں کنکریوں کو میں رکھتا تھا واسطے پیشانی اپنی کے کہ سجدہ کروں میں اُن پر واسطے شدت گرمی کے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے نسائی نے اس کی مانند۔)

۹۴۶/۳۲ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَسَمِعْنَاہُ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُکَ

ابوالدرداء رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز پڑھتے تھے سُنا میں نے اُن کو کہتے تھے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ تجھ

بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّبَسَطَ يَدَهٗ كَاَنَّهٗ
يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ
قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ
فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَّمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهٗ
قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَاَيْنَاكَ بَسَطْتَّ يَدَكَ
قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ
مِّنْ نَّارٍ لِّيَجْعَلَهٗ فِيْ وَجْهِيْ فَقُلْتُ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ فَلَمْ
يَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ
اٰخُذَهٗ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ
لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَّلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ
الْمَدِيْنَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سے پھر فرمایا لعنت کرتا ہوں تجھ کو ساتھ لعنت خدا کے تین بار اور کھولے ہاتھ اپنے گویا کہ آپ کسی چیز کو پکڑتے ہیں پس جب فارغ ہوئے نماز سے ہم نے کہا اے اللہ کے رسول تحقیق سنا ہم نے آپ کو کہ تھے فرماتے نماز میں ایک چیز کو کہ اس سے پہلے آپ کو کہتے ہوئے نہیں سنا اور دیکھا ہم نے آپ کو کہ اپنا ہاتھ کھولتے تھے فرمایا تحقیق خدا کا دشمن ابلیس لایا شعلہ آگ کا تاکہ اس کو میرے منہ پر ڈالے میں نے کہا پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالے کے ساتھ تجھ سے تین بار پھر کہا میں نے لعنت کرتا ہوں میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کے ساتھ ایسی کہ پوری ہے پس نہ ہٹا کہا میں نے تین بار پھر ارادہ کیا میں نے یہ کہ پکڑوں میں اس کو اللہ تعالیٰ کی قسم اگر ہمارے بھائی سلیمانؑ کی دعا نہ ہوتی تو البتہ صبح کرتا شیطان بندھا ہوا اس کے ساتھ کھیلتے مدینے کے لڑکے روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

۹۴۷/۳۳ وَعَنْ نَّافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ وَّهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمَ
عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهٗ اِذَا سُلِّمَ
عَلٰى اَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَا يَتَكَلَّمْ
وَلْيُشِرْ بِيَدِهٖ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

نافع رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا تحقیق عبداللہ بن عمرؓ گزرے ایک شخص پر کہ نماز پڑھتا تھا پس سلام کیا اس پر پس جواب دیا سلام کا اس شخص نے ابن عمر کو پس پھرے اس کی طرف عبداللہ بن عمرؓ پس کہا جس وقت کہ سلام کیا جاوے اوپر ایک تمہارے کے اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتا ہے نہ بولے اور چاہیئے کہ اشارہ کرے ساتھ ہاتھ اپنے کے۔ روایت کیا اسکو مالک نے۔

بَابُ السَّهْوِ

سہو کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۹۴۸/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ
اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ایک تمہارا جس وقت کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اس کے پاس شیطان آتا ہے شبہ ڈالتا

عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے اس پر یہاں تک کہ نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی جس وقت کہ پاوے ایک تمہارا چاہیئے کہ کرے دو سجدے اس حالت میں کہ وہ بیٹھا ہو۔ (متفق علیہ)

۹۴۹ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَّفِيْ رِوَايَتِهٖ شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ

عطاء بن یسار سے روایت ہے وہ ابو سعیدؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت شک کرے ایک تمہارا اپنی نماز میں نہ جانے کہ کتنی نماز پڑھی ہے تین رکعت یا چار رکعت پس چاہیئے کہ دُور کرے شک اور بنا کرے اس چیز پر کہ یقین رکھتا ہے پھر کرے دو سجدے سلام پھیرنے سے پہلے اگر نماز پڑھی اس نے پانچ رکعت جُفت کر دیں گے یہ سجدے واسطے اس کے نماز اس کی کو اور اگر نماز پڑھی اُس نے پُورے چار ہونگے یہ سجدے ذلت شیطان کے لئے۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے اور مالک نے عطاء سے بطریق ارسال کے اور مالکؒ کی روایت میں ہے جفت کر دیگا نمازی ان پانچ رکعت کو ان دو سجدوں کیساتھ

۹۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی پانچ رکعت آپؐ کے لئے کہا گیا کیا نماز میں زیادتی کی گئی ہے فرمایا کیا سبب صحابہؓ نے عرض کیا آپؐ نے پانچ رکعت نماز پڑھی ہے پس سجدے کئے آنحضرتؐ نے سلام کے بعد دو سجدے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں تمہاری مثل آدمی ہوں بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو جس وقت میں بھول جاؤں یاد کرا دو مجھ کو اور جس وقت کہ شک کرے ایک تمہارا اپنی نماز میں چاہیئے کہ قصد کرے صواب کا چاہیئے کہ پورا کرے اس پر سلام پھیرے پھر سجدے کرے دو سجدے۔ (متفق علیہ)

۹۵۱ وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

ابن سیرین سے روایت ہے وہ ابوہریرہؓ سے نقل

قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ قَدْ سَمَّاهَا اَبُوْهُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰی بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰی خَشَبَةٍ مَّعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَاَ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰی عَلَی الْيُسْرٰی وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰی ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰی وَخَرَجَتْ سَرْعَانُ الْقَوْمِ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَاهُ اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُّقَالُ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَكَمَا يَقُوْلُ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰی مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْاَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْاَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ اُخْرٰی لَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلَ لَمْ اَنْسَ وَ

کرتے ہیں۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی ایک دو نمازوں میں سے کہ بعد زوال کے ہیں۔ کہا ابن سیرین نے کہ تحقیق نام لیا اس نماز کا ابوہریرہ رضؓ نے لیکن میں بھول گیا ابوہریرہ رضؓ نے کہا ہمارے ساتھ نماز پڑھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پھر سلام پھیرا پھر لکڑی کی طرف کھڑے ہوئے کہ عرض میں تھی مسجد میں اس پر تکیہ لگایا گویا کہ غصے تھے اور رکھا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر اور انگلیاں انگلیوں میں ڈالیں اور رکھا رخسارہ اپنا اوپر بائیں ہاتھ کی پشت پر اور نکلے جلد باز لوگ مسجد کے دروازے سے اور کہا انہوں نے کہ کم ہوگئی ہے نماز اور صحابہ میں بھی مسجد میں جو باقی رہے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر فاروق رضؓ بھی تھے ڈرے دونوں آنحضرتؐ سے کلام کرنے سے اور صحابہ رضؓ میں ایک شخص لمبے ہاتھوں والا تھا اس کو ذوالیدین کہا جاتا تھا کہا اس نے اے اللہ کے رسول کیا بھول گئے آپؐ یا کم ہوگئی ہے نماز پس آپؐ نے فرمایا۔ نہیں بھولا میں۔ اور نہ کم ہوئی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا تم بھی کہتے ہو جیسے ذوالیدین کہتا ہے۔ صحابہ رضؓ نے کہا۔ ہاں۔ آپؐ آگے بڑھے۔ پھر نماز پڑھی جو کہ چھوڑ دی تھی اور پھر اس پر سلام پھیرا۔ تکبیر کہی۔ اور سجدہ کیا معمول اپنے کے مانند یا اس سے لمبا۔ پھر اپنا سر اٹھایا۔ اور تکبیر کہی۔ پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا اپنے معمول کے مطابق یا اس سے لمبا۔ پھر اٹھایا سر اپنا۔ اور تکبیر کہی۔ پس اکثر سوال کیا۔ لوگوں نے ابن سیرین سے پھر سلام پھیرا۔ پس کہتے تھے۔ کہ خبر دیا گیا میں کہ عمران بن حصین نے کہا۔ کہ پھر سلام پھیرا۔ (متفق علیہ) اور اس کے لفظ بخاری کے لئے ہیں۔ ان دونوں کے لئے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدلے لم انس ولم تقصر کے سب یہ نہ تھا۔ کہا ذوالیدین نے تھا

لَمْ تُقْصَرْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

کچھ اس میں سے اے اللہ کے رسول۔

۹۵۲/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے۔ تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی صحابہ کو ظہر کی۔ کھڑے ہوئے پہلی دو رکعتوں میں۔ نہیں بیٹھے۔ کھڑے ہوئے آنحضرت کے ساتھ لوگ۔ یہاں تک کہ جب نماز پڑھ چکے۔ اور منتظر ہوئے لوگ آپکے سلام پھیرنے کے تکبیر کہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں کہ آپ بیٹھے تھے۔ پس دو سجدے کئے سلام پھیرنے سے پہلے۔ پھر سلام پھیرا۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل۔

۹۵۳/۶ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهٰى فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

عمران بن حصین سے روایت ہے۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ لوگوں کو۔ پھر بھول گئے۔ پھر دو سجدے کئے۔ پھر التحیات پڑھی۔ پھر سلام پھیرا۔
روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔ اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۵۴/۷ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَّسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِنِ اسْتَوٰى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت امام کھڑا ہو دو رکعت پڑھ کر۔ اگر یاد آوے۔ پہلے اس سے کہ سیدھا کھڑا ہو۔ پس چاہیئے کہ بیٹھ جاوے اور اگر سیدھا کھڑا ہو چکا تو نہ بیٹھے۔ اور سجدہ کرے دو سجدے سہو کے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۹۵۵/۸ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ

عمران بن حصین سے روایت ہے۔ تحقیق رسول اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثِ رَکَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَہٗ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہُ الْخِرْبَاقُ وَکَانَ فِیْ یَدَیْہِ طُوْلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَذَکَرَ لَہٗ صَنِیْعَہٗ فَخَرَجَ غَضْبَانَ یَجُرُّ رِدَآءَہٗ حَتّٰی انْتَہٰی اِلَی النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ھٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰی رَکْعَۃً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعتوں میں سلام پھیرا پھر داخل ہوئے اپنے گھر میں پس کھڑا ہوا اُن کی طرف ایک شخص اس کو خرباق کہتے تھے اور اس کے ہاتھوں میں درازی تھی پس کہا اُس نے اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ پس ذکر کیا آپ کے لئے آپ کا کام حضرت غصہ میں نکلے اپنی چادر کھینچتے ہوئے جب لوگوں کے پاس پہنچے آپؐ نے فرمایا کیا سچ کہتا ہے یہ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں پس پڑھی آنحضرتؐ نے ایک رکعت پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے

۹۵۶/۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً یَّشُکُّ فِی النُّقْصَانِ فَلْیُصَلِّ حَتّٰی یَشُکَّ فِی الزِّیَادَۃِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جو شخص نماز پڑھے کہ شک کرتا ہے کمی میں پس چاہیئے کہ نماز پڑھے یہاں تک کہ شک کرے زیادتی میں (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

قرآن کے سجدوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۹۵۷/۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَہُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم میں سجدہ کیا مسلمانوں نے آپؐ کے ساتھ سجدہ کیا اور مشرکوں نے اور جنوں نے اور آدمیوں نے۔ روایت کیا ہے اس کو بخاری نے

۹۵۸/۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک میں سجدہ کیا۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

۹۵۹/۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے سجدہ۔ اور ہم آپؐ کے نزدیک ہوتے۔ آنحضرتؐ سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے آپ کے ساتھ ہم ازدہام کرتے یہاں تک کہ نہ پاتا بعض ہمارا واسطے پیشانی اپنی کے جگہ کہ اس پر سجدہ کرے۔ (متفق علیہ)

۹۶۰/۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

زید بن ثابت رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سورۂ نجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھی۔ پس آپؐ نے نہ سجدہ کیا اس میں۔ (متفق علیہ)

۹۶۱/۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجْدَةُ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ءَاَسْجُدُ فِيْ صٓ فَقَرَاَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ حَتّٰى اَتٰى بِهِمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اُمِرَ اَنْ يَّقْتَدِيَ بِهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ سورۂ صٓ کا سجدہ بہت تاکیدی سجدوں میں سے نہیں اور دیکھا میں نے آپؐ کو کہ اس میں سجدہ کرتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ مجاہد نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضؓ کو کہا۔ کیا سجدہ کروں میں سورۂ صٓ میں۔ انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ اولاد نوحؑ سے داؤدؑ۔ اور سلیمانؑ۔ یہاں تک کہ آئے اللہ تعالیٰ کے اس قول تک اُن کے طریقے کی پیروی کر۔ ابن عباسؓ نے کہا۔ تمہارے نبیؐ ان لوگوں میں سے ہیں کہ حکم کئے گئے اُن انبیاء کی پیروی کریں۔ (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے۔)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۹۶۲/۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْاٰنِ مِنْهَا ثَلٰثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

عمرو بن العاص رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا پڑھائے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سجدے قرآن شریف میں تین مفصل میں ہیں۔ اور سورۂ حج میں ہیں دو سجدے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے۔

۹۶۳/۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَاْهُمَا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلَا يَقْرَاْهَا كَمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول بزرگی دی گئی سورۂ حج کو دو سجدوں کے سبب آپ نے فرمایا ہاں پس جو دو سجدے نہ کرے پس نہ پڑھے ان دونوں آیتوں کو روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور کہا اس کی سند قوی نہیں ہے اور مصابیح میں یہ الفاظ ہیں کہ نہ پڑھے اس سورۃ کو جیسا کہ شرح السنہ میں ہے۔

۹۶۴/۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ فَرَاَوْا اَنَّهٗ قَرَاَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابن عمر رضی سے روایت ہے تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے لوگوں نے گمان کیا کہ تحقیق آنحضرت نے الٓمٓ تنزیل سجدہ پڑھی (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۹۶۵/۹ وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

اسی (انس رضی) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر قرآن پڑھتے جب گزرتے سجدے کی آیت سے اللہ اکبر کہتے اور سجدہ کرتے اور ہم سب سجدہ کرتے آپ کے ساتھ۔ روایت کیا ابوداؤد نے۔

۹۶۶/۱۰ وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْاَرْضِ حَتّٰى اَنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلٰى يَدِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

اسی (انس رضی) سے روایت ہے تحقیق کہا اس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال سجدے کی آیت پڑھی سجدہ کیا سب لوگوں نے اور بعض سجدہ کرنے والے سوار تھے اور بعض سجدہ کرنے والے زمین پر یہاں تک کہ سوار کرتا تھا اپنے ہاتھوں پر (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

✧ ✧ ✧ ✧

۹۶۷/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابن عباس رضی سے روایت ہے تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سجدہ کیا مفصل کی سورتوں میں جب سے کہ پھرے مدینہ کی طرف (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

✧ ✧ ✧ ✧

۹۶۸/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے قرآن کے سجدوں میں رات کو سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اس کے کہ جس نے پیدا کیا اس کو اور اس کے کان بنائے اور آنکھیں اس کی اپنی قدرت اور اپنی قوت کے ساتھ۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۶۹/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ رَاَیْتُنِی اللَّیْلَۃَ وَاَنَا نَائِمٌ کَاَنِّیْ اُصَلِّیْ خَلْفَ شَجَرَۃٍ فَسَجَدْتُّ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَۃُ لِسُجُوْدِیْ فَسَمِعْتُھَا تَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَا عِنْدَکَ اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا وَّاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِکَ دَاؤدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجْدَۃً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَہُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَۃِ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِکَ دَاؤدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ اے اللہ کے رسول آج کی رات میں نے اپنے آپ کو دیکھا اس حال میں کہ میں سوتا تھا گویا کہ میں نماز پڑھتا ہوں ایک درخت کے پیچھے پس سجدہ کیا میں نے پھر سجدہ کیا درخت نے میرے سجدہ کے وقت میں نے اس درخت سے سنا کہتا تھا یا اللہ لکھ میرے لئے اس سجدے کے سبب اپنے پاس ثواب اور دور کر اس کے سبب گناہ اور اس کو میرے لئے اپنے پاس ذخیرہ کر اور قبول کر اس کو مجھ سے جیسے کہ قبول کیا تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کی ایک آیت پڑھی پھر سجدہ کیا سنا میں نے آپ کو کہ فرماتے تھے مثل اس چیز کے کہ خبر دی تھی ان کو اس شخص نے درخت کے قول سے۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے مگر ابن ماجہ نے یہ لفظ ذکر نہیں کئے تقبلھا منی کما تقبلتھا من عبدک داؤد ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۹۷۰/۱۴ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی اور سجدہ کیا اس میں اور سجدہ

فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا مِنْ قُرَيْشٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ قَالَ هُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ۔

کیا ان لوگوں نے جو آپ کے ساتھ تھے مگر ایک بوڑھا قریش سے پکڑی اس نے ایک مٹھی کنکریوں سے یا مٹی سے اس کو پیشانی کیطرف اٹھایا اور کہا اس نے کافی ہے مجھ کو یہ کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے تحقیق دیکھا میں نے اس کو بعد اس کے کہ وہ کفر کی حالت میں مارا گیا۔ متفق علیہ اور زیادہ کیا ہے بخاری نے ایک روایت میں کہ وہ بوڑھا امیہ بن خلف تھا۔

٩٧١ / ١٥ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي ص وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ صٓ میں سجدہ کیا اور آپ نے فرمایا کہ کیا سجدہ صٓ کا داؤد نے توبہ کے لئے اور ہم سجدہ کرتے ہیں شکر گزاری اُن کی توبہ کے قبول ہونے میں۔ روایت کیا نسائی نے

بَابُ أَوْقَاتِ النَّهْيِ

اوقاتِ ممنوعہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

٩٧٢ / ١ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيبَ وَلَا تَحَيَّنُوا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ قصد کرے ایک تمہارا آفتاب کے نکلنے کے نزدیک کہ نماز پڑھے اور نہ آفتاب کے ڈوبنے کے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے جس وقت آفتاب کا کنارہ نکلے نماز کو چھوڑ دو یہاں تک کہ خوب ظاہر ہو اور جس وقت غائب ہوئے کنارہ آفتاب کا چھوڑ دو نماز کو یہاں تک کہ خوب غائب ہو اور نہ قصد کرو اپنی نمازوں کا آفتاب کے نکلنے کے وقت اور نہ غائب ہوتے کے وقت اس واسطے کہ آفتاب نکلتا ہے شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان۔ (متفق علیہ)

٩٧٣ / ٢ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ

عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا أن نصلي فيهن أو نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس وحين تضيف الشمس للغروب حتى تغرب۔ (رواه مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تین وقتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے یا دفن کریں ہم اُن میں مردوں اپنے کو وقت نکلنے آفتاب کے یہاں تک کہ ظاہر ہو اور دوپہر کے قائم ہونے کے وقت یہاں تک کہ مائل ہو آفتاب اور اس وقت کہ ڈوبنے کی طرف مائل ہو یہاں تک کہ ڈوب جائے آفتاب (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۹۷۴ وعن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوٰة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا صلوٰة بعد العصر حتى تغيب الشمس۔ (متفق عليه)

ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نماز صبح کے بعد یہاں تک کہ بلند ہو سورج اور نہیں نماز پیچھے نماز عصر کے یہاں تک کہ غائب ہو آفتاب۔ بخاری اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔

۹۷۵ وعن عمرو بن عبسة قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة فقدمت المدينة فدخلت عليه فقلت أخبرني عن الصلوٰة فقال صل صلوٰة الصبح ثم أقصر عن الصلوٰة حين تطلع الشمس حتى ترتفع فإنها تطلع حين تطلع بين قرني شيطان وحينئذ يسجد لها الكفار ثم صل فإن الصلوٰة مشهودة محضورة حتى يستقل الظل بالرمح ثم أقصر عن الصلوٰة فإن حينئذ تسجر جهنم فإذا أقبل الفيء فصل فإن الصلوٰة مشهودة محضورة حتى تصلي العصر ثم

عمرو بن عبسہ سے روایت ہے انہوں نے کہا آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو پس میں بھی مدینہ میں آیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا میں نے کہا مجھ کو نماز کے وقت کے متعلق خبر دیجئے آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھ پھر بند رہ نماز سے جس وقت کہ آفتاب نکلے یہاں تک کہ بلند ہو اس لئے کہ تحقیق آفتاب نکلتا ہے جس وقت نکلتا ہے شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے اسوقت اس کو کافر سجدہ کرتے ہیں پھر نماز پڑھ اس لئے کہ نماز اس وقت کی مشہودہ ہے اور اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ چڑھ جاوے سایہ نیزہ بھر پھر بند رہ نماز سے اس لئے تحقیق بھڑکائی جاتی ہے دوزخ جس وقت کہ پھرے سایہ پس نماز پڑھ اس لئے کہ نماز حاضر کی گئی ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ تو نماز عصر پڑھے پھر بند رہ نماز سے یہاں تک کہ غروب ہو سورج تحقیق سورج غروب ہوتا ہے

أَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَّحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُّقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَّفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۷۶/۵ وَعَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَزْهَرِ اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالُوْا اقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِيْ

شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان اور اس وقت اس کی طرف کفار سجدہ کرتے ہیں عمرو نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے نبی وضو کی فضیلت کے بارے میں خبر دو مجھ کو فرمایا نہیں تم سے کوئی شخص کہ قریب کرے پانی اپنے وضو کا کلی کرے ناک میں پانی چڑھائے پھر جھاڑے ناک کو مگر گرتے ہیں گناہ اس کے چہرے کے اور منہ اس کے کے اور نتھنوں اس کے کے پھر جب دھوتا ہے اپنا چہرہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مگر گرتے ہیں اس کے چہرے کے گناہ اس کی داڑھی کے کناروں سے پانی کے ساتھ پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے مگر گرتے ہیں اس کے دونوں ہاتھوں کے گناہ اس کی انگلیوں کے سر سے پانی کے ساتھ پھر مسح کرتا ہے اپنے سر کا مگر گرتے ہیں گناہ اس کے سر کے اس کے بالوں کی طرف سے پانی کے ساتھ پھر دھوتا ہے اپنے قدموں کو ٹخنوں تک مگر گرتے ہیں گناہ دونوں پاؤں کے اس کی انگلیوں کے سروں سے پانی کے ساتھ اگر وہ کھڑا ہوا پھر نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اللہ تعالیٰ پر ثناء کی اور یاد کیا اس کو ساتھ اس بزرگی کے کہ وہ لائق ہے اس کا اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کے لئے فارغ کیا مگر وہ پھرتا ہے اپنے گناہوں سے جیسے کہ اس کی ماں نے پیدا کیا۔ ✧ ✧

✧ ✧ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔ ✧

کریبؒ سے روایت ہے تحقیق ابن عباسؓ اور مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن ازہر نے بھیجا اس کو طرف حضرت عائشہؓ کے انہوں نے کہا حضرت عائشہ پر سلام کہنا اور سوال کرنا ان سے دو رکعتوں کے متعلق جو عصر کے بعد ہیں کریب نے کہا میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور پہنچایا میں نے ان کو وہ پیغام کہ بھیجا تھا انہوں نے مجھ کو

فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَرَدُّوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْلِيْ لَهٗ تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا قَالَ يَا ابْنَةَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس کے لئے حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا کہ سوال کر ام سلمہ رضہ سے نکلا میں اُن تینوں صحابہ کی طرف پھر بھیجا انہوں نے ام سلمہ رضہ کیطرف ام سلمہ رضہ نے کہا سُنا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے اُن دونوں رکعتوں سے پھر میں نے دیکھا خود آنحضرتؐ کو کہ پڑھتے ہیں پھر داخل ہوئے آنحضرتؐ، میں نے لونڈی کو آپؐ کی طرف بھیجا کہا میں نے کہ کہہ واسطے اُن کے کہتی ہے ام سلمہ اے اللہ کے رسولؐ سُنا میں نے آپ کو کہ آپؐ منع کرتے ہیں اُن دو رکعتوں سے اور دیکھا میں نے کہ آپؐ پڑھتے ہیں کہا اے ابو اُمیہ کی بیٹی پوچھا تو نے دو رکعتوں سے کہ عصر کے بعد ہیں اور تحقیق شان یہ ہے کہ عبدالقیس کے چند آدمی آئے انہوں نے مجھ کو ظہر کی دونوں رکعتوں سے جو بعد میں ہوتی ہیں مشغول رکھا یہ وُہ دونوں تھیں۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۹۷۷ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ

محمد بن ابراہیم رضہ سے روایت ہے انہوں نے قیس بن عمرو سے انہوں نے کہا ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ صبح کے فرضوں کے بعد نماز پڑھتا ہے دو رکعتیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز دو ہی رکعتیں پڑھ کہا اس نے تحقیق میں نے نہ پڑھی تھیں دو رکعتیں اب اُن کو پڑھتا ہوں تو چُپ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اس کی مانند روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے بھی اور کہا ترمذی نے اس کی سند متصل نہیں ہے اس لئے کہ محمد بن ابراہیم نے نہیں سُنا قیس بن عمرو سے شرح السنہ میں اور مصابیح کے اور نسخوں میں

قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَّفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ نَّحْوَهٗ۔

قیس بن قہد سے مانند اس کی۔

٭ ٭ ٭

۹۷۸/۸ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اٰيَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَّيْلٍ اَوْ نَهَارٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

جبیر بن مطعم رضؓ سے روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد مناف کی اولاد اس خانہ کعبہ کے طواف سے کسی کو مت روکو اور نہ نماز پڑھنے سے جس وقت کہ چاہے رات یا دن سے روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔ اور نسائی نے۔

٭ ٭

۹۷۹/۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے یہاں تک کہ سورج ڈھلے مگر جمعہ کے دن۔ روایت کیا ہے اس کو شافعی نے۔

۹۸۰/۹ وَعَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ اِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ اَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ اَبَا قَتَادَةَ۔

ابی خلیل رضؓ سے روایت ہے وہ نقل کرتے ہیں ابوقتادہ سے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے تھے دوپہر کو نماز پڑھنا یہاں تک کہ ڈھلے سورج مگر جمعہ کے دن اور آپ نے فرمایا جہنم بھڑکائی جاتی ہے مگر جمعہ کے دن روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ابوداؤد نے کہا کہ ابوخلیل رضؓ ابوقتادہ کو نہیں ملا۔

٭ ٭ ٭

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۹۸۱/۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ

عبداللہ صنابحی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج نکلتا ہے اور اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے جس وقت بلند ہوتا ہے جدا ہو جاتا ہے پھر جس وقت دوپہر ہوتی ہے نزدیک

قَارَنَهَا فَإِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

ہوتا ہے سورج کے شیطان پھر جب ڈھلتا ہے آفتاب جدا ہوتا ہے اس سے پھر جب قریب ہوتا ہے غروب کے پھر نزدیک ہوتا ہے جب غائب ہو چکتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے اس سے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا (روایت کیا اس کو مالکؒ احمد نسائی نے)

۹۸۲/۱۱ وَعَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُخَمَّصِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا صَلٰوةٌ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوبصرہ غفاری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخمص جگہ میں عصر کی نماز پڑھائی پھر آپ نے فرمایا تحقیق یہ نماز لازم کی گئی تھی ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے انہوں نے اس کو ضائع کر دیا جو شخص اس کی محافظت کرے گا اس کے لئے دوہرا اجر ہوگا اس کے پیچھے نماز نہیں یہاں تک کہ نکلے شاہد اور شاہد ستارہ ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۹۸۳/۱۲ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْنَاهُ يُصَلِّيْهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

معاویہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا تحقیق تم نماز پڑھتے ہو تحقیق ہم صحبت میں رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم نے آپ کو نہیں دیکھا کہ یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوں تحقیق منع کیا ان دونوں سے یعنی عصر کے بعد دو رکعتوں سے (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۹۸۴/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفْنِيْ فَاَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَزِيْنٌ)

ابوذر سے روایت ہے انہوں نے کہا اس حالت میں کہ چڑھے اوپر کعبہ کے زینہ کے جس شخص نے پہچانا مجھ کو تحقیق پہچانا مجھ کو اور جس شخص نے نہیں پہچانا مجھ کو تو میں جندبؓ ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے نہیں نماز بعد صبح کے یہاں تک کہ نکلے آفتاب اور نہیں نماز بعد عصر کے یہاں تک کہ غروب ہو آفتاب مگر مکہ میں مگر مکہ میں مگر مکہ میں روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور رزین نے۔

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

جماعت اور اس کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۹۸۵/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جماعت کے ساتھ نماز کا پڑھنا اکیلے نماز سے ستائیس درجے زیادہ ہوتی ہے۔ (متفق علیہ)

۹۸۶/۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ وَّفِیْ رِوَايَةٍ لَّا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ حکم کروں میں لکڑیوں کو جمع کرنے کا لکڑیاں جمع کی جائیں پھر حکم کروں میں اذان کہنے کا اذان دی جائے پھر حکم کروں میں ایک شخص کو کہ امامت کرائے لوگوں کی پھر پھر جاؤں میں لوگوں کی طرف ایک روایت میں ہے کہ ان لوگوں کی طرف جاؤں کہ جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے جلادوں میں اُن پر اُن کے گھر اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایک اُن کا جانے کہ پا دیگا ہڈی گوشت کی موٹی بلکہ دو کھر گائے یا بکری کے البتہ حاضر ہوں وہ نماز عشاء میں۔ بخاری نے اسکو روایت کیا اور مسلم نے اسکی مانند

۹۸۷/۳ وَعَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لِیْ قَآئِدٌ يَّقُوْدُنِیْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّیَ فِیْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ

اُسی (ابوہریرہ رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اندھا کہا اے اللہ کے رسولؐ نہیں ہے میرے لئے کوئی کھینچنے والا کہ کھینچ کرلے جاوے مجھ کو مسجد کی طرف اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت کا سوال کیا کہ وہ اپنے گھر میں ہی نماز پڑھ لیا کرے پس آپؐ نے اس کے لئے رخصت دی جب پیٹھ کر چلا بلایا اس کو اور فرمایا کہ سنتا ہے تو اذان کو اس نے کہا ہاں فرمایا آپؐ نے

فَاَجِبْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نماز میں حاضر ہو (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۹۸۸/۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے تحقیق انہوں نے اذان دی نماز کے لئے ایک رات کو کہ اس رات میں سردی اور باؤ تھی پھر کہا خبردار اپنے گھروں میں نماز پڑھو پھر کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مؤذن کو کہ جس وقت رات سرد ہوتی اور بارش ہوتی کہہ دو خبردار نماز پڑھو اپنے گھروں میں۔ (متفق علیہ)

۹۸۹/۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَاْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَاِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابن عمرؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ رکھا جاوے ایک تمہارے کا کھانا شام کا اور قائم کیا جاوے نماز کو شروع کرو کھانا اور جلدی نہ کرو یہاں تک کہ فارغ ہو اُس سے اور ابن عمرؓ تھے کہ رکھا جاتا واسطے اُن کے کھانا اور قائم ہوتی نماز پس نہ آتے نماز کو یہاں تک کہ فارغ ہوتے اس سے اور تحقیق وہ امام کی قرأت کو بھی سنتے۔ (متفق علیہ)

۹۹۰/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے تحقیق انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ نماز نہیں ہوتی کھانے کے حاضر ہونے کی صورت میں اور اس حالت میں کہ دفع کریں اُس کو دونوں خبیث روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

۹۹۱/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کھڑی کی جاوے نماز کوئی نماز نہیں مگر فرضی ہی (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۹۹۲/۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت اجازت مانگے

اِمْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایک تمہارے کی عورت مسجد کی طرف پس نہ منع کرے (متفق علیہ)

۹۹۳/۹ وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

زینب رضؓ عبداللہ بن مسعود رضؓ کی بیوی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے فرمایا جس وقت حاضر ہو تم میں سے کوئی ایک پس نہ لگاوے خوشبو (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۹۹۴/۱۰ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بخور لگاوے نہ حاضر ہووے ہمارے ساتھ عشاء کے وقت۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

دوسری فصل

۹۹۵/۱۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ منع کرو تم اپنی عورتوں کو مسجدوں سے اور اُن کے لئے اُن کے گھر بہتر ہیں۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۹۹۶/۱۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْاَةِ فِىْ بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِىْ حُجْرَتِهَا وَصَلٰوتُهَا فِىْ مِخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِىْ بَيْتِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی نماز اس کے گھر میں پڑھنی یہ افضل ہے گھر کے صحن میں پڑھنے سے اور کوٹھڑی میں بہتر ہے نماز اس کی کھلے مکان سے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۹۹۷/۱۳ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ حِبِّىْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ امْرَاَةٍ تَطَيَّبَتْ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ تحقیق میں نے اپنے محبوب سے سُنا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں فرماتے تھے نہیں قبول کی جاتی اس عورت کی نماز

لِلْمَسْجِدِ حَتّٰی تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ۔ (رواه ابوداؤد وروى احمد والنسائی نحوه)

کہ مسجد میں جانے کے لئے خوشبو لگادے یہاں تک کہ غسل کرے غسل جنابت کی مانند روایت کیا ہے اس کو ابوداود نے اور روایت کیا ہے اس کو احمد اور نسائی نے اس کی مانند

۹۹۸/۱۴ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَیْنٍ زَانِیَةٌ وَّاِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِیَ كَذَا وَكَذَا یَعْنِیْ زَانِیَةً۔ (رواه الترمذی ولابی داؤد والنسائی نحوه۔)

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آنکھ ہے زنا کرنے والی ہے تحقیق عورت کہ جس وقت خوشبو لگاتی ہے پھر گزرتی ہے کسی مجلس سے وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زنا کرنے والی ہے۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد اور نسائی نے مانند اس کی۔

۹۹۹/۱۵ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا الصُّبْحَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ هَاتَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ اَثْقَلُ الصَّلٰوتِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَیْتُمُوْهَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الرُّكَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰی مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَّا فَضِیْلَتُهٗ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَاِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰی مِنْ صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلٰوتُهٗ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْكٰی مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ۔ (رواه ابوداؤد والنسائی)

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ایک دن صبح کی پس جب سلام پھیرا آپ نے فرمایا فلاں حاضر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ نہیں فرمایا آپ نے کیا حاضر ہے فلاں صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ نہیں فرمایا آپ نے تحقیق یہ دونوں نمازیں منافقوں پر بہت گراں ہوتی ہیں اگر تم جانتے کیا ثواب ہے ان دونوں میں تو آتے تم اگرچہ گھٹنوں پر تحقیق پہلی صف فرشتوں کی صف کے مانند ہے اگر جانتے تم کیا ثواب ہے اس کا البتہ تم جلدی کرتے اس میں پہنچنے کے لئے تحقیق ایک آدمی کی نماز ساتھ ایک آدمی کے زیادہ ثواب رکھتی ہے اکیلے کی نماز سے اور اس کی دو شخصوں کے ساتھ نماز زیادہ ثواب رکھتی ہے ایک شخص کے ساتھ نماز پڑھنے سے اور جس قدر زیادہ ہوں پس وہ زیادہ محبوب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے۔

۱۰۰۰/۱۶ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِیْ قَرْیَةٍ وَّلَا بَدْوٍ لَّا تُقَامُ فِیْهِمُ الصَّلٰوةُ

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں تین شخص بستی میں اور نہ جنگل میں کہ نہ جماعت کی جاوے اُن میں نماز مگر تحقیق

إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

غالب ہوتا ہے اُن پر شیطان پس لازم کر اپنے پر جماعت کو سوائے اس کے نہیں کہ کھاتا ہے بھیڑیا اس بکری کو جو ریوڑ سے دُور ہے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد احمد نسائی نے)

1001/17 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلّٰى (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے اذان کہنے والے کی اذان سُنی نہ روکے اس کو مؤذن کی تابعداری سے کوئی عذر صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کیا عذر ہے کہا ڈرنا یا بیماری نہیں قبول کی جاتی اس سے نماز جو کہ اُس نے پڑھی۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور دارقطنی نے۔

1002/18 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ)

عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے جس وقت کہ قائم کی جاوے نماز اور پاوے ایک تمہارا حاجت پاخانہ کی چاہیئے کہ ابتداء کرے پاخانہ کے ساتھ۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور روایت کیا ہے مالک نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے اس کی مانند۔

1003/19 وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَّفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرْ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَّسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهٗ)

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں کہ نہیں حلال کسی کے لئے یہ کہ کرے اُن کو نہ امام ہو آدمی کسی قوم کا اپنی ذات کو دُعا میں خاص کرے بدوں اُن کے پس اگر کیا یہ تحقیق خیانت کی اس نے ان کی اور نہ نظر کرے کسی کے گھر میں پہلے اُس کی اجازت سے پس اگر کیا یہ تحقیق خیانت کی ان کی اور نہ نماز پڑھے اس حالت میں کہ بند کئے ہوں پیشاب یا پاخانے کو یہاں تک کہ ہلکا ہو۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی کے لئے اس کی مانند)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

1004/20 وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوْا

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تاخیر کرو نماز کو واسطے کھانے کے

الصَّلٰوۃَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَیْرِہٖ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۰۰۵/۲۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوۃِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُہٗ اَوْ مَرِیْضٌ اِنْ کَانَ الْمَرِیْضُ لَیَمْشِیْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ حَتّٰی یَاْتِیَ الصَّلٰوۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْھُدٰی وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدَی الصَّلٰوۃَ فِی الْمَسَاجِدِ الَّذِیْ یُؤَذَّنُ فِیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی ھٰذِہٖ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ حَیْثُ یُنَادٰی بِھِنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ سُنَنَ الْھُدٰی وَاِنَّھُنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی وَلَوْ اَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ کَمَا یُصَلِّیْ ھٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِہٖ لَتَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَّجُلٍ یَّتَطَھَّرُ فَیُحْسِنُ الطُّھُوْرَ ثُمَّ یَعْمِدُ اِلٰی مَسْجِدٍ مِّنْ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ یَّخْطُوْھَا حَسَنَۃً وَّرَفَعَہٗ بِھَا دَرَجَۃً وَّحَطَّ عَنْہُ بِھَا سَیِّئَۃً وَّلَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْھَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ

اور نہ اس کے غیر کے لئے۔ روایت کیا ہے اس کو شرح السنہ میں ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

تیسری فصل

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا تحقیق دیکھا میں نے صحابۂ کرامؓ کو کہ نہ پیچھے رہتا نماز میں با جماعت سے مگر منافق کہ معلوم اور ظاہر تھا نفاق اس کا یا بیمار تحقیق تھا بیمار سہارا البتہ چلتا درمیان دو شخصوں کے یہاں تک کہ آتا وہ نماز میں اور ابن مسعودؓ نے کہا تحقیق پیغمبر خدا نے سکھائے ہم کو ہدایت کے طریقے اور تحقیق ہدایت کے طریقوں میں سے نماز ہے کہ اُن مساجد میں ادا کی جائے جن میں اذان پڑھی جاتی ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا ابن مسعودؓ نے جس شخص کو خوش لگے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے کل کو پورا مسلمان چاہیئے کہ محافظت کرے ان پانچوں نمازوں پر اس جگہ پر کہ اذان دی جاوے واسطے اُن کے تحقیق مقرر کئے اللہ تعالےٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے طریقے اور تحقیق یہ نمازیں پانچوں جماعت کے ساتھ پڑھنی ہدایت کے طریقوں سے ہے اور اگر تم نماز پڑھو اپنے گھروں میں جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں البتہ چھوڑو گے نبی کی سنت کو اگر چھوڑو گے اپنے نبی کی یہ سنت البتہ گمراہ ہو جاؤ گے اور نہیں کوئی شخص کہ وضو کرے اچھا کرے وضو کو پھر مسجد کی طرف قصد کرے ان مساجد میں سے مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالےٰ ہر قدم کے بدلے کہ قدم رکھتا ہے واسطے اس کے ایک نیکی اور بلند کرتا ہے بسبب اس قدم کے ایک درجہ اور دُور کرتا ہے اس سے ایک بُرائی کو اور تحقیق دیکھا ہم نے اپنے آپ کو اور صحابۂ کرام کو اس حالت میں کہ نہ پیچھے رہتا

كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جماعت سے مگر منافق ایسا کہ اُس کا نفاق معلوم تھا تحقیق تھا آدمی بیمار کہ لایا جاتا نماز میں اس حالت میں کہ چلایا جاتا درمیان دو آدمیوں کے یہاں تک کہ کھڑا کیا جاتا صف میں۔ روایت کیا اسکو مسلم نے

۱۰۰۶/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْيَانِيْ يُحْرِقُوْنَ مَا فِي الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے وہ نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر گھر میں عورتیں نہ ہوتیں اور اولاد حکم کرتا میں عشا کی نماز کو قائم کرنے کا اور حکم کرتا اپنے خادموں کو کہ جلاتے اس چیز کو کہ گھروں میں ہے آگ کے ساتھ روایت کیا ہے اس کو احمد نے۔

۱۰۰۷/۲۳ وَعَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

اسی (ابوہریرہ رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ جس وقت کہ ہو تم مسجد میں اذان دی جاوے نماز کی نہ نکلے ایک تمہارا یہاں تک کہ نماز پڑھے۔ (روایت کیا ہے احمدؒ نے)

۱۰۰۸/۲۴ وَعَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِيْهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو شعثاء سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص مسجد سے نکلا بعد اس کے کہ اذان کہی گئی اُس میں کہا ابوہریرہ رضؓ نے کہ اس شخص نے تحقیق نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

۱۰۰۹/۲۵ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَهُ الْاَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَّهُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

عثمان بن عفان سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پایا اس کو اذان نے مسجد میں پھر نکلا نہیں نکلا کسی حاجت کے لئے اور وُہ واپس آنے کا ارادہ بھی نہیں رکھتا پس وہ منافق ہے۔ روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے۔

۱۰۱۰/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ (رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے اس نے نقل کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جس نے اذان سُنی نہ جواب دیا اُس کا اس کی نماز ہی نہیں مگر عذر سے۔ روایت کیا ہے اُس کو دارقطنی نے۔ ✣

1011/27 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُ لِيْ مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا وَّلَمْ يُرَخِّصْ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

عبداللہ بن امِ مکتوم سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول تحقیق مدینہ میں بہت موذی جانور ہیں اور درندے ہیں اور مَیں اندھا ہوں۔ کیا آپؐ پاتے ہیں میرے لئے رخصت کہ جماعت میں نہ آؤں آپؐ نے فرمایا کیا تُو سنتا ہے حی علی الصلوۃ ، حی علی الفلاح کہا ہاں آپؐ نے فرمایا حاضر ہو اور جماعت کو چھوڑنے کی رخصت نہ دی۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد اور نسائی نے

1012/28 وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اُم درداءؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھ پر ابو درداءؓ آئے اور وُہ غصّے کی حالت میں تھے مَیں نے کہا کس چیز نے غصّے میں ڈالا تم کو کہا اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں جانتا مَیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے معاملہ میں کچھ مگر تحقیق وُہ نماز پڑھتے ہیں جماعت سے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

1013/29 وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَى السُّوْقِ وَمَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا لَمْ اَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ بَاتَ يُصَلِّيْ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

ابی بکرؓ بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عمر بن الخطاب نے نہ پایا سلیمان بن ابی حثمہ کو صُبح کی نماز میں اور تحقیق حضرت عمرؓ صبح کو گئے بازار کی طرف اور مکان سلیمان کا تھا درمیان مسجد اور بازار کے گزرے اوپر شفاء کے کہ سُلیمان کی ماں کا نام ہے عمرؓ نے کہا نہیں دیکھا مَیں نے سلیمان کو صبح کی نماز میں کہا سلیمان کی ماں نے تحقیق سلیمان نے رات گزاری تھی نماز پڑھتے پس غلبہ کیا اُن کی آنکھوں نے عمرؓ نے کہا البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت میں یہ بہتر ہے طرف میری رات کو قیام کرنے سے۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

1014/30 وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوموسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو یا دو سے زیادہ

اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

جماعت ہے (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

۱۰۱۵/۳۱ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ أَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ وَفِي رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَنَمْنَعُهُنَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بلال رضؓ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے نقل کیا ہے اپنے باپ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو عورتوں کو اُن کے حصے مسجدوں سے جبکہ اجازت مانگیں تم سے مسجد جانے کی پس کہا بلال رضؓ نے منع کریں گے اُن کو ہم کہا بلال کو عبد اللہ نے میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تو کہتا ہے کہ منع کریں گے ان کو۔ اور سالم کی روایت میں ہے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہا پھر متوجہ ہوئے عبد اللہ بلال پر بُرا کہا اس کو بُرا کہنا نہیں سُنا میں نے کہ بُرا کہا اس کو مانند اس کی کبھی بھی اور کہا خبر دیتا ہوں میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہے اللہ کی قسم منع کریں گے ہم (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۰۱۶/۳۲ وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ أَهْلَهُ أَنْ يَأْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَإِنَّا نَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ هٰذَا قَالَ فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُ اللهِ حَتّٰى مَاتَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

مجاہد رحؒ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عمر سے تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اہل کو کوئی شخص منع نہ کرے کہ آویں وُہ مسجد کو کہا عبد اللہ بن عمر کے بیٹے نے ہم منع کریں گے اُن کو عبد اللہ نے کہا میں حدیث بیان کرتا ہوں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو یہ کہتا ہے۔ مجاہد رحؒ نے کہا پس نہ بولے عبد اللہ اس سے یہانتک کہ وفات پائی (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

صف برابر کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

١٠١٧/١ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نعمان بن بشیر سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے صفیں برابر کرتے ہماری یہاں تک کہ گویا برابر کرتے ساتھ اُن کے تیروں کو یہاں تک کہ دیکھا تحقیق سمجھے ہم اُن سے پھر نکلے ایک دن پس کھڑے ہوئے یہاں تک کہ قریب تھا کہ تکبیر کہیں پس دیکھا ایک شخص کو باہر نکلا ہوا ہے اُس کا سینہ صف سے پس کہا اے اللہ تعالےٰ کے بندو برابر کرو اپنی صفوں کو یا اختلاف ڈالے گا اللہ تعالیٰ درمیان تمہاری ذاتوں کے۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے

١٠١٨/٢ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ۔

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا قائم کی گئی نماز ہم پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے اپنے چہرے اطہر کے ساتھ آپ نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور آپس میں نزدیک کھڑے رہو تحقیق دیکھتا ہوں میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے روایت کیا ہے اس کو بخاری نے اور بخاری اور مسلم میں ہے کہ پورا کرو اپنی صفوں کو تحقیق دیکھتا ہوں میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے۔

١٠١٩/٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِّنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ

اُسی (انس رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرو تحقیق صفوں کا برابر کرنا نماز کے تمام کرنے میں سے ہے۔ روایت کیا ہے اسکو بخاری نے مسلم نے مگر مسلم کے نزدیک من تمام الصلوٰۃ کا لفظ ہے

١٠٢٠/٤ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ

ابو مسعود انصاری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اپنے ہاتھوں کو ہمارے مونڈھوں پر رکھتے نمازیں اور فرماتے برابر ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو

اِسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ
لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ
الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ
قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ
اِخْتِلَافًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مختلف ہوں گے تمہارے دل چاہیئے کہ متصل ہوں میرے تم میں سے صاحبان بلوغ کے اور عقل کے پھر وہ لوگ کہ قریب ہوں ان کے پھر وہ لوگ کہ قریب ہوں اُن کے ابو مسعود رض نے کہا تم آج کے دن بہت اختلاف کرتے ہو۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

۞ ۞ ۞

1021/5 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ
الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلٰثًا وَّاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ
الْاَسْوَاقِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہیئے کہ میرے نزدیک ہوں تم میں سے صاحب بلوغ اور عقل کے پھر وہ لوگ کہ قریب ہیں ان کے تین بار فرمایا اور بچو تم بازاروں کے شور کرنے سے۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

1022/6 وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ
رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوْا
وَاْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ
لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَّتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ
اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوسعید خدری رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اپنے صحابہ میں سے بعض کو موخر فرمایا ان کے لئے آگے بڑھو اور اقتدا کرو میری اور چاہیئے کہ اقتدا کریں تمہارے ساتھ وہ کہ ہوں پیچھے تمہارے ہمیشہ رہے گی ایک قوم تاخیر کرتی یہاں تک کہ پیچھے ڈالے گا اُن کو اللہ تعالےٰ۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

1023/7 وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ
عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِيْ اَرٰىكُمْ عِزِيْنَ
ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا
تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ
رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى وَ
يَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے۔ دیکھا ہم کو بیٹھے ہوئے حلقہ بنا کر فرمایا کیا ہے میرے لئے کہ دیکھتا ہوں میں تم کو جماعتیں الگ الگ پھر نکلے ہم پر آپ نے فرمایا کیا نہیں صف باندھتے تم فرشتوں کی صف کی مانند اپنے رب کے نزدیک ہم نے کہا اے اللہ کے رسول کیونکر صف باندھتے ہیں فرشتے اپنے رب کے پاس آپ نے فرمایا پورا کرتے ہیں پہلی صفوں کو جڑ کر کھڑے ہوتے ہیں صف میں۔ روایت کیا مسلم نے

1024/8 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صف مردوں کی پہلی ہے

الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور بدترین آخری اس کی اور عورتوں کی بہترین صف آخری ہے اور بدترین پہلی اُن کی ہے۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۰۲۵/۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَ قَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملی ہوئی رکھو صفیں اپنی اور نزدیکی کرو درمیان صفوں کے اور برابر رکھو گردنیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تحقیق میں دیکھتا ہوں شیطان کو داخل ہوتا ہے صف کے شگافوں میں گویا کہ وہ سیاہ بچہ ہے بکری کا۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۱۰۲۶/۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

اسی (انس رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو پہلی صف کو پھر اس کو کہ نزدیک ہے پھر جو کچھ نقصان ہو پچھلی صف میں ہو۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۱۰۲۷/۱۱ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَّمْشِيْهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

براء بن عازب سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اُن لوگوں پر کہ قریب ہوتے ہیں پہلی صفوں کے اور نہیں کوئی قدم بہت محبوب اللہ تعالےٰ کی طرف اس قدم سے کہ چلے اور ملا دے ساتھ اس کے صف کو۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۱۰۲۸/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اُوپر داہنی طرف والی صفوں کے روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۱۰۲۹/۱۳ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّىْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ فَاِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے تھے ہماری صفوں کو جس وقت کہ کھڑے ہوتے ہم طرف نماز کے جب برابر ہوچکتے تکبیر تحریمہ کہتے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۱۰۳۰/۱۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَعَنْ يَّسَارِهٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی داہنی طرف سیدھے کھڑے رہو برابر رکھو اپنی صفیں اور بائیں طرف فرماتے سیدھے کھڑے رہو برابر رکھو صفیں اپنی۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

۱۰۳۱/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِى الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین نمازی وہ ہیں کہ نرم ہوں مونڈھے ان کے نماز میں۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۰۳۲/۱۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنِّىْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ خَلْفِىْ كَمَا اَرَاكُمْ مِّنْ بَيْنِ يَدَىَّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے برابر ہو برابر ہو برابر ہو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تحقیق دیکھتا ہوں میں تم کو پیچھے اپنے سے جیسا کہ میں اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۱۰۳۳/۱۷ وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِىْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِىْ

ابوامامہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ اور دوسری پر بھی فرماؤ آپؐ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ دوسری پر بھی

قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَی الثَّانِیْ قَالَ وَعَلَی الثَّانِیْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَحَاذُوْا بَیْنَ مَنَاکِبِکُمْ وَلِیْنُوْا فِیْ اَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ فِیْمَا بَیْنَکُمْ بِمَنْزِلَۃِ الْحَذَفِ یَعْنِیْ اَوْلَادَ الضَّاْنِ الصِّغَارَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

فرماؤ آپؐ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ اور دوسری پر بھی فرمایا دوسری پر بھی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو اپنی صفوں کو اور برابری کرو درمیان مونڈھوں اپنے کے اور نرم ہو آگے ہاتھوں بھائیوں اپنے کے اور بند کرو شگافوں کو اس لئے کہ تحقیق شیطان داخل ہوتا ہے درمیان تمہارے مانند حذف کے یعنی چھوٹے بچے بھیڑ کے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

۱۰۳۴/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَیْنَ الْمَنَاکِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِیْنُوْا بِاَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّیْطٰنِ وَمَنْ وَّصَلَ صَفًّا وَّصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَہٗ قَطَعَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَآئِیُّ مِنْہُ قَوْلَہٗ وَمَنْ وَّصَلَ صَفًّا اِلٰی اٰخِرِہٖ۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیدھا کرو صفوں کو اور برابر کرو درمیان مونڈھوں کے اور بند کرو شگافوں کو اور نرم ہو اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں اور نہ چھوڑو تم فرجے شیطان کے جس نے ملائی صف ملائے گا اُس کو اللہ تعالےٰ اور جس نے توڑی صف توڑے گا اس کو اللہ تعالےٰ۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا نسائی نے اس حدیث سے قول اُن کا وَمَنْ وَّصَلَ صَفًّا آخر تک۔

۱۰۳۵/۱۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کو بیچ میں رکھو اور بند کرو شگافوں کو (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

۱۰۳۶/۲۰ وَعَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَّتَاَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰی یُؤَخِّرَھُمُ اللّٰہُ فِی النَّارِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ رہے گی قوم کہ پیچھے ہٹتی رہے گی پہلی صف سے یہاں تک کہ پیچھے ڈالے رکھے گا اُن کو اللہ تعالےٰ دوزخ میں روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۰۳۷/۲۱ وَعَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّصَلِّىْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

وابصہ رضؓ بن معبد سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا صف کے پیچھے اکیلا پس حکم کیا یہ کہ لوٹائے نماز کو۔ روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ الْمَوْقِفِ

امام کی جگہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۰۳۸/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِىْ بَيْتِ خَالَتِىْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِىْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ فَعَدَلَنِىْ كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رات گزاری میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضؓ کے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے کھڑا ہوا میں بائیں طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پکڑا ہاتھ میرا پیچھے پیٹھ اپنی سے پھیرا مجھ کو اس طرح پیچھے پیٹھ اپنی سے طرف پہلو دائیں کے۔ بخاری اور مسلم نے اس کو روایت کیا۔

۱۰۳۹/۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّىَ فَجِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَاَدَارَنِىْ حَتّٰى اَقَامَنِىْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَّسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز پڑھنے کے لئے میں آیا کہ کھڑا ہوا میں بائیں طرف آنحضرتؐ کے پکڑا ہاتھ میرا پس پھیرا مجھ کو یہاں تک کہ کھڑا کیا مجھ کو اپنی دائیں طرف پھر آیا جبار بن صخر کھڑا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف پکڑے آنحضرتؐ نے دونوں ہاتھ ہمارے اکٹھے پھر ہٹایا ہم کو یہاں تک کہ کھڑا کیا ہم کو اپنے پیچھے۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

۱۰۴۰/۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَ

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نماز پڑھی

يَتِيْمٌ فِىْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مَیں نے اور یتیم نے ہمارے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور ام سلیم رضؓ پیچھے ہمارے تھی۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

١٠٤١/٤ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهٖ وَبِاُمِّهٖ وَخَالَتِهٖ قَالَ فَاَقَامَنِىْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاَقَامَ الْمَرْاَةَ خَلْفَنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (انس رضؓ) سے روایت ہے کہ بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ساتھ انس رضؓ کے اور ماں اس کی کے اور اس کی خالہ کے انس رضؓ نے کہا کھڑا کیا مجھ کو داہنے اپنے اور کھڑا کیا عورت کو پیچھے ہمارے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

١٠٤٢/٥ وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

ابوبکرہ رضؓ سے روایت ہے کہ وہ پہنچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس حالت میں کہ وہ رکوع میں تھے پس رکوع کیا پہلے اس سے کہ پہنچیں طرف صف کے پھر چلے طرف صف کی ذکر کیا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمایا زیادہ کرے اللہ تعالیٰ تجھ کو حرص اور پھر نہ کرنا۔ روایت کیا ہے اس کو بخاری نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

دوسری فصل

١٠٤٣/٦ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

سمرہ بن جندب رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جس وقت کہ ہوں ہم تین آدمی یہ کہ آگے بڑھے ایک ہمارا (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔)

١٠٤٤/٧ وَعَنْ عَمَّارٍ اَنَّهٗ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَآئِنِ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ يُّصَلِّىْ وَالنَّاسُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهٗ عَمَّارٌ حَتّٰى اَنْزَلَهٗ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِّنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عمار رضؓ سے روایت ہے کہ وہ امام ہوئے لوگوں کے مدائن شہر میں اور وہ کھڑے ہوئے چبوترہ پر نماز پڑھانے کے لئے اور مقتدی نیچے تھے اُن سے آگے بڑھے حذیفہ رضؓ عمار کے دونوں ہاتھ پکڑے پس متابعت کی حذیفہ رضؓ کی عمار رضؓ نے یہاں تک کہ اُتارا ان کو حذیفہ نے چبوترے سے جب عمار رضؓ فارغ ہوئے اپنی نماز سے اُس کے لئے حذیفہ رضؓ نے کہا کیا نہیں سُنا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِي مَقَامٍ أَرْفَعَ مِنْ مَّقَامِهِمْ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِينَ أَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ۔ (رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ)

جب امام ہو ایک آدمی قوم کا نہ کھڑا ہو اس جگہ کہ بلند ہو مقتدیان کی جگہ سے یا اس کی مانند فرمایا عمار رضہ نے کہا اسی لئے اتباع کی میں نے تمہاری جس وقت تم نے میرے ہاتھ پکڑے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۱۰۴۵/۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَّوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْأَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلٰوتِي۔

سہل بن سعد ساعدی رضہ سے روایت ہے تحقیق وہ پوچھے گئے کس چیز سے تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر سہل نے کہا وہ تھا جھاؤ بیشہ کے سے بنا یا تھا اس کو فلانے شخص نے کہ آزاد کیا ہوا فلانی عورت کا تھا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کھڑے ہوئے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ تیار کیا گیا اور رکھا گیا پس منہ کیا حضرت ؐ نے طرف قبلہ کے اور تکبیر تحریمہ کہی نماز کے لئے اور کھڑے ہوئے لوگ حضرت ؐ کے پیچھے قرآن پڑھا اور رکوع کیا اور رکوع کیا لوگوں نے پیچھے حضرت کے پھر سر اٹھایا اپنا رکوع سے پھر ہٹے پچھلے پاؤں سجدہ کیا زمین پر پھر تشریف لے گئے منبر پر پھر قرآن پڑھا پھر رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا پھر پچھلے پاؤں ہٹے یہاں تک کہ سجدہ کیا زمین پر یہ لفظ بخاری کے ہیں اور بیچ بخاری اور مسلم کے اس کی مانند ہے اور اس کے آخر میں راوی نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگوں پر متوجہ ہوئے پس آپ نے فرمایا اے لوگو نہیں کیا میں نے یہ مگر تاکہ پیروی کرو میری اور تاکہ جانو نماز میری۔

۱۰۴۶/۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِهِ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرہ میں نماز پڑھی اور لوگوں نے اقتدار کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر حجرے کے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

الفصل الثالث

۱۰۴۷/۱۰ عن ابي مالك الاشعري قال الا احدثكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اقام الصلوة وصف الرجال وصف خلفهم الغلمان ثم صلى بهم فذكر صلوته ثم قال هكذا صلوة قال عبد الاعلى لا احسبه الا قال امتي۔

(رواه ابوداود)

۱۰۴۸/۱۱ وعن قيس بن عباد قال بينا انا في المسجد في الصف المقدم فجبذني رجل من خلفي جبذة فنحاني وقام مقامي فوالله ما عقلت صلوتي فلما انصرف اذا هو ابي بن كعب فقال يا فتى لا يسوءك الله ان هذا عهد من النبي صلى الله عليه وسلم الينا ان نليه ثم استقبل القبلة فقال هلك اهل العقد ورب الكعبة ثلثا ثم قال والله ما عليهم اسى ولكن اسى على من اضلوا قلت يا ابا يعقوب ما تعني باهل العقد قال الامراء۔ (رواه النسائي)

تیسری فصل

ابومالک اشعری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابومالک نے کہ آنحضرتؐ نے قائم کی نماز اور صف باندھی مردوں کی اور کھڑا کیا پیچھے ان کے لڑکوں کو پھر نماز پڑھائی ان کو ابومالک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت بیان کی پھر فرمایا آنحضرتؐ کی اسی طرح نماز ہے عبدالاعلیٰ نے کہا نہیں گمان کرتا میں ابومالک کو مگر کہ کہا امت میری کی روایت کیا ہے ابوداؤد نے۔

قیسؒ بن عباد سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں مسجد میں پہلی صف میں تھا پس کھینچا مجھ کو ایک شخص نے پیچھے میرے سے کھینچنا پھر ایک طرف کیا مجھ کو اور کھڑا ہوا میری جگہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں سمجھا میں نماز اپنی کو جبکہ پھرا وہ کھینچنے والا نماز سے اور تمام کیا نماز کو اچانک وہ ابی بن کعبؓ تھے انہوں نے کہا اے جوان نہ غم میں ڈالے تجھ کو اللہ تعالیٰ تحقیق یہ وصیت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہماری طرف کہ کھڑے ہوویں ہم اُن کے قریب پھر سامنے ہوئے قبلے کے کہا ہلاک ہوں سردار قسم ہے رب کعبہ کی تین بار کہا پھر کہا اللہ کی قسم ہے نہیں سرداروں پر غم کرتا میں لیکن غم کرتا ہوں میں اُن شخصوں پر کہ گمراہ کرتے ہیں سرداران کو کہا قیس بن عباد نے میں نے کہا اے ابویعقوب کیا مراد لیتے ہو تم اہل عقد سے کہا امراء (روایت کیا ہے اس کو نسائی نے)

بَابُ الْإِمَامَةِ

امامت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۰۴۹/۱ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَأُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ۔

ابومسعودؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امامت کرائے قوم کو اُن کا زیادہ پڑھتا ہوا اللہ کی کتاب کو۔ اگر ہوں پڑھنے میں برابر امامت کرے زیادہ سنّت کو جاننے والا۔ اگر سنّت کے جاننے میں برابر ہوں تو امامت کرے وہ جو ہجرت میں پہلا ہو۔ اگر ہجرت میں ہوں برابر تو امامت کرے بڑا اُن کا عمر میں اور نہ امامت کرے کوئی بیچ جگہ حکومت اس کی کے اور اس کی مسند پر اس کے گھر نہ بیٹھے مگر اس کے حکم کے ساتھ۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی اس کے گھر میں۔

⁂ ⁂ ⁂

۱۰۵۰/۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَأُهُمْ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ فِي بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْأَذَانِ۔

ابوسعیدؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تین آدمی ہوں اُن میں سے ایک امام ہو اور زیادہ لائق امامت کا زیادہ پڑھا ہوا اُن کا روایت کیا ہے اس کو مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث مالک بن حویرث کی اس باب میں جو فضیلت اذان کے پیچھے ہے

⁂ ⁂ ⁂

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

۱۰۵۱/۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان دیں اچھے تمہارے اور امامت کریں تم میں سے جو خوب پڑھے ہوں۔ روایت

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

کیا ہے اس کو ابوداؤد نے ۔

١٠٥٢ (4) وَعَنْ اَبِیْ عَطِيَّةَ الْعُقَيْلِیِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَاْتِيْنَا اِلٰى مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا قَالَ اَبُوْعَطِيَّةَ فَقُلْنَا لَهٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ قَالَ لَنَا قَدِّمُوْا رَجُلًا مِّنْكُمْ يُصَلِّیْ بِكُمْ وَسَاُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا اُصَلِّیْ بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّهٗ اقْتَصَرَ عَلٰى لَفْظِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوعطیہ عقیلی تابعی رح سے روایت ہے انہوں نے کہا مالک بن حویرث ہماری ملاقات کے لئے آتا ۔ ہماری مسجد میں حدیث بیان کرتا آیا وقت نماز کا ایک دن ابوعطیہ نے کہا ہم نے ابو مالک کے لئے کہا آگے ہو اور نماز پڑھا کہا مالک رض نے ہمارے لئے کہ آگے کرو کسی شخص کو اپنے میں سے نماز تم کو پڑھائے اور خبر دُوں گا مَیں کہ کیوں نہیں نماز پڑھاتا تم کو مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا آپ فرماتے تھے جو شخص کہ ملاقات کرے کسی قوم کی نہ امامت کرے اُن کی اور چاہیئے کہ امامت کرے اُن کی کوئی شخص اُن ہی میں سے ۔ روایت کیا ہے ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے مگر نسائی نے اختصار کیا ہے اُوپر لفظ نبی ؐ کے ۔

١٠٥٣ (5) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ اَعْمٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

انس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن اُمِ مکتوم کو خلیفہ مقرر کیا امامت کریں لوگوں کی اس حال میں کہ وُہ اندھے تھے ۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے ۔

٭ ٭ ٭ ٭

١٠٥٤ (6) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ اٰذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَّاِمَامُ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

ابوامامہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ اُن کی نماز کانوں سے بلند نہیں ہوتی ایک غلام بھاگا ہوا مالک اپنے سے یہاں تک کہ لوٹ آوے ۔ اور دوسری وہ عورت کہ رات گزاری ہو اس حالت میں کہ اس کا خاوند اُس سے خفا ہے ۔ تیسرا وُہ کہ امام ہو قوم کا اور وہ اس کو مکروہ رکھتے ہوں (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

١٠٥٥ (7) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلٰوتُهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا

ابن عمر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ اُن کی نماز نہیں قبول کی جاتی ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اس سے

وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَّالدِّبَارُ اَنْ يَّاْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهٗ وَرَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ناخوش ہوں ۔ دوسرا وہ کہ آوے نماز کو پیچھے اور معنی پیچھے کے یہ ہیں کہ آئے اُس نماز کو اس کے فوت ہونے کے وقت تیسرا وہ شخص کہ غلام پکڑے آزاد کو. روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے

۱۰۵۶/۸ وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُّصَلِّيْ بِهِمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

سلامت بنت حر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ دفع کریں گے مسجد والے امامت کو نہیں پاویں گے امام کو کہ اُن کو نماز پڑھاوے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور احمد نے اور ابن ماجہ نے)

۱۰۵۷/۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَّعَ كُلِّ اَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَّاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَّاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَّاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر جہاد واجب ہے ہر سردار کے ساتھ نیک ہو یا بُرا اگرچہ کرے گناہ کبیرہ ۔ اور نماز واجب ہے تم پر پیچھے ہر مسلمان کے نیک ہو یا بُرا اگرچہ کرے گناہ کبیرہ ۔ اور نماز جنازہ واجب ہے ہر مسلمان پر نیک ہو یا بُرا ہو اگرچہ کرے گناہ کبیرہ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۰۵۸/۱۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَّمَرَّ النَّاسِ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ نَسْاَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ يَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهٗ اَوْحٰى اِلَيْهِ اَوْحٰى اِلَيْهِ كَذَا وَكُنْتُ اَحْفَظُ

عمرو رضہ بن سلمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم پانی کے کنارے پر رہتے تھے وہ گذرگاہ تھا لوگوں کا ہم پر قافلے گزرتے پوچھتے ہم کیا ہے واسطے لوگوں کے کیا صفت ہے اس شخص کی کہتے لوگ دعویٰ کرتا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ نے بھیجا ہے اس کو وحی کی

ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَاَنَّمَا يُغْرٰى فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ اتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهٗ فَاِنَّهٗ اِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ اَبِيْ قَوْمِيْ بِاِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِّنِّيْ لِمَا كُنْتُ اَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُّ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْحَيِّ اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ہے طرف اس کے وحی کی طرف اس کے۔ اس طرح میں تھا یاد کرتا اس کلام کو۔ گویا چمٹ جاتا وہ کلام میرے سینہ میں اور تھے عرب انتظار کرتے بیچ اسلام اپنے کے فتح مکہ کے وقت کہتے چھوڑ دو اس کو قوم اس کی کے ساتھ کہ قریش ہیں۔ تحقیق اگر وہ غالب ہوں اپنی قوم پر اور فتح کریں مکہ کو تو وہ سچے نبی ہیں۔ پس جب فتح ہوئی جلدی کی ہر قوم نے اپنے اسلام کے ساتھ اور پہل کی اسلام لانے میں میرے باپ نے میری قوم پر جبکہ پھر کر آیا سفر سے میرا باپ کہا آیا ہوں میں تمہارے پاس اللہ کی قسم نزدیک نبی برحق کے سے کہا فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو نماز ایسی فلانے وقت میں اور ایسی نماز فلانے وقت میں جب نماز کا وقت ہو تو چاہیے کہ اذان دے ایک تمہارا اور امام ہو تم میں سے قرآن کو زیادہ جاننے والا۔ پس دیکھا قوم نے کہ نہ زیادہ جاننے والا تھا مجھ سے اس لئے کہ میں سیکھتا تھا قرآن قافلہ والوں سے انہوں نے مجھ کو امام کیا آگے اپنے اور میں تھا چھ برس کا یا سات کا۔ اور تھی مجھ پر ایک چادر جس وقت سجدہ کرتا سمٹ جاتی چادر میرے بدن سے ایک عورت نے کہا قوم سے کیا نہیں ڈھانکتے ہم سے اپنے امام کی شرم گاہ قوم نے کپڑا خریدا میرے لئے کرتہ بنایا۔ اور نہ خوش ہوا میں ساتھ کسی چیز کے مانند خوشی اپنی کے اس کرتے کے ساتھ۔ روایت کیا ہے اس کو بخاری نے۔

۱۰۵۹/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْمَدِيْنَةَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَفِيْهِمْ عُمَرُ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عمر رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا جب آئے مہاجرین پہلے مدینہ میں۔ تھے امام اُن کے سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی کے اور ان میں سے تھے حضرت عمر رضی اور ابو سلمہ بن ابو الاسد۔ روایت کیا ہے اس کو بخاری نے۔

۱۰۶۰/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

ابن عباس رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا تُرْفَعُ لَھُمْ صَلٰوتُھُمْ فَوْقَ رُءُوْسِھِمْ شِبْرًا رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ وَ امْرَاَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ وَّاَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ۔
(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی ہیں کہ نہیں بلند ہوتی اُن کے لئے اُن کی نماز اُوپر ان کے سروں سے ایک بالشت بھی۔ ایک وُہ شخص کہ امام قوم کا ہو اور وہ اس سے ناخوش ہوں۔ اور دوسری وہ عورت کہ رات گزارے اور خاوند اس کا اس پر خفا ہو۔ اور تیسرے وہ دو بھائی جو آپس میں ناخوش ہوں روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے۔

بَابُ مَا عَلَی الْاِمَامِ

امام پر جو چیزیں لازم ہیں اُن کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۰۶۱/۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوۃً وَّلَا اَتَمَّ صَلٰوۃً مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنْ کَانَ لَیَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَیُخَفِّفُ مَخَافَۃَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّہٗ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

انس رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ نہیں پڑھی مَیں نے نماز پیچھے کسی امام کے کہ بہت ہلکی ہو۔ اور بہت پُوری ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے اور تحقیق تھے حضرت البتہ سُنتے رُونا لڑکے کا۔ پس ہلکی کرتے نماز ڈر اس کے سے کہ تشویش میں پڑے ماں اس کی۔ روایت کیا ہے اس کو بخاری اور مسلم نے۔

۱۰۶۲/۲ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَدْخُلُ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَنَا اُرِیْدُ اِطَالَتَھَا فَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّۃِ وَجْدِ اُمِّہٖ مِنْ بُکَائِہٖ
(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تحقیق مَیں داخل ہوتا ہوں نماز میں اور مَیں ارادہ کرتا ہوں نماز کو لمبا کرنے کا۔ سُنتا ہوں لڑکے کے رُونے کی آواز کم کرتا ہوں بیچ نماز اپنی کے بسبب اس چیز کے کہ جانتا ہوں مَیں شدت فکر ماں اس کی سے لڑکے کے رونے کے سبب۔ روایت کیا ہے اس کو بخاری نے۔

۱۰۶۳/۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْھِمُ السَّقِیْمَ وَالضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نماز پڑھاوے ایک تمہارا لوگوں کو چاہیئے کہ ہلکی کرے نماز تحقیق اُن میں بیمار بھی ہیں اور کمزور بھی اور بوڑھے بھی۔ اور جس وقت کہ نماز پڑھے ایک

إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَآءَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تمہارا اپنے نفس کے لئے چاہیئے کہ لمبی کرے جسقدر چاہے۔ متفق علیہ۔

۱۰۶۴/۴ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قیسؓ بن ابی حازم سے روایت ہے انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو ابو مسعود رضؓ نے یہ کہ ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم اے اللہ کے رسولؐ تحقیق میں پیچھے رہ جاتا ہوں نماز صبح کی سے بسبب فلانے شخص کے کہ لمبی پڑھاتا ہے نماز ہم کو نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وعظ کہتے میں بہت غصے میں ہے اس دن سے پھر فرمایا تم میں سے بعض نفرت دلانے والے ہیں پس جو تم میں سے نماز پڑھاوے لوگوں کو چاہیئے کہ ہلکی پڑھاوے اس لئے کہ اُن میں ضعیف اور بوڑھا اور حاجت مند ہوتا ہے۔

۱۰۶۵/۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوْا فَلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَأُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنْ فَصْلِ الثَّانِي۔

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھاویں گے امام تمہارے لئے اگر اچھی نماز پڑھائی پس تمہارے فائدے کے لئے ہے اور اگر خطا کی تمہارے لئے ثواب ہے اور اُن پر وبال ہے روایت کیا ہے یہ بخاری نے یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۰۶۶/۶ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهٗ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ أُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا

عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا آخری وصیت جو مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی یہ تھی جب کسی قوم کی امامت کرے ہلکی پڑھا نماز ان کو روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔ ایک روایت میں ہے اس کے لئے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمانؓ کو امام ہو تو اپنی قوم کا عثمان رضؓ نے کہا کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ میں اپنے نفس میں ایک چیز پاتا ہوں آپ

قَالَ ادْنُهْ فَاَجْلَسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ فِيْ صَدْرِيْ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِيْ ظَهْرِيْ بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَاِنَّ فِيْهِمْ ذَا الْحَاجَةِ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ۔

نے فرمایا نزدیک ہو مجھ کو اپنے آگے بٹھایا پھر رکھا اپنا ہاتھ میرے سینے پر درمیان دونوں پستانوں کے پھر کہا پیٹھ پھیر پھر رکھا پیٹھ میری پر میرے مونڈھوں کے درمیان پھر فرمایا کہ امام ہو اپنی قوم کا پس جو شخص امام ہو اپنی قوم کا چاہیئے کہ نماز پڑھاوے ہلکی اس لئے کہ ان میں بوڑھا بھی ہوتا ہے اور ان میں کمزور بھی ہوتا ہے اور اُن میں بیمار بھی ہوتا ہے اور اُن میں حاجت والا بھی ہوتا ہے اور جب نماز پڑھے ایک تمہارا اکیلا چاہیئے کہ نماز پڑھے جس طرح چاہے۔

1067/7 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے حکم کرتے ہم کو ساتھ ہلکی نماز کے اور امامت کرتے ساتھ صافات کے ہماری (روایت کیا ہے اس کو نسائی نے)

بَابُ مَا عَلَى الْمَاْمُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوْقِ

مقتدی کو امام کی پیروی کرنا اور مسبوق کا حکم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

1068/1 عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَى الْاَرْضِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

براء بن عازبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے پیچھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جب کہتے سنا اللہ نے واسطے اس شخص کے کہ حمد کی اس کی نہ جھکاتا کوئی ہم میں سے پیٹھ اپنی یہاں تک کہ رکھتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی زمین پر۔

متفق علیہ

1069/2 وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن جب اپنی

فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرٰكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نماز کو پورا کر چکے متوجہ ہوئے ہم پر اپنے چہرے کے ساتھ آپ نے فرمایا اے لوگو میں تمہارا امام ہوں پس نہ سبقت کرو مجھ سے رکوع کے ساتھ اور نہ سجدے کے ساتھ اور نہ قیام کے ساتھ اور نہ پھرنے کے ساتھ تحقیق میں تم کو دیکھتا ہوں آگے اپنے سے اور پیچھے اپنے سے ۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے ۔

۱۰۷۰/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ الْبُخَارِيَّ لَمْ يَذْكُرْ وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پہل کرو امام پر جب تکبیر کہے تکبیر کہو اور جب کہے ولا الضالین کہو آمین جب رکوع کرے پس رکوع کرو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو یا الٰہی اے میرے رب تیرے لئے ہے سب تعریف روایت کیا ہے اس کو بخاری اور مسلم نے ۔ مگر بخاری نے نہیں ذکر کیا واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین

۱۰۷۱/۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوٰتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَآئِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا فَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهٗ اِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا هُوَ فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ

انس رضی سے روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑے پر پس گرائے گئے اس سے پس چھل گئی داہنی کروٹ حضرت کی پھر نماز پڑھی ایک نمازوں میں سے اور تھے بیٹھے اور نماز پڑھی ہم نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا سوا اس کے نہیں کہ مقرر کیا گیا ہے امام تا کہ اقتدا کی جاوے اس کی جب نماز پڑھے کھڑے ہو کر پس تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب رکوع کرے رکوع کرو تم بھی اور جب اُٹھے رکوع سے پس اٹھو جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو کہو ربنا لک الحمد اور جب نماز پڑھے بیٹھ کر تو نماز پڑھو بیٹھ کر سب کے سب حمیدی نے کہا ۔ یہ آنحضرت کے پہلے مرض میں تھا ۔ پھر نماز پڑھی پیچھے اس کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر اور لوگوں نے نماز پڑھی پیچھے ان کے کھڑے ہو کر نہیں حکم کیا ان کو ساتھ بیٹھنے

ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ اِلٰى اَجْمَعُوْنَ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا۔

کے اور سوائے اس کے نہیں کہ عمل کیا جاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل کے ساتھ۔ پھر جو آخر ہو۔ یہ لفظ بخاری کے ہیں۔ اور اتفاق کیا مسلم نے بخاری کے ساتھ اجمعون کے لفظ تک اور زیادہ کیا مسلم نے ایک روایت میں نہ اختلاف کرو۔ امام پر اور جب سجدہ کرے سجدہ کرو۔

⁂ ⁂ ⁂

۱۰۷۲/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ قَائِمًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا يُسْمِعُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ۔

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا جب بہت بیمار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے بلال رض آپ کو خبردار کرنے کو نماز کے ساتھ آپ نے فرمایا حکم کرو ابوبکر رض کو کہ نماز پڑھادے لوگوں کو پس نماز پڑھائی ابوبکر رض نے ان دنوں میں پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس میں کچھ تخفیف پائی کھڑے ہوئے چلے جاتے تھے دو شخصوں کے کندھوں پر ہاتھ ٹیکے ہوئے اور پاؤں آنحضرت کے کھنچتے تھے زمین میں یہاں تک کہ داخل ہوئے مسجد میں جب حضرت ابوبکر رض نے آنحضرت کے آنے کی آواز سنی شروع کیا ہٹنا اشارہ کیا ابوبکر رض کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیچھے نہ ہٹیں آنحضرت تشریف لائے یہاں تک کہ ابوبکر رض کی بائیں طرف بیٹھ گئے حضرت ابوبکر رض نماز پڑھتے کھڑے ہوکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے بیٹھ کر اقتدا کرتے حضرت ابوبکر رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں اور لوگ اقتدا کرتے حضرت ابوبکر رض کی نماز کیساتھ بخاری اور مسلم کی روایت ہے اور ان دونوں کے لئے ہے ایک روایت میں سناتے ابوبکر رض لوگوں کو تکبیر۔

⁂ ⁂ ⁂

۱۰۷۳/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں ڈرتا وہ شخص جو اٹھاتا ہے اپنا سر امام سے پہلے یہ کہ بدل ڈالے اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سا۔ روایت کیا بخاری اور مسلم نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۰۷۴/۷ عَنْ عَلِيٍّ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت علیؓ اور معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہا دونوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت آوے ایک تمہارا نماز کو اور امام ایک حالت پر ہو چاہیے کہ جس طرح امام کرتا ہے اسی طرح کرے روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۱۰۷۵/۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهُ شَيْئًا وَّمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم نماز کی طرف آؤ اور ہم سجدہ میں ہوں پس سجدہ کرو اور نہ حساب میں رکھو اس کو کچھ اور جس نے پایا رکوع امام کے ساتھ تحقیق پالی اس نے رکعت نماز کی (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۰۷۶/۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُّدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے نماز پڑھی چالیس دن جماعت میں اس طرح کہ پاوے تکبیر اولیٰ لکھی جاتی ہیں اس کے لئے دو خلاصیاں ایک دوزخ کی آگ سے اور دوسری خلاصی نفاق سے روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔

۱۰۷۷/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللهُ تَعَالٰى

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا اچھا کیا اپنا وضو پھر گیا پایا لوگوں کو تحقیق نماز پڑھ چکے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو دیتا ہے اس شخص کی مانند جس نے نماز پڑھی اور

مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا۔
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حاضر ہوا جماعت میں ۔ کم نہیں کرتا یہ ثواب دینا اس کو ثوابوں اُن کے سے کچھ ۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے ۔ اور نسائی نے ۔

۱۰۷۸/۱۱ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيْ مَعَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهٗ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

ابو سعید خدری رض سے روایت ہے ۔ انہوں نے کہا ایک آدمی آیا اور تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے آپ نے فرمایا کیا نہیں کوئی شخص کہ صدقہ کرے اس پر اس کے ساتھ نماز پڑھے ایک شخص کھڑا ہوا نماز پڑھی اس کے ساتھ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے ۔ اور ترمذی نے ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۰۷۹/۱۲ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ کہا میں عائشہؓ پر داخل ہوا میں نے کہا کیا نہیں حدیث بیان کرتیں آپؓ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی حالت کی۔ حضرت عائشہ رض نے کہا ہاں ۔ بہت بیمار ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا کیا نماز پڑھ لی لوگوں نے ہم نے کہا نہیں اے اللہ کے رسولؐ اور نمازی آپ کا انتظار کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ رکھو میرے لئے پانی لگن میں (ٹپ) حضرت عائشہ رض نے کہا رکھا ہم نے پھر نہائے آنحضرتؐ! پس ارادہ کیا کہ کھڑے ہوں پس بے ہوش ہوئے حضرتؐ۔ پھر ہوش آیا۔ آپ نے فرمایا کیا نماز پڑھی لوگوں نے ہم نے کہا۔ نہیں۔ نمازی منتظر ہیں آپ کے اے اللہ کے رسولؐ آپ نے فرمایا۔ رکھو میرے لئے پانی لگن میں۔ کہا حضرت عائشہ نے۔ بیٹھے پھر نہائے۔ پھر ارادہ کیا۔ کہ کھڑے ہوں۔ بیہوش ہوئے حضرتؐ۔ پھر ہوش آیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کیا نماز پڑھ چکے لوگ۔ ہم نے کہا نہیں۔ وہ آپ کے منتظر ہیں۔ اے اللہ کے رسولؐ آپ نے فرمایا۔ رکھو میرے لئے پانی لگن میں۔ پس بیٹھے پھر نہائے

فَفَعَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ
عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ
قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ
الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بِاَنْ يُّصَلِّيَ
بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ
اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّكَانَ
رَجُلًا رَّقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ
فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى
اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً
وَّخَرَجَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ
لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْبَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ
فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ
اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ
لَّا يَتَاَخَّرَ فَقَالَ اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ
فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّالنَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَّقَالَ
عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ
مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ
فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ

پھر ارادہ کیا کہ کھڑے ہوں پس بے ہوش ہوئے آنحضرت
پھر ہوش آیا آپؐ نے فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگ ہم نے کہا
نہیں وہ منتظر ہیں آپؐ کے اے اللہ تعالےٰ کے رسولؐ اور
لوگ ٹھہرے ہوئے تھے مسجد میں منتظر تھے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے نماز عشاء کے لئے بھیجا نبی اکرم صلی اللہ علیہ و
سلم نے کسی کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرف ساتھ اس حکم کے کہ
نماز پڑھاویں لوگوں کو پس آیا اُن کے پاس پیغام پہنچانے والا کہا
تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم کو یہ کہ نماز پڑھاؤ
لوگوں کو کہا ابوبکرؓ نے وہ تھے آدمی نرم دل اے عمرؓ نماز پڑھاؤ
تم لوگوں کو کہا واسطے ان کے عمرؓ نے تم ہی لائق ہو اس کے
ساتھ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے ان دنوں میں نماز پڑھائی پھر
تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مزاج میں تخفیف
پائی اور نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کے لئے دو
آدمیوں کے درمیان تکیہ لئے ہوئے ایک ان دونوں میں سے
تھے عباسؓ اور ابوبکرؓ نماز پڑھاتے تھے لوگوں کو جب دیکھا
ابوبکرؓ نے آنحضرتؐ کو حضرت ابوبکرؓ نے ارادہ کیا تاکہ پیچھے
ہٹیں پس اشارہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف
یہ کہ پیچھے نہ ہٹیں فرمایا ان دونوں شخصوں کو کہ بٹھادو مجھ کو
ان کے پہلو میں پس حضرت ابوبکرؓ کے پہلو میں انہوں نے
بٹھادیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور کہا
عبیداللہ نے میں عبداللہ بن عباسؓ کے پاس گیا میں نے
ان کو کہا کیا نہ بیان کروں میں رُوبرو تمہارے وہ حدیث کہ
بیان کی مجھ کو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی بیماری کی ابن عباسؓ نے کہا ہاں بیان کر میں نے
ان کے رُوبرو بیان کی حدیث حضرت عائشہؓ کی نہ انکار
کیا ابن عباسؓ نے اُس میں سے کچھ سوائے اس کے کہ انہوں

شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے کہا نام بیان کیا حضرت عائشہ رضہ نے واسطے تیرے اس شخص کا کہ تھے ساتھ عباس رضہ کے میں نے کہا نہیں کہا عباس نے وہ علی رضہ تھے۔ (متفق علیہ)

۱۰۸۰/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَهٗ خَيْرٌ كَثِيْرٌ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ تحقیق وہ تھے کہتے کہ جس شخص نے پایا رکوع تحقیق پائی رکعت اور جس کی رہ گئی سورہ فاتحہ پڑھنی تحقیق رہ گیا اس سے بہت ثواب (روایت کیا ہے اس کو مالک نے)

۱۰۸۱/۱۴ وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَخْفِضُهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِيَتُهٗ بِيَدِ الشَّيْطَانِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

اسی (ابوہریرہ رضہ) سے روایت ہے جو اپنے سر کو اٹھا دے اور جھکا دے اس کو امام سے پہلے پس سوائے اس کے نہیں کہ پیشانی اس کی بیچ ہاتھ شیطان کے ہے روایت کیا ہے اس کو مالک نے۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً مَّرَّتَيْنِ

دو بار نماز پڑھنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اوّل

۱۰۸۲/۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهٗ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا تھے معاذ بن جبل رضہ نماز پڑھتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر آتے اپنی قوم کی طرف تو نماز پڑھاتے اُن کو روایت کیا ہے اس کو بخاری اور مسلم نے۔

❖ ❖ ❖ ❖

۱۰۸۳/۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِيَ نَافِلَةٌ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ)

اسی (جابر رضہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ تھے معاذ بن جبل رضہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے عشاء کی پھر پھرتے اپنی قوم کی طرف پھر نماز پڑھاتے ان کو عشاء کی اور وہ اُن کے لئے نفلی تھی روایت کیا ہے اس کو بیہقی اور بخاری نے۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱۰۸۴/۳ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ شَھِدْتُّ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَّتَہٗ فَصَلَّیْتُ مَعَہٗ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ وَانْحَرَفَ فَاِذَا ھُوَ بِرَجُلَیْنِ فِیْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ یُصَلِّیَا مَعَہٗ قَالَ عَلَیَّ بِھِمَا فَجِیْئَ بِھِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُھُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَکُمَا اَنْ تُصَلِّیَا مَعَنَا فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا قَدْ صَلَّیْنَا فِیْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّیْتُمَا فِیْ رِحَالِکُمَا ثُمَّ اَتَیْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَۃٍ فَصَلِّیَا مَعَھُمْ فَاِنَّھَا لَکُمَا نَافِلَۃٌ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

دوسری فصل

یزید بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حاضر ہوا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیچ حج اُن کے کے نماز پڑھی میں نے اُن کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں جب اپنی نماز پڑھ چکے اور پھرے نماز سے اچانک آنحضرتؐ نے دیکھا دو شخصوں کو بیٹھے ہوئے آخر قوم میں کہ انہوں نے نماز نہ پڑھی حضرتؐ کے ساتھ آپؐ نے فرمایا کہ لاؤ ان دونوں کو میرے پاس لائے گئے وُہ دونوں کہ کانپتا تھا گوشت اُن کے مونڈھوں کا فرمایا کس چیز نے باز رکھا تم کو پڑھنے سے نماز ہمارے ساتھ۔ انہوں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ تحقیق تھے ہم نماز پڑھ چکے اپنے مکانوں میں فرمایا نہ کرو تم ایسا جس وقت کہ پڑھ چکو تم نماز اپنے مکانوں میں پھر آؤ تم مسجد میں کہ اس میں جماعت ہوتی ہو نماز پڑھو نمازیوں کے ساتھ یہ نماز تمہارے لئے نفل ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۰۸۵/۴ عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوۃِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی وَرَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِیْ مَجْلِسِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلٰکِنِّیْ کُنْتُ قَدْ صَلَّیْتُ فِیْ اَھْلِیْ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تیسری فصل

بُسرؓ بن محجن سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ تحقیق وُہ تھے ایک مجلس میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پس اذان دی گئی نماز کے لئے کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر نماز پڑھی اور اور پھرے اور محجنؓ بیٹھے ہوئے تھے اپنی جگہ میں فرمایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز نے منع کیا تجھ کو یہ کہ نماز پڑھے تو ساتھ لوگوں کے کیا تو مسلمان نہیں اس نے کہا ہاں میں مسلمان ہوں اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ لیکن تحقیق میں نے نماز پڑھی اپنے گھر میں فرمایا اس کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت آوے تو مسجد میں اور نماز

إِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالنَّسَائِيُّ)

پڑھ چکا ہو۔ پھر قائم کی جاوے نماز تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو۔ روایت کیا ہے اس کو مالک نے اور نسائی نے۔

۱۰۸۶/۵ وَعَنْ رَّجُلٍ مِّنْ أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ يُصَلِّيْ أَحَدُنَا فِيْ مَنْزِلِهِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَأُصَلِّيْ مَعَهُمْ فَأَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذٰلِكَ لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّأَبُوْ دَاوٗدَ)

ایک آدمی سے روایت ہے جو اسد بن خزیمہ کے قبیلے میں سے تھا۔ اُس نے ابو ایوب انصاری رض سے سوال کیا۔ کہا کہ پڑھتا ہے ایک ہمارا بیچ گھر اپنے کے نماز پھر آتا ہے مسجد میں۔ اور پڑھی جاتی ہے نماز۔ پس پڑھتا ہوں میں نماز ساتھ اُن کے۔ پس پاتا ہوں میں دل اپنے میں ایک چیز اس سے۔ پس کہا ابو ایوب نے پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں فرمایا یہ واسطے اس کے جماعت کا نصیبہ ہے۔ روایت کیا ہے مالک نے اور ابوداؤد نے۔

۱۰۸۷/۶ وَعَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰنِيْ جَالِسًا فَقَالَ أَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيْدُ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ قَالَ إِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ مَنْزِلِيْ أَحْسَبُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ الصَّلٰوةَ فَوَجَدْتَّ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَّكَ نَافِلَةً وَّهٰذِهٖ مَكْتُوْبَةٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

یزید بن عامر رض سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وُہ نماز میں تھے بیٹھا میں اور نہ داخل ہوا میں ان کے ساتھ نماز میں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر پھرے دیکھا مجھ کو بیٹھے ہوئے پس آپ نے فرمایا کیا نہیں مسلمان تو اے یزید۔ کہا میں نے ہاں اے اللہ کے رسول تحقیق میں مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کس چیز نے منع کیا تجھ کو یہ کہ داخل ہو تو ساتھ لوگوں کے نماز اُن کی میں کہا تھا میں نماز پڑھ چکا گھر اپنے میں اور گمان کیا میں نے کہ تحقیق نماز پڑھ چکے ہو تم پس آپ نے فرمایا جس وقت کہ آوے تو نماز کو پس پاوے تو لوگوں کو نماز پڑھ اُن کے ساتھ اگرچہ تحقیق تو پڑھ چکا ہو۔ ہو گی تیرے لئے وہ نفل اور یہ فرض۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۱۰۸۸/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ

ابن عمر رض سے روایت ہے۔ تحقیق ایک آدمی نے پوچھا

فَقَالَ اِنِّیْ اُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِیْ ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّیْ مَعَهٗ قَالَ لَهٗ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ اَيَّتُهُمَا اَجْعَلُ صَلٰوتِیْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَآءَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

اُن سے کہا تحقیق مَیں نماز پڑھتا ہوں بیچ گھر اپنے کے پھر پاتا ہوں مَیں نماز کو مسجد میں امام کے ساتھ کیا مَیں اُن کے ساتھ نماز پڑھوں فرمایا اس کو ہاں اس شخص نے کہا کون سی ٹھہراؤں نماز اپنی ابن عمرؓ نے کہا اور یہ طرف تیرے ہے سوائے اس کے نہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے کہ عزت اور بزرگی والا ہے ٹھہراوے ان دونوں میں سے جس کو چاہے نماز تیری (مالکؒ)

۱۰۸۹/۸ وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰی مَيْمُوْنَةَ قَالَ اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَی الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ. فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّیْ مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِیْ يَوْمٍ مَّرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

سلیمانؒ مولیٰ میمونہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا آئے ہم ابن عمرؓ کے پاس بلاط میں اور لوگ نماز پڑھتے تھے مَیں نے ابن عمرؓ سے کہا کیوں نہیں نماز پڑھتے تم ان کے ساتھ کہا ابن عمرؓ نے تحقیق میں نماز پڑھ چکا ہوں اور تحقیق سُنا مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ نہ نماز پڑھو ایک دن میں دو بار روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے ۔

۱۰۹۰/۹ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّی الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يَعُدْ لَهُمَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

نافعؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا تحقیق عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے کہ جس نے نماز پڑھی مغرب کی یا صبح کی پھر پایا اُن کو ساتھ امام کے پھر نہ پڑھے ان دونوں کو روایت کیا ہے اس کو مالک نے ۔

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

سنّتیں اور اُن کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۰۹۱/۱۰ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی فِیْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِیَ لَهٗ بَيْتٌ فِی الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

ام حبیبہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دن اور رات میں بارہ رکعت پڑھے تو اس کے لئے بہشت میں گھر تیار کیا جاتا ہے چار رکعت ظہر سے پہلے دو رکعت پیچھے اس کے اور دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو فجر کی نماز سے پہلے روایت

وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

کیا ہے اس کو ترمذی نے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ام حبیبہ رضؓ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے نہیں کوئی مسلمان بندہ کہ پڑھتا ہے اللہ تعالٰے کے لئے دن میں بارہ رکعت نفل سوائے فرض کے مگر بناتا ہے اللہ تعالٰے اس کے لئے بہشت میں گھر یا فرمایا بنایا جاتا ہے اس کے لئے جنت میں گھر۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

۱۰۹۲/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد اس کے اور دو رکعت مغرب کے بعد آنحضرتؐ کے گھر میں اور دو رکعت عشاء کے بعد آنحضرتؐ کے گھر میں ابن عمر رضؓ نے کہا اور حدیث بیان کی مجھ کو حضرت حفصہ رضؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے دو رکعتیں ہلکی جس وقت کہ نکلتی فجر روایت کیا ہے اس کو مسلم اور بخاری نے۔

۱۰۹۳/۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابن عمر رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نماز پڑھتے تھے بعد جمعہ کے یہاں تک کہ پھرتے پس پڑھتے دو رکعتیں بیچ گھر اپنے کے متفق علیہ

۱۰۹۴/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ

عبد اللہؓ بن شقیق سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفلی نماز کے بارے میں حضرت عائشہ رضؓ نے کہا تھے حضرت نماز پڑھتے میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پھر نکلتے نماز پڑھاتے لوگوں کو پھر داخل ہوتے پس پڑھتے دو رکعت اور تھے نماز پڑھتے لوگوں کے ساتھ مغرب کی

بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ وَ كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَّ كَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَ كَانَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَّ كَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّزَادَ أَبُوْ دَاوٗدَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ۔

پھر داخل ہوتے پھر نماز پڑھتے دو رکعتیں۔ پھر نماز پڑھاتے لوگوں کو عشاء کی۔ اور داخل ہوتے میرے گھر میں نماز پڑھتے دو رکعتیں اور تھے نماز پڑھتے رات کو نو رکعت ان میں وتر بھی ہوتے۔ اور تھے نماز پڑھتے رات کو دیر تک کھڑے۔ اور رات کو دیر تک بیٹھے اور تھے جس وقت کہ کھڑے ہو کر پڑھتے رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اس حالت میں کہ کھڑے ہوتے اور جب بیٹھ کر پڑھتے رکوع کرتے اور سجدہ کرتے بیٹھ کر اور جب ظاہر ہوتی فجر۔ دو رکعت پڑھتے تھے روایت کیا ہے اس کو مسلم نے اور زیادہ کیا ہے ابوداؤد نے پھر نکلتے نماز پڑھاتے لوگوں کو۔

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

١٠٩٥ — ٥ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ نہ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز پر بہت محافظت اور مداومت کرتے فجر کی دو رکعتوں سے۔ روایت کیا ہے اس کو بخاری اور مسلم نے۔

١٠٩٦ — ٦ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو رکعت سنت بہتر ہیں دنیا و مافیہا سے۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

١٠٩٧ — ٧ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھو مغرب کے فرضوں سے پہلے دو رکعت۔ نماز پڑھو مغرب کے فرضوں سے پہلے۔ دو رکعت۔ تیسری دفعہ فرمایا۔ جو شخص کہ چاہے مکروہ جانتے ہوئے کہ لوگ اس کو سنت نہ سمجھ لیں۔ روایت کیا ہے اس کو بخاری اور مسلم نے)

١٠٩٨ — ٨ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہو تم میں سے جمعہ کے

مُصَلِّیًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا۔

بعد نماز پڑھنے والا پس چاہیئے کہ چار رکعت پڑھے روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔ اور مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا جس وقت نماز پڑھے ایک تمہارا جمعہ کے بعد چاہیئے کہ چار رکعت پڑھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

١٠٩٩/٩ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ام حبیبہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے جس نے محافظت کی ظہر سے پہلے چار رکعتوں پر اور اس کے بعد چار رکعتوں پر اس پر اللہ تعالےٰ آگ کو حرام کر دے گا۔ روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے۔

١١٠٠/١٠ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ۔ (رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوایُّوب انصاری ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار رکعتیں ظہر سے پہلے کہ اُن میں سلام پھیرنا نہیں ہے آسمان کے دروازے اُن کے لئے کھولے جاتے ہیں روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے۔

١١٠١/١١ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبداللہ بن سائب سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت سُورج ڈھلنے سے پیچھے پڑھتے تھے ظہر سے پہلے اور فرماتے تحقیق یہ وقت ہے کہ کھولے جاتے ہیں اس میں دروازے آسمان کے دوست رکھتا ہوں مَیں یہ کہ چڑھیں میرے اس میں نیک عمل روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔

١١٠٢/١٢ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ امْرَأً

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص

صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا۔
(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

پر جو پڑھے پہلے عصر کے چار رکعت روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابوداؤد نے۔

۱۱۰۳/۱۳ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ یَفْصِلُ بَیْنَهُنَّ بِالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عصر کے پہلے چار رکعتیں فرق کرتے اُن کے درمیان سلام کرنے کے ساتھ مقربین فرشتوں پر اور جو اُن کے تابع ہیں مسلمانوں میں سے اور ایمان والوں میں سے۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۱۱۰۴/۱۴ وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَکْعَتَیْنِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

اسی (حضرت علی رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے عصر سے پہلے دو رکعتیں روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۱۱۰۵/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکَعَاتٍ لَّمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَهُنَّ بِسُوْٓءٍ عُدِلْنَ لَہٗ بِعِبَادَۃِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَنَۃً۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ خَثْعَمٍ وَّسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ هُوَ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ وَضَعَّفَہٗ جِدًّا۔

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے کہ نہ بولے اُن کے درمیان کلام بد کے ساتھ برابر کی جاتی ہیں بارہ برس کی عبادت کے روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم مگر عمر بن ابی خثعم کی حدیث سے اور میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری کو سُنا کہ کہتے تھے ابن ابی خثعم منکر الحدیث ہے اور اس کو بخاری نے بہت ضعیف کہا۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۱۱۰۶/۱۶ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پڑھے مغرب کے بعد بیس رکعتیں بناتا ہے اللہ تعالےٰ اس کیلئے جنت میں گھر روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔

۱۱۰۷/۱۷ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ قَطُّ

اسی (حضرت عائشہ رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا نہیں نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی عشا کی پھر

فَدَخَلَ عَلَيَّ اِلَّا صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

آئے ہوں نزدیک میرے مگر پڑھتے چار رکعتیں یا چھ رکعتیں روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

1108/18 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاِدْبَارَ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابن عباس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد تسبیح ادبار النجوم کے دو رکعتیں فجر کے پہلے کی ہیں اور مراد ساتھ تسبیح ادبار السجود کے دو رکعتیں مغرب کے بعد کی ہیں روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔

✤ ✤ ✤ ✤ ✤

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

1109/19 عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِيْ صَلٰوةِ السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَاَ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عمر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے چار رکعتیں پہلے ظہر کے پیچھے دوپہر کے حساب کی جاتی ہیں چار رکعت کے جو نماز تہجد میں پڑھی جاویں نہیں کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہے اللہ تعالیٰ کی اس وقت پھر پڑھی یہ آیت پھرتے ہیں سائے ہر چیز کے دائیں طرف اور بائیں طرف سے سجدہ کرتے ہوئے اللہ کے لئے اور وہ ذلیل ہیں۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

1110/20 وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ۔

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چھوڑیں دو رکعتیں عصر کے بعد میرے نزدیک کبھی متفق علیہ اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے حضرت عائشہ رضہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی کہ آپکی روح قبض کی نہیں چھوڑیں دو رکعتیں حتیٰ کہ ملاقات کی اللہ سے

1111/21 وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْاَيْدِيْ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا

مختار رضہ بن فلفل سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے انس رضہ بن مالک سے سوال کیا عصر کے بعد نفلی نماز کے بارے میں کہا حضرت عمر رضہ تھے مارتے اس کے ہاتھوں کو کہ نیت باندھتا نماز کی عصر کے بعد اور تھے پڑھتے ہم رسول

نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو رکعت آفتاب ڈوبنے کے بعد نماز مغرب سے پہلے میں نے انس رضؓ کو کہا کیا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ان دونوں رکعتوں کو کہا کہ دیکھتے ہم کو نماز پڑھتے پس نہ حکم فرماتے ہم کو اور نہ منع کرتے ہم کو روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

1112 / 22 وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسَبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُّصَلِّيْهِمَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا تھے ہم مدینہ میں جس وقت موذن مغرب کی اذان کہتا دوڑتے سب ستونوں کی طرف پڑھتے دو رکعت یہاں تک کہ مسافر آتا مسجد میں گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑھ چکے بسبب کثرت اُن لوگوں کے کہ پڑھتے نماز دو رکعت۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے

1113 / 23 وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ اَلَا اُعَجِّبُكَ مِنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مرثد بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں عقبہ جہنی صحابی کے پاس آیا میں نے کہا کیا نہ تعجب میں ڈالوں فعل ابو تمیم تابعی رحؒ کے سے کہ پڑھتا ہے دو رکعتیں مغرب کی نماز سے پہلے عقبہ رضؓ نے کہا تحقیق ہم کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہا میں نے کس چیز نے منع کیا اب کہا دنیا کے شغل نے روایت کیا ہے اس کو بخاری نے۔

1114 / 24 وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلٰوتَهُمْ رَاٰهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةُ الْبُيُوْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ

کعب بن عجرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا تحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئے بنی عبد الاشہل کی مسجد میں پڑھی مغرب کی نماز جب پڑھ چکے نماز فرض دیکھا اُن کو آنحضرت صؐ نے کہ پڑھتے ہیں نفل بعد نماز مغرب کے آپ صؐ نے فرمایا کہ یہ نماز گھر میں پڑھنے کی ہے روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد نے اور ترمذی اور نسائی کی ایک روایت میں

وَالنَّسَائِيُّ قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ۔

یوں ہے لوگ کھڑے ہوئے نفل پڑھنے لگے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو اس نماز کو اپنے گھروں میں پڑھنا۔

۱۱۱۵/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے لمبی قرأت کرتے دو رکعتوں میں مغرب کے بعد یہاں تک کہ متفرق ہوتے مسجد والے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۱۱۱۶/۲۶ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ يَبْلُغُ بِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُّفِعَتْ صَلٰوتُهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ مُرْسَلًا۔

مکحولؒ تابعی سے روایت ہے کہ پہنچاتا ہے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے نماز پڑھی مغرب کے بعد کلام کرنے سے پہلے دو رکعت ایک روایت میں ہے چار رکعت بلند کی جاتی ہے اس کی نماز علیین میں۔ مکحول نے بطریق ارسال کے روایت کی ہے۔

۱۱۱۷/۲۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَكَانَ يَقُوْلُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَاِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ۔ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَّرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

حذیفہؓ سے روایت ہے مانند اس کی اور زیادہ کہا کہ حضرتؐ فرماتے تھے جلدی پڑھو دو رکعتیں بعد مغرب کے اس لئے کہ دونوں اٹھائی جاتی ہیں فرضوں کے ساتھ رزین نے ان دونوں کو روایت کیا اور بیہقی نے روایت کیا اس زیادتی کے ساتھ حذیفہؓ سے اس کی مانند شعب الایمان میں۔

۱۱۱۸/۲۸ وَعَنْ عُمَرَ وَبْنِ عَطَاءٍ قَالَ اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ اِلَى السَّائِبِ يَسْئَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ رَّاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ

عمروؒ بن عطاء تابعی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ تحقیق نافع بن جبیرؒ تابعی نے سائبؓ صحابی کی طرف اس کو بھیجا کہ پوچھے اُن سے اس چیز سے کہ دیکھا اس کو اُن سے معاویہؓ نے نماز میں کہا سائبؓ نے ہاں نماز پڑھی میں نے معاویہؓ کے ساتھ جمعہ مقصورہ میں جب سلام پھیرا امام نے کھڑا ہوا میں اپنی جگہ میں نماز پڑھی میں نے جب داخل ہوئے معاویہؓ گھر میں بھیجا ایک شخص کو میری طرف کہا پھر نہ کرنا یہ کام کہ کیا تو نے جس وقت پڑھی تو نے جمعہ کی نماز نہ ملا اس کو ساتھ اور نماز کے یہاں

حَتّٰى تَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَّا نُوْصِلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تک کہ بولے تو یا نکلے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہم کو ساتھ اس کے کہ نہ ملاویں ہم نماز کو دوسری نماز کے ساتھ یہاں تک کہ بولیں یا نکلیں ہم روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

١١١٩/٢٩ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ اَرْبَعًا وَاِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ اَرْبَعًا۔

عطاء رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا تھے ابن عمرؓ جس وقت نماز پڑھ چکتے جمعہ کی مکہ میں آگے بڑھتے پھر پڑھتے دو رکعتیں پھر آگے بڑھتے پھر پڑھتے چار رکعتیں جس وقت مدینہ میں ہوتے پڑھتے نماز جمعہ پھر لوٹتے اپنے گھر کیطرف پھر پڑھتے دو رکعتیں اور مسجد میں نہ پڑھتے پھر کہا گیا اُن کے لئے کہا تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کرتے روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہا دیکھا میں نے ابن عمرؓ کو پڑھتے جمعہ کے بعد دو رکعتیں پھر پڑھتے پیچھے اس کے چار رکعتیں۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

بَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

١١٣٠/١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے درمیان اس کے کہ فارغ ہوں نمازِ عشاء سے فجر تک گیارہ رکعتیں ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور وتر کرتے ایک رکعت کے ساتھ پھر کرتے سجدہ اس رکعت میں اس قدر کہ پڑھے ایک شخص پچاس آیتیں اس سے پہلے کہ اُٹھائے اپنا سر مبارک جب مؤذن چپ ہوتا فجر کی اذان سے اور فجر ظاہر ہوتی آپ کے لئے کھڑے ہوتے پڑھتے دو رکعتیں ہلکی پھر لیٹتے اپنی داہنی کروٹ

وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ فَيَخْرُجَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پر یہاں تک کہ آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اذان دینے والا تکبیر کے لئے نکلتے آپ نماز کے لئے روایت کیا ہے اس کو بخاری اور مسلم نے۔

۱۱۲۱/۲ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پڑھ چکتے فجر کی سنتیں۔ اگر میں جاگتی ہوتی بات کرتے مجھ سے اور اگر میں سوتی ہوتی تو لیٹ رہتے روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

۱۱۲۲/۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت فجر کی سنتیں پڑھتے تو داہنی کروٹ پر لیٹتے (بخاری اور مسلم نے اس کو روایت کیا)

۱۱۲۳/۴ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے اُن میں وتر بھی ہوتے اور فجر کی دو سنتیں بھی۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

۱۱۲۴/۵ وَعَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَّتِسْعٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مسروق رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں انہوں نے کہا کبھی سات اور کبھی نو اور کبھی گیارہ رکعتیں فجر کی سنّت کے علاوہ۔ روایت کیا ہے اس کو بخاری نے۔

۱۱۲۵/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے رات کو تاکہ نماز پڑھیں یعنی تہجّد کی شروع کرتے اپنی نماز کو دو رکعتوں ہلکی کے ساتھ۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے

۱۱۲۶/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ فَلْیَفْتَتِحِ الصَّلٰوۃَ بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کھڑا ہو ایک تمہارا نیند سے رات کو چاہیئے کہ شروع کرے نماز کو ہلکی دو رکعتوں کے ساتھ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۱۲۷/۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ لَیْلَۃً وَّالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَھَا فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَھْلِہٖ سَاعَۃً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُہٗ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ فَقَرَاَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَۃَ ثُمَّ قَامَ اِلَی الْقِرْبَۃِ فَاَطْلَقَ شِنَاقَھَا ثُمَّ صَبَّ فِی الْجَفْنَۃِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْٓءً حَسَنًا بَیْنَ الْوُضُوْٓئَیْنِ لَمْ یُکْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰی فَقُمْتُ وَتَوَضَّاْتُ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِہٖ فَاَخَذَ بِاُذُنِیْ فَاَدَارَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُہٗ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ وَکَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاٰذَنَہٗ بِلَالٌ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ وَکَانَ فِیْ دُعَآئِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّ

ابن عباس رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رات گزاری اپنی خالہ میمونہ رض کے پاس ایک رات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تھے پس باتیں کیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل کے ساتھ تھوڑی دیر پھر سو رہے جب رات کا آخری ثلث رہ گیا یا کچھ اس میں اُٹھ بیٹھے پس دیکھا آسمان کیطرف یہ آیت پڑھی تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانوں اور زمین کے اور رات اور دن کے اختلاف میں البتہ نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے یہاں تک کہ ختم کیا سورۃ کو پھر مشک کی طرف کھڑے ہوئے اس کا بند کھولا پھر پیالہ میں پانی ڈالا پھر وضو کیا اچھا درمیان دو وضوؤں کے نہ زیادہ کیا پانی کے استعمال کو اور تحقیق پہنچایا پانی پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھی اور کھڑا ہوا میں اور وضو کیا میں نے پھر کھڑا ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف پس پکڑا میرا کان پھر پھیرا مجھ کو دائیں طرف اپنے پوری ہوئی نماز آنحضرت کی تیرہ رکعت پھر لیٹ رہے اور سوئے یہاں تک کہ خراٹے لئے اور تھے آنحضرت جس وقت کہ سوتے خراٹے لیتے آگاہ کیا آنحضرت کو بلال رض نے نماز کے لئے نماز پڑھائی اور نہ وضو کیا اور تھے بیچ دعا آپ کی کے یہ الفاظ اے الٰہی کر میرے دل میں نور اور میری آنکھوں میں نور اور میرے کانوں میں نور اور میرے داہنے نور اور میرے بائیں نور میرے اُوپر نور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور کر میرے لئے نور بعض راویوں نے زیادہ کیا پیدا کر میری زبان میں نور اور ذکر کیا بعض نے پٹھے میرے میں گوشت میرے میں

زَادَ بَعْضُهُمْ وَفِي لِسَانِي نُوْرًا وَّذَكَرَ وَعَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِي نُوْرًا وَّفِي أُخْرٰى لِمُسْلِمٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي نُوْرًا۔

اور میرے خون میں اور میرے بالوں میں اور میرے چمڑے میں نور (متفق علیہ) ان دونوں کی ایک روایت میں ہے میری جان میں نور اور بڑا کر میرے لئے نور مسلم کی ایک روایت میں ہے یا الٰہی دے مجھ کو نور۔

۱۱۲۸/۹ وَعَنْهُ اَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے تحقیق وہ سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس آپؐ بیدار ہوئے اور آپؐ نے مسواک کی اور وضو کیا اور آپؐ پڑھتے تھے یہ آیت تحقیق آسمانوں کے پیدا کرنے میں اور زمین کے پیدا کرنے میں یہاں تک کہ ختم کی سورۃ پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھی دو رکعت لمبا کیا اس میں قیام کو اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پھر پھرے اور سوئے یہاں تک کہ خراٹے لئے پھر کیا یہ فعل تین مرتبہ چھ رکعتوں میں ہر دفعہ مسواک بھی کرتے اور وضو بھی کرتے اور یہ آیت بھی پڑھتے پھر تین رکعت اور پڑھے روایت کیا ہے اس کو مسلم نے۔

۱۱۲۹/۱۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ

زید بن خالد جہنی سے روایت ہے انہوں نے کہا تحقیق میں دیکھتا رہوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو آج کی رات پڑھیں ہلکی سی دو رکعتیں پھر پڑھیں دو رکعتیں لمبی سے لمبی لمبی سے لمبی لمبی سے لمبی پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دو کم تھیں ان دو رکعتوں سے کہ پہلے ان سے تھیں پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دو کم تھیں ان دو سے کہ پہلے ان سے تھیں پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دو کم تھیں ان دو سے کہ پہلے ان سے تھیں پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دونوں کم تھیں ان دونوں سے کہ پہلے ان سے تھیں پھر وتر پڑھے یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں روایت کیا ہے اس کو مسلم نے زید کا قول

عَشْرَةَ رَكْعَةً۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا أَرْبَعُ مَرَّاتٍ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَّأَفْرَادِهٖ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّإِ مَالِكٍ وَّسُنَنِ أَبِيْ دَاؤُدَ وَجَامِعِ الْأُصُوْلِ۔

پھر پڑھیں دو رکعتیں اور وہ دونوں کم تھیں اُن سے کہ پہلے پڑھیں چار بار اس طرح سے صحیح مسلم میں ہے اور افراد مسلم میں کتاب حمیدی سے اور کتاب مؤطا امام مالکؒ کی ہیں اور سنن ابوداؤد میں اور جامع الاصول میں۔

۱۱۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ جَالِسًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب بڑی ہوگئی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بدن (مبارک) بھاری ہوا بڑھاپے کے سبب سے تھی اکثر نماز نفل حضرتؐ کی بیٹھ کر (بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے)

۱۱۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَأْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ آخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا تحقیق جانتا ہوں میں اُن سورتوں کو کہ آپس میں ایک مانند دوسرے کے ہیں کہ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان اُن کے ذکر کی بیس سورتیں اوّل مفصّل میں سے موافق جمع کرنے ابن مسعودؓ کے دو سورتیں ایک رکعت میں آخر اُن دو سورتوں کی حم الدخان اور عم یتساءلون تھیں روایت کیا ہے اس کو بخاری اور مسلم نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۱۳۲ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلٰثًا ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ فَكَانَ

حذیفہؓ سے روایت ہے تحقیق دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کو نماز پڑھتے تھے آپ فرماتے اللہ اکبر تین بار اور کہتے صاحب مُلک کا اور غلبہ کا اور بڑائی کا اور بزرگی کا پھر سبحانک اللّٰھم پڑھتے پھر پڑھتے سورہ بقرہ پھر رکوع کرتے پھر تھا اُن کے رکوع کا اندازہ ان کے قیام کا پس کہتے اپنے رکوع میں پاک ہے میرا رب بڑا پھر سر اٹھاتے اپنا رکوع سے پھر تھا کھڑا رہنا

يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَكَانَ قِيَامُهٗ نَحْوًا مِّنْ رُّكُوْعِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِّنْ سُجُوْدِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَأَ فِيْهِنَّ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ اَوِ الْاَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ان کا رکوع کے قریب کہتے میرے رب ہی کے لئے سب تعریف ہے پھر سجدہ کرتے سجدے کی مقدار تھی ان کے قریب قومہ ان کے کے پس تھے کہتے سجدے اپنے میں پاک ہے میرا رب بلند پھر اٹھایا اپنا سر سجدے سے اور تھے بیٹھتے دونوں سجدوں کے درمیان اپنے سجدے کے قریب اور تھے کہتے اے میرے رب بخش میرے لئے پس پڑھیں چار رکعتیں اُن میں پڑھی سورۂ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا انعام شعبہ رح نے شک کیا۔ جو حدیث کا راوی ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

۱۱۳۳/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ لَّمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عبداللہ بن عمرو بن عاص رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دس آیتوں کے برابر قیام کرے نہیں لکھا جاتا غافلین سے اور جو قیام کرے سو آیت کے ساتھ لکھا جاتا ہے فرمانبرداری کرنے والوں سے اور جو کوئی قیام کرے ہزار آیتوں کے ساتھ لکھا جاتا ہے بہت ثواب لینے والوں سے۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

۱۱۳۴/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَّيَخْفِضُ طَوْرًا (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو نماز پڑھنا مختلف تھا کبھی بلند اور کبھی پست آواز سے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

۱۱۳۵/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهٗ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ

ابن عباس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا تھا پڑھنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدار اس چیز کے کہ سنتا اس کو وہ شخص کہ ہوتا صحن میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے

وَهُوَ فِي الْبَيْتِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

۱۱۳۶/۱۷ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أُوقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ)

۱۱۳۷/۱۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۱۳۸/۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد)

حجرے میں (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔)

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک رات اچانک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ نماز پڑھ رہے تھے پست آواز کے ساتھ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ نماز پڑھ رہے تھے بلند آواز کے ساتھ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے آنحضرت نے فرمایا گزرا میں تجھ پر اے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تو نماز پڑھتا تھا اپنی آواز کو پست کئے ہوئے ابوبکر نے کہا میں سُناتا تھا اس ذات کو جس سے مناجات کرتا تھا اے اللہ کے رسول اور عمر رضی اللہ عنہ کو کہا گزرا میں تجھ پر اور تو نماز پڑھتا تھا بلند آواز سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول میں جگاتا تھا سوئے ہوؤں کو اور شیطان کو ہانکتا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند کر اے ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی آواز کو کچھ اور فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پست کر اپنی آواز کو کچھ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے اس کی مانند)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا قیام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح تک ایک آیت کے ساتھ اور آیت یہ تھی اگر عذاب کرے تو اُن کو پس تحقیق وہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخشدے تو اُن کو تو تو غالب حکمت والا ہے (روایت کیا ہے اس کو نسائی اور ابن ماجہ نے)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پڑھ لے ایک تمہارا دو رکعت فجر کی سنت سے چاہیئے کہ لیٹ رہے دلہنے کروٹ اپنے پر (روایت کیا ہے اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۱۳۹/۲۰ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَیُّ الْعَمَلِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّآئِمُ قُلْتُ فَاَیَّ حِیْنٍ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ قَالَتْ کَانَ یَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

مسروق رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضہ سے کونسا عمل محبوب تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انہوں نے کہا عمل کرنا ہمیشہ کا میں نے کہا کس وقت آپ رات کو تہجد کے لئے کھڑے ہوتے حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا کھڑے ہوتے تھے جب سنتے مرغ کی آواز (بخاری اور مسلم کی روایت ہے)

۱۱۴۰/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا کُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْنَاہُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاہُ نَائِمًا اِلَّا رَاَیْنَاہُ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

انس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نہ تھے ہم چاہیں یہ کہ دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتے مگر کہ دیکھتے ان کو اور نہ چاہیں ہم یہ کہ دیکھیں اُن کو سوتے کہ دیکھتے ہم اُن کو سوتے۔ روایت کیا ہے اس کو نسائی نے۔

۱۱۴۱/۲۲ وَعَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِیْ سَفَرٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَاَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوۃِ حَتّٰی اَرٰی فِعْلَہٗ فَلَمَّا صَلّٰی صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ وَھِیَ الْعَتَمَۃُ اضْطَجَعَ ھَوِیًّا مِّنَ اللَّیْلِ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ فَنَظَرَ فِی الْاُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا حَتّٰی بَلَغَ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ثُمَّ اَھْوٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاسْتَلَّ مِنْہُ سِوَاکًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِیْ قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَۃٍ عِنْدَہٗ مَاءً فَاسْتَنَّ

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا تھا میں اس حال میں کہ میں سفر میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی قسم البتہ دیکھوں میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے وقت تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل دیکھوں جب آنحضرتؐ نے عشاء کی نماز پڑھی اور اس کو عتمہ کہتے ہیں لیٹ رہے دیر تک رات سے پھر جاگے آسمان کیطرف نظر کی پھر پڑھی یہ آیت اے رب میرے نہیں پیدا کیا تو نے یہ بے فائدہ یہاں تک کہ آخر آیت تک پہنچے وہ یہ ہے تحقیق تو نہیں خلاف کرتا وعدہ کے پھر قصد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بچھونے کی طرف پس نکالی اس سے مسواک پھر ڈالا پانی پیالہ میں چھاگل میں سے کہ نزدیک اُن کے تھی پس مسواک کی پھر کھڑے ہوئے پس

ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

نماز پڑھی۔ یہاں تک کہ کہا میں نے۔ تحقیق نماز پڑھی اندازے کے موافق اس چیز کے کہ سوئے پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ میں نے کہا۔ کہ سوئے موافق اندازے اس چیز کے کہ نماز پڑھی۔ پھر جاگے۔ پھر کیا جیسا کیا پہلی بار اور کہا مانند اس چیز کے کہ کہا پس کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فجر سے پہلے۔ روایت کیا ہے اس کو نسائیؒ نے)

۱۱۴۲/۲۳ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتَهٗ كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُّفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

یعلی بن مملک سے روایت ہے کہ اس نے ام سلمہؓ سے سوال کیا۔ کہ بیوی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اور آپ کی نماز کے بارے میں۔ حضرت ام سلمہ رضی نے کہا۔ تمہارے لئے کیا ہے آپؐ کی نماز کے ساتھ۔ تھے آپ نماز پڑھتے۔ پھر سو جاتے موافق اندازے اس چیز کے کہ نماز پڑھتے۔ پھر نماز پڑھتے اندازہ اس کا کہ سو رہتے۔ پھر سو جاتے اندازہ اس کا کہ نماز پڑھتے یہاں تک کہ صبح ہوتی پھر بیان کی ام سلمہ نے حضرت کی قرات پس ناگہاں بیان کرتی تھیں خوب واضح حرف حرف جدا جدا (ابو داود، اور ترمذی اور نسائیؒ نے اس کو روایت کیا)

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

رات کے وقت اٹھنے کی دعا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۱۴۳/۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ

ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے رات کو کہ تہجد پڑھیں کہتے یا الٰہی تیرے ہی لئے سب تعریف ہے۔ تو ہی قائم رکھنے والا ہے۔ زمین اور آسمان کا اور ان کا کہ ان کے درمیان ہے تیرے ہی لئے سب

فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تعریف ہے تو ہی روشن کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان کو کہ اُن کے درمیان ہے تیرے لئے تمام تعریف ہے اور تو ہی آسمانوں کا بادشاہ ہے اور زمین کا اور اُن کا کہ ان میں ہے اور تیرے لئے سب تعریف ہے تو ہی حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے تیرا کلام حق ہے جنت حق ہے اور دوزخ ہے اور سب انبیاء کرام حق ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے اے الٰہی تیرے لئے تابعدار ہوا میں ——— اور تیرے ساتھ ایمان لایا میں اور تجھ پر بھروسہ کیا میں نے اپنے سب امور میں اور تیری ہی طرف رجوع کیا میں نے اپنے احوال میں ——— اور تیری مدد سے جھگڑتا ہوں دین کے دشمنوں سے اور تیری طرف فریاد لایا میں پس بخش میرے گناہ جو کہ آگے کئے میں نے اور وہ گناہ کہ پیچھے کروں گا پوشیدہ گناہ ظاہر گناہ اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہے مجھ سے تو ہی آگے کرنیوالا ہے اور تو ہی پیچھے کرنیوالا ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر تو اور نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوا (متفق علیہ)

۱۱۴۴/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب کھڑے ہوتے رات کو شروع کرتے نماز کو آپ کہتے اے الٰہی جبرائیل کے رب اور میکائیل اور اسرافیل کے رب پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے غائب اور حاضر کو جاننے والے تو فیصلہ کرے گا اپنے بندوں کے درمیان اس چیز میں کہ اختلاف کرتے ہیں ہدایت دو مجھ کو اس چیز کیطرف کہ اختلاف کیا گیا ہے اس میں حق سے تحقیق تو ہدایت کرتا ہے جس کو چاہے سیدھی راہ کیطرف روایت کیا ہے اس کو مسلم نے

۱۱۴۵/۳ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ

عبادہ بن صامت رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ اَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَہٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جاگے نیند سے رات کو۔ پھر کہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اکیلا اور نہیں کوئی شریک اس کے لئے۔ اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالےٰ پاک ہے اللہ تعالیٰ کے لئے سب تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد کے ساتھ۔ پھر کہے اے میرے رب بخش دے میرے لئے یا فرمایا پھر دعا کرے قبول کیجاویگی واسطے اسکے پھر اگر وضو کرے اور نماز پڑھے قبول کیجاویگی اسکی نماز۔ روایت کیا اس کو بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۱۴۶ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَاَسْئَلُکَ رَحْمَتَکَ اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جاگتے رات کو فرماتے تھے نہیں کوئی معبود مگر تو۔ تو پاک ہے اے اللہ تسبیح بیان کرتا ہوں میں تیری تعریف کے ساتھ اور تیری بخشش چاہتا ہوں اپنے گناہوں کے لئے تجھ سے اور مانگتا ہوں تیری رحمت یا اللہ زیادہ کر مجھ کو علم اور نہ کج کر دل میرا بعد اس کے کہ راہ دکھائی تو نے مجھ کو۔ اور اپنے ہاں سے مجھ کو رحمت بخش۔ بے شک تو بہت بخشنے والا ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۱۴۷ وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّبِیْتُ عَلٰی ذِکْرٍ طَاھِرًا فَیَتَعَارُّ مِنَ اللَّیْلِ فَیَسْاَلُ اللّٰہَ خَیْرًا اِلَّآ اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ)

معاذ بن جبل رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی مسلمان رات کو پاک حالت میں ذکر کرتے ہوئے نہیں سوتا پھر رات کو جاگ کر اللہ تعالیٰ سے کسی بھلائی کا سوال کرے۔ مگر اللہ تعالےٰ اس کو وہ بھلائی دے دیتا ہے روایت کیا ہے اس کو احمد نے۔

۱۱۴۸ وَعَنْ شَرِیْقِ نِ الْھَوْزَنِیِّ قَالَ

شریق ہوزنی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں

دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ سَأَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَّا سَأَلَنِيْ عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَّحَمِدَ عَشْرًا وَّقَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَشْرًا وَّقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا وَّاسْتَغْفَرَ اللهَ عَشْرًا وَّهَلَّلَ اللهَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ پر داخل ہوا میں نے اُس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو بیدار ہوتے کس چیز کیساتھ شروع کرتے تھے کہنے لگیں تو نے مجھ سے ایک ایسی چیز کا سوال کیا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے نہیں کیا جب آپ رات کو بیدار ہوتے دس مرتبہ اللہ اکبر کہتے دس مرتبہ الحمد للہ کہتے اور دس مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہتے اور دس بار سبحان الملک القدوس کہتے اور دس مرتبہ استغفر اللہ کہتے اور دس مرتبہ لا الٰہ إلا اللہ کہتے پھر فرماتے اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ دنیا کی تنگی سے اور قیامت کے دن کی تنگی سے دس مرتبہ پھر تہجد کی نماز شروع کرتے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۱۴۹/۷ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَبُوْ دَاوُدَ بَعْدَ قَوْلِهٖ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ثَلٰثًا وَّفِيْ آخِرِ الْحَدِيْثِ ثُمَّ يَقْرَأُ۔

ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو کھڑے ہوتے آپ فرماتے اللہ اکبر پھر فرماتے پاک ہے تو اے اللہ تعالیٰ اور حمد کرتے ہیں ہم تیری اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے شان تیری اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے پھر کہتے اللہ اکبر کبیرا پھر کہتے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ جو سننے والا اور جاننے والا ہے شیطان راندے ہوئے سے اس کے وسوسے اسکے تکبر اور سحر سکھانے سے روایت کیا ہے اسکو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے ابوداؤد نے غیرک کے بعد لا الٰہ الا اللہ تین دفعہ بیان کیا ہے اور حدیث کے آخر میں ہے پھر پڑھتے۔

۱۱۵۰/۸ وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ

ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ الْهَوِيَّ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهٗ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ کے پاس رات بسر کی جس وقت آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے میں آپ سے سنتا فرماتے عالموں کا پروردگار پاک ہے کافی دیر تک فرماتے پھر سبحان اللہ وبحمدہ دیر تک فرماتے روایت کیا ہے اس کو نسائی نے اور ترمذی کے لئے مثل اس کی اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ

قیام اللیل کی ترغیب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۱۵۱/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تم میں سے ایک کے سر کی گدی پر جس وقت وہ سوتا ہے تین گرہیں لگاتا ہے ہر گرہ پر یہ پھونکتا ہے تجھ پر رات بڑی لمبی ہے پس تو سو جا۔ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پس اگر وہ نماز پڑھے تیسری گرہ کھل جاتی ہے وہ صبح کرتا ہے شاداں اور پاک نفس وگرنہ وہ صبح کرتا ہے پلید نفس سست (متفق علیہ)

۱۱۵۲/۲ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ

مغیرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک سوج گئے آپ کو کہا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے آپ کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں آپ نے فرمایا۔ کیا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (متفق علیہ)

۱۱۵۳/۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهٗ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ اُذُنِهٖ اَوْ قَالَ فِيْ اُذُنَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا۔ پس آپؐ کو کہا گیا کہ وہ آدمی صبح تک سویا رہا ہے۔ نماز کیطرف کھڑا نہیں ہوا۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ شخص ہے کہ شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے یا آپ نے فرمایا۔ اس کے دونوں کانوں میں۔ (متفق علیہ)

۱۱۵۴/۴ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيْدُ اَزْوَاجَهٗ لِكَيْ يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ام سلمہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات بڑے گھبرائے کھڑے ہوئے فرماتے تھے۔ سبحان اللہ آج کی رات کس قدر خزانے اُتارے گئے ہیں اور کس قدر فتنے اُترے گئے ہیں حجرے والیوں کو کون جگائے۔ اپنی بیویاں مُراد رکھتے تھے۔ تاکہ وُہ نماز پڑھ لیں۔ اکثر دنیا میں کپڑے پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔ (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۱۵۵/۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ يَقُوْلُ مَنْ يُّقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب تبارک و تعالٰی ہر رات دنیا کے آسمان کیطرف اُترتا ہے۔ جس وقت ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے۔ فرماتا ہے کون ہے جو مجھ کو پُکارے۔ میں اس کے لئے قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے۔ میں اس کو دُوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے۔ میں اس کو بخش دُوں۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے پھر اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے فرماتا ہے کون ہے جو قرض دے اسکو جو نہ فقیر ہے نہ ظالم یہانتک صبح پھوٹ پڑتی ہے

۱۱۵۶/۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

جابرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ فرماتے تھے۔ رات میں ایک گھڑی ہے۔ اس کو کوئی مسلمان نہیں پاتا اللہ تعالیٰ سے اس میں بھلائی کا سوال کرے۔ دنیا اور آخرت کے امر سے مگر اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا فرما دیتا ہے۔ اور یہ ہر شب میں ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

١١٥٧/٧ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین نمازوں میں اللہ تعالیٰ کیطرف داؤدؑ کی نماز ہے۔ اور بہترین روزوں میں اللہ تعالےٰ کی طرف داؤد علیہ السلام کے رُوزے ہیں وہ آدھی رات سُوتے اور تہائی رات قیام کرتے اور رات کے چھٹے حصے میں سوتے اور ایک دن رُوزہ رکھتے۔ اور ایک دن افطار کرتے۔ بخاری اور مسلم کی روایت ہے۔

١١٥٨/٨ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ تَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ اٰخِرَهٗ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ قَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَنَامُ فَاِنْ كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ جُنُبًا وَّثَبَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوّل رات سُوتے اور آخر رات کو زندہ رکھتے۔ اگر اپنے اہل کیطرف حاجت ہوتی۔ اپنی حاجت پُوری کرتے۔ پھر سُو جاتے۔ اگر اذان کے وقت آپؐ جنبی ہوتے۔ اُٹھتے اور اپنے اُوپر پانی ڈالتے۔ اگر جُنبی نہ ہوتے تو نماز کے لئے وضو کرتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔ بخاری اور مسلم کی روایت ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

١١٥٩/٩ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصّٰلِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ وَ

ابوامامہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کے قیام کو لازم پکڑو۔ وُہ اچھا طریقہ ہے۔ تم سے پہلے نیک لوگوں کا اور تمہارے رب کی طرف نزدیکی ہے۔ گناہوں کے دُور ہونے کا سبب ہے

مَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّاٰتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور گناہوں سے باز رکھنے والا ہے روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے ۔

۱۱۶۰/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلَيْهِمُ الرَّجُلُ اِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّيْ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِي الصَّلٰوةِ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ - (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

ابوسعید خدری رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ اللہ تعالےٰ اُن سے ہنستا ہے ایک وُہ آدمی جو رات کو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور وہ لوگ جو قتال کے لئے صف باندھیں اور وہ لوگ جو نماز کیلئے صف باندھیں روایت کیا ہے شرح السُّنۃ میں

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

۱۱۶۱/۱۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا -

عمرو بن عبسہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت قریب جبکہ پروردگار اپنے بندے کے ہوتا ہے پچھلی رات کے درمیان ہے پس اگر تو طاقت رکھے کہ ان لوگوں میں ہو جو اُس وقت اللہ تعالےٰ کو یاد کرتے ہیں . پس ہو روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غریب ہے سند کے لحاظ سے ۔

۱۱۶۲/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَآءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَآءَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ اس شخص پر رحم کرے جو رات کو اٹھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اپنی بیوی کو جگائے پس وہ نماز پڑھے اگر وُہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم کرے جو رات کو اُٹھتی ہے نماز پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو جگاتی ہے اور وہ نماز پڑھتا ہے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر چھینٹا مارتی ہے روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے ۔

۱۱۶۳/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَآءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوْبَاتِ

ابوامامہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کونسی دُعا زیادہ قبول ہوتی ہے آپ نے فرمایا پچھلی درمیانی رات اور فرض نمازوں کے پیچھے روایت

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کیا ہے اس کو ترمذی نے ۔

1164/14 وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا يُّرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِمَنْ اَلَانَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ نَّحْوَهٗ وَفِیْ رِوَايَتِهٖ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ -

ابو مالک اشعری سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بالاخانے ہیں اس سے باہر کی چیزیں اندر سے معلوم ہوتی ہیں اور اندر کی چیزیں باہر سے معلوم ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہے اس شخص کے لئے جو کلام نرم کرے اور کھانا کھلائے اور پے در پے روزے رکھے اور رات کو نماز پڑھے جس وقت آدمی سوتے ہوں روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کیا اس کو ترمذی نے علی سے مانند اس کی اس کی روایت میں ہے لمن اطاب الکلام ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

1165/15 عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِّثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ تو فلاں شخص کی مانند نہ ہو وہ رات کو قیام کرتا تھا اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا ہے (یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے)

1166/16 وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُّوْقِظُ فِيْهَا اَهْلَهٗ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ دَاوٗدَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَاِنَّ هٰذِهٖ سَاعَةٌ يَّسْتَجِيْبُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا الدُّعَاءَ اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے رات کے وقت ایک گھڑی تھی اس میں اپنے اہل خانہ کو جگاتے کہتے اے آلِ داؤد کھڑے ہو پھر نماز پڑھو پس تحقیق یہ وقت ہے اس میں اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے مگر جادوگر یا عشار کی ۔ روایت کیا ہے اس کو احمد نے ۔

1167/17 وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ

ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلٰوةٌ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فرضوں کے بعد افضل نماز درمیان رات کی نماز ہے۔ روایت کیا ہے اس کو احمد نے۔

۱۱۶۸/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يُّصَلِّيْ بِاللَّيْلِ فَاِذَآ اَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ اِنَّهٗ سَتَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

اسی (ابوہریرہ رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے جب صبح ہوتی ہے چوری کرتا ہے آپ نے فرمایا جلد ہی اس کی نماز اس کو باز رکھے گی جس سے تو کہتا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں

۱۱۶۹/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَيْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا اَوْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا فِي الذّٰكِرِيْنَ وَالذّٰكِرَاتِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوسعیدؓ اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت آدمی رات کے وقت اپنی بیوی کو جگائے وہ دونوں نماز پڑھیں یا فرمایا نماز پڑھی ہر ایک نے دو دو رکعتیں اکٹھی وہ دونوں ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھے جاتے ہیں روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے۔

۱۱۷۰/۲۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَافُ اُمَّتِيْ حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّيْلِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت کے اشراف قرآن کے اُٹھانے والے ہیں۔ اور صاحب رات کے ہیں روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۱۱۷۱/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ لِلصَّلٰوةِ يَقُوْلُ لَهُمُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَتْلُوْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ اس کا باپ عمر بن خطاب رات کو جس قدر چاہتا نماز پڑھتا جب پچھلی رات ہوتی تو اپنے اہل کو نماز کے لئے بیدار کرتا۔ اُن کو کہتا کہ نماز پڑھو پھر یہ آیت پڑھتا اور حکم کر اپنے اہل کو نماز کے ساتھ اور صبر کر اُس پر ہم تجھ سے رزق نہیں مانگتے ہم تم کو رزق دیتے ہیں اور آخرت پرہیزگاروں کے لئے ہے (روایت کیا ہے اس کو مالک نے)

بَابُ الْقَصْدِ فِی الْعَمَلِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۱۷۲/۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُفْطِرُ مِنَ الشَّھْرِ حَتّٰی نَظُنَّ اَنْ لَّا یَصُوْمَ مِنْہُ شَیْئًا وَّ یَصُوْمُ حَتّٰی نَظُنَّ اَنْ لَّا یُفْطِرَ مِنْہُ شَیْئًا وَّکَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاہُ مِنَ اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْتَہٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَیْتَہٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

۱۱۷۳/۲ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۱۱۷۴/۳ وَعَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۱۱۷۵/۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّ اَحَدُکُمْ نَشَاطَہٗ وَاِذَا فَتَرَ فَلْیَقْعُدْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۱۱۷۶/۵ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی

عمل میں میانہ روی کا بیان

پہلی فصل

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ سے افطار کرتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب اس سے رُوزہ نہ رکھیں گے اور روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ افطار نہ کریں گے اس میں سے کچھ اور تھے تو نہ چاہتا کہ دیکھے اُن کو نماز پڑھتے مگر رات کو دیکھ لے توانکو اور نہ چاہے تو کہ دیکھے ان کو سوئے ہوئے مگر دیکھے تو اُن کو (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کیطرف عملوں میں سے بہت محبوب وُہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ کم ہو۔ بخاری اور مسلم کی روایت ہے۔

اسی (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عملوں میں سے اُسی قدر لو جس کی تم کو طاقت ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تنگ نہیں ہوتا یہاں تک کہ تم تنگ ہو۔ (متفق علیہ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک تمہارا خوشی تک نماز پڑھے اور جس وقت سُست ہو بیٹھ جائے۔ بخاری اور مسلم کی روایت ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے ایک اونگھے اور وُہ نماز پڑھ رہا ہے پس چاہیئے کہ سو جائے

يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِىْ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یہاں تک کہ اس سے نیند جاتی رہے اس لئے کہ ایک تمہارا جس وقت نماز پڑھتا ہے اور وہ اُونگھ رہا ہے نہیں جانتا کیا کہتا ہے شاید کہ وہ استغفار کرتا ہو پس اپنے نفس پر بددعا کرے (بخاری اور مسلم کی روایت ہے)

۱۱۷۷/۶ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَّلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَىْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق دین آسان ہے اور دین میں کوئی سختی نہیں کرتا مگر دین اس پر غالب آجاتا ہے پس میانہ روی کرو اور طاقت کے قریب عمل کرو اور خوش ہو اور مدد چاہو صبح کے وقت اور شام کے وقت سے اور کچھ اخیر رات کے وقت سے روایت کیا ہے اس کو بخاری نے

۱۱۷۸/۷ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے وظیفہ سے سو جائے یا اس کے کچھ حصہ سے اس کو نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لے اس کو ثواب لکھا جاتا ہے گویا کہ اس نے رات کو پڑھا ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۱۱۷۹/۸ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر نہ ہو سکے بیٹھ کر نماز پڑھو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے پس کروٹ پر نماز پڑھو (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۱۱۸۰/۹ وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ

اسی (عمران بن حصین) سے روایت ہے اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آدمی کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی اس کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہوگا اور جس نے لیٹ کر

الْقَاعِدِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نماز پڑھی اس کو بیٹھے ہوئے کا آدھا ثواب ہے۔ (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۱۸۱ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا وَّذَكَرَ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّآ اَعْطَاهُ اِيَّاهُ - ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِيْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ)

ابوامامہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو اپنے بستر کیطرف پاک حالت میں جگہ پکڑے اور اللہ تعالےٰ کو یاد کرے یہاں تک کہ نیند غلبہ کرے نہیں کروٹ لیتا رات کو کسی وقت کہ اللہ تعالیٰ سے اس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرے مگر وہ اس کو عطا کر دیتا ہے ذکر کیا ہے اس کو نووی نے کتاب الاذکار میں ابن سنی کی روایت سے

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

۱۱۸۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَّجُلَيْنِ رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وِطَآئِهٖ وَلِحَافِهٖ مِنْ بَيْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰى صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِهٖ وَوِطَآئِهٖ مِنْ بَيْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰى صَلٰوتِهٖ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِيْ وَرَجُلٌ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمَ مَعَ اَصْحَابِهٖ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْاِنْهِزَامِ وَمَا لَهٗ فِي الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتّٰى هُرِيْقَ دَمُهٗ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِيْ حَتّٰى هُرِيْقَ دَمُهٗ - (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب دو شخصوں سے تعجب کرتا ہے۔ ایک وہ شخص جو اپنے نرم بستر اور لحاف سے اپنے محبوب اور اہل کے درمیان سے نماز کیلئے اُٹھا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کہتا ہے۔ میرے بندے کیطرف دیکھو اپنے بستر اور لحاف سے اپنے محبوب اور اہل کے درمیان سے نماز کیلئے اُٹھا ہے رغبت کرتے ہوئے اس چیز کیطرف جو میرے پاس ہے اور ڈرتے ہوئے اس چیز سے جو میرے نزدیک ہے اور ایک وہ آدمی جس نے خدا کی راہ میں جہاد کیا اپنے ساتھیوں کے ساتھ شکست کھا کر بھاگ گیا۔ اُس نے جانا وُہ گناہ جو بھاگنے میں ہے اور جانا اس ثواب کو جو اس کے واسطے ہے لوٹنے میں وہ واپس لوٹا یہاں تک کہ اس کا خون بہایا گیا اللہ تعالےٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے میرے بندے کو دیکھو۔ وُہ میرے پاس جو کچھ ہے اسمیں رغبت کرتے ہوئے اور جو میرے پاس سزا ہے اُس سے ڈرتا ہُوا لوٹا ہے یہاں تک کہ اس کا خون بہایا گیا۔ روایت کیا اس کو شرح السنۃ میں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۱۸۳/۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تیسری فصل

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی گئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز ہے کہا میں آپ کے پاس آیا میں نے آپ کو پایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر رکھا آپ نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو تجھے کیا ہوا ہے میں نے کہا کہ مجھے بیان کیا گیا ہے اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کہ آپ نے فرمایا ہے آدمی کا نماز بیٹھ کر پڑھنا آدھی نماز کے برابر ہے اور آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں لیکن میں تم میں سے کسی ایک کی مانند نہیں ہوں (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۱۸۴/۱۳ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِيْ صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَاَنَّهُمْ عَابُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ يَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِهَا - (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

سالم بن ابی جعد سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ خزاعہ کے ایک آدمی نے کہا کاش کہ میں نماز پڑھوں اور آرام حاصل کروں لوگوں نے اس پر عیب پکڑا اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اے بلالؓ نماز کی تکبیر کہہ اے بلالؓ اس کے ساتھ ہم کو راحت دے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

بَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۱۸۵/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے جب ایک تمہارا صبح کے نمودار ہونے سے ڈرے ایک رکعت

صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پڑھ لے اس کی پڑھی ہوئی نماز کو طاق بنا دے گی (روایت بخاری اور مسلم کی ہے)

۱۱۸۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابن عمرؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وتر ایک رکعت ہے آخر رات میں (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۱۸۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُّوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَّا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے پانچ رکعت کے ساتھ وتر پڑھتے نہ بیٹھتے مگر اس کی آخری رکعت میں (روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے)

۱۱۸۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُّسْمِعُنَا

سعد بن ہشام سے روایت ہے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا میں نے کہا مجھ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے متعلق خبر دو انہوں نے کہا کیا تو قرآن مجید نہیں پڑھتا میں نے کہا کیوں نہیں کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن تھا میں نے کہا اے ام المؤمنین مجھ کو رسول اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق خبر دو کہا ہم آپؐ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے اٹھاتا اُن کو اللہ تعالیٰ جب چاہتا کہ اُن کو اٹھائے مسواک کرتے وضو کرتے اور نو رکعتیں پڑھتے آٹھویں رکعت میں بیٹھتے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے اس کی تعریف کرتے اور اس سے دُعا مانگتے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہ پھیرتے نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اس کی تعریف کرتے اس سے دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے اور ہم کو سناتے پھر سلام کے بعد دو رکعت پڑھتے جبکہ وہ بیٹھے ہوتے یہ گیارہ رکعت ہیں اے میرے بیٹے جس وقت آپ بڑی عمر کے ہو گئے اور بدن بھاری ہو گیا

ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَّصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهِ فِي الْأُوْلٰى فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً أَحَبَّ أَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَّلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَّصَلّٰى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سات رکعتیں وتر کی پڑھتے اور دو رکعت اس طرح پڑھتے جس طرح پہلے پڑھتے تھے پس یہ نو رکعت ہوئیں۔ اے میرے بیٹے اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کوئی نماز پڑھتے۔ اس بات کو پسند رکھتے تھے کہ اس پر ہمیشگی کریں۔ اور جب نیند یا بیماری آپ پر غالب آجاتی رات کے وقت کھڑے ہونے سے دن کو بارہ رکعت پڑھتے اور میں نہیں جانتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا قرآن شریف ایک رات میں ختم کیا ہو۔ اور نہ رات سے لے کر صبح تک کبھی نماز پڑھی ہو۔ اور نہ رمضان شریف کے علاوہ کبھی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۱۸۹/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ رات کو اپنی آخری نماز کو وتر بناؤ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۱۹۰/۶ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابن عمرؓ) سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ صبح سے پہلے جلد وتر پڑھ لو۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۱۹۱/۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَّذٰلِكَ

جابرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کہ ڈرے کہ رات کے آخر میں اُٹھ نہیں سکے گا۔ وہ اول شب کو وتر پڑھ لے۔ اور جو اُمید رکھے کہ آخر رات اُٹھ سکے گا۔ وہ آخر رات وتر پڑھے کیونکہ آخری رات کی نماز حاضر کی گئی ہے۔ اور یہ افضل ہے۔

أَفْضَلُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۹۲/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۹۳/۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۱۱۹۴/۱۰ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَخْفِتُ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ بِهِ وَرُبَّمَا خَفَتَ قُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى

روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں اول رات میں بھی۔ رات کے وسط میں بھی۔ رات کے آخر میں بھی۔ اور آخر عمر میں پچھلی رات وتر پڑھنا ٹھہرا۔ (متفق علیہ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میرے دوست نے مجھ کو تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ تین روزوں کی ہر مہینہ میں۔ تین دن روزہ رکھنے کی ضحی کی دو رکعت کی اور یہ کہ سونے سے پہلے میں وتر پڑھوں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

غضیفؓ بن حارث سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے حضرت عائشہ رضؓ کو کہا۔ مجھ کو خبر دیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل پہلی رات کر لیا کرتے تھے۔ یا آخر رات میں۔ انہوں نے کہا۔ کبھی پہلی رات غسل کر لیتے اور کبھی آخر رات میں غسل کر لیتے۔ میں نے کہا۔ اللہ اکبر۔ سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے جس نے امر دین میں وسعت کر دی۔ میں نے کہا۔ آپؐ اول شب وتر پڑھتے تھے۔ یا آخر شب میں۔ انہوں نے کہا۔ کبھی اول شب وتر پڑھتے تھے۔ اور کبھی آخر شب میں وتر پڑھتے تھے۔ میں نے کہا۔ اللہ اکبر۔ سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے جس نے امر دین میں وسعت کر دی۔ میں نے کہا۔ آپؐ قرات جہر کے ساتھ پڑھتے تھے۔ یا آہستہ۔ حضرت عائشہؓ نے کہا۔ کبھی پکار کر پڑھتے اور کبھی آہستہ پڑھتے۔ میں نے کہا۔ اللہ اکبر سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے جس نے امر دین میں وسعت کر دی۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔ اور

ابنُ ماجۃ۔ روایت کیا ابن ماجہ نے آخری فقرہ

اَلْفَصْلُ الْاٰخِرُ

۱۱۹۵/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ بِکَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ قَالَتْ کَانَ یُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَّثَلٰثٍ وَّسِتٍّ وَّثَلٰثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلٰثٍ وَّعَشْرٍ وَّثَلٰثٍ وَّلَمْ یَکُنْ یُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَّلَا بِاَکْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کتنی رکعت پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا۔ آپ ۴ پڑھتے چار رکعت کے ساتھ تین وتر اور چھ رکعت اور تین وتر اور آٹھ رکعت اور تین وتر اور دس رکعت اور تین وتر۔ آپ نے سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ رکعت کے ساتھ کبھی وتر نہیں پڑھے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۱۹۶/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَۃٍ فَلْیَفْعَلْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

ابوایوب رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وتر ہر مسلمان پر حق ہے۔ جو پانچ رکعت وتر پڑھنا چاہیئے۔ پس کرے۔ جو تین رکعت وتر پڑھنا چاہے۔ پس کرے۔ جو ایک رکعت وتر پڑھنا چاہے پس کرے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے بھی روایت کیا۔)

۱۱۹۷/۱۳ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ یُّحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا یَا اَھْلَ الْقُرْاٰنِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ وتر ہے۔ اور وتر کو دوست رکھتا ہے۔ اے اہلِ قرآن وتر پڑھو۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے ترمذی نے۔ اور نسائی نے۔

۱۱۹۸/۱۴ وَعَنْ خَارِجَۃَ بْنِ حُذَافَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَمَدَّکُمْ بِصَلٰوۃٍ ھِیَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ اَلْوِتْرُ جَعَلَہُ اللّٰہُ لَکُمْ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلٰی اَنْ یَّطْلُعَ الْفَجْرُ۔

خارجہؓ بن حذافہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر نکلے اور آپؐ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے امداد کی ہے۔ تمہاری ایک نماز سے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا وقت عشاء کی نماز سے لے کر طلوع فجر تک مقرر کیا ہے

(رواہ الترمذی وابوداود)

(روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے)

1199/15 وعن زید بن اسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن وترہ فلیصل اذا اصبح۔ (رواہ الترمذی مرسلا)

زید بن اسلم رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے وتر سے سو جائے پس چاہیئے کہ وہ صبح کو پڑھ لے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے مرسل)

1200/16 وعن عبد العزیز بن جریج قال سالنا عائشۃ بای شیء کان یوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل یا ایہا الکفرون وفی الثالثۃ بقل ھو اللہ احد والمعوذتین۔ (رواہ الترمذی وابوداود ورواہ النسائی عن عبد الرحمن بن ابزی ورواہ احمد عن ابی بن کعب والدارمی عن ابن عباس ولم یذکر والمعوذتین۔

عبدالعزیز بن جریج سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضہ سے ہم نے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کن سورتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد اور معوذتین پڑھتے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور روایت کیا ہے ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے اس کو نسائی نے عبدالرحمان بن ابزی سے اور روایت کیا ہے اس کو احمد نے اُبی بن کعب رضہ سے اور دارمی نے ابن عباس رضہ سے اور معوذتین کا ذکر نہیں کیا)

1201/17 وعن الحسن بن علی قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اقولھن فی قنوت الوتر اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت۔ (رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی)

حسن بن علی رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کلمات سکھلائے جن کو میں وتر کے قنوت میں کہوں اے اللہ! مجھ کو ہدایت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے ہدایت دی اور عافیت میں رکھ مجھ کو اُن لوگوں میں جن کو تو نے عافیت سے رکھا اور میرا دوست بن اُن لوگوں میں جن کا تو دوست بنا اور برکت ڈال میرے لئے اس چیز میں جو تو نے مجھ کو دی اور بچا مجھ کو اس چیز کے شر سے جو مقدر کی تو نے بیشک تو حکم کرتا ہے اور حکم کیا نہیں جاتا تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں ذلیل ہوا وُہ شخص جس کو تو نے دوست رکھا با برکت ہے تو اے رب ہمارے اور بلند ہے تو (روایت کیا ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی نے)

۱۲۰۲/۱۸ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِی الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یُّطِیْلُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلنَّسَائِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَّیَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالثَّالِثَۃِ

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت وتر کا سلام پھیرتے آپ فرماتے سبحان الملک القدوس (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے اور اس نے زیادہ کیا کہ تین مرتبہ فرماتے اور بلند کرتے نسائی نے ایک روایت میں عبدالرحمٰن بن ابزی سے روایت کیا ہے اس نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت آپ وتر کا سلام پھیرتے تین مرتبہ سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری بار آواز بلند کرتے)

۱۲۰۳/۹ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ وِتْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کے آخر میں فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ساتھ تیرے غضب سے اور تیری عافیت کے ساتھ تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ذات کے ساتھ تیری پکڑ سے تیری تعریف میں گن نہیں سکتا تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف کی (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور روایت کیا نسائی نے اور ابن ماجہ نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۲۰۴/۲۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِیْلَ لَہٗ ھَلْ لَّکَ فِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مُعَاوِیَۃَ مَآ اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَۃٍ قَالَ اَصَابَ اِنَّہٗ فَقِیْہٌ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَوْتَرَ مُعَاوِیَۃُ بَعْدَ الْعِشَآءِ بِرَکْعَۃٍ وَّعِنْدَہٗ مَوْلًی لِّابْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَی ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ دَعْہُ فَاِنَّہٗ قَدْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُسے کہا گیا کیا تجھ کو امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ میں (رغبت) ہے کہ وُہ ہمیشہ ایک ہی وتر پڑھتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اس نے دُرست کام کیا وہ فقیہ ہے ایک روایت میں ہے ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد ایک وتر پڑھا اُن کے پاس ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مولیٰ تھا اُس نے آ کر ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خبر دی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا چھوڑ دے تو اُن کو کیونکہ وُہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۲۰۵/۲۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وُہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۲۰۶/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَهٗ اَوْ اِذَا اسْتَيْقَظَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وتر سے سو رہے یا بھول جائے اس کو پڑھ لے جس وقت یاد آوے یا جس وقت وہ بیدار ہو (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

۱۲۰۷/۲۳ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ اَوَاجِبٌ هُوَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ۔

(رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

مالک سے روایت ہے اس کو خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا وتر واجب ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھا اور مسلمانوں نے وتر پڑھا وہ شخص تکرار کرنے لگا کہا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھا اور مسلمانوں نے وتر پڑھا (روایت کیا ہے اس کو مؤطا میں)

۱۲۰۸/۲۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَّقْرَاُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے ان میں مفصل کی نو سورتیں پڑھتے ہر رکعت میں تین سورتیں پڑھتے آخر اُن کی قل ہو اللہ احد ہوتی (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۱۲۰۹/۲۵ وَعَنْ نَّافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ابن عمر رضی اللہ عنہ

عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُغِيمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ فَرَأَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

کے ساتھ مکہ میں تھا آسمان ابر آلود تھا وہ صبح ہونے سے ڈرے ایک رکعت وتر پڑھ لیا پھر ابر کھل گیا پس دیکھا کہ ابھی رات ہے پس اس کو ایک رکعت کے ساتھ دوگانہ کیا پھر نماز پڑھی دو دو رکعت جس وقت صبح ہو جانے سے ڈرے ایک وتر پڑھا (روایت کیا ہے اس کو امام مالک نے)

۱۲۱۰/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ أَوْ أَرْبَعِيْنَ آيَةً قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز بیٹھ کر پڑھتے تھے پڑھتے رہتے جبکہ وہ بیٹھے ہوتے جس وقت آپؐ کی قرأت سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جائیں کھڑے ہوتے اور پڑھتے جب کہ کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۲۱۱/۲۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد... دو رکعتیں پڑھتے تھے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے زیادہ کیا ابن ماجہ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھتے اور بیٹھے ہوئے ہوتے)

۱۲۱۲/۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک وتر پڑھتے پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے ان میں قرأت کرتے جس وقت رکوع کا ارادہ کرتے کھڑے ہوتے پس رکوع کرتے (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

۱۲۱۳/۲۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَّثِقْلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ثوبان رضہ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہا رات کی بیداری مشکل اور بھاری ہے جس وقت ایک تمہارا وتر پڑھ لے دو رکعتیں پڑھے اگر رات کو اٹھ کھڑا ہو تو بہتر ہے ورنہ یہ دونوں رکعتیں اس کے لئے کافی ہوں گی (روایت کیا ترمذی اور دارمی نے)

١٢١٤/٣ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا اِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابو امامہؓ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعتیں وتر کے بعد پڑھتے جب کہ آپؐ بیٹھے ہوئے ہوتے ان دونوں میں اذا زلزلت الارض اور قل یاایہا الکفرون پڑھتے (روایت کیا احمد نے)

بَابُ الْقُنُوْتِ

قنوت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

١٢١٥/١ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ ابْنَ هِشَامٍ وَّعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِاَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔ اَلْاٰيَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت ارادہ کرتے یہ کہ کسی پر بددعا کریں یا کسی ایک کو دُعا دیں تو قنوت کرتے رکوع کے بعد چنانچہ آپؐ کبھی سمع اللہ لمن حمدہ ربّنا لك الحمد کے بعد فرماتے اے اللہ ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام اور عیّاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے اے اللہ مضر پر اپنا سخت عذاب کر اور اُن پر قحط ڈال جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کا قحط تھا یہ بلند آواز سے کہتے اور اسی طرح اپنی بعض نمازوں میں فرماتے اے اللہ فلاں پر لعنت کر اور فلاں پر لعنت کر عرب کے بعض قبائل مراد لیتے یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی نہیں واسطے تیرے امر سے کچھ آخر آیت تک (بخاری اور مسلم کی روایت ہے)

١٢١٦/٢ وَعَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

عاصم احولؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے نماز میں قنوت کے متعلق پوچھا کہ وہ رکوع سے پہلے ہے یا بعد انہوں نے کہا پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ تک رکوع کے بعد

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَھْرًا اِنَّہٗ کَانَ بَعَثَ اُنَاسًا یُّقَالُ لَھُمُ الْقُرَّآءُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فَاُصِیْبُوْا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَھْرًا یَّدْعُوْا عَلَیْھِمْ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

قنوت پڑھی آپؐ نے چند لوگ بھیجے تھے اُن کو قرّاء کہا جاتا تھا وہ ستر آدمی تھے وہ شہید کر دیئے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد اُن پر ایک مہینہ تک قنوت پڑھی ظالموں پر بد دُعا کرتے تھے (بخاری اور مسلم نے روایت کی)

⁂ ⁂ ⁂

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۲۱۷/۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرًا مُّتَتَابِعًا فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَصَلٰوۃِ الصُّبْحِ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ یَدْعُوْا عَلٰۤی اَحْیَآءٍ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ عَلٰی رِعْلٍ وَّذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ وَیُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَہٗ۔
(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر متواتر قنوت پڑھی ظہر عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازوں میں جس وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے آخری رکعت سے بنو سلیم کے قبائل رعل اور ذکوان اور عصیہ پر بد دُعا کرتے اور جو لوگ آپؐ کے پیچھے ہوتے وہ آمین کہتے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

⁂ ⁂ ⁂

۱۲۱۸/۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَھْرًا ثُمَّ تَرَکَہٗ۔
(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

انس رضؓ سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر قنوت پڑھی پھر اس کو چھوڑ دیا (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے)

۱۲۱۹/۵ وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّیْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ ھٰھُنَا بِالْکُوْفَۃِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِیْنَ اَکَانُوْا یَقْنُتُوْنَ قَالَ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ابو مالک اشجعی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ اور حضرت عثمان رضؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور حضرت علی رضؓ کے پیچھے بھی کوفہ میں تقریباً پانچ سال تک کیا وہ قنوت پڑھتے تھے کہا اے میرے بیٹے بدعت ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی

وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۲۲۰ ۶ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَکَانَ یُصَلِّیْ لَهُمْ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً وَّلَا یَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ فَاِذَا کَانَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ یَتَخَلَّفُ فَصَلّٰی فِیْ بَیْتِهٖ فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَبَقَ اُبَیٌّ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَسُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَبْلَ الرُّکُوْعِ وَبَعْدَهٗ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے) ٭ ٭ ٭ ٭

تیسری فصل

حسن رض سے روایت ہے بے شک حضرت عمر رض بن الخطاب نے لوگوں کو اُبی بن کعب رض پر جمع کر دیا اُبی رض اُن کو بیس راتیں نماز پڑھاتے اور نہ قنوت کرتے۔ مگر رمضان کے آخری نصف میں جب آخری دہاکہ ہوتا اُبی پیچھے رہتے اور تراویح اپنے گھر پڑھتے لوگ کہتے اُبی رض بھاگ گئے روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور انس بن مالک رض سے قنوت کے متعلق سوال کیا گیا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد اور ایک روایت میں ہے کہ رکوع سے پہلے بھی قنوت پڑھی اور رکوع کے بعد بھی (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

بَابُ قِیَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

قیام رمضان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۲۲۱ ۱ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً مِّنْ حَصِیْرٍ فَصَلّٰی فِیْهَا لَیَالِیَ حَتّٰی اجْتَمَعَ عَلَیْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ لَیْلَةً وَّظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ یَتَنَحْنَحُ لِیَخْرُجَ اِلَیْهِمْ فَقَالَ مَازَالَ بِکُمُ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ صَنِیْعِکُمْ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْکُمْ وَلَوْ کُتِبَ

پہلی فصل

زید بن ثابت رض سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں بوریا کا ایک حجرہ بنایا کئی راتوں تک اس میں نماز پڑھی یہاں تک کہ بہت لوگ آپؐ پر جمع ہو گئے پھر ایک رات انہوں نے آپؐ کی آواز گم پائی انہوں نے خیال کیا کہ آپؐ سو گئے پھر شروع ہوا اُن کا بعض کھنکارتا تاکہ آپ اُن کی طرف نکلیں آپؐ نے فرمایا میں نے وہ چیز جو تمہارے ساتھ رہی ہے دیکھی ہے یہاں تک کہ میں ڈرا کہ تم پر فرض نہ کر دی جائے اور اگر تم

عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پر فرض ہو جاتی تو تم اس کو پڑھ نہ سکتے اے لوگو اس کو اپنے گھروں میں پڑھو آدمی کی بہترین نماز اس کے گھر کی ہے سوائے فرض نمازوں کے (بخاری اور مسلم کی روایت ہے)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۱۲۲۲/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان میں رغبت دلاتے تھے بغیر اس بات کے کہ ان کو تاکید کے ساتھ حکم کریں پس آپ فرماتے جو شخص رمضان کا قیام صحیح اعتقاد کے ساتھ اور ثواب کے لئے کرے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوت کر دیئے گئے اور معاملہ اسی طرح پر تھا پھر حضرت ابوبکر رضؓ کی خلافت میں اور حضرت عمر فاروق رضؓ کی ابتداء خلافت میں معاملہ اسی طرح پر تھا (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۱۲۲۳/۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَيْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا مسجد میں نماز پڑھے اپنی نماز سے کچھ حصہ گھر کے لئے رکھے اس کی نماز کے سبب اللہ تعالیٰ گھر میں بھلائی کر دے گا (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۲۲۴/۱ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ

ابو ذر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے آپ نے ہمارے ساتھ قیام نہ کیا مہینے سے کچھ بھی جس وقت سات راتیں باقی رہ گئیں آپ نے ہمارے ساتھ قیام کیا

السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَاءَهٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ۔

یہاں تک کہ ایک تہائی رات چلی گئی جب چھ راتیں باقی رہ گئیں آپ نے ہمارے ساتھ قیام نہیں کیا جب پانچ راتیں باقی رہ گئیں آپؐ نے ہمارے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ آدھی رات چلی گئی میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کاش کہ آپؐ اس رات کا قیام زیادہ کرتے آپ نے فرمایا آدمی جس وقت امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے یہاں تک کہ فارغ ہوتا ہے اس کے لئے رات کا قیام گنا جاتا ہے جب چار راتیں باقی رہ گئیں آپؐ نے ہمارے ساتھ قیام نہ کیا یہاں تک کہ تہائی رات باقی رہ گئی جب تین راتیں باقی رہ گئیں آپؐ نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور اپنی عورتوں کو اور لوگوں کو جمع کیا اور ہمارے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ ہم ڈرے کہ ہم سے فلاح فوت ہو جائیگی میں نے کہا فلاح کیا ہے کہا سحری کا کھانا پھر مہینہ کے بقیہ دنوں میں قیام نہ کیا (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے اسکی مانند مگر ترمذی نے ثم لم یقم بنا بقیۃ الشہر کا ذکر نہیں کیا)

۱۲۲۵ ۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ رَزِيْنٌ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گم پایا وہ ناگہاں بقیع میں تھے پس آپ نے فرمایا کیا تو ڈرتی تھی کہ تجھ پر اللہ تعالےٰ اور اس کا رسولؐ ظلم کرے گا میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ میں نے خیال کیا تھا کہ آپؐ اپنی کسی بیوی کے پاس چلے گئے ہیں آپؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نصف شعبان کی رات کو آسمان سے دنیا کیطرف اترتا ہے اور بنی کلب کے ریوڑ کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کو بخشتا ہے۔

(روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے رزین نے زیادہ کیا کہ وہ لوگ جو آگ کے مستحق ہو چکے تھے ترمذی نے کہا میں نے محمد یعنی بخاری رح سے سنا وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے)

۱۲۲۶/۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

زیدؓ بن ثابت سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے سوائے اس کے کہ فرض نماز ہو (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

دوسری فصل

۱۲۲۷/۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَّكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عبدالرحمٰنؓ بن عبدالقاری سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک رات میں حضرت عمر بن الخطاب کے ساتھ مسجد کی طرف نکلا پس ناگہاں لوگ متفرق تھے ایک آدمی اکیلا نماز پڑھتا تھا ایک آدمی نماز پڑھتا تھا اور اس کے ساتھ ایک قوم نماز پڑھتی تھی حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر میں ان سب کو ایک قاری پر جمع کر دوں تو بہتر ہوگا پھر اس کا پختہ ارادہ کیا اور اُبی بن کعبؓ پر اُن کو جمع کر دیا عبدالرحمٰن نے کہا پھر ایک دوسری رات میں اس کے ساتھ نکلا لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ اچھی بدعت ہے اور وُہ نماز جس سے تم سو رہتے ہو اور غفلت کرتے ہو اُس نماز سے بہتر ہے کہ قیام کرتے ہو جس کا ارادہ کرتے تھے آخر رات کا اور لوگ اوّل رات قیام کرتے تھے (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۲۲۸/۸ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَّتَمِيْمَا الدَّارِيَّ اَنْ يَّقُوْمَا لِلنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَّكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِيْنَ حَتّٰى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعَصَا

سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے اُبی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ وُہ لوگوں کو رمضان شریف میں گیارہ رکعت پڑھا دیں اور امام وُہ سورتیں پڑھتا تھا جن میں ایک سو سے زیادہ آیتیں ہیں دراز قیام کرنے کی وجہ سے ہم اپنی لاٹھیوں پر سہارا لیتے

مِنْ طُولِ الْقِيَامِ فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِيْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

ہم پھرتے نہ تھے مگر فجر کے قریب (روایت کیا ہے اس کو مالک نے)

۱۲۲۹ / ۹ وَعَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ مَا اَدْرَكْنَا النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ ثَمَانِيْ رَكَعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِيْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَاَى النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

اعرج رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے لوگوں کو نہیں پایا مگر وہ رمضان شریف میں کفار پر لعنت کرتے تھے اور امام سورۂ بقرہ آٹھ رکعت میں پڑھتا اگر وہ بارہ رکعتوں میں پڑھتا لوگ معلوم کرتے کہ اس نے ہلکی نماز پڑھی ہے (روایت کیا اس کو مالکؒ نے)

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

۱۲۳۰ / ۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اُبَيًّا يَقُوْلُ كُنَّا نَنْصَرِفُ فِيْ رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ فَوْتِ السُّحُوْرِ وَفِيْ اُخْرٰى مَخَافَةَ الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

عبداللہؓ بن ابی بکر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے اُبی رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم رمضان میں قیام سے پھرتے تو خادموں کو جلد کھانا لانے کے لئے کہتے کہیں سحری فوت نہ ہو جائے ایک روایت میں ہے کہ فجر طلوع ہونے کے خوف سے (روایت کیا اس کو مالک نے)

۱۲۳۱ / ۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْنَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ فِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تُنْزَلُ اَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جانتی ہے اس رات کیا واقع ہوتا ہے یعنی نصف شعبان کی رات اس نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ اس میں کیا ہوتا ہے آپؐ نے فرمایا اس رات میں سال میں پیدا ہونے والا ہر بچہ لکھا جاتا ہے اولادِ آدم سے اور اس سال بنی آدم میں فوت ہونے والا لکھ دیا جاتا ہے اس رات اُن کے اعمال بلند کئے جاتے ہیں اور اس رات لوگوں کے رزق اُترتے ہیں حضرت عائشہ رضؓ نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ہر شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی جنت میں داخل ہوگا آپؐ نے فرمایا ہاں کوئی نہیں جو جنت میں داخل ہو مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ تین مرتبہ فرمایا میں نے کہا اور آپ بھی نہیں اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ

تَعَالٰی ثَلٰثًا قُلْتُ وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی ھَامَتِہٖ فَقَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِرَحْمَتِہٖ یَقُوْلُھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ)

آپ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا۔ اور آپؐ نے فرمایا میں بھی نہیں جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت مجھ کو نہ ڈھانکے۔ آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا۔ روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے دعوات الکبیر میں۔

۱۲۳۲
۱۲
وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِلَّا اثْنَیْنِ مُشَاحِنٌ وَّقَاتِلُ نَفْسٍ۔

ابوموسیٰ اشعری رضؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات جھانکتا ہے اور اپنی سب مخلوق کو بخش دیتا ہے مگر مشرک اور کینہ رکھنے والے کو نہیں بخشتا۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔ اور روایت کیا احمد نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے۔ اور اس کی ایک روایت میں مگر دو شخصوں کو کینہ رکھنے والے کو اور جان کو مار ڈالنے والے کو۔

۱۲۳۳
۱۳
وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَھَا وَصُوْمُوْا یَوْمَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْھَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَہٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِیَہٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نصف شعبان کی رات ہوتی ہے رات کو نماز پڑھو اور دن کو روزہ رکھو اللہ تعالیٰ سورج غروب ہونے کے وقت آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے۔ فرماتا ہے خبردار کوئی ہے بخشش مانگنے والا۔ میں اس کو بخشوں۔ خبردار کوئی ہے رزق مانگنے والا۔ میں اُس کو رزق عطا کروں۔ خبردار کوئی ہے گرفتار بلا میں۔ میں اُس کو عافیت دوں۔ خبردار کوئی ہے۔ خبردار کوئی ہے۔ یہاں تک کہ فجر نمودار ہو۔ (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى

ضحیٰ کی نماز کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اوّل

۱۲۳۴ / ۱ عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَ قَالَتْ فِیْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَذٰلِكَ ضُحًى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکّہ کے دن اس کے گھر داخل ہوئے پس غسل کیا اور آٹھ رکعات نماز پڑھیں میں نے اس سے ہلکی آپ کی کوئی نماز نہیں دیکھی لیکن آپ رکوع اور سجود مکمل کرتے تھے ایک دوسری روایت میں ہے اور اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا اور یہ چاشت کی نماز تھی (بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے)

۱۲۳۵ / ۲ وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

معاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز کتنی رکعتیں پڑھتے تھے انہوں نے کہا چار رکعتیں اور جسقدر اللہ تعالیٰ چاہتا زیادہ پڑھتے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۱۲۳۶ / ۳ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح ہوتے ہی تم میں سے ہر ایک کی ہڈیوں پر صدقہ لازم ہوتا ہے پھر ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے ہر تہلیل صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اُن سب سے دو رکعتیں کفایت کر جاتی ہیں جن کو چاشت کے وقت پڑھ لے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۱۲۳۷ / ۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ رَاٰى

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُس نے کچھ لوگوں

قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کو ضحیٰ کی نماز پڑھتے دیکھا انہوں نے کہا تحقیق یہ لوگ جانتے ہیں کہ اس وقت کے علاوہ نماز پڑھنا افضل ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوابین کی نماز کا وقت ہے جس وقت اونٹ کے بچے کے پاؤں گرم ہوں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۲۳۸ / ۵ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ ذَرٍّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ يَا ابْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارِ نِ الْغَطْفَانِيِّ وَاَحْمَدُ عَنْهُمْ۔

ابوالدرداء رضی اور ابوذر رضی سے روایت ہے ان دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے خالص میرے لئے دن کے اوّل میں چار رکعتیں پڑھ لے میں اس دن کے آخر تک تجھ کو کفایت کروں گا (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور دارمی نے نعیم بن ہمار غطفانی سے اور احمد نے اُن سب سے)

۱۲۳۹ / ۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْاِنْسَانِ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ اَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِّنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوْا وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

بریدہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے ہر انسان کے تین سو ساٹھ بند ہیں اس پر لازم ہے ہر بند کیطرف سے صدقہ کرے صحابہ کرام رضی نے کہا اس کی کون طاقت رکھ سکتا ہے اے اللہ تعالےٰ کے نبی آپ نے فرمایا مسجد میں تھوک پڑی ہو اس کو دفن کر دینا صدقہ ہے راستہ سے کسی چیز کا دُور کر دینا صدقہ ہے اگر نہ پائے تو ضحیٰ کی دو رکعتیں تجھکو کفایت کر دیں گی (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۲۴۰ / ۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

انس رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ضحیٰ کے وقت بارہ رکعت پڑھیں اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک محل بناتا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ

وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو نہیں پہچانتے مگر اس وجہ سے)

۱۲۴۱/۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے جس وقت وہ صبح کی نماز سے پھرتا ہے یہاں تک کہ ضحیٰ کی دو رکعتیں پڑھے اور اس دوران نہ کہے مگر بھلائی کی بات اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۲۴۲/۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ضحیٰ کی دو رکعت پر محافظت کرتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں (روایت کیا ہے اس کو احمد نے ترمذی نے اور ابن ماجہ نے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۱۲۴۳/۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ لَوْ نُشِرَ لِيْ أَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهَا (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ ضحیٰ کی نماز آٹھ رکعتیں پڑھتیں اور فرماتیں اگر میرے ماں باپ زندہ کئے جاویں میں اُن کو نہ چھوڑوں روایت کیا ہے اس کو مالک نے)

۱۲۴۴/۱۱ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحیٰ کی نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے اس کو چھوڑیں گے نہیں اور چھوڑتے اس کو یہاں تک کہ ہم کہتے اس کو پڑھیں گے نہیں (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۱۲۴۵/۱۲ وَعَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ تُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَأَبُوْ بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ

مورق سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تو ضحیٰ کی نماز پڑھتا ہے انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا عمر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے کہا نہیں میں نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ پڑھتے

فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِخَالُهُ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تھے کہا نہیں میں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہا میرا خیال ہے کہ نہیں (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

بَابُ التَّطَوُّعِ

نوافل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اوّل

۱۲۴۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى عِنْدِيْ اَنِّيْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةٍ مِّنْ لَيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ اَنْ اُصَلِّيَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا صبح کی نماز کے وقت۔ اے بلال رضی اللہ عنہ! مجھے اپنا ایسا عمل بتلا جس کی تو بہت اُمید رکھتا ہو جس کو تو نے اسلام لانے کے بعد کیا ہے تحقیق میں نے تیری جوتیوں کی آواز جنت میں اپنے آگے سنی ہے کہا میں نے کوئی عمل نہیں کیا جس کی مجھ کو زیادہ اُمید ہو کہ میں رات اور دن کبھی وضو نہیں کرتا مگر اُس وضو سے نماز پڑھتا ہوں جو میرے لئے مقدر کی گئی ہے کہ میں پڑھوں (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۱۲۴۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ہر کام کے لئے دعائے استخارہ سکھلاتے تھے جس طرح قرآن کی سورۃ سکھلاتے آپ فرماتے جس وقت تم میں کوئی کسی کام کا قصد کرے دو رکعتیں پڑھے سوائے فرض کے پھر کہے اے اللہ میں تجھ سے طلب خیر کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور قدرت طلب کرتا ہوں تیری قدرت کے واسطہ سے اور سوال کرتا ہوں تیرے بڑے فضل کا پس تحقیق تُو قادر ہے میں قادر نہیں تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تُو غیبوں کا جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے میرے دین میں میری دُنیا میں میری زندگانی میں اور میرے انجام کار میں یا فرمایا اس جہان

وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

میں اور اُس جہان میں۔ پس مہیا کر اس کو میرے لئے اور اس کو میرے لئے آسان کر پھر میرے لئے اس میں برکت دے۔ اور اگر تو جانتا ہے یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین میں (میری زندگانی میں اور میرے انجام کار میں یا فرمایا۔ اس جہان میں اور اُس جہان۔ پس اس کو مجھ سے پھیر اور مجھ کو اس سے پھیر۔ اور مہیا فرما میرے لئے بھلائی جہاں ہو۔ پھر مجھ کو اس کے ساتھ راضی کر۔ راوی نے کہا۔ اور اپنی حاجت کا نام لے (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

1248/3 عَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ۔

حضرت علی رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ابوبکر رضہ صدیق نے مجھ کو حدیث بیان کی۔ اور (حضرت) ابوبکر رضہ نے سچ کہا۔ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کوئی آدمی نہیں جو گناہ کا کوئی کام کرے پس وضو کرے پھر نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے مگر اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے پھر یہ آیت پڑھی اور وہ جب کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں یا ظلم کرتے ہیں اپنی جانوں پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں پس اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے۔ مگر ابن ماجہ نے آیت کا ذکر نہیں کیا۔

1249/4 وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حذیفہ رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مصیبت پہنچتی تو نماز پڑھتے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

1250/5 وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ بِمَا سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ

بریدہ رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی اور (حضرت) بلال رضہ کو بلایا اور آپ نے فرمایا کس چیز کی وجہ سے تو مجھ سے جنت کی طرف

الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِیْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا اَصَابَنِیْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهٗ وَرَاَيْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَیَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

سبقت لے گیا ہے میں جنت میں داخل نہیں ہوا مگر تیری جوتیوں کی آواز اپنے آگے سُنی ہے کہا اے اللہ کے رسول! میں نے کبھی اذان نہیں کہی مگر دو رکعت پڑھی ہیں اور میں کبھی بے وضو نہیں ہوا مگر وضو کر لیا ہے اور میں نے اختیار کیا ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی دو رکعتیں ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کاموں کیوجہ سے تو جنت میں پہنچا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۱۳۵۱/۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ کیطرف یا کسی انسان کیطرف کوئی کام ہو پس وہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے پھر دو رکعت پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالےٰ بُردبار بخشش کرنے والا پاک ہے اللہ تعالیٰ پروردگار بڑے عرش کا سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو پالنے والا ہے سب جہانوں کا سوال کرتا ہوں تجھ سے تیری رحمت کا سبب بننے والے عملوں کا اور جس عمل سے تیری بخشش لازم ہو اور ہر نیکی سے فائدہ اور ہر گناہ سے سلامتی میرے لئے کوئی گناہ نہ چھوڑ مگر وہ مجھ کو معاف کر دے اور نہ کوئی فکر مگر اس کو کھول دے اور نہ چھوڑ کوئی حاجت جو تجھ کو پسند ہو مگر روا کر میرے لئے اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔
(روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

صَلٰوۃُ التَّسْبِیْحِ

صلوٰۃ التسبیح کا بیان

۱۲۵۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَا عَبَّاسُ یَا عَمَّاہُ اَلَا اُعْطِیْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اُخْبِرُكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰہُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ قَدِیْمَہٗ وَحَدِیْثَہٗ خَطَاَہٗ وَعَمَدَہٗ صَغِیْرَہٗ وَکَبِیْرَہٗ سِرَّہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ تَقْرَاُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَۃِ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَۃٍ وَّاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ خَمْسَ عَشْرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ تَرْکَعُ فَتَقُوْلُہَا وَاَنْتَ رَاکِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّکُوْعِ فَتَقُوْلُہَا عَشْرًا ثُمَّ تَہْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُہَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُہَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُہَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُہَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِیْ اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّیَہَا فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مَّرَّۃً فَافْعَلْ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبد المطلب کے لئے فرمایا اے عباس ؓ اے چچا کیا نہ دُوں میں تجھ کو کیا نہ دُوں میں تجھ کو کیا میں تجھ کو خبر نہ دُوں کیا نہ کروں میں تجھ کو دس خصلتوں کا مالک اگر تو کرلے گا اللہ تعالیٰ تیرے پہلے اور پچھلے پُرانے اور نئے غلطی سے کیے ہوئے اور جان بوجھ کر کیئے ہوئے چھوٹے اور بڑے چھپے ہوئے اور ظاہر سب گناہ مُعاف کر دے گا اور وُہ یہ ہے کہ تُو چار رکعت پڑھ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی اور سُورت پڑھ پہلی رکعت میں جس وقت تُو پڑھنے سے فارغ ہوجائے تو کھڑا ہو اور تو کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ مرتبہ پھر تو رکوع کر اور رکوع میں تو کہے انہیں کلمات کو دس مرتبہ پھر اپنا سر رکوع سے اٹھائے دس مرتبہ کہہ پھر سجدہ کے لئے جُھکے تو دس مرتبہ کہہ پھر سجدہ سے سر اُٹھائے اور دس مرتبہ کہہ پھر سجدہ کرے دس مرتبہ کہہ پھر اپنا سر اُٹھائے اور دس مرتبہ کہہ پس یہ پچھتر مرتبہ ہے ہر رکعت میں اسی طرح چاروں رکعتوں میں کر اگر تجھ کو طاقت ہو تو ہر رُوز پڑھ اگر نہ پڑھ سکے ہر ہفتہ میں ایک بار پڑھ اگر نہ پڑھ سکے ہر مہینہ میں ایک بار اگر نہ پڑھ سکے ہر سال میں ایک بار پڑھ اگر نہ پڑھ سکے تو عمر میں ایک بار پڑھ (روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد نے اور روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات الکبیر میں

كُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَّرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَّرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ - وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ نَّحْوَهٗ -

اور روایت کیا ہے ترمذی نے ابو رافع سے اس کی مانند

۱۲۵۳ (۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ الزَّكٰوةُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَّجُلٍ -

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن بندے کا سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا اگر درست ہوئی پس کامیاب ہوا اور نجات پائی اگر فاسد ہوئی پس تحقیق ناکام ہوا اور زیاں کار اگر اس کے فرضوں سے کوئی ناقص ہوئی اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کے لئے دیکھو کیا اس کے نفل ہیں اس سے اس کے فرضوں کی کمی پوری کی جائے گی پھر اسی طرح اس کے عمل باقی ہوں گے ایک روایت میں ہے پھر اس کی مانند زکوٰۃ پھر تمام اعمال کا حساب اسی طرح ہو گا۔

(روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے اس کو احمد نے ایک شخص سے)

۱۲۵۴ (۹) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِيْ شَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَّكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلٰى رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَى اللّٰهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

ابوامامہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لئے نہیں سنتا جو بہتر ہو دو رکعتوں سے جن کو پڑھتا ہے اور نیکی بندے کے سر پر چھڑکی جاتی ہے جب تک وہ نماز میں ہوتا ہے اور کسی انسان نے نزدیکی حاصل نہیں کی اللہ تعالیٰ کی طرف مثل اس چیز کے جو اس سے نکلی ہے یعنی قرآن پاک (روایت کیا ہے اس کو احمد اور ترمذی نے)

بَابُ صَلٰوةِ السَّفَرِ

سفر کی نماز کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۲۵۵ / ۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّصَلَّى الْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۱۲۵۶ / ۲ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبِ نِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَّاٰمَنُهٗ بِمِنًى رَّكْعَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حارثہ رضی اللہ عنہ بن وہب خزاعی سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی جب کہ ہم بہت زیادہ اور بہت امن میں تھے منیٰ میں دو رکعت (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۱۲۵۷ / ۳ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یعلیٰ بن اُمیہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے عمر بن خطاب کے لئے کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر تم اس بات سے ڈرو کہ تم کو کافر لوگ فتنہ میں ڈال دیں گے نماز قصر کر لو گے (تو تم پر کوئی گناہ نہیں) پس تحقیق اب لوگ امن میں ہو گئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے بھی تعجب کیا تھا جس طرح تو نے تعجب کیا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا آپ نے فرمایا احسان ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا ہے اس کا احسان قبول کرو (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۲۵۸ / ۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قِيْلَ لَهٗ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے نکلے مکہ کی طرف جا رہے تھے آپ دو دو رکعتیں پڑھاتے تھے یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس ہوئے انس کے لئے کہا گیا مکہ میں تم کس قدر ٹھہرے تھے کہا ہم مکہ میں دس دن ٹھہرے

عَشْرًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تھے۔ (بخاری اور مسلم کی روایت ہے)

1259/5 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَاَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عباس رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں انیس دن ٹھہرے دو دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے ابن عباس رضی نے کہا ہم اپنی منزل اور مکہ کے درمیان انیس دن دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں اگر ہم اس سے زیادہ ٹھہریں تو چار رکعتیں پڑھیں گے۔ (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

1260/6 وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَحْلَهٗ وَجَلَسَ فَرَاٰى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِيْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حفص بن عاصم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابن عمر کے ساتھ مکہ کے راستے میں رفاقت کی ہم کو ظہر کی نماز دو رکعتیں پڑھائی اپنے ڈیرے میں آئے کچھ لوگوں کو دیکھا کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں کہا یہ لوگ کیا کرتے ہیں میں نے کہا نفل پڑھتے ہیں انہوں نے کہا اگر میں نے نفل پڑھنے تھے تو میں پوری نماز پڑھ لیتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحبت رکھی ہے آپ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے حضرت ابوبکر رض حضرت عمر رض اور حضرت عثمان رض بھی اسی طرح کرتے تھے (بخاری اور مسلم کی روایت ہے)

1261/7 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَّيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عباس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو اور عصر کی نماز کو جمع کر لیتے تھے جب سفر پر ہوتے اور مغرب کی نماز اور عشاء کی نماز کو جمع کر لیتے تھے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

1262/8 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ

ابن عمر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے جس

السَّفَرِ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِیْ اِيْمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

طرف متوجہ ہوتی آپ کی سواری اشارہ کرتے اشارہ کرنا رات کی نماز سوائے فرض کے اور وتر بھی سواری پر پڑھتے تھے (روایت کیا ہے اس کو مسلم اور بخاری نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۲۶۳/۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَاَتَمَّ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کیا ہے قصر بھی کی ہے اور پوری نماز بھی پڑھی ہے (روایت کیا ہے اس کو شرح السنہ میں)

۱۲۶۴/۱۰ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُّ مَعَهُ الْفَتْحَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِیْ عَشَرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّیْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عمران رضی اللہ عنہ بن حصین سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا ہے اور فتح مکہ کے دن آپ کے ساتھ حاضر تھا آپ مکہ میں اٹھارہ راتیں رہے نہیں پڑھتے تھے مگر دو رکعت آپ فرماتے اے شہر والو تم چار رکعت پوری کر لو ہم مسافر ہیں ۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۲۶۵/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِی السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِی الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِی السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَّالْمَغْرِبَ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَّلَا يَنْقُصُ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز دو رکعت پڑھی سفر میں اور اس کے بعد دو رکعتیں ایک روایت میں ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہر اور سفر میں نماز پڑھی شہر میں آپ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور سفر میں آپ کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں اس کے بعد کچھ نہیں پڑھا اور مغرب کی نماز سفر اور شہر میں برابر تین رکعتیں شہر اور سفر میں کم نہیں کرتے تھے اور یہ دن کے وتر تھے اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ وَّهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۲۶۶ / ۱۲ وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَ اِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَاِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

معاذ بن جبل رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی جنگ میں تھے اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کر لیتے اگر کوچ کرتے سورج ڈھل جانے سے پہلے ظہر کی نماز کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ عصر کے لئے اُترتے اور مغرب کی نماز اس طرح کرتے۔ اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے۔ اور اگر سورج غروب ہونے سے پہلے کوچ کرتے مغرب کو مؤخر کرتے۔ یہاں تک کہ عشاء کے لئے اُترتے پھر دونوں نمازوں کو جمع کرتے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے)

۱۲۶۷ / ۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ وَاَرَادَ اَنْ يَّتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهٖ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وَجَّهَهٗ رِكَابُهٗ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

انس رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے اور ارادہ کرتے کہ نفل پڑھنا چاہتے اپنی اونٹنی کا منہ قبلہ کی طرف کرتے تکبیر کہتے پھر نماز پڑھتے جس طرف اس کا منہ ہوتا۔ روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے۔

۱۲۶۸ / ۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

جابر رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لئے بھیجا میں آپؐ کے پاس آیا آپؐ اپنی سواری پر نماز پڑھ رہے تھے اس کا رخ مشرق کی طرف تھا سجدہ رکوع سے پست تر کرتے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۲۶۹/۱۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَّكْعَتَيْنِ وَاَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَعُمَرُ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ صَلّٰى بَعْدُ اَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَّاِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهٗ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں آپ کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے بھی اور حضرت عمرؓ نے بھی اُن کے بعد اُن کے بعد حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت کی ابتدا میں پھر حضرت عثمانؓ نے بعد میں چار رکعتیں پڑھیں ابن عمرؓ جس وقت امام کے ساتھ نماز پڑھتے چار رکعتیں پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے دو رکعتیں پڑھتے (بخاری اور مسلم کی روایت ہے)

۱۲۷۰/۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَّتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْاُوْلٰى قَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَاَوَّلَتْ كَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نماز دو رکعتیں فرض کی گئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو چار رکعتیں فرض کی گئیں اور سفر میں پہلی صورت پر چھوڑ دی گئی زہری نے کہا میں نے عروہؓ کو کہا حضرت عائشہؓ سفر میں پوری نماز کیوں پڑھتی تھیں انہوں نے کہا اس نے تاویل کر لی تھی جس طرح حضرت عثمانؓ نے تاویل کر لی۔ (متفق علیہ)

۱۲۷۱/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر شہر میں نماز چار رکعت فرض کی اور سفر میں دو رکعت اور ڈر کی حالت میں ایک رکعت (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۱۲۷۲/۱۸ وَعَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ وَّالْوِتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

اور اسی (ابن عباسؓ) سے اور ابن عمرؓ سے روایت ہے ان دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی نماز دو رکعتیں مقرر کیں اور وہ پوری ہیں ناقص نہیں اور وتر سفر میں سنت ہیں (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

۱۲۷۳/۱۹ وَعَنْ مَّالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ فِيْ مِثْلِ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَجُدَّةَ قَالَ مَالِكٌ وَّذٰلِكَ اَرْبَعَةُ بُرُدٍ۔ (رَوَاهُ فِي الْمُؤَطَّا)

مالک رض سے روایت ہے۔ اس کو خبر پہنچی کہ ابن عباس رض نماز قصر کرتے تھے اس مسافت کے درمیان جو مکہ اور طائف کے درمیان ہے اور مانند اس مسافت کے درمیان جو مکہ اور عسفان کے درمیان ہے اور وُہ مسافت جو مانند مکہ اور جدّہ کے درمیان ہے۔ مالک نے کہا اور یہ مسافت چار برید ہے۔ روایت کیا ہے اس کو مؤطا میں۔

۱۲۷۴/۲۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَيْتُهٗ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

براء رض سے روایت ہے انہوں نے کہا مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ دن سفر میں رفاقت کی مَیں نے نہیں دیکھا کہ آپ ؑ نے ظہر سے پہلے جس وقت سورج ڈھل جائے دو رکعتیں پڑھنا چھوڑی ہوں (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۱۲۷۵/۲۱ وَعَنْ نَّافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرٰى اِبْنَهٗ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

نافع رض سے روایت ہے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رض اپنے بیٹے عبید اللہ کو سفر میں نفل پڑھتے ہوئے دیکھتے پس اُس پر انکار نہ کرتے (روایت کیا ہے اس کو مالک نے)

بَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۲۷۶/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ وَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ

ابُوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیچھے آنے والے ہیں اور قیامت کے دن پہلے ہونے والے ہیں سوائے اس کے کہ وہ کتاب ہم سے پہلے دیئے گئے ہیں اور ہم اُن کے بعد دیئے گئے ہیں پھر وہ دن ہے جو اُن پر فرض کیا گیا تھا یعنی جمعہ کا دن انہوں نے اختلاف کیا اللہ تعالےٰ نے ہم کو اُس کی ہدایت دی اور لوگ اس میں ہمارے تابع ہیں یہود نے اختیار کیا کل کو اور نصارےٰ نے کل کے بعد کو

الْيَهُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ اَنَّهُمْ وَذَكَرَ نَحْوَهٗ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَفِىْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْهُ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِىُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ۔

(متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے انہوں نے کہا کہ ہم پیچھے آنے والے ہیں اور قیامت کے دن پہلے ہوں گے اور ہم سب سے پہلے جنت میں جائیں گے سوائے اس کے نہیں کہ وُہ اور ذکر کیا اس کی مانند آخر تک اور مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے اسی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کے آخر میں فرمایا ہم پیچھے آنے والے ہیں اہل دنیا میں سے پہلے ہونے والے ہیں قیامت کے دن سب مخلوق سے پہلے ان کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۱۲۷۷ ۲ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دن جس میں سورج نکلا جمعہ کا دن ہے اس میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اس دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت نہیں قائم ہوگی مگر جمعہ کے دن (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۲۷۸ ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِى الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَّقَالَ وَهِىَ سَاعَةٌ خَفِيْفَةٌ وَّفِىْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ اِنَّ فِى الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُّصَلِّىْ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

اسی (ابوہریرہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کوئی مسلمان بندہ اس کو نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ سے اس میں بھلائی کا سوال کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کو وُہ دے دیتا ہے (متفق علیہ) اور مسلم نے زیادہ کیا وہ گھڑی بہت کم ہے ان دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے کوئی مسلمان اس کو نہیں پاتا کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرتا ہو مگر اللہ تعالیٰ وہ اس کو دے دیتا ہے۔

۱۲۷۹ ۴ وَعَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِىْ مُوْسٰى

ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں

قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ شَاْنِ سَاعَۃِ الْجُمُعَۃِ ہِیَ مَا بَیْنَ اَنْ یَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوۃُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

نے اپنے باپ سے سُنا وہ کہتے تھے مَیں نے رسولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جمعہ کی گھڑی کے متعلق وہ ہے درمیان اس کے کہ امام بیٹھے یہاں تک کہ نماز پڑھی جاوے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۲۸۰/۵ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَی الطُّوْرِ فَلَقِیْتُ کَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَہٗ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ التَّوْرٰىۃِ وَحَدَّثْتُہٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ فِیْمَا حَدَّثْتُہٗ اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ اُھْبِطَ وَفِیْہِ تِیْبَ عَلَیْہِ وَفِیْہِ مَاتَ وَفِیْہِ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا وَھِیَ مُصِیْخَۃٌ یَّوْمَ الْجُمُعَۃِ مِنْ حِیْنَ تُصْبِحُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِّنَ السَّاعَۃِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَفِیْہِ سَاعَۃٌ لَا یُصَادِفُہَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّھُوَ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰہَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ قَالَ کَعْبٌ ذٰلِکَ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ یَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ فَقَرَاَ کَعْبٌ بِالتَّوْرٰىۃِ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَلَامٍ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں طور کیطرف نکلا وہاں مَیں کعب احبارؓ سے ملا مَیں اُس کے پاس بیٹھا اس نے مجھ کو تورات سے بیان کیا اور مَیں نے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کیں ان احادیث میں سے جو مَیں نے اس کو بیان کیں ایک یہ بھی تھی کہ مَیں نے کہا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین وہ دن جس میں سورج چڑھا جمعہ کا دن ہے اس میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اس میں اُتارے گئے اور اس دن اُن کی توبہ قبول کی گئی اور اس دن فوت ہوئے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی اور کوئی جانور نہیں مگر جمعہ کے دن کان لگائے ہوئے ہے اس وقت سے کہ صُبح کرتا ہے یہاں تک کہ سُورج طلوع ہو قیامت سے ڈرتے ہوئے مگر جن اور آدمی اور اس میں ایک گھڑی ہے اس کو کوئی مسلمان بندہ نہیں پاتا ایسا کہ وُہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اللہ تعالےٰ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہو مگر اللہ تعالےٰ اُسے دے دیتا ہے کعبؓ نے کہا یہ ہر سال میں ایک دن ہے مَیں نے کہا بلکہ یہ ساعت ہر ہفتے میں ہے پھر کعبؓ نے تورات پڑھی اور کہنے لگا رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ابُوہریرہ نے کہا میں اس کے بعد عبداللہ بن سلام کو ملا مَیں نے اس کو کعبؓ احبار کے ساتھ اپنی مجلس کا ذکر کیا اور میں نے جمعہ کے متعلق جو حدیث بیان کی میں نے کہا

فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبِ الْأَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَيَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ وَكَيْفَ تَكُونُ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى أَحْمَدُ إِلٰى قَوْلِهِ صَدَقَ كَعْبٌ۔

کعب نے کہا کہ ایسا ہر سال میں ایک دن ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا کعبؓ نے جھوٹ بولا۔ میں نے اُسے کہا پھر کعب نے تورات پڑھی اور کہا بلکہ وہ گھڑی ہر ہفتے میں ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا کعبؓ نے سچ کہا پھر عبد اللہ بن سلام نے کہا مجھے معلوم ہے وہ کون سی گھڑی ہے حضرت ابوہریرہؓ نے کہا میں نے اس کو کہا مجھ کو خبر دو وہ کون سی گھڑی ہے اور مجھ پر بخل نہ کریں عبد اللہ بن سلام نے کہا وُہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے ابوہریرہ رضؓ نے کہا میں نے کہا وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی کیسے ہو سکتی ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس کو کوئی مسلمان بندہ نہیں پاتا اور وُہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا کیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا جو شخص بیٹھے کسی جگہ بیٹھنا نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے یہاں تک کہ نماز پڑھے ابوہریرہ رضؓ نے کہا میں نے کہا کیوں نہیں کہا پس اس سے مُراد یہی ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو مالک نے اور ابو داوٗد نے اور ترمذی نے اور نسائی نے اور احمد نے روایت کیا ہے اس کے قول صدق کعب تک)

۱۲۸۱/۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجٰى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلٰى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھڑی کو جس کی جمعہ کے دن قبولیت کی اُمید ہے عصر سے لے کر سُورج غروب ہونے تک تلاش کرو (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

١٣٨٢/٧ وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

اوس بن اوس سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے۔ اس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے۔ اور اس میں قبض کیے گئے۔ اسی میں صور پھونکنا ہوگا۔ اور اسی میں نفخہ ہوگا اور اسی میں صعقہ ہوگا۔ اس دن مجھ پر بہت زیادہ دُرود بھیجو ——— اس لئے کہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! ہمارا دُرود آپ پر کیسے پیش کیا جاتا ہے۔ جب کہ آپ کی ہڈیاں پُرانی ہو چکی ہوں گی۔ صحابہ کرام اَرِمْتَ سے مراد بَلِيْتَ لیتے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالٰے نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے اور بیہقی نے دعواتُ الکبیر میں۔

١٣٨٣/٨ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ يَّدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا اَعَاذَهٗ مِنْهُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ يُضَعَّفُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موعُود دن قیامت کا دن ہے اور مشہود دن عرفہ کا دن ہے۔ اور شاہد جمعہ کا دن ہے۔ اور نہ نکلا سُورج اور نہ غروب ہوا کسی دن جو اس سے افضل ہو۔ اس میں ایک گھڑی ہے اس کو کوئی مؤمن بندہ نہیں پاتا۔ دعا کرتا ہو اللہ تعالٰے سے خیر کی مگر اللہ تعالٰے اس کی دُعا قبول کرتا ہے اور کسی چیز سے پناہ نہیں مانگتا۔ مگر اس سے پناہ دیتا ہے۔ روایت کیا ہے اس کو احمد نے۔ اور ترمذی نے۔ اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں معلوم کی جاتی مگر موسیٰ بن عُبیدہ کی حدیث سے اور وہ ضعیف کیا جاتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٢٨٤/٩ عَنْ اَبِیْ لُبَابَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ وَاَعْظَمُہَا عِنْدَ اللّٰہِ وَھُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ یَّوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ فِیْہِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰہُ فِیْہِ اٰدَمَ وَاَھْبَطَ اللّٰہُ فِیْہِ اٰدَمَ اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْہِ تَوَفَّی اللّٰہُ اٰدَمَ وَفِیْہِ سَاعَۃٌ لَّا یَسْاَلُ الْعَبْدُ فِیْہَا شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ مَا لَمْ یَسْاَلْ حَرَامًا وَّفِیْہِ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ مَا مِنْ مَّلَکٍ مُّقَرَّبٍ وَّلَا سَمَاءٍ وَّلَا اَرْضٍ وَّلَا رِیَاحٍ وَّلَا جِبَالٍ وَّلَا بَحْرٍ اِلَّا ھُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ۔ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوٰی اَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ مَاذَا فِیْہِ مِنَ الْخَیْرِ قَالَ فِیْہِ خَمْسُ خِلَالٍ وَّسَاقَ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ۔

تیسری فصل

ابولبابہؓ بن عبدالمنذر سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید قربان اور عید الفطر سے بھی بڑا ہے اس میں پانچ باتیں ہیں اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اس میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین کیطرف اتارا اور اس دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو فوت کیا اور اس میں ایک ساعت ہے کوئی بندہ اس میں کچھ نہیں مانگتا مگر وہ اس کو دیدیتا ہے جب تک حرام کا سوال نہ کرے اور اس میں قیامت قائم ہوگی کوئی مقرب فرشتہ نہ آسمان نہ زمین نہ ہوا نہ پہاڑ نہ دریا مگر وہ جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔ روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے۔ اور روایت کیا احمد نے سعد بن معاذ سے کہا انصار کا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا ہم کو جمعہ کے متعلق خبر دو اس میں کس قدر بھلائی ہے کہا اس میں پانچ چیزیں ہیں۔ اور ساری حدیث بیان کی

١٢٨٥/١٠ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَیِّ شَیْءٍ سُمِّیَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ قَالَ لِاَنَّ فِیْہَا طُبِعَتْ طِیْنَۃُ اَبِیْکَ اٰدَمَ وَفِیْہَا الصَّعْقَۃُ وَالْبَعْثَۃُ وَفِیْہَا الْبَطْشَۃُ وَفِیْ اٰخِرِ ثَلٰثِ سَاعَاتٍ مِّنْہَا سَاعَۃٌ مَّنْ دَعَا اللّٰہَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہا گیا جمعہ کے دن کا نام جمعہ کیوں رکھا گیا ہے آپ نے فرمایا اس لئے کہ اس میں تیرے باپ آدمؑ کی مٹی خمیر کی گئی اس میں نفخہ ہوگا مرنے کا اور زندہ ہونے کا اس میں پکڑنا ہوگا سخت اور اس کی آخری تین ساعتوں میں ایک ساعت ہے اللہ تعالیٰ سے جو اس

فِيهَا اسْتُجِيبَ لَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

میں دعا کرے وہ قبول ہوگی (روایت کیا اس کو احمد نے)

۱۲۸۶/۱۱ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ يَشْهَدُهُ الْمَلٰئِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ دُرود بھیجو اس لئے کہ جمعہ کا دن حاضر کیا گیا ہے فرشتے اس کو حاضر ہوتے ہیں اور تحقیق کوئی مجھ پر دُرود نہیں بھیجتا مگر مجھ پر عرض کیا جاتا ہے اس کا دُرود یہاں تک کہ فارغ ہوتا ہے اس سے میں نے کہا اور مرنے کے بعد بھی عرض کیا جاتا ہے کہا بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے زمین پر کہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں اور رُوزی دیئے جاتے ہیں (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

۱۲۸۷/۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ -

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات نہیں مرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو فتنہ قبر سے بچاتا ہے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں ہے)

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

۱۲۸۸/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَرَأَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ الْآيَةَ وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے یہ آیت پڑھی آج کے دن پُورا کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا آخر آیت تک اور اُن کے پاس ایک یہودی تھا اُس نے کہا اگر یہ آیت ہم پر اُترتی ہم اس کو عید ٹھہراتے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا تحقیق یہ آیت اُس دن اُتری ہے جب دو عیدیں تھیں۔ جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن۔
(روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

۱۲۸۹/۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ قَالَ وَکَانَ یَقُوْلُ لَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ لَیْلَۃٌ اَغَرُّ وَیَوْمُ الْجُمُعَۃِ یَوْمٌ اَزْھَرُ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ)

رجب کا مہینہ آتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اے اللہ ہمارے لئے رجب اور شعبان کے مہینہ میں برکت ڈال اور ہمیں رمضان تک پہنچا دے اور فرمایا کرتے تھے جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکتا دن ہے (روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے دعوات الکبیر میں)

بَابُ وُجُوْبِھَا

جمعہ کے واجب ہونے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۲۹۰/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّھُمَا قَالَا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلٰی اَعْوَادِ مِنْبَرِہٖ لَیَنْتَھِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِھِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْلَیَخْتِمَنَّ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ ثُمَّ لَیَکُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابن عمرؓ اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے ان دونوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا اس منبر کی لکڑیوں پر فرما رہے تھے قومیں اپنے جمعہ کو چھوڑنے سے باز آجائیں گی یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وُہ غافل ہوجائیں گے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۲۹۱/۲ عَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضُّمَیْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَھَاوُنًا بِھَا طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ وَّاَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ۔

ابوالجعد ضمیری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سُستی کی وجہ سے تین جمعہ چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے ترمذی نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے اور روایت کیا ہے مالک نے صفوان بن سلیم سے اور احمدؒ نے ابوقتادہ سے)

۱۲۹۲/۳ وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سمرہ بن جندب رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چھوڑ دے

مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

بغیر کسی عذر کے جمعہ کو وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر نہ پائے تو آدھا دینار صدقہ کرے (روایت کیا اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

۱۲۹۳/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

عبداللہ بن عمروؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا جمعہ اس شخص پر لازم ہے جو آواز کو سنے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۱۲۹۴/۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ أَوَاهُ اللَّيْلُ إِلٰى أَهْلِهٖ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ إِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے وُہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا جمعہ اُس شخص پر فرض ہے جس کو رات اس کے اہل کیطرف جگہ دے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا اس کی سند ضعیف ہے)

۱۲۹۵/۶ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلٰى أَرْبَعَةٍ عَبْدٍ مَّمْلُوْكٍ أَوِ امْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَرِيْضٍ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ بَنِيْ وَائِلٍ۔

طارق بن شہابؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ حق اور واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت میں مگر چار شخصوں پر واجب نہیں ہے غلام مملوک پر، عورت، بچے اور مریض پر (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور شرح السُّنہ میں مصابیح کے لفظوں کے ساتھ بنو وائل کے ایک شخص سے روایت ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۲۹۶/۷ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لئے فرمایا جو جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں البتہ مَیں نے ارادہ کیا ہے کہ کسی شخص کو حکم دوں جو لوگوں کو نماز پڑھائے مَیں ان لوگوں کے گھروں کو جلادُوں جو جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۲۹۷/۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ثَلٰثًا - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر کسی ضرورت کے جمعہ چھوڑ دیتا ہے منافق لکھا جاتا ہے ایک ایسی کتاب میں نہ وہ مٹائی جاتی ہے اور نہ تبدیل کی جاتی ہے بعض روایات میں ہے کہ تین جمعہ چھوڑ دے (روایت کیا ہے اس کو شافعی نے)

١٢٩٨/٩ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوِ امْرَاَةٌ اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَمْلُوْكٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اِسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہے جمعہ کے دن اس پر جمعہ پڑھنا فرض ہے مگر مریض یا مسافر یا عورت یا بچہ یا غلام جو شخص کھیلنے یا تجارت میں بے پرواہ ہو اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بے پرواہ تعریف کیا گیا ہے (روایت کیا ہے اس کو دارقطنی نے)

بَابُ التَّنْظِيْفِ وَالتَّبْكِيْرِ

پاکیزگی کرنے اور جمعہ کیطرف سویرے جانیکا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

١٢٩٩/١ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَّيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں غسل کرتا کوئی آدمی جمعہ کے دن اور پاکیزگی حاصل کرتا جس قدر اس کو پاک ہونے کی استطاعت ہے اور تیل لگاتا اپنے تیل سے یا نہیں ملتا خوشبو اپنے گھر کی خوشبو سے پھر نکلتا ہے پس وہ دو شخصوں کے درمیان فرق نہیں کرتا پھر نماز پڑھتا ہے جو اس کے لئے مقدر کی گئی ہے پھر جس وقت امام خطبہ دے چپ رہتا ہے مگر اس کے گناہ بخش دئیے جاتے ہیں جن کو وہ اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کرتا ہے (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

١٣٠٠/٢ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے غسل کیا پھر جمعہ کے لئے آیا نماز پڑھی جس قدر اس کے لئے مقدر تھی پھر چپ رہا یہاں تک کہ امام اپنے خطبہ سے فارغ ہو پھر اس کے ساتھ نماز پڑھی اس کے وہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کئے ہوتے ہیں اور زیادہ تین دن کے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۳۰۱/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَّمَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابوہریرہ رض) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا پس اچھا وضو کیا پھر جمعہ کے لئے آیا خطبہ سنا اور چپ رہا اُس کے وہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جو اس کے اور دوسرے جمعہ کے درمیان کئے ہوتے ہیں اور تین دن کے زیادہ بھی اور جس نے کنکریوں کو ہاتھ لگایا اُس نے بیہودہ کام کیا (مسلم)

۱۳۰۲/۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابوہریرہ رض) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں وہ اول آنے والوں کو لکھتے ہیں اول وقت آنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اونٹ قربانی کے لئے بھیجتا ہے جو اس کے بعد آتا ہے جیسے گائے قربانی کے لئے بھیجتا ہے پھر جو اس کے بعد آئے جیسے دنبہ جو اس کے بعد آئے جیسے مرغی پھر انڈہ صدقہ کرتا ہے جب امام نکلتا ہے وہ اپنے دفتر لپیٹتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں (بخاری اور مسلم کی روایت ہے)

۱۳۰۳/۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابوہریرہ رض) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تو نے اپنے پاس بیٹھنے والے کو جمعہ کے دن کہا کہ چپ کر حالانکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو تو نے لغو کیا۔ (متفق علیہ)

۱۳۰۴/۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ

جابر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَّقُوْلُ اِفْسَحُوْا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو جمعہ کے دن اُٹھا کر اس کی جگہ کا قصد نہ کرے اور اس میں نہ بیٹھے لیکن کہے جگہ کو کشادہ کرو۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۳۰۵/۷ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهٖ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہا ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور اپنے اچھے کپڑے پہنے اگر اس کے پاس خوشبو ہو۔ لگائے۔ پھر جمعہ کے لئے آئے۔ لوگوں کی گردنوں کو نہ پھلانگے۔ پھر نماز پڑھے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے لکھ دی ہے۔ پھر چپ رہے جس وقت امام نکلے یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو۔ وہ جمعہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے جو اس نے اس جمعہ اور پہلے جمعہ کے درمیان کئے ہوتے ہیں۔ روایت کیا ہے اسکو ابوداؤد نے۔

۱۳۰۶/۸ وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنٰى مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خَطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اوس رضؓ بن اوس سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ نہلا دے جمعہ کے دن اور نہا دے۔ اور سویرے جائے۔ اور اول بھی خطبہ پائے اور پیادہ جائے سوار نہ ہو۔ امام کے نزدیک ہو اور خطبہ سُنے۔ اور لغو کام نہ کرے۔ اس کو ہر قدم کے بدلے میں ایک سال کے روزوں کے رکھنے اور قیام کرنے کا ثواب ہوگا۔

روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔ اور ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے۔

۱۳۰۷/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبد اللہ بن سلام رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کسی ایک کے لئے

مَا عَلٰى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدَ أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔

کیا قباحت ہے کہ وہ دو کپڑے بنا لے جمعہ کے دن کے لئے اپنے کاروبار کے کپڑوں کے علاوہ۔ روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے۔اور روایت کیا اس کو مالک نے یحییٰ بن سعید سے۔

۱۳۰۸/۱۰ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

سمرہؓ بن جندب سے روایت ہے۔انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔خطبہ کے وقت حاضر ہوؤ۔ اور امام کے قریب بیٹھو۔کیونکہ آدمی ہمیشہ دور رہتا ہے یہاں تک کہ پیچھے رہے گا جنت میں اگرچہ اس میں داخل ہو (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۳۰۹/۱۱ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا إِلٰى جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔)

معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے۔ کہا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن جو شخص لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتا ہے وہ جہنم کیطرف پل بنایا جائے گا۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۱۰/۱۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

معاذ بن انس رضہ سے روایت ہے۔ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن جس وقت امام خطبہ دے رہا ہو گوٹھ مارنے سے منع فرمایا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے۔

۱۳۱۱/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا جمعہ کے دن اونگھے اپنی جگہ بدل ڈالے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۳۱۲/۱۴ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّقْعَدِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ قِيْلَ لِنَافِعٍ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نافع رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابن عمر رضہ سے سُنا فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے اس بات سے کہ ایک آدمی دوسرے کو اسکی جگہ سے اٹھائے اور خود بیٹھ جائے نافع رضہ کے لئے کہا گیا جمعہ میں کہا جمعہ میں بھی اور اس کے علاوہ بھی۔ (متفق علیہ)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۱۳۱۳/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذٰلِكَ حَظُّهٗ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ اِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَّسُكُوْتٍ وَّلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَّذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں تین شخص حاضر ہوتے ہیں ایک شخص بے فائدہ کلام کے ساتھ حاضر ہوتا ہے پس وُہ اس کا حصہ ہے اور ایک آدمی دعا کے ساتھ حاضر ہوتا ہے پس وُہ شخص ہے کہ اُس نے دعا مانگی اگر اللہ تعالےٰ چاہے اس کو دے اگر چاہے نہ دے۔ اور ایک آدمی جمعہ کو حاضر ہوتا ہے خاموشی اور سکوت کے ساتھ کسی مسلمان کی گردن نہ پھلانگے کسی کو تکلیف نہ دے یہ جمعہ اس کا کفارہ ہے اس جمعہ تک جو اس کے ساتھ متصل ہے اور تین دن زائد کا اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو شخص ایک نیکی کرے اس کے لئے دس گنا ثواب ہے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۳۱۴/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا وَّالَّذِيْ يَقُوْلُ لَهٗ اَنْصِتْ لَيْسَ لَهٗ جُمُعَةٌ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابن عباس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن کلام کی جبکہ امام خطبہ دے رہا ہے وہ گدھے کی مانند ہے جو کتابیں اٹھاتا ہے اور جو شخص اُس کو کہے کہ چُپ رہ اس کو جمعہ کا ثواب نہیں (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

1315/17 وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُمُعَةٍ مِّنَ الْجُمَعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَّمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُّتَّصِلًا ۔

عبید بن السبّاق سے مرسل روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید ٹھہرایا ہے پس نہاؤ اور جس کے پاس خوشبو ہو اس کو ضرر نہیں کہ اس کو لگالے اور لازم ہے تم پر مسواک ۔
(روایت کیا ہے اس کو مالک نے اور روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے اس سے اور ابن عباس رض سے متصل)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

1316/18 وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِّنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهٗ طِيْبٌ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔

براء سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں پر لازم ہے کہ جمعہ کے دن غسل کریں اور ان کا ایک اپنے اہل کی خوشبو سے لگائے اگر خوشبو نہ ہو تو پانی اس کے لئے خوشبو ہے ۔
(روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلٰوةِ

خطبہ اور نماز جمعہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

1317/1 عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انس رض سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ پڑھتے جس وقت سورج ڈھلتا (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

1318/2 وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سہل بن سعد رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نہ قیلولہ کرتے تھے اور نہ اوّل روز کا کھانا کھاتے تھے مگر جمعہ پڑھنے کے بعد ۔ (متفق علیہ)

1319/3 وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

انس رض سے روایت ہے ۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

علیہ وسلم جس وقت سردی شدت کی ہوتی نماز جلد پڑھ لیتے اور جب گرمی سخت ہوتی تو نماز دیر سے پڑھتے یعنی جمعہ کی نماز (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے

١٣٢٠ / ٤ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهٗ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سائب بن یزید رض سے روایت ہے انہوں نے کہا جمعہ کی اذان اوّل اس وقت ہوتی جس وقت ممبر پر امام بیٹھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کے زمانہ میں جب حضرت عثمان رض خلیفہ ہوئے اور لوگ زیادہ ہوگئے انہوں نے تیسری اذان زوراء پر زائد کردی (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے

١٣٢١ / ٥ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابر رض بن سمرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے تھے اُن کے درمیان بیٹھتے قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے آپ کی نماز بھی اوسط درجہ کی ہوتی اور خطبہ بھی اوسط درجہ کا تھا (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

١٣٢٢ / ٦ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مِنْ فِقْهِهٖ فَأَطِيلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمار رض سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے آدمی کا نماز لمبی پڑھنا اور خطبہ مختصر کرنا اس کی دانائی کی علامت ہے پس نماز دراز کرو اور خطبہ کو تاہ کرو تحقیق بعض بیان سحر ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

١٣٢٣ / ٧ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰى كَأَنَّهٗ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَّقُولُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ

جابر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت خطبہ فرماتے آپ کی آنکھیں سُرخ ہو جاتیں آواز بلند ہوتی اور غصہ سخت ہوتا گویا آپ ڈرانے والے ہیں لشکر سے کہ کہتا ہے کہ وہ لشکر تم کو صبح لوٹ لے گا یا شام کو لوٹے گا اور فرماتے میں اور قیامت ساتھ ساتھ اس طرح بھیجے

كَهَاتَيْنِ وَيَقْرِنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گئے ہیں اپنی دونوں انگلیاں ملاتے یعنی شہادت کی انگلی اور وسطیٰ انگلی کو (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۳۲۴/۸ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یعلی بن امیہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا منبر پر پڑھ رہے تھے ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک ۔ (متفق علیہ)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۲۵/۹ وَعَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اِلَّا عَنْ لِّسَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سورۃ ق والقرآن المجید نہیں سیکھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ہر جمعہ کو منبر پر پڑھتے جس وقت لوگوں کو خطبہ دیتے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۲۶/۱۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمرو بن حارث سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی اس کے دونوں سرے آپ نے اپنے کندھوں کے درمیان چھوڑے تھے یہ دن جمعہ کا تھا (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۳۲۷/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ خطبہ دے رہے تھے جس وقت ایک تمہارا جمعہ کے لئے آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو دو رکعتیں پڑھے اور اُن کو ہلکا پڑھے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۳۲۸/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز کی ایک رکعت پالیتا ہے ساتھ امام کے پس اُس نے نماز پالی (متفق علیہ)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۳۲۹/۱۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ کَانَ یَجْلِسُ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰی یَفْرُغَ اَرَاہُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ ثُمَّ یَجْلِسُ وَلَا یَتَکَلَّمُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے جس وقت منبر پر چڑھتے بیٹھ جاتے یہاں تک کہ فارغ ہوتا میرا خیال ہے کہ مؤذن پھر کھڑے ہوتے پس خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے اور کلام نہ کرتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۳۳۰/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰی عَلَی الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاہُ بِوُجُوْھِنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ وَھُوَ ضَعِیْفٌ ذَاھِبُ الْحَدِیْثِ

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت منبر پر بیٹھتے ہم اپنا منہ آپؐ کی طرف کر لیتے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے۔ اور کہا یہ حدیث ہے ہم اس کو نہیں پہچانتے مگر محمد بن فضل کی روایت سے اور وہ ضعیف ہے حدیث بھول جانے والا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۳۳۱/۱۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ یَجْلِسُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاَکَ اَنَّہٗ کَانَ یَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ کَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰہِ صَلَّیْتُ مَعَہٗ اَکْثَرَ مِنْ اَلْفَیْ صَلٰوۃٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ بن سمرۃ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ دیتے جو تجھ کو بتلائے کہ آپؐ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اُس نے جھوٹ بولا پس قسم ہے اللہ کی میں نے دو ہزار سے زیادہ نمازیں آپؐ کے ساتھ پڑھی ہیں۔ روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۳۳۲/۱۶ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّہٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اُمِّ الْحَکَمِ یَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا الْخَبِیْثِ یَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰہُ

کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوا اور عبدالرحمٰن بن اُم حکم بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا اُس نے کہا اس خبیث کی طرف دیکھو بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جس وقت دیکھتے ہیں

تَعَالٰی وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا نِ انْفَضُّوْآ اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

تجارت یا کھیل دوڑتے ہیں اس کی طرف اور آپ کو کھڑے ہوئے چھوڑ جاتے ہیں (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۳۳۳/۱۷ وَعَنْ عُمَارَۃَ بْنِ رُوَیْبَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَی الْمِنْبَرِ رَافِعًا یَدَیْہِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰہُ ھَاتَیْنِ الْیَدَیْنِ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَزِیْدُ عَلٰٓی اَنْ یَّقُوْلَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہِ الْمُسَبِّحَۃِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے اس نے بشر بن مروان کو دیکھا منبر پر دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے کہا اللہ تعالےٰ ان دونوں ہاتھوں کو بُرا کرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ اس طرح اشارہ سے زیادہ نہیں کرتے تھے۔ یہ کہہ کر عمارہؓ نے اپنی شہادت کی اُنگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۳۳۴/۱۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ عَلَی الْمِنْبَرِ قَالَ اجْلِسُوْا فَسَمِعَ ذٰلِکَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے صحابہ کرام کو فرمایا بیٹھ جاؤ ابن مسعودؓ نے اس کو مسجد کے دروازے کے پاس سُنا وُہ وہیں بیٹھ گئے جب اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا آپؐ نے فرمایا۔ اے عبداللہ بن مسعودؓ آؤ۔ (روایت کیا اس کو ابوداود نے)

۱۳۳۵/۱۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَۃً فَلْیُصَلِّ اِلَیْھَآ اُخْرٰی وَمَنْ فَاتَتْہُ الرَّکْعَتَانِ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا اَوْ قَالَ الظُّھْرَ۔ (رَوَاہُ الدَّارُ قُطْنِیُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پا لے پس چاہئے کہ اس کے ساتھ ایک اور ملا لے اور جس کی دونوں رکعتیں رہ جائیں وہ چار رکعت پڑھے یا آپؐ نے فرمایا ظہر پڑھے (روایت کیا ہے اس کو دارقطنی نے)

بَابُ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۳۳۶ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَھُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا فَقَامَتْ طَآئِفَۃٌ مَّعَہٗ وَاَقْبَلَتْ طَآئِفَۃٌ عَلَی الْعَدُوِّ وَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَّعَہٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَکَانَ الطَّآئِفَۃِ الَّتِیْ لَمْ تُصَلِّ فَجَآءُوْا فَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھِمْ رَکْعَۃً وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ فَرَکَعَ لِنَفْسِہٖ رَکْعَۃً وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَرَوٰی نَافِعٌ نَّحْوَہٗ وَزَادَ فَاِنْ کَانَ خَوْفٌ ھُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِکَ صَلَّوْا رِجَالًا قِیَامًا عَلٰی اَقْدَامِھِمْ اَوْ رُکْبَانًا مُّسْتَقْبِلِی الْقِبْلَۃِ اَوْ غَیْرَ مُسْتَقْبِلِیْھَا قَالَ نَافِعٌ لَّا اُرٰی ابْنَ عُمَرَ ذَکَرَ ذٰلِکَ اِلَّا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

سالم بن عبداللہ بن عمرؓ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا نجد کی طرف ہم نے دشمن کا مقابلہ کیا اور اُن کے سامنے صف باندھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہم کو نماز پڑھواتے تھے ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دشمن کی طرف متوجہ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ جو آپ کے ساتھ تھے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کئے پھر وُہ اس جماعت کی طرف پھرے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی وُہ آئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ ایک رکوع کیا اور دو سجدے پھر آپ نے سلام پھیرا اُن میں سے ہر ایک نے ایک رکوع اور دو سجدے کئے اور نافع نے اس کی مانند روایت کی ہے اور زیادہ بیان کیا کہ اگر خوف زیادہ ہو نماز پڑھیں پیادہ اپنے قدموں پر کھڑے یا سوار منہ قبلہ کیطرف ہوں یا نہ ہوں نافعؒ نے کہا میں نہیں گمان کرتا مگر ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۳۳۷ وَعَنْ یَّزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ ابْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

یزید بن رومان نے صالح بن خوات سے اور وہ ایک ایسے شخص سے روایت کرتا ہے جس نے ذات الرقاع کے دن

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ وِّجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَّاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَّاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيْقٍ اٰخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

خوف کی نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی کہ ایک جماعت نے آپ کے ساتھ صف باندھی اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ میں چلی گئی پھر آپؐ نے ایک رکعت ان کو پڑھائی آپ کھڑے رہے اور انہوں نے پوری نماز پڑھ لی پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے مقابل جاکر صف باندھ لی اور دوسری جماعت آگئی آپؐ نے اُن کو ایک رکعت پڑھائی جو آپؐ کی نماز سے باقی رہ گئی تھی پھر آپؐ بیٹھے رہے اور انہوں نے کھڑے ہوکر ایک رکعت اور پڑھ لی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا متفق علیہ اور بخاری نے ایک دوسری سند سے اس حدیث کو بیان کیا ہے جو اس طرح ہے عن القاسم عن صالح بن خوات عن سهل بن ابی حثمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۱۳۳۸/۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَاَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهٗ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم آئے جب ہم ذات الرقاع پہنچے انہوں نے کہا جب ہم کسی سایہ دار درخت کے پاس سے گزرتے ہم اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چھوڑ دیتے جابرؓ نے کہا ایک مشرک آدمی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پکڑ لی اس کو میان سے کھینچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہنے لگا کیا مجھ سے ڈرتے ہو آپؐ نے فرمایا نہیں کہا کون بچائے گا تم کو مجھ سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ سے مجھے بچائے گا جابرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے اس کو ڈرایا اس نے تلوار میان میں ڈال لی اور اس کو لٹکا دیا کہا نماز کی اذان کہی گئی آپؐ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَّلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایک جماعت کو دو رکعت پڑھائیں۔ وہ جماعت پیچھے ہٹ گئی اور دوسری جماعت کو دو رکعت پڑھائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعت ہو گئیں اور لوگوں کی دو رکعتیں۔ (متفق علیہ)

۱۳۳۹ وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ ثُمَّ قَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ الَّذِيْ كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اسی (جابرؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صلوٰۃ خوف پڑھائی ہم نے آپؐ کے پیچھے دو صفیں باندھیں۔ اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی۔ اور ہم سب نے تکبیر کہی۔ پھر آپؐ نے رکوع کیا۔ اور ہم نے رکوع کیا پھر آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا۔ اور ہم نے سر اٹھایا۔ پھر آپؐ سجدہ کے لئے جھکے اور وہ صف جو آپؐ کے پاس تھی اور پچھلی صف دشمن کے مقابل کھڑی رہی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ پورا کر لیا۔ اور وہ صف جو آپ کے قریب تھی کھڑی ہوئی پچھلی صف سجدے کے لئے جھکی پھر کھڑے ہوئے۔ پھر پچھلی صف آگے بڑھی۔ اور اگلی صف پیچھے ہٹ گئی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا۔ اور ہم سب نے رکوع کیا پھر آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا۔ اور ہم سب نے اٹھایا۔ پھر آپؐ سجدہ کے لئے جھکے۔ اور وہ صف جو آپؐ کے پاس تھی۔ اور وہ پہلی رکعت میں پیچھے تھی۔ اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سے فارغ ہوئے۔ اور وہ صف جو آپؐ کے نزدیک تھی پچھلی صف سجدہ کے لئے جھکی پھر انہوں نے سجدہ کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ اور ہم سب نے سلام پھیرا۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ اِنْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِیْعًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۳۴۰ / ۵ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فِی الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلّٰی بِطَائِفَةٍ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ اُخْرٰی فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطن نخل میں خوف کے وقت لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ ایک جماعت کو دو رکعت پڑھائیں۔ پھر سلام پھیر دیا پھر دوسری جماعت آئی ان کو دو رکعت پڑھائیں۔ پس سلام پھیر دیا۔ (روایت کیا ہے اس کو شرح السنہ میں)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۳۴۱ / ۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَیْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةٌ هِیَ اَحَبُّ اِلَیْهِمْ مِّنْ اٰبَائِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ وَهِیَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَکُمْ فَتَمِیْلُوْا عَلَیْهِمْ مَیْلَةً وَّاحِدَةً وَّاَنَّ جِبْرِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَیْنِ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ اُخْرٰی وَرَاءَهُمْ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَتَکُوْنُ لَهُمْ رَکْعَةٌ وَّلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضجنان اور عسفان کے درمیان اُترے۔ مشرکوں نے کہا، مسلمانوں کی یہ نماز ہے وہ اُن کو اُن کے باپوں اور بیٹوں سے زیادہ محبوب ہے اور وہ عصر کی نماز ہے۔ پس اپنے امر کا قصد کرو اور ان پر یک وقت حملہ کر دو۔ اور حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ کو حکم دیا۔ کہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دو حصوں میں تقسیم کریں۔ ایک جماعت کو نماز پڑھاویں اور دوسری جماعت اُن کے پیچھے کھڑی رہے اور چاہئے کہ پکڑیں اپنا بچاؤ اور ہتھیار اپنے۔ پس ان کی ایک ایک رکعت ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوں گی۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور نسائی نے)

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ

عیدین کی نماز کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۳۴۲ / ۱ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلٰى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر اور عید قربان کے دن عیدگاہ کی طرف نکلتے سب سے پہلے نماز پڑھتے پھر پھرتے لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے ہوتے ان کو نصیحت کرتے اور وصیت کرتے اُن کو اور حکم فرماتے اگر کوئی لشکر بھیجنا چاہتے بھیجتے یا کسی چیز کا حکم فرمانا ہوتا۔ حکم فرماتے پھر واپس آتے۔ (متفق علیہ)

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

۱۳۴۳ / ۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابر بن سمرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز پڑھی نہ ایک بار نہ دو بار بغیر اذان اور تکبیر کے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۳۴۴ / ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضہ اور حضرت عمر رضہ عیدین خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے (متفق علیہ)

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

۱۳۴۵ / ۴ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ قَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَتٰى

ابن عباس رضہ سے سوال کیا گیا کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ہے اُس نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عید کی نماز پڑھی پھر خطبہ دیا اور اذان اور تکبیر کا ذکر نہیں کیا پھر آپ عورتوں کے پاس آئے ان کو نصیحت کی اور احکام دین یاد دلائے

النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يُهْوِيْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ يَدْفَعْنَ اِلٰى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور اُن کو صدقہ کا حکم دیا میں نے ان کو دیکھا کہ اپنے کانوں اور گلوں کیطرف ہاتھ دراز کئے حضرت بلال رض کو دیتی تھیں پھر آپ اور بلال رض گھر کی طرف چلے گئے۔ (متفق علیہ)

۱۳۴۶/۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عباس رض سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر کی نماز دو رکعت پڑھی نہ اُن سے پہلے اور نہ بعد کچھ پڑھا۔ (متفق علیہ)

۱۳۴۷/۶ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُّصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدٰنَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُمّ عطیہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم کو حکم دیا گیا کہ ہم حیض والی عورتوں کو اور پردہ والیوں کو نکالیں وہ مسلمانوں کی جماعت میں حاضر ہوں اور اُن کی دعامیں اور حیض والیاں اپنے مصلے سے علیحدہ رہیں ایک عورت نے کہا اے اللہ تعالے کے رسول ہم میں سے اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو آپ نے فرمایا اس کے ساتھ والی اپنی چادر سے اڑھا دے۔ (متفق علیہ)

۱۳۴۸/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ يَّا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّهٰذَا

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا بیشک حضرت ابوبکر رض اس کے پاس آئے ان کے پاس دو چھوکریاں تھیں منیٰ کے دنوں دف بجاتی تھیں ایک روایت میں ہے گاتی تھیں جو انصار نے کہا بُعاث کے دن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا ڈھانکے ہوئے تھے حضرت ابوبکر صدیق رض نے اُن کو ڈانٹا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا آپ نے فرمایا اے ابوبکر رض ان کو چھوڑ دے کیونکہ یہ عید کے دن ہیں ایک روایت میں ہے اے ابوبکر رض بیشک ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ (متفق علیہ)

عِیْدُنَا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۱۳۴۹/۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَغْدُوْا یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَاْکُلَ تَمَرَاتٍ وَّیَاْکُلُھُنَّ وِتْرًا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عید گاہ کو نہ جاتے یہاں تک کہ کھجوریں کھاتے اور طاق کھجوریں کھاتے (روایت کیا بخاری نے اس کو)

۱۳۵۰/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدٍ خَالَفَ الطَّرِیْقَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کا دن ہوتا راہ میں مخالفت کرتے (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۳۵۱/۱۰ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِہٖ فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا اَنْ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ نُّصَلِّیَ فَاِنَّمَا ھُوَ شَاۃُ لَحْمٍ عَجَّلَہٗ لِاَھْلِہٖ لَیْسَ مِنَ النُّسُکِ فِیْ شَیْءٍ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

براء سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ فرمایا سب سے پہلی چیز جس کو ہم شروع کریں گے یہ کہ ہم نماز پڑھیں گے پھر لوٹ آئیں گے پس قربانی کریں گے جس شخص نے یہ کیا تحقیق ہماری سنت کو پہنچا اور جس نے نماز عید سے پہلے ذبح کیا سوائے اس کے نہیں وہ بکری کا گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے جلدی ذبح کر دی ہے اس کا قربانی سے کچھ حصہ نہیں ہے (متفق علیہ)

۱۳۵۲/۱۱ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْبَجَلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَلْیَذْبَحْ مَکَانَھَا اُخْرٰی وَمَنْ لَّمْ یَذْبَحْ حَتّٰی صَلَّیْنَا فَلْیَذْبَحْ عَلَی اسْمِ اللّٰہِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

جندب بن عبداللہ بجلی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عید کی نماز سے پہلے ذبح کرے اس کی جگہ ایک دوسرا ذبح کرے اور جس نے ذبح نہ کیا یہاں تک کہ ہم نے نماز پڑھی پس چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کرے۔ (متفق علیہ)

۱۳۵۳/۱۲ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یَذْبَحُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَقَدْ تَمَّ نُسُکُہٗ وَاَصَابَ سُنَّۃَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ اپنے لئے ذبح کرتا ہے جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کی قربانی پوری ہوئی اور مسلمانوں کی سنت پالی۔ (متفق علیہ)

١٣٥٤/١٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عمر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں ذبح اور نحر کرتے۔ (روایت کیاہے اس کو بخاری نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

١٣٥٥/١٤ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

انس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور اُن کے دو دن تھے جن میں وہ کھیلتے تھے آپ نے فرمایا یہ دو دن کیسے ہیں تو انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں ہم ان دو دنوں میں کھیلا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے بدلہ میں تمہیں دو دن بہتر عطا فرمائے ہیں عید قربان کا اور عید فطر کا (روایت کیاہے اس کو ابوداؤد نے)

١٣٥٦/١٥ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

بریدہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن باہر نہیں نکلتے تھے یہاں تک کہ کھالیتے اور قربانی کے دن نہ کھاتے یہاں تک کہ نماز پڑھ لیتے (روایت کیاہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے)

١٣٥٧/١٦ وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

کثیر بن عبداللہ اپنے باپ سے اس نے کثیر کے دادا سے روایت بیان کی ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں قرأت سے پہلے اور دوسری میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے کہا کرتے تھے۔ (روایت کیاہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے)

١٣٥٨/١٧ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُّرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَبَّرُوْا فِي الْعِيْدَيْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ

جعفر بن محمد سے مرسل روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضہ اور حضرت عمر رضہ دونوں عیدوں اور نماز استسقاء میں سات اور پانچ تکبیریں کہتے اور خطبہ سے

سَبْعًا وَّخَمْسًا وَّصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوْا بِالْقِرَآءَةِ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

پہلے نماز پڑھتے اور قرأت بلند آواز سے کرتے (روایت کیا ہے اس کو شافعی نے)

۱۳۵۹/۱۸ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مُوْسٰى وَحُذَيْفَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا تَكْبِيْرَهٗ عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابو موسیٰ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر میں تکبیریں کیسے کہا کرتے تھے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا جنازے کی طرح چار تکبیریں کہتے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۳۶۰/۱۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عید کے دن کمان پکڑائی گئی آپ نے اس پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۳۶۱/۲۰ وَعَنْ عَطَاءٍ مُّرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلٰى عَنَزَتِهٖ اِعْتِمَادًا۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

عطاء سے مرسلاً روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے تو اپنے نیزے پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے (روایت کیا ہے اس کو شافعی نے)

۱۳۶۲/۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُّ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَمَضٰى اِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا عید کے دن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا آپ نے خطبہ سے پہلے نماز شروع کی بغیر اذان اور تکبیر کے جس وقت آپ نماز سے فارغ ہوئے کھڑے ہوئے بلال رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور اس کی تعریف کی اور لوگوں کو نصیحت کی اور یاد دلایا اور اپنی اطاعت پر اُن کو رغبت دلائی پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے ان کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کا حکم دیا ان کو نصیحت کی اور اللہ کا عذاب وثواب اُن کو یاد دلایا (روایت کیا ہے اس کو نسائی نے)

۱۳۶۳/۲۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ یَوْمَ الْعِیْدِ فِیْ طَرِیْقٍ رَّجَعَ فِیْ غَیْرِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن نکلتے کسی راستہ میں واپس اس کے علاوہ کسی دوسرے راستہ سے آتے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی اور دارمی نے)

۱۳۶۴/۲۳ وَعَنْهُ اَنَّهٗ اَصَابَهُمْ مَّطَرٌ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِیْدِ فِی الْمَسْجِدِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

اسی (ابوہریرہ رضؓ) سے روایت ہے ایک مرتبہ عید کے دن صحابہ کو مینہ پہنچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عید کی نماز مسجد میں پڑھائی (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

۱۳۶۵/۲۴ وَعَنْ اَبِی الْحُوَیْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ وَّهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰى وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ)

ابوالحویرث رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو ابن حزم کو لکھا جب وہ نجران میں تھے کہ عید قربان (کی نماز) میں جلدی کریں اور عید الفطر (کی نماز) میں تاخیر کریں اور لوگوں کو نصیحت کریں (روایت کیا اس کو شافعیؒ نے)

۱۳۶۶/۲۵ وَعَنْ اَبِیْ عُمَیْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَّهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَكْبًا جَاءُوْا اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَشْهَدُوْنَ اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمْ اَنْ یُّفْطِرُوْا وَاِذَا اَصْبَحُوْا اَنْ یَّغْدُوْا اِلٰى مُصَلَّاهُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

ابوعمیر رضؓ بن انس اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی چچاؤں سے روایت کرتے ہیں کہ ایک قافلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ گواہی دیتے تھے کہ انہوں نے عید کا چاند کل دیکھا تھا آپ صلعم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ روزہ افطار کریں اور جب صبح کریں تو اپنی عیدگاہ کی طرف جائیں (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۳۶۷/۲۶ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا لَمْ یَكُنْ یُّؤَذَّنُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا یَوْمَ الْاَضْحٰى ثُمَّ سَاَلْتُهٗ یَعْنِیْ عَطَاءً

ابن جریج رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھ کو عطاؒ نے ابن عباس رضؓ اور جابر بن عبداللہ سے بیان کیا ان دونوں نے کہا عید فطر اور عید قربان کے دن نہ اذان کہی جاتی (اور نہ تکبیر) پھر میں کچھ مدت بعد عطاء کو ملا اور اس کے متعلق

بَعْدَ حِيْنٍ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَنِيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ لَّا اَذَانَ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَاۤءَ وَلَا شَيْءَ وَلَا نِدَاۤءَ يَوْمَئِذٍ وَّلَا اِقَامَةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پوچھا عطاء نے مجھ کو خبر دی کہا مجھ کو جابر بن عبداللہ نے خبر دی عید فطر کے دن نماز کے لئے نہ اذان تھی جس وقت امام نکلتا اور نہ امام کے نکلنے کے بعد اور نہ تکبیر ہے اور نہ پکارنا اور نہ کچھ اور نہ آواز اور نہ تکبیر (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

١٣٦٨/٢٧ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَاُ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلّٰى صَلٰوتَهٗ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ مُصَلَّاهُمْ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهٗ لِلنَّاسِ اَوْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا وَكَانَ اَكْثَرَ مَنْ يَّتَصَدَّقُ النِّسَاۤءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَّرْوَانَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى فَاِذَا كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا مِّنْ طِيْنٍ وَّلَبِنٍ فَاِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِيْ يَدَهٗ كَاَنَّهٗ يَجُرُّنِيْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّهٗ نَحْوَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ قُلْتُ اَيْنَ الْاِبْتِدَاۤءُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَاْتُوْنَ بِخَيْرٍ مِّمَّا

ابوسعید خدری رض سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر کے دن نکلتے تھے نماز شروع کرتے جس وقت نماز پڑھ لیتے کھڑے ہوتے پس لوگوں پر متوجہ ہوتے اور وہ اپنی اپنی نماز کی جگہ بیٹھے ہوتے پس اگر ہوتی آپ کو لشکر بھیجنے کی حاجت لوگوں کے لئے ذکر کرتے یا اس کے علاوہ کوئی اور حاجت ہوتی اس کا حکم دیتے اور فرمایا کرتے صدقہ کرو صدقہ کرو۔ صدقہ کرو اور زیادہ صدقہ کرنے والی عورتیں ہوتیں پھر واپس آتے اسی طرح امر رہا یہاں تک کہ مروان بن حکم مدینہ کا گورنر بنا میں مروان کا ہاتھ پکڑے ہوئے نکلا ہم عیدگاہ پہنچے ناگہاں کثیر بن صلت نے مٹی اور اینٹ کا منبر بنایا ہوا تھا مروان مجھ سے اپنا ہاتھ کھینچتا تھا گویا وہ مجھ کو منبر کیطرف کھینچتا تھا اور میں اس کو نماز کی طرف کھینچتا تھا جب میں نے اس سے یہ بات دیکھی میں نے کہا نماز کے ساتھ ابتدا کرنا کہاں ہے کہنے لگا نہیں اے ابوسعیدؓ وہ چیز چھوڑ دی گئی ہے جو تو جانتا ہے میں نے کہا ہرگز نہیں اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے نہیں لاؤ گے تم بہتر اس چیز سے جو میں جانتا ہوں تین مرتبہ کہا پھر پھرے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

اَعۡلَمُ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ۔
(رَوَاہُ مُسۡلِمٌ)

بَابٌ فِی الْاُضْحِیَّۃِ
قربانی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ
پہلی فصل

۱۳۶۹/۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ذَبَحَہُمَا بِیَدِہٖ وَسَمّٰی وَکَبَّرَ قَالَ رَاَیْتُہٗ وَاضِعًا قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِہِمَا وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبوں کی قربانی کی دونوں ابلق سینگ دار تھے اپنے ہاتھ سے اُن کو ذبح کیا بسم اللہ پڑھی اور تکبیر کہی انس رضؓ نے کہا میں نے آپ کو اُن کے گلے پر پاؤں رکھے ہوئے دیکھا اور کہتے تھے بسم اللہ واللہ اکبر۔
(متفق علیہ)

۱۳۷۰/۲ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ یَطَاُ فِیْ سَوَادٍ وَّیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ وَّیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ فَاُتِیَ بِہٖ لِیُضَحِّیَ بِہٖ قَالَ یَا عَائِشَۃُ ھَلُمِّی الْمُدْیَۃَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِیْہَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَھَا وَاَخَذَ الْکَبْشَ فَاَضْجَعَہٗ ثُمَّ ذَبَحَہٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰی بِہٖ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سینگ دار دُنبہ لانے کا حکم دیا کہ سیاہی میں چلتا ہو سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو ایسا دنبہ آپ کے پاس لایا گیا تاکہ آپؐ اس کی قربانی کریں آپؐ نے فرمایا۔ اے عائشہ رضؓ چھری لاؤ پھر فرمایا اس کو تیز کرو پتھر پر رگڑ کر میں نے ایسا کیا پھر آپؐ نے اس کو پکڑا اور دنبہ کو پکڑا اور اس کو لٹایا اور ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا پھر فرمایا بسم اللہ اے اللہ قبول کر محمدؐ سے اور آلِ محمدؐ سے۔ اور محمدؐ کی امت سے پھر اس کی قربانی کی۔
(روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۳۷۱/۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّۃً اِلَّا اَنْ یَّعْسُرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَۃً مِّنَ الضَّاْنِ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

جابر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ذبح کرو مگر مُسنّہ کو مگر یہ کہ وہ تم پر مشکل ہو جائے پس ذبح کرو جذعہ دنبہ یا بھیڑ سے۔
(روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

١٣٧٢/۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَنِيْ جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِهٖ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بکریوں کا ایک ریوڑ دیا کہ آپ کے صحابہ میں تقسیم کریں قربانی کے لئے ایک بکری کا بچہ باقی رہ گیا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذکر کیا آپ نے فرمایا تو قربانی کر ساتھ اس کے۔ اور ایک روایت میں ہے میں نے کہا اے اللہ کے رسول مجھ کو ایک بھیڑ کا بچہ ملا ہے آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کر۔ (متفق علیہ)

١٣٧٣/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذبح اور نحر عیدگاہ میں کرتے تھے (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

١٣٧٤/٦ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاؤُدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ)

جابر رضؓ سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گائے سات کی طرف سے اور اونٹ بھی سات کی طرف سے کفایت کرتا ہے (روایت کیا ہے مسلم نے اور ابوداؤد نے اور لفظ ہیں واسطے اس کے)

١٣٧٥/٧ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا يَقْلِمَنَّ ظُفْرًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ مَّنْ رَّاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ذی الحجہ کا پہلا عشرہ داخل ہو اور بعض تمہارا قربانی کا ارادہ کرے وہ اپنے بال اور ناخن ذرا بھی نہ دور کرے اور ایک روایت میں ہے نہ بال کٹوائے نہ ناخن ترشوائے اور ایک روایت میں ہے جو ذوالحجہ کا چاند دیکھ لے اور قربانی کا ارادہ کرے پس نہ لے بال اپنے اور نہ ناخن اپنے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

١٣٧٦/٨ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی دن زیادہ محبوب نہیں جن میں عمل کرنا افضل ہو ان دس دنوں

اِلَی اللّٰہِ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْعَشْرَۃِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَیْءٍ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

سے صحابہ کرام نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ اور نہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا آپؐ نے فرمایا اور نہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا مگر وہ آدمی جو اپنی ذات اور مال لیکر جہاد کیطرف نکلا پھر اُن میں سے کسی چیز کے ساتھ نہ لوٹا۔ (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۳۷۷/۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ ذَبَحَ بِیَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ۔

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن دو دنبے سینگ دار ابلق اور خصی ذبح کئے جب ان کو قبلہ کے رُخ لٹایا آپؐ نے فرمایا میں اپنا منہ اس ذات کے لئے سامنے کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر یک طرفہ ہوں اور مَیں مشرکوں میں سے نہیں ہوں تحقیق میری نماز میری قربانی میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو رب ہے سب جہانوں کا اس کا کوئی شریک نہیں اور ساتھ اس کے مَیں حکم دیا گیا ہوں اور مَیں مسلمانوں میں سے ہوں اے اللہ یہ قربانی تیری ہی عطاء سے ہے اور تیرے لئے ہے محمدؐ اور اس کی امت کی طرف سے بسم اللہ واللہ اکبر۔ پھر ذبح کیا (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے ابن ماجہ نے اور دارمی نے) احمد، ابوداؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے اپنے ہاتھ مبارک سے اس کو ذبح کیا اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر اے اللہ یہ میری طرف سے ہے اور اس شخص کی طرف سے ہے جس نے میری امت میں سے قربانی نہیں کی

۱۳۷۸/۱۰ وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا یُّضَحِّیْ بِكَبْشَیْنِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ

حنش سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے علیؓ کو دیکھا وہ دو دنبوں کی قربانی کرتے ہیں مَیں نے اُسے کہا یہ کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت فرمائی

سَلَّمَ اَوْصَانِیْ اَنْ اُضَحِّیَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّیْ عَنْهُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَهٗ)

تھی۔ کہ میں آپ کیطرف سے بھی قربانی دوں میں آپکی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ (روایت کیا ابوداؤد نے اور ترمذی نے اس کی مانند)

۱۳۷۹ / ۱۱ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ اِلٰی قَوْلِهٖ وَالْاُذُنَ۔

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ کہ ہم قربانی کی آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں اور ہم اس جانور کو ذبح نہ کریں جس کا اگلی جانب سے کان کٹا ہوا ہو۔ اور نہ پچھلی طرف سے اور نہ جس کے کان چرے ہوئے ہوں۔ اور نہ جس کے کان گول یا دراز پھٹے ہوئے ہوں (روایت کیا ہے اس کو ترمذی ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے۔ اس نے یہ روایت والاذن تک روایت کی ہے۔

۱۳۸۰ / ۱۲ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّضَحِّیَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

اسی (علی رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ کہ ہم ٹوٹے ہوئے سینگ یا کٹے ہوئے کان والا جانور ذبح کریں۔ (روایت کیا ہے اسکو ابن ماجہ نے)

۱۳۸۱ / ۱۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰی مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

براء بن عازب رضؓ سے روایت ہے۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ کونسا جانور قربانی کے لائق نہیں۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ کہ چار جانور ہیں۔ لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو۔ اور دبلا جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

(روایت کیا ہے اس کو مالک نے اور احمد نے اور ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے)

۱۳۸۲ / ۱۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّیْ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَّنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ وَّيَاْكُلُ فِیْ سَوَادٍ وَّيَمْشِیْ فِیْ سَوَادٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ

ابو سعید رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دنبہ فربہ سینگ دار قربانی کرتے تھے۔ جو سیاہی میں دیکھتا۔ سیاہی میں کھاتا۔ اور سیاہی میں چلتا تھا۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے۔ اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے۔

مَاجَةَ)

۱۳۸۳/۱۵ وَعَنْ مُّجَاشِعٍ مِّنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّىْ مِمَّا يُوَفِّىْ مِنْهُ الثَّنِىُّ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

مجاشع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو بنو سلیم میں سے تھے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جذع کفایت کرتا ہے اس چیز سے جس سے کفایت کرے ثنی۔

(روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے)

۱۳۸۴/۱۶ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے جذع دنبے سے اچھا ہے قربانی میں۔

(روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۱۳۸۵/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِى الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَّفِى الْبَعِيْرِ عَشَرَةً

رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں عید قربان آگئی ہم گائے میں سات شریک ہوئے اور اُونٹ میں دس شریک ہوئے۔

(روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے)

۱۳۸۶/۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا

(رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی انسان نے قربانی کے دن کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کی طرف خون بہانے سے زیادہ محبوب ہو اور وُہ قیامت کے دن آئے گا اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت اور تحقیق خون قبول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے پہلے کہ زمین پر گرے پس اس کے ساتھ نفسوں کو خوش کرو (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے)

۱۳۸۷/۱۹ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ لَہٗ فِیْہَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّۃِ یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِّنْھَا بِصِیَامِ سَنَۃٍ وَّقِیَامُ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِّنْھَا بِقِیَامِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی دن زیادہ محبوب نہیں کہ اس میں عبادت کی جائے۔ دس دن ذی الحجہ سے اس کے ہر دن کا روزہ سال کے روزوں کے برابر ہوتا ہے۔ اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہوتا ہے۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا۔ اس کی سند ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

1388/20 عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ شَھِدْتُّ الْاَضْحٰی یَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَعْدُ اَنْ صَلّٰی وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا ھُوَ یَرٰی لَحْمَ اَضَاحِیَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ فَقَالَ مَنْ کَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ اَوْ نُصَلِّیَ فَلْیَذْبَحْ مَکَانَھَا اُخْرٰی وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ کَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ اَوْ نُصَلِّیَ فَلْیَذْبَحْ اُخْرٰی مَکَانَھَا وَمَنْ لَّمْ یَذْبَحْ فَلْیَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰہِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا عید قربان میں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا پس نہ تجاوز کیا آپ نے یہ کہ نماز پڑھی۔ اور اپنی نماز سے فارغ ہوئے۔ آپ نے قربانیوں کا گوشت دیکھا۔ کہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ذبح کی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی ذبح کی۔ یا فرمایا کہ ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے اس کی جگہ دوسرا جانور قربانی کرے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن نماز پڑھی پھر خطبہ دیا پھر قربانی ذبح کی اور فرمایا جس نے نماز پڑھنے سے پہلے یا فرمایا۔ اس سے پہلے کہ نماز پڑھیں ہم ذبح کیا ہے وہ اس کی جگہ اور ذبح کرے۔ اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ اللہ کے نام سے ذبح کرے۔ (متفق علیہ)

1389/21 وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اَلْاَضْحٰی یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ الْاَضْحٰی۔ رَوَاہُ مَالِکٌ وَّقَالَ بَلَغَنِیْ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ مِّثْلُہٗ۔

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیشک ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ قربانی کے دو دن ہیں۔ نحر کے دن کے بعد۔ (روایت کیا ہے اس کو مالک نے۔ اور کہا مجھ کو علی ابن ابی طالب سے اس کی مانند روایت پہنچی ہے)

۱۳۹۰/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ یُضَحِّیْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال ٹھہرے آپؐ ہر سال قربانی کرتے تھے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۱۳۹۱/۲۳ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذِہِ الْاَضَاحِیُّ قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِیْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ)

زید بن ارقمؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ یہ قربانی کیا ہے آپ نے فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے انہوں نے کہا ہمیں اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ اس سے کیا ثواب ملتا ہے آپؐ نے فرمایا ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے صحابہ کرام نے عرض کیا پس صوف کے متعلق کیا خیال ہے اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ آپؐ نے فرمایا ہر صوف کے ایک پشم کے بدلے ایک نیکی ہے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابن ماجہ نے)

بَابُ الْعَتِیْرَۃِ

عتیرہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۳۹۲/۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَۃَ قَالَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ نِتَاجٍ کَانَ یُنْتَجُ لَھُمْ کَانُوْا یَذْبَحُوْنَہٗ لِطَوَاغِیْتِھِمْ وَالْعَتِیْرَۃُ فِیْ رَجَبٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا اسلام میں فرع اور عتیرہ نہیں کہا فرع جانور کا پہلا بچہ جو کافروں کے ہاں پیدا ہوتا ہے وہ اُسے اپنے بتوں کے نام ذبح کرتے ہیں اور عتیرہ رجب میں ذبح کرتے ہیں۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۳۹۳/۲ عَنْ مِّخْنَفِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ کُنَّا وُقُوْفًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

مخنف بن سلیم سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم عرفات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ٹھہرے ہوئے تھے

وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً وَعَتِيرَةً هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَبُودَاوُدَ وَالْعَتِيرَةُ مَنْسُوخَةٌ۔

میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے اے لوگو ہر گھر والے پر سال میں قربانی واجب ہے اور عتیرہ اور تم جانتے ہو کہ عتیرہ کیا ہے یہ وہ ہے جس کا نام تم رجبیہ رکھتے ہو۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ضعیف ہے سند کے اعتبار سے ابوداؤد نے کہا عتیرہ منسوخ ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۳۹۴/۳ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحٰى عِيدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةً أُنْثٰى أَفَأُضَحِّي بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ یوم الاضحٰی کو عید ٹھہراؤں اس کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے عید مقرر کیا ہے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول خبر دو۔ اگر نہ پاؤں میں مگر منیحہ مادہ کیا میں اس کو قربانی کروں آپ نے فرمایا نہیں لیکن تو اپنے بال اور ناخن کٹوا لے اور لبیں ترشوا لے اور زیر ناف بال صاف کر لے یہ ہے تیری پوری قربانی اللہ تعالیٰ کے نزدیک (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے)

بَابُ صَلٰوةِ الْخُسُوفِ

نمازِ خسوف کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

۱۳۹۵/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا آپ نے ایک ندا کرنے والے کو بھیجا جو کہے الصلوۃ جامعۃ آپ آگے

جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِىْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا وَّلَا سَجَدْتُّ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بڑھے۔ چار رکوع کئے دو رکعت میں اور چار سجدے کئے حضرت عائشہ رضؓ نے کہا۔ میں نے کبھی کوئی رکوع اور سجدہ اس سے لمبا نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

۱۳۹۶/۲ وَعَنْهَا قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (حضرت عائشہ رضؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خسوف میں بلند آواز سے قرأت کی۔ (متفق علیہ)

۱۳۹۷/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا

عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ اور لوگوں نے بھی۔ آپؐ نے قیام لمبا فرمایا۔ سورۂ بقرہ پڑھنے کے قریب پھر آپ نے لمبا رکوع کیا۔ پھر آپ نے سر اٹھایا۔ اور لمبا قیام کیا۔ اور وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع کیا۔ اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اٹھایا پھر سجدہ کیا۔ پھر آپؐ کھڑے ہوئے۔ اور لمبا قیام کیا۔ اور وہ پہلے قیام سے ذرا کم تھا۔ پھر آپؐ نے لمبا رکوع کیا۔ اور وہ پہلے رکوع سے ذرا کم تھا۔ پھر آپؐ نے سر اُٹھایا۔ پھر آپؐ نے لمبا قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر آپ نے لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپؐ نے سر اٹھایا۔ پھر آپؐ نے سجدہ کیا۔ اور پھر پھرے نماز سے۔ اور سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ سورج اور چاند اللہ تعالٰے کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کے مرنے یا کسی کے پیدا ہونے سے اُن کو گرہن نہیں لگتا۔ جب تم دیکھو یہ۔ پس اللہ تعالٰے کو یاد کرو۔ صحابہ کرام نے کہا۔ اے اللہ تعالٰے کے رسولؐ! ہم نے آپؐ کو دیکھا ہے اپنی اس جگہ پر آپؐ نے کوئی چیز پکڑی ہے۔ پھر ہم نے آپؐ کو دیکھا۔ کہ پیچھے ہٹے۔ پس آپؐ نے فرمایا۔ میں

اللہ قَالُوا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَأَیْنَاکَ تَنَاوَلْتَ شَیْئًا فِیْ مَقَامِکَ ھٰذَا ثُمَّ رَأَیْنَاکَ تَکَعْکَعْتَ فَقَالَ اِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَنَّۃَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْھَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُہٗ لَاَکَلْتُمْ مِّنْہُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَرَأَیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَأَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُفْرِھِنَّ قِیْلَ یَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدٰھُنَّ الدَّھْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْکَ شَیْئًا قَالَتْ مَا رَأَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

نے جنت دیکھی میں نے ایک انگور کا خوشہ لینے کا قصد کیا اور اگر میں لے لیتا تم رہتی دنیا تک اس کو کھاتے اور میں نے دوزخ دیکھی ہے کبھی اس سے بڑھ کر ہولناک منظر میں نے نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا ہے کہ اس میں رہنے والی اکثر عورتیں ہیں۔ انہوں نے کہا کیوں اے اللہ تعالےٰ کے رسول؟ آپؐ نے فرمایا اُن کے کفر کی وجہ سے آپؐ سے کہا گیا کیا وہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کفر کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا خاوند کا کفران نعمت کرتی ہیں اور احسان کا کفران کرتی ہیں اگر اُن میں سے کسی کیطرف تو ایک مدت تک نیکی کرتا رہے پھر تجھ سے دیکھے کوئی مرضی کے خلاف چیز کہے گی کبھی میں نے تجھ سے نیکی نہیں دیکھی (بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

1398/4 وَعَنْ عَائِشَۃَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّقَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ فَاِذَا رَأَیْتُمْ ذٰلِکَ فَادْعُوا اللّٰہَ وَکَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰہِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ اَنْ یَّزْنِیَ عَبْدُہٗ اَوْ تَزْنِیَ اَمَتُہٗ یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے ابن عباس رضؓ کی حدیث کی مانند اور کہا حضرت عائشہ رضؓ نے پھر آپؐ نے سجدہ کیا پس لمبا سجدہ کیا پھر پھرے اور سورج روشن ہو گیا تھا پس آپؐ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثناء کہی پھر فرمایا بیشک سورج اور چاند اللہ تعالےٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے اور پیدا ہونے پر نہیں گہنتے جب دیکھو تم یہ پس اللہ تعالےٰ سے دعا کرو اور تکبیر پڑھو اور نماز پڑھو اور صدقہ کرو پھر آپؐ نے فرمایا اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔ کہ اس کا غلام یا اُس کی لونڈی زنا کرے اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں البتہ کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔ (متفق علیہ)

۱۳۹۹/۵ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزِعًا یَّخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ السَّاعَۃُ فَاَتَی الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی بِاَطْوَلِ قِیَامٍ وَّرُکُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَّا رَاَیْتُہٗ قَطُّ یَفْعَلُہٗ وَقَالَ ھٰذِہِ الْاٰیَاتُ الَّتِیْ یُرْسِلُ اللّٰہُ لَا تَکُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنْ یُّخَوِّفُ اللّٰہُ بِھَا عِبَادَہٗ فَاِذَا رَاَیْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِہٖ وَدُعَآئِہٖ وَاسْتِغْفَارِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابوموسیٰ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا سورج گھنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے کھڑے ہوئے ڈرتے تھے کہ قیامت نہ آجائے مسجد میں آئے نماز پڑھائی بڑے لمبے قیام اور رکوع اور سجود والی مَیں نے ایسی نماز پڑھتے کبھی آپؐ کو نہیں دیکھا اور فرمایا یہ نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو بھیجتا ہے کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتیں لیکن اسکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جس وقت تم اُن میں سے کوئی چیز دیکھو تو اس کے ذکر اور دُعا اور استغفار کیطرف پناہ ڈھونڈو (متفق علیہ)

۱۴۰۰/۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ سِتَّ رَکَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم فوت ہوئے آپؐ نے لوگوں کو چھ رکوع چار سجدوں کے ساتھ پڑھائے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۴۰۱/۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ کَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ فِیْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَّعَنْ عَلِیٍّ مِّثْلُ ذٰلِکَ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابن عباس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت سورج گھنا نماز پڑھائی آٹھ رکوع چار سجدوں کی حضرت علی رضہ سے بھی اس کی مثل روایت ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۴۰۲/۸ وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کُنْتُ اَرْتَمِیْ بِاَسْھُمٍ لِّیْ بِالْمَدِیْنَۃِ فِیْ حَیَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ کَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُھَا فَقُلْتُ

عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مَیں مدینہ منورہ میں تیر اندازی کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک میں اچانک سورج گرہن ہوا۔ مَیں نے تیر پھینک دیئے میں نے کہا اللہ کی قسم ضرور

وَاللهِ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ وَهُوَ قَآئِمٌ فِی الصَّلٰوةِ رَافِعٌ یَدَیْهِ فَجَعَلَ یُسَبِّحُ وَ یُهَلِّلُ وَیُكَبِّرُ وَیَحْمَدُ وَیَدْعُوْ حَتّٰی حُسِرَ عَنْهَا فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَءَ سُوْرَتَیْنِ وَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ۔

دیکھوں گا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سورج گرہن سے کیا کرتے ہیں انہوں نے کہا۔ میں آپ کے پاس آیا آپ نماز میں کھڑے تھے دونوں ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھے آپ نے سبحان اللہ، لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ کہنا شروع کیا اور دُعا مانگتے رہے یہاں تک کہ اندھیرا جاتا رہا جب اندھیرا دُور ہوا آپ نے پڑھیں دو سورتیں دو رکعتوں میں۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے اپنی صحیح میں عبد الرحمٰن بن سمرہ رض سے اسی طرح شرح السنۃ میں ہے اس سے مصابیح میں یہ روایت جابر بن سمرہ رض سے ہے)

⁂ ⁂ ⁂

۱۴۰۳/۹ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

اسماءؓ بنت ابی بکر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام آزاد کرنے کا حکم دیا کسوف شمس میں (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

⁂ ⁂ ⁂

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۴۰۴/۱۰ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

سمرہؓ بن جندب سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سورج گرہن کی نماز پڑھائی آپ کی آواز کو ہم نہیں سنتے تھے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے)

⁂ ⁂ ⁂

۱۴۰۵/۱۱ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِیْلَ لَهٗ تَسْجُدُ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

عکرمہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہا گیا ابن عباسؓ کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں بیوی فوت ہو گئی وہ سجدے میں گر گئے ان کے لئے کہا گیا اس وقت تو سجدہ کرتا ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس وقت تم کوئی نشانی دیکھو سجدہ کرو

إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا وَأَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کے فوت ہو جانے سے بڑھ کر اور کون سی نشانی ہو سکتی ہے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

1406/12 عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِّنَ الطِّوَالِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِّنَ الطِّوَالِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ حَتّٰى انْجَلٰى كُسُوْفُهَا (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

ابی بن کعبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا آپ نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور لمبی سورتوں میں سے ایک سورت پڑھی اور رکوع کئے پانچ اور دو سجدے کئے پھر دوسری رکعت کیطرف کھڑے ہوئے اور لمبی سورتوں میں سے ایک سورت پڑھی پھر رکوع کئے پانچ اور دو سجدے کئے پھر جیسے کہ تھے قبلہ رخ بیٹھے دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ اس کا کسوف جاتا رہا (روایت کیا ابوداؤد نے)

1407/13 وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَلَهٗ فِيْ أُخْرٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا مُّسْتَعْجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنْ عُظَمَاءِ

نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا آپ نے دو دو رکعت کر کے نماز پڑھنا شروع کی اور سورج کے متعلق پوچھتے تھے یہاں تک کہ سورج روشن ہوا (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے) اور نسائی کی ایک روایت میں ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جس وقت سورج گرہن ہو گیا تھا ہماری نماز کی طرح رکوع اور سجدہ کرتے تھے اس کی ایک دوسری روایت میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد کی طرف جلدی کرتے ہوئے نکلے اور سورج گہنا گیا تھا آپ نے نماز پڑھی حتیٰ کہ سورج روشن ہوا پھر فرمایا اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ سورج اور چاند کسی بڑے سردار کی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں اور بیشک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے مخلوق

أَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيْقَتَانِ مِنْ خَلْقِهٖ يُحْدِثُ اللّٰهُ فِيْ خَلْقِهٖ مَا شَاءَ فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ أَمْرًا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

ہیں اللہ تعالیٰ جو چاہے اپنی مخلوق میں تغیر پیدا فرمائے۔ ان دونوں میں سے جو گہنے۔ نماز پڑھو یہاں تک کہ کھل جائے یا پیدا کر دے اللہ تعالیٰ کوئی اور حکم۔ (روایت کیا ہے اس کو نسائی نے)

بَابٌ فِيْ سُجُوْدِ الشُّكْرِ

سجدۂ شکر کا بیان

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ وَالثَّالِثِ۔

یہ باب پہلی اور تیسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۴۰۸/۱ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهٗ أَمْرٌ سُرُوْرًا أَوْ يُسَرُّ بِهٖ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کوئی خوش کن امر پہنچتا سجدہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے۔

روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے۔ اور ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۴۰۹/۲ وَعَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مِّنَ النُّغَاشِيِّيْنَ فَخَرَّ سَاجِدًا۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مُرْسَلًا وَّفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ۔

ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بونوں میں سے ایک آدمی کو دیکھا۔ پس سجدہ میں گر پڑے۔ (روایت کیا ہے اس کو دارقطنی نے مرسل۔ اور شرح السنۃ میں مصابیح کے لفظ کے مطابق ہے

۱۴۱۰/۳ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے نکلے مدینہ منورہ جانا چاہتے تھے۔ جب ہم عزوزاء کے قریب ہوئے

كُنَّا قَرِيبًا مِّنْ عَزْوَرَاءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا قَالَ اِنِّي سَاَلْتُ رَبِّي وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِي فَاَعْطَانِي ثُلُثَ اُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِّرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِي فَسَاَلْتُ رَبِّي لِاُمَّتِي فَاَعْطَانِي ثُلُثَ اُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِّرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِي فَسَاَلْتُ رَبِّي لِاُمَّتِي فَاَعْطَانِي الثُّلُثَ الْاٰخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِّرَبِّي شُكْرًا۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ)

اُترے پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کیے اللہ تعالےٰ سے تھوڑی دیر دُعا مانگی پھر سجدہ میں گر پڑے سجدہ میں کافی دیر پڑے رہے پھر کھڑے ہوئے پھر تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے پھر سجدے میں گرے۔ کافی دیر تک سجدہ میں پڑے رہے پھر کھڑے ہوئے پھر تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے پھر سجدے میں گرے آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنی امت کے لئے اپنے رب سے دعا مانگی ہے اور شفاعت کی ہے مجھ کو تہائی امت دے دی پھر میں اپنے رب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر گیا پھر میں نے اپنا سر اُٹھایا اور اپنی امت کے لئے اپنے رب سے دُعا مانگی مجھ کو تہائی امت کی دے دی پھر میں اپنے رب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر گیا پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنی امت کے لئے اپنے رب سے دُعا مانگی مجھ کو تہائی اخیر بھی دے دی پھر میں شکریہ ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر گیا (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور احمد نے)

بَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۴۱۱/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیکر مینہ طلب کرنے کے لئے عید گاہ کی طرف روانہ ہوئے اُن کو دو رکعت نماز پڑھائی اُن میں قرأت بلند آواز سے کی قبلہ کی طرف منہ کیا دعا مانگتے تھے اپنے ہاتھ اٹھائے اپنی چادر پھیری جس وقت قبلہ کیطرف منہ کیا (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۱۴۱۲/۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علیہ وسلم کسی دعا میں دونوں ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے مگر استسقاء کی نماز میں آپ دونوں ہاتھ اُٹھاتے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی جاتی تھی (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۴۱۳/۳ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (انس رض) سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مینہ مانگا اور اپنے دونوں ہاتھوں کی پشتوں کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۴۱۴/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بارش دیکھتے آپ فرماتے اے اللہ خوب مینہ برسا نفع دینے والا (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۴۱۵/۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ حَتّٰى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ تھے کہ ہم کو بارش پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا جسم مبارک سے ہٹایا یہاں تک کہ اس کو بارش پہنچی ہم نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول اس طرح کیوں کیا ہے آپ نے فرمایا اس کا اپنے رب کے پاس سے آنے کا وقت ابھی نیا ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

۱۴۱۶/۶ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا

عبد اللہ بن زید رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے پس بارش طلب کی اور اپنی چادر پھیری جس وقت قبلہ کی طرف منہ کیا اس کا دایاں کونہ بائیں کندھے پر رکھا اور بایاں کونہ دائیں کندھے پر رکھا آپ پر سیاہ رنگ کی چادر تھی آپ نے اس کو نیچے سے پکڑنا چاہا کہ اس کو اوپر الٹ دیں جب آپ پر بھاری ہو گئی اپنے کندھوں پر اس کو الٹ دیا پھر اللہ

الله (رواه ابوداود)

تعالیٰ سے دُعا کی (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۴۱۷/۷ وعنه انه قال استسقى رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه خميصة له سوداء فاراد ان ياخذ اسفلها فيجعله اعلاها فلما ثقلت قلبها على عاتقيه. (رواه احمد وابوداود)

انہی (عبداللہ بن زیدؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش طلب کی آپ پر سیاہ رنگ کی چادر تھی آپ نے ارادہ فرمایا کہ اسکے نیچے کی جانب کو پکڑ کر اُوپر کی جانب کرلیں جس وقت بھاری محسوس ہوئی تو آپ نے اپنے دونوں کندھوں پر چادر اُلٹ دیں۔ (روایت کیا ہے ابوداؤد اور احمد نے)

۱۴۱۸/۸ وعن عمير مولى ابى اللحم انه راى النبى صلى الله عليه وسلم يستسقى عند احجار الزيت قريبا من الزوراء قائما يدعو يستسقى رافعا يديه قبل وجهه لا يجاوز بهما راسه. (رواه ابوداود وروى الترمذى والنسائى نحوه)

عمیر مولیٰ ابی اللحم سے روایت ہے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت کے قریب زوراء کے نزدیک استسقاء کرتے دیکھا دعا مانگتے تھے استسقاء کرتے تھے اُٹھانے والے تھے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ کے سامنے ان کو اپنے سر سے اُونچا نہ کرتے تھے۔
(روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی اور نسائی نے اس کی مانند)

۱۴۱۹/۹ وعن ابن عباس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يعنى فى الاستسقاء متبذلا متواضعا متخشعا متضرعا. (رواه الترمذى وابوداود والنسائى وابن ماجة)

ابن عباس رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لئے نکلے اس حال میں کہ زینت ترک کئے ہوئے تھے تواضع اختیار کئے ہوئے عاجزی کئے ہوئے زاری کرنے والے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے)

۱۴۲۰/۱۰ وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا استسقى قال اللهم اسق عبادك وبهيمتك وانشر رحمتك واحى بلدك الميت. (رواه مالك وابوداود)

عمرو بن شعیبؓ عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت استسقاء کرتے فرماتے اے اللہ اپنے بندوں کو اور اپنے جانوروں کو پانی پلا اور اپنی رحمت پھیلا اور زندہ کر اپنے مردہ شہر کو
(روایت کیا ہے اس کو مالک نے اور روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۴۲۱/۱۱ وعن جابر قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يواكى فقال

جابر رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہاتھ اُٹھاتے۔ پس کہتے اے اللہ

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ قَالَ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

ہم کو پلا مینہ کر فریاد رسی کرے اور انجام اچھا ہو ارزانی کرے نفع کرنے والا نہ ضرر کرنے والا جلدی آنے والا نہ دیر لگانے والا جابرؓ نے کہا چھا گیا ان پر ابر (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۴۲۲/۱۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِى الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِيْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرَّفْعَ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ اَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مینہ کے رک جانے کی شکایت کی آپ نے منبر کا حکم دیا پس رکھا گیا واسطے آپ کے عیدگاہ میں اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ کیا کہ اس میں نکلیں گے حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس وقت سورج کا کنارہ ظاہر ہوا پس آپ منبر پر بیٹھے تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کہی پھر آپ نے فرمایا تم نے اپنے شہروں میں قحط کی شکایت کی ہے اور مینہ کے وقت مقررہ سے دیر کرنے کی اور اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس کو پکارو اور تم سے وعدہ کیا ہے کہ تمہاری دعا قبول کرے گا پھر آپ نے فرمایا سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو عالموں کا پروردگار ہے بخشنے والا مہربان ہے جزاء کے دن کا مالک ہے نہیں کوئی معبود مگر وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے اے اللہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بے پرواہ ہے اور ہم فقیر ہیں ہم پر مینہ برسا اور اس چیز کو جو تو اتارے قوت اور ایک مدت تک فائدہ پہنچنے کا سبب بنا۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور نہ چھوڑے ہاتھ اٹھانا یہاں تک کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوئی پھر لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ پھیری اور الٹی کی یا پھیری چادر اپنی اور آپ اٹھانے والے تھے اپنے ہاتھوں کو پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور اترے

هُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

دو رکعتیں پڑھیں پھر اللہ تعالیٰ نے ایک ابر ظاہر کیا پھر گرجا اور چمکا پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مینہ برسا آپ اپنی مسجد تک نہ پہنچے تھے کہ نالے بہے جب لوگوں کو سائے کی طرف جلدی کرتے ہوئے دیکھا ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت (مبارک) ظاہر ہوئے پس آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور بیشک میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں (روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد نے)

⁂ ⁂ ⁂

۱۴۲۳/۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جس وقت لوگ خشک سالی میں مبتلا ہوتے استسقاء کرتے ساتھ عباس بن عبد المطلب کے پس کہتے اے اللہ ہم وسیلہ کرتے تھے تیری طرف اپنے نبی کے ساتھ تو ہم کو پلاتا تھا اب ہم وسیلہ کرتے ہیں تیری طرف اپنے نبی کے چچا سے پس ہم کو پلا کہا انس رضی اللہ عنہ نے مینہ برسائے جاتے (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۴۲۴/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَرَجَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَاِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَّافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيْبَ لَكُمْ مِّنْ اَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک نبی انبیاء میں سے لوگوں کو استسقاء کے لئے لے کر نکلا پس ناگہاں ایک چیونٹی کو دیکھا وہ اپنے پاؤں آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہے کہا واپس چلو اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعاء قبول کی گئی (روایت کیا ہے اس کو دارقطنی نے)

⁂ ⁂ ⁂

بَابٌ فِي الرِّيَاحِ

ہواؤں کابیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

١٤٢٥/١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عباس رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پروا ہوا کے ساتھ مدد دیا گیا ہوں اور عاد پچھوا کے ساتھ ہلاک کئے گئے۔ (متفق علیہ)

١٤٢٦/٢ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ فَكَانَ اِذَا رَاٰى غَيْمًا اَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ میں اُن کے کوا حلق کو دیکھوں۔ سوائے اس کے نہیں۔ کہ تبسم فرماتے تھے اور جس وقت ابر یا باؤ دیکھتے اس کا تغیر آپ کے چہرہ پر پہچانا جاتا۔ (متفق علیہ)

١٤٢٧/٣ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّهٗ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيَقُوْلُ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ رَحْمَةً. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب باؤ چلتی آپ فرماتے اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور بھلائی اس کی کہ اس میں ہے اور بھلائی اس چیز کی کہ اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے۔ اور میں اُس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کی بُرائی سے جو اس میں ہے اور برائی اس چیز کی کہ اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے اور جس وقت آسمان پر ابر ہوتا آپ کا رنگ متغیر ہو جاتا اور گھر سے باہر نکلتے پھر اندر آتے۔ اور پھر جاتے جس وقت مینہ برستا خوف واضطراب جاتا رہتا حضرت عائشہ رضہ نے یہ بات معلوم کی۔ آپ سے پوچھا۔ فرمایا اے عائشہؓ شاید کہ یہ ابر اسکی مانند ہو جیسے کہا قوم عاد نے اس کے حق میں جب دیکھا ابر سامنے آیا ان کے نالوں کے۔ کہا اس قوم نے یہ ابر ہے ہم پر برسے گا۔ ایک روایت میں ہے۔ جس وقت مینہ کو دیکھتے تو فرماتے۔ کہ اے اللہ! اس کو رحمت بنا۔ (متفق علیہ)

۱۴۲۸ ۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ اَلْاٰیَۃَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کے خزانے پانچ ہیں پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی بیشک اللہ تعالیٰ کے پاس ہے علم قیامت کا اور اُتارتا ہے بارش الآیۃ (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۴۲۹ ۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَتِ السَّنَۃُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰکِنَّ السَّنَۃَ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَیْئًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قحط شدید یہ نہیں ہے کہ تم برسائے نہ جاؤ لیکن قحط یہ ہے کہ تم برسائے جاؤ اور خوب برسائے جاؤ لیکن زمین کچھ نہ اُگاوے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۴۳۰ ۶ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرِّیْحُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ تَاْتِیْ بِالرَّحْمَۃِ وَبِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوْھَا وَسَلُوا اللّٰہَ مِنْ خَیْرِھَا وَعُوْذُوْا بِہٖ مِنْ شَرِّھَا۔ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو رحمت لاتی ہے اور عذاب بھی اس کو گالی نہ دو اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو (روایت کیا ہے اس کو شافعی نے اور ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات الکبیر میں)

۱۴۳۱ ۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّیْحَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنُوا الرِّیْحَ فَاِنَّھَا مَاْمُوْرَۃٌ وَّاِنَّہٗ مَنْ لَعَنَ شَیْئًا لَّیْسَ لَہٗ بِاَھْلٍ رَّجَعَتِ اللَّعْنَۃُ عَلَیْہِ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا پر لعنت کی آپؐ نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کہو کیونکہ وُہ امر کی گئی ہے اور جو شخص کسی پر لعنت کہے اور وُہ اس کا اہل نہ ہو لعنت اُس پر لوٹتی ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)

۱۴۳۲ ۸ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ

ابی بن کعبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّیْحَ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مَا تَکْرَھُوْنَ فَقُوْلُوا اللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِہٖ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِہٖ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا کو گالی نہ دو جس وقت تم دیکھو ایسی ہوا جس کو تم مکروہ سمجھتے ہو پس کہو اے اللہ ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور بھلائی اس چیز کی جس کے ساتھ امر کی گئی ہے اور ہم اس ہوا کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں اور برائی اس چیز کی جو اس میں ہے اور برائی اس چیز کی کہ امر کی گئی ہے اس کے ساتھ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۱۴۳۳ / ۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ھَبَّتْ رِیْحٌ قَطُّ اِلَّا جَثَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَقَالَ اللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَۃً وَّلَا تَجْعَلْھَا عَذَابًا اللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا وَّ اَرْسَلْنَا عَلَیْھِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ وَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ وَاَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرَاتٍ۔ (رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ)

ابن عباس رضی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کبھی ہوا نہیں چلتی تھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو بیٹھتے اور فرماتے اے اللہ اس کو رحمت بنا۔ عذاب نہ بنا اے اللہ اس کو ریاح بنا اور اس کو ریح نہ بنا ابن عباس رضی نے کہا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے ہم نے اُن پر تند و تیز ہوا بھیجی اور ہم نے اُن پر بانجھ ہوا بھیجی اور ہم نے بھیجا ہواؤں کو میوہ لانے والی اور بھیجتے ہیں ہوائیں خوشخبری دینے والی۔ (روایت کیا ہے اس کو شافعی نے اور بیہقی نے دعوات الکبیر میں)

۱۴۳۴ / ۱۰ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبْصَرْنَا شَیْئًا مِّنَ السَّمَآءِ تَعْنِی السَّحَابَ تَرَکَ عَمَلَہٗ وَاسْتَقْبَلَہٗ وَقَالَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ فَاِنْ کَشَفَہٗ حَمِدَ اللّٰہَ وَاِنْ مُّطِرَتْ قَالَ اللّٰھُمَّ سَقْیًا نَّافِعًا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالنَّسَائِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَاللَّفْظُ لَہٗ)

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آسمان سے ہم کوئی چیز دیکھتے اُن کی مراد بادل سے تھی اپنا کام چھوڑ دیتے اور اس کے سامنے ہوتے اور کہتے اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اگر اللہ تعالیٰ اس کو کھول دیتا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے اور اگر بارش ہوتی فرماتے اے اللہ پانی نفع دینے والا دے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے اور شافعی نے لفظ ہیں واسطے اس کے)

۱۴۳۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)۔
۱۱

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت گرجنے کی آواز سنتے اور بجلی معلوم کرتے۔ فرماتے۔ اے اللہ! ہم کو اپنے غضب کے ساتھ نہ مار اور اپنے عذاب کے ساتھ ہلاک نہ کر۔ اور اس سے پہلے ہمیں معاف کر دے۔ (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۴۳۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَکَ الْحَدِیْثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ)
۱۲

عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے۔ جب وہ گرج کی آواز سنتے باتیں کرنا چھوڑ دیتے اور کہتے پاک ہے وہ ذات تسبیح کرتا ہے رعد اس کی تعریف کے ساتھ اور فرشتے اس کے خوف سے۔ (روایت کیا ہے اس کو مالک نے)

کِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازے کا بیان

بَابُ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

مریض کی بیمار پرسی اور بیماری کے ثواب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۴۳۷ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)
۱

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی بیمار پرسی کرو اور قیدی چھڑا دو۔ (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۴۳۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ
۲

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق

عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔ مریض کی عیادت کرنا۔ جنازوں کے ساتھ جانا۔ اور دعوت کا قبول کرنا۔ چھینک لینے والے کا جواب دینا۔ (بخاری اور مسلم کی روایت ہے۔)

۱۴۳۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابوہریرہ رضؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ کہا گیا۔ وُہ کیا ہیں اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ۔ آپؐ نے فرمایا جس وقت اس کو ملے اس کو سلام کہے۔ اور جس وقت وُہ تجھ کو بُلائے قبول کر۔ جس وقت تجھ سے خیر خواہی چاہے اس کی خیر خواہی کر جس وقت چھینک لے پس الحمدللہ کہے پس اس کو جواب دے۔ جب بیمار ہو وُہ اس کی عیادت کر۔ اور جس وقت وہ مر جائے اس کے ساتھ جا۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۴۴۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

براء بن عازب رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا۔ سات باتوں کا اور رُوکا سات باتوں سے۔ ہم کو حکم دیا بیمار کی بیمار پُرسی کرنے کا۔ جنازوں کے ہمراہ جانے کا۔ چھینک لینے والے کا جواب دینے کا۔ سلام کا جواب دینے کا۔ بُلانے والے کے قبول کرنے کا۔ قسم کھانے والے کی قسم کو سچا کرنے کا۔ مظلوم کی مدد کرنے کا اور منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی سے۔ ریشم، اطلس اور لاہی پہننے سے۔ سُرخ زین پوش استعمال کرنے سے قسی کپڑے سے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ چاندی کے برتن میں پینے سے جس نے ان برتنوں میں دنیا میں پیا اُن میں آخرت میں نہیں پیئے گا۔ (متفق علیہ)

۱۴۴۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

ثوبان رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی جس وقت اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے لوٹنے تک جنت کی میوہ خوری میں رہتا ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۴۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهُ لَوَجَدْتَّنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِي۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالے قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی وہ کہے گا میں تیری عیادت کس طرح کرتا جبکہ تو رب العالمین ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس کی عیادت نہ کی کیا تجھے علم نہیں تھا اگر تو اس کی عیادت کرتا مجھ کو اس کے نزدیک پاتا اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھ کو کھانا نہ کھلایا۔ کہے گا۔ اے میرے پروردگار! میں تجھ کو کس طرح کھانا کھلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے فرمائے گا اللہ تعالےٰ کیا تجھے علم نہیں، میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا۔ تو نے اس کو کھانا نہ کھلایا۔ کیا تجھ کو علم نہیں۔ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا اس کو تو میرے نزدیک پاتا اے ابن آدم میں نے تجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا۔ تو نے مجھ کو نہ پلایا۔ کہے گا۔ اے رب! میں تجھے کیسے پلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا اللہ تعالیٰ! میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا۔ اور تو نے اُسے نہ پلایا۔ کیا تجھے علم نہیں۔ اگر تو اس کو پلاتا۔ اس کو میرے نزدیک پاتا۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۴۴۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کیلئے اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اور جب کبھی آپ کسی بیمار کی عیادت کیلئے تشریف لے جاتے فرماتے کوئی ڈر نہیں بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے اگر اللہ نے چاہا، آپ نے اس کو بھی فرمایا کوئی ڈر نہیں۔ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے اگر اللہ نے چاہا اس نے کہا ہرگز نہیں بلکہ تپ

اللهُ قَالَ كَلَّا بَلْ حُمَّى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذَنْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جوش مار رہی ہے ایک بڑے بوڑھے پر یہ تپ اس کو قبروں سے ملادے گی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس ہاں اسی طرح ہوگا (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۴۴۴ / ۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكٰى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے پھر فرماتے اے لوگوں کے پرورگار بیماری کو دور کردے اور شفا دے تو شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا شفا نہیں ایسی شفا بخش جو بیماری کو نہ چھوڑے۔ (متفق علیہ)

۱۴۴۵ / ۹ وَعَنْهَا قَالَتْ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهٖ بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (حضرت عائشہ رض) سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت کوئی انسان اپنے بدن سے کسی چیز کی شکایت کرتا یا اس کو زخم یا پھوڑا وغیرہ ہوتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی کا اشارہ کرتے اور فرماتے اللہ کے نام کے ساتھ برکت حاصل کرتا ہوں یہ ہماری زمین کی مٹی ملی ہوئی ہے ہمارے بعض کے لعاب کے ساتھ تاکہ ہمارے بیمار کو شفا دیجائے ہمارے پرورگار کے حکم سے (متفق علیہ)

۱۴۴۶ / ۱۰ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ كُنْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ۔

اسی (حضرت عائشہ رض) سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے اپنے نفس پر معوذات پڑھ کر دم کرتے اور اپنا ہاتھ پھیرتے جس وقت اس مرض میں بیمار ہوئے جس میں آپ نے وفات پائی میں معوذات پڑھ کر آپ پر دم کرتی جو آپ دم کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پھیرتی۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے جس وقت آپ کے گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو اس پر معوذات پڑھ کر دم کرتے۔

۱۴۴۷ / ۱۱ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهٗ شَكٰى إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک درد کی شکایت کی جسے

وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وہ اپنے جسم میں پاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا ہاتھ اس جگہ پر رکھ جو تیرے بدن میں درد محسوس کرتی ہے پھر تین دفعہ بسم اللہ پڑھ اور سات بار یہ کلمات کہہ پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کے ساتھ۔ اس چیز کی برائی سے جو میں پاتا ہوں اور اس سے ڈرتا ہوں کہا میں نے اسی طرح کیا اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دُور فرما دی۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

1448/12 وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوسعید خدری رضی سے روایت ہے جبرئیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہا اے محمدؐ کیا بیمار ہیں آپ نے فرمایا ہاں کہا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں تجھ کو دم کرتا ہوں ہر ایسی چیز سے جو تجھ کو تکلیف دے ہر شخص کی برائی سے یا آنکھ حسد کرنے والے کی برائی سے اللہ تعالیٰ تجھ کو شفا بخشے اللہ کے نام کے ساتھ میں افسوں پڑھتا ہوں (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

1449/13 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ وَّيَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بِهِمَا عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ۔

ابن عباس رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو اس طرح پناہ میں دیتے میں تم دونوں کو پناہ میں دیتا ہوں اللہ کے پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور ہر زہریلے جانور کی برائی سے اور ہر نظر لگ جانے والی آنکھ کی برائی سے اور فرماتے تمہارے باپ ابراہیمؑ ان کلمات کے ساتھ اسمٰعیل اور اسحٰق کو پناہ دیتے تھے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے مصابیح کے اکثر نسخوں میں بہما تثنیہ کی ضمیر کے ساتھ ہے۔

1450/14 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے وہ مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۴۵۱/۱۵ وَعَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا أَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابوہریرہ رضؓ) اور ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمان کو کوئی رنج دکھ، فکر اور غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ کانٹا جو اس کو لگتا ہے مگر اللہ تعالےٰ اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۴۵۲/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنِّيْ أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهُ أَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا اور آپؐ کو بخار تھا میں نے اپنے ہاتھ سے اُن کو چھوا اور میں نے کہا اے اللہ تعالےٰ کے رسولؐ آپؐ کو بہت تیز بخار ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں مجھے اس قدر بخار ہوتا ہے جس قدر تم میں سے دو شخصوں کو ہوتا ہے کہا پس میں نے کہا اس لئے کہ آپؐ کو ثواب بھی دگنا ہے آپؐ نے فرمایا ہاں پھر آپؐ نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں جس کو بیماری تکلیف نہ پہنچتی ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو گرا دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں (متفق علیہ)

۱۴۵۳/۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا الْوَجَعُ عَلَيْهِ أَشَدُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے کسی پر ایسی سخت بیماری نہیں دیکھی جس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت تھی۔ (متفق علیہ)

۱۴۵۴/۱۸ وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسی (حضرت عائشہ رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے جگنے اور ٹھوڑی کے درمیان فوت ہوئے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی موت کی شدت کو مکروہ نہیں سمجھتی (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۴۵۵/۱۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَّتَعْدِلُهَا أُخْرٰى حَتّٰى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِيْ لَا يُصِيْبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کعب بن مالک رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کے نرم ونازک پتے کیطرح ہے اس کو ہوا جھکاتی ہے کبھی نیچے گرا دیتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ اس کی موت آجاتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے جس کو کوئی چیز نہیں پہنچتی یہاں تک کہ اس کا اکھڑنا ایک مرتبہ ہی ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۴۵۶/۲۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کیطرح ہے ہوا اس کو جھکاتی رہتی ہے اور مومن شخص کو مصیبت پہنچتی رہتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے وہ ہلتا نہیں یہاں تک کہ اکھاڑا جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۴۵۷/۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَا لَكِ تُزَفْزِفِيْنَ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب رضہ کے گھر تشریف لے گئے آپ نے فرمایا تجھے کیا ہے تو کانپ رہی ہے اس نے کہا مجھے بخار ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ کرے آپ نے فرمایا بخار کو گالی نہ دے اس لئے کہ بخار بنی آدم کے گناہ دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۴۵۸/۲۲ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ بِمِثْلِ مَا كَانَ

ابوموسیٰ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی بندہ سفر کرتا ہے یا بیمار ہو جاتا ہے اس کے لئے اس عمل کی مانند لکھا جاتا ہے جو وہ

يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

گھر میں تندرست عمل کرتا تھا (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۴۵۹/۲۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ہر مسلمان کی شہادت ہے۔ (متفق علیہ)

۱۴۶۰/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید پانچ ہیں طاعون زدہ، جو پیٹ کی بیماری سے مرے، ڈوبنے والا اور دب کر مرنے والا۔ اور اللہ تعالےٰ کے راستے کا شہید۔ (متفق علیہ)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۱۴۶۱/۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ عَذَابٌ يَّبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ وَاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَّقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَّعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا آپؐ نے مجھ کو بتلایا کہ یہ ایک قسم کا عذاب ہے اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس کو مؤمنوں کے لئے رحمت بنا دیا ہے کوئی ایسا نہیں جب طاعون واقع ہو وہ اپنے شہر میں صبر کرنے والا ثواب کی نیت سے ٹھہرا رہے وہ جانتا ہے کہ اس کو نہیں پہنچے گا مگر جو اللہ نے اس کے لئے لکھ دیا ہے مگر اس کو شہید کا سا اجر ملے گا۔ (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۴۶۲/۲۶ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا یا فرمایا تم سے پہلے لوگوں پر۔ اگر کسی جگہ سنو کہ طاعون پڑ گئی ہے وہاں نہ جاؤ اور جب کسی جگہ پڑ جائے اور تم وہاں پر ہو تو وہاں سے نہ نکلو بھاگتے ہوئے اس سے (متفق علیہ)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۱۴۶۳/۲۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انس رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس وقت مَیں کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں میں آزماتا ہوں پھر وُہ صبر کرتا ہے اسکے بدلہ میں اسکو جنت دُونگا آپؐ دو محبوب چیزوں سے دو آنکھیں مراد لیتے تھے۔ (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۴۶۴/۲۸ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰی عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰی يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهٗ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰی عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰی يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِی الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے کہ کوئی مسلمان جس وقت دوسرے مسلمان کی صبح صبح عیادت کرتا ہے شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دُعا کرتے ہیں اگر پچھلے پہر عیادت کرے صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کے لیے جنّت میں باغ ہوتا ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے)

۱۴۶۵/۲۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّجَعٍ كَانَ بِعَيْنِيَّ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

زید بن ارقم رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی اس لئے کہ آنکھوں میں مجھے تکلیف تھی۔ (روایت کیا ہے اسکو احمد اور ابوداؤد نے)

۱۴۶۶/۳۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْٓءَ وَعَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ خَرِيْفًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

انس رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے پس اچھا وضو کرے اور اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے ثواب کا قصد کرتے ہوئے ساٹھ برس کی مقدار اُسے دوزخ سے دُور کر دیا جاتا ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۴۶۷/۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّعُوْدُ مُسْلِمًا فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں جو دوسرے مسلمان کی عیادت کرے پس سات مرتبہ کہے اللہ بزرگ سے جو بڑے

أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ إِلَّا شُفِيَ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ قَدْ حَضَرَ أَجَلُهٗ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

عرش والا ہے سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفا بخشے مگر یہ کہ اسے شفا دی جاتی ہے مگر یہ کہ اس کی موت حاضر ہو۔ (روایت کیا ہے ابوداؤد نے اور ترمذی نے)

۱۴۶۸/۳۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَّقُوْلُوْا بِسْمِ اللهِ الْكَبِيْرِ أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ إِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

اسی (ابن عباس رض) سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو بخار اور ہر قسم کے دردوں سے سکھلاتے تھے کہ یہ پڑھیں اللہ بڑے کے نام کے ساتھ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ بڑے کے ساتھ ہر جوش مارنے والی رگ کی برائی سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانی جاتی مگر ابراہیم بن اسماعیل کی حدیث سے اور وہ حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے)

۱۴۶۹/۳۳ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اشْتَكٰى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَّهٗ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا اللهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

ابوالدرداء رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے تم میں سے کوئی بیمار ہو جائے یا اس کا بھائی بیمار پڑ جائے پس چاہئے کہ وہ کہے ہمارا پروردگار اللہ ہے جو آسمانوں میں ہے تیرا نام پاک ہے تیرا حکم زمین اور آسمان میں ہے جس طرح تیری رحمت آسمان میں ہے اسی طرح اپنی رحمت زمین میں کر دے ہمارے گناہ چھوٹے اور بڑے بخش دے تو پاکیزوں کا رب ہے اپنی رحمت نازل فرما اور اپنی شفا اس بیماری پر نازل فرما پس وہ شفایاب ہو جاتا ہے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۴۷۰/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُوْدُ مَرِيْضًا فَلْيَقُلْ

عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی آدمی بیمار کی عیادت کے لئے آئے تو کہے اے اللہ اپنے بندے

اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

کو شفا بخش تیرے کسی دشمن کو ایذا پہنچائے گا یا تیری رضا کے لئے جنازہ کی طرف چلے گا (رواہ ابوداؤد)

٭ ٭ ٭

۱۴۷۱/۳۵ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمَيَّةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ وَعَنْ قَوْلِهِ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً يُّجْزَ بِهِ فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةَ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علی بن زید رحمہ اللہ امیہ سے روایت کرتے ہیں اس نے حضرت عائشہ رضی سے پوچھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق اگر تم ظاہر کر دو جو تمہاری جانوں میں ہے یا اس کو چھپالو اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق جو شخص بُرا عمل کرے گا اس کا بدلہ دیا جائے گا حضرت عائشہ رضی نے کہا جب سے مَیں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا آپؐ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا بندے پر عتاب کرنا ہے جو بندے کو بخار یا رنج وغیرہ پہنچتا ہے یہاں تک کہ مال سے کوئی چیز جس کو وُہ اپنے کرتے کی آستین میں رکھتا ہے اس کو گم پاتا ہے اس کیلئے غمگین ہوتا ہے یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح سونا بھٹی سے سُرخ ہو کر نکلتا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

٭ ٭ ٭

۱۴۷۲/۳۶ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيْبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُوْنَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ أَكْثَرُ وَقَرَأَ وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوموسیٰ رضی سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کو تھوڑی ایذا نہیں پہنچتی یا اس سے کم یا زیادہ مگر گناہ کی وجہ سے پہنچتی ہے اور وُہ گناہ جو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے بہت زیادہ ہیں پھر آیت پڑھی تم کو جو مصیبت پہنچتی ہے وہ بسبب اس کے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور معاف کرتا ہے بہت گناہ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۱۴۷۳/۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق جس وقت بندہ

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَلَى طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ مِّنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرِضَ قِيلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ اكْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ طَلِيقًا حَتَّى أُطْلِقَهُ أَوْ أَكْفِتَهُ إِلَيَّ۔

عبادت کے نیک راہ پر ہوتا ہے پھر بیمار پڑجاتا ہے اس فرشتے کے لئے کہا جاتا ہے جو اس کے اعمال لکھنے پر مقرر ہے اس کا عمل اس قدر لکھ جو وہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا یہاں تک کہ اس کو صحتیاب کردوں یا اپنی طرف بلالوں۔

۱۴۷۴/۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهٖ قِيلَ لِلْمَلَكِ اكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ وَطَهَّرَهُ وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَرَحِمَهُ۔ (رَوَاهُمَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

انس رضہ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کسی مسلمان بندے کو اس کے بدن میں کسی بیماری میں مبتلا کر دیا جاتا ہے فرشتے کیلئے کہا جاتا ہے اس کے لئے لکھ نیک عمل جو وہ کیا کرتا تھا اگر شفا دی اللہ تعالےٰ نے اُس کے گناہ دھو دیتا ہے اس کو پاک کر دیتا ہے اگر اس کو مار لے تو اس کو بخش دیتا ہے اور اس پر رحم کرتا ہے (روایت کیا ہے ان کو شرح السنہ میں)

۱۴۷۵/۳۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَّالْغَرِيقُ شَهِيدٌ وَّصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَّالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَّصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَّالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَّالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

جابرؓ بن عتیک سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے راستہ میں قتل ہو جانے کے سوا شہید سات ہیں جو طاعون میں مرے شہید ہے۔ جو ڈوب کر مرے شہید ہے۔ ذات الجنب والا شہید ہے جو پیٹ کی بیماری سے مرے شہید ہے جو جل کر مرے شہید ہے۔ اور جو دب کر مرے شہید ہے۔ اور وہ عورت جو ایام زچگی میں مرے شہید ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو مالک نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے)

۱۴۷۶/۴۰ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهٖ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهٖ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهٖ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا

سعدرضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا آدمیوں میں از روئے بلا سخت تر کون ہے آپؐ نے فرمایا انبیاء پھر جو اُن کے مشابہ ہوا پھر جو ان کے مشابہ ہوا آدمی کو اس کے دین کے مطابق مبتلا کیا جاتا ہے اگر وہ اپنے دین میں مضبوط ہو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اگر اپنے دین میں نرم ہو اُس پر مصیبت ہلکی کی جاتی ہے وہ

زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْاَرْضِ مَا لَهٗ ذَنْبٌ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اسی طرح رہتا ہے یہاں تک کہ زمین پر چلتا ہے اس پر ایک بھی گناہ نہیں ہوتا (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے)

٭ ٭ ٭

۱۴۷۷/۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں کبھی کسی کی آسان موت کی آرزو نہیں کرتی اس کے بعد جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی سختی دیکھی ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور نسائی نے)

٭ ٭ ٭

۱۴۷۸/۴۲ وَعَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَّهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اسی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ حالت وفات میں تھے آپ کے پاس ایک پیالہ تھا جس میں پانی تھا آپ اپنا ہاتھ اس میں ڈالتے پھر اپنے چہرے مبارک پر پھیر لیتے پھر فرماتے اے اللہ موت کی سختی یا فرمایا شدت موت پر میری امداد فرما (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے)

۱۴۷۹/۴۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَهٗ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو جلد سزا دیتا ہے دنیا میں اور جس وقت کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے اس کے گناہوں کے سبب بند رکھتا ہے یہاں تک کہ آخرت میں اس کو پوری سزا دے گا (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۱۴۸۰/۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ

اسی (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا اجر بڑی ابتلاء کے ساتھ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس وقت کسی قوم سے محبت رکھتا ہے اس کو مبتلا کر دیتا ہے جو شخص راضی ہوا اس کیلئے

الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)	رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لئے غصہ ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے)
۱۴۸۱/۴۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ نَّحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔	ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان دار مرد اور عورت کو اس کے نفس اور مال اور اس کی اولاد میں مصیبت پہنچتی رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو ملے گا اور اس پر ایک گناہ بھی نہ ہوگا۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور روایت کیا ہے مالک نے اس کی مانند اور کہا ترمذی نے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے)
۱۴۸۲/۴۶ وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ خَالِدِنِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَّمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ اَوْ فِيْ مَالِهٖ اَوْ فِيْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)	محمد بن خالد سلمی اپنے والد سے اس نے اس کے دادا سے روایت کی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ جس وقت اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک ایسا درجہ مقدر ہوتا ہے جہاں تک اپنے عمل کے ساتھ نہیں پہنچ سکتا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدن یا مال یا اولاد میں مصیبت ڈال دیتا ہے پھر اُس کو صبر کی توفیق دیتا ہے یہاں تک کہ اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقدر کیا ہوتا ہے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے)
۱۴۸۳/۴۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)	عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم پیدا کیا گیا ہے جبکہ اس کے پہلو میں ننانویں بلائیں مہلکہ ہیں اگر وُہ اس سے چوک گئیں بڑھاپے میں واقع ہوتا ہے یہاں تک کہ مرتا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)
۱۴۸۴/۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِيْنَ يُعْطٰى اَهْلُ الْبَلَاءِ	جابر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عافیت والے قیامت کے دن آرزو کریں گے جس وقت مبتلائے بلا لوگوں کو ثواب دیا جائے گا کہ ان

الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)	کے چمڑے دنیا میں قینچیوں سے کاٹ دیئے جاتے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)
۱۴۸۵/۴۹ وَعَنْ عَامِرِنِ الرَّامِ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَمَوْعِظَةً لَّهٗ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيْرِ عَقَلَهٗ اَهْلُهٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ وَلِمَ اَرْسَلُوْهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْاَسْقَامُ وَاللّٰهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)	عامر رام رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا تو آپؐ نے فرمایا مومن شخص کو جس وقت بیماری پہنچتی ہے پھر اللہ تعالےٰ اس کو عافیت دیتا ہے یہ بیماری اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور آئندہ زمانے کے لئے اس کے لئے نصیحت ہوتی ہے اور منافق جس وقت بیمار ہوتا ہے پھر عافیت دیا جاتا ہے وہ اُونٹ کی مانند ہوتا ہے جس کو اس کے گھر والے باندھ دیتے ہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں وہ نہیں جانتا کہ اس کو کیوں باندھا اور کیوں چھوڑا۔ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسولؐ بیماری کیا ہے اللہ کی قسم میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا آپؐ نے فرمایا اٹھ کھڑا ہو ہم سے تو ہم میں سے نہیں (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

۱۴۸۶/۵۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِيْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔	ابو سعیدؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم مریض کے پاس جاؤ تو اس کی زندگی کی مدت میں اس کا غم دُور کرو اس لئے کہ یہ بات مقدر کو نہیں پھیرتی ہے لیکن اس کا دل خوش ہو جاتا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے)
۱۴۸۷/۵۱ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)	سلیمان بن صُرد سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اس کے پیٹ نے مارا اس کو قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۴۸۸/۵۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ یَهُوْدِیٌّ یَخْدِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰی اَبِیْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک یہودی لڑکا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تیمارداری کے لئے تشریف لائے آپؐ اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اس سے کہا تو مسلمان ہوجا اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا وہ اس کے پاس تھا اس نے کہا ابوالقاسمؐ کی اطاعت کر وہ مسلمان ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپؐ فرماتے تھے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اس کو آگ سے بچالیا (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۴۸۹/۵۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا نَادٰی مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے آسمان سے ندا کرنے والا ندا کرتا ہے تجھ کو خوشی ہو تیرا چلنا اچھا ہے اور تو نے جنت سے ایک بڑا مقام حاصل کر لیا ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

۱۴۹۰/۵۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجَعِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ فَقَالَ النَّاسُ یَا اَبَا الْحَسَنِ کَیْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے آپ کی اس بیماری میں جس میں آپؐ نے وفات پائی لوگوں نے کہا اے ابوالحسن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس حالت میں صبح کی ہے کہا الحمد للہ صبح کی ہے اس حال میں کہ بیماری سے شفا پانے والے ہیں (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۴۹۱/۵۵ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِی ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِیْكَ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ هٰذِهِ

عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں تجھ کو اہل جنت کی ایک عورت نہ دکھلاؤں میں نے کہا کیوں نہیں کہا یہ سیاہ رنگ کی عورت ایک دفعہ

الْمَرْاَۃُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُصْرَعُ وَاِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ لِیْ فَقَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَکِ الْجَنَّۃُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَکِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ لَّا اَتَکَشَّفَ فَدَعَا لَھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ مجھے مرگی کا دورہ پڑجاتا ہے اور میرا ستر کھل جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دُعا کریں آپؐ نے فرمایا اگر چاہے تو صبر کر اور تیرے لئے جنت ہے اور اگر چاہے میں تیرے لئے اللہ سے دُعا کرتا ہوں کہ تجھ کو صحت مل جائے کہنے لگی میں صبر کروں گی پھر کہا میرا ستر کھل جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ میں نہ کھلوں آپؐ نے اس کے لئے دُعا کی۔ (متفق علیہ)

۱۴۹۲/۵۶ وَعَنْ یَّحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا جَاءَہُ الْمَوْتُ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ ھَنِیْئًا لَّہٗ مَاتَ وَلَمْ یُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْحَکَ مَا یُدْرِیْکَ لَوْ اَنَّ اللّٰہَ ابْتَلَاہُ بِمَرَضٍ فَکَفَّرَ عَنْہُ مِنْ سَیِّاٰتِہٖ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ مُّرْسَلًا)

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کو اچانک موت آگئی ایک آدمی نے کہا اس کو مبارک ہو کہ کسی مرض میں مبتلا نہیں ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو کیا خبر اگر اللہ تعالیٰ اس کو بیماری میں مبتلا کر دیتا پس دُور کرتا اُس سے اس کی بُرائیاں۔ (روایت کیا ہے اس کو مالک نے مرسل۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۱۴۹۳/۵۷ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَّالصُّنَابِحِیِّ اَنَّھُمَا دَخَلَا عَلٰی رَجُلٍ مَّرِیْضٍ یَّعُوْدَانِہٖ فَقَالَا لَہٗ کَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَصْبَحْتُ بِنِعْمَۃٍ قَالَ شَدَّادٌ اَبْشِرْ بِکَفَّارَاتِ السَّیِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَایَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ اِذَا اَنَا ابْتَلَیْتُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِیْ عَلٰی مَا ابْتَلَیْتُہٗ فَاِنَّہٗ یَقُوْمُ مِنْ مَّضْجَعِہٖ ذٰلِکَ کَیَوْمٍ وَّلَدَتْہُ اُمُّہٗ مِنَ الْخَطَایَا

شدادؓ بن اوس اور صنابحی سے روایت ہے وہ دونوں ایک مریض کی تیمارداری کے لئے اس کے پاس گئے پس کہا تو نے کس حالت میں صبح کی ہے اس نے کہا نعمت کے ساتھ شداد نے کہا خوشخبری ہے تجھ کو تیرے گناہوں کے معاف ہونے کی اور خطاؤں کے دُور ہو جانے کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ فرماتے تھے بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے جس وقت میں اپنے کسی ایماندار بندے کو مبتلا کرتا ہوں تو وہ تعریف کرے میری اس ابتلاء پر وہ اپنے بستر سے کھڑا ہوگا اس طرح پاک ہوگا جس طرح اس کی والدہ نے اس کو جنا تھا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے

وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا قَيَّدْتُّ عَبْدِىْ وَابْتَلَيْتُهٗ فَاَجْرُوْا لَهٗ مَا كُنْتُمْ تُجْرُوْنَ لَهٗ وَهُوَ صَحِيْحٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

میں نے اپنے بندے کو قید کیا میں نے اس کو آزمایا جاری رکھو اس کے لئے وہ عمل جو اس کے لئے جاری رکھتے تھے جب وہ تندرست تھا (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

* * * * * * * * *

۱۴۹۴/۵۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کسی بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے اعمال اس قدر نہیں ہوتے جس سے اُن کے گناہ جھاڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہ جھاڑ دے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

۱۴۹۵/۵۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَّمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ فَاِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَحْمَدُ)

جابر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے دریائے رحمت میں بیٹھا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس بیٹھے جس وقت اس کے پاس بیٹھتا ہے اس میں ڈوب جاتا ہے (روایت کیا ہے اس کو مالک نے اور احمد نے)

۱۴۹۶/۶۰ وَعَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِىْ نَهْرٍ جَارٍ وَّلْيَسْتَقْبِلْ جَرْيَتَهٗ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَغْمِسْ فِيْهِ ثَلٰثَ غَمَسَاتٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَءْ فِىْ ثَلٰثٍ فَخَمْسٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِىْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِىْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَاِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ

ثوبان رض سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کسی کو بخار ہو پس بیشک بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے اس کو پانی کے ساتھ بجھائے وہ ایک جاری نہر میں داخل ہو اس کے بہاؤ کے سامنے کھڑا ہو کر کہے اللہ کے نام کے ساتھ شفا حاصل کرتا ہوں اے اللہ اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول کو سچا کر صبح کی نماز کے بعد ایسا کرے سورج نکلنے سے پہلے اور تین دن تک اس میں تین غوطے لگائے اگر اچھا نہ ہو تو پانچ دن تک ایسا کرے اگر پانچ دنوں میں اچھا نہ ہو تو سات دن تک کرے اگر سات دن میں اچھا نہ ہو تو نو دن کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ بات نو دن سے تجاوز نہ کرے گی۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث

وَجَلَّ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

غریب ہے)

1497/61 وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ ذُکِرَتِ الْحُمّٰی عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَبَّھَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبَّھَا فَاِنَّھَا تَنْفِی الذُّنُوْبَ کَمَا تَنْفِی النَّارُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بخار کا ذکر ہوا ایک آدمی نے اس کو گالی دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو برا مت کہو یہ گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کی میل کو دور کر دیتی ہے (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

1498/62 وَعَنْہُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِیْضًا فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ ھِیَ نَارِیْ اُسَلِّطُھَا عَلٰی عَبْدِی الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْیَا لِتَکُوْنَ حَظَّہٗ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

اسی (ابوہریرہ رضی) سے روایت ہے انہوں نے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی عیادت کی آپ نے فرمایا خوش ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میری آگ ہے میں اس کو ایماندار بندے پر دنیا میں مسلط کرتا ہوں تاکہ قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے بدلہ بن سکے۔

(روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

1499/63 وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا مِّنَ الدُّنْیَا اُرِیْدُ اَغْفِرُ لَہٗ حَتّٰی اَسْتَوْفِیَ کُلَّ خَطِیْئَۃٍ فِیْ عُنُقِہٖ بِسَقَمٍ فِیْ بَدَنِہٖ وَاِقْتَارٍ فِیْ رِزْقِہٖ۔ (رَوَاہُ رَزِیْنٌ)

انس رضی سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک و برتر فرماتا ہے مجھ کو اپنی عزت اور جلال کی قسم میں دنیا سے کسی کو نہیں نکالتا جس کے بخش دینے کا میں نے ارادہ کیا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کو پورا بدلہ دوں ہر گناہ کا جو اس کی گردن میں ہے بیماری کے ساتھ اسکے بدن میں اور اس کے رزق میں تنگی کے ساتھ۔

(روایت کیا ہے اس کو رزین نے)

1500/64 وَعَنْ شَقِیْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰہِ فَعُدْنَاہُ فَجَعَلَ یَبْکِیْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَبْکِیْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

شقیق رضی سے روایت ہے کہا عبداللہ بن مسعود رضی بیمار پڑ گئے ہم آپ کی عیادت کے لئے آئے وہ رونے لگے لوگوں نے غصہ کیا کہا میں بیماری کی وجہ سے نہیں روتا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے بیماری گناہوں کا کفارہ ہے

يَقُولُ الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ وَّاِنَّمَا اَبْكِيْ اَنَّهُ اَصَابَنِيْ عَلٰى حَالِ فَتْرَةٍ وَّلَمْ يُصِبْنِيْ فِيْ حَالِ اجْتِهَادٍ لِاَنَّهُ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ اَنْ يَّمْرَضَ فَمَنَعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

میں اسلئے روتا ہوں کہ بیماری مجھ کو سستی کی حالت میں پہنچی اور قوت کی حالت میں نہیں پہنچی کیونکہ جس وقت انسان بیمار پڑتا ہے اس کے لئے ثواب لکھا جاتا ہے جو بیمار ہونے سے پہلے لکھا جاتا تھا اور اب بیماری نے اس کو روک دیا ہے (روایت کیا ہے اس کو رزین نے)

١٥٠١/٦٥ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعُوْدُ مَرِيْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلٰثٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

انس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مریض کی عیادت نہیں کرتے تھے مگر تین دنوں کے بعد (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

١٥٠٢/٦٦ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْ لَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عمر بن الخطاب رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تو مریض کے پاس جائے اس کو کہہ کہ تمہارے لئے دعا کرے اس کی دُعا فرشتوں کی دُعا جیسی ہے (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

١٥٠٣/٦٧ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ قُوْمُوْا عَنِّيْ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

ابن عباس رضہ سے روایت ہے فرمایا بیمار کے ہاں تیمار داری کرتے ہوئے کم بیٹھنا اور کم شور کرنا سنت ہے کہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو وقت انکے پاس شور بہت ہوا اور صحابہ رضہ کا اختلاف بڑھ گیا میرے پاس سے اٹھ جاؤ (روایت کیا ہے اس کو رزین نے)

١٥٠٤/٦٨ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيَادَةُ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَّفِيْ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا اَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

انس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل عیادت کا زمانہ اس قدر ہے جس قدر اونٹنی کے دودھ دوہنے کے درمیان وقفہ ہوتا ہے سعید بن مسیب کی ایک مرسل روایت میں ہے افضل عیادت وہ ہے جس سے جلد اٹھ آئے (روایت کیا ہے بیہقی نے شعب الایمان میں)

۱۵۰۵/۶۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهٗ مَا تَشْتَهِيْ قَالَ اَشْتَهِيْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ اِلٰى اَخِيْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی عیادت کی آپ نے اس سے کہا کہ کس چیز کے کھانے کو تیرا دل چاہتا ہے اس نے کہا گندم کی روٹی کھانے کو دل چاہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس گندم کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کو بھیجدے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تمہارے مریض کا کوئی شئی کھانے کو دل چاہے اس کو کھلائے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

۱۵۰۶/۷۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهٗ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قَالُوْا وَلِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَّوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

عبداللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص مدینہ میں فوت ہوگیا وہ وہیں پیدا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی آپ نے فرمایا کاش کہ یہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کہیں اور مرا ہوتا صحابہ نے عرض کیا کس لئے اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی جائے پیدائش کے علاوہ دیارِ غیر میں مرتا ہے اس کی جائے پیدائش سے لے کر اس کے نقش قدم کے منقطع ہونے تک جتنا فاصلہ جنت سے اس کے لئے ماپا جاتا ہے (نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۵۰۷/۷۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافرت میں مرنا شہادت ہے (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

۱۵۰۸/۷۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ مَرِيْضًا مَّاتَ شَهِيْدًا وَّوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض ہو کر مرتا ہے شہید ہو کر مرتا ہے اور قبر کے فتنہ سے بچا لیا جاتا ہے اور صبح اور شام کے وقت اپنی روزی جنت سے دیا جاتا ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

۱۵۰۹/۷۳ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ

عرباض بن ساریہ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَآءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِلٰى رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ فِى الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَآءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا اِلٰى جِرَاحَتِهِمْ فَاِنْ اَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَآئِىُّ)

نے فرمایا شہداء اور وہ لوگ جو اپنے بستروں پر مرے ہمارے پروردگار کی طرف ان لوگوں کے بارہ میں جھگڑا کریں گے جو طاعون سے فوت ہوئے شہید کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں قتل کئے گئے جس طرح ہم قتل کئے گئے اور فوت شدہ کہیں گے ہمارے بھائی ہیں اپنے بچھونوں پر مرے جس طرح ہم مرے ہمارا پروردگار فرمائے گا اُن کے زخموں کی طرف دیکھو اگر ان کے زخم مقتولوں کے زخموں کے مشابہ ہو جائیں بے شک وہ اُن میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں جب وہ دیکھیں گے ان کے زخم مقتولین کے زخموں کے مشابہ ہوں گے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور نسائی نے)

١٥١٠ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِيْهِ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون سے بھاگنے والا کفار کی لڑائی سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور اس میں صبر کرنے والے کے لئے شہید کا اجر ہے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

بَابُ تَمَنِّى الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ

موت کی آرزو اور موت کو یاد کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

١٥١١ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ نیک ہے شاید کہ وہ نیکی زیادہ کرلے اور اگر وہ بدکار ہے شاید کہ وہ اللہ تعالیٰ سے رضامندی چاہے (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

١٥١٢ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمْ

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ

الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ أَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کرے اور اس کے لئے دعا نہ کرے اس سے پہلے کہ اس کو آئے اس لئے کہ جس وقت وہ مرجاتا ہے اس کی امید منقطع ہوجاتی ہے مومن کو اس کی عمر نہیں زیادہ کرتی مگر بھلائی (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۵۱۳/۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے کسی ضرر کی وجہ سے کہ اس کو پہنچے اگر ضروری طور پر ایسا کرنا چاہتا ہے پس وہ کہے اے اللہ مجھ کو زندہ رکھ جب تک زندہ رہنا میرے لئے بہتر ہے اور مجھ کو مار جس وقت میرے لئے مرنا بہتر ہو۔ (متفق علیہ)

۱۵۱۴/۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ وَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللهِ۔

عبادہ بن صامت سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالے کی ملاقات کو دوست رکھے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور جو اللہ تعالے کی ملاقات کو ناپسند رکھے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسند رکھتا ہے حضرت عائشہ رضہ یا کسی اور آپؐ کی بیوی نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ہم تو سب ہی موت کو ناپسند رکھتے ہیں فرمایا نہیں لیکن مومن شخص کو جس وقت موت آتی ہے اللہ تعالے کی رضامندی اور عزت افزائی کی اس کو خوشخبری دی جاتی ہے اس کو اس چیز سے بڑھ کر کوئی محبوب شی نہیں رہ جاتی جو اُس کے آگے ہے پس دوست رکھتا ہے یہ اللہ کی ملاقات کو اور دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی ملاقات کو اور کافر کی جس وقت موت آتی ہے اسکو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور سزا کی خبر دیجاتی ہے پس اسکی طرف کوئی چیز مکروہ نہیں اس چیز سے بڑھکر جو اسکے آگے ہے وہ ناپسند سمجھتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ ناپسند سمجھتا ہے اسکی ملاقات کو (متفق علیہ) حضرت عائشہؓ کی ایک روایت میں ہے۔ اور موت اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے پہلے ہے

۱۵۱۵/۵ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ

ابوقتادہ رضہ سے روایت ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ أَوْ مُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَّصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزارا گیا فرمایا راحت پانے والا ہے یا اس سے اوروں نے راحت پائی ہے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! راحت پانے والا کون ہے اور کون ہے جس سے اوروں نے راحت پائی ہے فرمایا مومن بندہ دنیا کے رنج و مصیبت سے راحت پاتا ہے اور اس کی ایذا سے آرام پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کیطرف اور فاجر بندہ، بندے اور شہر درخت اور چوپائے اس سے راحت پاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۱۵۱۶/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑا اور فرمایا تو دنیا میں اس طرح رہ گویا کہ تو مسافر ہے بلکہ راہ کا گزرنے والا ہے اور ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے جس وقت تو شام کرے صبح کی انتظار نہ کر اور جس وقت صبح کرے شام کا انتظار نہ کر اور اپنی تندرستی کو بیماری کے لئے غنیمت جان اور اپنی زندگی کو اپنی موت کے لئے غنیمت سمجھ (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۵۱۷/۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَّقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنی وفات سے تین روز قبل فرماتے تھے تم میں سے کوئی شخص نہ مرے مگر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیک گمان رکھتا ہو (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۵۱۸/۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تم کو خبر دوں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایمان داروں کو کیا

لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لِمَ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَّغْفِرَتِيْ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ)

کہے گا۔ اور ایمان دار اللہ تعالیٰ کو کیا کہیں گے ہم نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ہاں فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ ایمان داروں کے لئے فرمائے گا کیا تم میری ملاقات پسند کرتے تھے وہ کہیں گے ہاں اے ہمارے پروردگار پس فرمائے گا کیوں وہ جواب دیں گے ہم تیری معافی اور بخشش کی امید رکھتے تھے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری بخشش تمہارے لئے واجب ہوگئی۔ (روایت کیا ہے اس کو شرح السنہ میں اور ابونعیم نے حلیہ میں)

۱۵۱۹ / ۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لذتوں کو کھو دینے والی موت کو بہت یاد کرو (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے)

۱۵۲۰ / ۱۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَّنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ کرام کے لئے فرمایا اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جس طرح حیا کرنے کا حق ہے صحابہؓ نے کہا تحقیق ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں اے اللہ کے نبیؐ اور اللہ کے لئے تعریف ہے فرمایا اس طرح نہیں لیکن جو اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہے جس طرح حق ہے حیا کا پس چاہئے کہ سر اور جو اس میں ہے اس کی حفاظت کرے اور پیٹ اور اس نے جو جمع کیا ہے اس کی حفاظت کرے اور چاہئے کہ موت اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہوجانے کو یاد کرے اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرے چھوڑتا ہے دنیا کی زینت کو جس نے ایسا کیا پس اس نے حیا کی اللہ تعالیٰ سے حق حیا کا (روایت کیا ہے احمد نے اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۱۵۲۱ / ۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا تحفہ موت ہے

تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

(روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

۱۵۲۲ / ۱۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن پیشانی کے پسینے سے مرتا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے)

۱۵۲۳ / ۱۳ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ أَخْذَةُ الْأَسَفِ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزِينٌ فِي كِتَابِهِ أَخْذَةُ الْأَسَفِ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ

عبید اللہ رضی اللہ عنہ بن خالد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناگہاں مرنا غضب کا پکڑنا ہے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور زیادہ کیا ہے بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں غضب کا پکڑنا کافر کے واسطے ہے اور مؤمن کے لئے رحمت ہے)

۱۵۲۴ / ۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَابٍّ وَّهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُو وَأَمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پر داخل ہوئے اور وہ جان کنی کی حالت میں تھا آپؐ نے فرمایا تو اپنے آپ کو کس طرح پاتا ہے کہا اے اللہ کے رسول مَیں اللہ کی اُمید رکھتا ہوں اور مَیں اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت کی مانند یہ دو باتیں کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتیں مگر اللہ تعالےٰ دے دیتا ہے اس کو جس چیز کی اُمید رکھتا ہے اور امن میں رکھتا ہے اس کو اس چیز سے جس سے ڈرتا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۵۲۵ / ۱۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے کی آرزو نہ کرو جان کنی کا ہول

فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَّاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَّطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَ يَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْاِنَابَةَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

سخت ہے تحقیق نیک بختی یہ ہے کہ بندے کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طاعت نصیب فرماوے۔ (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

۱۵۲۶/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكٰى سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ اَعِنْدِيْ تَتَمَنَّى الْمَوْتَ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمْرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابوامامہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے آپؐ نے ہم کو نصیحت فرمائی اور ہمارے دل نرم کئے سعد بن ابی وقاص رو پڑے بہت زیادہ روئے۔ اور کہا اے کاش! میں مر جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے سعدؓ! کیا میرے پاس بیٹھ کر تو موت کی آرزو کرتا ہے تین مرتبہ آپؐ نے یہ کلمات دُہرائے پھر آپؐ نے فرمایا۔ اے سعدؓ! اگر تو جنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس جس قدر تیری عمر دراز ہوگی۔ اور تیرا عمل اچھا ہوگا۔ تیرے لئے بہتر ہوگا۔ (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

۱۵۲۷/۱۷ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَّقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا وَّاِنَّ فِيْ جَانِبِ بَيْتِي الْاٰنَ لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ اُتِيَ بِكَفَنِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰى وَقَالَ وَلٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَّلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَاْسِهٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَاِذَا جُعِلَتْ

حارثہ بن مضرب سے روایت ہے۔ کہا میں خباب پر داخل ہوا جبکہ اس نے اپنے بدن پر سات داغ لگوائے تھے کہنے لگے اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے البتہ میں ضرور آرزو کرتا اور تحقیق میں نے اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا کہ میں ایک درہم کا بھی مالک نہ تھا اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں پھر ان کے پاس اُن کا کفن لایا گیا جب اُسے دیکھا رو پڑے اور کہا لیکن حمزہ رضہ کے لئے کفن نہیں تھا مگر ایک سفید و سیاہ چادر دھاری دار اگر سر پر ڈالی جاتی قدموں سے کھل جاتی اور اگر قدموں پر ڈالی جاتی سر سے کھل جاتی یہاں تک کہ اُن کے سر پر کھینچی گئی اور قدموں پر اذخر گھاس ڈال دیا گیا۔ (روایت کیا ہے

عَلٰی قَدَمَیْهِ فَلَصِقَتْ عَنْ رَأْسِهٖ حَتّٰی مُدَّتْ عَلٰی رَأْسِهٖ وَجُعِلَ عَلٰی قَدَمَیْهِ الْاِذْخَرُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ ثُمَّ اُتِیَ بِکَفَنِهٖ اِلٰی اٰخِرِهٖ

اس کو احمد نے اور ترمذی نے لیکن ثم اُتی بکفنہ سے آخر تک ذکر نہیں کیا)

بَابُ مَا یُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

قریب الموت ہونے پر جو چیز تلقین کیجاتی ہے۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۵۲۸ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے ان دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مُردوں کو مرتے وقت کلمہ لاالٰہ الا اللہ کی تلقین کرو۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۵۲۹ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم بیمار یا میّت کے پاس آؤ تو بھلائی کی بات کہو کیونکہ اس وقت جو کچھ تم کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۵۳۰ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِیْبُهٗ مُصِیْبَةٌ فَیَقُوْلُ مَآ اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَآ اِلَّآ اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَیْرًا مِّنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ

اسی (ام سلمہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں جس کو مصیبت پہنچے پس کہے وہ جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اے اللہ مجھ کو اس مصیبت کا اجر دے اور مجھے اس سے بہتر بدلہ دے مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر دیتا ہے جس وقت ابوسلمہؓ فوت ہوگئے میں نے کہا ابوسلمہؓ سے بہتر کون مسلمان ہے سب سے پہلا گھرانہ ہے جس نے

خَيْرًا مِّنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّىْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی لیکن میں نے یہ کلمات کہے اللہ تعالٰے نے اُس کے عوض میں مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیئے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

* * * * * * * * * *

۱۵۳۱ وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِىْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِى الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِىْ عَقِبِهٖ فِى الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِىْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ام سلمہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہؓ پر داخل ہوئے اُن کی آنکھیں پتھرا چکی تھیں آپؐ نے اُن کو بند کر دیا پھر فرمایا تحقیق رُوح جس وقت قبض کی جاتی ہے نظر اس کے پیچھے رہ جاتی ہے اس کے گھر والے بلند آواز سے چلائے آپؐ نے فرمایا اپنے نفسوں پر دُعا نہ کرو مگر بھلائی کے ساتھ کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں اس پر جو کچھ تم کہتے ہو پھر آپؐ نے فرمایا اے اللہ ابو سلمہؓ کو بخش دے اس کے درجات ہدایت دیئے گئے لوگوں میں بلند کر اور باقی رہنے والوں میں اس کا جانشین ہو ہم کو اور اس کو اے عالموں کے رب بخش دے اس کی قبر کو کُشادہ کر اور اس میں روشنی کر اس کے لئے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۵۳۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّىَ سُجِّىَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت فوت ہوئے یمنی چادر میں ڈھانک دیئے گئے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

دوسری فصل

۱۵۳۳ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہو جنت میں داخل ہو گا (روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد نے)

۱۵۳۴/۷ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا سُورَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

معقل بن یسار سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مُردوں پر سورۂ یٰسین پڑھو (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

۱۵۳۵/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ ابْنَ مَظْعُونٍ وَّهُوَ مَيِّتٌ وَّهُوَ يَبْكِي حَتّٰى سَالَ دُمُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو بوسہ دیا اس حالت میں کہ وہ میت تھے اور آپ روتے تھے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو عثمان رضہ کے چہرے پر گرتے تھے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

۱۵۳۶/۹ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اسی (حضرت عائشہ رضہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا تحقیق حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا جبکہ ان کی وفات ہو چکی تھی (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے)

۱۵۳۷/۱۰ وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ إِنِّي لَا أُرٰى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُونِي بِهِ وَعَجِّلُوا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَهْلِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حصین بن وحوح سے روایت ہے کہ طلحہ رضہ بن براء رضہ بیمار ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے آپ نے فرمایا میں خیال نہیں کرتا۔ مگر طلحہ رضہ کی موت کو کہ واقع ہو گئی ہے سو مجھے اسکی اطلاع کر دو اور جلدی کرو مسلمان مُردے کے لئے لائق نہیں ہے کہ اپنے گھر والوں کے درمیان روک رکھا جاوے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۵۳۸/۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ

عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

العظیم الحمد للہ رب العالمین کی تلقین کرو صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ یہ کلمات زندوں کے لئے کیسے ہیں آپؐ نے فرمایا بہتر اور بہتر (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

۱۵۳۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اخْرُجِيْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ ادْخُلِيْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ فِيْهَا اللّٰهُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اخْرُجِيْ ذَمِيْمَةً وَّاَبْشِرِيْ بِحَمِيْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٌ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب المرگ شخص کے پاس فرشتے آتے ہیں اگر وہ نیک آدمی ہوتا ہے وہ کہتے ہیں اے پاک جان تو نکل جو کہ پاک بدن میں تھی اس حالت میں کہ قابل تعریف ہے اور راحت اور رزق کی تجھ کو خوشخبری ہے اور ایسے رب کی ملاقات ہے جو ناراض نہیں ہے اس کو اس طرح ہمیشہ کہا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ نکل آتی ہے پھر اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں آسمان کا دروازہ اس کے لئے کھولا جاتا ہے کہا جاتا ہے یہ کون ہے وہ کہتے ہیں فلاں آدمی ہے پس کہا جاتا ہے پاک جان کو خوش آمدید ہو جو پاک بدن میں تھی اس حالت میں داخل ہو کہ تعریف کی گئی ہے راحت اور رزق کی خوشخبری ہے اور ایسے رب کی ملاقات ہے جو ناراض نہیں ہے یہ بات اس کے لئے ہمیشہ کہی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اس آسمان تک پہنچتی ہے جس میں اللہ تعالٰے ہے جب کوئی برا آدمی ہوتا ہے ملک الموت کہتا ہے اے خبیث جان نکل جو خبیث بدن میں تھی نکل اس حالت میں کہ قابل مذمت ہے گرم پانی اور پیپ اور طرح طرح کے اس کے مانند عذابوں کی تجھ کو خوشخبری ہے یہ بات اس کے لئے ہمیشہ کہی جاتی ہے یہاں تک کہ نکلتی ہے پھر اس کو آسمان کیطرف لے جاتے ہیں اس کے لئے آسمان کا دروازہ کھلوایا جاتا ہے کہا جاتا ہے یہ کون ہے کہا جاتا ہے یہ فلاں ہے پس کہا جاتا ہے خبیث نفس کے لئے مبارک باد نہ ہو جو خبیث بدن میں تھی لوٹ جا

لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ ارْجِعِي ذَمِيمَةً فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

اس حالت میں کہ مذمت کی گئی ہے تیرے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے آسمان سے وہ ڈالی جاتی ہے پھر قبر کی طرف پھر آتی ہے (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

۱۵۴۰ / ۱۳ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هٰكَذَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت مؤمن کی رُوح نکلتی ہے اس کو دو فرشتے لیتے ہیں اس کو لیکر چڑھتے ہیں حماد نے کہا ذکر کیا اس نے روح کی خوشبو اور مشک کا کہا اہلِ آسمان کہتے ہیں پاک روح ہے جو زمین کیطرف سے آئی ہے اللہ تجھ پر رحمت کرے اور اس بدن پر جس کو تو آباد رکھتی تھی اس کو اس کے رب کی طرف لے جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کو آخر اجل تک لے جاؤ فرمایا اور کافر کی رُوح جس وقت نکلتی ہے حماد نے کہا اور ذکر کیا اس کی بدبُو اور لعنت کا اہلِ آسمان کہتے ہیں ناپاک روح زمین کی طرف سے آئی ہے کہا جاتا ہے آخر اجل تک اس کو لے جاؤ ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اپنی ناک کی طرف لوٹائی (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۵۴۱ / ۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُولُونَ اخْرُجِي رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت مؤمن کو موت آتی ہے رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لاتے ہیں کہتے ہیں نکل اس حال میں کہ راضی ہے تو اللہ سے اور اللہ تعالیٰ تجھ

إِلَى رَوْحِ اللهِ وَرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى إِنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَأْتُوْا بِهِ أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا أَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ جَاءَتْكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ فَيَأْتُوْنَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدُمُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُوْنَهُ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَّاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ قَدْ مَاتَ أَمَا أَتَاكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتُضِرَ أَتَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَّسْخُوْطًا عَلَيْكِ إِلَى عَذَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهِ إِلَى بَابِ الْأَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

سے راضی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رزق کی طرف اور ایسے رب کی طرف جو غضب ناک نہیں ہے وہ بہترین مشک کی خوشبو کی مانند نکلتی ہے یہاں تک کہ فرشتے ایک دوسرے سے پکڑتے ہیں اسے لے کر آسمانوں کے دروازوں پر آتے ہیں فرشتے کہتے ہیں کس قدر عمدہ خوشبو ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے پھر مومنوں کی روحوں کے پاس اس کو لاتے ہیں پس وہ اس روح کے آنے سے بہت خوش ہوتے ہیں جس طرح ایک تمہارا کسی غائب شخص کے آنے سے خوش ہوتا ہے اس سے پوچھتے ہیں فلاں نے کیا کیا فلاں نے کیا کیا کہتے ہیں اس کو چھوڑ دو وہ دنیا کے غم میں تھا پس وہ کہتا ہے تحقیق وہ مر چکا ہے کیا تمہارے پاس نہیں آیا کہتے ہیں اس کو دوزخ کی آگ کی طرف لے گئے ہیں اور کافر کو جس وقت موت آتی ہے عذاب کے فرشتے ٹاٹ لیکر آتے ہیں پس اسکو کہتے ہیں نکل تو ناخوش تجھ پر ناخوشی کی گئی ہے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرف وہ نہایت بدبو دار مردار کی بو کی طرح نکلتی ہے یہاں تک کہ زمین کے دروازوں پر اس کو لاتے ہیں فرشتے کہتے ہیں یہ بدبو کس قدر بری ہے یہاں تک کہ اس کو کافروں کی روحوں کی طرف لاتے ہیں (روایت کیا ہے اس کو نسائی نے اور احمد نے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۱۵۴۲/۱۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرُ وَفِيْ

براء بن عازبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ کی طرف نکلے ہم قبر تک پہنچے اور ابھی اُسے دفن نہیں کیا گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر جانور بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے ہاتھ میں لکڑی تھی جس کے ساتھ زمین کو کریدتے

يَدِهٖ عُوْدٌ يَّنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ
رَاْسَهٗ فَقَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ
اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ
مِّنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ
اِلَيْهِ مَلٰٓئِكَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ
كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ
مِّنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِّنْ حَنُوْطِ
الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ
ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا
النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اُخْرُجِيْٓ اِلٰى مَغْفِرَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ
كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَآءِ فَيَاْخُذُهَا
فَاِذَآ اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ
طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا
فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَ
تَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ
وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ قَالَ
فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ
بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا
مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ
ابْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ
كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى
يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ
لَهٗ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ

تھے آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے عذاب قبر سے پناہ مانگو دو یا تین مرتبہ آپ نے فرمایا پھر فرمایا مومن بندہ جس وقت دنیا کے منقطع ہونے اور آخرت کی طرف متوجہ ہونے میں ہوتا ہے آسمان سے روشن چہروں والے فرشتے اس کی طرف آتے ہیں ان کے چہرے آفتاب کی طرح روشن ہوتے ہیں اُن کے ساتھ جنت کے کفن ہوتے ہیں اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ اس کے سامنے اس قدر فاصلہ پر بیٹھتے ہیں جہاں تک اس کی نظر پہنچتی ہے پھر ملک الموت علیہ السلام آکر اس کے سر پر بیٹھ جاتا ہے پس کہتا ہے اے پاک جان اللہ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف نکل فرمایا جان اس طرح نکلتی ہے جس طرح مشک سے پانی کا قطرہ بہہ جاتا ہے اس کو وہ پکڑ لیتا ہے جس وقت وہ پکڑتا ہے دوسرے فرشتے آنکھ جھپکنے میں اُسے اپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہیں اور اس کفن میں اسے داخل کر دیتے ہیں اور اس خوشبو میں اُسے لپیٹ دیتے ہیں اس سے نہایت عمدہ مشک جو زمین میں پایا جاتا ہے ایسی خوشبو مہکتی ہے وہ اُسے لے کر چڑھتے ہیں فرشتوں کی کسی جماعت کے پاس سے نہیں گزرتے مگر وہ کہتے ہیں کہ یہ روح کیسی پاکیزہ ہے وہ کہتے ہیں یہ فلاں بن فلاں ہے اس کا بہترین نام لیتے ہیں جس کے ساتھ دنیا میں پکارا جاتا تھا یہاں تک کہ اس کو لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اس کے لئے دروازہ کھلواتے ہیں اس کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے ہر آسمان سے مقرب فرشتے اوپر کے آسمان تک اس کے ساتھ چلتے ہیں یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک اس کو پہنچایا جاتا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندے کا عمل نامہ علیین میں لکھ لو اور اس کو زمین

مُقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى
يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ
عَزَّوَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ
عِلِّيِّيْنَ وَاَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّيْ
مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَ
مِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى قَالَ فَتُعَادُ
رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ
فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ
فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ
فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا
هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ
هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُوْلُ قَرَاْتُ
كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ
فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ صَدَقَ
عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ
مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ
قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ
لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ قَالَ وَيَاْتِيْهِ
رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ
طَيِّبُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ
هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ
فَيَقُوْلُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ
يَجِيْءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ
فَيَقُوْلُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ اَقِمِ
السَّاعَةَ حَتّٰى اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ

میں لوٹا دو کیونکہ میں نے اس کو اس سے پیدا کیا ہے اسی میں ان کو لوٹا دوں گا اور اسی سے دوسری بار ان کو نکالوں گا فرمایا اس کی روح اس کے جسم میں ڈال دی جاتی ہے دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں اس کو کہتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے وہ اسے کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر کہتے ہیں یہ شخص تم میں کون مبعوث ہوا ہے وہ کہتا ہے وہ اللہ کے رسول ہیں وہ کہتے ہیں ان باتوں کا تجھے کس طرح علم ہوا ہے وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس کے ساتھ ایمان لایا اور میں نے اس کی تصدیق کی آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے میرے بندے نے سچ کہا ہے اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھاؤ اور جنت کے لباس پہناؤ اور جنت کی طرف دروازہ کھول دو فرمایا حضرت نے کہ اس کے پاس جنت کی ہوا آتی ہے اور اس کی خوشبو پھر اس کی نگاہ پہنچنے تک کے فاصلہ مطابق اس کی قبر کشادہ کی جاتی ہے. فرمایا. ایک خوب صورت اچھے کپڑوں والا آدمی جس سے خوشبو مہکتی ہے اس کے پاس آتا ہے وہ کہتا ہے تجھ کو خوشخبری ہو اس چیز کے ساتھ جو تجھ کو خوش کرے اس دن کا تو وعدہ دیا گیا تھا میت اُسے کہتی ہے تو کون ہے تیرا چہرہ بھلائی لاتا ہے وہ کہتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں پس کہتا ہے کہ اے میرے رب قیامت قائم کر لے میرے رب قیامت قائم کر تاکہ میں اپنے اہل اور مال کیطرف لوٹ جاؤں فرمایا اور کافر آدمی جس وقت دنیا کے انقطاع اور آخرت کی طرف متوجہ ہونے میں ہوتا ہے سیاہ چہروں والے فرشتے آسمان سے اس کی طرف اترتے ہیں ان کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں نگاہ پہنچنے کے فاصلے پر آکر بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت

قَالَ وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِيْ انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَاۤءِ مَلٰۤئِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْۤءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُّجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰۤئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَاۤئِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَاۤءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاۤءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ثُمَّ قَرَاَ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاۤءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ

آجاتا ہے اور وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے کہتا ہے کہ اے خبیث جان نکل اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرف فرمایا وہ جسم میں پراگندہ ہو جاتی ہے وہ کھینچتا ہے اس کو جس طرح انکڑہ تر صوف سے کھینچا جاتا ہے اس کو پکڑ لیتا ہے جس وقت وہ اس کو پکڑ لیتا ہے فرشتے آنکھ جھپکنے میں اس سے لے لیتے ہیں اور اس ٹاٹ میں بند کر دیتے ہیں اور اس سے نہایت بدبودار مردار جو دنیا میں پایا جاتا ہے ایسی بدبو نکلتی ہے پھر اس کو لے کر وہ چڑھتے ہیں فرشتوں کی جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ خبیث روح کس کی ہے وہ کہتے ہیں فلاں بن فلاں ہے اس کا نہایت برا نام لیتے ہیں جس کے ساتھ دنیا میں اس کا نام رکھا جاتا تھا یہاں تک کہ اس کو آسمان دنیا پر لے جاتے ہیں اس کا دروازہ کھلوایا جاتا ہے اس کے لئے نہیں کھولا جاتا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی، ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو۔ اللہ عزّ وجل فرماتا ہے اس کا نامہ اعمال سجین میں لکھ دو جو کہ زمین کے نیچے ہے اس کی روح پھینک دی جاتی ہے پھر آپؐ نے آیت پڑھی اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے پس گویا کہ وہ گر پڑا آسمان سے پس اچک لیتے ہیں اس کو پرندے یا پھینک دیتی ہے ہوا اس کو دور کے مکان میں اس کے جسم میں روح لوٹائی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں پھر کہتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا پھر کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا پھر کہتے ہیں یہ شخص کون ہے جو تم میں بھیجا

فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالشَّرِّ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ فَيَقُولُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ إِذَا خَرَجَ رُوحُهُ صَلّٰى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللّٰهَ أَنْ يُعْرَجَ بِرُوحِهِ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللّٰهَ أَنْ لَا يُعْرَجَ

گیا ہے پس کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے اس نے جھوٹ بولا اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور آگ کیطرف دروازہ کھولو اس کی گرمی اور گرم ہوا آتی ہے اس کی قبر اس پر تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر اُدھر نکل آتی ہیں اس کے پاس ایک شخص بدشکل نہایت بُرے بدبودار کپڑے پہنے آتا ہے کہتا ہے تجھے اس چیز کی مبارک ہے جس کو تو بُرا سمجھتا تھا تیرا یہ وہ دن ہے جس کا وعدہ دیا جاتا تھا وہ کہتا ہے تو کون ہے تیرا چہرہ برائی لایا ہے وہ کہتا ہے میں تیرا بدعمل ہوں وہ کہتا ہے اے میرے پروردگار قیامت قائم نہ کر ایک روایت میں اس طرح ہے اور اس میں زیادہ ہے کہ جس وقت مؤمن کی روح نکلتی ہے ہر فرشتہ جو آسمان اور زمین کے درمیان یا آسمان میں ہے اس پر رحمت بھیجتا ہے آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دئیے جاتے ہیں کوئی دروازے والے نہیں مگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتے ہیں کہ ان کی جانب سے اُسے چڑھایا جائے اور کافر کی روح کھینچی جاتی ہے اور اس پر زمین وآسمان کے مابین فرشتے لعنت کرتے ہیں اور تمام فرشتے جو آسمانوں میں ہیں آسمان کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں تمام دروازوں والے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح ان کی جانب نہ چڑھائی جائے۔

(روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

رُوْحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

1543/16 وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ اَتَتْهُ اُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنْ لَقِيْتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا اُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ اَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى قَالَتْ فَهُوَ ذٰلِكَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

عبدالرحمٰن بن کعبؓ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہا جب کعب کو موت آئی ام بشر بنت براء بن معرور اس کے پاس آئی اور کہنے لگی اے ابو عبدالرحمٰن اگر تو فلاں کو ملے تو اس کو میرا سلام کہنا وہ کہنے لگا اے ام بشر اللہ تعالیٰ تجھے بخشے ہم اس بات سے زیادہ مشغول ہوں گے کہنے لگی اے عبدالرحمٰن تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپؐ فرماتے تھے مؤمنوں کی ارواح سبز پرندوں کے قالب میں ہوں گی اور وہ جنت کے پھل کھائیں گے انہوں نے کہا ہاں کیوں نہیں ام بشر نے کہا بس یہ وہی ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں)

1544/17 وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهُ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

اسی عبدالرحمٰن سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے روایت کی وہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے نہیں مؤمن کی روح پرندہ کی شکل میں ہوتی ہے جنت کا میوہ کھاتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جس روز اسے اٹھائے گا اس کے بدن میں پھیر لائے گا (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں)

1545/18 وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَمُوْتُ فَقُلْتُ اَقْرَأْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

محمد بن منکدر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں جابر بن عبداللہ کے پاس گیا وہ مرنے کے قریب تھے میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام کہنا (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنِهٖ

میت کو غسل اور کفن دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۵۴۶ / ۱ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَّاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَّابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا قَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام عطیہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ہم آپ کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں آپ نے فرمایا اس کو تین یا پانچ یا زیادہ مرتبہ غسل دینا اگر تم مناسب سمجھو پانی اور بیری کے پتّوں کے ساتھ اور ڈالو آخر میں کافور یا فرمایا کچھ کافور جس وقت فارغ ہو جاؤ مجھ کو اطلاع دینا جس وقت ہم فارغ ہوئیں آپؐ کو اطلاع دی آپ نے اپنا تہبند ہم کو دیا اور فرمایا اس کے بدن کے ساتھ لگا دو ایک روایت میں ہے غسل دو اس کو طاق تین بار یا پانچ بار یا سات بار اور شروع کرو دائیں طرف سے اور وضوء کے اعضاء سے کہا ہم نے اس کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھیں اور پیچھے ان کو ڈالا۔ (متفق علیہ)

۱۵۴۷ / ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَّمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے بنے ہوئے تین سحولی روئی کے کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں کرتا اور پگڑی نہ تھی۔ (متفق علیہ)

۱۵۴۸ / ۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا اپنے بھائی کو کفن دے اس کو اچھا کفن دے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۵۴۹ / ۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا

إِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّ كَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ فِي بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔

ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ محرم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے ساتھ غسل دو اور اس کے دونوں کپڑوں میں اس کو کفن دو اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ اس کے سر کو نہ ڈھانکو قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔ (متفق علیہ)

خبّاب کی حدیث جس کے الفاظ ہیں قتل مصعب بن عمیر رضؓ ہم باب جامع المناقب میں ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

1550 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ فَإِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلٰى مَوْتَاكُمْ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنو اس لیے کہ وہ تمہارے بہترین کپڑے ہیں اور اپنے مردوں کو ان میں کفن دو اور تمہارا بہترین سرمہ اثمد ہے وہ بالوں کو اگاتا اور نظر کو تیز کرتا ہے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے موتاکم کے لفظ تک)

1551 وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُغَالُوْا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيْعًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

علی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفن میں بہت مہنگا کپڑا نہ لگاؤ کیونکہ وہ جلد چھینا جاتا ہے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

1552 وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے جب ان کو موت آئی نئے کپڑے منگوائے ان کو پہنا پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، میت کو انہیں کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں وہ مرتا ہے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۱۵۵۳/۸ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْاُضْحِيَةِ الْكَبْشُ الْاَقْرَنُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ)

عبادہ بن صامت سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا بہترین کفن حُلہ ہے اور بہترین قربانی سینگدار دنبہ ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا ترمذی، ابن ماجہ نے ابوامامہ سے)

۱۵۵۴/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يُّنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ يُّدْفَنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کے متعلق فرمایا ان سے لوہا اور چمڑے اُتارے جائیں اور ان کے خون اور کپڑوں سمیت ان کو دفن کیا جائے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۵۵۵/۱۰ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِىَ بِطَعَامٍ وَّكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّهُوَ خَيْرٌ مِّنِّىْ كُفِّنَ فِىْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّىَ رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّىَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهٗ وَاُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّىْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَآ اُعْطِيْنَا وَلَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِىْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

سعد بن ابراہیم سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس کھانا لایا گیا اور وہ روزے سے تھے کہا مصعب بن عمیر شہید کر دیئے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے ان کو ایک چادر میں کفن دیا گیا اگر سر ڈھانکا جاتا اس کے پاؤں کھل جاتے اور اگر پاؤں ڈھانکے جاتے سر کھل جاتا میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا اور حمزہ رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے پھر ہمارے لئے دنیا کشادہ کر دی گئی ہے یا کہا دی گئی ہے دنیا جس قدر دی گئی ہے اور تحقیق ہم ڈرتے ہیں کہیں ہماری نیکیوں کا ثواب ہمیں جلد نہ دیا گیا ہو پھر رونا شروع کیا یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔ (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۵۵۶/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَىٍّ بَعْدَ مَآ اُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن اُبی پر داخل ہوئے جبکہ اس کو اپنی قبر میں رکھ دیا گیا تھا آپ نے اس کے متعلق حکم دیا اس کو

فَوَضَعَهٗ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِّيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ قَالَ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيْصًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نکالا گیا آپ ﷺ نے اس کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھا اس کے منہ میں اپنی لعاب ڈالی اور اپنی قمیص پہنائی جابر نے کہا اور اس نے عباس کو قمیص پہنائی تھی۔ (متفق علیہ)

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهَا

جنازہ کے ساتھ چلنے اور نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۵۵۷ / ۱ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِّقَابِكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کے ساتھ جلدی کرو اگر وہ نیک ہے پس بھلائی ہے جس کی طرف آگے تم اسکو بھیج رہے ہو اگر اس کے سوا ہے پس بد ہے جس کو تم اپنی گردنوں سے اتارو گے۔ (متفق علیہ)

۱۵۵۸ / ۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰۤى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت جنازہ تیار کیا جاتا ہے اور لوگ اپنی گردنوں پر اس کو اٹھاتے ہیں اگر نیک ہوتا ہے کہتا ہے مجھ کو جلدی لے چلو اگر نیک نہیں ہوتا کہتا ہے اپنے لوگوں کو ہائے افسوس تم مجھ کو کہاں لے جاتے ہو اس کی آواز انسان کے علاوہ ہر شی سنتی ہے اگر انسان سن لے بیہوش ہو جائے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۱۵۵۹ / ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابو سعیدؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو کھڑے ہو جاؤ جو شخص اس کے ساتھ جائے اس وقت تک نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھا جاوے۔ (متفق علیہ)

١٥٦٠/٤ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک جنازہ گذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہوئے ہم نے کہا اے اللہ کے رسول بیشک وہ یہودی عورت کا جنازہ ہے فرمایا موت جائے گھبراہٹ ہے جس وقت تم جنازہ دیکھو اس کیلئے کھڑے ہو جاؤ (متفق علیہ)

١٥٦١/٥ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ وَأَبِي دَاوُدَ قَامَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ ۔

علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے دیکھا ہم آپؐ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور آپؐ بیٹھے ہم بھی بیٹھے یعنی جنازہ میں (روایت کیا اس کو مسلم نے) مالک اور ابوداؤد کی روایت میں ہے جنازہ میں کھڑے ہوئے پھر بعد میں بیٹھ گئے۔

١٥٦٢/٦ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِّثْلُ أُحُدٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان آدمی کے جنازہ کے پیچھے ایمان کی حالت میں ثواب طلب کرنے کے لئے جاتا ہے اور اس کے ساتھ رہتا ہے یہاں تک کہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کو دفن کر کے فارغ ہو جائے وہ دو قیراط کے برابر ثواب لے کر پھرتا ہے ہر قیراط اُحد پہاڑ کی مثل ہے جو اس پر نماز جنازہ پڑھتا ہے پھر دفن ہونے سے پہلے لوٹ آتا ہے وہ ایک قیراط لے کر واپس لوٹتا ہے۔ (متفق علیہ)

١٥٦٣/٧ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنے کی خبر اس روز پہنچائی جس روز وہ فوت ہوا اور صحابہ کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے اور صف باندھی اور چار تکبیریں کہیں۔ (متفق علیہ)

١٥٦٤/٨ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَّأَنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہا زید بن ارقم ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہتا تھا ایک جنازہ پر اس نے پانچ تکبیریں کہیں ہم نے ان سے پوچھا کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ

فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وسلم اس طرح کہتے تھے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

* * * * * * * * *

۱۵۶۵/۹ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی اس نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور کہا میں نے اس لئے پڑھی ہے تاکہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۱۵۶۶/۱۰ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عوف بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی میں نے آپ کی دعا سے یاد کیا ہے آپ فرماتے تھے اے اللہ، اس کو بخش دے۔ اے اللہ، اس پر رحم کر اس کو خلاصی دے اس کو معاف کر دے اس کی مہمانی بہتر کر اور اسکی قبر کو کشادہ کر اس کو پانی برف اور اولے کے ساتھ دھو ڈال اس کو گناہوں سے پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے تو صاف کرتا ہے اور بدلہ دے اس کو گھر کا ثواب جو اس کے گھر سے اچھا ہو اور اہل اس کے اہل سے بہتر اور بی بی جو اس کی بی بی سے بہتر ہو اس کو جنت میں داخل کر اور اس کو عذاب قبر سے نجات دے اور آگ کے عذاب سے ایک روایت میں ہے اس کو فتنہ قبر سے بچا اور آگ کے عذاب سے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کاش میں میت ہوتا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

* * * * * * * * *

۱۵۶۷/۱۱ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتِ ادْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت سعد بن ابی وقاص کی وفات ہوئی حضرت عائشہؓ نے کہا اس کو مسجد میں داخل کرو تاکہ میں بھی نماز جنازہ پڑھ لوں پس اس بات کا انکار کیا گیا حضرت عائشہ نے کہا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی کا جنازہ مسجد میں ہی پڑھا تھا (روایت کیا

سُهَيْلٍ وَّاَخِيْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اس کو مسلم نے)

۱۵۶۸/۱۲ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَاَةٍ مَّاتَتْ فِىْ نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسْطَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سمرہ بن جندب سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی ایک عورت پر جو اپنے نفاس میں مر گئی تھی آپ اس کے وسط میں کھڑے ہوئے۔ (متفق علیہ)

۱۵۶۹/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِىْ قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِىْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا اَنْ نُّوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں مردہ کو رات دفن کیا گیا تھا آپ نے فرمایا کب دفن کیا گیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا آج کی رات فرمایا تم نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی انہوں نے کہا ہم نے اس کو رات کی تاریکی میں دفن کیا اور آپؐ کو بیدار کرنا مکروہ سمجھا آپ کھڑے ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی (متفق علیہ)

۱۵۷۰/۱۴ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَآءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِىْ قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهٗ فَقَالَ دُلُّوْنِىْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِىْ عَلَيْهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی یا ایک نوجوان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گم پایا اس عورت یا اس جوان کے متعلق سوال کیا انہوں نے کہا وہ مر گئی ہے آپؐ نے فرمایا تم نے مجھ کو اطلاع کیوں نہ دی کہا گویا انہوں نے اس کے معاملہ کو حقیر خیال کیا آپ نے فرمایا اس کی قبر مجھ کو بتلاؤ انہوں نے آپ کو بتلائی آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی پھر فرمایا یہ قبریں تاریکی اور ظلمت سے بھری ہوئی ہیں اور میرے نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ان کو روشن کر دیتا ہے (متفق علیہ اور لفظ مسلم کے ہیں)

۱۵۷۱/۱۵ وَعَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهٗ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ

کریب مولیٰ ابن عباس عبداللہ بن عباس سے روایت کرتا ہے کہ ان کا بیٹا قدید میں یا عسفان میں مر گیا کہا اے کریب دیکھ کس قدر لوگ جمع ہیں میں باہر نکلا دیکھا لوگ جمع ہیں میں نے آکر ان کو خبر دی کہا تیرے خیال میں چالیس ہوں

فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گے میں نے کہا ہاں کہا اس کو نکالو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کوئی مسلمان نہیں جو فوت ہو جائے اس کے جنازہ میں چالیس آدمی شامل ہوں اور وہ شرک نہ کرتے ہوں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ بھی مگر ان کی سفارش اللہ تعالیٰ قبول فرمالیتا ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۵۷۲/۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کوئی میت نہیں جس پر مسلمانوں کی ایک جماعت نماز جنازہ پڑھے جو سو تک پہنچیں اس کے لئے سفارش کریں مگر ان کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۵۷۳/۱۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى وَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ۔

انس رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا صحابہ کرامؓ ایک جنازہ لے کر گذرے انہوں نے اس کی اچھی تعریف کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی پھر ایک دوسرا جنازہ لے کر گذرے اس کا برائی سے تذکرہ کیا آپؐ نے فرمایا واجب ہو گئی حضرت عمرؓ نے کہا کیا واجب ہو گئی آپ نے فرمایا جس شخص کی تم نے بھلائی اور اچھائی کے ساتھ تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس کی برائی کے ساتھ تعریف کی اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے ایماندار زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

۱۵۷۴/۱۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے لئے چار شخص بھلائی کی گواہی دے دیں اللہ تعالیٰ اسکو جنت میں داخل فرمائے گا ہم نے کہا اور تین آپ نے فرمایا اور تین بھی ہم نے کہا اگر دو گواہی دیں آپ نے فرمایا اور دو بھی اور پھر ہم نے ایک آدمی کی گواہی کے متعلق

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

آپؐ سے نہیں پوچھا (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۵۷۵/۱۹ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّھُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو برا نہ کہو تحقیق وہ پہنچے اس چیز کے ساتھ جو انہوں نے آگے بھیجی (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۵۷۶/۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَیُّھُمْ اَکْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِیْرَ لَہٗ اِلٰی اَحَدِھِمَا قَدَّمَہٗ فِی اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَھِیْدٌ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَمَرَ بِدَفْنِھِمْ بِدِمَآئِھِمْ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْھِمْ وَلَمْ یُغَسَّلُوْا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

جابرؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے شہیدوں کو دو دو کو ایک کپڑے میں جمع کرتے پھر فرماتے زیادہ قرآن کس کو یاد ہے جب کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا اس کو لحد میں آگے کرتے اور فرماتے قیامت کے دن میں ان لوگوں کا گواہ ہوں ان کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا ان پر نماز جنازہ نہیں پڑھی اور نہ ان کو غسل دیا۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۱۵۷۷/۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُّعْرَوْرٍ فَرَکِبَہٗ حِیْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَۃِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِیْ حَوْلَہٗ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

جابر بن سمرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بغیر زین کے ایک گھوڑا لایا گیا آپؐ اس پر سوار ہوئے جس وقت ابن دحداح کے جنازہ سے واپس لوٹے اور ہم آپ کے گرد پیدل چل رہے تھے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۵۷۸/۲۲ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاکِبُ یَسِیْرُ خَلْفَ الْجَنَازَۃِ وَالْمَاشِیْ یَمْشِیْ خَلْفَھَا وَاَمَامَھَا وَعَنْ یَّمِیْنِھَا وَعَنْ یَّسَارِھَا قَرِیْبًا مِّنْھَا وَالسِّقْطُ یُصَلّٰی

مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے والا آگے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں بھی چل سکتا ہے اس کے آس پاس ❖

اور کچا بچہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور ماں باپ کے لئے

عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَآئِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَآءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ۔

بخشش کی دعا کی جائے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔ احمد ترمذی نسائی اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے فرمایا سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیادہ جس طرف چاہے چلے اور لڑکے کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ مصابیح میں یہ روایت مغیرہ بن زیاد سے ہے)

۱۵۷۹/۲۳ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كَاَنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ مُرْسَلًا۔

زہری سالم سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا کہ وہ جنازے کے آگے آگے چلتے تھے۔ (روایت کیا اس کو احمد نے اور ابوداؤد، ترمذی نے اور نسائی، ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا محدثین اس حدیث کو مرسل جانتے ہیں۔

۱۵۸۰/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَّلَا تُتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ مَاجِدٍ الرَّاوِيْ رَجُلٌ مَّجْهُوْلٌ۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ تابع کیا گیا ہے اور تابع نہیں ہوتا جو شخص اس کے آگے بڑھے وہ اس کے ساتھ نہیں ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا ابو ماجد راوی مجہول ہے)

۱۵۸۱/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَّحَمَلَهَا ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے اور تین مرتبہ اس کو اٹھائے اس نے اس کا حق جو اس پر تھا ادا کر دیا (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی گئی ہے شرح السنہ میں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کا جنازہ دو لکڑیوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ۔

کے درمیان اٹھایا)

۱۵۸۲/۲۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اِنَّ مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَآبِّ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ نَحْوَهٗ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں نکلے آپؐ نے کچھ لوگوں کو سوار دیکھا فرمایا تم اللہ تعالیٰ کے فرشتوں سے حیا نہیں کرتے وہ اپنے قدموں پر پیدل چل رہے ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر سوار ہو (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے) اور روایت کیا ہے ابوداؤدؒ نے مانند اس کی اور کہا ترمذی نے یہ روایت ثوبان سے موقوف بیان کی گئی ہے

۱۵۸۳/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے پر سورۂ فاتحہ پڑھی (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے ابوداؤدؒ نے اور ابن ماجہ نے)

۱۵۸۴/۲۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَآءَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میت پر نماز جنازہ پڑھو اس کے لئے خالص دعا کرو (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے)

۱۵۸۵/۲۹ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَآئِيُّ

اسی (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جنازہ پڑھتے فرماتے اے اللہ بخش ہمارے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو ہمارے حاضر کو اور ہمارے غائب کو ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو اے اللہ جس کو تو زندہ رکھے ہم میں سے اسکو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو ہم میں سے مارے اسے ایمان پر مار اے اللہ ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈال (روایت کیا اس کو احمد نے اور ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے

عَنْ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ الْاَشْهَلِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَ انْتَهَتْ رِوَایَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ وَ اُنْثَانَا وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِیْمَانِ وَ تَوَفَّهٗ عَلَی الْاِسْلَامِ وَفِیْ اٰخِرِهٖ وَ لَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔

اور روایت کیا نسائی نے ابراہیم اشہلی سے اس نے روایت کی اپنے باپ سے اس کی روایت وانثانا کے الفاظ تک ختم ہوگئی ہے ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے اس کو ایمان پر زندہ رکھ اور اسلام پر اس کو مار اس کے آخر میں ہے اور ہم کو اس کے بعد گمراہ نہ کر)

۱۵۸۶/۳۰ وَعَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہا ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے ایک آدمی پر نماز جنازہ پڑھی میں نے سنا آپؐ فرماتے تھے اے اللہ! تحقیق فلاں بن فلاں تیری امان میں اور تیری پناہ کی رسی میں ہے اس کو فتنۂ قبر اور آگ کے عذاب سے بچا تو صاحب وفا کا ہے اور حق کا ہے اے اللہ اسکو بخش دے اور اس پر رحم کر بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے)

۱۵۸۷/۳۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَّسَاوِیْهِمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں کی نیکیاں یاد کرو اور ان کی برائیاں ذکر کرنے سے رک جاؤ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے)

۱۵۸۸/۳۲ وَعَنْ نَّافِعٍ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰی جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِیَالَ رَاْسِهٖ ثُمَّ جَاءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَاَةٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَقَالُوْا یَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَیْهَا فَقَامَ حِیَالَ وَسْطِ السَّرِیْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِیَادٍ هٰكَذَا رَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ

نافع ابوغالب سے روایت ہے کہا میں نے انس بن مالک کے ساتھ ایک آدمی کی نماز جنازہ پڑھی وہ اس کے سر کے برابر کھڑے ہوئے پھر ایک قریشی عورت کا لوگ جنازہ لائے لوگوں نے کہا اے ابوحمزہ اس کی نماز جنازہ بھی پڑھو وہ چارپائی کے درمیان کے مقابل کھڑے ہوئے علاء بن یزید نے کہا کیا اس طرح تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ وہ عورت کے جنازے میں جس جگہ تو کھڑا ہوا کھڑے ہوتے تھے اور آدمی کے جنازے پر جس جگہ تو کھڑا ہوا ہے کھڑے ہوتے تھے اس نے کہا ہاں (روایت کیا ہے اس کو ترمذی

وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي دَاوُدَ نَحْوَهُ مَعَ زِيَادَةٍ وَّ فِيهِ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيزَةِ الْمَرْأَةِ۔

اور ابن ماجہ نے ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے اس کی مانند اور اس میں ہے کہ وہ عورت کے کولھے کے برابر کھڑے ہوئے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۵۸۹/۳۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَّقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس سے ایک جنازہ گذارا گیا وہ دونوں کھڑے ہو گئے ان کو کہا گیا یہ جنازہ ایک ذمی آدمی کا تھا جو اس زمین کے رہنے والے ہیں انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گذارا گیا تھا آپؐ کے لئے کہا گیا یہ ایک یہودی کا جنازہ ہے فرمایا کیا یہ جاندار نہیں ہے (متفق علیہ)

❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋

۱۵۹۰/۳۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ لَهٗ إِنَّا هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوهُمْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَّبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ الرَّاوِي لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

عبادہ بن صامت سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کسی جنازے کے ہمراہ جاتے اس وقت تک نہ بیٹھتے یہاں تک کہ قبر میں رکھا جاتا آپؐ کے سامنے ایک یہودیوں کا عالم آیا اور کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس طرح کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا ان کی مخالفت کرو (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابو داؤد نے اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع جو اس کا راوی ہے قوی نہیں ہے)

❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋

۱۵۹۱/۳۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوسِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو جنازہ میں کھڑے ہونے کا حکم دیا پھر اس کے بعد بیٹھ گئے اور ہم کو بیٹھنے کا حکم دیا (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

۱۵۹۲/۳۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ إِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ أَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

محمد بن سیرین سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک جنازہ حسن بن علی اور ابن عباس کے پاس سے گزرا حسنؓ کھڑے ہو گئے اور ابن عباس رضؓ کھڑے نہ ہوئے حسن رضؓ نے کہا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کے جنازے کے لئے کھڑے نہ ہوتے تھے اس نے کہا ہاں کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھ گئے تھے (روایت کیا ہے اس کو نسائیؒ نے)

۱۵۹۳/۳۷ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِهَا جَالِسًا وَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ حسن بن علی بیٹھے ہوئے تھے ایک جنازہ ان کے پاس سے گذرا لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ چلا گیا پس حسنؓ نے کہا ایک یہودی کا جنازہ گذارا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم راستہ پر بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے مکروہ جانا کہ آپؐ کے سر سے یہودی کا جنازہ بلند ہو اس لئے آپؐ کھڑے ہو گئے (روایت کیا اس کو نسائی نے)

۱۵۹۴/۳۸ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُوْمُوْنَ إِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَّعَهَا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ابوموسیٰ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تیرے پاس کسی یہودی یا عیسائی یا مسلمان آدمی کا جنازہ گذرے اس کے لئے کھڑے ہو جاؤ تم اس کے لئے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ تم اس کے ساتھ جو فرشتے ہیں ان کے لئے کھڑے ہوتے ہو (روایت کیا ہے اس کو نسائی نے)

۱۵۹۵/۳۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقِيْلَ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ إِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلٰئِكَةِ. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہ بیشک ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپؐ کھڑے ہوئے آپؐ سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا آپ نے فرمایا میں فرشتوں کیلئے کھڑا ہوا (روایت کیا اس کو نسائی نے)

۱۵۹۶/۴۰ وَعَنْ مَّالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا

مالک بن ہبیرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے

مِنْ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ فَكَانَ مَالِكٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ اَوْجَبَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ۔

نہیں ہے کوئی مسلمان نہیں جو مرے اور اس پر مسلمانوں کی تین صفیں جنازہ پڑھیں مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت واجب کر دیتا ہے مالک جس وقت اہل جنازہ کو کم سمجھتے اس حدیث کی وجہ سے ان کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے ترمذی کی ایک روایت میں ہے مالک بن ہبیرہ جس وقت کسی جنازے پر نماز پڑھتے اور لوگوں کو کم سمجھتے لوگوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیتے پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس پر تین صفیں نماز جنازہ پڑھ لیں اللہ تعالے واجب کر دیتا ہے جنت کو (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اس کی مانند)

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

۱۵۹۷ / ۴۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جنازہ کی نماز میں آپ نے یہ دعاء پڑھی اے اللہ تو اس کا پروردگار ہے تو نے اس کو پیدا کیا تو نے اس کو اسلام کی طرف ہدایت دی تو نے اس کی روح قبض کی تو اس کے ظاہر اور باطن کو زیادہ جانتا ہے ہم شفاعت کرنے کے لئے آئے ہیں اس کو بخش دے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

۱۵۹۸ / ۴۲ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى صَبِيٍّ لَّمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہ کے پیچھے ایک لڑکے کے جنازہ پر نماز پڑھی جس نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا سنا میں نے کہتا تھا اے اللہ اس کو قبر کے عذاب سے پناہ دے (روایت کیا ہے اس کو مالک نے)

۱۵۹۹ / ۴۳ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَاُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا وَّ

بخاری نے تعلیقا ذکر کیا ہے کہ حسن بصری بچے پر سورۂ فاتحہ پڑھتے اور کہتے اے اللہ اس کو ہمارا پیشوا پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب بنا۔

اَجْرًا۔

۱۶۰۰/۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا یُصَلّٰی عَلَیْہِ وَلَا یَرِثُ وَلَا یُوْرَثُ حَتّٰی یَسْتَہِلَّ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَلَا یُوْرَثُ۔

جابرؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچا بچہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے نہ وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی وارث بن سکے گا یہاں تک کہ آواز کرے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے مگر ابن ماجہ نے لا یورث کے الفاظ نقل نہیں کیے)

۱۶۰۱/۴۵ وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَیْءٍ وَّالنَّاسُ خَلْفَہٗ یَعْنِیْ اَسْفَلَ مِنْہُ۔ رَوَاہُ الدَّارَ قُطْنِیُّ فِی الْمُجْتَبٰی فِیْ کِتَابِ الْجَنَائِزِ۔

ابومسعودؓ انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ امام کسی چیز کے اوپر کھڑا ہو اور لوگ اس کے پیچھے ہوں یعنی اس کے نیچے (روایت کیا ہے اس کو دارقطنی نے مجتبیٰ میں کتاب الجنائز میں)

بَابُ دَفْنِ الْمَیِّتِ

میت کو دفن کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۶۰۲/۱ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ ھَلَکَ فِیْہِ اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا کَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے اپنی اس بیماری میں کہا جس میں انہوں نے وفات پائی میرے لیے لحد بنانا اور کچی اینٹیں کھڑی کرنا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا گیا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۶۰۳/۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطِیْفَۃٌ حَمْرَآءُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ایک سرخ لوئی (چادر) ڈالی گئی (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۶۰۴/۳ وَعَنْ سُفْیَانَ التَّمَّارِ اَنَّہٗ رَاٰی قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا

سفیان تمار سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر دیکھی ہے کہ وہ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مسنم تھی (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۱۶۰۵ وَعَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوالہیاج اسدی سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میں تجھ کو اس کام کے لئے نہ بھیجوں جس کے لئے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ تو کوئی تصویر نہ چھوڑ مگر اس کو مٹا دے اور نہ بلند قبر مگر اس کو برابر کر دے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۶۰۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُّبْنَى عَلَيْهِ وَأَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قبر کو چونہ گچ کرنے سے اور اس پر عمارت بنانے سے اور اس پر بیٹھنے سے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۶۰۷ وَعَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابومرثد غنوی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو نہ ان کی طرف منہ کرکے نماز پڑھو (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۶۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَّجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ایک تمہارا آگ کے دہکتے انگارے پر بیٹھے وہ اس کے کپڑے جلا دے اور اس کی کھال تک پہنچے اس بات سے بہتر ہے کہ قبر پر بیٹھے (روایت کیا ہے اسکو مسلم نے)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

۱۶۰۹ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْآخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوا أَيُّهُمَا جَاءَ أَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهُ فَجَاءَ الَّذِي يَلْحَدُ

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مدینہ میں دو آدمی تھے ان میں سے ایک لحد بناتا تھا اور دوسرا لحد نہ بناتا تھا صحابہ نے کہا ان میں سے جو پہلے آ گیا اپنا کام کرے گا وہ شخص آ گیا جو لحد کرتا تھا پس

فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد تیار کی (روایت کیا ہے اس کو شرح السنۃ میں)

۱۶۱۰/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے غیر کے لئے (روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے نسائی ابن ماجہ نے اور روایت کیا ہے اس کو احمد نے جریر بن عبداللہ سے)

۱۶۱۱/۱۰ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ اُحُدٍ اِحْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَیْنِ وَالثَّلٰثَۃَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّقَدِّمُوْا اَکْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاَحْسِنُوْا

ہشام بن عامر سے روایت ہے بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن فرمایا فراخ قبریں کھودو اور گہرا کرو اور اچھا کرو اور دو دو اور تین تین ایک قبر میں دفن کرو اور آگے اس کو رکھو جس کو قرآن زیادہ یاد ہو (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے اور روایت کیا ہے ابن ماجہ نے احسنوا کے لفظ تک)

۱۶۱۲/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ لِتَدْفِنَہٗ فِیْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰی اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَلَفْظُہٗ لِلتِّرْمِذِیِّ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا احد کے دن میری پھوپھی میرے باپ کو اپنے قبرستان میں دفن کرنے کے لئے لے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ شہیدوں کو ان کے شہید ہونے کی جگہ واپس لوٹا دو (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے ابوداؤد نے اور نسائی نے اور دارمی نے اور اس کے لفظ ترمذی کے لئے ہیں)

۱۶۱۳/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِہٖ۔ (رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک کی جانب سے نکالے گئے (روایت کیا ہے اس کو شافعی نے)

۱۶۱۴/۱۳ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَیْلًا فَاُسْرِجَ لَہٗ

اسی (ابن عباس) سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں رات کے وقت داخل ہوئے

بِسِرَاجٍ فَاَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِّلْقُرْاٰنِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔

ایک دیئے کے ساتھ آپ کے لئے روشنی کی گئی۔ آپ نے اس کو جانب قبلہ سے لیا اور فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے تو بہت نرم دل اور قران کو بکثرت پڑھنے والا تھا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور شرح السنہ میں کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے

1615/14 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى اَبُوْدَاوُدَ الثَّانِيَةَ

ابن عمرؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت میت کو قبر میں داخل کرتے فرماتے اللہ تعالٰے کے نام کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور رسول اللہ کی شریعت کے موافق ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (روایت کیا اس کو احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا ابوداؤد نے دوسری کو)

1616/15 وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا وَاَنَّهٗ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ رَشَّ۔

جعفر بن محمدؒ اپنے باپ سے مرسل روایت کرتے ہیں بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین لپیں دونوں ہاتھوں سے بھر کر مٹی کی قبر پر ڈالیں اور اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر سنگریزے رکھے۔ روایت کیا اس کو شرح السنہ میں اور روایت کیا ہے شافعی نے رشّ کے لفظ سے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

1617/16 وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ تُوْطَاَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ قبریں پختہ بنائی جائیں اور یہ کہ ان پر لکھا جائے اور یہ کہ ان کو روندا جائے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

1618/17 وَعَنْهُ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِيْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَاَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى رِجْلَيْهِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

اسی (جابرؓ) سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا گیا اور بلال بن رباح نے پانی چھڑکا مشکیزہ کے ساتھ سر کی جانب سے شروع کیا یہاں تک کہ پاؤں تک پہنچا۔ (روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

1619/18 وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ

مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے انہوں نے کہا

لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ يَّأْتِيَهٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِيْ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهٖ وَقَالَ أُعْلِمُ بِهَا قَبْرَ أَخِيْ وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَّاتَ مِنْ أَهْلِيْ۔
(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ)

جس وقت عثمان بن مظعون فوت ہوئے ان کا جنازہ نکالا گیا اور دفن کئے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو پتھر لانے کا حکم دیا وہ اس کو اٹھا نہ سکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف کھڑے ہوئے اپنی آستینیں چڑھائیں مطلب نے کہا جس نے مجھ کو حدیث بیان کی اس نے کہا کہ گویا کہ میں آپ کے بازوؤں کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آستینیں چڑھائیں پھر اس کو اٹھایا اور اس کے سر کے پاس رکھا اور فرمایا میں نے اپنے بھائی کی قبر کا نشان لگایا ہے اور میں اپنے اہل میں سے جو فوت ہوگا اس کے پاس دفن کروں گا (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

۱۶۲۰ / ۱۹ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّاهُ اِكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُوْرٍ لَّا مُشْرِفَةٍ وَّلَا لَاطِئَةٍ مَّبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ
(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ)

قاسم بن محمد سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے عائشہ رض سے کہا اے میری اماں میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ؐ کے دونوں ساتھیوں کی قبر کھول دے اس نے تین قبروں کو کھولا نہ بہت بلند تھیں اور نہ بالکل متصل زمین کے ساتھ بچھی ہوئی تھیں ان پر بطحا کی سرخ کنکریاں (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۶۲۱ / ۲۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهٗ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ

براء بن عازب رض سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ کے لئے نکلے جو ایک انصاری آدمی کا تھا ہم قبر تک پہنچے وہ ابھی تک دفن نہ کیا گیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ

ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيْ آخِرِهِ كَأَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ۔

نے اور زیادہ کیا اس کے آخر میں گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں)

۱۶۲۲/۲۱ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کی ہڈی کو توڑنا زندہ کی ہڈی کو توڑنے کی مانند ہے (روایت کیا اس کو مالک نے اور ابو داؤد نے اور ابن ماجہ نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۶۲۳/۲۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو دفن کرنے کے وقت حاضر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ کی دونوں آنکھوں کو دیکھا وہ آنسو بہاتی ہیں فرمایا تم میں سے کوئی ہے جس نے آج رات اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں ہوں آپ نے فرمایا تو قبر میں اُتر پس وہ اُترے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۱۶۲۴/۲۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِهٖ وَهُوَ فِيْ سِيَاقِ الْمَوْتِ اِذَا اَنَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَّلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَشُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا يُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَّيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَاَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمرو بن عاص سے روایت ہے اس نے اپنے بیٹے کو کہا جبکہ وہ نزع کی حالت میں تھے جس وقت میں مر جاؤں میرے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی نہ جائے اور نہ آگ جس وقت مجھ کو دفن کرو مجھ پر مٹی آہستہ ڈالنا پھر میری قبر کے گرد کھڑے رہو اتنا عرصہ کہ اونٹ ذبح کیا جاوے اور اس کا گوشت تقسیم کیا جائے تاکہ تمہاری وجہ سے میں آرام پکڑوں اور میں جان لوں کہ اپنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دوں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۶۲۵/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا مَاتَ

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس

أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوهُ وَأَسْرِعُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَيْهِ.

وقت ایک تمہارا مرے اس کو بند نہ رکھو اور جلد اس کی قبر کی طرف لے جاؤ اور اس کے سر کے پاس سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات اور پاؤں کے پاس سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھی جائیں (روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا صحیح بات یہ ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ پر موقوف ہے)

۱۶۲۶/۲۵ وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ إِلَى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ:

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا
لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت عبدالرحمٰن بن ابی بکر فوت ہوئے حُبشی مقام میں ان کو مکہ لایا گیا اور وہاں دفن کیا گیا جس وقت حضرت عائشہ رضؓ مکہ میں آئیں (حج کے لئے) عبدالرحمٰن ابی بکر کی قبر پر آئیں اور کہا۔

ہم جذیمہ کے دو ہمنشینوں کی طرح تھے زمانہ کی مدت دراز تک یہاں تک کہ کہا گیا ہرگز جدا نہ ہونگے پس جب ہم جدا ہوگئے گویا میں اور مالک باوجود مدت دراز تک اکٹھا رہنے کے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک رات اکٹھے نہیں گذاری پھر کہنے لگیں اگر میں وہاں موجود ہوتی تو وہیں دفن ہوتا جہاں فوت ہوا تھا اور اگر میں حاضر ہوتی تیری وفات کے وقت تو تیری زیارت کے لئے نہ آتی (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

* * * * * * * * * *

۱۶۲۷/۲۶ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلَى قَبْرِهِ مَاءً. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابو رافع رضؓ سے روایت ہے کہا سعد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کی جانب سے نکالا اور اس کی قبر پر پانی چھڑکا (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۱۶۲۸/۲۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَحَثٰى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی پھر قبر کے پاس آئے اور سر کی طرف سے تین لپ مٹی ڈالی (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۱۶۲۹/۲۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا

عمرو بن حزم سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک قبر پر ٹیک لگائے دیکھا

عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْلَا تُؤْذِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

فرمایا اس کو ایذاء نہ دے (روایت کیا اس کو احمد نے)

بَابُ الْبُكَآءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر رونے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

١٦٣٠ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ سَيْفِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِيْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسیف لوہار کے پاس گئے اور وہ ابراہیم کی دایہ کا شوہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پکڑ لیا پھر بوسہ لیا اور سونگھا پھر ہم اس کے بعد اس کے پاس گئے اور ابراہیم حالت نزع میں تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں جاری تھیں عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ بھی روتے ہیں فرمایا اے ابن عوف یہ رحمت ہے پھر اس کے بعد روئے فرمایا آنکھ آنسو بہاتی ہے دل غمگین ہے اس کے باوجود ہم نہیں کہیں گے مگر جس سے ہمارا رب راضی ہو اور ہم تیری جدائی کے سبب اے ابراہیم غمگین ہیں۔ (متفق علیہ)

١٦٣١ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِّىْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَآ اَخَذَ وَلَهٗ مَآ اَعْطٰى وَكُلٌّ

اسامہ بن زید رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ اس کا بیٹا مرنے کے قریب ہے ہمارے پاس آئیں آپ نے سلام کہلا بھیجا اور فرمایا اللہ تعالٰی کے لئے ہے جو اس نے لے لی اور اسی کے لئے ہے جو اس نے دی اور

عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ وَّاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہر چیز کی اس کے ہاں مدت مقرر ہے اور چاہیئے کہ صبر کرے اور ثواب چاہے اس نے دوبارہ پیغام بھیجا آپ کو قسم دیتی تھی کہ ضرور آئیں آپ کھڑے ہوئے آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور بہت سے آدمی تھے۔ بچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلند کیا گیا اس کی روح حرکت کرتی تھی آپ کی آنکھیں بہنے لگیں سعدؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ یہ کیا ہے فرمایا یہ رحمت ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کیا ہے اللہ تعالےٰ اپنے بندوں سے رحمت کرنے والوں پر ہی رحمت کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋

۱۶۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوًى لَّهٗ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةٍ فَقَالَ قَدْ قُضِيَ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ سعد بن عبادہؓ ایک بیماری میں بیمار ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاصؓ، عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ عیادت کے لئے تشریف لائے جس وقت ان کے پاس آئے ان کو بے ہوشی میں پایا فرمایا کہ مر گئے ہیں انہوں نے کہا نہیں اے اللہ کے رسولؐ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رو دیئے جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے دیکھا وہ بھی رو پڑے فرمایا تم سنتے نہیں ہو اللہ تعالےٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے ساتھ عذاب نہیں کرتا بلکہ اس کے ساتھ عذاب کرتا ہے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا یا رحم فرماتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋

❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋

۱۶۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِيَّةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے نہیں وہ شخص جو رخسارے پیٹے گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا پکارنا پکارے ۔ (متفق علیہ)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

١٦٣٤/٥ وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُہٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰہِ تَصِیْحُ بِرَنَّۃٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِیْ وَکَانَ یُحَدِّثُہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِمُسْلِمٍ)

ابوبردہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ابوموسیٰ بے ہوش ہو گئے اس کی بیوی ام عبداللہ چلا کر رونے لگی پھر ہوش میں آئے کہا تو جانتی نہیں اور اسے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اس سے بری ہوں جو سر کے بال منڈوا دے چلا کر رو دے اور کپڑے پھاڑ دے ۔ (متفق علیہ)

اور لفظ اس کے واسطے مسلم کے ہیں۔

١٦٣٥/٦ وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابومالک اشعری سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار کام میری امت میں جاہلیت کے ہیں لوگ ان کو نہیں چھوڑیں گے حسب میں فخر کرنا، نسب میں طعن کرنا، ستاروں کے سبب پانی طلب کرنا اور نوحہ کرنا اور فرمایا اگر نوحہ کرنے والی عورت مرنے سے پہلے توبہ نہ کریگی اُسے قیامت کے دن اٹھایا جائے گا اس پر گندھک اور خارش کا کرتا ہوگا (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

١٦٣٦/٧ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَۃٍ تَبْکِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ قَالَتْ اِلَیْكَ عَنِّیْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِیْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گذرے جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر اختیار کر کہنے لگی دُور ہو جا اس لئے کہ تو مجھ جیسی مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا اس نے آپؐ کو نہیں پہچانا اُسے کہا گیا وہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهٗ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پر آئی وہاں دربانوں کو نہ دیکھا کہنے لگی میں نے آپؐ کو نہیں پہچانا تھا فرمایا صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے (متفق علیہ)

١٦٣٧/٨ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے تین بچے نہیں مرتے کہ وہ آگ میں داخل ہو مگر واسطے کھولنے قسم کے۔ (متفق علیہ)

١٦٣٨/٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا يَمُوْتُ لِاِحْدٰكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهٗ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اَوِ اثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا ثَلٰثَةٌ لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔

اسی (ابوہریرہ رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی چند عورتوں میں فرمایا تم میں سے کسی ایک کے تین بچے فوت نہیں ہوتے وہ ثواب طلب کرتی ہے مگر وہ جنت میں داخل ہوگی ان میں سے ایک عورت نے کہا اور دو بچے فوت ہوئے آپؐ نے فرمایا اور دو بھی (روایت کیا اس کو مسلم نے ان دونوں کی ایک روایت میں ہے تین بچے جو بلوغت کی حد تک نہ پہنچے ہوں

١٦٣٩/١٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَآءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسی (ابوہریرہ رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰے فرماتا ہے میرے پاس میرے مؤمن بندے کے لئے جزا نہیں ہے جس وقت میں اس کے پیارے کو فوت کرتا ہوں اہل دنیا سے پھر ثواب چاہے مگر جنت (روایت کیا اس کو بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

١٦٤٠/١١ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے نوحہ کرنے والی اور سننے والی عورت پر (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے

١٦٤١/١٢ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا عجب حال ہے

عَجَبٌ لِّلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَهٗ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ اَمْرِهٖ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِهٖ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اگر اس کو بھلائی پہنچے اللہ کی حمد کرتا ہے اور شکر کرتا ہے اگر مصیبت پہنچے اللہ کی حمد کرتا ہے اور صبر کرتا ہے مؤمن ہر کام میں ثواب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ لقمہ میں جو اپنی بیوی کے منہ میں اٹھا کر دے۔ (روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۶۴۲/۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَّصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ وَبَابٌ يَّنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَاِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مؤمن نہیں مگر اس کے لئے دو دروازے ہیں ایک دروازہ ہے جس سے اس کے عمل چڑھتے ہیں اور دوسرا دروازہ ہے جس سے اس کا رزق اترتا ہے جب وہ مرتا ہے وہ دونوں اس پر روتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ان کافروں پر آسمان اور زمین نہیں روئے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۱۶۴۳/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَّا مُوَفَّقَةُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِيْ لَنْ يُّصَابُوْا بِمِثْلِيْ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے جس کے دو فرزند فوت ہو گئے اللہ تعالیٰ ان دونوں کے عوض اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جس کا ایک بچہ فوت ہوا آپ کی امت سے فرمایا اے توفیق دی گئی وہ شخص بھی جس کا ایک فرزند فوت ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جس کا فرزند فوت نہ ہوا آپ کی امت سے فرمایا میں ہوں میر منزل وہ مجھ جیسی مصیبت نہیں پہنچائے گئے۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۶۴۴/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کسی بندے کا بچہ فوت ہوتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے

لِمَلٰٓئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِیْ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

تم نے میرے بندے کے فرزند کی روح قبض کی وہ کہتے ہیں ہاں۔ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا میوہ قبض کیا وہ کہتے ہیں ہاں فرماتا ہے میرے بندے نے کیا کہا کہتے ہیں تیری حمد کی اور انا للہ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ (روایت کیا اس کو احمد نے اور ترمذی نے)

١٦٤٥/١٦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِیِّ بْنِ عَاصِمِ نِ الرَّاوِیْ وَقَالَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا۔

عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مصیبت زدہ کو تسلی دے اس کے لئے اس کی مانند ثواب ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے، ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اس کو نہیں جانتے مرفوع مگر علی بن عاصم کی روایت سے اور کہا بعض محدثین نے اس کو روایت کیا ہے اسی سند کے ساتھ محمد بن سوقہ سے موقوف ابن مسعودؓ پر۔

١٦٤٦/١٧ وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّةِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابوبرزہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس عورت کو تسلی دے جس کا بچہ مر گیا ہے جنت میں اس کو لباس پہنایا جائے گا۔ روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

١٦٤٧/١٨ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَآءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

عبد اللہ بن جعفر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت جعفر کی موت کی خبر پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آل جعفر کے لئے کھانا تیار کرو ان کو آئی ہے وہ چیز کہ کھانا پکانے سے باز رکھتی ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٦٤٨/١٩ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِّيْحَ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٦٤٩/٢٠ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَ ذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ تَقُوْلُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُّبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٦٥٠/٢١ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِّعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهٗ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

تیسری فصل

مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے جس پر نوحہ کیا جاتا ہے اس کو عذاب کیا جائے گا بہ سبب اس کے جو اس پر نوحہ کیا گیا قیامت کے دن۔ (متفق علیہ)

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رض سے سُنا اور اس کے لئے ذکر کیا گیا کہ عبداللہ بن عمر کہتا ہے میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب کیا جاتا ہے حضرت عائشہ رض کہنے لگیں ابو عبدالرحمٰن پر اللہ رحم کرے اس نے جھوٹ نہیں بولا لیکن بھول گیا اور غلطی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے پاس سے گذرے تھے جس پر رویا جا رہا تھا آپ نے فرمایا یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اس کو قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔ (متفق علیہ)

عبداللہ بن ابی ملیکہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا مکہ میں عثمان بن عفان رض کی ایک بیٹی فوت ہو گئی ہم آئے تاکہ اس کے جنازے میں حاضر ہوں ابن عمر رض اور ابن عباس رض بھی وہاں حاضر تھے میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا عبداللہ بن عمر نے عمرو بن عثمان کو کہا اور وہ اس کے سامنے تھے تو رونے سے کیوں نہیں رُکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب کیا جاتا ہے ابن عباس رض نے کہا اس میں حضرت عمر رض کچھ کہتے تھے پھر حدیث بیان کی کہ میں مکہ سے حضرت

قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ
حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ
مَكَّةَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ فَإِذَا هُوَ
بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ
فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا
هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ
فَرَجَعْتُ إِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ
فَالْحَقْ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا أَنْ أُصِيْبَ
عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ يَقُوْلُ وَا أَخَاهُ
وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِيْ
عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ
أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا
مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ
يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ
لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ إِنَّ
اللّٰهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ
عَلَيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى
قَالَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ
شَيْئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عمرؓ کے ساتھ واپس لوٹا جب ہم بیداء میں پہنچے ایک کیکر
کے نیچے ایک قافلہ اُترا ہوا تھا مجھے کہا جا دیکھ کر آ اس
قافلہ میں کون ہے میں نے دیکھا وہ صہیب تھے کہا میں نے
ان کو خبر دی فرمایا اس کو بلا کر لاؤ میں صہیب کی طرف گیا
اور اس کو کہا امیر المؤمنین سے ملو جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے
صہیب روتے تھے کہتے تھے ہائے بھائی اے میرے
صاحب حضرت عمرؓ نے کہا اے صہیبؓ تو مجھ پر روتا ہے
جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میت کو
اس کے بعض اہل کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے
ابن عباس نے کہا جب حضرت عمرؓ فوت ہو گئے میں نے
یہ بات حضرت عائشہؓ سے کہی کہا اللہ تعالیٰ حضرت عمرؓ
پر رحم کرے نہیں اللہ کی قسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس طرح حدیث بیان نہیں فرمائی کہ میت کو اسکے اہل کے رونے
کے سبب عذاب کیا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کافر کو گھر والوں
کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب کرتا ہے اور کہا عائشہؓ
نے تم کو قرآن کافی ہے کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے
کا بوجھ نہیں اٹھاتا اس پر ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالیٰ ہنساتا
ہے اور رُلاتا ہے ابن ابی ملیکہؓ نے کہا ابن عمرؓ نے کچھ نہ
کہا۔ (متفق علیہ)

۱۶۵۱/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ
وَجَعْفَرٍ وَّابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا
جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن حارثہ اور جعفر اور ابن رواحہ
کے قتل ہونے کی خبر پہنچی بیٹھے آپؐ کے چہرہ میں غم

فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَّذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پہچانا جاتا تھا میں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی یعنی دروازے کے درز سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا جعفر کی عورتیں ایسا ایسا کر رہی ہیں ان کے رونے کا ذکر کیا آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ ان کو جاکر روکے وہ گیا پھر آیا دوسری بار اور کہا ان عورتوں نے اس کا کہنا نہیں مانا آپؐ نے فرمایا ان کو جاکر روک وہ تیسری مرتبہ آیا اور کہنے لگا اللہ کی قسم اے اللہ کے رسولؐ انہوں نے ہم پر غلبہ کیا ہے حضرت عائشہؓ کا خیال ہے آپ نے فرمایا ان کے منہ میں مٹی ڈال میں نے کہا اللہ تیرے ناک کو خاک آلودہ کرے تو نے وہ کام نہ کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہنچانے سے چھوڑا۔ (متفق علیہ)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

١٦٥٢/٢٣ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَّفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُّتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ام سلمہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب ابوسلمہ فوت ہوئے میں نے کہا ابوسلمہ مسافر اور مسافرت میں وفات پائی ہے میں اس پر اس قدر رؤوں گی کہ اس کے متعلق باتیں کی جائیں گی میں نے رونے کی تیاری کی تھی ایک عورت آئی وہ میرے ساتھ شریک ہونے کا ارادہ رکھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے آئے اور کہا کیا تو اس گھر میں شیطان کو داخل کرنے کا ارادہ کرتی ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے اس گھر سے نکال دیا ہے دو بار میں رونے سے رُک گئی اور نہیں روئی (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

١٦٥٣/٢٤ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ

نعمان بن بشیر سے روایت ہے انہوں نے کہا عبداللہ بن رواحہ بے ہوش ہو گئے اس کی بہن عمرہؓ نے اس پر رونا شروع کر دیا اور کہا اے پہاڑ افسوس اے ایسے اے ایسے گنتی تھی عبداللہ نے کہا جس وقت ہوش میں آئے

مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَالِكَ - زَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تو نے نہیں کہا مگر میرے لئے کہا گیا تو ایسا ہے ایک روایت میں ہے جب وہ مرا اس پر نہیں روئی (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۶۵۴/۲۵ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مَّيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ وَنَحْوَ ذَالِكَ إِلَّا وَكَّلَ اللهُ بِهِ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهِ وَيَقُولَانِ أَهٰكَذَا كُنْتَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ۔

ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے نہیں کوئی میت جو مرے اور ان کا رونے والا کھڑا ہو پس وہ کہتا ہے اے پہاڑ اے سردار اس قسم کے کلمات مگر اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو مقرر کر دیتا ہے جو اس کو مکے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۱۶۵۵/۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِّنْ آلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَّالْقَلْبَ مُصَابٌ وَّالْعَهْدَ قَرِيبٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے ایک مر گیا عورتیں جمع ہو کر رونے لگیں حضرت عمر رض کھڑے ہوئے ان کو روکتے تھے اور ان کو بھگاتے تھے آپ نے فرمایا اے عمر رض ان کو چھوڑ دے آنکھیں روتی ہیں دل مصیبت زدہ ہے اور مرنے کا وقت قریب ہے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور نسائی نے)

۱۶۵۶/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ فَأَخَّرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ إِيَّاكُنَّ وَنَعِيقَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ مَهْمَا كَانَ

ابن عباس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی زینب رض فوت ہو گئیں عورتیں رونے لگیں حضرت عمر رض ان کو کوڑے سے مارتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے پیچھے ہٹایا اور فرمایا اے عمر رض ٹھہر پھر عورتوں کو فرمایا شیطان کی آواز سے دور رہو پھر فرمایا جو کچھ ہو آنکھ سے اور دل سے پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے جو ہاتھ اور

مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطٰنِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

زبان سے ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

١٦٥٧/٢٨ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَاَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَّقُوْلُ اَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهٗ اٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا۔

بخاری سے تعلیقاً روایت ہے جب حسن بن حسن بن علیؓ فوت ہوئے سال بھر اس کی بیوی نے اس کی قبر پر خیمہ لگایا پھر اٹھالیا اس نے ایک آواز کرنے والا سنا کہتا ہے اس چیز کو پالیا جس کو گم کیا تھا دوسرے ہاتف نے اس کو جواب دیا بلکہ ناامید ہو گئے اور پھر گئے۔

١٦٥٨/٢٩ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّاَبِيْ بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

عمران بن حصین اور ابوبرزہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں نکلے آپؐ نے کئی لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی چادریں پھینک دیں اور کرتوں میں چلتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جاہلیت کے فعل پر عمل کرتے ہو یا جاہلیت کے کام کے ساتھ مشابہت کرتے ہو میں نے ارادہ کیا ہے کہ تم پر ایسی بددعا کروں کہ تمہاری صورتیں بدل جائیں راوی نے کہا انہوں نے اپنی چادریں پہن لیں اور دوبارہ ایسا کام نہیں کیا (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

١٦٥٩/٣٠ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ جنازے کے ساتھ نوحہ کرنے والی جائے (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے اور احمد نے)

١٦٦٠/٣١ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے اسے

لَهٗ مَاتَ ابْنٌ لِّيْ فَوَجَدْتُّ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهٗ شَيْئًا يُّطَيِّبُ بِاَنْفُسِنَا عَنْ مَّوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ يَلْقٰى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَيَاْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا يُفَارِقُهٗ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ)

کہا میرا بیٹا فوت ہوگیا میں نے اس پر غم کیا ہے کیا تو نے اپنے دوست صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز سنی ہے کہ ہمارے مردوں کی طرف سے ہمارے نفسوں کو خوش کرے ابوہریرہؓ نے کہا ہاں میں نے آپؐ سے سنا ہے فرمایا ان کی چھوٹی اولاد جنت کے دریا کے جانور ہیں ان میں سے ایک اپنے باپ کو ملے گا اس کے کپڑے کا کنارہ پکڑ لے گا اس سے جدا نہیں ہوگا یہاں تک کہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے اور احمد نے اور لفظ واسطے اس کے ہیں)

۱۶۶۱/۳۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ نَّفْسِكَ يَوْمًا نَّاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِيْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلٰثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَيْنِ فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوسعید خدری سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسولؐ مرد آپ کی حدیثوں سے بہرہ مند ہوئے ایک دن ہمارے لئے اپنے نفس سے مقرر کریں ہم اس دن آپ کے پاس حاضر ہوں ہم کو سکھلائیں جو آپ کو اللہ تعالےٰ نے علم سکھلایا ہے فرمایا فلاں دن جمع ہو جانا فلاں مکان میں وہ جمع ہوگئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے ان کو سکھلایا اس چیز سے جو اللہ تعالےٰ نے آپ کو سکھلایا تھا پھر فرمایا تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جو اپنے آگے تین اولاد سے بھیجے مگر وہ اس کے لئے آگ سے پردہ ہوں گے ان میں سے ایک عورت نے کہا یا دو بھیجے ہوں اس نے دو بار کہا پھر آپؐ نے فرمایا اور دو بھی اور دو بھی اور دو بھی (روایت کیا اس کو بخاری نے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۱۶۶۲/۳۳ وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی دو مسلمان کہ

مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ قَالُوْا اَوْ وَاحِدٌ قَالَ اَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ

ان کے تین فرزند فوت ہو جائیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل رحمت کے ساتھ ان دونوں کو جنت میں داخل کرے گا صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ یا دو فرمایا یا دو انہوں نے کہا یا ایک فرمایا یا ایک پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کچا حمل اپنی ماں کو اپنی آنول کے ساتھ جنت کی طرف کھینچے گا اگر وہ صبر کرے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ تک)

۱۶۶۳/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین لڑکے آگے بھیجے جو اپنی بلوغت کو نہیں پہنچے تھے اس کے لئے مضبوط پناہ ثابت ہوں گے آگ سے ابوذرؓ نے کہا میں نے دو آگے بھیجے ہیں فرمایا اور دو ابی بن کعبؓ ابوالمنذر نے کہا جو قاریوں کے سردار تھے میں نے ایک آگے بھیجا ہے فرمایا اور ایک بھی۔

(روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۱۶۶۴/۳۵ وَعَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا

قرہ مزنی سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا اس کے ساتھ اس کا بیٹا ہوتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس سے محبت کرتا ہے اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اللہ تم کو دوست رکھے جس طرح میں اس کو رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہ پایا آپؐ نے فرمایا فلاں کے بیٹے نے کیا کیا انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ وہ مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو پسند نہیں کرتا کہ تو جنت کے کسی

تُحِبُّ اَنْ لَّا تَأْتِيَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَّهٗ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

دروازے پر نہ جائے مگر اس کو پائے تیرا انتظار کر رہا ہو ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اس کے لئے خاص ہے یا ہم سب کے لئے فرمایا تم سب کے لئے ہے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

١٦٦٥/٣٦ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچا بچہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا جب پروردگار اس کے ماں باپ کو دوزخ میں داخل کرے گا اسے کہا جائے گا اے کچے بچے اپنے رب کے ساتھ جھگڑا کرنے والے اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کر وہ ان کو اپنی آنول کے ساتھ کھینچے گا یہاں تک کہ ان دونوں کو جنت میں داخل کرے گا (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

١٦٦٦/٣٧ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ابْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابو امامہ رضؓ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے اگر تو صدمہ کے پہلے وقت صبر کرے اور ثواب چاہے تیرے لئے جنت سے کم ثواب پر میں راضی نہ ہوں گا (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

١٦٦٧/٣٨ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ وَّلَا مُسْلِمَةٍ يُصَابُ بِمُصِيْبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَاِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا اِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاَعْطَاهُ مِثْلَ اَجْرِهَا يَوْمَ اُصِيْبَ بِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حسین بن علی رضؓ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں نہیں کوئی مرد مسلمان اور نہ مسلمان عورت جس کو مصیبت پہنچائی جائے پھر اس کو یاد کرے اگرچہ مصیبت کا زمانہ دراز ہو چکا ہو اس کے واسطے اِنَّا لِلّٰہ کہے مگر اللہ تبارک وتعالےٰ اس کے لئے تازہ کر دیتا ہے اور اس کو ثواب دیتا ہے اس کی مانند جو اس کو دیا تھا جس روز اس کو مصیبت پہنچی تھی (روایت کیا اس کو احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

١٦٦٨/٣٩ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ فَلْیَسْتَرْجِعْ فَاِنَّہٗ مِنَ الْمَصَائِبِ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے وہ انا للہ پڑھے کیونکہ یہ بھی مصیبت ہے

۱۶۶۹ وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَالَ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ بَاعِثٌ مِّنْ بَعْدِكَ اُمَّةً اِذَا اَصَابَھُمْ مَّا یُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰہَ وَاِنْ اَصَابَھُمْ مَّا یَکْرَھُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ یَکُوْنُ ھٰذَا لَھُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ اُعْطِیْھِمْ مِّنْ حِلْمِیْ وَعِلْمِیْ۔ (رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

ام درداءؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابو الدرداءؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ تیرے بعد میں ایک امت پیدا کروں گا جس وقت ان کو وہ چیز پہنچے گی جس کو وہ دوست رکھیں گے اللہ تعالیٰ کی تعریف کریں گے اور اگر ان کو پہنچے وہ چیز جس کو ناپسند سمجھیں ثواب چاہیں گے اور صبر کریں گے حال یہ ہے کہ نہیں بردباری اور نہ عقل عرض کیا اے میرے رب یہ کسطرح ہو گا حالانکہ ان میں بردباری ہے اور نہ عقل فرمایا میں ان کو اپنی عقل اور بردباری سے دوں گا (ان دونوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے)

بَابُ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ

قبروں کی زیارت کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۶۷۰/۱ عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا وَنَھَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ وَنَھَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ کُلِّھَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

بریدہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب ان کی زیارت کرو میں نے تم کو تین دن سے زائد قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا اب بند رکھو جس قدر تمہاری خواہش ہو میں نے تم کو نبیذ سے منع کیا تھا مگر مشکیزہ میں اب سب برتنوں میں پیو اور نشے کی چیز نہ پیو (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۶۷۱/۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰى وَاَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّىْ فِىْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِىْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِىْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاُذِنَ لِىْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی آپؐ رو پڑے اور ان لوگوں کو رلایا جو آپؐ کے گرد تھے فرمایا میں نے اپنے رب سے اجازت طلب کی تھی کہ اس کے لئے مغفرت طلب کروں مجھے اجازت نہیں دی گئی اور میں نے اجازت طلب کی کہ ان کی قبر کی زیارت کروں میرے لئے اجازت دی گئی قبروں کی زیارت کرو کیونکہ وہ موت کو یاد دلاتی ہیں (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۱۶۷۲/۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بریدہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تعلیم دیتے جس وقت قبرستان کی طرف نکلیں کہیں سلام ہے تم پر اے گھر والو مؤمنوں میں سے اور مسلمانوں میں سے اور تحقیق ہم اگر اللہ نے چاہا تمہارے ساتھ ملیں گے ہم اللہ تعالیٰ سے تمہارے اور اپنے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

دوسری فصل

۱۶۷۳/۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں چند قبروں کے پاس سے گذرے ان پر اپنے چہرہ کے ساتھ متوجہ ہوئے فرمایا سلام ہو تم پر اے اہل قبور اللہ تعالیٰ ہم اور تم کو معاف کر دے تم ہم سے پہلے پہنچے ہوئے ہو اور ہم پیچھے آنے ہیں (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۶۷۴/۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جس وقت میرے ہاں ہوتی رات کے آخر میں قبرستان کی طرف نکلتے فرماتے سلامتی ہو

يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَ اَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تم پر اے ایمان دار قوم آئی ہے تمہارے پاس وہ چیز کہ تم وعدہ دیئے جاتے تھے کل تک تم ڈھیل دیئے گئے ہو۔ اور ہم اگر اللہ نے چاہا تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں اے اللہ، بقیع الغرقد والوں کو بخش دے۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

1675/6 وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِيْ السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (حضرت عائشہ رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کس طرح کہوں اے اللہ کے رسولؐ مراد رکھتی تھیں قبروں کی زیارت کو فرمایا تو کہہ سلام ہے مؤمن اور مسلمان گھر والوں پر۔ اللہ تعالیٰ ہم سے پہل کرنے والوں کو اور پیچھے رہنے والوں پر رحم کرے اور ہم بیشک اگر اللہ نے چاہا تم سے ملنے والے ہیں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

1676/7 وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا)

محمد بن نعمان اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پہنچاتے ہیں۔ فرمایا جس نے اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کی ہر جمعہ میں اس دن کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے (روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں مرسل۔)

1677/8 وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کرو اس لئے کہ وہ دنیا سے بے رغبت کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

1678/9 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّقَالَ قَدْ رَاٰى

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں۔ (روایت کیا اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے، ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم نے کہا ہے تحقیق یہ قبروں کی زیارت میں رخصت دینے

بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهٗ۔

سے پہلے تھا جب آپ نے رخصت دی اس میں مرد اور عورت سب ہی شامل ہو گئے بعض نے کہا ہے آپ نے ان کی زیارت ناپسند فرمائی ہے ان کے صبر کے کم ہونے اور جزع فزع زیادہ کرنے کی وجہ سے ترمذی کا کلام پورا ہوا

* * * * * * * * * *

١٦٧٩/١٠ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهٗ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَآءً مِّنْ عُمَرَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اپنے اس گھر میں داخل ہوتی تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدفون تھے اس حال میں کہ اپنا کپڑا اتار کر رکھتی تھی اور کہتی سوائے اس کے نہیں میرا باپ اور خاوند ہے جب ان کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دفن کئے گئے اللہ کی قسم میں نہیں داخل ہوئی مگر جس وقت کہ اپنے کپڑے باندھے ہوتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حیا کرتے ہوئے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

١٦٨٠/١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا تو ایک قوم اہل کتاب کے پاس جاتا ہے ان کو اس بات کی گواہی کی طرف بلا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اگر انہوں نے اس کو مان لیا ان کو خبر دے تحقیق اللہ تعالیٰ نے اُن پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس کو مان لیں ان کو خبر دو اللہ تعالیٰ نے اُن

الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ
فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ
صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ
عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ
فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ
الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ
حِجَابٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پر زکوٰۃ فرض کی ہے ان کے مال داروں سے لی جائے اور ان کے فقیروں پر تقسیم کی جائے اگر اس کو مان لیں تو ان کے اچھے مال سے بچ اور مظلوم کی دعا سے ڈر اس لئے کہ اس کے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان پردہ نہیں ہوتا (متفق علیہ)

۱۶۸۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ
ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا
إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ
صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ
جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَ
ظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ
كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ
حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلَهٗ
إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْإِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ
إِبِلٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا
حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ
الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا
كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَّاحِدًا
تَطَؤُهٗ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِأَفْوَاهِهَا
كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا
فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ
حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلَهٗ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی سونا اور چاندی رکھنے والا نہیں کہ اس سے اُن کا حق ادا نہ کرے مگر جس وقت قیامت کا دن ہوگا اس کیلئے آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی جہنم کی آگ میں گرم کی جاویں گی اور اس کے پہلو، پیشانی اور اس کی پیٹھ کو داغ دیا جائے گا جب جدا کئے جاویں گے واپس لائے جائیں گی ایک ایسے دن میں جس کا اندازہ پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے پھر وہ اپنی راہ دیکھے گا جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف کہا گیا اے اللہ کے رسولؐ پس اُونٹ کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اور کوئی اونٹوں کا مالک نہیں جو ان سے ان کا حق ادا نہیں کرتا اور ان کے حق میں سے یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کے دن دودھ دوہنا مگر جس وقت قیامت کا دن ہوگا ایک ہموار میدان میں اونٹوں کے مالک کو منہ کے بل ڈالا جائے گا اس حالت میں کہ اونٹ گنتی میں کامل اور موٹے ہوں گے ان میں سے اونٹ کے بچے کو بھی گم نہ پائے گا اس کو اپنے پاؤں سے کچلیں گے اور اپنے دانتوں سے کاٹیں گے جب اس پر پہلی جماعت گذرے گی پچھلی جماعت واپس لائی جائے گی ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں

إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ
بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا
إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ
قَرْقَرٍ لَّا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا
عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ
بِقُرُوْنِهَا وَتَطَأُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ
عَلَيْهِ أُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ
كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى
يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا
إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ
هِيَ لِرَجُلٍ وِّزْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِيَ
لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ وِزْرٌ
فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا رِيَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰى
أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَّأَمَّا الَّتِيْ
هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا
وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَّأَمَّا الَّتِيْ
هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ
فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ
مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ
حَسَنَاتٌ وَّكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَ
أَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَّلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا
فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كُتِبَ

تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا پھر وہ اپنا راستہ
دیکھے گا جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف کہا گیا اے اللہ کے
رسول گائیوں اور بکریوں کے متعلق کیا حکم ہے فرمایا اور نہ کوئی
گائیوں اور بکریوں کا مالک جو ان کی زکوۃ ادا نہیں کرتا جس وقت
قیامت کا دن ہو گا ایک ہموار میدان میں ڈالا جائے گا اس میں
کسی کو گم نہ پائے گا ان میں کوئی ایسی نہ ہو گی جس کے سینگ مڑے
ہوں اور نہ منڈی اور سینگ ٹوٹی اس کو اپنے سینگوں سے ماریں
گی اور اپنے کھروں کے ساتھ کچلیں گی یہاں تک کہ جب اس
پر پہلی جماعت گذرے گی پچھلی جماعت واپس لائی جائے گی ایک
ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ بندوں
کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا پھر وہ اپنی راہ دیکھے گا یا جنت
کی طرف یا دوزخ کی طرف کہا گیا اے اللہ کے رسول گھوڑوں کا کیا
حکم ہے فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہیں ایک آدمی کے لئے گناہ کا
سبب ہوتے ہیں ایک آدمی کے لئے پردہ اور ایک آدمی کے لئے
ثواب کا باعث ہوتے ہیں وہ گھوڑے جو آدمی کے لئے گناہ کا
سبب ہوتے ہیں وہ گھوڑے ہیں جو آدمی ان کو ریا اور فخر کے طور
پر اور اہل اسلام کی دشمنی کے لئے باندھتا ہے یہ گھوڑے اس کے
لئے گناہ کا باعث ہیں۔ اور وہ گھوڑے کہ اس کے لئے پردہ ہیں وہ
گھوڑے جس نے ان کو خدا کی راہ میں باندھا ہے پھر ان کی پیٹھوں
اور ان کی گردنوں میں وہ اللہ کا حق نہیں بھولا پس یہ اس کے لئے پردہ
ہیں اور وہ گھوڑے جو اس کے لئے ثواب کا باعث ہیں وہ گھوڑے
ہیں جو اس نے چراگاہ اور سبزے میں اللہ کی راہ میں اہل اسلام کے
لئے باندھے ہیں وہ اس چراگاہ اور سبزے میں سے کوئی چیز
نہیں کھاتے ہیں مگر اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں بقدر اس چیز
کے جو اس نے کھائی اور ان کی لید اور ان کے پیشاب کی مقدار مطابق
اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں وہ گھوڑے اپنے رسے کو نہیں

اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ اٰثَارِهَا وَاَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ
وَّلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ
مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يَّسْقِيَهَا اِلَّا كَتَبَ
اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ
قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَآ
اُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ
الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ
يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ
يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۸۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا
فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ
يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ
بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ
اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ۔ اَلْاٰيَةَ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۶۸۳ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَّكُوْنُ
لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَّا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا
اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا
يَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَ
تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰهَا
رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ

توڑتے پھر ایک میدان یا دو میدان دوڑتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کے نقش قدم کی گنتی اور ان کی لید کے مطابق نیکیاں لکھتا ہے اور ان کا مالک ان کو کسی نہر پر نہیں گذارتا پس اس سے پیویں اور وہ ان کا پانی پلانا نہیں چاہتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس چیز کی گنتی کے مطابق جو پیا نیکیاں لکھتا ہے کہا گیا اے اللہ کے رسولؐ گدھوں کے لئے کیا حکم ہے فرمایا گدھوں کے متعلق مجھ پر کوئی حکم نہیں اتارا گیا مگر یہ آیت یکتا سب نیکیوں کو جمع کرنے والی "جس نے ایک ذرہ کی مقدار نیک عمل کیا اس کو دیکھے گا اور جس نے ایک ذرہ کی مقدار برا عمل کیا اس کو دیکھے گا" (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اسی ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ نے مال دیا سو اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کا یہ مال اس کے لئے گنجا سانپ بنایا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ سانپ قیامت کے دن اس کی گردن میں بطور طوق ڈالا جائے گا پھر سانپ اس کے منہ کے دونوں کناروں کو یعنی باچھوں کو پکڑ لے گا پھر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جو لوگ بخل کرتے ہیں یہ گمان نہ کریں آخر آیت تک۔
(روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

ابوذرؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے فرمایا کسی شخص کے پاس اونٹ گائے یا بکری نہیں جس کا حق وہ ادا نہیں کرتا مگر قیامت کے دن وہ اس حال میں لائی جائے گی کہ بہت بڑی اور بہت موٹی ہوگی وہ اس کو اپنے پاؤں سے کچلے گی اور اپنے سینگ سے مارے گی جب پہلی گذر جائے گی آخری لائی جائے گی یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا (اس کو روایت کرنے میں

النَّاسِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے)

١٦٨٤ ٥ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جریر بن عبداللہ نے روایت کیا ہے انہوں نے کہا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا شخص آئے تو اُسے تمہارے ہاں سے راضی ہو کر لوٹنا چاہیئے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

١٦٨٥ ٦ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ أَبِيْ أَوْفٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ۔

عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت کوئی قوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی زکوٰۃ لاتی تو آپؐ فرماتے یا الٰہی فلاں پر رحمت بھیج میرا باپ حضرت کے پاس اپنی زکوٰۃ لایا آپؐ نے فرمایا الٰہی آل ابو اوفیٰ پر رحمت بھیج (اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا) اور ایک روایت میں ہے جس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص اپنی زکوٰۃ لاتا تو آپؐ کہتے یا الٰہی فلاں پر رحمت بھیج۔

* * * * * * * * *

١٦٨٦ ٧ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ إِلَّا أَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَأَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهٗ وَأَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تو کہا گیا ابن جمیل خالد بن ولید اور حضرت عباس نے زکوٰۃ نہیں دی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل نے خدا کی نعمت کا انکار اس لئے کیا ہے کہ وہ فقیر تھا اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے غنی کر دیا ہے لیکن خالد سو تم اس پر ظلم کرتے ہو یقیناً اس نے اپنی زرہیں اور سامان جنگ خدا کی راہ میں وقف کر دیا ہے مگر عباس تو اس کی زکوٰۃ اور اس کی مثل میرے ذمہ ہے پھر فرمایا اے عمر تو یہ نہیں جانتا کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہے (اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

* * * * * * * * *

١٦٨٧ ٨ وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ

ابوحمید ساعدی سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی

اِسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْكُمْ عَلٰى اُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَاْتِيْ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ بَيْتِ اُمِّهٖ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرًا لَهٗ خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَفِيْ قَوْلِهٖ هَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اُمِّهٖ اَوْ اَبِيْهِ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى اِلَيْهِ اَمْ لَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ كُلَّ اَمْرٍ يُتَذَرَّعُ بِهٖ اِلٰى مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَكُلُّ دَخِيْلٍ فِي الْعُقُوْدِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُوْنُ حُكْمُهٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ كَحُكْمِهٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ اَمْ لَا هٰكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد قبیلہ کے ایک آدمی کو (تحصیلدار) مقرر کیا جس کو ابن لتبیہ کہا جاتا تھا اس نے زکوٰۃ وصول کرنا تھی جب یہ صاحب واپس لوٹے تو کہنے لگے کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ پیش کیا گیا ہے تو آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا حمد وثناء کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے کئی لوگوں کو ان کاموں پر مقرر کرتا ہوں جن پر اللہ تعالیٰ نے مجھے حاکم مقرر کیا ہے تو ان کا ایک آدمی آکر کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ تحفہ ہے جو مجھے پیش کیا گیا ہے سو یہ شخص اپنے والدین کے گھر کیوں نہ بیٹھا دیکھتا بھلا اُسے تحفہ دیا جاتا ہے یا نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی شخص اس مال سے کچھ بھی نہیں لیتا مگر وہ اُسے قیامت کو لائے گا جبکہ اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوگا اگر یہ اُونٹ ہوگا تو اس کی آواز ہوگی اگر یہ گائے ہو تو اس کی اپنی آواز ہوگی یا وہ بکری آواز کرتی ہوگی پھر آنحضرتؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اُوپر اُٹھائے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی بعد ازاں فرمایا یا اللہ کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے اے اللہ کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے (متفق علیہ) خطابی نے کہا کہ آپ کے اس قول (اپنے والدین کے گھر یہ کیوں نہ بیٹھا دیکھتا بھلا اسے تحفہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں) میں اس بات کی دلیل ہے کہ جس چیز کو کسی حرام کی طرف وسیلہ بنایا جائے تو یہ وسیلہ بھی حرام ہے اور ہر عقد جو کئی عقدوں میں داخل ہو دیکھا جائے گا کہ کیا علیحدہ ہونے کے وقت وہی حکم ہے جو اکٹھا ہونے میں ہے یا نہیں شرح السنہ میں اسی طرح ہے۔

۱۶۸۸/۹ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ

عدی بن عمیرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جسے ہم کسی کام

اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُوْلًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پر لگائیں تو وہ سوئی کی مقدار یا زیادہ اس سے ہم سے چھپالے تو یہ ایسی خیانت ہے جسے قیامت کے دن لائے گا (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۶۸۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهُ كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں تو یہ آیت مسلمانوں پر بھاری ہوئی تو حضرت عمر رضؓ نے کہا میں تم سے اس فکر کو دور کرتا ہوں تو عمر رضؓ گئے اور کہا اے نبی اللہ یقیناً یہ آیت آپ کے صحابہ پر بھاری ہوئی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور اللہ تعالٰی نے زکوٰۃ فرض نہیں کی مگر تمہارے باقی ماندہ مال کو پاک کرنے کے لئے اور صرف میراث اس لئے فرض کیا ہے (اور آپ نے یہاں ایک کلمہ ذکر کیا ہے) کہ تمہارے پیچھے آنیوالوں کو مل سکے راوی نے کہا سو عمر رضؓ نے کہا اللہ اکبر پھر حضرت نے عمر رضؓ کو فرمایا کیا میں تجھے سب سے بہترین خزانہ نہ بتاؤں جسے آدمی جمع کرے وہ نیک بخت عورت ہے مرد جب اسے دیکھے تو خوش کرے جب اسے حکم کرے تو عورت اس کی فرمانبرداری کرے اور جب مرد غائب ہو تو عورت اس کی حفاظت کرے (ابوداؤد)

۱۶۹۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَاْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِهِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ وَاَرْضُوْهُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَكٰوتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

جابر بن عتیک سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس چھوٹا سا قافلہ آئے گا جو تم کو برا معلوم ہوگا سو جب یہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں مرحبا کہو اور ان کے درمیان اور اس مال زکوٰۃ کے درمیان جو یہ طلب کریں خالی کرو اگر وہ انصاف کریں تو یہ ان کی اپنی جانوں کے لئے ہے اور اگر انہوں نے ظلم کیا تو یہ بھی ان کی جانوں پر ہے اور تم ان (عاملوں) کو راضی کرو کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل ان کی رضا مندی ہے اور وہ تمہارے لئے دعا کریں (ابوداؤد)

۱۶۹۱/۱۲ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ نَاسٌ يَّعْنِيْ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْٓا اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَاْتُوْنَا فَيَظْلِمُوْنَا فَقَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

جریر بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کچھ لوگ یعنی بعض اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آ کر کہنے لگے کہ بعض زکوٰۃ وصول کرنے والے لوگ ہمارے پاس آ کر ظلم کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا اپنے تحصیلداروں کو راضی کرو لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اگر وہ ہم پر ظلم کریں آپؐ نے فرمایا اپنے زکوٰۃ لینے والوں کو راضی کرو اگرچہ تم پر ظلم کیا جائے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۱۶۹۲/۱۳ وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے عرض کیا کہ یقیناً زکوٰۃ وصول کرنے والے لوگ ہم پر زیادتی کرتے ہیں کیا اپنے مال سے ہم زیادتی کے قدر چھپا لیں آپ نے فرمایا نہیں (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۶۹۳/۱۴ وَعَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

رافع بن خدیج سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کما حقہ زکوٰۃ وصول کرنے والا گھر واپس آنے تک اللہ تعالےٰ کی راہ میں غازی کی مثل ہے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے)

۱۶۹۴/۱۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے آپؐ نے فرمایا نہ زکوٰۃ دینے والوں کو بستیوں سے باہر بلاؤ نہ مواشی والا ہی دُور جائے ان سے زکوٰۃ ان کے گھروں ہی سے لی جائے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۱۶۹۵/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مال حاصل کرے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ اس پر سال گذر جائے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور اس نے ایک جماعت محدثین

اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ۔

کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اس حدیث کو ابن عمرؓ پر موقوف کیا ہے

١٦٩٦/١٧ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ابن عباسؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پیشتر جلد زکوٰۃ ادا کر دینے کے متعلق دریافت کیا آپؐ نے اس کو اس بات کی رخصت دے دی (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے، ابن ماجہ نے اور دارمی نے)

١٦٩٧/١٨ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَّلِيَ يَتِيْمًا لَّهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيْفٌ۔

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا فرمایا کہ آگاہ رہو تم میں سے جو شخص کسی ایسے یتیم کا والی بنے جس کے پاس مال ہو وہ اس میں تجارت کرے اور اس کو ویسے ہی نہ چھوڑے کہ اس کو زکوٰۃ کھا جائے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا اس کی سند میں مقال ہے کیونکہ اس کا ایک راوی مثنی بن صباح ضعیف ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

١٦٩٨/١٩ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت ابوبکرؓ خلیفہ مقرر ہوئے عرب کے بعض قبائل نے کفر اختیار کر لیا حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا آپ ان لوگوں سے کیسے جنگ کریں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو حکم ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا اس نے اپنا مال اور اپنا نفس مجھ سے محفوظ کر لیا مگر اسلام کے حق سے اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے اللہ کی قسم میں ان لوگوں کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق ڈالتے ہیں اس لئے

الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِّلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم اگر انہوں نے مجھ سے بکری کا بچہ روک لیا جس کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ادا کیا کرتے تھے میں ان سے جنگ کروں گا حضرت عمرؓ نے کہا اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کا سینہ جنگ کے لئے کھول دیا ہے میں نے معلوم کر لیا کہ یہی حق ہے (بخاری اور مسلم نے اس کو روایت کیا)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۱۶۹۹/۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

اسی ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ایک کا خزانہ قیامت کے دن گنجا سانپ بن جائے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا وہ اس کو طلب کرے گا یہاں تک کہ اس کی انگلیاں منہ میں ڈال لے گا (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

۱۷۰۰/۲۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَّجُلٍ لَّا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔ الْاٰيَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں فرمایا جو شخص بھی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کے مال کو قیامت کے دن سانپ بنا کر اس کی گردن میں ڈال دے گا۔ پھر اس کی تصدیق میں قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی اور نہ خیال کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس چیز کے ساتھ جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے آخر آیت تک (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے)

۱۷۰۱/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ وَزَادَ قَالَ يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكُ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے زکوٰۃ کسی مال میں نہیں ملتی مگر اس کو ہلاک کر دیتی ہے (روایت کیا اس کو شافعی نے اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حمیدی نے اور اس نے اس کی وضاحت میں کہا ہے کہ مثلاً تجھ پر زکوٰۃ واجب ہوئی ہے تو اس کو نکالتا نہیں وہ حرام مال حلال کو بھی ہلاک کر

الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ يَّرٰى تَعَلُّقَ الزَّكٰوةِ بِالْعَيْنِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِيْ خَالَطَتْ تَفْسِيْرُهٗ اَنَّ الرَّجُلَ يَاْخُذُ الزَّكٰوةَ وَهُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِيٌّ وَّاِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَآءِ۔

دیتا ہے اس کے ساتھ حجت پکڑی ہے اس شخص نے جو کہتا ہے کہ زکوٰۃ کا تعلق عین سے ہے اسی طرح منتقی میں ہے بیہقی نے شعب الایمان میں احمد بن حنبل سے نقل کیا ہے جس کی سند اس نے حضرت عائشہؓ تک ذکر کی ہے اور احمد نے خالطت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایک آدمی زکوٰۃ لیتا ہے جبکہ وہ تونگر اور مال دار ہے سوائے اس کے نہیں زکوٰۃ فقراء کے لئے ہے)

بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ

کس مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۷۰۲/۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق (بیس من) سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں پانچ اوقیہ (دو سو درہم) سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۱۷۰۳/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَيْسَ فِيْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن شخص پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ایک روایت میں ہے اس کے غلام میں زکوٰۃ نہیں البتہ صدقہ فطر ہے (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۱۷۰۴/۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْبَحْرَيْنِ

انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت ابوبکرؓ نے جب اس کو بحرین کی طرف بھیجا یہ لکھ کر دیا شروع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِيْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِيْنَ اِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِيْنَ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيْهَا شَاةٌ وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ

اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے یہ فرض صدقہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے اور جس کے ساتھ اللہ تعالٰی نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے مسلمانوں میں سے جس شخص سے صحیح طریقہ پر اس کے متعلق سوال کیا جائے وہ اسکو ادا کرے اور جس سے زیادہ کا سوال کیا جائے وہ نہ دے چوبیس سے کم اونٹوں کی زکوٰۃ میں بکریاں ہیں ہر پانچ میں ایک بکری ہے جب پچیس ہوں پینتیس تک ایک سال کی بوتی ہے مادہ جب انکی تعداد چھتیس تک پہنچ جائے پینتالیس تک ان میں دو سالہ بوتی ہے مادہ جب ان کی تعداد چھیالیس تک ہو جائے ساٹھ تک ان میں حقہ (تین برس کی اونٹنی) ہے جو جفتی کے قابل ہو جب اکسٹھ ہوں پچھتر تک اس میں جذع (چار برس کی اونٹنی) ہے جب وہ چھہتر ہوں نوے تک ان میں دو برس کی دو بوتیاں ہیں جب وہ اکیانوے ہوں ایک سو بیس تک ان میں دو حقے ہیں جو لائق جفتی ہوں اگر اس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس میں دو برس کی بوتی ہے اور ہر پچاس میں حقہ ہے اور جس شخص کے پاس چار اونٹ ہوں اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے مگر وہ ادا کرنا پسند کرے تو کر سکتا ہے جب اونٹ پانچ ہوں گے ان میں ایک بکری ہے جس شخص کے اونٹوں میں جذع کی زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے اس کے پاس جذعہ نہیں ہے بلکہ اس کے پاس حقہ ہے حقہ اس کے پاس سے لیا جائے گا اس کے ساتھ وہ دو بکریاں دے گا اگر میسر آسکیں یا بیس درہم دے گا اور جس کے ذمہ حقہ کی زکوٰۃ واجب ہوئی تھی اس کے پاس حقہ نہیں ہے بلکہ اسکے پاس جذعہ ہے اس سے جذعہ قبول کر لیا جائے گا اور مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا جس پر حقہ کی زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے

جَذَعَةٌ وَّعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّيُعْطِيْ شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَّيُعْطِيْ مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهٗ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ وَّفِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى

اس کے پاس بنت لبون (دو سال کی بوتی) ہے اس سے بنت لبون قبول کی جائے گی اور دو بکریاں یا بیس درہم اس کے ساتھ دے گا۔ جس کے ذمہ بنت لبون تھی۔ اور اس کے پاس حقہ ہے اس سے حقہ قبول کیا جائے گا۔ اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو دو بکریاں یا بیس درہم دے گا۔ جس پر بنت لبون واجب تھی وہ اس کے پاس نہیں ہے بلکہ اس کے پاس بنت مخاض ہے وہ اس سے قبول کی جائے گی اور اس کے ساتھ وہ بیس درہم یا دو بکریاں دے گا جس پر بنت مخاض واجب تھی اس کے پاس بنت لبون ہے اس سے بنت لبون قبول کیا جائے گا مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا۔ اگر اس کے پاس بنت مخاض جو کہ واجب ہے نہیں ہے اس کے پاس ابن لبون (دو سال کا بوتا) ہے وہ اس سے قبول کیا جائے گا اور اس کے ساتھ اُسے کچھ نہیں دیا جائے گا۔ اور بکریوں کی زکوٰۃ میں جو باہر چرنے والی ہوں جب چالیس ہوں ایک سو بیس تک اس میں ایک بکری ہے۔ جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں اور دو سو ہو جائیں اس میں دو بکریاں ہیں جب دو سو سے زیادہ ہو جائیں۔ تین سو تک اس میں تین بکریاں ہیں۔ جب تین سو سے بڑھ جائیں۔ ہر سو میں ایک بکری ہے۔ جب کسی آدمی کی چرنے والیاں بکریاں چالیس سے ایک دو کم ہوں۔ ان میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر ان کا مالک زکوٰۃ ادا کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ زکوٰۃ میں بوڑھی بکری اور عیب والی بکری اور بوک نہ لیا جائے گا۔ ہاں اگر مصدق پسند کرے تو لے سکتا ہے متفرق جانوروں کو جمع نہیں کیا جائے گا۔ اور زکواۃ سے بچنے کے لیے جمع جانوروں کو متفرق نہیں کیا جائے گا۔ جو بکریاں دو شریکوں کی ہیں ان کو برابری کے ساتھ تقسیم کر کے ان سے زکوٰۃ لی جائے

عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا شَاتَانِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِىْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَّاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ فِى الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِى الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَىْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

گی چاندی میں چالیسواں حصہ ہے اگر کسی کے پاس ایک سو نوے درہم ہوں اس میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر ان کا مالک ادا کرنا چاہے تو دے سکتا ہے (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۷۰۵ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا اَلْعُشْرُ وَمَا سُقِىَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

عبداللہ بن عمرؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا جس زمین کو چشمے اور بارش سیراب کرے یا وہ زمین سیم والی ہے اس میں دسواں حصہ ہے اور جس کو پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۱۷۰۶ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مویشی کا زخم پہنچانا معاف ہے اور کنواں کھدواتے ہوئے اس میں کوئی گر کر مر جائے معاف ہے اور کان کھدوانے میں کوئی گر کر مر جائے معاف اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے (بخاری و مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٧٠٧/٦ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَّلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّاَبِيْ دَاؤُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ اَحْسِبُهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ هَاتُوْا رُبْعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَّلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰی تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰی حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰی عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ اِلٰی مِائَتَيْنِ فَاِنْ زَادَتْ فَثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰی ثَلٰثِمِائَةٍ فَاِنْ زَادَتْ عَلٰی ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهَا شَيْءٌ وَّفِي الْبَقَرِ فِيْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعٌ وَّفِي الْاَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَّلَيْسَ عَلَی الْعَوَامِلِ شَيْءٌ۔

١٧٠٨/٧ وَعَنْ مُّعَاذٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَی الْيَمَنِ اَمَرَهٗ

دوسری فصل

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو۔ ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور ایک سو نوّے میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ دو سو درہم نہ ہوں۔ ان میں پانچ درہم ہیں۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی ابوداؤد نے۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں حارث اعور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ زہیر نے کہا میرے خیال میں حضرت علی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہر چالیس درہم میں ایک درہم چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرو۔ اور تم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے جب تک کہ دو سو درہم پورے نہ ہو جائیں۔ جب کسی کے پاس دو سو درہم ہوں ان میں پانچ درہم ہیں اگر زیادہ ہوں تو اس حساب سے زکوٰۃ ہوگی۔ اور بکریوں کی زکوٰۃ میں آپ نے فرمایا ہر چالیس میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک اس سے ایک بڑھ جائے تو اس میں دو بکریاں ہیں دو سو تک اگر اس سے بڑھ جائیں تین بکریاں ہیں تین سو تک اگر تین سو سے بڑھ جائیں ہر سو میں ایک بکری ہے۔ اگر بکریاں انتالیس ہوں ان میں زکوٰۃ تجھ پر واجب نہیں ہے اور تیس گائیوں میں ایک برس کا بچھڑا ہے اور چالیس میں دو برس کا دوندا۔ کام کرنے والوں میں زکوٰۃ نہیں۔

معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت اس کو یمن کی طرف بھیجا اس کو

أَنْ يَّأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حکم دیا کہ تیس گائیوں میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہے اور ہر چالیس گائیوں میں دو سالہ بچھڑا ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد نے اور ترمذی نے اور نسائی نے اور دارمی نے)

۱۷۰۹ / ۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا اس کے روک لینے والے کی طرح ہے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے)

۱۷۱۰ / ۹ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَّلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلّہ اور کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ وہ پانچ وسق (بیس من) ہوں (روایت کیا ہے اس کو نسائی نے)

۱۷۱۱ / ۱۰ وَعَنْ مُّوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَمَرَهُ أَنْ يَّأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس معاذ بن جبل رضؓ کا خط ہے جو ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھ کر دیا تھا آپ نے اس میں حکم دیا تھا کہ گندم جو، منقّٰی اور کھجوروں سے زکوٰۃ وصول کرے یہ حدیث مرسل ہے (روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۱۷۱۲ / ۱۱ وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ)

عتّاب بن اسید سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے انگوروں کی زکوٰۃ میں فرمایا اس میں اٹکل لگایا جائے گا جس طرح کھجوروں میں اٹکل لگایا جاتا ہے پھر ان کی زکوٰۃ خشک انگوروں سے وصول کی جائے گی جس طرح خشک کھجوروں سے زکوٰۃ لیجاتی ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے)

۱۷۱۳ / ۱۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جب تم اٹکل لگاؤ

كَانَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِيُّ)

پکڑو اور تیسرا حصہ چھوڑ دو اگر تم ایک تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی حصہ چھوڑ دو (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے)

1714/13 وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ اِلٰى يَهُوْدَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ قَبْلَ اَنْ يُّؤْكَلَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو یہود کی طرف بھیجا وہ کھجوروں کی اٹکل لگاتے جس وقت کھجوریں پک جاتیں اس سے پہلے کہ ان سے کھایا جاتا (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

1715/14 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِيْ كُلِّ عَشَرَةِ اَزُقٍّ زِقٌّ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَّلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرُ شَيْءٍ۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہد کے ہر دس مشکیزوں میں ایک مشکیزہ ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا اس کی سند میں شبہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کچھ اس قدر زیادہ ثابت نہیں)

1716/15 وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

زینبؓ حضرت عبداللہ کی بیوی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا فرمایا اے عورتوں کی جماعت تم صدقہ کرو اگرچہ تم اپنے زیوروں سے کرو۔ کیونکہ قیامت کے دن تم اکثر دوزخی ہوں گی (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

1717/16 وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ اَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا تُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهٗ فَقَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے دو عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن تھے آپ نے ان سے فرمایا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو انہوں نے کہا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالےٰ تم کو آگ کے کنگن پہنائے انہوں نے کہا نہیں فرمایا پھر تم اس

يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَأَدِّيَا زَكٰوتَهٗ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَى الْمُثَنَّى ابْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ۔

کی زکوٰۃ ادا کیا کرو (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث مثنی ابن الصباح نے عمرو بن شعیب سے اس طرح روایت کی ہے ابن مثنی اور ابن لہیعہ حدیث میں دونوں ضعیف ہیں اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثابت نہیں)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

1418/17 وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَبُوْدَاؤدَ)

ام سلمہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سونے کی بالیاں پہنی ہوئی تھیں میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کیا یہ کنز ہے آپؐ نے فرمایا جو زکوٰۃ کے نصاب تک پہنچ جائے اُس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہے (روایت کیا ہے اس کو مالک نے اور ابوداؤد نے)

1419/18 وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِيْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم اس چیز کی زکوٰۃ نکالیں جس کو ہم تجارت کے لئے تیار کرتے ہیں (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

1420/19 وَعَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَّاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّا الزَّكٰوةُ اِلَى الْيَوْمِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو قبل علاقہ کی کانیں بطور جاگیر دیدیں اور قبل فرع کی جانب ہے ان کانوں سے آج تک زکوٰۃ کے سوا کچھ اور وصول نہیں کیا جاتا (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۷۲۱/۳۰ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

۱۷۲۲/۳۱ وَعَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اُتِيَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَاْمُرْنِيْ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْوَقْصُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ۔

تیسری فصل

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ عاریت کے درختوں میں زکوٰۃ ہے نہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ ہے نہ کام کرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ ہے اور نہ جبھتہ میں زکوٰۃ ہے۔ صقر راوی نے کہا جبھتہ سے مراد گھوڑا، خچر اور غلام ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو دارقطنی نے)

◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆

طاؤس رضؓ سے روایت ہے معاذ بن جبل کے پاس اس قدر گائیں لائی گئیں جو نصاب تک نہیں پہنچتی تھیں۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں مجھ کو کچھ حکم نہیں دیا ہے (روایت کیا اس کو دارقطنی، شافعی نے اور شافعی نے کہا وقص سے مراد ہے جو نصاب سے کم ہوں اور ان تک فریضۂ زکوٰۃ نہ پہنچے)

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۷۲۳/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷۲۴/۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ

پہلی فصل

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں اور جو کا ایک صاع صدقۂ فطر مسلمانوں کے ہر غلام، آزاد، مرد، عورت چھوٹے اور بڑے پر فرض قرار دیا ہے اور حکم دیا ہے نماز عید کی طرف نکلنے سے پہلے پہلے اُسے ادا کر دیا جائے (متفق علیہ)

◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆

ابوسعید خدری سے روایت ہے انہوں نے کہا

كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہم صدقہ فطر کا ایک ایک صاع کھانے، جو، کھجور، پنیر اور انگور خشک سے نکالا کرتے تھے (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۷۲۵/۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ اٰخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے رمضان کے آخر میں فرمایا اپنے روزوں کا صدقہ نکالو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرض کیا ہے کھجوروں اور جو میں سے ایک صاع اور گندم کا آدھا صاع ہر آزاد، غلام، مرد، عورت چھوٹے اور بڑے پر لازم ہے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے)

۱۷۲۶/۴ وَعَنْهُ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِّلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

اسی (ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزوں کو لغو اور بیہودہ سے پاکیزہ کرنے والا اور مساکین کے لئے کھانے کا باعث بنایا ہے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۷۲۷/۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی گلیوں میں ایک ندا کرنے والا بھیجا اس نے اعلان کیا کہ صدقہ فطر ہر مسلمان مرد عورت آزاد غلام، چھوٹے بڑے پر فرض ہے گیہوں یا اس کے سوا سے دو مُد یا طعام سے ایک صاع ہے (روایت کیا ہے اسکو ترمذی نے)

۱۷۲۸/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ

عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر سے

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع گندم سے ہے (آپ نے بُرٌّ کا لفظ یا قَمْحٌ کا فرمایا) ہر دو کی طرف سے ہے چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت، تمہارے غنی کو اللہ تعالیٰ پاک کر دے گا اور تمہارے فقیر کو اللہ دیتا ہے زیادہ اس سے جو وہ دیتا ہے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

جس شخص کو صدقہ لینے کی اجازت نہیں اسکا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

١٨٢٩ / ١ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں ایک گری پڑی کھجور کے پاس سے گذرے فرمایا اگر مجھ کو اس بات کا اندیشہ نہ ہو کہ یہ صدقہ کی ہوگی تو میں اس کو کھا لیتا۔ (متفق علیہ)

١٨٣٠ / ٢ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا حسن بن علی رض نے صدقہ کی ایک کھجور پکڑ کر اپنے منہ میں ڈال لی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور کر دور کر تاکہ اس کو پھینک دے پھر فرمایا تو جانتا نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ (متفق علیہ)

١٨٣١ / ٣ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صدقات لوگوں کے میل کچیل ہیں اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی آل کے لئے حلال نہیں (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

١٧٣٢ / ٤ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِیَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِیْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْا وَلَمْ یَاْكُلْ وَاِنْ قِیْلَ هَدِیَّةٌ ضَرَبَ بِیَدِهٖ فَاَكَلَ مَعَهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس وقت کوئی طعام لایا جاتا آپؐ اس سے دریافت فرماتے ہدیہ یا صدقہ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے آپؐ اپنے صحابہؓ سے فرماتے تم کھالو اور خود نہ کھاتے اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے اپنا ہاتھ بھی اس میں ڈالتے اور ان کے ساتھ کھاتے۔ (متفق علیہ)

١٧٣٣ / ٥ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِیْ بَرِیْرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ اِحْدَی السُّنَنِ اَنَّهَا عُتِقَتْ فَخُیِّرَتْ فِیْ زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَیْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِیْهَا لَحْمٌ قَالُوْا بَلٰی وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِیْرَةَ وَاَنْتَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِیَّةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا بریرہ رضی اللہ عنہا کے تین احکام ہیں پہلا حکم یہ ہے کہ اس کو آزاد کیا گیا اور خاوند کے پاس رہنے میں اس کو اختیار دیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا کہ حق ولا اس شخص کے لئے ہے جو آزاد کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے ہنڈیا میں گوشت پک رہا تھا آپ کی طرف روٹی اور گھر کا سالن قریب کیا گیا آپؐ نے فرمایا کیا میں نے ہنڈیا نہیں دیکھی کہ اس میں گوشت ہے انہوں نے کہا کیوں نہیں لیکن یہ گوشت ایسا ہے کہ بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے اور آپؐ صدقہ نہیں کھاتے آپؐ نے فرمایا وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ (متفق علیہ)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

١٧٣٤ / ٦ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقْبَلُ الْهَدِیَّةَ وَیُثِیْبُ عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

اسی (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرمالیا کرتے تھے اور اس کے بدلے میں کچھ دیتے (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

١٧٣٥ / ٧ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ لَّقَبِلْتُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے کراع کی طرف بلایا جائے میں اس دعوت کو قبول کرلوں اور اگر مجھے دست ہدیہ دیا جائے میں اس کو قبول کرلوں (روایت کیا اس کو بخاری نے)

١٧٣٦ / ٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَ اللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَ لَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں پر گھومتا ہے اور ایک لقمہ یا دو لقمے ایک کھجور یا دو کھجوریں اس کو پھیرتی ہیں بلکہ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس اس قدر غنا نہیں جو اس کو غنی کر دے اور نہ ہی اسے معلوم کیا جاتا ہے کہ وہ محتاج ہے اور اس پر صدقہ کیا جائے اور نہ اٹھ کر وہ خود لوگوں سے سوال کرتا ہے (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

۱۸۳۷/۹ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ إِصْحَبْنِي كَيْ مَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى آتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے بنو مخزوم کا ایک آدمی صدقہ کی وصولی کے لئے بھیجا اس نے ابو رافع سے کہا تم میرے ساتھ چلو تمہیں بھی کچھ حصہ وصول ہوگا اس نے کہا نہیں یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا صدقہ ہمارے لئے جائز نہیں ہے کسی قوم کا مولیٰ اسی قوم میں سے ہوتا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابو داؤد نے اور نسائی نے)

۱۸۳۸/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مالدار اور تندرست صاحب قوت کے لئے جائز نہیں ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابو داؤد نے اور دارمی نے اور روایت کیا اس کو احمد نے نسائی نے اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے)

۱۸۳۹/۱۱ وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا

عبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے اس نے کہا مجھ کو دو آدمیوں نے خبر دی کہ وہ دونوں حجۃ الوداع

اَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَھُوَ یَقْسِمُ الصَّدَقَۃَ فَسَاَلَاہُ مِنْھَا فَرَفَعَ فِیْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَہٗ فَرَاٰنَا جَلْدَیْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَیْتُکُمَا وَلَا حَظَّ فِیْھَا لِغَنِیٍّ وَّلَا لِقَوِیٍّ مُّکْتَسِبٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صدقہ تقسیم کر رہے تھے انہوں نے بھی آپ سے صدقہ کا سوال کیا آپ نے ہم میں نظر کو اٹھایا اور پھر نیچا کیا ہمیں آپ نے طاقت ور اور قوی دیکھا فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو تم کو دے دیتا ہوں لیکن اس میں مالدار اور قوی آدمی کا کوئی حصہ نہیں ہے جو کمانے کی طاقت رکھتا ہے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے)

۱۷۴۰/۱۲ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُّرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ اِلَّا لِخَمْسَۃٍ لِغَازٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ لِعَامِلٍ عَلَیْھَا اَوْ لِغَارِمٍ اَوْ لِرَجُلٍ اِشْتَرَاھَا بِمَالِہٖ اَوْ لِرَجُلٍ کَانَ لَہٗ جَارٌ مِّسْکِیْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَی الْمِسْکِیْنِ فَاَھْدَی الْمِسْکِیْنُ لِلْغَنِیِّ۔ رَوَاہُ مَالِكٌ وَّاَبُوْدَاؤدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّاَبِیْ دَاؤدَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَوِ ابْنِ السَّبِیْلِ)

عطاء بن یسار سے مرسل طور پر روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال دار شخص کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے مگر پانچ طرح کے آدمیوں کے لئے جائز ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے یا عامل زکوٰۃ کے لئے یا تاوان بھرنے والے کے لئے یا ایسے شخص کے لئے جس نے اپنے مال سے اس کو خرید لیا ہے یا وہ آدمی کہ اس کا پڑوسی مسکین ہے اس پر کسی نے صدقہ کیا اور اس مسکین شخص نے غنی کو ہدیہ دیدیا (روایت کیا اس کو مالک نے اور ابوداؤد نے ابوداؤد کی ایک روایت میں ابوسعید سے مروی ہے یا مسافر کیلئے)

۱۷۴۱/۱۳ وَعَنْ زِیَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِیِّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْتُہٗ فَذَکَرَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ اَعْطِنِیْ مِنَ الصَّدَقَۃِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَرْضَ بِحُکْمِ نَبِیٍّ وَّلَا غَیْرِہٖ فِی الصَّدَقَاتِ حَتّٰی حَکَمَ فِیْھَا ھُوَ فَجَزَّاَھَا ثَمَانِیَۃَ اَجْزَاءٍ فَاِنْ کُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ اَعْطَیْتُكَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

زیاد بن حارث صدائی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی پھر ایک لمبی حدیث ذکر کی ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور کہا مجھے کچھ صدقہ سے دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی نبی یا اس کے غیر کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوا یہاں تک کہ صدقات میں اس نے خود فیصلہ دیا ہے کہ کن کو دیا جائے اور اس کو آٹھ حصوں پر تقسیم کیا ہے اگر تو بھی ان کے ذیل میں آتا ہے تو میں تجھ کو دے دیتا ہوں (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۷۴۲/۱۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَاَعْجَبَهٗ فَسَاَلَ الَّذِيْ سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِّنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهٗ فِيْ سِقَائِيْ فَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهٗ فَاسْتَقَاءَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

تیسری فصل

زید بن اسلم سے روایت ہے ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے دودھ پیا ان کو وہ بڑا عمدہ لگا اس سے پوچھا تو نے یہ دودھ کہاں سے لیا تھا اس نے بتلایا کہ میں ایک چشمہ پر گیا جس کا اس نے نام لیا وہاں صدقہ کے اونٹ تھے اور اونٹ والے پانی پلاتے تھے انہوں نے دودھ دوہا میں نے بھی کچھ اپنے برتن میں ڈال لیا وہ یہ ہے حضرت عمرؓ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈال کر قے کی (روایت کیا ہے اس کو مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

بَابُ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهٗ

جس شخص کو سوال کرنے کی اجازت نہیں اور جس کو اجازت ہے ان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۷۴۳/۱ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهٗ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَّجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اِجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ

پہلی فصل

قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ضامن ہوا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے کچھ اس کے متعلق سوال کرتا تھا آپ نے فرمایا تو یہاں ٹھہر یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقہ آئے ہم تیرے لئے کچھ حکم کریں گے پھر فرمایا اے قبیصہ سوال کرنا جائز نہیں ہاں البتہ تین شخصوں کے لئے جائز ہے ایک وہ آدمی جو ضامن ہوا اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ اس ضمانت کو پہنچے پھر بند رہے ایک وہ آدمی جس کو ایسی آفت پہنچی ہے کہ اس کا سب مال ہلاک کر دیا ہے اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے

سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَّرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِى الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَّاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یہاں تک کہ گذران کی حاجت روائی کو پہنچے یا محتاجگی کو دُور کر سکے ایک وہ شخص جس کو فاقہ پہنچا ہے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین عقلمند شخص اس بات کی گواہی دیں کہ فلاں شخص کو فاقہ پہنچا ہے اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ گذران کی حاجت روائی کو پہنچے یا محتاجگی کو دفع کر سکے اس کے سوا سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہے جس کو اس کا صاحب کھا رہا ہے حرام ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۷۴۴ ۲ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں سے ان کے مال زیادہ جمع کرنے کی نیت سے مانگے وہ آگ کے انگارے مانگ رہا ہے کم مانگے یا زیادہ مانگے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۷۴۵ ۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِىَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِىْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن آئے گا اس کے منہ پر گوشت کی ایک بوٹی نہ ہوگی۔ (متفق علیہ)

۱۷۴۶ ۴ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِى الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِىْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّىْ شَيْئًا وَّاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

معاویہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال میں مبالغہ نہ کرو اللہ کی قسم تم میں سے کوئی شخص مجھ سے سوال نہیں کرتا اس کے سوال کرنے میں میں اس کو کچھ دے دیتا ہوں جب کہ میں اس کو مکروہ سمجھتا ہوں اس طرح اس میں برکت نہیں کی جاتی جو کچھ اس کو میں دیتا ہوں (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۱۷۴۷ ۵ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ

زبیرؓ بن عوام سے روایت ہے انہوں نے کہا تم میں سے ایک رسی لے کر لکڑی کا گٹھا اپنی پشت پر اٹھا

يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ ـ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کر لائے اور اس کو فروخت کرے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔ (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

1748 / 6 وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَآ اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حکیم بن حزام سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپؐ نے مجھ کو دیا میں نے پھر مانگا پھر آپؐ نے دیا پھر مجھے فرمایا اے حکیم یہ مال سبز اور شیریں ہے جو شخص اس کو نفس کی بے پرواہی سے لے اس کے لئے اس میں برکت ڈالی جاتی ہے اور جو نفس کے طمع کے ساتھ لیتا ہے اس کے لئے برکت نہیں ڈالی جاتی اور اس کی مثال اس شخص کی ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اوپر کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے حکیم نے کہا پس کہا میں نے اللہ کے رسولؐ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں کسی کا مال آپ کے بعد کم نہیں کروں گا (کسی سے سوال نہیں کروں گا) یہاں تک کہ میں دنیا کو چھوڑ دوں (متفق علیہ)

1749 / 7 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ ـ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا جب کہ آپؐ صدقہ اور سوال سے بچنے کا ذکر فرما رہے تھے اوپر کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والا ہے۔ (متفق علیہ)

1750 / 8 وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اِنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ

ابو سعید خدری سے روایت ہے انہوں نے کہا انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپؐ نے ان کو دیا انہوں نے پھر سوال

ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَّأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کیا آپ نے ان کو دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا آپ نے فرمایا میرے پاس جو مال ہوگا میں اس کو ذخیرہ بنا کر تم سے نہیں رکھوں گا اور جو شخص سوال سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بچاتا ہے اور جو بے پرواہی ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بے پرواہ بنا دیتا ہے اور جو چاہے صبر اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے دیتا ہے اور کوئی شخص صبر سے بہتر اور فراخ عطیہ نہیں دیا گیا۔ (متفق علیہ)

۱۷۵۱ / ۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کچھ دینا چاہتے میں کہتا مجھ سے زیادہ محتاج شخص کو آپ دیں آپ فرماتے اس کو لے لے اور اپنے مال میں داخل کر لو اور اس سے صدقہ دیا کرو تمہارے پاس اس مال میں سے جو اس طرح آئے کہ تم اس کو مانگنے والے اور اس میں طمع کرنے والے نہیں ہو اس کو لے لو اور جو اس طرح نہ آئے اس کے پیچھے اپنے نفس کو نہ لگاؤ۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۷۵۲ / ۱۰ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ فَمَنْ شَاءَ أَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ إِلَّا أَنْ يَّسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِيْ أَمْرٍ لَّا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنا زخم ہیں جو آدمی اپنے چہرہ میں ان کے ساتھ زخم لگاتا ہے جو شخص چاہے اپنے چہرہ پر باقی رکھے اور جو چاہے اس کو چھوڑ دے مگر یہ کہ آدمی کسی بادشاہ سے سوال کرے یا ایسے امر میں سوال کرے جس کے سوا کوئی چارۂ کار نہ ہو (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے، ترمذی نے اور نسائی نے)

۱۷۵۳ / ۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَ

عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرتا ہے اور اس کے پاس اس قدر مال ہے جو

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَسْئَلَتُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ اَوْ خُدُوْشٌ اَوْ كُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

اس کو غنی کرتا ہے قیامت کے دن آئے گا۔ اس کا سوال کرنا کدوح یا خموش یا خدوش ہوگا (راوی کو شک ہے کہ ان تینوں میں آپؐ نے کون سا لفظ فرمایا۔ سب قریب المعنے ہیں جن کا معنی زخم ہے) کہا گیا اے اللہ کے رسولؐ! اس کو کس قدر مال غنی کرتا ہے فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا روایت کیا اس کو ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے

۱۷۵۴ (۱۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ وَعِنْدَهٗ مَا يُغْنِيْهِ فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهٖ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْئَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ شِبْعُ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سوال کیا اور اس کے پاس اس قدر مال ہے جو اس کو غنی کردے سوائے اس کے نہیں کہ وہ زیادہ آگ طلب کر رہا ہے نفیلی نے کہا جو ایک راوی ہے آپؐ سے سوال ہوا کہ غنا کی حد کیا ہے جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا جائز نہیں ہے آپؐ نے فرمایا اس قدر جو اس کے لئے صبح یا شام کی غذا کا کام دے سکے ایک دوسری روایت میں آپؐ نے فرمایا یہ کہ اسکے لئے ایک دن اور ایک رات پیٹ بھرنے کے لئے کافی ہو۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے

۱۷۵۵ (۱۳) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ مِنْكُمْ وَلَهٗ اُوْقِيَّةٌ اَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَاَلَ اِلْحَافًا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

عطاء بن یسار سے روایت ہے اس نے بنو اسد کے ایک آدمی سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سوال کیا اور اس کے پاس ایک اوقیہ یا اس کے برابر کوئی اور چیز ہے اس نے الحاح کے ساتھ سوال کیا (جو منع ہے) (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور مالک نے اور نسائی نے)

۱۷۵۶ (۱۴) وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ وَّمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ

حبشی بن جنادہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنا مالدار اور تندرست صاحبِ قوت کے لیے حلال نہیں ہے مگر ایسے محتاج کیلئے جس کی بیچارگی نے اسے زمین پر ڈال دیا ہے یا ایسے شخص کیلئے جس کے ذمہ بھاری قرضہ ہے جس کے اتارنے کی اس کو طاقت نہیں۔ جس شخص نے لوگوں

بِهٖ مَالَهٗ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَّاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ
فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۷۵۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ
اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ
فَقَالَ اَمَا فِيْ بَيْتِكَ شَيْءٌ فَقَالَ بَلٰى
حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهٗ وَنَبْسُطُ بَعْضَهٗ
وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ
ائْتِنِيْ بِهِمَا فَاَتَاهُ بِهِمَا فَاَخَذَهُمَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ
وَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ
اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَّزِيْدُ
عَلٰى دِرْهَمٍ مَّرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا قَالَ
رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ
فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاهُ فَاَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ
فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ
بِاَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ اِلٰى اَهْلِكَ
وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَاْتِنِيْ بِهٖ
فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدًا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ
اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اَرَيَنَّكَ
خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ
يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَاءَ وَقَدْ اَصَابَ
عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا
ثَوْبًا وَّبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ

سے سوال کیا تاکہ اپنے مال کو زیادہ کرے اس کا سوال اس کے چہرے میں قیامت کے دن زخم ہوگا اور گرم پتھر کہ اس کو جہنم سے کھائے گا۔ جو چاہے زیادہ کرلے اور جو چاہے کم کرے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

انس رض سے روایت ہے ایک انصاری آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے سوال کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا تیرے گھر میں کوئی چیز ہے کہا کیوں نہیں۔ ٹاٹ ہے اس کے بعض کو ہم پہنتے ہیں اور اس کے بعض کو ہم بچھاتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں آپ نے فرمایا دونوں چیزیں میرے پاس لاؤ۔ وہ دونوں چیزیں جا کر آپ کے پاس لایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا ان دونوں کو کون خریدتا ہے ایک آدمی نے کہا۔ میں یہ دونوں ایک درہم میں خریدتا ہوں آپ نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے دو یا تین مرتبہ اس طرح فرمایا ایک آدمی نے کہا میں دو درہم دیتا ہوں آپ نے وہ دونوں اس کو دے دیں اس سے دو درہم لئے گئے اور انصاری کو دیکر فرمایا ایک درہم کا کھانا وغیرہ خرید لو۔ اور اپنے گھر والوں کو دے اور دوسرے درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ۔ وہ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس میں لکڑی ٹھونک دی اور فرمایا جاؤ اور لکڑیاں لاکر بیچا کرو۔ میں پندرہ دن تمہیں نہ دیکھوں۔ وہ آدمی گیا اور لکڑیاں لاتا انکو بیچتا ایک دن آیا اور اسکو دس درہم ملے تھے اس نے چند درہموں کے ساتھ کپڑا خریدا کچھ کھانا خریدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے لئے بہتر ہے اس بات سے کہ قیامت کے دن سوال تیرے چہرے میں برا نشان ہو۔ سوال کرنا تین شخصوں کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِيْءَ الْمَسْئَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلٰثَةٍ لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْ لِذِيْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ اَوْ لِذِيْ دَمٍ مُّوْجِعٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)

ایسا محتاج جس کی بے چارگی نے اُسے زمین پر ڈال رکھا ہے یا ایسا شخص جس کے ذمہ بھاری قرض ہے جس کے اتارنے کی اس کو طاقت نہیں یا کسی خون والے کے لئے جو درد پہنچائے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے یوم القیمہ تک)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

1758/16 وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللهِ اَوْشَكَ اللهُ لَهٗ بِالْغِنَاءِ اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْ غِنًى اٰجِلٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو فاقہ پہنچے وہ لوگوں پر اس کو ظاہر کر دے اس کی ضرورت پوری نہ کی جائے گی اور جو اللہ سے ہی فریاد کرے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جلد ہی فائدہ پہنچائے یا تو اس کو جلد مار ڈالے یا بدیر تونگری عنایت فرمادے (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

1759/17 عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُ يَارَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَسْئَلِ الصّٰلِحِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

ابن الفراسیؓ سے روایت ہے کہ فراسیؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے اللہ کے رسولؐ میں کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں آپؐ نے فرمایا نہ سوال کر اگر سوال کرنے سے چارہ کار نہ ہو تو صالح لوگوں سے سوال کر (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

1760/18 وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللهِ قَالَ

ابن ساعدی سے روایت ہے اس نے کہا مجھ کو حضرت عمرؓ نے صدقہ کی فراہمی پر عامل مقرر کیا جب میں اس سے فارغ ہوا اور ان کو اس کی طرف ادا کر دیا آپؓ نے میرے لئے اس کی مزدوری دینے کا حکم دیا میں نے کہا کہ میں نے

خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اللہ کی رضامندی کے لئے یہ کام کیا ہے اور میں اللہ ہی سے اس کا اجر لوں گا آپؓ نے فرمایا جو کچھ تجھ کو دیا جا رہا ہے اس کو لے لے میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک مرتبہ عمل کیا تھا آپؐ نے مجھ کو اس کی مزدوری دینا چاہی میں نے تیری طرح کا جواب دیا آپؐ نے فرمایا کہ جب بغیر سوال کے تجھ کو کچھ دیا جائے وہ کھا اور صدقہ کر (ابوداؤد)

۱۷۶۱/۱۹ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّاسَ فَقَالَ أَفِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي هٰذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللهِ فَخَفَقَهُ بِالدِّرَّةِ۔ (رَوَاهُ رَزِينٌ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے اس نے عرفہ کے دن ایک شخص کو لوگوں سے سوال کرتے سنا فرمانے لگے اس دن اور اس جگہ اللہ تعالےٰ کے سوا سے سوال کر رہا ہے اس کو درّے کے ساتھ مارا (روایت کیا اس کو رزین نے)

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

۱۷۶۲/۲۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُنَّ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَأَنَّ الْإِيَاسَ غِنًى وَأَنَّ الْمَرْءَ إِذَا يَئِسَ عَنْ شَيْءٍ اسْتَغْنٰى عَنْهُ۔ (رَوَاهُ رَزِينٌ)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا لوگو جان لو طمع فقر ہے اور ناامید ہونا بے پرواہی ہے آدمی جس وقت کسی چیز سے ناامید ہو جاتا ہے اس سے بے پرواہ ہو جاتا ہے (روایت کیا اس کو رزین نے)

۱۷۶۳/۲۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

ثوبانؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اس امر کی کون ضمانت دیتا ہے کہ وہ سوال نہیں کرے گا میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں ثوبان نے کہا میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں اسکے بعد وہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا تھا روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد اور نسائی نے

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

۱۷۶۴/۲۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ابوذرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا آپ نے مجھ سے اس بات کی شرط لی کہ لوگوں سے کچھ سوال نہیں کروں گا میں نے کہا جی ہاں آپؐ نے فرمایا اگر تیرا کوڑا گھوڑا دوڑاتے ہوئے گر پڑے اس کے اٹھانے کا بھی کسی سے سوال نہ کر (روایت کیا احمد نے)

بَابُ الْاِنْفَاقِ وَ كَرَاهِيَةِ الْاِمْسَاكِ

خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل کرنے کی برائی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۷۶۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَّعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ مجھ پر تین راتیں نہ گذریں اور میرے پاس اس میں سے کچھ موجود نہ ہو مگر وہ تھوڑا بہت جس کو قرض کی ادائیگی کیلئے میں رکھ لوں (روایت کیا بخاری نے)

۱۷۶۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَّوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(اسی ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح جب بندے صبح کرتے ہیں دو فرشتے اترتے ہیں ایک کہتا ہے اے اللہ (تیری راہ میں) خرچ کرنے والے کو بدل عطا کر دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کا مال تلف کر۔ (متفق علیہ)

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

۱۷۶۷ وَعَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَيُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِیْ فَيُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسماءؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ کر اور شمار نہ کر ورنہ اللہ تعالیٰ تجھ پر شمار کرے گا اور روک نہ رکھ اللہ تجھ پر روک رکھے گا جہاں تک ہو سکے خیرات کر (متفق علیہ)

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

۱۷۶۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ (متفق علیہ)

۱۷۶۹/۵ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّکَ وَاَنْ تُمْسِکَہٗ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابوامامہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابنِ آدم حاجت سے زائد مال کو تیرا خرچ کرنا تیرے لئے بہتر ہے اگر تو اس کو خرچ نہیں کرے گا تیرے لئے بُرا ہے بقدر کفایت خرچ کرنے پر تجھ کو ملامت نہ کیجائیگی اور اپنے عیال پر خرچ کرنے کے ساتھ شروع کر (مسلم)

۱۷۷۰/۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْهِمَا اِلٰی ثُدِیِّهِمَا وَتَرَاقِیْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ کُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ کُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَۃٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ کُلُّ حَلْقَۃٍ بِمَکَانِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال دو آدمیوں کی طرح ہے جن پر لوہے کی دو زرہیں ہیں ان کے ہاتھ ان کی چھاتی اور گردن کے ساتھ چمٹائے گئے ہیں صدقہ کرنے والا جب بھی صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے کھل جاتی ہے اور بخیل جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ سکڑ جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ تنگ ہو جاتا ہے (متفق علیہ)

۱۷۷۱/۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمٰتٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰی اَنْ سَفَکُوْا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو ایک ظلم قیامت کے دن کئی تاریکیوں کا باعث ہوگا اور بخیلی سے بچو اس نے تم سے پہلے بہت لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے اس نے ان کو اس بات پر اکسایا کہ انہوں نے خون بہائے اور حرام کو حلال جانا (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۷۷۲/۸ وَعَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ زَمَانٌ یَّمْشِی الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُهَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا

حارثہ بن وہب سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کرو تم پر ایسا زمانہ آئے گا آدمی اپنا صدقہ لے کر جائے گا اس کو صدقہ قبول کرنے والا نہیں ملے گا اسے ایک آدمی کہے گا اگر تو کل لے آتا میں اس کو لے لیتا

بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آج مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۱۷۷۳/۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول اجر کے لحاظ سے کون سا صدقہ بڑا ہے آپ نے فرمایا تو صدقہ کرے جبکہ تو تندرست ہو حرص رکھتا ہو فقر سے ڈرتا ہو اور دولت کی امید رکھتا ہو اور ڈھیل نہ کر یہاں تک کہ جب جان حلقوم تک پہنچ جائے تو کہنے لگے فلاں شخص کو اتنا دے دو فلاں کو اتنا دیدو اب وہ مال فلاں کیلئے ہو چکا ہے (متفق علیہ)

۱۷۷۴/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ اس وقت کعبہ کی سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے جب آپ نے مجھ کو دیکھا فرمایا رب کعبہ کی قسم وہ لوگ نہایت خسارہ میں ہیں میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کون لوگ فرمایا جن کے پاس اموال بہت زیادہ ہوں مگر جس نے ادھر اور ادھر خرچ کیا یعنی اپنے آگے اور پیچھے اور دائیں بائیں اور ایسے بہت کم ہیں۔ (متفق علیہ)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۷۷۵/۱۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی شخص اللہ تعالیٰ کے قریب ہے جنت کے قریب ہے لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے دور ہے اور آگ کے قریب ہے

مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جاہل سخی اللہ تعالیٰ کیطرف بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۱۷۷۶/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِيْ حَيٰوتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرے۔ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ موت کے وقت سو درہم صدقہ کرے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۱۷۷۷/۱۳ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ اَوْ يُعْتِقُ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ اِذَا شَبِعَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

ابوالدرداء سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جو موت کے وقت صدقہ کرتا ہے یا آزاد کرتا ہے ایسی ہے جیسے کوئی شخص خود سیر ہو کر کھانے کے بعد کسی کو ہدیہ دے۔ (روایت کیا اس کو احمد نے، اور نسائی نے اور دارمی نے اور ترمذی نے اور اس نے اس کو صحیح کہا ہے۔

۱۷۷۸/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوسعید سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو خصلتیں مؤمن شخص میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ بخل اور بدخلقی۔ (روایت کیا ہے ترمذی نے)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۱۷۷۹/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَّلَا بَخِيْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں مکار بخیل اور احسان جتلانے والا داخل نہ ہوگا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۱۷۸۰/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَّجُبْنٌ خَالِعٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی میں نہایت بدترین دو خصلتیں ہیں۔ انتہائی بخیلی اور انتہائی بزدلی۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى۔

جس کے الفاظ ہیں لا یجتمع الشح والایمان کتاب الجہاد میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

1781/17 عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا وَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَ طُولُ يَدِهَا الصَّدَقَةَ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُكُنَّ لُحُوقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ وَكَانَتْ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ۔

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی نے آپ سے عرض کیا ہم میں سے آپ کو جلد کون سی بیوی ملے گی آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ لمبے ہیں انہوں نے ایک کھپانچ لے کر اس سے ماپنا شروع کیا اور ہم میں حضرت سودہ رض کے ہاتھ سب سے لمبے تھے لیکن ہمیں بعد میں پتہ چلا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد صدقہ وخیرات دینا ہے ہم میں سے جلد آپ کو ملنے والی زینب رض تھی وہ صدقہ پسند کرتی تھی (روایت کیا اس کو بخاری نے) مسلم کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا میرے فوت ہونے کے بعد مجھے جلد آکر ملنے والی وہ ہوگی جس کے ہاتھ لمبے ہیں کہا اور وہ ماپتی تھیں کہ کس کے ہاتھ لمبے ہیں لیکن ہم میں سے لمبے ہاتھ والی حضرت زینب رض تھی کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرتی تھی اور صدقہ کرتی تھی۔

1782/18 وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي

ابوہریرۃ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی نے کہا میں آج صدقہ کروں گا وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور چور کو دے دیا صبح لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات کسی نے چور کو صدقہ دیا ہے اس نے کہا اے اللہ تیرے لئے تعریف ہے کہ میں چور کو دے آیا ہوں میں ضرور اور صدقہ کروں گا پھر وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک زانیہ عورت کو دے دیا صبح لوگ باتیں کرنے لگے کسی شخص

بِيَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَّزَانِيَةٍ وَّغَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيْلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ)

نے زانیہ کو صدقہ دے دیا ہے اس نے کہا اے اللہ تیرے لئے تعریف ہے کہ میں نے زانیہ کو صدقہ دے دیا ہے میں ضرور اور صدقہ کروں گا وہ اور صدقہ لے کر نکلا اس نے ایک مالدار شخص کو دے دیا لوگ صبح کو باتیں کرنے لگے کہ رات کسی شخص نے مال دار پر صدقہ کر دیا ہے وہ کہنے لگا اے اللہ تیرے لئے تعریف ہے میں نے چور، زانیہ اور مالدار پر صدقہ کیا ہے خواب میں اسے کہا گیا تو نے چور پر صدقہ کیا ہے شاید کہ وہ چوری سے رک جائے اور زانیہ شاید زنا سے باز آجائے اور مال دار شاید عبرت حاصل کرے اور اللہ نے جو اُسے دیا ہے اسے خرچ کرنے لگے (متفق علیہ) اور اس حدیث کے لفظ بخاری کے ہیں۔

۱۷۸۳/۱۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيْقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْإِسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ

اسی (ابوہریرہ رض) سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا ایک آدمی جنگل میں جا رہا تھا۔ اس نے بادل سے ایک آواز سنی کوئی کہہ رہا ہے فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو وہ بادل ایک طرف چلا پھر وہاں پتھریلی زمین پر برسا ایک نالی نے وہ سب پانی جمع کیا وہ آدمی اس پانی کے پیچھے ہو لیا ناگہاں ایک آدمی بیلچہ لیئے باغ میں پانی پھیر رہا ہے اس نے کہا اللہ کے بندے تیرا نام کیا ہے اس نے کہا فلاں ہے وہی نام جو اس نے بادل سے سُنا تھا اس نے کہا اے اللہ کے بندے تو میرا نام کیوں پوچھ رہا ہے اس نے کہا میں نے اس بادل سے جس کا یہ پانی ہے سنا تھا اس سے آواز آرہی تھی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو تیرا نام لیا تھا تو اس میں کیا کرتا ہے اس نے کہا جبکہ تو نے ایسا سن لیا میں بتلاتا ہوں جو

يَقُوْلُ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَّاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اس باغ سے پیداوار ہوتی ہے میں اس کو دیکھتا ہوں ایک تہائی میں صدقہ کر دیتا ہوں ایک تہائی میں اور میرے اہل وعیال کھاتے ہیں اور اس باغ میں ایک تہائی لوٹا دیتا ہوں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۱۷۸۴/۲۰ وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ثَلٰثَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَآءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ اَيُّ

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک کوڑھی دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانے کا ارادہ کیا ایک فرشتہ ان کے پاس بھیجا وہ کوڑھی کے پاس گیا اور کہا تجھے کون سی چیز بہت پیاری معلوم ہوتی ہے وہ کہنے لگا خوب صورت رنگ اور اچھا حسین جسم اور یہ بیماری مجھ سے دُور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگوں کو مجھ سے گھن آتی ہے فرمایا اس فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا اس کی گھن دُور ہو گئی اچھا خوب صورت رنگ اور تندرست جسم مل گیا اس نے کہا تجھ کو کون سا مال پسند ہے کہنے لگا اُونٹ یا گائے اسحاق نے اس میں شک کیا ہے کہ اونٹ کہا یا گائے مگر کوڑھی اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے اس کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دے دی گئی اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت کرے پھر وہ گنجے کے پاس آیا کہا تجھے کیا چیز محبوب ہے اس نے کہا اچھے بال اور میرا گنج جاتا رہے جس کی وجہ سے لوگوں کو مجھ سے گھن آتی ہے اس نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا وہ گنج جاتا رہا اور اسے خوب صورت بال دے دیئے گئے پھر اس نے کہا تجھے کونسا مال پسند ہے اس نے کہا گائیں اس کو گابھن گائے دے دی گئی اور کہا اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت کرے پھر وہ اندھے کے پاس آیا پس کہا تجھے کیا چیز محبوب

شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ
بَصَرِيْ فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهٗ
فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهٗ قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ
اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً
وَّالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا
فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ
مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ
ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَى الْاَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَ
هَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ قَدِ
انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا
بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ
اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ
وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ
بِهٖ فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ
فَقَالَ اِنَّهٗ كَاَنِّيْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ
اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا
فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ اِنَّمَا وُرِّثْتُ هٰذَا
الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ
كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ
وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ
مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا
رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا
فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى
الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ
رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَّابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ
بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ

ہے اس نے کہا اللہ تعالٰی میری نظر واپس لوٹا دے۔ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ اس نے ہاتھ پھیرا۔ اللہ تعالٰی نے اس کی نظر اس کو واپس کردی۔ اس نے کہا۔ کون سا مال تجھ کو محبوب ہے اس نے کہا بکریاں اسے ایک گابھن بکری دے دی گئی۔ اور کہا اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس میں برکت کرے ان دونوں کے ہاں اونٹنی اور گائے نے بچے دیئے اور اس کے ہاں بکری نے بچے دیئے۔ سب کے ہاں مال بڑھتا گیا۔ کوڑھی کا ایک جنگل اونٹوں سے بھر گیا۔ گنجے کا گائیوں سے اور اندھے کا بکریوں سے۔ فرمایا پھر فرشتہ کوڑھی کے پاس اس کی ہیئت اور صورت بنا کر گیا اور کہا میں مسکین آدمی ہوں مجھ سے سفر کے اسباب منقطع ہو چکے ہیں۔ اللہ کی عنایت اور آپ کی عنایت کے بغیر میں کہیں پہنچ نہیں سکتا۔ میں اس خدا کے نام پر تجھ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھ کو خوبصورت رنگ اور تندرست جسم اور مال عطا کیا اور اونٹ دیئے مجھ کو ایک اونٹ عنایت کر دیجیے میں منزل مقصود تک پہنچ سکوں۔ وہ کہنے لگا حقوق بہت زیادہ ہیں فرشتے نے کہا میں نے تجھ کو پہچان لیا ہے تو وہی کوڑھی ہے جس سے لوگ گھن کھاتے تھے تو فقیر تھا اللہ تعالٰی نے تجھ کو مال دیا وہ کہنے لگا میں اپنے باپ دادا سے اس مال کا وارث ہوں اس نے کہا۔ اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالٰی پہلی حالت میں تجھے لوٹا دے پھر وہ گنجے کے پاس آیا اور اسکی وہی پہلی صورت اختیار کی اور اسکو بھی وہی کہا جو کوڑھی کو کہا تھا گنجے نے بھی وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا تھا اس نے بھی اسی طرح کا جواب دیا اور کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالٰی تجھ کو اپنی پہلی حالت میں لوٹا دے۔ فرمایا پھر وہ اندھے کے پاس آیا۔ اور اسکی صورت اور ہیئت بنائی اور کہا میں مسکین اور مسافر ہوں سفر کے اسباب مجھ سے کٹ چکے ہیں اللہ کی عنایت اور آپ کا سہارا ہے میں اس اللہ کے نام سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھ کو آنکھیں دیں۔ مجھ کو ایک

اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَ دَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رَضِیَ عَنْكَ وَ سُخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

بکری دے دو، میں اپنے سفر میں اس کے سبب پہنچوں اس نے کہا ہاں میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے میری نظر مجھے واپس لوٹائی جو چاہتا ہے لے لے۔ اور جو چاہتا ہے چھوڑ جا۔ اللہ کی قسم! اللہ کی راہ میں جس قدر تو لینا چاہے گا۔ میں تجھ کو تکلیف نہیں دوں گا۔ اس نے کہا اپنا مال رکھ لے۔ تمہاری آزمائش کی گئی تھی۔ اللہ پاک تجھ سے راضی ہوئے ہیں اور تیرے ساتھیوں سے ناراض ہوئے ہیں۔ (متفق علیہ)

✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

۱۷۸۵/۲۱ وَعَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِیْنَ لَیَقِفُ عَلٰی بَابِیْ حَتّٰی اَسْتَحْیِیَ فَلَا اَجِدُ فِیْ بَیْتِیْ مَا اَدْفَعُ فِیْ یَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِدْفَعِیْ فِیْ یَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)

ام بجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول! مسکین میرے دروازے پر آ کھڑا ہوتا ہے۔ میں شرم محسوس کرتی ہوں میرے پاس اس کو دینے کے لئے کچھ نہیں ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو کچھ دے اگرچہ جلا ہوا کھر ہو۔ (روایت کیا اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۶/۲۲ وَعَنْ مَوْلًی لِعُثْمَانَ قَالَ اُهْدِیَ لِاُمِّ سَلَمَةَ بُضْعَةٌ مِّنْ لَحْمٍ وَّكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِیْهِ فِی الْبَیْتِ لَعَلَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْكُلُهٗ فَوَضَعَتْهُ فِیْ كُوَّةِ الْبَیْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَی الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكُمْ فَقَالُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ایک گوشت کا ٹکڑا تحفتاً بھیجا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت پسند تھا۔ اس نے خادمہ سے کہا اس کو گھر میں رکھ دو۔ شاید کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمائیں اس نے گھر کے طاقچہ میں رکھ دیا۔ ایک سائل آیا اس نے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا۔ کچھ صدقہ کرو اللہ تعالیٰ تم میں برکت کرے انہوں نے کہا اللہ برکت دے سائل چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے اور فرمایا اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ اور لونڈی سے کہا۔ جا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت لا

أُمُّ سَلَمَةَ أَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ أُطْعِمُهُ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ اذْهَبِي فَأْتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ إِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوهُ السَّائِلَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

کر دے وہ گئی وہاں طاقچہ میں پتھر کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا ملا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گوشت پتھر بن گیا ہے کیونکہ تم نے سائل کو نہیں دیا (روایت کیا اس کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

۱۷۸۷/۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيلَ نَعَمْ قَالَ الَّذِي يُسْئَلُ بِاللهِ وَلَا يُعْطِي بِهٖ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو ایسے آدمی کی خبر دوں جو اللہ کے نزدیک سب سے مرتبہ کے لحاظ سے بدترین ہے کہا گیا جی ہاں فرمائیے آپ نے فرمایا وہ شخص جو اللہ کے نام پر سوال کیا گیا اور اس نے دیا نہیں (روایت کیا اس کو احمد نے)

۱۷۸۸/۲۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلٰى عُثْمَانَ فَأَذِنَ لَهُ وَبِيَدِهٖ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَا تَرٰى فِيهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَصِلُ فِيهِ حَقَّ اللهِ فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ أَبُو ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أُحِبُّ لَوْ أَنَّ لِي هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ وَيُتَقَبَّلُ مِنِّي أَذَرُ خَلْفِي مِنْهُ سِتَّ أَوَاقِيَّ أَنْشُدُكَ بِاللهِ يَا عُثْمَانُ أَسَمِعْتَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت دی ان کے ہاتھ میں لاٹھی تھی عثمان نے کہا اے کعب رضی اللہ عنہ عبدالرحمٰن فوت ہو گیا ہے اور اس نے بہت سا مال اپنے پیچھے چھوڑا ہے اس کے متعلق تیرا کیا خیال ہے اس نے کہا اگر وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا تھا اس پر کچھ خوف نہیں ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اپنی لاٹھی اٹھائی اور کعب کو اس سے مارا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر یہ پہاڑ سونا بن جائے اس کو خرچ کر دوں اور وہ مجھ سے قبول کر لیا جائے میں پسند نہیں کرتا کہ چھ اوقیہ کی مقدار بھی میں اپنے پیچھے چھوڑ جاؤں اے عثمان رضی اللہ عنہ میں تجھ کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں تو نے بھی سنا ہے اس طرح تین بار کہا اس نے کہا ہاں (روایت کیا اس کو احمد نے)

1789/25 وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهٗ۔

عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہا میں نے ایک مرتبہ مدینہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور جلد ہی لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی کسی بیوی کے گھر تشریف لے گئے آپ کی اس جلدی سے لوگ گھبرا گئے پھر آپ باہر تشریف لائے آپ نے دیکھا کہ صحابہ ان کی اس جلدی سے حیران اور متعجب ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے یاد آیا تھا کہ گھر میں کچھ سونا پڑا ہوا ہے میں نے اس امر کو مکروہ جانا کہ وہ مجھ کو روکے۔ میں نے اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے ایک روایت میں ہے میں نے گھر میں صدقہ کا کچھ سونا رکھا ہوا تھا میں نے مکروہ جانا کہ اس کو رات رکھوں۔

* * * * * * * * * * * *

1790/26 وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ فِيْ مَرَضِهٖ سِتَّةُ دَنَانِيْرَ اَوْ سَبْعَةٌ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْهَا مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ اَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَهٰذِهٖ عِنْدَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیمار ہوئے۔ میرے پاس چھ سات دینار تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کے تقسیم کرنے کا حکم دیا میں آپ کی بیماری میں مشغول ہونے کی وجہ سے بھول گئی اس کے بعد آپ نے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ ان دیناروں کو کیا ہوا ہے میں نے کہا میں آپ کی بیماری کی وجہ سے بھول گئی۔ آپ نے منگوائے اور اپنے ہاتھوں میں ان کو رکھا۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ کے نبی کا کیا گمان ہے اگر وہ اللہ کو ملے جب کہ یہ دینار اس کے پاس ہیں۔ (روایت کیا اس کو احمد نے)

* * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * *

1791/27 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ وَّ

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی کے پاس گئے اُن کے

عِنْدَهُ صُبْرَةٌ مِّنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَالُ قَالَ شَيْءٌ ادَّخَرْتُهُ لِغَدٍ فَقَالَ أَمَا تَخْشٰى أَنْ تَرٰى لَهُ غَدًا بُخَارًا فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنْفِقْ يَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا۔

پاس کھجوروں کی ایک گٹھڑی تھی آپ نے فرمایا اے بلالؓ یہ کیا ہے اس نے کہا میں نے کچھ کھجوریں کل کے لئے جمع کر رکھی ہیں آپ نے فرمایا اے بلالؓ تو اس بات سے نہیں ڈرتا کہ تو کل قیامت کے دن ان کے لئے دوزخ کا بُخار دیکھے اے بلالؓ خرچ کر اور عرش والے سے فقر کا ڈر نہ رکھ ۔

۱۷۹۲/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا أَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيْحًا أَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخاوت جنت میں ایک درخت ہے سخی اس کی ٹہنیاں پکڑ لیتا ہے اور وہ اس کو جنت میں داخل کر دیں گی اور بخل دوزخ کا ایک درخت ہے بخیل اس کی ٹہنیاں پکڑ لیتا ہے اور وہ اس کو دوزخ میں داخل کر دیں گی (روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

۱۷۹۳/۲۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلد صدقہ کرو کیونکہ بلا صدقہ دینے سے نہیں بڑھتی (روایت کیا ہے اس کو رزین نے)

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۷۹۴/۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پاک کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ کیا اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال کو ہی قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر اس طرح پالتا

بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)	ہے جس طرح تم میں سے کوئی ایک اپنے بچھیرے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ یا اس کا ثواب پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)
۱۷۹۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)	اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مال کو کم نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے معاف کر دینے کی وجہ سے اس کی عزت بڑھاتا ہے اور کوئی شخص اللہ کی رضامندی کے لئے تواضع اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند کر دیتا ہے (مسلم)
۱۷۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَّا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)	اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ دو دو چیزیں خرچ کرے گا اس کو جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا اور جنت کے کئی ایک دروازے ہیں جو نمازی ہو گا اس کو نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا جو مجاہد ہوگا اس کو جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا جو صدقہ خیرات کرنے والا ہوگا اس کو صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا جو روزہ دار ہو گا اس کو باب الریان سے بلایا جائے گا ابوبکرؓ نے کہا کسی شخص کو ان سب دروازوں سے بلائے جانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن کسی کو سب دروازوں سے بھی بلایا جائے گا آپ نے فرمایا ہاں اور میرا خیال ہے کہ تو ان میں سے ہوگا (متفق علیہ)
۱۷۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا	اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج صبح کس نے روزہ رکھا ہے حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں نے آپ نے فرمایا تم میں سے آج کسی جنازہ کے پیچھے کون گیا ہے حضرت ابوبکرؓ

قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نے کہا جی میں فرمایا آج کسی مسکین کو کس نے کھانا کھلایا ہے حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں نے آپؐ نے فرمایا تم میں سے آج کسی نے بیمار کی عیادت کی ہے حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خصلتیں جس شخص میں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۷۹۸
۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو ایک ہمسائی دوسری ہمسائی کے لئے حقیر نہ جانے اگرچہ بکری کا کھر ہو۔ (متفق علیہ)

۱۷۹۹
۶ وَعَنْ جَابِرٍ وَّحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ اور حذیفہؓ سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے (متفق علیہ)

۱۸۰۰
۷ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَّلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوذرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کسی نیکی کو حقیر نہ جان اگرچہ تو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے پیش آئے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۸۰۱
۸ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْلَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَاْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان آدمی کے لئے صدقہ لازم ہے صحابہ کرام نے عرض کیا اگر وہ کچھ نہ پائے آپؐ نے فرمایا اپنے ہاتھوں سے کام لے اپنے نفس کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے صحابہ کرام نے عرض کیا اگر اس کی طاقت نہ رکھے یا ایسا نہ کرسکے آپؐ نے فرمایا کسی ضرورتمند غمگین شخص کی اعانت کرے صحابہ نے عرض کیا اگر وہ ایسا نہ کرسکے فرمایا نیکی کا حکم دے کہا اگر وہ ایسا نہ کرسکے فرمایا وہ خود برائی سے رک رہے یہ اس کے لئے صدقہ ہے (متفق علیہ)

۱۸۰۲ ۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ یَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ وَّیُعِیْنُ الرَّجُلَ عَلٰی دَآبَّتِہٖ فَیَحْمِلُ عَلَیْھَا اَوْیَرْفَعُ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ خَطْوَۃٍ یَّخْطُوْھَآ اِلَی الصَّلٰوۃِ صَدَقَۃٌ وَّیُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے ہر جوڑ پر ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے صدقہ لازم ہوتا ہے اگر وہ دو آدمیوں کے درمیان عدل کرے یہ اس کا صدقہ ہے کسی آدمی کے سوار ہونے میں اس کی مدد کرے یہ اس کے لئے صدقہ ہے یا اس کا سامان اٹھا کر رکھ دے اس کے لیے صدقہ ہے اچھی بات صدقہ ہے ہر قدم جو وہ نماز کے لئے اٹھاتا ہے اس کے لئے صدقہ ہے راستہ سے وہ ایذا والی چیز کو دور کر دیتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

(متفق علیہ)

۱۸۰۳ ۱۰ وَعَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِقَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی سِتِّیْنَ وَثَلٰثِمِائَۃِ مَفْصَلٍ فَمَنْ کَبَّرَ اللّٰہَ وَحَمِدَ اللّٰہَ وَھَلَّلَ اللّٰہَ وَسَبَّحَ اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰہَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْشَوْکَۃً اَوْعَظْمًا اَوْاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْنَھٰی عَنْ مُّنْکَرٍ عَدَدَ تِلْکَ السِّتِّیْنَ وَالثَّلٰثِمِائَۃِ فَاِنَّہٗ یَمْشِیْ یَوْمَئِذٍ وَّقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَہٗ عَنِ النَّارِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں جو اللہ اکبر کہے الحمد للہ کہے، لا الٰہ الا اللہ کہے سبحان اللہ کہے استغفر اللہ کہے راستہ سے کانٹا پتھر یا ہڈی دور کر دے یا نیکی کا حکم دے برائی سے روکے تین سو ساٹھ کی تعداد کے مطابق وہ اس روز چلتا ہے جب کہ اس نے اپنے نفس کو آگ سے دور کر لیا ہوتا ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۱۸۰۴ ۱۱ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃً وَّکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃً وَّکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃً وَّکُلِّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃً وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَّنَھْیٌ

ابوذر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تکبیر صدقہ ہے ہر تحمید صدقہ ہے ہر تہلیل صدقہ ہے نیک بات کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے روکنا صدقہ ہے بیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے صحابہ

عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ؐ آدمی اپنی شہوت دور کرتا ہے اور اس کو اس میں ثواب ملتا ہے آپ نے فرمایا اگر وہ گناہ کی جگہ میں شہوت دُور کرے کیا اس کو گناہ نہ ہوگا اسی طرح حلال جگہ میں رکھنے سے اس کو ثواب ہوگا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

١٨٠٥/١٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِإِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِآخَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت دودھ والی اونٹنی عاریت دے دینی بہت اچھا صدقہ ہے زیادہ دودھ والی بکری عاریت دے دینا بہت اچھا صدقہ ہے جو صبح کو دودھ کا برتن دے اور شام کو دودھ کا برتن دے۔ (متفق علیہ)

١٨٠٦/١٣ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيْمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَّمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا کھیتی بوئے اس سے کوئی انسان یا پرندہ یا کوئی مویشی کھالیتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ بن جاتا ہے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں جابر رضؓ سے مروی ہے اس سے جو چرا لیا جاتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

١٨٠٧/١٤ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُّوْمِسَةٍ مَّرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ قِيْلَ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بدکار عورت کو بخش دیا گیا وہ ایک کتے کے پاس سے گذری جو کنوئیں کے قریب کھڑا پیاس کی وجہ سے زبان باہر نکالے ہانپ رہا تھا قریب تھا کہ شدت پیاس سے وہ مر جائے اس نے اپنا موزہ اُتارا اپنی اوڑھنی کے ساتھ اس کو باندھا پھر اس کے لئے پانی نکالا اس کی وجہ سے اسکو بخشدیا گیا عرض کیا گیا

ذَاتِ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ اَجْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہم کو بہائم اور مویشیوں میں بھی ثواب ملتا ہے فرمایا ہر تر جگر کیساتھ نیک سلوک کرنے میں ثواب ہے (متفق علیہ)

١٨٠٨/١٥ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِىْ هِرَّةٍ اَمْسَكَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَاْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت بلی کی وجہ سے عذاب دی گئی اس نے اس کو باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوک کی وجہ سے مرگئی وہ اس کو نہ کھلاتی تھی اور نہ چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے جانور وغیرہ کھائے۔ (متفق علیہ)

١٨٠٩/١٦ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيْقٍ فَقَالَ لَاُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک درخت کی کی ٹہنی کے پاس سے گذرا جو راستہ پر تھی اس نے کہا میں مسلمانوں کے راستہ سے اس کو ضرور ہٹا دوں گا تاکہ وہ ان کو تکلیف نہ پہنچائے اس کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔ (متفق علیہ)

١٨١٠/١٧ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِى الْجَنَّةِ فِىْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِى النَّاسَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں ایک شخص کو دیکھا ہے کہ وہ اس میں چین سے پھرتا ہے ایک درخت کو کاٹنے کی وجہ سے جو راستہ میں مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

١٨١١/١٨ وَعَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اَعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ اِتَّقُوا النَّارَ فِىْ بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ابوبرزہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے کہا اے اللہ کے نبیؐ مجھ کو کوئی ایسی بات بتلائیں جو نفع بخشے آپؐ نے فرمایا مسلمانوں کے راستے سے تکلیف والی چیز کو دور کر دے (روایت کیا اس کو مسلم نے) ہم عدی بن حاتم کی حدیث جس کے الفاظ ہیں۔ اتقوا النار باب علامات النبوت میں ذکر کریں گے انشاء اللہ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

١٨١٢/١٩ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَیَّنْتُ وَجْہَہٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْہَہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ فَکَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

عبداللہ بن سلام سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے میں آیا میں نے آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر ہی اندازہ لگالیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہو سکتا سب سے پہلے آپ نے فرمایا اے لوگو سلام کو خوب پھیلایا کرو کھانا کھلایا کرو اور صلہ رحمی کرو اور رات کو نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے)

١٨١٣/٢٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمٰن کی عبادت کرو کھانا کھلاؤ سلام کو عام پھیلاؤ جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے)

١٨١٤/٢١ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ خیرات اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

١٨١٥/٢٢ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ وَّاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلْقٍ وَّاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ اِنَاءِ اَخِیْکَ۔
(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے اور نیز اپنے بھائی کو خندہ روئی سے پیش آنا صدقہ ہے اور تو اپنے برتن سے کچھ زیادہ پانی اپنے بھائی کے برتن میں ڈال دے یہ بھی صدقہ ہے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے)

۱۸۱۶/۲۳ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْہِ اَخِیْكَ صَدَقَۃٌ وَّ اَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَّنَھْیُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَۃٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَۃٌ وَّنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِیَّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَۃٌ وَّاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَكَ صَدَقَۃٌ وَّاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَۃٌ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

ابوذر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا اپنے بھائی کے روبرو مسکرانا صدقہ ہے تیرا نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے روکنا صدقہ ہے راستہ بھولے ہوئے کو راستہ دکھانا صدقہ ہے کمزور نظر والے آدمی کی تیری مدد کرنا تیرے لئے صدقہ ہے راستہ سے پتھر، کانٹا اور ہڈی کو دُور کر دینا صدقہ ہے اپنے برتن سے تیرا اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

* *

۱۸۱۷/۲۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَّاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَآءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَّقَالَ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

سعد بن عبادہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ام سعد فوت ہو گئی ہے کون سا صدقہ افضل ہے آپؐ نے فرمایا پانی اس نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا یہ ام سعد کا ہے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے)

۱۸۱۸/۲۵ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰی عُرْیٍ کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰی مُسْلِمًا عَلٰی ظَمَاٍ سَقَاہُ اللّٰہُ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

ابوسعید رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ننگے پن کی حالت میں جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو کپڑا پہناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو سبز لباس جنت میں پہنائے گا جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان شخص کو کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھلوں سے کھلائے گا جو شخص پیاس کی حالت میں کسی مسلمان شخص کو پانی پلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مہر لگی ہوئی شراب سے پلائے گا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے)

۱۸۱۹/۲۶ وَعَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے

اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ ثُمَّ تَلَا لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْاٰیَۃَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

سوا بھی حق ہے پھر یہ آیت پڑھی نیکی یہی نہیں ہے کہ اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیرو آخر آیت تک (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے)

۱۸۲۰/۲۷ وَعَنْ بُھَیْسَۃَ عَنْ اَبِیْھَا قَالَتْ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ الْمَاءُ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَیْرَ خَیْرٌ لَّکَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

بُہیسہؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہے اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ وہ کون سی چیز ہے جس کا روکنا جائز نہیں فرمایا پانی کہا اے اللہ کے نبی وہ کون سی چیز ہے جس سے کسی کو منع کرنا جائز نہیں آپ نے فرمایا نمک اس نے کہا اے اللہ کے نبی وہ کونسی چیز ہے جس سے کسی کو منع کرنا جائز نہیں فرمایا جو بھی تو نیکی کرے تیرے لئے بہتر ہے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۱۸۲۱/۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا مَّیْتَۃً فَلَہٗ فِیْھَا اَجْرٌ وَّمَا اَکَلَتِ الْعَافِیَۃُ مِنْہُ فَھُوَ لَہٗ صَدَقَۃٌ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مردہ زمین کو آباد کیا اس کو اس میں اجر ہے جو کچھ جانور اس میں سے کھا گئے وہ اس کے لئے صدقہ ہے (روایت کیا ہے اس کو دارمی نے)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۸۲۲/۲۹ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّنَحَ مِنْحَۃَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ ھَدٰی زُقَاقًا کَانَ لَہٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَۃٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

براءؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودھ کے لئے جانور دے دے یا کسی کو چاندی بطور قرض دے دے یا کسی کو کوچہ اور راستہ کی راہ بتا دے اس کے لئے غلام آزاد کرنے کی مانند ثواب ہے (ترمذی)

۱۸۲۳/۳۰ وَعَنْ اَبِیْ جُرَیٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَرَاَیْتُ رَجُلًا یَّصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَّاْیِہٖ لَا یَقُوْلُ شَیْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْہُ قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا ھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

ابو جری جابر بن سلیم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں مدینہ میں آیا میں نے ایک آدمی دیکھا کہ سب لوگ اس کے مشورے پر عمل کرتے ہیں جو کچھ بھی وہ کہتا ہے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں میں نے کہا یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ اللہ کے رسول ہیں میں نے کہا آپؐ پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسولؐ دو مرتبہ میں نے کہا آپؐ نے فرمایا علیک السلام علیک السلام نہ کہو

مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اِعْهَدْ اِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُتَبَسِّطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَكُوْنُ لَكَ اَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهٗ عَلَيْهِ)

اس طرح میت کو سلام کیا جاتا ہے بلکہ کہہ السلام علیك میں نے کہا آپ اللہ تعالٰی کے رسول ہیں۔ فرمایا میں اس اللہ کا رسول ہوں۔ اگر تجھ کو ضرر پہنچے اور تو اس کو پکارے تو وہ تیری تکلیف کو دور کرے۔ اگر تجھ کو قحط سالی پہنچے تو اس سے دعاء کرے تیرے لئے سبزہ اگائے اگر تو بے آب و گیاہ جنگل میں ہو اور تیری اونٹنی گم ہو جائے تو اس سے دعا کرے تجھ پر لوٹا دے میں نے کہا مجھ کو کچھ نصیحت فرمائیں آپ نے فرمایا کسی کو گالی نہ دے۔ راوی نے کہا۔ میں نے اس کے بعد کسی آزاد، غلام اونٹ بکری وغیرہ کو گالی نہیں دی۔ پھر فرمایا۔ کسی نیکی کو حقیر مت سمجھ اگرچہ تو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ یہ بھی نیکی ہے۔ اپنی تہبند کو آدھی پنڈلی تک بلند کر۔ اگر تو نہ مانے تو ٹخنوں تک اور تہبند لٹکانے سے بچ یہ تکبر کی علامت ہے اور اللہ تعالٰی تکبر کو پسند نہیں کرتا۔ اگر کوئی آدمی تجھ کو گالی دے یا تیرے کسی عیب کی وجہ سے عار دلائے تو اس کو اس عیب کی وجہ سے جسے تو جانتا ہے عار نہ دلا۔ اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اس سے سلام کی حدیث) ایک روایت میں ہے تیرے لئے اس بات کا اجر اور اس پر اس کا وبال ہوگا۔

۱۸۲۴/۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سے کس قدر باقی ہے حضرت عائشہ رض نے کہا اس کا صرف کندھا باقی رہ گیا

قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

ہے آپ نے فرمایا کندھے کے سوا سب باقی رہ گئی ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے اس کو صحیح کہا ہے)

۱۸۲۵/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی مسلمان کو پہننے کیلئے کپڑا دیتا ہے جب تک اس کا ایک ٹکڑا بھی اس پر رہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۱۸۲۶/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَّرْفَعُهُ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُّحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَّتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا اُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَحَدُ رُوَاتِهٖ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ۔

عبداللہ بن مسعود مرفوعاً بیان کرتے ہیں تین آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایک وہ آدمی جو رات کو کھڑے ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتا ہے دوسرا وہ آدمی جو اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اس کو پوشیدہ کرتا ہے میرے خیال میں آپ نے فرمایا بائیں ہاتھ سے ایک وہ آدمی جو ایک لشکر میں تھا اس کے ساتھی شکست کھا گئے وہ دشمن کے سامنے ہوا (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہے اس کا ایک راوی ابوبکر بن عیاش بہت غلطی کرتا تھا)

۱۸۲۷/۳۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ يُّحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلٰثَةٌ يُّبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور تین شخصوں کو دشمن رکھتا ہے وہ تین شخص جن کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے وہ ایک آدمی جو ایک قوم کے پاس آتا ہے اللہ کے نام پر ان سے سوال کرتا ہے ان میں اس کی کوئی قرابت داری نہیں ہوتی جس کی وجہ سے سوال کرے وہ اس کو نہیں دیتے ایک شخص نے اپنی قوم کو پیچھے چھوڑا اور چپکے سے آکر پوشیدہ اس کو دیا اس کو اللہ جانتا ہے یا وہ شخص جس کو اس نے دیا ہے ایک وہ آدمی جو جماعت میں ہے وہ ساری رات سفر کرتے ہیں

رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ اٰيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلٰثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ وَثَلٰثَةٌ يُبْغِضُهُمْ

۱۸۲۸/۳۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمِ النَّارُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمِ الْمَآءُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمِ الرِّيْحُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمِ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذٍ اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ فِيْ

جس وقت ان کو نیند ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوئی جو نیند کے برابر ہیں۔ انہوں نے سونے کے لئے اپنے سر رکھدیئے وہ کھڑا ہوا میرے روبرو گڑگڑاتا ہے اور میری آیات پڑھتا ہے ایک وہ آدمی جو ایک لشکر میں ہے۔ دشمن سے انکا ٹکراؤ ہے اسکے ساتھی شکست کھا گئے۔ وہ اپنے سینے کے ساتھ انکی طرف متوجہ ہوا یہاں تک کہ مارا گیا یا فتح حاصل کرلی اور وہ تین آدمی جنکو اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھا زانی فقیر متکبر اور ظالم مالدار ہیں روایت کیا اسکو ترمذی نے اور نسائی نے اسکی مثل اور اس نے وثلثة یبغضھم کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔

انس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے زمین کو پیدا کیا۔ ہلنے لگی اللہ نے پہاڑ پیدا کئے ان کو زمین پر ٹھہرایا وہ ٹھہر گئی۔ فرشتوں نے پہاڑوں کی سختی سے تعجب کیا اور کہا اے ہمارے رب تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی کوئی چیز سخت ہے فرمایا ہاں لوہا۔ انہوں نے کہا اے ہمارے رب تیری مخلوق میں سے کوئی چیز لوہے سے بھی سخت ہے فرمایا ہاں آگ۔ انہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار آگ سے بھی کوئی چیز سخت تیری مخلوق میں ہے فرمایا ہاں پانی انہوں نے کہا۔ اے ہمارے پروردگار پانی سے بھی کوئی سخت چیز تیری مخلوق میں ہے فرمایا ہاں ہوا۔ فرشتوں نے کہا اے ہمارے پروردگار تیری مخلوق میں سے ہوا سے بھی کوئی چیز سخت ہے فرمایا ہاں ابن آدم جب کہ وہ صدقہ کرتا ہے اپنے دائیں ہاتھ سے اس کو اپنے بائیں ہاتھ سے چھپالیتا ہے۔

روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور معاذ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں۔ الصدقة تطفئ الخطيئة کتاب الایمان میں

كِتَابِ الْإِيْمَانِ۔

ذکر کی جا چکی ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۸۲۹/۳۶ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَّهٗ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ اِلٰى مَا عِنْدَهٗ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ اِنْ كَانَ اِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اللہ کے راستہ میں ہر مال سے دو دو چیزیں خرچ کرتا ہے جنت کے دربان اس کا استقبال کریں گے ہر ایک اس کو اس کیطرف دعوت دے گا جو اس کے پاس ہے میں نے کہا اور وہ کس طرح دو دو خرچ کرے فرمایا اگر اونٹ ہیں دو اونٹ اگر گائیں ہیں دو گائیں (روایت کیا اس کو نسائی نے)

۱۸۳۰/۳۷ وَعَنْ مَّرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَدَقَتُهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

مرثد بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے خبر دی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قیامت کے دن مومن کا صدقہ اس کا سایہ ہوگا (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

۱۸۳۱/۳۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَّسَّعَ عَلٰى عِيَالِهٖ فِی النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ قَالَ سُفْيَانُ اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذٰلِكَ۔ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرٍ وَّضَعَّفَهٗ۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاشوراء کے دن جو شخص اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے میں کشادگی کرتا ہے اللہ تعالیٰ سارا سال اس کے لئے کشادگی کرتا ہے سفیان نے کہا ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے اور اس کو صحیح پایا (روایت کیا ہے اس کو رزین نے اور روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں ابن مسعود سے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ابوسعید اور جابر سے اور اس نے اس کو ضعیف کہا ہے)

۱۸۳۲/۳۹ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ابوذر رضی اللہ عنہ

يَا نَبِيَّ اللهِ اَرَاَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ اَضْعَافٌ مُّضَاعَفَةٌ وَّعِنْدَ اللهِ الْمَزِيْدُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

نے کہا اے اللہ کے رسول صدقہ کا کیا ثواب ہے فرمایا دگنا دگنا کیا گیا اور اللہ کے ہاں مزید بھی ہے (روایت کیا اس کو احمد نے)

بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

بہترین صدقہ کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۸۳۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِيْمٍ وَّحْدَهٗ)

ابوہریرہ رض اور حکیم بن حزام رض سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین وہ صدقہ ہے جو بے پرواہی سے ہو اور ان لوگوں سے صدقہ دینا شروع کر جن کی تو پرورش کرتا ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے اور روایت کیا اس کو مسلم نے حکیم بن حزام سے)

۱۸۳۴ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابومسعود رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی مسلمان اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اور اس میں ثواب کی توقع رکھتا ہے اس کے لئے صدقہ ہوگا (متفق علیہ)

۱۸۳۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ رَقَبَةٍ وَّدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَّدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار وہ ہے جس کو تو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور ایک وہ دینار ہے جس کو تو گردن آزاد کرنے میں خرچ کرتا ہے ایک وہ دینار ہے جس کو تو مسکین پر صدقہ کرتا ہے ایک وہ دینار ہے جس کو تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے ان سب دیناروں میں سب سے بڑا از روئے اجر کے وہ دینار ہے جسکو تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے (مسلم)

۱۸۳۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ

ثوبان سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دینار وہ ہے جس کو آدمی اپنے

يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى دَآبَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اہل پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار جو اللہ تعالےٰ کے راستہ میں جانور پر خرچ کیا ہے اور وہ دینار جس کو وہ اللہ کے راستہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۸۳۷/۵ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلِيْ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ اَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ میں ابو سلمہ کے بیٹوں پر جو خرچ کرتی ہوں مجھے اس میں ثواب ہوگا وہ تو میرے بیٹے ہیں آپؐ نے فرمایا تو اُن پر خرچ کر اُن پر تو خرچ کرے گی اس میں تجھ کو ثواب ہوگا۔ (متفق علیہ)

۱۸۳۸/۶ وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهٖ فَاسْئَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِيْ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهٗ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زینبؓ سے جو عبداللہ کی بیوی ہے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عورتوں کی جماعت صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیوروں سے کرو اس نے کہا میں عبداللہ کے پاس واپس آئی میں نے کہا تو محتاج آدمی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے ان کے پاس جاؤ اور پوچھ آؤ اگر یہ بات مجھ سے کفایت کرتی ہے میں تجھ پر صدقہ کروں یا کسی اور پر صدقہ کروں اس نے کہا عبداللہ نے مجھ سے کہا بلکہ تو خود جا اس نے کہا میں گئی انصار کی ایک عورت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر کھڑی تھی اس کو بھی میری حاجت کی مانند حاجت تھی وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں غیر معمولی ہیبت تھی حضرت بلال ہم پر نکلے ہم نے اس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو دروازے پر دو عورتیں کھڑی ہیں وہ آپ سے پوچھتی ہیں کیا وہ اپنے خاوندوں کو صدقہ دیں اور ان یتیم لڑکوں پر خرچ کریں جو ان کی گود میں ہیں تو ان کو وہ صدقہ کفایت کرتا ہے اور آپ کو یہ نہ بتلانا کہ ہم کون ہیں حضرت بلالؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے

فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ اَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِىْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

آپ سے دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دونوں کون ہیں اس نے کہا انصار کی ایک عورت ہے اور زینب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کونسی زینب ہے اس نے کہا عبد اللہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لئے دو اجر ہیں ایک اجر قرابت کا اور ایک اجر صدقہ کا (متفق علیہ اور لفظ واسطے مسلم کے ہیں)

۱۸۳۹/۷ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ۔

حضرت میمونہ بنت حارث سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک لونڈی آزاد کی اس نے اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا اگر تو وہ لونڈی اپنے ماموؤں کو دے دیتی تجھ کو بڑا ثواب ہوتا۔ (متفق علیہ)

۱۸۴۰/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِىْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِىْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے کس کو تحفہ بھیجوں فرمایا جس کا دروازہ زیادہ قریب ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۱۸۴۱/۹ وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو ذر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تو شوربا پکائے اس میں پانی زیادہ ڈال لے اور اپنے ہمسائیوں کی خبر گیری کر۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۸۴۲/۱۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا کم مال والے کی بہت کوشش کرنا اور پہلے اس شخص کو دے جس کا نفقہ تجھ پر واجب ہے (ابوداؤد)

۱۸۴۳/۱۱ وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةُ عَلَی الْمِسْکِیْنِ صَدَقَةٌ وَّهِیَ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

سلیمان بن عامر سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنا دو ہیں۔ ایک صدقہ کا ثواب ہے اور ایک صلہ رحمی کا۔ (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے)

۱۸۴۴/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِیْ دِیْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی اَهْلِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول میرے پاس ایک دینار ہے۔ فرمایا اس کو اپنے نفس پر خرچ کر لو اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے فرمایا۔ اپنی اولاد پر خرچ کر لو اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے آپ نے فرمایا اس کو اپنے اہل پر خرچ کر اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے آپ نے فرمایا اپنے خادم پر خرچ کر اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے آپ نے فرمایا اب تو خوب جانتا ہے (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے)

۱۸۴۵/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِالَّذِیْ یَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ غُنَیْمَةٍ لَهٗ یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِیْهَا اَلَا

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بتلاؤں بہترین آدمی کون ہے وہ شخص جس نے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی ہوئی ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے میں تم کو بتلاؤں اس کے بعد کونسا آدمی بہتر ہے وہ آدمی جو تھوڑی سی بکریاں لے کر علیحدگی میں رہتا ہے اللہ کا حق جو ان میں ہے ادا کرتا ہے میں

أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِي بِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

تم کو خبر دوں لوگوں میں سب سے برا کون ہے اس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جاتا ہے اور یہ نہیں دیتا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے، نسائی نے اور دارمی نے)

۱۸۴۶/۱۴ وَعَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ مَعْنَاهُ)

ام بجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سائل کو کچھ دے کر لوٹاؤ اگرچہ جلا ہوا سم ہو (روایت کیا اس کو مالک نے اور نسائی نے ترمذی نے اور ابوداؤد نے معنی اس کا)

۱۸۴۷/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُوهُ فَادْعُوا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کا نام لے کر تم سے پناہ مانگے اس کو پناہ دے دو جو اللہ کا نام لے کر تم سے سوال کرے اس کو دو اور جو شخص تم کو بلائے اس کو قبول کرو جو شخص تمہاری طرف احسان کرے اس کو بدلہ دو اگر تمہارے پاس کچھ بدلہ دینے کے لئے نہ ہو اس کے لئے دعا کرو یہاں تک کہ تم دیکھو کہ اس کا بدلہ تم نے دے دیا ہے (روایت کیا اس کو احمد نے ابوداؤد نے اور نسائی نے)

۱۸۴۸/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ إِلَّا الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی ذات سے جنت کے سوا کچھ اور نہ مانگو (روایت اس کو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۸۴۹/۱۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهٖ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مدینہ میں ابوطلحہ کے پاس سب انصار سے بڑھ کر کھجوریں تھیں اور اس کو اپنے اموال میں سب سے بڑھ کر پیارا بیرحاء تھا وہ مسجد کے بالمقابل تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی پیتے انس رضی اللہ عنہ نے کہا جس وقت یہ آیت اتری تم اس وقت تک ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ

اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرَحَاءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ تَعَالٰى اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ وَّقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سکتے جب تک وہ چیز خرچ نہ کرو جس کو تم کو دوست رکھتے ہو ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم اس وقت تک ہر گز نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک وہ چیز خرچ نہ کرو جس کو تم دوست رکھتے ہو اور مجھے اپنے اموال میں سے محبوب بیرحاء ہے وہ اللہ کے لئے صدقہ ہے میں اس کے اجر اور ثواب کی امید اللہ تعالیٰ سے کرتا ہوں اے اللہ کے رسول جہاں آپ چاہتے ہیں اس کو رکھ دیں آپ نے فرمایا شاباش شاباش یہ بڑا نفع دینے والا مال ہے جو کچھ تو نے کہہ دیا ہے میں نے سن لیا ہے اور میرا خیال ہے کہ تو اس کو اپنے قریبی اعزہ میں تقسیم کر دے ابوطلحہ نے کہا اے اللہ کے رسول میں ایسا ہی کروں گا ابوطلحہ نے اپنے اقارب اور عم زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (متفق علیہ)

۱۸۵۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اسی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقہ یہ ہے کہ تو بھوکے جگر کا پیٹ بھر دے (روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان نے)

بَابُ مَا تُنْفِقُهُ الْمَرْاَةُ مِنْ مَّالِ زَوْجِهَا

خاوند کے مال سے عورت جو خرچ کرتی ہے اس کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۸۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت عورت اپنے گھر کے طعام میں سے خرچ کرتی ہے جبکہ وہ اسراف نہ کرے اس کو ثواب ہوتا ہے جو وہ خرچ کرتی ہے اور اس کے خاوند کو ثواب ہوتا ہے جو وہ کماتا ہے اور خازن کے لئے اس کی مانند ثواب ہے یہ سب ایک دوسرے کے اجر کو کم نہیں کرتے۔ (متفق علیہ)

۱۸۵۲/۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی عورت اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرتی ہے اس کے لئے نصف اجر ہے (متفق علیہ)

۱۸۵۳/۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خازن مسلمان دیانت دار جسے جس قدر مال دینے کا حکم ملتا ہے پورا نفس کی خوشی سے دیتا ہے جسے دینے کا حکم دیا جاتا ہے وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔ (متفق علیہ)

۱۸۵۴/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میری ماں ناگہاں مرگئی ہے اور میں خیال کرتا ہوں اگر وہ کلام کرتی صدقہ کا حکم کرتی اگر میں اب اس کی طرف سے صدقہ کروں اس کو ثواب ہوگا فرمایا ہاں۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۸۵۵/۵ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي

ابوامامہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حجۃ الوداع کے خطبہ میں

خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامُ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

فرماتے تھے کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے کہا گیا اے اللہ کے رسولؐ اور طعام بھی خرچ نہ کرے فرمایا یہ تو ہمارا عمدہ اور نفیس ترین مال ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۱۸۵۶ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَاَةٌ جَلِيْلَةٌ كَاَنَّهَا مِنْ نِّسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا كَلٌّ عَلٰى اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْكُلْنَهٗ وَتُهْدِيْنَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

سعدؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لی ایک بلند قامت عورت گویا کہ وہ مضر قبیلہ کی عورت ہے نے کہا اے اللہ کے نبی ہم اپنے باپوں بیٹوں اور خاوندوں پر بوجھ ہیں ان کے مالوں سے ہمارے لئے کیا حلال ہے فرمایا تازہ مال جس کو تم کھالو اور ہدیہ دو (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۸۵۷ عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلٰى اٰبِى اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِىْ مَوْلَايَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَنِىْ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهٗ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِىْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهٗ فَقَالَ يُعْطِىْ طَعَامِىْ بِغَيْرِ اَنْ اٰمُرَهٗ فَقَالَ الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَصَدَّقُ مِنْ مَّالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمیر مولی ابی اللحم سے روایت ہے اس نے کہا کہ میرے مالک نے مجھ کو حکم دیا کہ میں گوشت چیروں ایک مسکین آیا میں نے اس کو اس سے کھلا دیا میرے مالک کو اس بات کا پتہ چل گیا اس نے مجھ کو مارا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس بات کا میں نے آپؐ سے ذکر کیا آپؐ نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ تو نے اس کو کیوں مارا ہے اس نے کہا بغیر میری اجازت کے میرا طعام دے دیتا ہے آپؐ نے فرمایا اس کا ثواب تم دونوں کو ہوگا ایک روایت میں ہے کہا میں غلام تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں اپنے مالکوں کے مال سے کچھ خرچ کر سکتا ہوں آپؐ نے فرمایا ہاں اور ثواب تم دونوں کے درمیان نصف نصف ہوگا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

بَابُ مَنْ لَّا يَعُوْدُ فِي الصَّدَقَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۸۵۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَهٗ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَبِيْعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۵۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِيْ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صدقہ کو واپس نہ لینے کا بیان

پہلی فصل

حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہا میں نے کسی شخص کو اللہ کی راہ میں گھوڑے پر سوار کیا جس کے پاس وہ گھوڑا تھا اس نے اس کو ضائع کر دیا میں نے اس کو خریدنا چاہا اور میرا خیال تھا کہ وہ سستا بیچ دے گا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپؐ نے فرمایا تو اس کو نہ خرید اور اپنے صدقہ میں نہ لوٹ اگرچہ وہ تجھ کو ایک درہم کا دے اس لئے کہ اپنے صدقہ میں لوٹنے والا کتے کی مانند ہے جو قے کر کے اس میں لوٹتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے صدقہ میں نہ لوٹ اس لئے کہ صدقہ میں لوٹنے والا اس شخص کے مانند ہے جو اپنی قے میں لوٹنے والا ہے۔ (متفق علیہ)

بریدہؓ سے روایت ہے کہا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپؐ کے پاس ایک عورت آئی کہنے لگی اے اللہ کے رسولؐ میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی بطور صدقہ دی تھی اب وہ مرگئی ہے فرمایا تیرا اجر ثابت ہو گیا ہے اور میراث نے اس لونڈی کو تیری طرف لوٹا دیا ہے اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اس پر ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں فرمایا تو اس کی طرف سے روزے رکھ لے اس نے کہا اس نے حج بھی نہیں کیا تھا میں اس کی طرف سے حج کر لوں فرمایا ہاں تو اس کی طرف سے حج کر لے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

كِتَابُ الصَّوْمِ
روزوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ
پہلی فصل

۱۸۶۰ / ۱ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِىْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَفِىْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت رمضان داخل ہوتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دئے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے رحمت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں (متفق علیہ)

۱۸۶۱ / ۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِّنْهَا بَابٌ يُّسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سہل بن سعد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں آٹھ دروازے ہیں ایک دروازے کا نام ریّان ہے اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔ (متفق علیہ)

۱۸۶۲ / ۳ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھتا ہے اس کے رمضان کے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جس شخص نے رمضان کی راتوں کا قیام ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کیا اس کے پہلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جس نے لیلۃ القدر کا قیام ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کیا اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (متفق علیہ)

۱۸۶۳ / ۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اسی (ابوہریرہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ
يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى
سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا
الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ
شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّائِمِ
فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ
عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ
اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ وَ
الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ
اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ
سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ
امْرُؤٌ صَائِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم جو نیک عمل کرتا ہے اس کو دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے سات سو نیکیوں تک اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے روزے کے سوا کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا وہ اپنی شہوت اور اپنا کھانا میری وجہ سے چھوڑ دیتا ہے روزہ دار کے لئے دو خوشی کے وقت ہیں جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور جس وقت اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوشتر ہے روزے ڈھال ہیں جس دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو فحش بات نہ کرے شور نہ مچائے اگر کوئی اس کو گالی دے یا اس سے لڑے وہ کہے میں روزہ دار ہوں۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۸۶۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ
اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ
الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ
اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَّ
فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا
بَابٌ وَّيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ
اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ
عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ
اَحْمَدُ عَنْ رَّجُلٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا
حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے شیطان اور سرکش جن قید کر لئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ایک ندا کرنے والا پکارتا ہے اے خیر کے طلب کرنے والو متوجہ ہو اور اے شر کے طلب کرنے والے بند رہ اور اللہ کے لئے آگ سے آزاد ہونے والے ہیں اور ایسا ہر رات ہوتا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا اس کو احمد نے ایک آدمی سے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۸۶۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ صِیَامَهٗ تُفْتَحُ فِیْهِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ فِیْهِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ وَتُغَلُّ فِیْهِ مَرَدَةُ الشَّیَاطِیْنِ لِلّٰهِ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَّنْ حُرِمَ خَیْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَآئِیُّ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان تمہارے پاس آیا ہے وہ برکت والا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو تم پر فرض کیا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں سرکش شیاطین کو طوق پہنا دیا جاتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک رات ہے جس کی عبادت ہزار ماہ کی عبادت سے افضل ہے جو کوئی اسکی خیر سے محروم کر دیا گیا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا (روایت کیا احمد اور نسائی نے)

۱۸۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ فَیُشَفَّعَانِ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے اور قرآن بندے کے لئے شفاعت کریں گے روزے کہیں گے اے میرے پروردگار میں نے اس کو کھانے اور شہوات سے دن کو روکے رکھا ہے اس میں میری سفارش قبول کر قرآن کہے گا رات کو میں نے نیند سے روکے رکھا میری اس میں سفارش قبول کر ان کی سفارش قبول کی جائے گی (روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

۱۸۶۷ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَکُمْ وَفِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَّنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَیْرَ کُلَّهٗ وَلَا یُحْرَمُ خَیْرَهَا اِلَّا کُلُّ مَحْرُوْمٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

انس بن مالک سے روایت ہے رمضان داخل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مہینہ تم پر آیا ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے جو شخص اس سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیر سے محروم رہا اور اس کی خیر سے بے نصیب شخص ہی محروم رہتا ہے (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۱۸۶۸ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول

خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ یَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ شَھْرٌ مُّبَارَکٌ شَھْرٌ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ فَرِیْضَۃً وَّقِیَامَ لَیْلِہٖ تَطَوُّعًا مَّنْ تَقَرَّبَ فِیْہِ بِخَصْلَۃٍ مِّنَ الْخَیْرِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْہِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَھُوَ شَھْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُہُ الْجَنَّۃُ وَشَھْرُ الْمُوَاسَاۃِ وَشَھْرٌ یُّزَادُ فِیْہِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِیْہِ صَائِمًا کَانَ لَہٗ مَغْفِرَۃً لِّذُنُوْبِہٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِہٖ مِنَ النَّارِ وَکَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْءٌ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ کُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِہِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِی اللّٰہُ ھٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی مَذْقَۃِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَۃٍ اَوْ شَرْبَۃٍ مِّنْ مَّآءٍ وَّمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاہُ اللّٰہُ مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَۃً لَّا یَظْمَأُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ وَھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَّاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَّاٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْکِہٖ فِیْہِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو شعبان کے آخری دن خطبہ دیا۔ فرمایا اے لوگو! ایک بہت بڑے مہینے نے تم پر سایہ کیا ہے بہت بابرکت مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ نے اس کے روزوں کو فرض اور رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے جو شخص کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف قرب چاہے اس کو اس قدر ثواب ہوتا ہے گویا اس نے فرض ادا کیا جس نے رمضان میں فرض ادا کیا اس کا ثواب اس قدر ہے۔ کہ گویا اس نے رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں ستر فرض ادا کیے وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے وہ مواساۃ کا مہینہ ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو اس میں کسی روزہ دار کو افطار کروائے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اسکی گردن آگ سے آزاد کر دی جاتی ہے اور اسکو بھی روزے دار کے ثواب کے برابر ثواب ملتا ہے اس سے روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہیں آتی۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! ہم میں سے ہر ایک افطار نہیں کروا سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا فرماتا ہے۔ جو ایک گھونٹ دودھ ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے کسی کا روزہ افطار کرواتا ہے جو روزہ دار کو سیر ہو کر کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پانی پلائے گا کہ وہ جنت میں داخل ہونے تک کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔ اور یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا اول رحمت ہے اس کے درمیان میں بخشش ہے اور اس کے آخر میں آگ سے آزادی ہے جو شخص اس میں اپنے غلام کا بوجھ ہلکا کر دے اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے اور آگ سے آزاد کر دیتا ہے

غَفَرَ اللهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ۔

١٨٦٩/١٠ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَّاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان کا مہینہ آجاتا ہر قیدی کو چھوڑ دیتے اور ہر سائل کو دیتے۔

١٨٧٠/١١ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَّاْسِ الْحَوْلِ اِلٰى حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِّنْ رَّمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقِرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقِرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا۔ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سال کے شروع سے سال کے آئندہ تک رمضان کے لئے جنت کو مزین کیا جاتا ہے جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے عرش کے نیچے سے جنت کے پتوں سے حور عین پر ایک ہوا چلتی ہے وہ کہتی ہے اے ہمارے رب اپنے بندوں میں ہمارے ایسے خاوند بنا جن کے ساتھ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہمارے ساتھ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں (ان تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں بیان کیا ہے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

١٨٧١/١٢ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يُغْفَرُ لِاُمَّتِهٖ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهٗ اِذَا قَضٰى عَمَلَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا رمضان کی آخری رات میں میری امت کو بخش دیا جاتا ہے آپؐ سے کہا گیا اے اللہ کے رسولؐ کیا وہ لیلۃ القدر ہے فرمایا نہیں لیکن کام کرنے والا جب اپنا کام پورا کرلے اس کو اس کا اجر پورا دیا جاتا ہے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

چاند کے دیکھنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

١٨٧٢/١ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْھِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدِرُوْا لَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَۃً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّۃَ ثَلٰثِیْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور جب تک اس کو دیکھ نہ لو افطار نہ کرو اگر تم پر چاند ڈھانک دیا جائے اندازہ کرو ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اگر تم پر چاند ڈھانک دیا جائے تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔ (متفق علیہ)

۱۸۷۳/۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوْا عِدَّۃَ شَعْبَانَ ثَلٰثِیْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور اس کو دیکھ کر افطار کرو اگر تم پر ابر کیا جائے تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔ (متفق علیہ)

۱۸۷۴/۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا اُمَّۃٌ اُمِّیَّۃٌ لَّا نَکْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَعَقَدَ الْاِبْھَامَ فِی الثَّالِثَۃِ ثُمَّ قَالَ الشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا یَعْنِیْ تَمَامَ الثَّلٰثِیْنَ یَعْنِیْ مَرَّۃً تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ وَمَرَّۃً ثَلٰثِیْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم امی قوم ہیں حساب و کتاب نہیں جانتے مہینہ ایسا ایسا اور ایسا ہوتا ہے تیسری بار انگوٹھے کو بند کر لیا پھر فرمایا مہینہ ایسا ایسا اور ایسا ہوتا ہے یعنی پورے تیس دن یعنی کبھی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا۔ (متفق علیہ)

۱۸۷۵/۴ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرَا عِیْدٍ لَّا یَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّۃِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید کے دونوں مہینے کبھی ناقص نہیں ہوتے یعنی رمضان اور ذوالحجہ۔ (متفق علیہ)

۱۸۷۶/۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے شروع ہونے سے

اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایک یا دو دن پہلے کوئی روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ کسی کو روزہ رکھنے کی عادت ہے وہ ان دنوں میں بھی رکھ لے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۸۷۷/۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت شعبان نصف گذر جائے نفلی روزے نہ رکھے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے ابن ماجہ نے اور دارمی نے)

۱۸۷۸/۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسی (ابوہریرہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے لئے شعبان کا مہینہ گنو (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۱۸۷۹/۸ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے سوا پے در پے روزے رکھتے نہیں دیکھا (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے)

۱۸۸۰/۹ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

عمار بن یاسر سے روایت ہے انہوں نے کہا جس شخص نے شک کے دن کا روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔
(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے)

۱۸۸۱/۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِيْ هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے آپ نے فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے کہا ہاں فرمایا کہ

إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

تو گواہی دیتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اس نے کہا ہاں فرمایا اے بلال لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے، ترمذی نے اور نسائی نے، ابن ماجہ نے، دارمی نے)

1882/11 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ رَأَيْتُهٗ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا لوگ چاند دیکھنے کے لئے جمع ہوئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے آپ نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور دارمی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

1883/12 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهٖ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے دن بہت شمار کیا کرتے اور شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ کے دن اس قدر شمار نہ کرتے پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے اگر مطلع ابر آلود ہو جاتا تیس دن پورے شمار کرتے پھر روزہ رکھتے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

1884/13 وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ

ابوالبختری سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم عمرہ کے لئے نکلے جب ہم بطن نخلہ میں اترے چاند دیکھنے کے لئے ہم جمع ہوئے کچھ لوگ کہنے لگے تیسری شب کا ہے کچھ لوگ کہنے لگے دوسری شب کا ہے ہم ابن عباس کو ملے ہم نے کہا ہم نے چاند دیکھا ہے کچھ لوگوں نے کہا تیسری رات کا ہے بعض نے کہا دوسری رات کا ہے انہوں نے کہا تم نے کس رات کو دیکھا تھا ہم نے کہا فلاں فلاں رات کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مدت چاند دیکھنے

قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهٗ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَّسْاَلُهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَمَدَّهٗ لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تک ٹھہرائی ہے وہ اس رات کا ہے جس رات تم نے دیکھا ہے ایک روایت میں اس سے ہے ہم نے رمضان کا چاند دیکھا جب کہ ہم ذات عرق میں تھے ہم نے ابن عباسؓ کے پاس ایک آدمی بھیجا آپؓ سے پوچھتا تھا ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰی نے اس کی مدت چاند کا دیکھنا ٹھہرایا ہے اگر تم پر ابر چھا جائے شعبان کی گنتی پوری کرو (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

بَابٌ

سحری کھانے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۸۸۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو سحری کھانے میں برکت ہے (متفق علیہ)

۱۸۸۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمرو بن عاص سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کا فرق سحری کھانا ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۸۸۷ وَعَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس وقت تک بھلائی کیساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہے (متفق علیہ)

۱۸۸۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات اس جگہ سے آئے اور دن اس جگہ سے جائے اور سورج غروب ہو جائے

غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پس اس وقت روزے دار کے لئے افطار کا وقت ہے۔ (متفق علیہ)

۱۸۸۹/۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَيُّكُمْ مِثْلِيْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگاتار بغیر سحری کھائے روزہ رکھنے سے منع کیا ہے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول ؐ آپ پے در پے بغیر سحری کھائے روزے رکھ لیتے ہیں آپؐ نے فرمایا مجھ جیسا تم میں سے کون ہو سکتا ہے میں رات گذارتا ہوں میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۸۹۰/۶ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ اَبُوْدَاؤدَ وَقَفَهٗ عَلٰى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُوْنُسُ الْاَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

حضرت حفصہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح صادق سے پہلے پہلے روزے کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے ابو داؤد، نسائی اور دارمی نے اور ابو داؤد نے کہا معمر زبیدی، ابن عیینہ، یونس ایلی سب نے زہری سے روایت کرتے ہوئے اسے حفصہ رض پر موقوف کیا ہے)

۱۸۹۱/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِنَاءُ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی ایک اذان سن لے اور کچھ پینے کے لئے اس کے ہاتھ میں برتن ہو وہ اس کو نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی ضرورت کو پی کر پورا کر لے (روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

۱۸۹۲/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَبُّ عِبَادِيْ اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا۔ (رَوَاهُ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنے بندوں میں سے وہ محبوب ہیں جو روزہ جلد افطار کر

التِّرْمِذِیُّ)

لیتے ہیں (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۱۸۹۳ / ۹ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَآءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ غَيْرُ التِّرْمِذِیِّ)

سلمان بن عامر سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے کھجور سے کرے کیونکہ اس میں برکت ہے اگر وہ نہ مل سکے پھر پانی سے کرے کیونکہ وہ پاک ہے (روایت کیا اس کو احمد نے ترمذی نے ابوداؤد نے ابن ماجہ نے دارمی نے لیکن فانہ برکۃ کے الفاظ ترمذی کے سوا کسی نے ذکر نہیں کئے)

۱۸۹۴ / ۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّیَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّآءٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے پیشتر چند تازہ کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں میسر نہ آتیں تو چند خشک کھجوروں کے ساتھ افطار کرتے اگر وہ بھی نہ ملتیں پانی کے چند گھونٹ پی لیتے (روایت کیا اس کو ترمذی نے ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے)

۱۸۹۵ / ۱۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَآئِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَمُحْيِی السُّنَّةِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ)

زید بن خالد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ دار کو روزہ افطار کروائے یا کسی غازی کا سامان درست کر دے اس کو اس جیسا اجر اور ثواب ہے (روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور محی السنہ نے شرح السنہ میں اور اس نے کہا یہ حدیث صحیح ہے)

۱۸۹۶ / ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت روزہ افطار کرتے یہ دعاء پڑھتے۔ پیاس جاتی رہی رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا اس کا ثواب ثابت ہو گیا (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۱۸۹۷ / ۱۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ مُرْسَلًا)

معاذ بن زہرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت روزہ افطار کرتے یہ دعاء پڑھتے اے اللہ تیرے لئے میں نے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر میں نے افطار کیا (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے مرسل)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۸۹۸ / ۱۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک دین غالب رہے گا جب تک کہ لوگ جلد افطار کرتے رہیے کیونکہ یہود ونصاریٰ افطار کرنے میں تاخیر کرتے ہیں (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے)

۱۸۹۹ / ۱۵ وَعَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر داخل ہوئے ہم نے کہا اے ام المومنین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی ہیں ان میں سے ایک جلد افطار کرتا جلد نماز پڑھ لیتا ہے اور دوسرا تاخیر سے افطار کرتا ہے تاخیر سے نماز پڑھتا ہے اس نے کہا کون ہے جو جلدی افطار کرتا ہے اور جو جلد نماز پڑھتا ہے ہم نے کہا عبداللہ بن مسعود اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے اور دوسرا صحابی ابوموسیٰ تھا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۹۰۰ / ۱۵ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّحُوْرِ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ

عرباض بن ساریہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو رمضان شریف میں سحری کے لئے بلایا اور فرمایا بابرکت کھانے کی طرف آؤ (روایت

هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

کیا اس کو ابو داؤد نے اور نسائی نے

۱۹۰۱/۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے لئے کھجوریں سحری کا اچھا کھانا ہیں (روایت کیا ہے ابو داؤد نے)

بَابُ تَنْزِيْهِ الصَّوْمِ

روزہ میں جن چیزوں سے پرہیز لازمی ہے انکا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۹۰۲/۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ أَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور برا کام کرنا نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ ضرورت نہیں ہے کہ وہ کھانا اور پینا چھوڑ دے (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۱۹۰۳/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے جبکہ آپ روزہ سے ہوتے اور وہ اپنی حاجت پر تم سے بڑھ کر قادر تھے (متفق علیہ)

۱۹۰۴/۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بعض اوقات صبح کے وقت بغیر احتلام جنبی ہوتے آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے (متفق علیہ)

۱۹۰۵/۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھچوائی جب کہ آپ محرم تھے اور آپ نے سینگی کھچوائی جب کہ آپ روزہ دار تھے (متفق علیہ)

۱۹۰۶/۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَکَلَ اَوْشَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کھالے یا پی لے وہ اپنے روزے کو پورا کرے اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

(متفق علیہ)

۱۹۰۷/۶ وَعَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَکْتُ قَالَ مَالَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰی امْرَاَتِیْ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ وَمَکَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَا نَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِیْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِکْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ قَالَ اَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰی اَفْقَرَ مِنِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا یُرِیْدُ الْحَرَّتَیْنِ اَهْلُ بَیْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ اَنْیَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

اسی (ابوہریرہ رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسولؐ! میں ہلاک ہوگیا آپؐ نے فرمایا کیا ہوا۔ اس نے کہا میں نے اپنی بیوی سے روزہ کی حالت میں جماع کرلیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے پاس غلام ہے جس کو تو آزاد کرسکے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تو پے درپے دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے اس نے کہا نہیں فرمایا تیرے پاس اس قدر طاقت ہے کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا بیٹھ جا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہے ہم بھی ابھی تک وہاں تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑے ٹوکرے میں کھجوریں لائی گئیں۔ فرمایا وہ پوچھنے والا کہاں ہے اس نے کہا میں حاضر ہوں فرمایا اس ٹوکرے کو لے جاؤ اور اس کی کھجوریں صدقہ کردو۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کیا اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں۔ اللہ کی قسم مدینہ کے دونوں پہاڑوں میں مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت (مبارک) ظاہر ہوگئے پھر فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا۔

(متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

١٩٠٨/٧ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَیَمُصُّ لِسَانَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسکا بوسہ لیتے اور اسکی زبان چوستے جبکہ آپ روزہ سے ہوتے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

١٩٠٩/٨ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهٗ وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَسَاَلَهٗ فَنَهَاهُ فَاِذَا الَّذِیْ رَخَّصَ لَهٗ شَیْخٌ وَّاِذَا الَّذِیْ نَهَاهُ شَابٌّ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا روزہ دار مباشرت کر سکتا ہے (صرف بدن سے بدن لگانا جماع مراد نہیں) آپ نے اس کو رخصت دے دی ایک دوسرا شخص آیا اُس نے بھی یہی سوال کیا آپ نے اس کو منع کر دیا جس کو رخصت دی وہ بوڑھا تھا اور جس کو منع کیا وہ نوجوان تھا (ابوداؤد)

١٩١٠/٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَیْسَ عَلَیْهِ قَضَاءٌ وَّمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْیَقْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عِیْسَی بْنِ یُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ یَعْنِی الْبُخَارِیَّ لَا اُرَاهُ مَحْفُوْظًا۔

اسی (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص پر قے غلبہ کرے جب کہ وہ روزے سے ہے اس پر قضا نہیں ہے اور جو شخص قصدًا قے کرے اس پر قضا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے ابن ماجہ نے اور دارمی نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو عیسٰی بن یونس کی روایت سے ذکر کرتے ہیں محمد یعنی بخاری نے کہا میں اس کو محفوظ نہیں سمجھتا)

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

١٩١١/١٠ وَعَنْ مَّعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ

معدان بن طلحہ سے روایت ہے کہ ابوالدرداء نے اس کو حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا اس نے کہا میں ثوبان کو دمشق کی مسجد میں ملا میں نے کہا ابوالدرداء نے مجھے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر روزہ افطار کر دیا۔ اس نے کہا اس نے سچ کہا اور میں نے آپ کے وضو کرنے کے لئے پانی ڈالا تھا

صَدَقَ وَاَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

(روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور دارمی نے)

1912 11 وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے اس نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اس قدر کہ میں شمار نہیں کر سکتا کہ آپؐ روزہ کی حالت میں مسواک کرتے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے)

1913 12 وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَكَيْتُ عَيْنَيَّ اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْعَاتِكَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ)

انسؓ سے روایت انہوں نے کہا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا میں سرمہ ڈال لوں جبکہ میں روزے سے ہوں فرمایا ہاں ڈال لے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا اس کی سند قوی نہیں ابو عاتکہ راوی ضعیف شمار کیا جاتا ہے)

1914 13 وَعَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِّنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَبُوْدَاوُدَ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت ہے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ پیاس یا گرمی کی وجہ سے مقام عرج میں آپؐ کے سر پر پانی ڈالا جا رہا ہے آپ روزے سے تھے (روایت کیا ہے اس کو مالک نے اور ابوداؤد نے)

1915 14 وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى رَجُلًا بِالْبَقِيْعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِيْ لِثَمَانِيْ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَّمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَتَاَوَّلَهٗ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِيْ

شداد بن اوسؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس میرا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے وہ بقیع میں سینگی کھچوا رہا تھا رمضان کی اٹھارہ تاریخ تھی آپ نے فرمایا سینگی کھینچنے والا اور کھنچوانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے ابن ماجہ نے اور دارمی نے شیخ امام محی السنہ فرماتے ہیں جو لوگ سینگی کھچوانے میں رخصت کے قائل ہیں وہ اس کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ دونوں روزہ افطار کرنے کے درپے ہوتے ہیں جو سینگی کھنچوا

الْحِجَامَةِ اَیْ تَعَرَّضَا لِلْاِفْطَارِ اَلْمَحْجُوْمُ لِلضُّعْفِ وَالْحَاجِمُ لِاَنَّهٗ لَا يَاْمَنُ مِنْ اَنْ يَّصِلَ شَیْءٌ اِلٰی جَوْفِهٖ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ

رہا ہے ضعف کی وجہ سے خطرہ ہے کہ اس کا روزہ ٹوٹ جائے اور سینگی کھینچنے والا اس بات سے بے خوف نہیں ہے کہ سینگی چوسنے کی وجہ سے اس کے پیٹ میں کوئی چیز داخل ہو جائے)

۱۹۱۶/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَّمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَّمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَةِ بَابٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِیُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّعْنِی الْبُخَارِیَّ يَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِیْ لَا اَعْرِفُ لَهٗ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ)

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر کسی رخصت یا مرض کے رمضان کا ایک روزہ افطار کر لیتا ہے زمانہ بھر روزہ رکھنا اس کی قضا کا سبب نہیں بن سکتا اگرچہ تمام عمر روزے رکھے۔ (روایت کیا اس کو احمد، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بخاری نے ترجمۃ الباب میں ترمذی نے کہا میں نے محمد یعنی امام بخاری سے سنا فرماتے تھے ابوالمطوس راوی کی صرف یہی حدیث ملتی ہے)

۱۹۱۷/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَّيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمَاُ وَكَمْ مِّنْ قَائِمٍ لَّيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ وَذُكِرَ حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِیْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ)

اسی (ابوہریرہ رضی) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی ایسے روزے دار ہیں ان کو روزوں سے صرف پیاس ملتی ہے اور کتنے رات کو قیام کرنے والے ہیں ان کو قیام سے صرف بیداری ملتی ہے (روایت کیا اسکو دارمی نے اور لقیط بن صبرہ کی حدیث باب سنن الوضوء میں ذکر کی جا چکی ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۹۱۸/۱۷ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَّا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَیْءُ وَالْاِحْتِلَامُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ

ابوسعید سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں روزہ دار کا روزہ نہیں توڑتیں حجامت قے اور احتلام (روایت کیا اس کو ترمذی نے اس نے کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہے عبدالرحمٰن بن زید حدیث میں ضعیف شمار ہوتے ہیں)

اِبْنُ زَیْدِ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ)

۱۹۱۹/۱۸ وَعَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِیِّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ کُنْتُمْ تَکْرَھُوْنَ الْحِجَامَۃَ لِلصَّآئِمِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضُّعْفِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ثابت بنانی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا انس بن مالک سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تم سینگی لگوانے کو ناپسند خیال کرتے تھے اس نے کہا نہیں صرف اس لئے کہ وہ ضعف کا سبب بنتی ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے

۱۹۲۰/۱۹ وَعَنِ الْبُخَارِیِّ تَعْلِیْقًا قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَحْتَجِمُ وَھُوَ صَآئِمٌ ثُمَّ تَرَکَہٗ فَکَانَ یَحْتَجِمُ بِاللَّیْلِ۔

بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا ہے ابن عمر روزہ کی حالت میں سینگی کھنچواتے پھر اس کو چھوڑ دیا اور رات کو سینگی لگواتے تھے۔

۱۹۲۱/۲۰ وَعَنْ عَطَآءٍ قَالَ اِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَا فِیْہِ مِنَ الْمَآءِ لَا یَضِیْرُہٗ اَنْ یَّزْدَرِدَ رِیْقَہٗ وَمَا بَقِیَ فِیْ فِیْہِ وَلَا یَمْضَغُ الْعِلْکَ فَاِنِ ازْدَرَدَ رِیْقَ الْعِلْکِ لَا اَقُوْلُ اِنَّہٗ یُفْطِرُ وَلٰکِنْ یُّنْھٰی عَنْہُ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ)

عطاء سے روایت ہے فرمایا جو شخص کلی کرے پھر پانی کو پھینک دے اس کو یہ بات نقصان نہیں پہنچاتی کہ اپنی تھوک نگل لے اور مصطگی نہ چبائے اگر اس کو نگل لے میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن اس سے منع کیا گیا ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے ترجمۃ الباب میں)

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

مسافر کے روزوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۹۲۲/۱ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَۃَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیَّ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِی السَّفَرِ وَکَانَ کَثِیْرَ الصِّیَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا حمزہ بن عمرو اسلمی رضؓ سے روایت ہے اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں سفر میں روزے رکھوں اور وہ بہت روزے رکھا کرتے تھے آپؐ نے فرمایا اگر تو چاہے روزہ رکھ لے اور اگر چاہے افطار کر لے۔ (متفق علیہ)

۱۹۲۳/۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

ابوسعید خدری سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اس وقت

وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشَرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رمضان کی سولہ تاریخ تھی۔ ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھ لیا بعض نے افطار کیا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ لگاتے تھے۔ اور افطار کرنے والے روزہ داروں پر طعن نہ کرتے تھے۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۹۲۴/۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَّرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں لوگوں کا ہجوم دیکھا۔ اور ایک آدمی پر دیکھا کہ سایہ کیا گیا ہے آپ نے فرمایا کیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ شخص روزہ دار ہے آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے (متفق علیہ)

۱۹۲۵/۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصَّوَّامُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا، ہم ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ ہم میں سے بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ اور بعض افطار کرنے والے تھے۔ ایک سخت گرم دن میں ہم ایک منزل میں اترے روزہ دار اترتے ہی گر پڑے اور افطار کرنے والے کھڑے رہے انہوں نے خیمے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج سارا ثواب افطار کرنے والے لے گئے (متفق علیہ)

۱۹۲۶/۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدِهٖ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلے آپ مکہ جا رہے تھے جس وقت آپ عسفان مقام پر پہنچے پانی منگوایا پھر اپنے ہاتھ میں اس کو اٹھایا تاکہ لوگ اس کو دیکھ لیں۔ آپ نے روزہ افطار کیا یہاں تک کہ مکہ آ گئے اور یہ سفر رمضان میں تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا ہے اور افطار بھی کیا ہے جو چاہے روزہ رکھ لے اور جو چاہے افطار کرے۔ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ نے عصر کے

رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

بعد پانی پیا)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۹۲۷/۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

انس بن مالک کعبی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر آدمی کو آدھی نماز معاف کر دی ہے اور دودھ پلانے والی اور حاملہ کے لئے روزہ معاف کر دیا ہے (روایت کیا اس کو ابو داؤد نے، ترمذی نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے)

❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

۱۹۲۸/۷ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ حَمُوْلَةٌ تَاْوِيْ اِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

سلمہ بن محبّق سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس سواری ہو جو اس کی منزل تک بحالت سیری پہنچا دے وہ روزہ رکھے جہاں بھی اس کو رمضان پالے۔ (روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۹۲۹/۸ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کی طرف نکلے اس وقت رمضان کا مہینہ تھا آپؐ نے روزہ رکھا جب آپ کراع الغمیم پہنچے لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اس کو اس قدر بلند اٹھایا کہ سب لوگوں نے اس کو دیکھ لیا پھر آپ نے پیا اس کے بعد آپ سے کہا گیا کہ بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے آپؐ نے فرمایا یہ لوگ گنہ گار ہیں یہ لوگ گنہ گار ہیں۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

۱۹۳۰/۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے کہا

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں رمضان شریف کے روزے رکھنے والے کو اس قدر گناہ ہے جیسے حضر میں روزہ افطار کرنے والے کو ہے (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۱۹۳۱ وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں سفر میں روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں کیا مجھ پر گناہ ہے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت ہے جو اس کو لے لے اچھا ہے اور جو روزہ رکھنا چاہے اس پر گناہ نہیں ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

بَابُ الْقَضَاءِ

روزوں کی قضاء کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۹۳۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ تَعْنِي الشُّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مجھ پر روزوں کی قضا لازم ہوتی لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول ہونے کی وجہ سے میں شعبان میں ہی ان کی قضا کرتی۔ (متفق علیہ)

۱۹۳۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلَا تَاْذَنَ فِيْ بَيْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ خاوند کی موجودگی میں روزہ رکھے اور اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو آنے کی اجازت دے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۹۳۴ وَعَنْ مُّعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ

معاذۃ عدویہ سے روایت ہے اس نے عائشہ سے کہا کیا حال ہے حائضہ عورت کا کہ روزوں کی قضا کرتی ہے اور

وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نمازوں کی نہیں کرتی حضرت عائشہؓ نے کہا ہم کو حیض آتا ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا اور نماز کی قضا کا حکم نہ دیا جاتا (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

١٩٣٥/٤ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فوت ہوا اور اس کے ذمے روزے ہوں اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

١٩٣٦/٥ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ)

نافعؒ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر رمضان کے روزے ہوں اس کی طرف سے ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابن عمرؓ پر موقوف ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

١٩٣٧/٦ عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْئَلُ هَلْ يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَيَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَّلَا يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

مالکؒ سے روایت ہے ان کو یہ خبر پہنچی ہے کہ ابن عمرؓ سے پوچھا گیا کوئی شخص کسی کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے یا نماز پڑھ سکتا ہے انہوں نے کہا کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے (روایت کیا ہے اس کو مؤطا میں)

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

نفلی روزوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

١٩٣٨ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهٗ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَكَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنا شروع کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب آپ افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب آپ روزے نہیں رکھیں گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے رمضان کے علاوہ کبھی سارے مہینہ کے روزے رکھے ہوں اور میں نے نہیں دیکھا کہ کبھی آپ نے شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں کثرت سے روزے رکھے ہوں ایک روایت میں ہے آپؓ نے کہا آپؐ شعبان کا سارا مہینہ روزے رکھتے اور آپ شعبان کے روزے رکھتے مگر کم (متفق علیہ)

١٩٣٩ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهٗ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهٗ صَامَ شَهْرًا كُلَّهٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَهٗ كُلَّهٗ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے عائشہ سے کہا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مہینے کے روزے رکھتے تھے کہنے لگیں مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے رمضان کے سوا کسی اور مہینہ کے پورے روزے رکھے ہوں اور نہ ہی کبھی پورا مہینہ روزے نہ رکھے ہوں یہاں تک کہ اس سے روزے رکھتے حتیٰ کہ آپ فوت ہو گئے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

١٩٤٠ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ اَوْسَاَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا اَبَا فُلَانٍ اَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عمران بن حصین سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس کو پوچھا یا کسی اور شخص نے آپؐ سے سوال کیا جب کہ عمران سن رہا تھا آپ نے فرمایا اے فلاں کے باپ تو نے آخر شعبان کے روزے نہیں رکھے اس نے کہا نہیں فرمایا جب تو افطار کرے تو دو روزے رکھ لے۔ (متفق علیہ)

۱۹۴۱ ۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلٰوةُ اللَّیْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد اللہ کے مہینہ محرم کے روزے افضل ہیں اور فرضوں کے بعد رات کی نماز افضل ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۹۴۲ ۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ فَضَّلَهٗ عَلٰی غَیْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ یَعْنِیْ شَهْرَ رَمَضَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ فضیلت کا قصد کرتے ہوئے کسی دن میں سوائے یوم عاشورا کے روزہ رکھتے ہوں اور مہینوں میں سوائے رمضان کے مہینہ کے روزے رکھتے ہوں (متفق علیہ)

۱۹۴۳ ۶ وَعَنْهُ قَالَ حِیْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِیَامِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ یَوْمٌ یُّعَظِّمُهُ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے کا حکم دیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول یہ ایک ایسا دن ہے جس کی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۹۴۴ ۷ وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا یَوْمَ عَرَفَةَ فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ لَیْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلٰی بَعِیْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ام فضل رضی اللہ عنہا بنت حارث سے روایت ہے انہوں نے کہا کچھ لوگوں نے اس کے نزدیک عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے میں کلام کیا بعض نے کہا کہ آپ کا روزہ ہے بعض نے کہا روزہ نہیں ہے میں نے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا آپ میدان عرفات میں اپنے اونٹ پر کھڑے ہوئے تھے آپ نے اس کو پی لیا (متفق علیہ)

۱۹۴۵ ۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ذوالحجہ کے دہے

فِي الْعَشْرِ قَطُّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۶ / ۹ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۷ / ۱۰ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

کے روزے رکھے ہوں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

ابوقتادہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا آپ کس طرح روزے رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات سے ناراض ہو گئے جب حضرت عمرؓ نے آپ کی ناراضگی دیکھی کہا ہم اللہ سے راضی ہوئے جو ہمارا رب ہے اور اسلام سے راضی ہوئے کہ ہمارا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہوئے کہ وہ ہمارے رسول ہیں ہم اللہ کے اور اس کے رسولؐ کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں عمرؓ اس بات کو بار بار کہنے لگے یہاں تک کہ آپ کی ناراضگی دور ہوئی عمرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول جو شخص سارا سال روزے رکھتا ہے اس کا کیا حکم ہے آپؐ نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کی یا آپؐ نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کی عمرؓ نے کہا اس شخص کا کیا حکم ہے جو دو دن روزے رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے آپؐ نے فرمایا اسکی کون طاقت رکھتا ہے اس نے کہا اسکا کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے ایک دن افطار کرتا ہے فرمایا یہ حضرت داؤدؑ کا روزہ ہے اس نے کہا اس شخص کا کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن افطار کرتا ہے فرمایا میں چاہتا تھا کہ مجھے اس بات کی طاقت دی جاتی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے اور رمضان کے روزے رمضان تک یہ ہمیشہ کے روزے ہیں عرفہ کے دن کا روزہ مجھے امید ہے اس کا ثواب اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک سال کے اس سے پہلے اور ایک سال کے اس کے بعد کے گناہ بخش دے گا اور عاشوراء کے دن کے روزے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے پہلے کے گناہ معاف کر دے گا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

اسی (ابوقتادہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا فرمایا اس دن میں پیدا ہوا ہوں اور اس روز مجھ پر وحی نازل کی گئی ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۹۴۸/۱۱ وَعَنْ مُّعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُّبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

معاذہ رضی اللہ عنہا عدویہ سے روایت ہے اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے تین روزے رکھتے تھے اس نے کہا ہاں میں نے کہا کون سے دنوں میں روزے رکھتے تھے کہا آپؐ اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ مہینہ میں کون سے دن ہوں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۱۹۴۹/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوایوب رضی اللہ عنہ انصاری سے روایت ہے اس نے اس کو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر اسکے بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ ہمیشہ روزے رکھنے کی مانند ہوگا (روایت کیا اس کو مسلم نے۔

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۱۹۵۰/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر اور قربانی کے روزہ رکھنے سے منع کیا ہے (متفق علیہ)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۱۹۵۱/۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دن روزہ نہیں رکھنا ہے فطر اور اضحی کے دن۔ (متفق علیہ)

۱۹۵۲/۱۵ وَعَنْ نُّبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نبیشہ رضی اللہ عنہ ہذلی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

١٩٥٣ / ١٦ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس سے ایک دن پہلے یا بعد بھی روزہ رکھے۔ (متفق علیہ)

١٩٥٤ / ١٧ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخْتَصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَّصُومُهُ أَحَدُكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راتوں کے درمیان جمعہ کی رات کو خاص نہ کرو قیام کیلئے اور جمعہ کے دن کو دنوں کے درمیان روزے کے لئے خاص نہ کرو مگر یہ کہ جمعہ کا دن ایسے دن میں آجائے جس دن روزہ رکھتا ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

❖ ❖ ❖

١٩٥٥ / ١٨ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو ستر سال کی مسافت تک آگ سے دور کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

❖ ❖ ❖

١٩٥٦ / ١٩ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَاقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ

عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسولؐ آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کیا کر روزہ رکھ افطار بھی کر اور سو بھی اور قیام بھی کر تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ نہ رکھا ہر ماہ کے تین روزے ہمیشہ کے روزوں کا ثواب رکھتے ہیں ہر ماہ کے تین دن روزے رکھا کر ہر ماہ میں قرآن پڑھا کر میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے فرمایا روزہ رکھ افضل روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر اور ہر سات

اِنِّیْ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِیَامُ یَوْمٍ وَّاِفْطَارُ یَوْمٍ وَّاقْرَأْ فِیْ كُلِّ سَبْعِ لَیَالٍ مَّرَّةً وَّلَا تَزِدْ عَلٰی ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

راتوں میں ایک مرتبہ قرآن مجید پڑھ لیا کر۔ اور اس پر زیادہ نہ کر۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۹۵۷/۲۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے (روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے)

۱۹۵۸/۲۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوموار اور جمعرات کو اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال پیش ہوں جب کہ میں روزہ دار ہوں (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۱۹۵۹/۲۲ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر رضی اللہ عنہ اگر تو مہینہ کے تین روزے رکھے تو تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی اور نسائی نے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۱۹۶۰/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَّقَلَّمَا كَانَ یُفْطِرُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اِلٰی ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے کے اول دنوں میں تین روزے رکھتے اور جمعہ کے دن کم ہی افطار کرتے تھے

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور نسائی نے اور روایت کیا ہے ابوداؤد نے ثلثۃ ایام تک۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۱۹۶۱/۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنَ الشَّھْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَیْنِ وَمِنَ الشَّھْرِ الْاٰخَرِ الثُّلٰثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِیْسَ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ میں ہفتہ، اتوار اور سوموار کا روزہ رکھتے اور دوسرے مہینہ میں منگل وار، بدھ وار اور جمعرات کا روزہ رکھتے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

٭ ٭ ٭

١٩٦٢/٢٥ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ اَوَّلُھَا الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ہر مہینہ کے تین روزے رکھوں۔ ان میں سے پہلا سوموار یا جمعرات کا ہو۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے)

٭ ٭ ٭

١٩٦٣/٢٦ وَعَنْ مُسْلِمِ الْقُرَشِیِّ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صِیَامِ الدَّھْرِ قَالَ اِنَّ لِاَھْلِکَ عَلَیْکَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِیْ یَلِیْہِ وَکُلَّ اَرْبِعَاءَ وَخَمِیْسٍ فَاِذًا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّھْرَ کُلَّہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

مسلم قرشیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے یا کسی اور نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ کے روزوں کے متعلق۔ آپ نے فرمایا تیرے اہل کا تجھ پر حق ہے۔ رمضان کے روزے رکھ لے اور ان دنوں کے جو اس کے متصل ہیں اور ہر بدھ وار اور جمعرات کا روزہ رکھ لے پس اس وقت تو نے ہمیشہ کے لئے روزے رکھے (روایت کیا اس کو ابوداؤد، ترمذی نے)

١٩٦٤/٢٧ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَۃَ بِعَرَفَۃَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

١٩٦٥/٢٨ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِہِ الصَّمَّاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا یَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِیْمَا افْتُرِضَ عَلَیْکُمْ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَۃٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَۃٍ فَلْیَمْضَغْہُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

عبداللہؓ بن بسر اپنی بہن صماء سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرضی روزوں کے علاوہ ہفتہ کے دن نہ رکھو۔ اگر تم میں سے کوئی انگور کا پوست یا کسی درخت کی لکڑی پائے اس کو چبالے

(روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے۔)

٭ ٭ ٭

۱۹۶۶/۲۹ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے درمیان اور آگ کے درمیان آسمان و زمین کی مسافت کے قریب خندق بنا دیتا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۱۹۶۷/۳۰ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغَنِیْمَۃُ الْبَارِدَۃُ الصَّوْمُ فِی الشِّتَآءِ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ مُّرْسَلٌ وَّ ذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ فِیْ بَابِ الْاُضْحِیَّۃِ۔

عامر بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سردیوں میں روزے رکھنا غنیمتِ باردہ ہے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث مرسل ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کے الفاظ میں ما من ایام احب الی اللہ باب الاضحیۃ میں ذکر کی جا چکی ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۹۶۸/۳۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَہٗ فَقَالُوْا ھٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَنْجَی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فَصَامَہٗ مُوْسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مدینہ تشریف لائے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن تم روزہ کیوں رکھتے ہو انہوں نے کہا یہ بہت بڑا دن ہے اللہ تعالیٰ نے اس دن موسیٰؑ اور اس کی قوم کو نجات دی تھی اور فرعون اور اس کے ساتھیوں کو غرق کیا تھا تو موسیٰ علیہ السلام نے شکر کے طور پر اس دن روزہ رکھا ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تم سے زیادہ لائق ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (متفق علیہ)

۱۹۶۹ / ۳۲ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِّلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ام سلمہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنوں میں زیادہ ہفتہ اور اتوار کا روزہ رکھتے اور فرماتے یہ دو دن مشرکوں کی عید کے ہیں میں ان کی مخالفت کرنا پسند رکھتا ہوں (روایت کیا اس کو احمد نے)

۱۹۷۰ / ۳۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهٗ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابر بن سمرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم فرماتے اور ہم کو اس کی ترغیب دیتے اور اس کی خبر گیری کرتے آپ ہمارے لئے پھر جب رمضان فرض ہوا نہ آپ نے اس کا حکم فرمایا اور نہ اس سے منع کیا نہ اس کی خبر گیری کی آپ نے ہمارے لئے

۱۹۷۱ / ۳۴ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَّمْ تَكُنْ يَّدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ عَاشُوْرَآءَ وَالْعَشْرِ وَثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ)

حضرت حفصہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا چار چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں چھوڑیں عاشورہ کا روزہ، ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کے روزے اور ہر ماہ کے تین تین روزے اور فجر سے پہلے دو رکعت پڑھنا (روایت کیا ہے اس کو نسائی نے)

۱۹۷۲ / ۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ۔ (رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ)

ابن عباس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض (چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کے روزے سفر اور حضر میں نہیں چھوڑتے تھے۔ (روایت کیا اس کو نسائی نے)

۱۹۷۳ / ۳۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَّزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز میں زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۱۹۷۴ / ۳۷ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

اسی (ابوہریرہ رضہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے کہا گیا اے

فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَقَالَ إِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ يَقُولُ دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

اللہ کے رسول ﷺ آپ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان شخص کو بخش دیتا ہے مگر ان دو شخصوں کو نہیں بخشتا جو آپس میں لڑے ہوئے اور ترک ملاقات کئے ہوئے ہیں فرماتا ہے ان کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں (روایت کیا اس کو احمد اور ابن ماجہ نے)

۱۹۷۵ / ۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ)

اسی (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان اس قدر فاصلہ کر دیتا ہے جیسے ایک کوا جو اڑ رہا ہے جبکہ وہ بچہ ہے بوڑھا ہو کر مر جائے (جس قدر مسافت طے کریگا اسقدر اس کے اور جہنم کے درمیان فاصلہ ہوگا) (روایت کیا اسکو احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں سلمہ بن قیس سے)

بَابٌ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

باب

پہلی فصل

۱۹۷۶ / ۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي إِذًا صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرِينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمایا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے ہم نے کہا نہیں فرمایا پھر میں روزے سے ہوں پھر ایک دوسرے دن ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں حیس ہدیہ بھیجا گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا مجھ کو دکھلاؤ فرمایا میں نے صبح روزے کے ساتھ کی تھی پھر کھا لیا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۹۷۷ / ۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ فَقَالَ أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے ہاں داخل ہوئے وہ آپ ﷺ کے پاس کھجوریں اور گھی لائی آپ ﷺ نے فرمایا کھجوروں کو اس کے برتن میں اور گھی کو اپنی مشک میں رکھ لو میرا روزہ ہے پھر آپ ﷺ نے گھر کے ایک کونہ

ثُمَّ قَامَ اِلٰی نَاحِیَۃٍ مِّنَ الْبَیْتِ فَصَلّٰی غَیْرَ الْمَکْتُوْبَۃِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَیْمٍ وَّاَھْلِ بَیْتِھَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

میں فرض نماز کے علاوہ پڑھی اور ام سلیم اور اس کے گھر والوں کے لئے دُعا کی (روایت کیا اس کو بخاری نے)

⁂ ⁂ ⁂

۱۹۷۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ وَّھُوَ صَآئِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَآئِمٌ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ فَلْیُجِبْ فَاِنْ کَانَ صَآئِمًا فَلْیُصَلِّ وَاِنْ کَانَ مُفْطِرًا فَلْیَطْعَمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کسی کو کھانے کے لئے بلایا جائے جبکہ اس کا روزہ ہو وہ کہہ دے میرا روزہ ہے ایک روایت میں ہے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کو بلایا جائے چاہیئے کہ وہ قبول کرے اگر وہ روزہ دار ہے چاہیئے کہ وہ دعا کرے اور اگر اس کا روزہ نہیں ہے کھانا کھالے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۱۹۷۹ عَنْ اُمِّ ھَانِیءٍ قَالَتْ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَکَّۃَ جَآءَتْ فَاطِمَۃُ فَجَلَسَتْ عَلٰی یَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ ھَانِیءٍ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَجَآءَتِ الْوَلِیْدَۃُ بِاِنَآءٍ فِیْہِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْہُ فَشَرِبَ مِنْہُ ثُمَّ نَاوَلَہٗ اُمَّ ھَانِیءٍ فَشَرِبَتْ مِنْہُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَکُنْتُ صَآئِمَۃً فَقَالَ لَھَآ اَکُنْتِ تَقْضِیْنَ شَیْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا یَضُرُّکِ اِنْ کَانَ تَطَوُّعًا۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِیِّ نَحْوَہٗ وَفِیْہِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَا اِنِّیْ کُنْتُ صَآئِمَۃً فَقَالَ الصَّآئِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِیْرُ نَفْسِہٖ اِنْ شَآءَ صَامَ وَاِنْ شَآءَ اَفْطَرَ۔

ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا فتح مکہ کے دن حضرت فاطمہ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف بیٹھ گئیں ام ہانی رضی اللہ عنہا آپ کی دائیں طرف تھی ایک لونڈی ایک برتن لائی جس میں کچھ پینے کی چیز تھی اس نے آپ کو وہ برتن پکڑوا دیا آپ نے اس سے پیا پھر ام ہانی رضی اللہ عنہا کو پکڑا دیا اس نے اس سے پیا کہنے لگی اے اللہ کے رسول میں نے افطار کیا جب کہ میں روزہ دار تھی آپ نے فرمایا تو کسی چیز کو قضا کر رہی تھی اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اگر روزہ نفلی تھا تجھے کچھ نقصان نہیں ہے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد، ترمذی نے اور دارمی نے) احمد اور ترمذی کی ایک روایت میں اسی طرح ہے اور اس میں ہے اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں روزے سے تھی آپ نے فرمایا نفلی روزے والا اپنے نفس کا امیر ہے اگر چاہے روزہ رکھے اگر چاہے افطار کر دے۔

۱۹۸۰ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً مِّنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا أَصَحُّ وَرَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ عَنْ زُمَيْلٍ مَّوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ)

زہری عروہ سے وہ عائشہ رضہ سے روایت کرتے ہیں کہا حضرت عائشہ رضہ نے میں اور حفصہ رضہ دونوں روزے سے تھیں ہمارے سامنے ایک ایسا کھانا آیا ہم اس کو پسند کرتی تھیں ہم نے اس سے کھا لیا حضرت حفصہ رضہ نے کہا اے اللہ کے رسول ہم دونوں روزے سے تھیں ہمارے سامنے ایک کھانا لایا گیا جس کو ہم نے پسند کیا ہم نے کھا لیا آپ نے فرمایا ایک دوسرا دن اس کے بدلہ میں قضا کرو (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے ایک جماعت حفاظ کا ذکر کیا ہے جنہوں نے زہری کے واسطہ سے اس کو مرسل بیان کیا ہے اور انہوں نے اس میں عروہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور ابوداؤد نے اسکو زمیل مولیٰ عروہ عن عروہ عن عائشہ کی روایت سے ثابت کیا ہے)

۱۹۸۱ وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِيْ فَقَالَتْ إِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

ام عمارہ بنت کعب سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر داخل ہوئے اس نے آپ کے لئے کھانا منگوایا آپ نے فرمایا کھا اس نے کہا میں روزے سے ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے دار کے پاس جس وقت کھانا کھایا جائے فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ کھانے والے فارغ ہوں (روایت کیا اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۹۸۲ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاءَ يَا بِلَالُ قَالَ إِنِّيْ صَائِمٌ

بریدہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوئے آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا بلال کھانا کھاؤ اس نے کہا میں روزہ سے ہوں اے اللہ کے رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اپنا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ يُسَبِّحُ عِظَامُهٗ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مَا أُكِلَ عِنْدَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا بہترین رزق جنت میں ہے اے بلال رضی اللہ عنہ تجھے علم ہے روزے دار کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں فرشتے اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں جب تک اس کے پاس کھانا کھایا جائے (روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۹۸۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۱۹۸۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ خواب میں لیلۃ القدر دکھلائے گئے آخری سات راتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمہاری خوابوں کو متفق دیکھتا ہوں جو تم میں تلاش کرنے والا ہو تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (متفق علیہ)

۱۹۸۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر تلاش کرو نویں رات کو کہ باقی رہے ساتویں رات کو کہ باقی رہے پانچویں

الْقَدْرَ فِيْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ خَامِسَةٍ تَبْقٰى۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رات کو کہ باقی رہے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۱۹۸۶ ۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِيْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ مِّنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صَبِيْحَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنٰى وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اِلٰى قَوْلِهٖ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْبَاقِيْ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ لَيْلَةَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے شروع عشرہ میں اعتکاف کیا پھر دوسرے عشرہ بیچ میں ترکی خیمہ میں پھر آپ نے اپنا سر مبارک نکالا آپ نے فرمایا میں نے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا لیلۃ القدر کو تلاش کرتا تھا پھر میں نے دوسرے عشرہ کا اعتکاف کیا میرے پاس فرشتہ آیا اس نے کہا کہ آخری عشرے میں لیلۃ القدر ہے جو میرے ساتھ اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ آخری عشرے کا اعتکاف کرے میں یہ رات دکھلایا گیا تھا پھر میں بھلایا گیا میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں کیچڑ میں سجدہ کرتا ہوں اس کی صبح کو۔ اس کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو راوی نے کہا اس رات بارش ہوئی مسجد کی چھت کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھی وہ ٹپک پڑی میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر پانی اور مٹی کا نشان دیکھا اکیسویں رات کی صبح کو۔

(متفق علیہ)

فقیل لی انھا فی العشر الاواخر تک مسلم کے لفظ ہیں باقی حدیث کے لفظ بخاری کے لئے ہیں عبداللہ بن انیس کی روایت میں ہے تئیسویں رات ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۹۸۷ ۵ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَاَلْتُ

زرؓ بن حبیش سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے

أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَّقُوْلُ مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَرَادَ أَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهٗ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِيْ أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَّا شُعَاعَ لَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابی بن کعب رضہ سے سوال کیا میں نے کہا تیرا بھائی ابن مسعود کہتا ہے جو پورا سال قیام کرے وہ لیلۃ القدر کو پالے گا ابی بن کعب نے کہا اللہ تعالےٰ اس پر رحم فرمائے اس نے ارادہ کیا کہ لوگ اعتماد نہ کریں خبردار اس نے جانا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہے اور وہ آخری دہے میں ہے اور رمضان کی ستائیسویں رات ہے پھر ابی بن کعب نے قسم کھائی اور اس میں انشاء اللہ نہ کہا لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے میں نے کہا اے ابو منذر کس دلیل سے کہتے ہو کہا اس علامت کے سبب یا کہا اس نشانی کے سبب جو ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اس دن سورج بغیر روشنی کے طلوع ہوتا ہے (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۱۹۸۸/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں جتنی کوشش کرتے اتنی اس کے غیر میں نہ کرتے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۱۹۸۹/۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَأَحْيٰى لَيْلَهٗ وَأَيْقَظَ أَهْلَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (عائشہ رضہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں اپنی تہبند کو مضبوط باندھتے پوری رات جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۱۹۹۰/۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِيْ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول خبر دیجئے اگر میں جان لوں کہ شب قدر کونسی رات ہے تو اس میں کیا کہوں فرمایا تو کہہ اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو دوست رکھتا

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ)

ہے مجھے معاف فرما۔ (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور اس کو صحیح کہا ہے)

۱۹۹۱ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِلْتَمِسُوْھَا یَعْنِیْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِیْ تِسْعٍ یَّبْقَیْنَ اَوْ فِیْ سَبْعٍ یَّبْقَیْنَ اَوْ فِیْ خَمْسٍ یَّبْقَیْنَ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اٰخِرِ لَیْلَۃٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اس لیلۃ القدر کو انتیسویں رات اور ستائیسویں رات کو اور پچیسویں اور تیئسویں رات کو یا آخری رات کو تلاش کرو۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۱۹۹۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَقَالَ ھِیَ فِیْ کُلِّ رَمَضَانَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ رَوَاہُ سُفْیَانُ وَشُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ مَوْقُوْفًا عَلَی ابْنِ عُمَرَ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا لیلۃ القدر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوال کئے گئے آپ نے فرمایا ہر رمضان میں ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا سفیان اور شعبہ نے ابو اسحاق سے موقوف ابن عمر رضی اللہ عنہ پر)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۱۹۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ بَادِیَۃً اَکُوْنُ فِیْھَا وَاَنَا اُصَلِّیْ فِیْھَا بِحَمْدِ اللّٰہِ فَمُرْنِیْ بِلَیْلَۃٍ اَنْزِلُھَا اِلٰی ھٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَنْزِلْ لَیْلَۃَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِیْنَ قِیْلَ لِابْنِہٖ کَیْفَ کَانَ اَبُوْکَ یَصْنَعُ قَالَ کَانَ یَدْخُلُ الْمَسْجِدَ اِذَا صَلَّی الْعَصْرَ فَلَا یَخْرُجُ مِنْہُ لِحَاجَۃٍ حَتّٰی یُصَلِّیَ الصُّبْحَ فَاِذَا صَلَّی الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَہٗ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَیْھَا وَلَحِقَ بِبَادِیَتِہٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عبداللہ بن انیس سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول میں جنگل میں رہتا ہوں اور میں اس میں اللہ کے شکر کی خاطر نماز پڑھتا ہوں مجھے ایک رات کا حکم فرمائیں کہ میں اس رات کو اس مسجد میں آیا کروں آپ نے فرمایا تو تیئسویں رات کو اس مسجد میں آ عبداللہ کے بیٹے سے کہا گیا تیرا باپ کس طرح کرتا تھا اس نے کہا میرا باپ مسجد میں داخل ہوتا تھا جب نماز عصر ادا کرتا اس سے کسی کام کی خاطر نہ نکلتا حتی کہ صبح کی نماز پڑھ لیتا جب صبح کی نماز پڑھ لیتا اپنی سواری کو مسجد کے دروازے پر پاتا اس پر بیٹھ جاتا اور اپنے جنگل میں پہنچ جاتا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۱۹۹۴ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عبادہ بن صامت سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تاکہ لیلۃ القدر کی خبر دیں مسلمانوں کے دو آدمی آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا میں تمہیں شب قدر کے بارہ میں بتلانے کیلئے باہر نکلا تھا مگر فلاں اور فلاں جھگڑ رہے تھے تو لیلۃ القدر کی پہچان اٹھالی گئی اور شاید کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہو۔ اس کو انتیسویں اور ستائیسویں اور پچیسویں میں تلاش کرو۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۱۹۹۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ يَّذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلٰٓئِكَتَهٗ فَقَالَ يَا مَلٰٓئِكَتِيْ مَا جَزَآءُ اَجِيْرٍ وَّفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآؤُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرَهٗ قَالَ مَلٰٓئِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَاِمَآئِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَى الدُّعَآءِ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ تو فرشتوں کی جماعت میں جبریل علیہ السلام اترتے ہیں ہر بندے کے لئے دعاء بخشش کرتے ہیں جو اللہ کا ذکر کھڑے ہو کر کرے یا بیٹھ کر اور جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں فخر کرتا ہے۔ فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے اپنے عمل کو پورا کیا۔ فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے رب، اس کا بدلہ اس کے کام کی پوری مزدوری دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور لونڈیوں نے فرض کو ادا کیا۔ جو ان پر فرض کیا تھا پھر وہ اپنے گھروں سے عید گاہ کی طرف نکلے، دعاء کے ساتھ پکارتے ہوئے مجھے میری عزت کی قسم میری بزرگی اور جود اور میرے بلند مقام کی قسم کہ میں ان کی دعا قبول کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واپس لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا ہے اور تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل دیئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اپنے گھروں کی طرف پھرتے ہیں اور ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (روایت

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

کیا ہے اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

بَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۱۹۹۶ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دہے میں اعتکاف کرتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فوت کر دیا پھر آپؐ کے بعد آپؐ کی بیبیوں نے اعتکاف کیا۔ (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۱۹۹۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ كَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بھلائی کے لحاظ سے بہت سخی تھے اور رمضان میں بہت سخاوت کرتے تھے جبریل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر رمضان کی شب کو ملاقات کرتے جبریل کے روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے جبریل جب بھی آنحضرتؐ سے ملاقات کرتے تو آپ کو بھلائی کے ساتھ بہت سخی پاتے آپ کی سخاوت ریح مرسلہ (چلتی ہوئی ہوا) سے زیادہ ہوتی تھی۔ (متفق علیہ)

۱۹۹۸ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہر سال ایک بار قرآن پڑھا جاتا تھا اور جب آپ فوت ہوئے اس سال آپ کے روبرو دو بار پڑھا گیا اور آپ ہر سال میں دس دن اعتکاف کرتے اور جس سال فوت ہوئے اس میں بیس دن اعتکاف فرمایا۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۱۹۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا جب

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَکَفَ اَدْنٰی اِلَیَّ رَاْسَہٗ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُہٗ وَکَانَ لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَۃِ الْاِنْسَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر مبارک قریب کر دیتے اور میں کنگھی کر دیتی اور آپؐ گھر میں داخل نہ ہوتے مگر انسانی حاجت کے لئے۔ (روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے)

۲۰۰۰/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نَذَرْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اَنْ اَعْتَکِفَ لَیْلَۃً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِکَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ میں نے جاہلیت میں نذر کی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نذر پوری کر (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۲۰۰۱/۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ فَلَمْ یَعْتَکِفْ عَامًا فَلَمَّا کَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ۔

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دن اعتکاف فرماتے ایک سال اعتکاف نہ فرمایا جب آئندہ سال ہوا تو آپؐ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے ابی ابن کعب سے)

۲۰۰۲/۷ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعْتَکِفَ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِیْ مُعْتَکَفِہٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوتے (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے)

۲۰۰۳/۸ وَعَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَھُوَ مُعْتَکِفٌ فَیَمُرُّ کَمَا ھُوَ فَلَا یُعَرِّجُ یَسْاَلُ عَنْہُ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

انہی (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے تو بیمار کی بیمار پرسی چلتے چلتے فرماتے ٹھہر کر عیادت نہ فرماتے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

۲۰۰۴/۹ وَعَنْھَا قَالَتِ السُّنَّۃُ عَلَی الْمُعْتَکِفِ

اسی (حضرت عائشہ رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا

اَنْ لَّا یَعُوْدَ مَرِیْضًا وَّلَا یَشْهَدَ جَنَازَةً وَّلَا یَمَسَّ الْمَرْاَةَ وَلَا یُبَاشِرَهَا وَلَا یَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَّلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِیْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

سنت طریقہ سے یہ بھی ہے کہ اعتکاف والا کسی بیمار کی عیادت نہ کرے اور نماز جنازہ میں حاضر نہ ہو اور اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے اور نہ ہی مباشرت کرے اور اعتکاف کی جگہ سے کسی کام کے لئے نہ نکلے مگر جس کے بغیر چارہ نہیں روزے کے بغیر اعتکاف نہیں اور اعتکاف جامع مسجد کے بغیر نہیں۔ (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۰۰۵/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ اَوْ یُوْضَعُ لَهٗ سَرِیْرُهٗ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جب آپؐ اعتکاف فرماتے تو آپؐ کے لئے بچھونا بچھایا جاتا یا آپؐ کے لئے آپؐ کی چارپائی توبہ ستون کے پیچھے رکھی جاتی۔ (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۲۰۰۶/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْمُعْتَكِفِ وَهُوَ یَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَیُجْرٰی لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے حق میں فرمایا وہ گناہوں سے بند رہتا ہے نیکیاں کرنے والے کی طرح اس کی نیکیاں جاری کی جاتی ہیں۔ (روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ نے)

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

فضائل قرآن

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۰۰۷/۱ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عثمان رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۲۰۰۸/۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم سایہ دار چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ باہر تشریف لائے

وَنحن في الصفة فقال ايكم يحب ان يغدو كل يوم الى بطحان او العقيق فيأتي بناقتين كوماوين في غير اثم ولا قطع رحم فقلنا يا رسول الله كلنا نحب ذلك قال افلا يغدو احدكم الى المسجد فيعلم او يقرأ ايتين من كتاب الله خير له من ناقتين وثلث خير له من ثلث واربع خير له من اربع ومن اعدادهن من الابل۔ (رواه مسلم)

آپ نے فرمایا تم میں سے کون وادی بطحان کی طرف ہر روز جانا پسند کرتا ہے یا عقیق کی طرف کہ بڑی کوہان والی دو اونٹنیاں لائے رشتہ داری کو توڑے اور گناہ کئے بغیر ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ہم سب اسکو دوست رکھتے ہیں فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص مسجد میں نہیں جاتا جو دو آیتیں اللہ کی کتاب کی پڑھے یا سکھائے تو یہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔ آیتوں کی گنتی اونٹنیوں کی گنتی سے بہتر ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

۲۰۰۹/۳ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايحب احدكم اذا رجع الى اهله ان يجد فيه ثلث خلفات عظام سمان قلنا نعم قال فثلث ايات يقرأ بهن احدكم في صلوته خير له من ثلث خلفات عظام سمان۔ (رواه مسلم)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا گھر کی طرف پھرے یہ بات پسند کرتا ہے کہ گھر میں تین حاملہ اونٹنیاں ہوں اور موٹی تازی ہم نے عرض کیا ہاں فرمایا تین آیتیں نماز میں پڑھنا تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو مسلم نے)

۲۰۱۰/۴ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الماهر بالقران مع السفرة الكرام البررة والذي يقرأ القران ويتتعتع فيه وهو عليه شاق له اجران۔ (متفق عليه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کا ماہر لکھنے والے نیک بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو شخص قرآن اٹک کر پڑھتا ہے اور اس پر قرآن کی تلاوت مشکل ہے اس کے لئے دو ثواب ہیں۔ (متفق علیہ)

❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

۲۰۱۱/۵ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حسد الا على اثنين رجل اتاه الله القران فهو

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسم کے آدمیوں پر رشک جائز ہے ایک وہ کہ اللہ نے اسے قرآن دیا وہ رات کو قیام کرتا

يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاۗءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاۗءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاۗءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاۗءَ النَّهَارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے اور دن کو دوسرا وہ شخص کہ اللہ نے اس کو مال دیا وہ دن رات خرچ کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۲۰۱۲ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ۔

ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھنے والے مسلمان کی مثال ترنج جیسی ہے جس کی خوشبو اور کھانا طیب ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال کھجور کی سی ہے کہ جس کی خوشبو نہیں اور اس کا مزہ شیریں ہے منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا تمے کی سی ہے جس کی خوشبو نہیں اور ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحانہ کی سی ہے جس کی خوشبو عمدہ ہے اور ذائقہ کڑوا ہے (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے قرآن پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کی مثال ترنج کی سی ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مؤمن کی اور اس پر عمل کرنے والے کی مثال کھجور کی سی ہے۔ (متفق علیہ)

۲۰۱۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمر بن خطاب رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بعض قوموں کو اس کتاب کی بدولت بلند مقام عطا فرماتا ہے اور بعض قوموں کو اس کی بدولت پست کر دیتا ہے (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۲۰۱۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطَةٌ عِنْدَهٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ

ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ اسید بن حضیر نے کہا۔ جب وہ رات کو سورہ بقرہ پڑھ رہا تھا اس کا گھوڑا بندھا ہوا تھا گھوڑے نے کودنا شروع کر دیا۔ اسید خاموش ہو گیا۔ تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ حضرت اسید رضہ نے پھر تلاوت شروع کی۔ گھوڑا پھر

فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِّنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهٗ وَلَمَّا اَخَّرَهٗ رَفَعَ رَأْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اِقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَطَأَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰى لَا اَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِيْ مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجْتُ عَلٰى صِيْغَةِ الْمُتَكَلِّمِ۔

کود پڑا۔ جب چپ ہوتے تو وہ بھی آرام سے کھڑا ہوتا۔ جب پھر پڑھنے لگتے پھر کودنا شروع کیا۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے پڑھنا موقوف کر دیا۔ اور آپ کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا اسید ڈرا کہ گھوڑا اس پر نہ چڑھ جائے اور اس کو تکلیف نہ دے اور جب بچے کو پیچھے کیا اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا۔ بادل کی مانند ایک چیز کو دیکھا۔ کہ اس میں چراغوں کی مانند ہے جب اسید رضی اللہ عنہ نے یہ سارا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کے وقت بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تو پڑھتا تو اے ابن حضیر رضی اللہ عنہ تو پڑھتا تو اے ابن حضیر رضی اللہ عنہ! اسید رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول میں ڈرا کہ گھوڑا بچے کو نہ روند دے، یحییٰ رضی اللہ عنہ گھوڑے کے قریب تھا میں نے اس کو سرکا لیا۔ اور آسمان کی طرف دیکھا تو اس پر ایک بادل کی مانند ہے اس میں چراغ ہیں۔ میں نکلا۔ یہاں تک کہ میں نے نہ دیکھا اس کو۔ آپ نے فرمایا تو جانتا ہے یہ کیا تھا۔ کہا نہیں۔ فرمایا یہ فرشتے تھے تیری قرآن کی تلاوت سننے آئے تھے۔ اگر تو پڑھتا رہتا۔ تو صبح تک فرشتے رہتے اور لوگ ان کی طرف دیکھ لیتے اور وہ ان سے نہ چھپتے۔ بخاری اور مسلم کی روایت ہے یہ لفظ بخاری کے ہیں۔ اور مسلم میں یوں ہے۔ عرجت فی الجو کے بدلے فخرجت صیغہ متکلم کے ساتھ۔

۲۰۱۵ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَاِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک آدمی سورۃ کہف کی تلاوت کرتا تھا۔ اس کی ایک جانب میں گھوڑا دو رسیوں میں بندھا ہوا تھا اس گھوڑے کو ایک بادل نے ڈھانک لیا وہ قریب ہوتا گیا اس کے گھوڑے نے اچھلنا شروع کر دیا وہ شخص صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا یہ سکینہ تھی۔ تیرے قرآن پڑھنے کی وجہ سے نازل ہوئی۔ (متفق علیہ)

۲۰۱۶ / ۱۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی قَالَ كُنْتُ اُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ فَدَعَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْهُ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ قَالَ اَلَمْ یَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَّخْرُجَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُهٗ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ابوسعید بن معلیٰؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا۔ مجھ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا میں نے آپؐ کو جواب نہ دیا پھر میں آپؐ کے پاس آیا میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ میں نماز پڑھتا تھا آپؐ نے فرمایا کیا اللہ نے نہیں فرمایا کہ اللہ اور اُسکے رسولؐ کو جواب دو اور ان کے حکم کی اطاعت کرو جب پکاریں پھر فرمایا کیا میں تجھ کو قرآن کی بہت بڑی سورت نہ سکھاؤں اس سے پہلے کہ تو مسجد سے باہر نکلے پھر آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپؐ نے فرمایا تھا کہ میں تجھ کو قرآن کی بہت بڑی سورت سکھلاؤں گا آپؐ نے فرمایا وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہے وہ سات آیتیں ہیں نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے اور قرآن عظیم جو میں دیا گیا ہوں۔ (روایت کیا ہے اس کو بخاری نے)

۲۰۱۷ / ۱۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَّقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَاُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو مقبرے نہ بناؤ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان بھاگتا ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۰۱۸ / ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَفِیْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَیَابَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَآفَّ

ابوامامہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قرآن پڑھو وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرنے والا ہوگا چمکتی ہوئی دو سورتیں پڑھو سورۂ بقرہ اور آل عمران یہ دونوں قیامت کے دن بادل ہوں گی یا دونوں سایہ کرنے والی چیزیں ہیں یا پرندوں کی صف باندھی ہوئی دو ٹکڑیاں ہیں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کریں گی سورۂ بقرہ پڑھو اس پر عمل کرنا برکت ہے اور

تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اس کو چھوڑنا حسرت ہے اور باطل لوگ اس پر عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۲۰۱۹/۱۳ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتٰى بِالْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نواس بن سمعان سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ قرآن اور اس کے پڑھنے والوں کو قیامت کے دن لایا جائے گا جو اس کے ساتھ عمل کرتے تھے سارے قرآن سے پہلے سورۂ بقرہ ہوگی۔ اور آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑے ہیں بادل کے یا وہ سیاہ بادل کے ٹکڑے ہیں کہ ان کے درمیان چمک ہے یا وہ صف باندھے ہوئے جانوروں کی دو ٹکڑیاں ہیں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۲۰۲۰/۱۴ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابی بن کعبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابا المنذر کیا تجھ کو معلوم ہے کہ اللہ کی کتاب میں جو آیت تیرے ساتھ بڑی ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول جانتا ہے آپ نے فرمایا اے ابا المنذرؓ تو جانتا ہے کون سی آیت اللہ کی کتاب میں تیرے ساتھ بڑی ہے میں نے کہا اللہ لا الٰہ الا ہو الحیّ القیوم ابی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مارا۔ فرمایا تجھ کو اے ابا المنذرؓ علم خوشگوار ہو۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

۲۰۲۱/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ پر چوکیدار مقرر کیا ایک شخص آیا اس نے اس غلہ سے پلہ بھرنا شروع کیا میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ وَّلِيْ حَاجَةٌ
شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً
وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ
قَالَ أَمَا إِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ
فَعَرَفْتُ أَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهٗ سَيَعُوْدُ
فَرَصَدْتُّهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ
فَأَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِيْ
فَإِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُوْدُ
فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَأَصْبَحْتُ
فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّ
عِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَقَالَ
أَمَا إِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ
فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ
لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ
إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ
دَعْنِيْ أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ
بِهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ

لے جاؤں گا اس نے کہا میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ عیال
کا نفقہ ہے اور میرے لئے بہت حاجت ہے ابوہریرہ رضؓ نے کہا
میں نے اس کو چھوڑ دیا صبح کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے ابوہریرہ رضؓ تیرے قیدی کا کیا حال ہے جو گذشتہ رات پکڑا
تھا میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اس نے سخت حاجت
اور عیالداری کی شکایت کی میں نے اس پر رحم کیا میں نے اسے
چھوڑ دیا آپؐ نے فرمایا خبردار اس نے تجھ سے جھوٹ بولا
اور وہ دوبارہ پھر آوے گا میں نے یقین کیا کہ وہ دوبارہ پھر آوے
گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی وجہ سے کہ آپؐ
نے فرمایا تھا کہ وہ دوبارہ آوے گا میں اس کا منتظر رہا وہ
پھر آیا اور اس نے غلہ سے پلہ بھرنا شروع کر دیا میں نے
اس کو پکڑا میں نے کہا کہ میں تجھ کو اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس لے جاؤں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دے میں
محتاج ہوں اور میرے ذمہ ایک کنبہ کی ذمہ داری ہے میں
دوبارہ نہ آؤں گا میں نے اس پر پھر رحم کیا میں نے اسے چھوڑ
دیا میں نے صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے
قیدی کو کیا ہوا میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ اس نے
سخت حاجت کی شکایت کی اور عیالداری کی میں نے اس پر رحم کیا اور
اسے چھوڑ دیا فرمایا خبردار ہو اس نے جھوٹ بولا اور دوبارہ
پھر آوے گا میں پھر منتظر رہا وہ آیا غلہ بھرنے لگا میں نے اسے
پکڑا میں نے کہا میں تجھ کو اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں لے جاؤں گا اور یہ تیسری بار کی آخر ہے تو نے کہا تھا کہ میں
اب کے نہیں آؤں گا پھر آیا اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دے میں
تجھ کو چند کلمے سکھلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تجھ کو
نفع دے گا جب تو اپنے بستر پر جگہ پکڑے تو آیۃ الکرسی
کو پڑھو اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ختم آیت تک اللہ کی طرف

آيَةَ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطٰنٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ زَعَمَ اَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا قَالَ اَمَا اِنَّهٗ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطٰنٌ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سے تجھ پر ایک نگہبان مقرر ہوگا اور تمہارے پاس کوئی شیطان قریب نہیں ہوگا صبح تک میں نے اس کو پھر چھوڑ دیا میں نے صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے قیدی کا کیا ہوا میں نے کہا میرے قیدی نے مجھے چند کلمے سکھلائے کہ مجھ کو ان کے سبب اللہ تعالیٰ نفع دے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار اس نے سچ کہا اور وہ جھوٹا ہے تجھ کو معلوم ہے وہ کون ہے جس سے تو مخاطب تھا تین رات سے میں نے کہا نہیں فرمایا شیطان تھا۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۰۲۲/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَّزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جبریل علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے کہ جبریل علیہ السلام نے اوپر کیطرف سے دروازہ کھولنے کی سی آواز سنی آپ نے اپنا سر اٹھایا جبریل علیہ السلام نے کہا یہ آسمان کا دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا اس دروازے سے ایک فرشتہ اترا جبریل علیہ السلام نے کہا یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین کی طرف نہیں اترا اس فرشتے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور کہا خوش ہو تم دو نوروں کیساتھ جو تمہیں دیئے گئے ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو یہ دونوں نہیں دیئے گئے فاتحۃ الکتاب اور سورہ بقر کا آخر تو اس کا کوئی حرف نہیں پڑھے گا مگر تو اس کا ثواب دیا جاوے گا یا تیری دعا قبول کی جاوے گی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

✣ ✣ ✣ ✣ ✣

۲۰۲۳/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابومسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جوان کو

الْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَاَبِهِمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رات کو پڑھے گا وہ اس کو کفایت کرتی ہیں۔ (متفق علیہ)

۲۰۲۴/۱۸ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو درداءؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرے وہ دجال کے شر سے بچایا جاوے گا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۰۲۵/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَاُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَّعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ)

انہی (ابودرداءؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ایک تمہارا عاجز ہے اس بات سے کہ ایک رات میں قرآن کی تہائی پڑھے صحابہؓ نے عرض کیا کس طرح قرآن کی تہائی پڑھے آپؐ نے فرمایا قل ھو اللہ احد قرآن کی تہائی کے برابر ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے اور بخاری نے ابوسعید سے)

۲۰۲۶/۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَّكَانَ يَقْرَاُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کرتا تھا اور قل ھو اللہ احد پر ختم کرتا جب واپس لوٹے تو یہ آنحضرتؐ کی خدمت میں شکایت کی آپؐ نے فرمایا اس سے پوچھو یہ کیوں کرتا ہے اس سے پوچھا اس نے کہا میں اس لئے کرتا ہوں کہ اس میں رحمان کی صفت ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں کہ اسی کو ہی پڑھوں آپؐ نے فرمایا کہ اس کو خبر کردو کہ اللہ تعالےٰ اس کو دوست رکھتا ہے (روایت اس کو بخاری اور مسلم نے)

۲۰۲۷ / ۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ)

انس رضی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ میں قل ہو اللہ احد کو دوست رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا تیری اس سورت سے دوستی تجھ کو جنت میں داخل کرے گی۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور بخاری نے اس کے معنی روایت کیے ہیں)

۲۰۲۸ / ۲۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا جو آیتیں اتاری گئی ہیں آج رات ان کی مانند کبھی نہیں دیکھی گئیں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۰۲۹ / ۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو اپنے بستر پر لیٹتے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملاتے اور اس میں پھونکتے قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے پھر ان ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ہو سکتا پھیرتے سر اور چہرے سے شروع کرتے اور بدن کی اگلی جانب سے ایسا تین بار کرتے۔

(روایت کیا ہے اس کو بخاری اور مسلم نے اور ابن مسعودؓ کی حدیث آگے ذکر کریں گے جس کے الفاظ ہیں لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب المعراج میں انشاء اللہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۲۰۳۰ / ۲۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ

عبدالرحمٰن بن عوف رضی سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللهُ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کے عرش کے نیچے تین چیزیں ہوں گی ایک قرآن بندوں سے جھگڑے گا قرآن کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی دوسری امانت عرش کے نیچے ہوگی تیسری رشتہ داری وہ منادی کرے گی خبردار جس نے مجھے ملایا اللہ اس کو ملائے گا اور جس نے مجھ کو توڑا اللہ اسکو توڑے گا۔ (روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

۲۳۱/۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب قرآن کو کہا جائے گا قرآن پڑھ اور پڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا ٹھہر کر پڑھ تیرا مقام آخری آیت پر ہے جو تو پڑھے گا۔ (روایت کیا اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے)

۲۳۲/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں قرآن سے کچھ نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور دارمی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے)

۲۳۳/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں جس کو میری یاد سے قرآن باز رکھے اور مجھ سے مانگنے سے تو میں اس کو اس سے بہتر دیتا ہوں جو مانگنے والے کو دیتا ہوں اللہ کے کلام کی بزرگی باقی کلاموں پر ایسے ہے جیسے کہ اللہ کی بزرگی تمام مخلوق پر ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب)

وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

ہے۔

٢٠٣٤/٢٨ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ بَلْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيْمٌ حَرْفٌ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھے اس کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے میں نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے۔ لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے (روایت کیا ہے اس کو دارمی نے۔ ترمذی نے کہا سند کے لحاظ سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٢٠٣٥/٢٩ وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْحَدِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ أَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَلَا إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِي غَيْرِهٖ أَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ

حارثؒ اعور سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ میں مسجد کے پاس سے گذرا۔ لوگ بے فائدہ باتوں میں مشغول تھے میں حضرت علی رضؓ کے پاس گیا۔ میں نے ان کو خبر دی حضرت علی رضؓ نے فرمایا۔ کیا انہوں نے یہ بات کی۔ میں نے کہا ہاں حضرت علی رضؓ نے فرمایا خبردار میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا کہ عنقریب ایک فتنہ ہوگا تو میں نے عرض کی اس فتنہ سے خلاصی کیونکر ہوگی اے اللہ کے رسولؐ۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کی کتاب کہ اس میں تمہارے پہلوں کی خبر ہے اور اس چیز کی جو تم سے پیچھے ہیں اور اس میں اس چیز کا حکم ہے جو تمہارے درمیان واقع ہے اور فرق کرنے والا ہے حق و باطل کے درمیان، بیہودہ نہیں جس متکبر نے اس قرآن کو چھوڑا اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے گا۔ اور جس نے اس کے غیر سے ہدایت تلاش کی اللہ تعالیٰ اس کو گمراہ کرے گا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے وہ نصیحت حکمت کے ساتھ ہے اور سیدھی راہ ہے اور وہ ایسا ہے کہ اس کی اتباع کے سبب خواہشیں باطل کی طرف کج نہیں ہوتیں اور اس سے دوسری زبانیں نہیں ملتی اور اس سے علماء سیر نہیں ہوتے اور اس کو بار بار پڑھنے سے اس کا مزا پرانا نہیں ہوتا اور اس کے

كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذَا سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ إِسْنَادُهُ مَجْهُوْلٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ۔

نکات ختم نہیں ہوتے قرآن ایسا ہے کہ جن بھی نہ ٹھہر سکے جب انہوں نے سنا یہاں تک کہ کہا ہم نے عجیب قرآن سُنا ہدایت کی طرف راہ بتاتا ہے ہم اس پر ایمان لائے جس نے اس کے موافق کہا اس نے سچ کہا اور جس نے اس کے موافق عمل کیا وہ ثواب دیا جائے گا اور جس نے اس کے ساتھ حکم کیا اس نے انصاف کیا جس نے اس کی طرف بلایا وہ سیدھی راہ دکھایا گیا۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور دارمی نے ترمذی نے کہا اس حدیث کی سند مجہول ہے اور حارث میں کلام ہے)

٢١٣٦/٣٠ وَعَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

معاذ جہنی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اور اس کے احکام پر عمل کرے اس کے ماں باپ قیامت کے دن تاج پہنائے جائیں گے اور اس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی جیسے دنیا کے گھروں میں ہو تو تمہارا کیا گمان ہے اس شخص کے ساتھ جس نے قرآن کے ساتھ عمل کیا (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے)

٢١٣٧/٣١ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا اگر قرآن کو چمڑے میں لپیٹا جائے اور آگ میں ڈال دیا جائے تو نہ جلے (روایت کیا ہے اس کو دارمی نے)

٢١٣٨/٣٢ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا پھر اس کو یاد کیا اس کے حلال کو حلال جانا اور اس کے حرام کو حرام جانا اس کو اللہ جنت میں داخل کرے گا اور گھر کے دس آدمیوں کے بارہ میں اس کی شفاعت قبول ہوگی اور وہ سب ایسے ہی ہوں گے جن کے لئے آگ واجب ہوگی۔ (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے

وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّ حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے حفص بن سلیمان قوی راوی نہیں حدیث میں ضعیف ہے)

۲۰۳۹/۳۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَاُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَاَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَ لَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَ اِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ رَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ مَا اُنْزِلَتْ وَ لَمْ يَذْكُرْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو فرمایا تم نماز میں کس طرح پڑھتے ہو اس نے سورۂ فاتحہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے توریت اور انجیل اور زبور میں اور نہ ہی قرآن میں ایسی کوئی سورت اتاری گئی سورت فاتحہ سات آیتیں ہیں مکرر پڑھی جاتی ہے اور قرآن عظیم ہے جو میں دیا گیا ہوں (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور دارمی نے ما انزلت سے ذکر کیا اور ابی بن کعب کا ذکر نہیں کیا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۲۰۴۰/۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَاَ وَ قَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِّسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ وَّمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اسی (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیکھو قرآن اور اس کو پڑھو قرآن پڑھنے اور سیکھنے اور قیام کرنے والے کے لئے قرآن کی مثال ایسی ہے کہ مشک کی تھیلی بھری ہوئی ہے کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پہنچتی ہے اور اس شخص کا حال جس نے قرآن سیکھا اور سو گیا اور وہ اس کے پیٹ میں ہے اس تھیلی کی مانند ہے جو مشک پر باندھی گئی ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے)

۲۰۴۱/۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ

انہی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح حٰم المؤمن الیہ المصیر تک

إِلَى إِلَيْهِ الْمَصِيرُ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِينَ يُمْسِي حُفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُصْبِحَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

اور آیۃ الکرسی پڑھے ان کی برکت سے شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شام کے وقت پڑھے وہ ان کی برکت سے صبح تک محفوظ رہتا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور دارمی نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

* * * * *

۲۰۴۲/۳۶ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطٰنُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

نعمان بن بشیر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کرنے سے کتاب کو دو ہزار برس پہلے لکھا اس کتاب میں سے دو آیتیں اتاریں سورۃ البقرہ کو ان کے ساتھ ختم کیا جس مکان میں تین رات تک وہ آیتیں پڑھی جائیں ان کے نزدیک شیطان نہیں آتا۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور دارمی نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

* * * * *

۲۰۴۳/۳۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

ابو درداء رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین آیتیں سورۃ کہف سے پڑھے دجال کے فتنہ سے بچایا جائے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

* * * * *

۲۰۴۴/۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کے لئے دل ہے اور قرآن کا دل سورۃ یٰسین ہے جو اس کو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس قرآن کے برابر ثواب لکھتا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور دارمی نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

* * * * *

۲۰۴۵/۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَاَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِاُمَّةٍ يُّنْزَلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰى لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کرنے سے ایک ہزار برس پہلے سورۂ طٰہٰ اور یٰسین پڑھی جس وقت فرشتوں نے سُنا تو کہا جس امت پر یہ نازل ہوگا ان کے لئے خوشی ہے اور جس دل میں یہ محفوظ ہوگا اس کے لئے اور جو زبانیں اس کو پڑھیں گی ان کے لئے خوشحالی ہے (روایت کیا اس کو دارمی نے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۲۰۴۶/۴۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّعُمَرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمٍ اَلرَّاوِيْ يُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَّعْنِي الْبُخَارِيَّ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ)

انہی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو حٰمٓ الدخان پڑھتا ہے صبح کرتا ہے اس حال میں کہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بخشش مانگتے ہیں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن ابی خثعم اس حدیث کا راوی ضعیف ہے اور محمد نے کہا یعنے بخاری نے کہ وہ منکر الحدیث ہے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۲۰۴۷/۴۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ)

انہی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی رات کو حٰمٓ الدخان پڑھتا ہے اس کو بخش دیا جاتا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ہشام ابو المقدام حدیث میں ضعیف راوی ہے)

۲۰۴۸/۴۲ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَّقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات پڑھتے تھے فرماتے ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور دارمی نے بطریق ارسال کے خالد بن معدان سے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٢٠٤٩/٤٣ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِی الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهٗ وَهِیَ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں ایک تیس آیتوں کی سورۃ ہے اس نے ایک شخص کی شفاعت کی یہاں تک کہ اس کے لئے بخشش کی گئی اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہے (روایت کیا اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے)

٢٠٥٠/٤٤ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهٗ عَلٰی قَبْرٍ وَّهُوَ لَا یَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِیْهِ اِنْسَانٌ یَّقْرَاُ سُوْرَةَ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰی خَتَمَهَا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ الْمَانِعَةُ هِیَ الْمُنْجِیَةُ تُنْجِیْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک نے قبر پر خیمہ لگایا اور ان کو معلوم نہ تھا یہ قبر ہے اس میں ایک شخص تبارک الذی بیدہ الملک پڑھتا ہے جب اس نے پوری کرلی تو خیمہ لگانے والا آنحضرت کے پاس آیا اس نے آنحضرت کو خبر دی آپ نے فرمایا وہ منع کرنے والی ہے اور نجات دینے والی ہے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلائیگی (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

٢٠٥١/٤٥ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَاَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَّكَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِی الْمَصَابِیْحِ غَرِیْبٌ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک پڑھتے تھے۔ (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور دارمی نے ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور اسی طرح محی السنہ نے شرح السنہ میں کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور مصابیح میں یہ حدیث غریب ہے)

٢٠٥٢/٤٦ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انس بن مالک سے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ اذا زلزلت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

آدھے قرآن کے برابر ہے اور قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے اور قل یا ایہا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٢٠٥٣ / ٤٧ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُّصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَّاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَّمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

معقل بن یسارؓ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ کہے میں پناہ پکڑتا ہوں سننے والے جاننے والے اللہ کے ساتھ شیطان مردود سے پھر سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے اللہ تعالٰے ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے جو اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور بخشش مانگتے ہیں ان کے گناہوں کی شام تک اگر اس دن وہ مر جائے تو وہ شہید ہوگا اور جو شخص ان آیتوں کو پڑھے شام کے وقت وہی مرتبہ ہے اس کے لئے (روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٢٠٥٤ / ٤٨ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِّائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ خَمْسِيْنَ مَرَّةً وَّلَمْ يَذْكُرْ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ)

انسؓ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جو شخص ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد پڑھے اس سے پچاس برس کے گناہ دُور کئے جاتے ہیں مگر یہ کہ اس پر قرض ہو۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور دارمی نے اور دارمی کی ایک روایت میں ہے پچاس بار الا ان یکون علیہ دین نہیں ذکر کیا)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٢٠٥٥ / ٤٩ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا كَانَ يَوْمُ

انہی (انسؓ) سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا جو سونے کا ارادہ کرے اپنے بستر پر دائیں کروٹ لیٹے سو بار قل ہو اللہ احد پڑھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرماوے گا اے میرے بندے

الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيَ ادْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

اپنی داہنی طرف سے بہشت میں داخل ہو۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۵۶/۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قل ہو اللہ احد پڑھتے سنا تو فرمایا واجب ہوئی میں نے کہا کیا واجب ہوئی فرمایا بہشت (روایت کیا ہے اس کو مالک نے اور ترمذی نے اور نسائی نے)

۲۰۵۷/۵۱ وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهُ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِيْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَآءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

فروہ بن نوفل سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا اے اللہ کے رسول مجھ کو کچھ سکھاؤ کہ جب میں اپنے بستر پر جاؤں تو وہ پڑھوں فرمایا قل یا ایہا الکفرون پڑھو اس لئے کہ وہ شرک سے بیزاری ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداود نے اور دارمی نے)

۲۰۵۸/۵۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَّظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُوْلُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

عقبہ بن عامر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے درمیان چلے جا رہا تھا۔ ہمیں سخت ہوا اور اندھیرے نے گھیرا آپ نے پناہ پکڑنی شروع کی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ساتھ اور فرماتے اے عقبہ پناہ پکڑ ان دونوں سورتوں کے ساتھ کسی پناہ پکڑنے والے نے ان کی مانند پناہ نہیں پکڑی۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۰۵۹/۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةِ مَطَرٍ وَّظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عبداللہ بن خبیب سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتے ہوئے بارش اور اندھیری رات میں نکلے ہم نے آپ کو پایا فرمایا کہو میں نے کہا میں کیا کہوں

سَلَّمَ فَاَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَآ اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

فرمایا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح اور شام کو تین بار کہہ تجھ کو ہر چیز سے کفایت کریں گی (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے)

۲۰۶۰/۵۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْسُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کہا اے اللہ کے رسول سورۂ ہود یا سورۂ یوسف پڑھوں فرمایا ہرگز نہ پڑھے گا تو کچھ جو بہت پوری ہو اللہ کے نزدیک قل اعوذ برب الفلق سے (روایت کیا اس کو احمد نے، نسائی نے اور دارمی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۰۶۱/۵۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَآئِبَهٗ وَغَرَآئِبُهٗ فَرَآئِضُهٗ وَحُدُوْدُهٗ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کے معانی بیان کرو۔ اور اس کے غرائب کی پیروی کرو اس کے غرائب اس کے فرائض ہیں اور اس کی حدیں۔

۲۰۶۲/۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کا نماز میں پڑھنا نماز کے غیر میں پڑھنے سے افضل ہے نماز کے غیر میں قرآن پڑھنا بہت ثواب کا حامل ہے تسبیح وتکبیر سے تسبیح بہت ثواب رکھتی ہے اللہ دینے سے اور اللہ کے لئے دینا بہت ثواب رکھتا ہے روزہ سے اور روزہ دوزخ کی آگ سے ڈھال ہے۔

۲۰۶۳/۵۷ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ

عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا قرآن

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَّقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ۔

کو بغیر مصحف کے پڑھنا ہزار درجہ ہے اور قرآن کو دیکھ کر پڑھنا یاد پڑھنے سے دو ہزار درجے زیادہ ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۲۰۶۴/۵۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَاُ كَمَا يَصْدَاُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاءُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل زنگ پکڑتے ہیں جیسے لوہا زنگ پکڑتا ہے جب اس کو پانی پہنچتا ہے کہا گیا اے اللہ کے رسولؐ اس کا صیقل کیا ہے آپؐ نے فرمایا موت کو بہت یاد کرنا اور قرآن پڑھنا۔ (بیہقی نے ان چاروں حدیثوں کو شعب الایمان میں ذکر کیا)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۲۰۶۵/۵۹ وَعَنْ اَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ يَّا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ایفع بن عبد الکلاعی سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسولؐ قرآن میں کون سی سورۃ بڑی ہے فرمایا قل ہو اللہ احد ایک شخص نے کہا کون سی آیت قرآن میں بہت بڑی ہے فرمایا آیۃ الکرسی اللہ لا الٰہ ہو الحی القیوم اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کونسی آیت دوست رکھتے ہو کہ آپؐ کو اور آپ کی امت کو پہنچے فرمایا سورۂ بقرہ کا خاتمہ وہ خدا کے عرش کے نیچے سے رحمت کے خزانوں سے اتری ہے اس امت کی دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی نہیں چھوڑی مگر اس کو شامل ہے۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے)

٭ ٭ ٭

٭ ٭ ٭ ٭

۲۰۶۶/۶۰ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُّرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ

عبد الملک بن عمیرؓ سے مرسل روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ میں ہر بیماری کی شفا ہے (روایت کیا ہے اس کو دارمی نے

مِّنْ كُلِّ دَآءٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٢٠٦٧/٦١ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ۔

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص آخر سورۂ آل عمران کا رات کو پڑھے اس کے لئے رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

٢٠٦٨/٦٢ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ اِلَى اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ)

مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جو شخص سورۂ آل عمران جمعہ کے دن پڑھے رات تک اس کے لئے فرشتے دعاء کرتے ہیں۔ (روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو دارمی نے)

٢٠٦٩/٦٣ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِاٰيَتَيْنِ اُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَآءَكُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ وَّقُرْبَانٌ وَّدُعَآءٌ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا)

جبیر رضی اللہ عنہ بن نفیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کو دو آیتوں سے ختم فرمایا اللہ کے عرش کے نیچے والے خزانے سے دیا گیا ہوں ان کو سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھلاؤ وہ دو آیتیں رحمت ہیں اور قرب کا سبب ہیں اور دعاء ہیں۔ (روایت کیا ہے اس کو دارمی نے بطریق ارسال کے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٢٠٧٠/٦٤ وَعَنْ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَّوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ ہود کو جمعہ کے دن پڑھو۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے)

٢٠٧١/٦٥ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَآءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

ابوسعید سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھے دو جمعوں کے درمیان اس کے لئے نور روشن ہو جاتا ہے (بیہقی نے روایت اس کو دعوات کبیر میں)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٢٠٧٢/٦٦ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَءُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ

خالد بن معدان سے روایت ہے انہوں نے کہا نجات دینے والی کو پڑھو وہ سورۂ الم تنزیل ہے اس لئے کہ ایک شخص

فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَؤُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِي فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالَى فِيهِ وَقَالَ اكْتُبُوا لَهُ بِكُلِّ خَطِيئَةٍ حَسَنَةً وَّارْفَعُوا لَهُ دَرَجَةً وَّقَالَ أَيْضًا إِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَإِنْ لَّمْ أَكُنْ مِّنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِي عَنْهُ وَإِنَّهَا تَكُونُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِي تَبَارَكَ مِثْلَهُ وَكَانَ خَالِدٌ لَّا يَبِيتُ حَتّٰى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاؤُسٌ فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ بِسِتِّيْنَ حَسَنَةً (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

اس کو پڑھتا تھا اور وہ بہت گنہگار تھا اس سورۃ نے اپنے بازو اس پر پھیلائے کہا اے میرے پروردگار اس کو بخش کیونکہ وہ مجھ کو بہت پڑھتا تھا اس شخص کے حق میں اللہ تعالیٰ نے اس کی شفاعت قبول فرمالی فرمایا اس کے ہر گناہ کے بدلے میں نیکی لکھو اور اس کے لئے درجہ بلند کرو خالد نے کہا قبر میں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی ہے کہتی ہے یا الٰہی اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اگر میں تیری کتاب سے نہیں تو مجھ کو مٹا ڈال خالدؒ نے کہا وہ سورت جاندار پرندے کی طرح ہوگی اپنے پڑھنے والے پر اپنے بازو رکھے گی اس کے لئے شفاعت کرے گی اس سے عذاب قبر کو باز رکھے گی خالدؒ نے تبارک الذی سورۃ کے بارہ میں کہا جو الم تنزیل کے بارہ میں کہا خالد اس کے پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ طاؤسؒ نے کہا یہ دونوں سورتیں قرآن کی ہر سورۃ پر فضیلت دی گئی ہیں ساٹھ ساٹھ نیکیاں۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے)

* * * * *

۲۰۷۳/۷ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا)

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی آپ نے فرمایا جو شخص سورۃ یٰسین کو شروع دن میں پڑھے اس کی تمام حاجتیں پوری کی جاتی ہیں۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے مرسل)

* * *

۲۰۷۴/۸ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَاقْرَءُوهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ۔

معقلؓ بن یسار مزنی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کی خاطر سورۃ یٰسین پڑھے اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اس کو اپنے مردوں کے پاس پڑھو۔ (روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۰۷۵/۶۹ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہر چیز کی کوہان ہے قرآن کی کوہان سورۂ البقرہ ہے ہر چیز کا خلاصہ ہے قرآن کا خلاصہ مفصل ہے (روایت کیا اس کو دارمی نے)

۲۰۷۶/۷۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ عُرُوسٌ وَعُرُوسُ الْقُرْآنِ الرَّحْمٰنُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہر چیز کی زینت ہے اور قرآن کی زینت سورۂ رحمٰن ہے۔

۲۰۷۷/۷۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَأْمُرُ بَنَاتِهِ يَقْرَءْنَ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۂ واقعہ ہر رات کو پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہیں آئے گا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو ہر رات اسی سورۃ کے پڑھنے کو فرماتے (روایت کیا بیہقی نے ان دونوں حدیثوں کو شعب الایمان میں)

۲۰۷۸/۷۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّورَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ سبح اسم ربک الاعلیٰ کو دوست رکھتے تھے۔ (روایت کیا اس کو احمد نے)

۲۰۷۹/۷۳ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْرِئْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلٰثًا مِّنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ كَبِرَتْ سِنِّي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلُظَ لِسَانِي قَالَ فَاقْرَأْ ثَلٰثًا مِّنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول مجھے پڑھاؤ فرمایا پڑھ تین سورتیں جن کے شروع میں الٓر ہے پس کہا اس نے میری عمر بڑی ہے اور میرا دل سخت ہے اور میری زبان موٹی ہے فرمایا وہ تین سورتیں پڑھ جنکے شروع میں حٰمٓ ہے اس نے پہلی بار کی طرح پھر کہا اس شخص نے کہا مجھ کو ایک جامع سورۃ پڑھاؤ رسول اللہ صلی اللہ

اَقْرِئْنِیْ سُوْرَۃً جَامِعَۃً فَاَقْرَاَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰی فَرَغَ مِنْھَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَآ اَزِیْدُ عَلَیْہِ اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرُّوَیْجِلُ مَرَّتَیْنِ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

علیہ وسلم نے اذا زلزلت پڑھائی جب اس سے فارغ ہوئے اس شخص نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اس سے زیادہ نہیں کروں گا اس نے پیٹھ پھیری آپ نے فرمایا اس شخص نے مراد پائی دوبار فرمایا۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور احمد نے)

۲۰۸۰/۷۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَاَ اَلْفَ اٰیَۃٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ یَّسْتَطِیْعُ اَنْ یَّقْرَاَ اَلْفَ اٰیَۃٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ قَالَ اَمَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَاَ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ہر دن ہزار آیتیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا صحابہؓ نے عرض کیا کون طاقت رکھتا ہے کہ ہزار آیتیں پڑھے فرمایا کیا الھکم التکاثر پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ (روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

۲۰۸۱/۷۵ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَءَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِیَ لَہٗ بِھَا قَصْرٌ فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَرَاَ عِشْرِیْنَ مَرَّۃً بُنِیَ لَہٗ بِھَا قَصْرَانِ فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَرَاَ ثَلٰثِیْنَ مَرَّۃً بُنِیَ لَہٗ بِھَا ثَلٰثَۃُ قُصُوْرٍ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذًا لَّنُکْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِکَ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

سعید بن مسیب سے مرسل روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جو قل ہو اللہ احد کو دس بار پڑھے اس کے لئے جنت میں ایک محل بنایا جاتا ہے جو بیس دفعہ پڑھے اس کے لئے دو محل تیار کئے جاتے ہیں جو تیس (۳۰) دفعہ پڑھے اس کے لئے تین محل تیار کئے جاتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی نے کہا اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول ہم بہت محل بنائیں گے آپ نے فرمایا اللہ تعالے بہت فراخ ہے اس سے بھی۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے)

۲۰۸۲/۷۶ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ

حسن سے مرسل روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ اٰيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْ اٰيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَءَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَمِائَةِ اٰيَةٍ إِلَى الْأَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ قَالُوا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

جوشخص کسی رات سو آیتیں پڑھے اس رات کے بارے میں اس سے قرآن نہیں جھگڑے گا اور جوشخص رات کو دو سو آیتیں پڑھے اس کے لئے رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جوشخص رات کو پانچ سو آیتیں پڑھے ہزار تک ایسے حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے قنطار کے برابر ثواب ہوتا ہے لوگوں نے کہا قنطار کیا ہوتا ہے آپؐ نے فرمایا بارہ ہزار (روایت کیا اس کو دارمی نے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

بَابٌ
تلاوت قرآن کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ
پہلی فصل

۲۰۸۳ (۱) عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْاِبِلِ فِي عُقُلِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوموسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی خبرگیری کرو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قرآن سینہ سے اتنی جلدی نکلتا ہے جس طرح کہ اونٹ اپنی رسی سے نکل جاتا ہے (متفق علیہ)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۲۰۸۴ (۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَقُولَ نَسِيتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِهَا)

ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری چیز ہے واسطے ایک ان کے کے یہ کہے میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ کہے بھلایا گیا قرآن کو یاد کرتے رہا کرو کیونکہ وہ لوگوں کے سینہ سے جلدی نکل جانے والا ہے اونٹوں کی بہ نسبت (روایت کیا ہے بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے اپنی رسّی کے ساتھ بندھے ہوں)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۲۰۸۵ (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن والے کی مثال اونٹ والے کی ہے اس کو رسی

صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سے باندھا گیا ہے اگر اس کی خبر گیری رکھتا ہے تو وہ بندھا رہتا ہے اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے جاتا رہتا ہے۔ (متفق علیہ)

٢٠٨٦/٤ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جندب رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل چاہیں جس وقت آپس میں مختلف ہوں تو اس سے کھڑے ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

٢٠٨٧/٥ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَءَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا انس رضی اللہ عنہ پوچھے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کیونکر تھی۔ کہا لمبی قرأت تھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی۔ بسم اللہ کے ساتھ آواز لمبی فرماتے اور رحمٰن اور رحیم کے ساتھ آواز لمبی فرماتے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

٢٠٨٨/٦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَّتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالٰی کسی چیز کو نہیں سنتا۔ جیسا کہ نبی کی آواز کو سنتا ہے جب وہ قرآن پڑھے۔ (متفق علیہ)

٢٠٨٩/٧ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالٰی کسی چیز کے ساتھ کان نہیں رکھتا جیسا کہ نبی کے لئے کان رکھتا ہے خوش آواز کے ساتھ قرآن پڑھے۔ اس حال میں کہ جب پکار کر پڑھے (متفق علیہ)

٢٠٩٠/٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انہی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن کو خوش کن آواز سے تلاوت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں (روایت کیا اس کو بخاری نے)

٢٠٩١/٩ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ

قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اِقْرَأْ عَلَیَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰی اَتَیْتُ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰیَةِ فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ فَاِذَا عَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب آپ منبر پر تھے میرے سامنے قرآن پڑھ میں نے عرض کی میں آپ کے سامنے قرآن پڑھوں حالانکہ آپ پر قرآن نازل ہوا آپ نے فرمایا میں اپنے غیر سے قرآن کو سننا پسند کرتا ہوں ابن مسعودؓ نے کہا میں نے سورۂ نساء پڑھی یہاں تک کہ میں اس آیت تک پہنچا کیا کریں گے یہود وغیرہ جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لاویں گے اور لاویں گے تجھ کو اس امت پر گواہ حضرتؐ نے فرمایا بند کر پڑھنا میں نے آپ کی طرف دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسو بہاتی تھیں۔ (متفق علیہ)

۲۰۹۲
۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ آللّٰہُ سَمَّانِیْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَیْنَاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْكَ لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰی۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو فرمایا اللہ تعالٰے نے مجھ کو حکم کیا کہ تجھ پر قرآن پڑھوں اس نے عرض کی کیا اللہ تعالٰے نے میرا نام لیا ہے فرمایا ہاں ابی بن کعبؓ نے کہا میں ذکر کیا گیا پروردگار کے نزدیک فرمایا ہاں۔ اُبیؓ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے ایک روایت میں یوں ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی کو فرمایا اللہ تعالٰے نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ آپ پر سورہ لم یکن الذین کفروا پڑھوں ابی نے کہا کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے آپ نے فرمایا ہاں ابی روئے (متفق علیہ)

۲۰۹۳
۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّنَالَهُ الْعَدُوُّ

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو ساتھ لے کر دشمن کی طرف سفر کرنے سے منع فرمایا (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے قرآن عزیز کے ساتھ سفر نہ کرو کیونکہ میں امن میں نہیں اس سے کہ اسکو دشمن نہ پالے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۲۰۹۴
۱۲ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں

جَلَسْتُ فِي عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَّقْرَأُ عَلَيْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَّذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

مہاجرین ضعیف لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا بعض بعض کے ساتھ پردہ کرتے تھے بہ سبب ننگے ہونے سے اور ہم پر قرآن پڑھنے والا قرآن پڑھتا اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم پر کھڑے ہوئے جب آپ کھڑے ہوئے تو پڑھنے والا خاموش ہوگیا آپ نے السلام علیکم کہا آپ نے فرمایا تم کیا کرتے ہو ہم نے عرض کی ہم قرآن سنتے ہیں آپ نے فرمایا سب تعریفیں اس خدا کو ہیں جس نے میری امت میں وہ لوگ پیدا فرمائے جن کے متعلق میں حکم کیا گیا کہ اپنے نفس کو ان کے ساتھ روکے رکھوں راوی نے کہا آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ ہم میں اپنی ذات کو برابر کریں پھر اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ فرمایا اس طرح پس حلقہ باندھا صحابہؓ کے چہرے آپؐ کے لئے ظاہر ہوئے فرمایا مہاجرین کے ضعیف گروہ خوش ہو جاؤ پورے نور سے قیامت کے دن تم اغنیاء سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوگے وہ آدھا دن پانچ سو برس کا ہوگا۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۰۹۵ / ۱۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

براء بن عازبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے آوازوں کے ساتھ قرآن کو مزین کرو۔ (روایت کیا اس کو احمد نے، ابوداؤد نے، ابن ماجہ نے اور دارمی نے)

۲۰۹۶ / ۱۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَّقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَجْذَمَ۔

سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا شخص نہیں جو قرآن کو پڑھتا ہو پھر اس کو بھول جائے مگر وہ قیامت کے دن کٹے ہوئے ہاتھ سے ملاقات کرے گا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ)

اور دارمی نے)

۲۰۹۷ ۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کو تین رات سے کم میں پڑھا وہ اس کو سمجھا نہیں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابو داؤد نے اور دارمی نے)

۲۰۹۸ ۱۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کو بلند آواز سے پڑھنے والا ظاہر صدقہ کرنے والے کی مانند ہے قرآن کو آہستہ پڑھنے والا پوشیدہ صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابو داؤد نے اور نسائی نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)

۲۰۹۹ ۱۷ وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ)

صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کے حرام کو حلال جانا وہ قرآن پر ایمان نہیں لایا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ اس کی سند قوی نہیں)

۲۱۰۰ ۱۸ وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُّفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

لیث بن سعد سے روایت ہے وہ ابن ابی ملیکہ سے وہ یعلی بن مملک سے روایت کرتے ہیں اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارہ میں پوچھا ام سلمہ نے آپ کی قرأت حرف بحرف بیان کی۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابو داؤد نے اور نسائی نے)

۲۱۰۱ ۱۹ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ

ابن جریج ابن ابی ملیکہ سے وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَّعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ)

قرات جدا جدا پڑھتے تھے الحمد للہ رب العلمین پڑھتے پھر ٹھہر جاتے پھر الرحمٰن الرحیم پڑھتے پھر ٹھہر جاتے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا اس کی سند متصل نہیں اس لئے کہ لیث نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے اس نے یعلی بن مملک سے، اس نے ام سلمہ سے لیث کی حدیث صحیح تر ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۱۰۲ — عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَّسَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يُّقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم قرآن پڑھ رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر تشریف لائے ہم میں دیہاتی اور عجمی لوگ بھی تھے آپ نے فرمایا، پڑھو ہر ایک اچھا پڑھتا ہے ایک قوم آوے گی وہ قرآن کو تیر کی مانند سیدھا کرے گی دنیا میں قرآن کے بدلے جلدی کریں گے اور اس کو آخرت پر نہ رکھیں گے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۲۱۰۳ — وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُّرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةً قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کو عرب کے طریقے پر پڑھو اور ان کے لہجے میں اور بچو تم عشق والوں کے طریقے سے اور اہل کتاب کے طریقے سے میرے بعد ایک قوم آوے گی۔ جو قرآن کو راگ اور نوحہ کی مانند بنا کر پڑھیں گے ان کا حال یہ ہوگا کہ ان کے حلقوں سے نیچے قرآن نہیں اترے گا، اور ان کے دل فتنہ میں پڑے ہوئے ہوں گے اور ان کے دل جن کو ان کا قرآن پڑھنا اچھا لگے گا۔ (روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں۔)

الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ)

۲۱۰۴/۲۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

براء بن عازبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے. قرآن کو اچھی طرح پڑھو اپنی آوازوں کے ساتھ، اس لئے کہ اچھی آواز قرآن میں خوبی کو زیادہ کرتی ہے۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے)

۲۱۰۵/۲۳ وَعَنْ طَاؤسٍ مُّرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ يَقْرَأُ اُرِيْتَ اَنَّهٗ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاؤسٌ وَّكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

طاؤس سے مرسل روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوال کئے گئے کہ آدمیوں میں کون اچھی آواز والا ہے قرآن کو پڑھنے کے لحاظ سے اور پڑھنے میں بہت خوب ہے۔ فرمایا وہ شخص کہ جس وقت وہ قرآن پڑھے سننے والا اس کو گمان کرے۔ کہ وہ خدا سے ڈرتا ہے. طاؤس نے کہا طلق ایسا ہی تھا۔ (روایت کیا اس کو دارمی نے)

۲۱۰۶/۲۴ وَعَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعَجَّلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل قرآن تکیہ مت کرو قرآن سے قرآن کو اس کے حق کے مطابق پڑھو، رات کے اوقات میں اور دن کے اوقات میں اور قرآن کو ظاہر کرو اور خوش آواز سے جو اس میں ہے اس میں غور و فکر کرو۔ شاید کہ مطلب یاب ہو اور اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب آخرت میں بڑا ہے۔ روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابٌ

اختلاف قرأت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۱۰۷/۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ

عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان پڑھتے سنا اس قرأت کے

يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيْهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اِقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

سوا جو میں پڑھتا تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی تھی میں اس پر جلدی کرنے کو قریب تھا میں نے اسکو فارغ ہونے تک مہلت دی جب وہ پڑھنے سے فارغ ہوا میں نے اس کی گردن میں چادر ڈالی اور اس کو کھینچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ یہ سورۃ فرقان کو اس کے غیر پر پڑھتا ہے جو آپؐ نے مجھ کو پڑھائی آپؐ نے فرمایا اے عمرؓ اس کو چھوڑ دے ہشام کو فرمایا پڑھ ہشام نے اسی طرح پڑھی جو میں نے سنی تھی فرمایا اسی طرح اتاری گئیں پھر مجھ کو فرمایا پڑھ میں نے پڑھی فرمایا اسی طرح اتاری گئی ہے یہ قرآن سات قرأت پر اتارا گیا ہے جو ہو سکے اسی میں پڑھو۔ (روایت کیا ہے اس کو بخاری اور مسلم نے اور یہ لفظ مسلم کے ہیں)

۲۱۰۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ایک شخص کو پڑھتے سنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے خلاف پڑھتے سنا میں اس شخص کو آپؐ کے پاس لے آیا میں نے اس کی قرأت کے بارہ میں خبر دی آپؐ کے چہرہ (مبارک) پر ناخوشی محسوس کی آپؐ نے فرمایا دونوں اچھا پڑھتے ہو اختلاف نہ کرو تم سے پہلوں نے اختلاف کیا وہ ہلاک ہو گئے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۱۰۹ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّيْ فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ

ابی بن کعبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں مسجد میں تھا ایک شخص آیا نماز پڑھنے لگا اس نے اپنی قرأت پڑھی کہ میں نے اسکا انکار کیا ایک اور شخص آیا اس نے پہلے کے خلاف قرأت کی جب ہم نے

فَقَرَاَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ فَلَمَّا
قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ
هٰذَا قَرَاَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَ
دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَاَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ
فَاَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَرَاٰ فَحَسَّنَ شَاْنَهُمَا فَسُقِطَ فِيْ
نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا اِذْ كُنْتُ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِيْ ضَرَبَ
فِيْ صَدْرِيْ فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ
اِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِيْ يَا اُبَيُّ اُرْسِلَ
اِلَيَّ اَنِ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُّ
اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرُدَّ اِلَيَّ
الثَّانِيَةَ اقْرَاْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُّ
اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرُدَّ اِلَيَّ
الثَّالِثَةَ اقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ
وَّلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُّكَهَا مَسْاَلَةٌ
تَسْاَلُنِيْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ
لِيَوْمٍ يَّرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى
اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نماز پڑھ لی تو ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، میں نے کہا اس شخص نے قرأت پڑھی میں نے اس کی قرأت کا انکار کیا اس پر ایک اور آدمی آیا اس نے اس کے خلاف پڑھی آپ نے ان دونوں کو حکم دیا دونوں نے قرأت پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی تحسین کی میرے دل میں جھوٹ کا شبہ ہوا جو کہ جاہلیت میں بھی نہ تھا جب آپ نے میری اس حالت کو دیکھا میرے سینہ پر ہاتھ مارا میں پسینہ پسینہ ہوگیا گویا کہ ڈر کی وجہ سے میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے لگا۔ آپ نے فرمایا اے ابی میری طرف فرشتہ بھیجا گیا قرآن پڑھ ایک طریقہ سے میں نے اللہ تعالیٰ سے تکرار کیا میری امت پر آسان کر پھر حکم ہوا کہ قرآن کو دو طرح سے پڑھو پھر میں نے اللہ سے تکرار کیا کہ میری امت پر آسانی کر تو میری طرف تیسری بار حکم کیا گیا قرآن کو سات قرأت سے پڑھ تیرے لئے ہر بار کے بدلے سوال کرنا ہے سوال کر تو مجھ سے میں نے کہا اے اللہ میری امت کو بخش یا الٰہی میری امت کو بخش تیسرے سوال کی میں نے تاخیر کی جب تمام مخلوق میری طرف خواہش کرے گی یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

٢١١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ
جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ
اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى

ابن عباس رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل ع نے مجھ کو ایک قرأت پر قرآن پڑھایا میں نے اس سے تکرار کیا میں ہمیشہ رہا زیادہ کرتا تھا اس سے وہ مجھ کو زیادہ کروا تا تھا یہاں تک کہ سات قرأۃ

إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ تَكُونُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تک پہنچا ابن شہاب نے کہا پہنچی مجھ کو یہ بات کہ وہ سات طریق نہیں ہیں دین کے معاملہ میں مگر ایک اس کے حلال اور حرام میں اختلاف نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

۲۱۱۱/۵ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيِّينَ مِنْهُمُ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ وَّفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَتَيَانِي فَقَعَدَ جِبْرِيلُ عَنْ يَّمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَّسَارِي فَقَالَ جِبْرِيلُ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ۔

ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے ملاقات فرمائی آپ نے فرمایا اے جبریل میں ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہوں ان میں بوڑھے بوڑھیاں اور لڑکے لڑکیاں ان میں ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے کتاب کبھی نہیں پڑھی جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سات طرح پر اتارا گیا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے) احمد اور ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے ان قراتوں میں کوئی قراۃ نہیں مگر شافی کافی ہے نسائی میں ایک روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل اور میکائیل میرے پاس آئے جبریل علیہ السلام داہنی طرف اور میکائیل علیہ السلام بائیں طرف بیٹھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا ایک قرأت پر قرآن پڑھو میکائیل علیہ السلام نے کہا ایک سے زیادہ کراؤ یہاں تک کہ سات قراتوں تک پہنچے ہر قرأت شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے۔

۲۱۱۲/۶ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَاصٍّ يَّقْرَأُ ثُمَّ يَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ وہ ایک قصہ بیان کرنے والے پر گذرے کہ وہ قرآن پڑھ کر مانگتا تھا عمران نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا جو شخص قرآن پڑھے وہ اللہ سے سوال کرے عنقریب

فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ایسے لوگ آویں گے وہ قرآن پڑھ کر لوگوں سے مانگیں گے (روایت کیا اس کو احمد نے اور ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۱۱۳ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ يَتَاَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَّيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

بریدہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اس کے سبب لوگوں سے کھائے قیامت کے دن آئے گا اس کے چہرہ پر گوشت نہیں ہوگا۔ (روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

۲۱۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ اِلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سورۃ کا فرق بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے نازل ہونے سے پہچانتے تھے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۲۱۱۵ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَاَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَاْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علقمہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم حمص میں تھے ابن مسعود رضؓ نے سورۂ یوسف پڑھی ایک شخص نے کہا یہ اس طرح نازل کی گئی عبداللہ نے کہا اللہ کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت پڑھی آپ نے فرمایا تو نے خوب پڑھی ناگاہ ابن مسعود رضؓ سے جو شخص کلام کرتا تھا اس سے شراب کی بو پائی ابن مسعود رضؓ نے کہا تو شراب پیتا ہے اور تو اللہ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے اس کو حد لگائی۔ (روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے)

۲۱۱۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ مَّقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا

زید بن ثابت رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ابوبکر نے میری طرف کسی کو بھیجا اہل یمامہ کے قتل کے دنوں میں

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّآءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّآءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَّا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْ بَكْرٍ يُّرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا

حضرت عمر بن الخطاب حضرت ابوبکر صدیق کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے حضرت ابوبکر رض نے کہا کہ عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے قاری بہت شہید ہوئے۔ اور میں ڈرتا ہوں اگر اسی طرح جنگوں میں قاری شہید ہوتے گئے تو قرآن کا کافی حصہ جاتا رہے گا۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپ قرآن کو جمع کرنے کا حکم فرمادیں حضرت ابوبکر رض نے حضرت عمر رض کو کہا وہ چیز جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی تم کیسے کرو گے حضرت عمر رض نے کہا اللہ کی قسم یہ بہتر ہے حضرت عمر رض ہمیشہ مجھ سے گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے میرا سینہ کھولا اس کام کے لئے میں نے اس میں وہی مصلحت دیکھی جو عمر نے دیکھی تھی۔ زید رض نے کہا ابوبکر رض نے مجھ کو کہا زید تو جوان مرد ہے سمجھ دار اور ہم میں سے کوئی بھی تجھ کو متہم نہیں جانتا کیونکہ تو وحی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھتا تھا۔ قرآن کو تلاش کر اور جمع کر۔ اللہ کی قسم! اگر مجھ کو کسی پہاڑ کے نقل کرنے کی تکلیف دیتے تو یہ آسان ہوتا مجھ پر اس کام سے جو حضرت ابوبکر رض نے قرآن کو جمع کرنے کا حکم کیا۔ زید رض نے کہا وہ کام جو آپ نے نہیں کیا کیسے کرو گے۔ حضرت ابوبکر رض نے کہا خدا کی قسم یہ بہتر ہے ابوبکر رض مجھ سے گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے میرا سینہ کھولا اس چیز کے لئے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رض کا سینہ اللہ تعالےٰ نے کھولا تھا۔ میں نے قرآن کو جمع کرنا شروع کیا کھجور کی شاخوں اور سفید پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے حتیٰ کہ مجھے سورۃ توبہ کا آخر ابوخزیمہ انصاری رض سے ملا ان کے سوا کسی اور سے یہ نہ پایا آخری آیت یہ ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم سورۃ برأت کے آخر تک حضرت ابوبکر رض کے پاس وہ صحیفے لکھے ہوئے تھے فوت ہونے تک حضرت عمر رض کے پاس ان کی زندگی میں پھر حضرت عمر رض کی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے

مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَآءَةٍ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِىْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيٰوتَهٗ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پاس۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۱۱۷ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ ابْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ فِىْ فَتْحِ اَرْمِيْنِيَّةَ وَاٰذَرْبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِى الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِى الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِىْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِى الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ فَاَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ ابْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِى الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلٰثِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِىْ شَىْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى اِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِى الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ اِلٰى حَفْصَةَ وَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حذیفہ بن یمان آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جہاد کا سامان درست کرتے تھے اہل شام اور عراق کے لئے آرمینیا اور آذربیجان کی لڑائی کے لئے حذیفہ کو خوف میں ڈالا قرآن میں لوگوں کے اختلاف نے حذیفہ نے کہا حضرت عثمان کو اے امیر المؤمنین اس امت کا اللہ کے کلام میں اختلاف کرنے سے پہلے تدارک فرمائیں جس طرح کہ یہود و نصاریٰ نے اختلاف کیا حضرت عثمان نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ صحیفے ہماری طرف بھیجدے تاکہ ہم ان کو مصحفوں میں نقل کرا دیں ہم ان کو تیری طرف واپس کر دیں گے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے صحیفے حضرت عثمان کے پاس بھیج دیئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت کو حکم فرمایا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور سعید بن العاص اور عبداللہ بن الحارث بن ہشام کو ان سب نے وہ صحیفے مصحفوں میں نقل کئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا قریش کے تین آدمیوں کو جب تم اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قرآن میں کسی جگہ اختلاف کرو تو قریش کی لغت کے موافق لکھو اس لئے کہ قرآن ان کی زبان میں نازل ہوا ہے سب نے اسی طرح کیا جب تمام صحیفے مصحفوں میں نقل کر چکے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحیفے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیئے ہر ایک طرف ان مصحفوں میں سے ایک ایک بھیج دی جو کہ نقل کئے تھے اور ان کے علاوہ کے بارے میں حکم فرمایا کہ ان کو جلا دو ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں نے زید بن ثابت سے سنا

أَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ ابْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اس نے کہا میں نے سورۂ احزاب کی ایک آیت نہ پائی جب ہم نے مصحف نقل کئے اور میں اس آیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا کہ آپ پڑھتے تھے اس آیت کو میں نے تلاش کیا وہ آیت میں نے خزیمہ بن ثابت انصاری رضؓ سے پائی وہ آیت یہ ہے من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ ہم نے وہ آیت بھی اس سورہ میں ملا دی۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۱۱۸/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَإِلَى بَرَاءَةٍ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا سَطْرَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ تَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوا هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عثمان رضؓ کو کہا آپ کو کس چیز نے آمادہ کیا جو آپ نے انفال اور برات کو اکٹھا کر دیا حالانکہ انفال مثانی سے ہے اور برأۃ مئین سے اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی۔ اور سورہ انفال کو لمبی سورتوں میں رکھا اس کا کیا سبب ہے حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن نازل ہوتا تو کئی کئی سورتیں ایک ساتھ نازل ہوتیں جب کوئی چیز نازل ہوتی تو آپ لکھنے والے کو بلا کر فرماتے کہ یہ آیت اس جگہ یعنی فلاں سورت کے ساتھ ملا دو جس میں ایسا ایسا ذکر کیا جاتا ہے جو وقت نازل ہوتی آپ پر کوئی آیت فرماتے اس کو فلاں سورت میں جس کا مضمون ایسا ایسا ہے لکھ دو سورۂ انفال ان سورتوں کی پہلی ہے جو مدینہ میں نازل ہوئیں اور براءت قرآن کے آخر میں نازل ہوئی انفال کا قصہ برات کے مشابہ تھا آپ نے فوت ہونے

وَكَذَا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِّنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَّكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَّنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ)

تک یہ نہ فرمایا کہ براءۃ انفال سے ہے آپؐ کے بیان نہ کرنے اور مضمون کے مشابہ ہونے کی وجہ سے ہم نے ان کو ملا دیا اور ہم نے ان کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی اور سات لمبی سورتوں کے درمیان ان کو رکھ دیا۔
(روایت کیا اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابوداؤد نے)

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

دعاؤں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

۲۱۱۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّأُمَّتِيْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ أَقْصَرُ مِنْهُ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک دعا ہے جو قبول کی جاتی ہے ہر نبی نے اپنی دعا میں جلدی کی میں نے اپنی دعا چھپا رکھی ہے امت کی شفاعت کے لئے قیامت تک یہ اس شخص کو جو میری امت میں مرا اور اس نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو پہنچنے والی ہے اگر اللہ نے چاہا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے بخاری کی روایت اس سے کمتر ہے)

۲۱۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ اٰذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا الٰہی میں نے آپ سے ایک دعا مانگی آپ قبول فرمائیں اور مجھ کو ناامید نہ فرما میں ایک آدمی ہوں اگر میں نے کسی مومن کو ایذا دی یا اسکو بُرا کہا یا لعنت کی یا مارا اس کو ان سب کو اس کے لئے رحمت بنا دے گناہوں سے پاکی کا سبب کر اور اپنے قریب کر قیامت کے دن۔ (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۲۱۲۱ (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهُ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک تمہارا دعا مانگے تو یوں نہ مانگے کہ مجھ کو بخش اگر تو چاہے۔ اگر چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ اور روزی دے اگر تو چاہے بلکہ مانگنے میں عزم بالجزم کرے کیونکہ وہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے اس پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۱۲۲ (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِّيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے ایک دعا کرے تو یہ نہ کہے اگر تو اے اللہ چاہے مجھ کو بخش بلکہ یقین کے ساتھ طلب کرے اور اپنی رغبت کو بڑا کرے کیونکہ اللہ کو کوئی چیز دینا مشکل نہیں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۱۲۳ (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَّا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يُسْتَجَابُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کی دعاء قبول کی جاتی ہے جب تک گناہ کی دعاء نہیں مانگتا یا رشتہ داری کو توڑنے کی اور جب تک جلدی نہیں کرتا پوچھا گیا اے اللہ کے رسول جلدی کیا ہے فرمایا کہ کہے کہ میں نے دعا مانگی اور میں نے آج تک نہیں دیکھا کہ قبول ہوئی ہو دعا مانگنے سے تھک جاوے اور اس کو چھوڑ دے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۱۲۴/۶ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَۃٌ عِنْدَ رَاْسِہٖ مَلَکٌ مُّوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْہِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابو درداء رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی کی دعاء اپنے بھائی مؤمن کے لئے اس کی پیٹھ پیچھے قبول کی جاتی ہے دعا کرنے والے کے پاس فرشتہ معین کیا جاتا ہے جب اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعاء مانگتا ہے تو مؤکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے تیرے لئے بھی اسکی مثل ہے (مسلم)

۲۱۲۵/۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَوْلَادِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَمْوَالِکُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰہِ سَاعَۃً یُّسْاَلُ فِیْھَا عَطَاءً فَیَسْتَجِیْبُ لَکُمْ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فِیْ کِتَابِ الزَّکٰوۃِ)

جابر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں اور اپنی اولاد اور اپنے مالوں پر بد دعاء نہ کرو شاید کہ اللہ کی طرف سے وہ گھڑی موافق آجائے کہ تمہاری بد دعاء قبول ہو جائے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے ابن عباسؓ کی حدیث کتاب الزکوٰۃ میں ذکر کی گئی کہ ڈرو مظلوم کی دعاء سے)

❊ ❊ ❊

❊ ❊ ❊

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۲۱۲۶/۸ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ ثُمَّ قَرَاَ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

نعمان بن بشیر سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعاء ہی عبادت ہے پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وقال ربکم ادعونی استجب لکم (روایت کیا ہے اس کو احمد نے ترمذی نے، ابو داؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے)

۲۱۲۷/۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

انس سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعاء عبادت کا اصل ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۱۲۸/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ہاں دعاء سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

۲۱۲۹ / ۱۱ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

سلمان فارسی رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعاء تقدیر کو پھیرتی ہے اور نیکی عمر کو زیادہ کرتی ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۲۱۳۰ / ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

ابن عمر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعاء نفع دیتی ہے اس چیز میں کہ اتری ہو یا نہ اتری ہو اللہ تعالٰے کے بندو اپنے پر دعاء کو لازم کرو۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور احمد نے معاذ بن جبل سے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۲۱۳۱ / ۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاہُ اللّٰہُ مَا سَاَلَ اَوْ کَفَّ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَہٗ مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

جابر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کوئی آدمی نہیں کہ اللہ تعالٰے سے دعا مانگے مگر اللہ اس کو دیتا ہے جو مانگتا ہے یا اس کی مانند برائی کو بند رکھتا ہے جب تک کہ وہ گناہ کی دعاء نہ کرے یا رشتہ داری کو نہ توڑے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۱۳۲ / ۱۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

ابن مسعود رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰے سے اس کا فضل مانگو اللہ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور افضل عبادت کشادگی کا انتظار کرنا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۲۱۳۳/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ سے سوال نہ کرے اللہ تعالےٰ اس سے ناراض ہوجاتا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۱۳۴/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِیْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْاَلَ الْعَافِيَةَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابن عمر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھولے گئے اللہ کے نزدیک محبوب ترین دعا یہ ہے اس سے عافیت کی دعا کی جائے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۱۳۵/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ عِنْدَ الرَّخَاءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ بات اس کو پسند ہو کہ اللہ سختیوں میں اس کی دعا کو قبول کرے اس کو چاہیئے کہ وہ فراخی کی حالت میں اللہ سے بہت دعا کرے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۲۱۳۶/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُّوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ سے دعا اس طرح کرو کہ تم اس کے قبول ہونے کا یقین رکھتے ہو اور یہ بات یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں کرتا (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۲۱۳۷/۱۹ وَعَنْ مَّالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَاَلْتُمُوا اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ

مالک بن یسار رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم اللہ سے دعا کرو تو اپنی ہتھیلیاں منہ کی طرف کرکے دعا کرو نہ ہاتھوں کی پچھلی طرف کو اوپر کرکے جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر پھیرو) ابن عباس رضہ کی ایک روایت میں ہے اللہ سے ہاتھوں

وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُد)

کے اندر کی جانب سے مانگو۔ ہاتھوں کی باہر کی جانب سے نہ مانگو جب دعا سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر پھیرو (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۱۳۸/۲۰ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

سلمان رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حیادار ہے سخی ہے وہ حیاء کرتا ہے جس وقت اس کا بندہ ہاتھ اٹھاتا ہے کہ ان کو خالی واپس لوٹائے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور بیہقی نے دعوات الکبیر میں۔

۲۱۳۹/۲۱ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے دونوں ہاتھ دعا میں اٹھاتے اپنے منہ پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ رکھتے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۱۴۰/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُد)

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعاؤں کو اچھا سمجھتے تھے۔ جو جامع نہ ہوتی اس کو چھوڑ دیتے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے

۲۱۴۱/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُد)

عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غائب کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے جو غائب کے حق میں ہو۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے)

۲۱۴۲/۲۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِيْ وَقَالَ أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ كَلِمَةً

حضرت عمر بن الخطاب رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے اجازت فرمائی اور فرمایا کہ ہم کو بھی اے ہمارے چھوٹے بھائی اپنی دعا میں شریک کرنا ہم کو بھولنا مت۔ آنحضرت صلی اللہ

مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا - (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ وَلَا تَنْسَنَا)

علیہ وسلم نے یہ کلمہ ایسا فرمایا کہ اس کے بدلے مجھ کو تمام دنیا بھی خوش نہیں کرتی ۔ (روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے اور ترمذی کی حدیث ولا تنسنا پر پوری ہوگئی ہے)

۲۱۴۳/۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار جب افطار کرے دوسرا امام عادل تیسرا مظلوم کی دعاء ان کو اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور پروردگار فرماتا ہے مجھ کو میری عزت کی قسم میں تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۱۴۴/۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دعاء قبول کی جاتی ہے ان کے قبول ہونے میں شک نہیں باپ کی دعاء مسافر کی دعاء اور مظلوم کی دعاء (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۱۴۵/۲۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلًا حَتّٰى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَهُ إِذَا انْقَطَعَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک تمہارے کو چاہیئے کہ اپنے رب سے تمام حاجتیں مانگے یہاں تک کہ اپنی جوتی کا تسمہ بھی جب وہ ٹوٹ جائے ترمذی نے ثابت بنانی سے ایک روایت میں زیادہ کیا بطریق ارسال کے کہ اللہ سے نمک تک مانگے اور جب جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے مانگے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۱۴۶/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى

اسی (انسؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں اس قدر اپنے ہاتھ اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۲۱۴۷/۲۹ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَجْعَلُ اِصْبَعَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُوْ۔

سہل بن سعدؓ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو مونڈھوں کے برابر فرماتے۔

۲۱۴۸/۳۰ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِيَدَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

سائب بن یزید سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے پھر منہ پر ہاتھ پھیرتے (روایت کیں یہ تینوں حدیثیں بیہقی نے دعوات کبیر میں)

۲۱۴۹/۳۱ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْئَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ اَوْ نَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيْرَ بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ وَالْاِبْتِهَالُ اَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

عکرمہؓ سے روایت ہے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا سوال کرنے کے آداب یہ ہیں کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈوں تک اٹھاوے یا ان کے قریب استغفار کا ادب یہ ہے کہ انگلی کے ساتھ اشارہ کرے اور عاجزی اور دعا میں مبالغہ کرنا یہ ہے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو لمبا کرے ایک روایت میں ہے عاجزی کرنا اس طرح ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ہاتھوں کی پیٹھ منہ کے قریب کرے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۲۱۵۰/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَّا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ اِلَى الصَّدْرِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں تمہارا اپنے ہاتھوں کو اٹھانا بدعت ہے اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سینہ سے اوپر نہیں اٹھائے۔ (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

۲۱۵۱/۳۳ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ

ابی بن کعبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر فرماتے پھر اس کے لئے دعا مانگتے تو پہلے اپنے لئے دعا کرتے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے)

حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ)

۲۱۵۲/۳۴ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَّدْعُوْبِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَّلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْٓءِ مِثْلَهَا قَالُوْا اِذًا نُّكْثِرُ قَالَ اللهُ اَكْثَرُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابوسعید خدری سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دعاء مانگے اور اس میں گناہ اور رشتہ داری کو قطع کرنے والی دعاء نہ ہو تو اللہ تعالےٰ تین میں سے ایک اس کو دیتا ہے ایک یہ کہ جلدی اس کا مطلب پورا کیا جائے یا اس کی دعاء کو اس کے لئے ذخیرہ کر رکھے اور آخرت میں دے یا اس سے برائی پھیر دے صحابہ رضنے عرض کی ہم تو پھر بہت دعا کریں گے آپ نے فرمایا اللہ کا فضل بہت زیادہ ہے۔ (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

۲۱۵۳/۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُّسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَاَ وَدَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

ابن عباس رضسے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا پانچ قسم کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں مظلوم کی دعاء جو بدلہ کے طور پر ہو حاجی کی دعا جب تک کہ واپس گھر آجائے مجاہد کی دعاء بیٹھنے تک مریض کی دعاء اچھا ہو یا فوت ہو جانے تک مسلمان بھائی کی مسلمان بھائی کے لئے غائبانہ دعاء پھر فرمایا ان میں سے بھائی کی دعاء جلد قبول ہوتی ہے دعاؤں میں سے اس کی پشت پیچھے۔ (بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا ہے)

بَابُ ذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ اِلَيْهِ

اللہ کا ذکر کرنے اور قرب حاصل کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۱۵۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَّذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم ذکر کے لئے نہیں بیٹھتی مگران کو فرشتے گھیر لیتے ہیں ان کو رحمت ڈھانک لیتی ہے ان پر سکینہ اترتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان فرشتوں میں فرماتے ہیں جو اس کے قریب ہیں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۱۵۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّةَ فَمَرَّ عَلٰی جَبَلٍ یُّقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِیْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذّٰکِرُوْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرَاتُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے رستے میں چلتے تھے ایک پہاڑ پر سے گذرے ان کا نام جمدان تھا آپ نے فرمایا یہ جمدان ہے چلو مفرّدون پیش قدمی کر گئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا مفرّدون کون ہیں اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا وہ مرد جو اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کریں اور وہ عورتیں جو اللہ کو بہت یاد کریں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۱۵۶ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے اور نہ یاد کرنے والے زندے اور مردے کی مانند ہے (متفق علیہ)

۲۱۵۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں بندے کے گمان سے بھی زیادہ قریب ہوں جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے جب وہ مجھ کو یاد رکھتا ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں جب وہ مجھ کو اپنے دل میں یاد کرتا ہے میں اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے میں اس کو بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں (متفق علیہ)

۲۱۵۸/۵ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِیْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّیِّئَةِ فَجَزَاءُ سَیِّئَةٍ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً وَّمَنْ لَّقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَةً لَّا یُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا لَّقِیْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص ایک نیکی لائے اس کے لئے دس کے برابر ثواب ہے اس سے زیادہ بھی دیتا ہوں جو برائی لائے برائی کی سزا اس کے برابر ہے یا اس کو بخش دیتا ہوں جو میرے قریب ایک بالشت ہو میں اس کے قریب گز ہوتا ہوں جو میرے قریب گز ہوا میں اس کے قریب دو ہاتھوں کی لمبائی کے برابر ہوتا ہوں جو میرے پاس چل کر آتا ہے میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں جو مجھ سے زمین کی پورائی گناہ لے کر ملے اور شرک نہ کیا ہو میں اس سے ملاقات کروں اس زمین کے برابر بخشش کے ساتھ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۱۵۹/۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص میرے دوست کو تکلیف دے میں اس کے لئے اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرے بندے نے میرا قرب نہیں حاصل کیا اس چیز سے جو بہت محبوب ہو اس سے جو میں نے اس پر فرض کیا ہمیشہ میرا بندہ نفلوں کے ساتھ میرا قرب تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں پس جب میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو اس کا کان ہوتا ہوں کہ اس کے ساتھ سنتا ہے اور میں اس کی آنکھ ہوتا ہوں کہ اس کے ساتھ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ کہ اس کے ساتھ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوں کہ اس سے چلتا ہے اگر یہ بندہ مجھ سے سوال کرتا ہے میں اس کو دیتا ہوں اگر میرے ساتھ پناہ پکڑتا ہے تو میں پناہ دیتا ہوں میں کسی چیز کے کرنے میں توقف اور تردد نہیں کرتا جسکو میں کرنے والا ہوں جسطرح کہ تردد کرتا ہوں مؤمن کی جان قبض کرنے سے کہ وہ موت کو ناخوش رکھتا ہے حال یہ ہے کہ میں اسکی ناخوشی کو ناخوش جانتا ہوں اور اسکو مرنے سے چارہ نہیں (بخاری)

۲۱۶۰ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً یَّطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَھْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَّذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا ھَلُمُّوْٓا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَھُمْ بِاَجْنِحَتِھِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَسْاَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ مَّا یَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالَ یَقُوْلُوْنَ یُسَبِّحُوْنَكَ وَیُکَبِّرُوْنَكَ وَیَحْمَدُوْنَكَ وَیُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَیَقُوْلُ کَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ کَانُوْٓا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَۃً وَّاَشَدَّ لَكَ تَمْجِیْدًا وَّاَکْثَرَ لَكَ تَسْبِیْحًا قَالَ فَیَقُوْلُ فَمَا یَسْئَلُوْنَ قَالُوْا یَسْئَلُوْنَكَ الْجَنَّۃَ قَالَ یَقُوْلُ وَھَلْ رَاَوْھَا قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّھُمْ رَاَوْھَا کَانُوْٓا اَشَدَّ عَلَیْھَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَھَا طَلَبًا وَّاَعْظَمَ فِیْھَا رَغْبَۃً قَالَ فَمِمَّ یَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ یَقُوْلُ فَھَلْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْھَا کَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْھَا فِرَارًا وَّاَشَدَّ لَھَا مَخَافَۃً

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فرشتے ذکر کرنے والوں کو راستوں میں تلاش کرتے ہیں۔ اگر ذکر کرنے والی قوم کو پالیں۔ تو آپس میں پکارتے ہیں۔ اپنے مطلب کو جلدی آؤ۔ آپؐ نے فرمایا۔ فرشتے ان کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ان کا حال پوچھتا ہے حالانکہ وہ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے میرے بندے کیا کہتے ہیں۔ فرمایا حضرت نے فرشتے کہتے ہیں تسبیح کرتے ہیں اور تیری بڑائی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں تیری بزرگی کے ساتھ تجھ کو یاد کرتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھ کو دیکھا ہے آپؐ نے فرمایا کہ فرشتے جواب دیتے ہیں اللہ کی قسم انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھ کو دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا۔ آپ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر آپ کو دیکھ لیتے تو بہت بندگی کرتے اور تیری بزرگی بہت بیان کرتے اور تیری تسبیح کرتے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں جنت کا سوال کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے آپؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں۔ اللہ کی قسم اے پروردگار نہیں دیکھا آپؐ نے فرمایا اللہ فرماتا ہے اگر وہ دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا۔ آپؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر دیکھ لیتے تو اس پر بہت حرص کرتے۔ اور اس کو بہت طلب کرنے والے ہوتے اور اس پر بہت رغبت رکھتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں آپؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے آپؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم اے پروردگار انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔ آپؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر اس کو دیکھ لیتے

قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ فِيهِمْ فُلَانٌ لَّيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى جَلِيسُهُمْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَبْتَغُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِحَالِهِمْ مِّنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِّي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيرُونِّي قَالُوا مِنْ نَارِكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا يَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ يَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ

تو اس سے ڈر کی وجہ سے بہت بھاگتے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میں تم کو گواہ بناتا ہوں میں نے ان کو بخش دیا۔ آپ نے فرمایا ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ذکر کرنے والوں میں فلاں شخص بھی ہے جو ذکر کرنیوالا نہیں جو کسی کام کے لئے آیا تھا ان میں بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ ذکر کرنے والے ہیں کہ ان میں بیٹھنے والے بھی بدبخت نہیں ہوتے روایت کیا اسکو بخاری نے مسلم کی ایک روایت میں ہے کہا اللہ تعالیٰ کیلئے بہت فرشتے ہیں پھرنے والے جو ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ جب ذکر کرنے والے گروہ کو پاتے ہیں تو ان میں بیٹھ جاتے ہیں اور ان کو گھیر لیتے ہیں اپنے پروں سے اور فرشتے آسمان اور زمین کے درمیان بھر جاتے ہیں۔ جب ذکر کرنے والے جدا ہوتے ہیں تو وہ فرشتے آسمان پر پہنچتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کا حال خوب جانتا ہے۔ تم کہاں سے آئے۔ فرشتے کہتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے۔ جو زمین میں تیری تسبیح کرتے ہیں تیری بڑائی بیان کرتے ہیں۔ تیرا کلمہ پڑھتے ہیں۔ تیری تعریف کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھ سے کیا مانگتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں تیری جنت اللہ نے فرمایا کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں اے پروردگار۔ اللہ فرماتا ہے اگر وہ دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا۔ فرشتے کہتے ہیں تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اللہ نے فرمایا ہے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں مجھ سے فرشتے کہتے ہیں تیری آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں اللہ فرماتا ہے اگر وہ دیکھ لیتے تو پھر انکا کیا حال ہوتا۔ فرشتے کہتے ہیں تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اللہ فرماتا ہے کہ میں نے ان کو بخشا۔ اور جو مانگتے ہیں وہ انکو دی اور جس سے پناہ مانگتے ہیں اس سے پناہ دی آپ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اے اللہ! ان میں فلاں بندہ ہے جو بڑا گنہگار ہے وہ جاتے جاتے انکے پاس بیٹھ گیا آپ نے فرمایا۔

مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ۔

اللہ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ وہ قوم ہے کہ بدبخت نہیں ہوتا جو ان کے پاس بیٹھے۔

۲۱۶۱ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأُسَيْدِيِّ قَالَ لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ تَدُومُونَ عَلٰى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً

حنظلہ رضی اللہ عنہ بن ربیع اسیدی سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ملاقات کی کہا اے حنظلہ! تیرا کیا حال ہے میں نے کہا حنظلہ منافق ہوگیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں۔ آپ ہمیں جنت و دوزخ کیساتھ نصیحت کرتے ہیں گویا کہ ہم جنت کو آنکھوں سے دیکھتے ہیں جب ہم آپ کی صحبت سے نکل کر گھروں میں آتے ہیں تو اپنی بیبیوں اور اولاد میں مشغول ہوتے ہیں زمینوں اور باغوں میں۔ ہم سب نصائح کو بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم ہماری حالت بھی ایسے ہو جاتی ہے میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میں نے کہا حنظلہ منافق ہوگیا اے اللہ کے رسول۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کیا ہے میں نے کہا اے اللہ کے رسول۔ ہم جب آپ کے پاس ہوتے ہیں آپ ہمیں نصیحت کرتے ہیں جنت دوزخ کی گویا کہ ہم اپنی آنکھوں سے ان کا حال دیکھتے ہیں۔ جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں ہم اپنی بیبیوں اور اولاد اور زمینوں اور باغوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ تو بہت سی نصیحت کی باتیں بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم ایسی حالت پر رہو جو میرے پاس ہوتی ہے تو تم سے فرشتے مصافحہ کریں تمہارے بستروں پر اور راستوں میں آپ نے فرمایا اے حنظلہ رضی اللہ عنہ ایک ساعت اور ایک ساعت تین بار فرمایا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۲۱۶۲ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّ مَالِكًا وَّقَفَهُ عَلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ-)

ابو درداء رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو تمہارے بہترین عملوں کے بارہ میں خبردار نہ کروں جو بہت پاکیزہ ہیں تمہارے بادشاہ کے نزدیک اور درجوں کے لحاظ سے بہت بلند ہیں سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہیں جہاد سے بہتر ہیں صحابہؓ نے عرض کیا آپ خبر دیجیئے فرمایا خدا کا ذکر ہے (روایت کیا اس کو مالک نے اور احمد نے اور ترمذی نے ابن ماجہ نے اور مالک نے اس حدیث کو موقوف ذکر کیا ہے ابوالدرداء پر)

۲۱۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوْبٰى لِمَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ- (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

عبداللہ بن بسر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، کہا کون آدمی بہتر ہے فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے عمل نیک ہوں اس کے لئے خوشی ہو کہا اے اللہ کے رسول کونسا عمل بہتر ہے فرمایا جب تجھ کو موت آئے اور تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔ (روایت کیا اس کو احمد نے اور ترمذی نے)

۲۱۶۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ- (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم بہشت کے باغ میں سے گذرو اس کے میوہ سے کھاؤ صحابہ رضہ نے عرض کی باغ بہشت کیا ہیں فرمایا ذکر کے حلقے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۱۶۵ / ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَّمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَّمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجلس میں بیٹھے اس میں اللہ کا ذکر نہ کرے اس کا بیٹھنا اللہ کی طرف سے اس پر خسارہ ہے جو اپنی خواب گاہ پر لیٹے اور اللہ کا ذکر نہ کرے اللہ کی طرف سے اس پر افسوس اور خسارہ ہے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے)

۲۱۶۶ / ۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَّقُوْمُوْنَ مِنْ مَّجْلِسٍ لَّا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِّثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَّكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسی قوم نہیں جو ایک مجلس میں کھڑے ہوں اور اللہ کا ذکر نہ کریں مگر وہ گدھے مردار کی مانند سے کھڑے ہیں اور ان پر افسوس ہوگا۔ (روایت کیا ہے اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے)

۲۱۶۷ / ۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

اسی (ابوہریرہ رضی) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم نے مجلس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو یہ مجلس ان پر حسرت ہوگی اگر اللہ ان کو چاہے عذاب کرے چاہے بخش دے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۱۶۸ / ۱۵ وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْیٌ عَنْ مُّنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ام حبیبہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کا کلام اس پر وبال ہے مگر اس کا نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا یا اللہ کا ذکر کرنا (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۲۱۶۹ / ۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا

ابن عمر رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ذکر سے زیادہ خالی کلام نہ کرو اس لئے

الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کہ اکثر کلام کا اللہ کے ذکر سے خالی ہونا دل کی سختی کا سبب ہے لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے دور سخت دل والا ہے۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۱۷۰/۱۷ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَّقَلْبٌ شَاكِرٌ وَّزَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيمَانِهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ثوبان رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب والذین یکنزون الذھب والفضۃ آیت نازل ہوئی۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ بعض صحابہؓ نے کہا یہ آیت سونے چاندی کے بارہ میں نازل ہوئی کاش کہ ہمیں معلوم ہو جائے کون سا مال بہتر ہے تاکہ ہم اسے جمع کریں آپؐ نے فرمایا۔ بہترین مال اللہ کو یاد کرنے والی زبان ہے اور شکر کرنے والا دل۔ مسلمان بیوی جو اس کے ایمان پر مدد کرنے والی ہو (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور احمد نے اور ابن ماجہ نے)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۱۷۱/۱۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ قَالُوا آللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِّنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ هٰهُنَا قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ

ابو سعیدؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا معاویہؓ مسجد میں ایک مجلس پر نکلے۔ فرمایا تم کو کس چیز نے بٹھایا ہے انہوں نے کہا ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔ معاویہؓ نے کہا۔ اللہ کی قسم! کیا تم کو اسی بات نے بٹھایا ہے انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم کو اس چیز کے سوا کسی نے نہیں بٹھایا۔ معاویہؓ نے کہا میں نے تم پر تہمت کی خاطر قسم نہیں اٹھائی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت کم حدیثیں روایت کی ہیں اور اس میں میرے برابر کوئی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس پر نکلے آپؐ نے فرمایا تم کو کس بات نے بٹھایا ہے انہوں نے عرض کی ہم اللہ کا ذکر کرنے کی خاطر بیٹھے ہیں اور اس کی تعریف کر رہے ہیں جو اس نے ہم کو ہدایت دی ہے اسلام پر اور ہم پر احسان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهِ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

خدا کی قسم کیا تم کو اسی بات نے بٹھا رکھا ہے عرض کی ہاں، خدا کی قسم اس کے سوا کسی چیز نے بیٹھنے پر مجبور نہیں کیا۔ آپؐ نے فرمایا خبردار میں نے تہمت کی خاطر تم کو قسم نہیں دی بلکہ میرے پاس جبریلؑ آئے اس نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ اپنے فرشتوں میں فخر کرتا ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۱۷۲/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَآئِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! اسلام کے احکام مجھ پر بہت ہیں آپؐ مجھ کو کسی ایسی بات کی خبر دیں جس پر میں بھروسہ کر سکوں آپؐ نے فرمایا تیری زبان خدا کی یاد سے ہمیشہ تر رہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۱۷۳/۲۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاكِرَ لِلّٰهِ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سا آدمی بہتر ہے اور قیامت کے دن درجہ میں بلند تر ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنے والا مرد ہو یا عورت، کہا گیا کہ جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے فرمایا اگر وہ کافروں اور مشرکوں سے جنگ کرے یہاں تک کہ اسکی تلوار بھی ٹوٹ جائے اور خون سے لت پت ہو جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والا بہتر ہے۔ (روایت کیا اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۲۱۷۴/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطٰنُ

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان ابن آدم کے دل پر

جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا)

لگا ہوا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے وہ دور ہو جاتا ہے جب غافل ہوتا ہے تو وسوسہ ڈالتا ہے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۱۷۵ / ۲۲ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِيْ شَجَرٍ يَّابِسٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ مِّثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِيْ وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِيْ بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَّذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُرِيْهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَّذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَّاَعْجَمٍ وَالْفَصِيْحُ بَنُوْ اٰدَمَ وَالْاَعْجَمُ الْبَهَائِمُ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

مالک رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا ذکر کرنے والا غافلوں میں ایسا ہے جیسے جہاد کرنے والا پیچھے بھاگنے والوں میں اور غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا خشک درخت میں سبز ٹہنی کی مانند ہے ایک روایت میں ہے سبز درخت کی طرح خشک درختوں میں اور اللہ کا ذکر کرنے والا غافلوں میں اندھیرے والے گھر میں چراغ کی مانند ہے اور غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کو اللہ اس کی جنت میں جو جگہ ہے وہ زندگی میں دکھلاتا ہے اور غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کے گناہ آدم کے بیٹوں اور جانوروں کی گنتی کے برابر بخش دیئے جاتے ہیں (روایت کیا اس کو رزین نے)

۲۱۷۶ / ۲۳ وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

معاذ بن جبل رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ بندے کا کوئی عمل ایسا نہیں جو اس کو عذاب سے نجات دے خدا کے ذکر جیسا (روایت کیا ہے اس کو مالک نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے)

۲۱۷۷ / ۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جب میرا بندہ مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب اپنے دونوں ہونٹوں کو حرکت دیتا ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۱۷۸ / ۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ

عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ہر چیز کے لئے صفائی ہے

يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَّصِقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

دلوں کی صفائی خدا کی یاد ہے کوئی ایسی چیز نہیں جو اللہ کے عذاب سے بہت نجات دے اللہ کے ذکر سے صحابہ رضہ نے عرض کیا جہاد بھی اس کے مقابل کا نہیں فرمایا نہ جہاد یہاں تک کہ وہ اپنی تلوار توڑ لے یہ بھی کم ہے (روایت کیا اس کو بیہقی نے دعوات کبیر میں)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

کِتَابُ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اسماء حسنیٰ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۱۷۹ / ۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِّائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ننانوے نام ہیں جو ان کو یاد کرے گا وہ بہشت میں داخل ہوگا ایک روایت میں ہے اللہ وتر ہے وتر کو پسند کرتا ہے (روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۲۱۸۰ / ۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ
الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے ننانوے نام ہیں جو ان کو یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ وہ اللہ ایسا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا حقیقی بادشاہ ہے، بے عیب نہایت ہی پاک، سلامتی والا، امن دینے والا نگہبان غالب، درست کرنے والا، نہایت بزرگ، پیدا کرنے والا، عدم سے وجود بخشنے والا، صورت بنانے والا، بخشنے والا، غالب، بہت دینے والا، رزق دینے والا، کھولنے والا، جاننے والا، تنگ کرنے والا، دینے والا، فراخی کرنے والا، نیچا کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے

الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ
الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ
الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ
الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ
الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ
الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ
الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ
الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ
الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ
الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِي
الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ
الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ
الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ
الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ
الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ
الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ
الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي
الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ
الْهَادِي الْبَدِيْعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ
الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

والا، حکم کرنے والا، انصاف کرنے والا۔ باریک بین، دل کی باتوں پر خبردار، بُردبار۔ بزرگ، بخشنے والا، قدردان، بلند مرتبہ، بڑا۔ حفاظت کرنے والا، قوت دینے والا، کفایت کرنے والا۔ بزرگ قدر۔ سخی بڑا، نگہبانی کرنے والا۔ قبول کرنے والا، وسیع علم والا۔ استوار کار دوست رکھنے والا۔ شریف، اٹھانے والا۔ حاضر۔ ثابت کار کارساز، قوت والا۔ استوار کار، تمام کاموں میں مددگار، تعریف کیا گیا، گھیرنے والا۔ پیدا کرنے والا پہلی بار۔ دوبارہ پیدا کرنے والا۔ زندہ کرنے والا۔ مارنے والا۔ زندہ۔ قائم۔ غنی۔ بزرگ، تنہا ایک۔ بے پرواہ، قدرت والا۔ قدرت ظاہر کرنے والا۔ آگے کرنے والا۔ پیچھے کرنے والا، سب سے پہلے، سب سے پیچھے، اور ہر چیز سے ظاہر۔ باطن، ذمہ دار، بہت بلند۔ نہایت احسان کرنے والا۔ توبہ قبول کرنے والا۔ بدلہ لینے والا۔ درگذر کرنے والا۔ بہت مہربان، مالک بادشاہت کے، بزرگی والا، بخشش کرنے والا، انصاف کرنے والا، جمع کرنے والا۔ ہر چیز سے بے پرواہ، بے پرواہ کرنے والا۔ روکنے والا، ضرر پہنچانے والا۔ نفع پہنچانے والا۔ راہ دکھانے والا۔ ہدایت دینے والا، پیدا کرنے والا، ہمیشہ باقی رہنے والا۔ وارث بننے والا۔ جہانوں کا رہنما، بُردبار۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۲۱۸۱/۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے سُنا یاالٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

بایں سبب کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے نہ تو نے جنا نہ تجھ کو کسی سے جنا یا گیا۔ تیرا کوئی ہمسر نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اللہ سے اس کے اسم اعظم سے دعا مانگی۔ ایسا اسم اعظم جب اس کے ذریعہ سے مانگا جاتا ہے تو دیتا ہے اور اسم اعظم سے دعا کی جاتی ہے تو اللہ قبول فرماتا ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے)

۲۱۸۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ یُّصَلِّیْ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْاَلُكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص نے نماز پڑھی اس نے کہا اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں کیوں کہ تو تمام تعریفوں کے لائق ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بڑا مہربان دینے والا آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والا اے بزرگی اور بخشش کے مالک۔ اے زندہ اے خبر گیری کرنیوالے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اللہ سے دعا مانگی اسکے اسم اعظم سے ایسا نام ہے جب اسکے ذریعہ سے مانگا جائے تو قبول کرے جب سوال کرے تو دیوے (روایت کیا اس کو ترمذی نے ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے۔)

۲۱۸۳ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِیْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰھُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَةُ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

اسماء بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے ایک۔ اور تمہارا معبود ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بخشنے والا مہربان ہے دوسری آل عمران کے شروع میں اللہ کوئی معبود نہیں مگر وہ زندہ ہے خبر گیری کرنے والا ہے
(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے)

۲۱۸۴ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سعد سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ إِذْ دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوْتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ إِلَّا اسْتُجَابَ لَهٗ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مچھلی والے کی دعا جب اس نے مچھلی کے پیٹ میں دعا مانگی۔ کوئی معبود نہیں مگر تو پاک ہے اور میں ظالم تھا۔ اس کے ساتھ کوئی مسلمان دعا نہیں کرتا مگر اللہ تعالےٰ اس کو قبول کرتا ہے (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۱۸۵ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَقُوْلُ هٰذَا مُرَاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيْبٌ قَالَ وَأَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَتِهٖ ثُمَّ جَلَسَ أَبُوْ مُوْسَى يَدْعُوْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهٖ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُخْبِرُهٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَأَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَنْتَ الْيَوْمَ لِي أَخٌ صَدِيْقٌ

بریدہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کے وقت مسجد میں داخل ہوا اچانک ایک شخص قرآن مجید بلند آواز سے پڑھتا تھا میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا آپ کے نزدیک یہ ریاکرنے والا ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرنے والا مسلمان ہے بریدہ رض نے کہا۔ ابو موسیٰ اشعری رض بلند آواز سے قرآن شریف پڑھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی قرأت کو سننا شروع کیا۔ پھر ابوموسیٰ بیٹھ کر دعا مانگنے لگے۔ کہا اے اللہ میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو یکتا و بے نیاز ہے نہ تونے کسی کو جنا نہ خود جنا گیا۔ تیرے لئے کوئی شریک نہیں آپ نے فرمایا۔ اس نے اللہ کے اس نام کے ساتھ سوال کیا اگر اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو دیتا ہے اگر اس کے ساتھ دعا مانگی جائے تو اللہ قبول فرماتا ہے۔ بریدہ رض نے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول اس بات کی خبر دوں اس کو۔ فرمایا ہاں۔ میں نے ابوموسیٰ رض کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خبر دی۔ ابوموسیٰ رض نے کہا تو میرا آج سے سچا بھائی ہے۔ کیونکہ آپ نے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان

حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی بِہٖ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاہُ رَزِیْنٌ)

کی ہے (روایت کیا اس کو رزین نے)

٭ ٭ ٭ ٭

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ

سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۱۸۶
۱
عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَاْتَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

سمرۃؓ بن جندب سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی چار قسم کا کلام بہترین ہے۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ۔ اللہ اکبر۔ ایک روایت میں ہے اللہ کے ہاں بہت پیارا کلام چار ہیں سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر۔ ان میں جس کو پہلے پڑھ لے بے ضرر ہیں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۱۸۷
۲
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا محبوب ہے میرے نزدیک ہر اس چیز سے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۱۸۸
۳
وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فِیْ یَوْمٍ مِّائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا دن میں سو بار تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ دریا کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ (روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے)

۲۱۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِىْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح وشام سبحان اللہ وبحمدہ سوسو بار کہا اس کے برابر قیامت کے دن کسی کا عمل نہیں ہوگا مگر اس کا جس نے اس کی مانند کیا یا اس سے زیادہ کیا (روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے)

۲۱۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِى الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابوہریرہ رض) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ایسے کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور ترازو میں بھاری اللہ کی طرف بہت محبوب وہ دو کلمے یہ ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم (روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے)

۲۱۹۱ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِىْ كِتَابِهٖ فِىْ جَمِيْعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُّوْسَى الْجُهَنِىِّ اَوْ يُحَطُّ قَالَ اَبُوْبَكْرِنِ الْبَرْقَانِىُّ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ نِ الْقَطَّانُ عَنْ مُّوْسٰى فَقَالُوْا وَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلِفٍ هٰكَذَا فِىْ كِتَابِ الْحُمَيْدِىِّ

سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تھے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ایک اس بات سے بھی عاجز ہے کہ وہ دن میں ہزار نیکیاں حاصل کرلے ایک سوال کرنے والے نے پوچھا آپ کے ہمنشینوں میں سے ایک ہمارا کیونکر ہزار نیکیاں حاصل کرے فرمایا سو بار سبحان اللہ پڑھے اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا ہزار گناہ دور کئے جائیں گے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے) مسلم میں ہے موسیٰ جہنی کی تمام روائیتوں میں او یحط کا لفظ ابوبکر برقانی نے کہا اس کو شعبہ نے روایت کیا اور ابو عوانہ اور یحییٰ بن سعید قطان نے موسیٰ جہنی سے انہوں نے ویحط کا لفظ الف کے سوا لکھا ہے اسی طرح حمیدی کی کتاب میں ہے)

۲۱۹۲ وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ

ابو ذر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْکَلَامِ
اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۲۱۹۳/۸ وَعَنْ جُوَیْرِیَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِھَا
بُکْرَۃً حِیْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَھِیَ فِیْ
مَسْجِدِھَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰی وَ
ھِیَ جَالِسَۃٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَی الْحَالِ
الَّتِیْ فَارَقْتُکِ عَلَیْھَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ
قُلْتُ بَعْدَکِ اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْیَوْمِ لَوَزَنَتْھُنَّ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَ
رِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ
کَلِمَاتِہٖ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۲۱۹۴/۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِّائَۃَ مَرَّۃٍ
کَانَتْ لَہٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَّکُتِبَتْ
لَہٗ مِائَۃُ حَسَنَۃٍ وَّمُحِیَتْ عَنْہُ مِائَۃُ
سَیِّئَۃٍ وَّکَانَتْ لَہٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطٰنِ
یَوْمَہٗ ذٰلِکَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ
اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِہٖ اِلَّا رَجُلٌ
عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْہُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کون سا کلام بہتر ہے آپؐ نے فرمایا جو اللہ تعالےٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے چن لیا ہے سبحان اللہ وبحمدہٖ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

جویریہؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت ان کے ہاں سے نکلے صبح کی نماز کا ارادہ فرمایا اور آپ کی زوجہ جویریہ مصلی پر بیٹھی ہوئی تھی جب آپؐ چاشت کے وقت واپس آئے تو وہ اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھی فرمایا تو ہمیشہ رہی اسی حالت میں جس میں میں آپؐ سے جدا ہوا اور واپس آیا۔ اس نے کہا ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس سے نکلنے کے بعد میں نے تین مرتبہ چار ایسے کلمے کہے ہیں اگر تیری ساری عبادت آج کے دن کی اس کے برابر تولا جائے تو وہ اس سے بھاری ہوں گے (سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی مرضی کے مطابق اور اس کے عرش کے بوجھ کے برابر اور اسکے حکموں کی سیاہی کے برابر (مسلم)

(ابوہریرہ رضؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہی بادشاہ ہے تمام تعریف اسی کے لئے ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے جو ان کو ایک دن میں سو بار کہے اس کے لئے دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور سو گناہ معاف کئے جاتے ہیں اس کے لئے شیطان سے شام تک پناہ ہوتی ہے کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہیں لائے گا۔ مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۲۱۹۵ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا وَّهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِّنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى وَاَنَا خَلْفَهٗ اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِیْ نَفْسِیْ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ ہم سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگوں نے بلند آواز سے تکبیر کہنا شروع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اپنی جانوں پر نرمی کرو کہ تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے بلکہ تم سننے والے اور دیکھنے والے کو پکارتے ہو جو تمہارے ساتھ ہے جسکو تم پکارتے ہو وہ تمہارے ایک کا اپنی سواری کی گردن سے زیادہ قریب ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا اپنے دل میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتا تھا آپ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس کیا خبردار نہ کروں میں تجھ کو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانے پر میں نے کہا ضرور خبردار فرمائیے اے اللہ تعالیٰ کے رسول آپ نے فرمایا وہ خزانہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۲۱۹۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہے اس کے لئے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۲۱۹۷ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مُنَادٍ يُّنَادِیْ سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ۔

زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی صبح نہیں جو صبح کریں بندے مگر ایک منادی کرنے والا فرشتہ منادی کرتا ہے پاک بادشاہ کی تسبیح بیان کرو۔ (روایت کیا ہے اس کو

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ترمذی نے۔)

۲۱۹۸/۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

جابر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین دعاء الحمد للہ ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے)

۲۱۹۹/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَاْسُ الشُّکْرِ مَا شَکَرَ اللّٰہَ عَبْدٌ لَّا یَحْمَدُہٗ۔

عبداللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکر کا سر الحمد للہ ہے جس نے اللہ کی تعریف نہ کی اس نے اللہ کا شکر نہ کیا۔

۲۲۰۰/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ یُّدْعٰی اِلَی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ۔ (رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن کو سب سے پہلے جنت کی طرف بلایا جائے گا۔ وہ لوگ ہوں گے۔ جو خوشی اور سختی کے وقت اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔ (روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۲۲۰۱/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَذْکُرُکَ بِہٖ وَاَدْعُوْکَ بِہٖ فَقَالَ یَا مُوْسٰی قُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ یَا رَبِّ کُلُّ عِبَادِکَ یَقُوْلُ ھٰذَا اِنَّمَآ اُرِیْدُ شَیْئًا تَخُصُّنِیْ بِہٖ قَالَ یَا مُوْسٰی لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَھُنَّ غَیْرِیْ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِیْ کِفَّۃٍ وَّلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْ کِفَّۃٍ لَمَالَتْ بِھِنَّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے رب مجھ کو ایک ایسی چیز سکھلا کہ میں اس کے ساتھ آپ کو یاد کروں اور تجھ سے دعا کروں۔ اللہ نے فرمایا اے موسیٰ کہہ! لا الہ الا اللہ۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا میرے پروردگار یہ تو تیرے سارے بندے کہتے ہیں۔ مجھ کو کوئی چیز سکھا جو میرے ساتھ خاص ہو فرمایا اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان اور جو ان کو آباد کرنے والے ہیں میرے علاوہ اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک طرف رکھ دیئے جائیں۔ اور لا الہ الا اللہ کو دوسری طرف رکھ دیا جائے لا الہ الا اللہ بھاری ہو دوسروں پر۔ بغوی نے شرح السنہ میں اس کو روایت کیا۔)

۲۲۰۲ / ۱۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ یَقُوْلُ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْكَ لِیْ وَاِذَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ وَكَانَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِیْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابو سعید اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اس کا رب اس کو سچا کرتا ہے فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں بہت بڑا ہوں جس وقت بندہ کہتا ہے نہیں کوئی معبود مگر اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نہیں کوئی معبود مگر میں ایک ہوں میرا کوئی شریک نہیں جب بندہ کہتا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اسی کیلئے بادشاہت ہے اور اسی کیلئے تمام قسم کی تعریف ہے اللہ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہی میرے ہے تمام تعریف میرے لئے جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں گناہ سے پھرنے اور اطاعت کی قوت نہیں مگر اس کی مدد سے اللہ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میری مدد کے بغیر گناہ سے پھرنا نہیں اور نیکی کرنا نہیں نبیؐ فرماتے تھے جس شخص نے یہ کلمات کہے اور مر گیا اسکو آگ نہیں جلائیگی (ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا)

۲۲۰۳ / ۱۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی امْرَاَةٍ وَّبَیْنَ یَدَیْهَا نَوًی اَوْ حَصًی تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَیْسَرُ عَلَیْكِ مِنْ هٰذَآ اَوْ اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَّاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت پر داخل ہوئے اس کے آگے کھجور کی گٹھلیاں تھیں یا کنکریاں ان پر تسبیح پڑھتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھ کو ایسی تسبیح کی خبر نہ دوں جو بہت آسان ہو اور بہت بہتر ہو وہ یہ ہے اللہ کے لئے پاکی ہے آسمان میں پیدا شدہ چیزوں کی گنتی کے برابر اور جو زمین میں پیدا شدہ ہیں ان کی گنتی کے برابر پاکی ہے اور اس کے برابر جو ان دونوں کے درمیان میں ہے اللہ کے لئے پاکی ہے اور اس چیز کی گنتی کے برابر جو پیدا کرنے والا ہے۔ اللہ اکبر اسی کی مانند ہے الحمد للہ اسی کی مانند ہے لا الٰہ الا اللہ اسی کی مانند ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ اسی کی مانند (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے، ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب

قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) ہے)

۲۲۰۴/۱۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَّمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

عمرو بن شعیبؓ عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سبحان اللہ سو بار کہے اول دن میں اور آخر دن میں وہ اس شخص کی مانند ہے جو سو حج کرے اور جس نے الحمد للہ کہا سو بار اول اور آخر دن میں۔ وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے اللہ کی راہ میں سو گھوڑے دیئے اور جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اول اور آخر دن میں سو سو بار وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے سو غلام آزاد کیئے اسماعیل کی اولاد سے جس نے اللہ اکبر کہا سو بار اول اور آخر دن میں اس دن کوئی شخص زیادہ ثواب نہیں لائے گا مگر وہ شخص جو اس کی مانند کہے یا اس سے زیادہ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

۲۲۰۵/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ)

عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ آدھے ترازو کو بھر دیتا ہے الحمد للہ سارے ترازو کو اور لا الٰہ الا اللہ کے لئے اللہ کے سوا کوئی پردہ نہیں یہاں تک کہ اللہ کی طرف پہنچتا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں)

۲۲۰۶/۲۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی خالص دل سے لا الٰہ الا اللہ نہیں کہتا مگر اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول

اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى يُفْضِىَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَآئِرَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

جاتے ہیں وہ عرش تک پہنچتا ہے جب تک وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۲۲۰۷ / ۲۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقْرِاْ اُمَّتَكَ مِنِّى السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَآءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَّاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)

ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی رات میں ابراہیم علیہ السلام کو ملا انہوں نے فرمایا اے محمدؐ اپنی امت پر میرا سلام کہنا اور ان کو خبر دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے اور اس کا پانی میٹھا ہے۔ وہ چٹیل میدان ہے اس میں شجر کاری سبحان اللہ الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے سند کے لحاظ سے)

۲۲۰۸ / ۲۳ وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُّسْتَنْطَقَاتٌ وَّلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

یسیرہ رضؓ سے روایت ہے وہ مہاجرین میں سے تھیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو فرمایا سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس کہنا لازم کرو اور انگلیوں پر ان کو شمار کرو وہ پوچھی جائیں گی گویا کروائی جائیں گی تم غافل نہ ہو تم رحمت سے بھلا دی جاؤ گی (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۲۰۹ / ۲۴ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِىْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ قَالَ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا

سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہا آپ مجھے ایک ایسا ذکر سکھلائیں کہ میں وہ کرتا رہا کروں فرمایا کہہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اللہ بہت بڑا ہے اس کے لئے بہت تعریف ہے اور

وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ قَالَ فَھٰؤُلَاءِ لِرَبِّیْ فَمَا لِیْ فَقَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ شَكَّ الرَّاوِیْ فِیْ عَافِنِیْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اللہ پاک ہے ہر عیب اور نقصان سے جہانوں کا پالنے والا ہے گناہوں سے پھرنے اور عبادت کرنے کی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے وہ غالب حکمت والا ہے اس نے کہا یہ اللہ کے ذکر کے لئے ہیں اور میرے لئے کیا ہے کہ میں اپنے لئے دعا کروں فرمایا کہہ یا الٰہی مجھ کو بخش اور مجھ پر رحم کر اور ہدایت کر مجھے روزی دے اور عافیت سے رکھ راوی نے عافنی میں شک کیا (مسلم)

۲۲۱۰/۲۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی شَجَرَۃٍ یَابِسَۃِ الْوَرَقِ فَضَرَبَھَا بِعَصَاہُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ کَمَا یَتَسَاقَطُ وَرَقُ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

انس رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خشک پتوں والے درخت پر سے گذرے اپنی لاٹھی سے اس کی ٹہنیوں کو مارا اس سے پتے جھڑے آپ نے فرمایا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا تمام گناہوں کو جھاڑتا ہے اس درخت کے پتوں کے جھڑنے کی مانند (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۲۲۱۱/۲۶ وَعَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ کَنْزِ الْجَنَّۃِ قَالَ مَکْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ کَشَفَ اللّٰہُ عَنْہُ سَبْعِیْنَ بَابًا مِّنَ الضُّرِّ اَدْنَاھَا الْفَقْرُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَّیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمُتَّصِلٍ وَّمَکْحُوْلٌ لَّمْ یَسْمَعْ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ۔)

مکحول رضؓ سے روایت ہے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ کو زیادہ پڑھا کر اس لئے کہ یہ بہشت کے خزانوں میں سے خزانہ ہے مکحول نے کہا جو شخص کہے نہیں حیلہ اور نہیں قوت مگر اللہ کی محافظت اور قوت کے ساتھ اور اللہ کے عذاب سے چھٹکارا نہیں مگر اس کی رحمت اور رضا کی طرف رجوع کرنے سے اللہ اس سے ستر دروازے ضرر کے دور فرماتا ہے اُن میں سے ادنیٰ محتاجگی ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا اس حدیث کی سند متصل نہیں اس لئے کہ مکحول کا سماع ابوہریرہ سے ثابت نہیں)

۲۲۱۲/۲۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاحَوْلَ وَلَا

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ ننانوے بیماریوں

قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دَوَآءٌ مِّنْ تِسْعَۃٍ وَّتِسْعِیْنَ دَآءً اَیْسَرُھَا الْھَمُّ۔

کی دوا ہے ادنیٰ ان کی غم ہے۔

۲۲۱۳/۲۸ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ کَنْزِ الْجَنَّۃِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ۔ (رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ)

اسی (ابوہریرہ رض) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھ کو ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو عرش کے نیچے سے اترا ہے اور جنت کے خزانوں سے ہے وہ کلمہ یہ ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ جب بندہ یہ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے بندہ میرا تابع دار ہوا اور اس نے اپنے کو سپرد کیا۔ بیہقی نے یہ دونوں حدیثیں دعوات کبیر میں روایت کی ہیں۔

۲۲۱۴/۲۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ھِیَ صَلٰوۃُ الْخَلَآئِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَلِمَۃُ الشُّکْرِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَلِمَۃُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ۔ (رَوَاہُ رَزِیْنٌ)

ابن عمر رض سے روایت ہے تمام مخلوق کی عبادات سبحان اللہ ہے اور شکر کا کلمہ الحمد للہ ہے اور لا الٰہ الا اللہ اخلاص کا کلمہ ہے اللہ اکبر کا ثواب زمین اور آسمان کے درمیانی فاصلہ کو بھر دیتا ہے بندہ جب لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ فرمانبردار ہوا اور بہت فرمانبردار ہوا۔ (روایت کیا اس کو رزین نے)

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَۃِ

توبہ اور استغفار کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۲۱۵ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم میں ایک دن میں سو بار سے زیادہ استغفار کرتا ہوں (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۲۱۶/۲ وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ

اغر مزنی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دل پر پردہ کیا جاتا ہے اور

لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِىْ وَاِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِى الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں ایک دن میں سو بار (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۲۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّىْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِى الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اللہ کی طرف توبہ کرو میں اللہ کی طرف دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۲۱۸ وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِىْ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ يَا عِبَادِىْ اِنِّىْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِىْ وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِىْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِىْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِىْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِىْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِىْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِىْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِىْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِىْ اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِىْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّىْ فَتَضُرُّوْنِىْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِىْ فَتَنْفَعُوْنِىْ يَا عِبَادِىْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِىْ مُلْكِىْ شَيْئًا يَا عِبَادِىْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ

ابوذرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان قدسی حدیثوں کے بارے میں جو آپ اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور اس کو تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے آپس میں ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو! تم تمام گمراہ ہو مگر میں جس کو ہدایت کروں مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت کروں گا اے میرے بندو! تم تمام بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم ننگے ہو مگر جس کو میں نے پہننے کو دیا مجھ سے لباس مانگو میں تم کو پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات خطاکار ہو۔ میں بخشتا ہوں تمام گناہوں کو تم مجھ سے بخشش مانگو میں تم کو بخشوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھ کو ضرر نہیں پہنچا سکو گے اور نہ ہی تم مجھ کو نفع پہنچا سکتے ہو اے میرے بندو! تمہارے پہلے اور پچھلے انسان اور جن تمام مل کر ایک پرہیزگار شخص کے دل کی مانند ہوں تو یہ میرے ملک میں کچھ زیادتی نہیں کر سکتے اے میرے بندو اگر تم پہلے اور پچھلے انس و جن ملکر ایک بدترین شخص کے دل کی مانند ہو جاؤ تو تمہارا یہ جمع ہونا میرے ملک میں کچھ کم نہیں کر سکتا اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور جن و انس ایک مقام پر جمع ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں تو میں ہر آدمی کو اس کے سوال کے موافق دوں۔ تو یہ دینا میرے خزانوں کو کم نہیں کر سکتا مگر سوئی کی طرح کہ دریا میں ڈالی جائے۔ اے میرے بندو! میں تمہارے عمل یاد رکھتا ہوں اور لکھتا ہوں

ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ان کا بدلہ تم کو دوں گا جس کو بھلائی پہنچے اس کو چاہیئے اللہ کی تعریف کرے جو شخص بھلائی نہ پائے وہ اپنے نفس کو ملامت کرے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۲۱۹ / ۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْاَلُ فَاَتٰى رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اَلَهٗ تَوْبَةٌ قَالَ لَا فَقَتَلَهٗ وَجَعَلَ يَسْاَلُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖٓ اَنْ تَقَرَّبِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖٓ اَنْ تَبَاعَدِيْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰى هٰذِهٖٓ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوسعید خدری رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک آدمی نے ایک کم سو آدمی قتل کئے پھر وہ نکلا اپنی توبہ کے متعلق پوچھتا تھا ایک عابد زاہد کے پاس آیا اس سے پوچھا کیا میرے لئے توبہ ہے اس نے کہا نہیں اس نے اس کو بھی مار دیا پھر پوچھنا شروع کیا ایک آدمی نے کہا کہ فلاں بستی میں جا اس کو راستہ میں موت آئی اس نے اپنا سینہ اس کی طرف بڑھایا فرشتے اس کی روح قبض کرنے میں جھگڑے رحمت اور عذاب کے اللہ نے اس بستی کو حکم کیا کہ تو قریب ہو جا اور دوسری بستی کو حکم کیا کہ تو دور ہو جا پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس کے درمیانی فاصلہ کو ناپو جس کی طرف وہ چلا تھا ایک بالشت نزدیک پایا اس کو بخش دیا۔ (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۲۲۲۰ / ۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے

نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُّذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جائے اور گناہ کرنے والی قوم لائے جو گناہ کر کے بخشش طلب کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو بخشے گا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۲۲۱/۷ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور پھیلاتا ہے اپنا ہاتھ دن کو تاکہ رات کا گناہ کرنے والا توبہ کرے مغرب کی طرف سے سورج نکلنے تک (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۲۲۲/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ گناہ کا اعتراف کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔ (روایت کیا مسلم اور بخاری نے)

۲۲۲۳/۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مغرب کی طرف سے سورج نکلنے سے پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۲۲۴/۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَتْ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَّاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ

انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے توبہ کرنے سے بہت خوش ہوتا ہے جب وہ توبہ کرتا ہے ایک تمہارے سے کہ جنگل میں اس کی سواری گم ہو جائے جس پر اس کا کھانا پینا تھا اور وہ اس سے نا امید ہو گیا اور وہ ایک درخت کے سایہ کے نیچے سو رہا تو اس نے اچانک اپنی سواری کو دیکھا کہ اس کے نزدیک کھڑی ہے اس کی مہار پکڑ کر خوشی سے کہنے لگا یا الٰہی تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں خوشی کی وجہ سے بھول گیا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۵ ۱۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِيْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے گناہ کیا پھر اس نے کہا اے پروردگار میرے گناہ کو معاف کر جو میں نے کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میرے بندے نے جانا کہ میرا پروردگار بخشتا ہے اور پکڑتا ہے گناہوں کے سبب میں نے اپنے بندہ کو اس کا گناہ بخش دیا وہ ایک مدت تک ٹھہرا رہا جو اللہ نے چاہا پھر اس نے گناہ کیا پھر کہا اے اللہ میں نے گناہ کیا اس کو بخش اللہ فرماتا ہے کیا میرے بندے نے جانا کہ میرا پروردگار گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے سبب مؤاخذہ بھی کرتا ہے میں نے اس کے گناہ کو معاف کر دیا پھر وہ ایک مدت ٹھہرا رہا جو اللہ نے چاہا پھر گناہ کیا کہا اے میرے پروردگار میں نے گناہ کیا اس کو بخش اللہ نے فرمایا کیا میرے بندے نے جانا کہ میرا پروردگار گناہ معاف کرنے والا ہے اور اس کے ساتھ پکڑتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخشا چاہیئے کرے جو چاہے۔ (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۲۲۲۶ ۱۲ وَعَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَّاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَاَلّٰى عَلَيَّ اَنِّيْ لَآ اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَّاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جندب رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون شخص مجھ پر ایسا گمان کرتا ہے کہ میں فلانے کو نہیں بخشوں گا تیرے اس قول کی وجہ سے تیرے عمل ضائع کر دیئے اور فلاں کو بخش دیا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۲۲۷ ۱۳ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ

شداد بن اوس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل استغفار یہ ہے کہ تو کہے اے اللہ تو میرا پروردگار ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھ کو پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر ہوں تیری پناہ پکڑتا ہوں جو میں نے برائی کی اس سے تیرے لئے اقرار کرتا ہوں اور تیری نعمتوں کے سبب مجھ پر اور میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں مجھ کو بخش دے تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص ان لفظوں کو یقین کے ساتھ دن میں پڑھے اور اسی دن شام سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے اگر رات کو اسی طرح پڑھے تو صبح سے پہلے مر جانے تو وہ جنتی ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

✧ ✧ ✧ ✧

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۲۲۲۸/۱۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَآ اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَآ اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَ

انس سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے جب تک تو مجھ سے مانگے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تو میں تجھے بخش دوں گا ان برائیوں پر جو تجھ میں ہوں اور میں اس کی پرواہ نہیں کرتا اے آدم کے بیٹے اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں اور تو مجھ سے بخشش مانگے۔ تو میں تجھ کو بخش دوں گا۔ اور میں اس کی بھی پرواہ نہیں کرتا اے بنی آدم! اگر تیری ملاقات اس حالت میں ہو کر زمین کی پورائی کے برابر خطائیں ہوں۔ تو نے شرک نہ کیا ہو میں بھری زمین بخشش لے کر تجھ سے ملوں گا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے روایت کیا اس کو احمد نے، دارمی نے ابوذر سے، ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

۲۲۲۹/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ عَلِمَ اَنِّيْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ مَا لَمْ يُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جس شخص نے مجھ کو بخشنے پر قادر جانا تو میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں اور اس کے گناہوں کی مجھے پرواہ نہیں جب تک وہ شرک نہ کرے (روایت کیا ہے اس کو شرح السنۃ میں)

۲۲۳۰/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَّخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

انہی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص استغفار کو لازم کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ پیدا فرماتا ہے اور ہر غم سے خلاصی فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان ہی نہیں ہوتا۔ روزی دیتا ہے۔ (روایت کیا اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

۲۲۳۱/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے استغفار کیا اس نے گناہ پر ہمیشگی نہیں کی اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کرے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے)

۲۲۳۲/۱۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَّخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام بنی آدم خطاکار ہیں اور بہترین خطاکار توبہ کرنے والے ہیں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے)

۲۲۳۳/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِيْ قَلْبِهٖ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں سیاہ نکتہ پیدا ہو جاتا ہے اگر توبہ کرے اور استغفار کرے تو اس کا دل صاف

فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذٰلِكُمُ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

کر دیا جاتا ہے اگر گناہ زیادہ کیا تو وہ نکتہ زیادہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے یہ ران ہے جو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ میں ذکر فرمایا ہرگز نہیں یوں بلکہ زنگ باندھا ہے ان کے دلوں پر ان کے عمل نے (روایت کیا اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۲۲۳۴/۲۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک بندے کی موت کا یقین نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے)

۲۲۳۵/۲۱ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِيْ عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان نے اپنے پروردگار سے عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم میں تیرے بندوں کو جب تک روح ان کے جسموں میں ہوں گے گمراہ کرتا رہوں گا اللہ عزوجل نے فرمایا مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم اور بلند مرتبہ کی میں ان کو ہمیشہ بخشتا رہوں گا جب تک وہ بخشش مانگتے رہیں گے۔ (روایت کیا اس کو احمد نے)

۲۲۳۶/۲۲ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا

صفوانؓ بن عسال سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مغرب کی طرف توبہ کا دروازہ پیدا کیا ہے اس کی لمبائی ستر برس کی مسافت ہے وہ سورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے تک بند نہیں کیا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی ہیں اللہ کی طرف سے اس دن بعض ایسی نشانیاں آئیں گی جو پہلے ایمان نہ لایا ہوگا اس کو اس کا ایمان نفع نہ

إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

دے گا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٢٢٣٧/٢٣ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

معاویہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت توبہ کے موقوف ہونے تک موقوف نہیں ہوگی۔ اور توبہ سورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے پر موقوف ہوگی۔ (روایت کیا اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے اور دارمی نے)

٢٢٣٨/٢٤ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ حَتّٰى وَجَدَهٗ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اِسْتَعْظَمَهٗ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا اَوْ لَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِيْ رَحْمَتِيْ فَقَالَ لَا يَا رَبِّ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں دو شخص آپس میں دوست تھے۔ ایک بہت عابد تھا دوسرا گنہ گار، عابد گنہ گار کو کہتا تھا کہ تو گناہوں سے باز آجا۔ گنہ گار کہتا تھا کہ تو مجھ کو اللہ تعالےٰ کے سپرد رہنے دے اس عابد نے اسے ایک دن گناہ میں پایا۔ جسے وہ بڑا سمجھا۔ اس عابد نے اسے روکا تو اس نے کہا تو مجھ کو اللہ کے سپرد رہنے دے کیا۔ تو مجھ پر داروغہ ہے عابد نے قسم کھائی کہ اللہ تعالیٰ تجھے نہیں بخشے گا۔ اور جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ اللہ تعالےٰ نے ان دونوں کی طرف فرشتہ بھیجا جس نے ان کی روحیں قبض کیں۔ وہ دونوں اللہ کے سامنے اکٹھے ہوئے گنہگار کو فرمایا۔ میری رحمت کے سبب جنت میں داخل ہو اور دوسرے کو فرمایا کیا تو گنہگار بندے کو میری رحمت سے محروم کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا اس کو دوزخ کی طرف لے جاؤ۔ (روایت کیا اس کو احمد نے)

٢٢٣٩/٢٥ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اسماء بنت یزید رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ یہ آیت

سَلَّمَ يَقْرَأُ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَّلَا يُبَالِيْ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ يَقُوْلُ بَدَلَ يَقْرَأُ)

پڑھتے تھے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو اللہ تعالیٰ تمام گناہ بخشنے والا ہے اور نہیں پرواہ کرتا (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے شرح السنہ میں یقرأ کے بدلے یقول کا لفظ ہے۔

۲۲۴۰/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَّاَيُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

ابن عباس رض سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول الا اللمم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا اللہ اگر تو بخشے تو بڑے گناہ بخش۔ تیرا کون سا بندہ ہے جس نے چھوٹے گناہ نہ کئے ہوں (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۲۴۱/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فُقَرَاءُ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَّلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ

ابوذر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم گمراہ ہو مگر جسے میں ہدایت کروں مجھ سے ہدایت مانگو تم کو ہدایت کروں گا اور تم سب محتاج ہو مگر جسے میں دولت مند کروں۔ مجھ سے روزی طلب کرو۔ میں تم کو روزی دوں گا تم سب گنہگار ہو مگر جسے میں نے بخشا جو شخص یہ یقین رکھے کہ میں بخشنے پر قادر ہوں پھر مجھ سے بخشش طلب کرے۔ میں اس کو بخشوں گا اور اس کی پرواہ نہیں رکھتا۔ اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے تمہارے زندے اور مُردے تمہارے تر اور خشک سب جمع ہو جائیں میرے بندوں میں سے بڑے متقی کے دل پر تو ان کا جمع ہونا میرے ملک میں مچھر کے پر کے برابر میرے لئے نفع مند ثابت نہ ہوگا۔ اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، زندہ مردے تر، خشک کسی بدبخت کے دل پر جمع ہو جائیں تو یہ میرے ملک میں مچھر کے پر کے برابر کمی کا سبب نہیں بن سکے گا۔ اور اگلے پچھلے مردہ، زندہ

اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَّلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْكُمْ مَّا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِّنْكُمْ مَّا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذٰلِكَ بِاَنِّيْ جَوَّادٌ مَّاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَائِيْ كَلَامٌ وَّعَذَابِيْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِيْ لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

تر خشک سب ایک جگہ جمع ہو کر ہر ایک اپنی آرزو طلب کرے ہر مانگنے والے کو اس کی خواہش کے مطابق دے دوں، یہ میرے ملک میں کسی کمی کا سبب نہ بن سکے گا مگر ایک تمہارے کا دریا سے گذر ہو اور اس نے سوئی اس میں ڈالی پھر اس کو نکالا۔ تمہاری حاجتوں کو پورا کرنا اس وجہ سے ہے کہ میں بہت سخی ہوں اور بہت دینے والا ہوں، جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ میرا دینا کہہ دینا ہے میرا عذاب کہہ دینا ہے کسی چیز کے متعلق میرا امر یہ ہے۔ جب میں اس کا ہونا چاہتا ہوں کہتا ہوں ہو جا۔ وہ ہو جاتی ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے)

۲۲۴۲/۲۸ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

انس رضی سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ وہی تقویٰ اور بخشش والا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں اس بات کے لائق ہوں کہ لوگ مجھ سے ڈریں جو مجھ سے ڈر گیا میں زیادہ لائق ہوں کہ اس کو بخشوں (روایت کیا اسکو ترمذی نے، ابن ماجہ اور دارمی نے)

۲۲۴۳/۲۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ مِائَةَ مَرَّةٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

ابن عمر رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم آپ کے استغفار کو ایک مجلس میں سو بار شمار کرتے آپ فرماتے اے میرے پروردگار مجھ کو بخش اور میری توبہ قبول کر آپ ہی توبہ قبول کرنے والے اور بخشنے والے ہیں آپ نے یہ کلمات سو بار فرمائے (روایت کیا اس کو احمد نے ترمذی نے اور

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۴۴/۳۰ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَّوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ لٰكِنَّهٗ عِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ هِلَالُ بْنُ يَسَارٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

بلال بن یسار بن زیدؓ سے روایت ہے زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا کہا میرے باپ نے مجھے حدیث بیان فرمائی جو اس نے میرے دادا سے روایت کی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جو شخص کہے میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ خبر گیری کرنے والا ہے اس کی طرف توجہ کرتا ہوں اس کو بخش دیا جاتا ہے اگرچہ وہ کفار کے ساتھ لڑائی سے بھاگا ہو۔ (روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے اور ابوداؤد کے نزدیک ہلال بن یسار ہے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۲۴۵/۳۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنّٰى لِيْ هٰذِهٖ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نیک آدمی کے لئے جنت میں درجہ بلند کرتا ہے بندہ کہتا ہے اے اللہ یہ درجہ مجھ کو کہاں سے ملا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہ درجہ تیرے بیٹے کے تیرے لئے استغفار کرنے کے سبب تجھ کو ملا۔ (روایت کیا اس کو احمد نے)

۲۲۴۶/۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر میں مردہ ڈوبنے والے اور فریاد کرنے والے کی مانند ہوتا ہے وہ دعاء کا منتظر ہوتا ہے اس کے ماں باپ کی طرف سے پہنچے یا بھائی یا دوست کی طرف سے جب اس کے پاس دعا پہنچتی ہے تو یہ دعاء اس کو دنیا وما فیہا سے بہتر اور پیاری ہوتی ہے اور اللہ قبر والوں کو پہنچاتا ہے زمین والوں کے سبب دعا پہاڑوں

مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

کی مانند مردوں کی طرف زندوں کا تحفہ استغفار کرنا ہے (روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

۲۲۴۷/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِمَنْ وَّجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِيْ عَمَلِ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ۔)

عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے عمل نامہ میں استغفار بہت پایا اس کے لئے خوشی ہے (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اس کو نسائی نے کتاب عمل یوم ولیلۃ میں)

۲۲۴۸/۳۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَإِذَا أَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے کر جب نیکی کریں خوش ہوں اور جب برائی کریں استغفار کریں ۔ (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں)

۲۲۴۹/۳۵ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَّفْسِهٖ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَأَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَّخَافُ أَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى أَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا أَيْ بِيَدِهٖ فَذَبَّهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ

حارث بن سوید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے دو حدیثیں ہم کو بیان فرمائیں ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری اپنی طرف سے روایت کی وہ یہ ہے مؤمن اپنے گناہوں کو دیکھتا ہے گویا کہ وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے اس پر گرنے سے ڈرتا ہے اور فاجر اپنے گناہوں کو دیکھتا ہے مکھی کی مانند جو اس کی ناک پر سے دوڑی اس نے اس مکھی کے ساتھ اشارہ کیا اس طرح اس کو اپنی ناک سے دوڑایا عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ مؤمن بندے کا اپنے گناہوں سے توبہ کرنے سے بہت خوش ہوتا ہے اس شخص کی نسبت جو ہلاکت کے ایک میدان میں اترا اس

الْمُؤْمِنِ مِنْ رَّجُلٍ نَّزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَّهْلَكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَاْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ۔ رَوٰى مُسْلِمٌ الْمَرْفُوْعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا۔

کی سواری پر اس کا کھانا پینا تھا وہاں زمین پر سو گیا جب جاگا اس کی سواری گم تھی اس کو تلاش کیا جب اس پر گرمی اور پیاس سخت ہوئی یا جو اللہ نے چاہا پھر وہ اپنے مکان کی طرف لوٹ آیا کہا یہاں سو جاؤں اور مر جاؤں اس نے اپنا سر اپنے بازو پر رکھا تاکہ مر جائے سو وہ پھر جاگا اچانک اس کی سواری اس کے پاس کھڑی تھی اور اس کا کھانا پینا اس پر موجود تھا اللہ تعالیٰ مومن بندے کے استغفار اور توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے اس شخص سے جیسے اس کی گم شدہ سواری بمع کھانے پینے کے مل گئی (روایت کیا اس کو مسلم نے دونوں حدیثوں سے مرفوع کو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے (روایت کیا بخاری نے اس حدیث کو ابن مسعود پر موقوف)

۲۲۵۰/۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ۔

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس مومن سے بہت خوش ہوتا ہے جو گناہ میں مبتلا ہوتا ہے تو بہت توبہ کرتا ہے

۲۲۵۱/۳۷ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا الْاٰيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ

ثوبان رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں اس آیت کے بدلے دنیا کو پسند نہیں رکھتا کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی تم مجھ سے نا امید نہ ہو آخر آیت تک ایک شخص نے کہا جس نے شرک کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر فرمایا خبردار ہو جس نے شرک کیا۔ وہ بھی اسی آیت کے حکم میں ہے تین دفعہ فرمایا۔

ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

۲۲۵۲/۳۸ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَغْفِرُ لِعَبْدِہٖ مَالَمْ یَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ۔ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلَاثَۃَ اَحْمَدُ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَخِیْرَ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَ النُّشُوْرِ۔

ابوذرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بخشتا ہے جب تک پردہ نہ ہو صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول پردہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ آدمی اس حال میں مرے کہ شرک کرنے والا ہو (روایت کیا ان تینوں حدیثوں کو احمد نے۔ بیہقی نے آخری حدیث کو کتاب بعث والنشور میں روایت کیا)

۲۲۵۳/۳۹ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ لَایَعْدِلُ بِہٖ شَیْئًا فِی الدُّنْیَا ثُمَّ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

اسی (ابوذرؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اس حال میں کہ اس نے اللہ سے کسی کو برابر نہیں کیا اگر اس کے گناہ پہاڑ کے برابر ہوں تو اللہ ان کو بخش دے گا۔ (روایت کیا اس کو بیہقی نے کتاب بعث والنشور میں)

۲۲۵۴/۴۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ۔ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِہٖ النَّھْرَانِیُّ وَھُوَ مَجْھُوْلٌ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ رَوٰی عَنْہُ مَوْقُوْفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَۃٌ وَّالتَّآئِبُ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ۔)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا نہ گناہ کرنے والے کی مانند ہے (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔ بیہقی نے کہا اس کو نہرانی نے روایت کیا اور وہ مجہول ہے شرح السنہ میں بغوی نے عبداللہ بن مسعود سے موقوف روایت کی ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا پشیمانی توبہ ہے توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے گناہ نہ کیا)

بَابٌ فِیْ سَعَةِ رَحْمَتِهٖ — اللہ کی رحمت کی وسعت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — پہلی فصل

۲۲۵۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ عَلٰى غَضَبِیْ وَفِیْ رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِیْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ کیا کتاب لکھی وہ کتاب اللہ کے پاس عرش پر ہے اس میں ہے میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے ایک روایت میں ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے (متفق علیہ)

۲۲۵۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوَهٗ وَفِیْ اٰخِرِهٖ قَالَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ۔

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اتاری جو جن و انس چارپاؤں اور زہریلے جانوروں کے درمیان تقسیم ہے اسی رحمت کے سبب آپس میں محبت کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے آپس میں رحم کرتے ہیں اس رحم کے سبب وحشی جانور اپنے بچے پر مہربانی کرتا ہے ننانویں رحمتیں رکھی ہوئی ہیں قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحمت کرے گا۔ (متفق علیہ) اس کی مانند سلمان کی روایت مسلم میں ہے اس کے آخر میں یہ ہے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنی ننانوے رحمتوں کو اس کے ساتھ پورا کرے گا

۲۲۵۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مومن کو اللہ کے عذاب کا علم ہو جائے تو جنت کے ساتھ کوئی طمع نہ کرے اگر کافر کو اس کی رحمت کا علم ہو جائے تو اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو (متفق علیہ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۸ / ۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِّنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تمہاری جوتی کے تسمے سے زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح قریب ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۲۵۹ / ۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَّمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِاَهْلِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَّا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا اپنے گھر والوں سے اس نے کبھی بھلائی نہیں کی تھی ایک روایت میں ہے ایک شخص نے اپنے نفس پر زیادتی کی جب اس کو موت آئی تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی جب میں مر جاؤں مجھ کو جلا دینا اس کی آدھی راکھ جنگل میں اڑا دینا اور آدھی دریا میں اللہ کی قسم اگر اس پر اللہ نے تنگی کی تو ایسا عذاب کرے گا کہ اس جیسا کسی کو نہ ہوگا جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے اس کے حکم کے مطابق کیا اللہ نے دریا کو حکم کیا جو کچھ اس میں تھا جمع کیا اور جنگل کو حکم کیا جو کچھ اس میں تھا جمع کیا اللہ نے فرمایا یہ تو نے کیونکر کیا تھا اس شخص نے کہا میں نے تیرے ڈر سے یہ کیا ہے اے میرے رب تو بہت جاننے والا ہے اس کو اللہ نے بخشا۔ (متفق علیہ)

۲۲۶۰ / ۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْعٰى اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِي النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَ

حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے قیدیوں میں ایک عورت تھی اس کی چھاتی بہتی تھی جس وقت اس نے ایک لڑکے کو پایا قیدیوں میں دوڑتے ہوئے اس کو اٹھا لیا اپنے پیٹ سے لگایا اور دودھ پلایا ہم کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس عورت کو گمان کرتے ہو کہ یہ اپنا بچہ آگ میں ڈالے گی ہم نے کہا جب تک وہ اس پر قادر ہوگی نہیں ڈالے گی پس فرمایا اس عورت سے کئی گنا زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے۔

هِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۲۲۶۱ - ۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّنْجِيَ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا صحابہ رضہ نے عرض کی نہ آپ کو اے اللہ کے رسول فرمایا نہ مجھ کو مگر یہ کہ اللہ مجھ کو اپنی رحمت سے ڈھانکے اپنے عمل کو درست کرو اور طالب ثواب رہو اول دن میں اور آخر دن عبادت کرو اور کچھ رات کو میانہ روی اختیار کرو میانہ روی اختیار کرو تم مقصد کو پہنچو گے۔ (متفق علیہ)

۲۲۶۲ - ۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهٗ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو اس کا عمل بہشت میں داخل نہیں کرے گا اور نہ ہی اس کو دوزخ سے بچا دے گا نہ ہی مجھ کو مگر اللہ کی رحمت کے ساتھ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۲۶۳ - ۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَّالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوسعید رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اسلام لاوے اگر اس کا اسلام اچھا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیتا ہے اور جو اس کے بعد ہے ایک نیکی کے بدلے دس نیکی لکھی جاتی ہے سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ تک اور برائی اس کی مانند لکھی جاتی ہے مگر یہ کہ اللہ اس سے تجاوز کرے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۲۶۴ - ۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

ابن عباس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے نیکیاں اور برائیاں لکھیں جو

اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَّمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شخص نیکی کا قصد کرے اور نیکی نہ کرے اللہ اپنے نزدیک ایک پوری نیکی لکھتا ہے اگر نیکی کا قصد کرے اور اس کو کرے اس کے بدلے اپنے پاس دس نیکیوں سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ تک لکھ دیتا ہے جس نے برائی کا قصد کیا اور برائی نہ کی اللہ اپنے پاس ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے اگر قصد کیا ایک برائی کا پھر اس کو کیا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک برائی لکھ دیتا ہے (روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۲۲۶۵
۱۱
عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ اُخْرٰى فَانْفَكَّتْ اُخْرٰى حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَى الْاَرْضِ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کا حال جو برائیاں کرتا ہو پھر نیکیاں کرے اس شخص کی مانند ہے کہ اس پر زرہ ہے تنگ حلقوں والی جس نے اس کا گلا گھونٹ رکھا ہے جب اس نے نیکی کی اس کا حلقہ کھل گیا۔ پھر عمل کیا دوسرا حلقہ کھل گیا یہاں تک کہ کھلی زمین کی طرف نکل پڑا۔ (روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

۲۲۶۶
۱۲
وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ منبر پر نصیحت فرماتے تھے اور وہ یہ فرماتے تھے جو اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو بہشتیں ہیں۔ میں نے کہا اگر اس نے زنا کیا اور چوری کی اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا دوسری بار اس شخص کے لئے جو اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو بہشتیں ہیں۔ میں نے

الثَّانِيَةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

دوبارہ کہا اگرچہ زنا اور چوری کرے اے اللہ کے رسولؐ آپ نے تیسری بار فرمایا اس شخص کے لئے جو اپنے رب کے روبرو کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنت ہیں میں نے تیسری بار کہا اگرچہ زنا اور چوری کرے اے اللہ کے رسولؐ آپ نے فرمایا اگرچہ ابوالدرداءؓ کی ناک خاک آلود ہو۔ (روایت کیا اس کو احمد نے)

۲۲۶۷/۱۳ وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ يَعْنِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ اللهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

عامرؓ تیر انداز سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اچانک ایک شخص آیا اس پر ایک کمبل تھی اور اس کے ہاتھ میں ایک چیز تھی اس پر کمبل لپٹی ہوئی تھی کہا اے اللہ کے رسولؐ میں بن کے درختوں میں سے گذرا تو میں نے جانوروں کے بچوں کی آواز سنی میں نے ان کو پکڑ لیا اور میں نے ان کو اپنی کمبل میں رکھ لیا بچوں کی ماں میرے سر پر پھرنے لگی میں نے بچوں پر سے کمبل کھول دی ان کی ماں بھی آکر ان میں بیٹھ گئی میں نے اس کو بھی لپیٹ لیا اور یہ سب میرے پاس ہیں آپ نے فرمایا ان کو رکھ دے میں نے ان کو رکھ دیا اور ان کی ماں نے چھوڑ دی ہر چیز سوائے چمٹنے کے ان کے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ماں کے اپنے بچوں پر رحم کرنے سے تم تعجب کرتے ہو اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے اللہ تعالیٰ بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے اپنے بندوں پر ماں کے رحم سے جو وہ اپنے بچوں پر کرتی ہے جا ان کو لے جا اور وہاں رکھ جہاں سے پکڑا تھا اور ان کی ماں ان کے ساتھ تھی وہ ان کو لے گیا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۲۶۸/۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ غَزَوَاتِهٖ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَّهَا فَاِذَا ارْتَفَعَتْ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهٖ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَلَيْسَ اللّٰهُ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَالَ بَلٰى قَالَتْ اَلَيْسَ اللّٰهُ اَرْحَمَ بِعِبَادِهٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلٰى قَالَتْ اِنَّ الْاُمَّ لَا تُلْقِيْ وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَاَكَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَيْهَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِيْ يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ بعض غزوات میں آپ چند لوگوں پر سے گذرے آپ نے فرمایا تم کون ہو انہوں نے عرض کی ہم مسلمان ہیں ایک عورت اپنی ہانڈی کے نیچے آگ جلاتی تھی اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا جب آگ کی لپیٹ اٹھتی تو بچے کو دور کر لیتی پھر وہ عورت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ کہا آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا ہاں۔ عورت نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ کیا اللہ بہت رحم کرنے والوں کا رحم کرنے والا نہیں ماں کا اپنے بچے پر رحم کرنے سے فرمایا ہاں۔ عورت نے کہا۔ ماں اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی آپ نے اپنا سر مبارک جھکایا اس حال میں کہ آپ رو رہے تھے پھر سر مبارک اٹھایا اس عورت کی طرف۔ فرمایا اللہ اپنے بندوں میں سے عذاب نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ پر سرکشی کرنے والے کو جو لا الہ الا اللہ کا انکار کرے۔

(روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۲۲۶۹/۱۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيْلَ اِنَّ فُلَانًا عَبْدِيْ يَلْتَمِسُ اَنْ يُّرْضِيَنِيْ اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِيْ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ جِبْرِيْلُ

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔ بندہ اللہ کی مرضی تلاش کرتا ہے ہمیشہ تلاش کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ جبریل ؑ کو فرماتا ہے میرا فلاں بندہ میری رضامندی تلاش کرتا ہے خبردار اس پر میری رحمت ہے۔ جبریل کہتا ہے خدا کی رحمت فلاں شخص پر ہے یہی کلمہ عرش کو اٹھانے والے کہتے ہیں

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَّيَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلُهَا اَهْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهٗ اِلَى الْاَرْضِ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

اور وہ جو ان کے ارد گرد ہیں یہاں تک کہ اس بات کو ساتوں آسمانوں کے فرشتے کہتے ہیں پھر وہ رحمت زمین کی طرف اس شخص کے لیے نازل ہوتی ہے (روایت کیا اس کو احمد نے)

۲۲۷۰ / ۱۶ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں کہ بعض ان میں سے ظالم ہیں اپنے نفسوں کے لئے اور بعض میانہ رو ہیں اور بعض نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ فرمایا یہ سب بہشت میں ہیں۔ (روایت کیا اس کو بیہقی نے کتاب بعث والنشور میں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

صبح اور شام اور سونے کے وقت کی دعاؤں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۲۷۱ / ۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شام کرتے فرماتے ہم شام میں داخل ہوئے اور اللہ کا ملک بھی شام میں داخل ہوا اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ میں اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو اس میں ہے اس رات کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور جو اس میں ہے اے اللہ تیری پناہ چاہتا ہوں کاہلی سے، بڑھاپے سے اور بڑھاپے کی برائی سے اور دنیا کے

الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کرتے تو بھی فرماتے اصبحنا واصبح الملک للہ ایک روایت میں ہے اے رب تیرے ساتھ دوزخ والے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۳۴۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ)

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنا داہنا ہاتھ دائیں رخسارہ کے نیچے رکھتے فرماتے اے اللہ تیرے نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں جب جاگتے فرماتے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو مرنے کے بعد پھر زندہ فرمایا اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے اور مسلم نے براء سے۔

۲۳۴۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ لْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ لْيَقُلْ بِاسْمِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا اپنے بستر پر لیٹے تو اپنے بستر لنگی کے اندرونی کنارے سے جھاڑنا چاہیئے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے بعد اس کے بستر پر کیا چیز واقع ہوئی ہے۔ اور یہ دعا پڑھے اے میرے پروردگار تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرے نام سے ہی اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری جان قبض کر لی تو اس پر رحم فرمانا اور اگر زندہ رہنے دیا تو اس کی حفاظت فرمانا جیسا تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے ایک روایت میں ہے کہ داہنی کروٹ لیٹے پھر یہ دعا پڑھے۔ باسمک الخ (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے اپنے بستر کو تین بار جھاڑے اپنے کپڑے کے کنارے سے وان امسکت نفسی فاغفرلہا۔

۲۲۷۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَّا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ أَرْسَلْتَ وَقَالَ فَإِنْ مُّتَّ مِنْ لَّيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

براء بن عازب رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر کی طرف آتے تو دائیں کروٹ لیٹتے فرماتے یا الٰہی میں نے اپنے نفس کو تیرے حکم کے مطیع کیا اور اپنے چہرہ کو تیری طرف متوجہ کیا اپنے سب کام آپ پر سونپ دیئے۔ اور میں نے تجھ پر اعتماد کیا شوق اور خوف سے تیری رحمت کے بغیر تیرے عذاب سے نجات نہیں جو تو نے کتاب نازل فرمائی۔ میں اس پر ایمان لایا اور تیرے نبی پر جس کو تو نے مبعوث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ان کلمات کو کہا اگر اسی رات اس کو موت آگئی تو یہ اسلام پر موت ہوگی ——— ایک روایت میں ہے براء رضؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا اے فلانے جب تو بستر پر جگہ پکڑے تو نماز والا وضو کر۔ پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ پھر یہ دعا کہہ اللھم انی اسلمت نفسی الیک سے ارسلت تک آپ نے فرمایا اگر تو اس رات مر گیا تیری موت دین اسلام پر ہوگی اگر صبح کی بھلائی کو تو پہنچے گا۔ (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۲۲۷۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انس رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر کی طرف آتے تو فرماتے سب حمد اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہماری تمام مہمات کو دور فرمایا ہمیں جگہ دی بہت لوگ ایسے ہیں جن کی کوئی کفایت نہیں کرتا اور نہ ہی ان کو ٹھکانا دیتا ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

٢٢٧٦ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِيْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا اَنَّهٗ جَاءَهٗ رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى بَطْنِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشقت کی شکایت کی خاطر آئیں جو چکی کی وجہ سے ہاتھوں کو پہنچی تھی حضرت فاطمہ رضؓ کو یہ خبر ملی کہ آپ کے پاس غلام آئے ہوئے ہیں حضرت فاطمہؓ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ ہوئی یہ سارا قصہ حضرت عائشہ رضؓ کے سامنے پیش کر دیا جب آپؐ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضؓ نے اس قصے کی خبر دی حضرت علیؓ نے کہا آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اپنے بچھونوں پر لیٹے ہوئے تھے ہم نے اٹھنے کا ارادہ کیا آپؐ نے فرمایا اسی حالت پر رہو آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے پیٹ پر آپ کے قدم مبارک کی ٹھنڈک محسوس کی فرمایا کیا میں تم کو اس چیز سے بہتر نہ بتلاؤں جو تم نے مانگی ہے وہ یہ ہے جب تم اپنے بستر پر جاؤ تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ چونتیس بار اللہ اکبر پڑھا کرو یہ وظیفہ خادم سے بہتر ہے (متفق علیہ)

٢٢٧٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا فاطمہ رضؓ حضرت کے پاس آئیں خادم طلب کرنے کے ارادہ سے آپؐ نے فرمایا میں تم کو خادم سے بہتر چیز نہ بتلاؤں سبحان اللہ تینتیس بار، الحمد للہ تینتیس بار، اللہ اکبر چونتیس بار پڑھ ہر نماز کے بعد اور سونے کے وقت (روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

٢٢٧٨ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے فرماتے یا الٰہی ہم نے تیری قدرت

قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَاِذَا اَمْسٰى قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

سے صبح کی ہم نے تیری قدرت کے ساتھ شام کی ہم تیرے نام کے ساتھ مرتے جیتے ہیں۔ تیری طرف لوٹنا ہے شام کے وقت فرماتے یا الٰہی ہم نے تیری قدرت سے شام کی اور صبح کی ہم تیرے نام کے ساتھ مرتے جیتے ہیں اور تیری طرف ہم سب کا اٹھ کر جانا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے۔

۲۲۷۹/۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ اَقُوْلُهُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

اسی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آپ مجھے ایسی چیز کا حکم فرمائیں جو میں صبح اور شام کے وقت کیا کروں آپ نے فرمایا کہہ یا الٰہی ظاہر اور پوشیدہ کے جاننے والے زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے ہر چیز کے پروردگار اور ہر چیز کے مالک، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیرے ساتھ اپنے نفس کی برائی سے پناہ پکڑتا ہوں اور شیطان کی برائی سے اور اس کے شرک سے ان کلموں کو صبح و شام کہہ اور سوتے وقت کہہ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور دارمی نے)

۲۲۸۰/۱۰ وَعَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَّمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهٗ شَيْءٌ فَكَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ

ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے کہتے ہوئے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بندہ ہر روز صبح و شام تین مرتبہ یہ کہے اس اللہ کے نام کے ساتھ میں نے صبح کی اور شام کی کہ جس کے نام سے زمین و آسمان کی کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی وہ سننے والا جاننے والا ہے تو اس کو کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی۔ ابان کو فالج کی بیماری پہنچی ایک شخص نے ابان کی طرف دیکھنا شروع کیا ابان نے کہا تو کیا دیکھتا ہے خبردار حدیث اسی طرح ہے جیسے کہ میں نے روایت کی تجھ کو لیکن یہ دعا میں اس دن نہ پڑھ سکا جس دن میں بیمار ہوا تاکہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر کو نافذ فرمائے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے ابن ماجہ نے

أَمَا إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَتِهِ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ۔

اور ابوداؤد نے ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے جو شام کے وقت پڑھے اس کو اچانک مصیبت نہیں پہنچتی صبح تک اور جو صبح کو پڑھے اس کو شام تک کوئی مصیبت نہیں پہنچتی

۲۲۸۱ (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا أَمْسٰى أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ أَوِ الْكُفْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهِ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ سُوْءِ الْكُفْرِ

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت فرماتے اللہ کے واسطے ہم نے اور ہمارے ملک نے شام کی۔ تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اسی کے لئے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اے میرے پروردگار! تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں اس چیز کی جو اس رات میں واقع ہو اور اس کی بھلائی سے جو اس کے بعد واقع ہو۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس رات میں واقع ہونے والے شر سے اور اس کی برائی سے جو کہ اس رات کے بعد واقع ہو یا الٰہی! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ عبادت میں سستی سے اور بڑھاپے کی برائی سے یا کہا کفر کی برائی سے اور ایک روایت میں ہے بڑھاپے اور تکبر کی برائی سے میرے رب! میں آپ سے دوزخ اور قبر کے عذاب کے بارے میں پناہ مانگتا ہوں جب آپ صبح فرماتے یہی کلمے فرماتے اصبحنا واصبح الملک للہ۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے ترمذی کی روایت میں سوء الکفر کا لفظ مذکور نہیں

۲۲۸۲ (۱۲) وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُوْلُ قُوْلِيْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیٹیوں سے روایت ہے کہ آپ ان کو سکھلاتے فرماتے صبح کے وقت کہہ اللہ کے لئے ہی پاکی ہے اس کی تعریف کے ساتھ اللہ کی مدد کے بغیر

حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَاِنَّهٗ مَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت نہیں جو اللہ چاہے وہی ہوتا ہے جو نہ چاہے وہ نہیں ہوتا میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ اپنے علم سے ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے جو شخص یہ کلمات صبح کے وقت کہے شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شام کو کہے صبح تک محفوظ رہتا ہے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۲۸۳/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظہرون الی قولہ وکذالک تخرجون جس نے یہ آیتیں صبح کے وقت پڑھیں اس نے اس چیز کو پایا جو اس سے اس دن میں رہ گئی تھی اور جس نے شام کو یہ پڑھیں اس نے اس چیز کو پایا جو اس سے اس رات کو رہ گئی تھیں (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۲۸۴/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَ لَهٗ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَ فِيْ

ابوعیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص صبح کے وقت یہ کہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور ہر قسم کی تعریف اسی کے لئے ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اس کے لئے حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس برائیاں دور کی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔ اور شام تک اللہ کی پناہ

حِرْزٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰى كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ فَرَاٰى رَجُلٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَيَّاشٍ يُّحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَيَّاشٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

میں ہوتا ہے شیطان سے اور جس نے ان کلموں کو شام کے وقت کہا اس کے لئے وہی ہوتا ہے صبح تک ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خواب میں کہا اے اللہ کے رسولؐ ابو عیاشؓ آپ سے ایسی ایسی حدیث نقل کرتا ہے آپؐ نے فرمایا ابو عیاشؓ نے سچ کہا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

۲۲۸۵/۱۵ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَسَرَّ اِلَيْهِ فَقَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ ثُمَّ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِّنْهَا وَاِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ فَاِنَّكَ اِذَا مُتَّ فِيْ يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِّنْهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حارث بن مسلم تمیمی سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے آہستہ سے ان سے بات کہی کہ جب تو نماز مغرب سے فارغ ہو کلام کرنے سے پہلے یہ کہہ یا الٰہی مجھ کو آگ سے پناہ دے سات مرتبہ اگر تو یہ کہے گا اور تیری موت اسی رات آجائے گی تو آگ سے خلاصی پائے گا صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اسی طرح سات مرتبہ کہے اگر تیری موت اسی دن واقع ہوگئی تو آگ سے خلاصی پاوے گا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۲۸۶/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو صبح اور شام کے وقت کبھی نہ چھوڑا تھا اے اللہ میں آپ سے دنیا اور آخرت میں عافیت چاہتا ہوں اے اللہ میں آپ سے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں دینی امور میں سلامتی اور اپنی دنیا کی اور اپنے اہل اور مال میں اے اللہ میرے عیب چھپا دے اور مجھے خوف کی اشیاء سے امن بخش اے اللہ مجھ کو آگے پیچھے اور داہنے اور بائیں طرف اور اوپر سے محفوظ فرما اور اس بات کی پناہ مانگتا ہوں تیری بڑائی کے ساتھ کہ میں اپنے نیچے سے

شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ يَعْنِي الْخَسْفَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ہلاک کیا جاؤں یعنی زمین میں دھنس جانے سے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۲۸۷/۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَآ اَصَابَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَّاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَآ اَصَابَهٗ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

انس رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کے وقت یہ کلمات کہتا ہو اے اللہ ہم نے صبح اس حالت میں کی کہ آپ کو گواہ کرتے ہیں اور تیرے عرش کو اٹھانے والوں کو گواہ کرتے ہیں تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوقات کو اس بات پر کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔ مگر اللہ اس کے وہ گناہ بخش دیتا ہے جو اس سے اس دن میں سرزد ہوئے اگر ان کلمات کو شام کے وقت کہے اللہ اس کے وہ گناہ بخشتا ہے جو رات کو سرزد ہوئے۔ (روایت کیا ہے ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۸۸/۱۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَّقُوْلُ اِذَآ اَمْسٰى وَاِذَآ اَصْبَحَ ثَلٰثًا رَّضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ثوبان رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان بندہ نہیں جو صبح و شام یہ تین بار کہے میں اللہ پر راضی ہوا رب ہونے کے لحاظ سے اور اسلام پر دین ہونے کی صورت میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رسول ہونے کی خاطر۔ مگر اللہ پر ضروری ہوگا کہ قیامت کے دن اس کو راضی کرے (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے)

۲۲۸۹/۱۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَآ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ

حذیفہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ سر کے نیچے رکھتے پھر کہتے یا الٰہی! اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو بندوں کو جمع کرے گا۔ یا یہ لفظ فرمائے اس

أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ)

دن کہ تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی
نے اور احمد نے براء سے)

۲۲۹۰/۲۰ وَعَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْقُدَ
وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حفصہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے رخسار
کے نیچے رکھتے فرماتے یا الٰہی تو اپنے اس دن کے عذاب سے
بچا جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا تین بار (روایت کیا
اس کو ابوداؤد نے)

۲۲۹۱/۲۱ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهٖ
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَ
كَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ
اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ
الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ
جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ
ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سونے کے وقت فرماتے یا الٰہی
میں تیرے بزرگ چہرہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اور تیرے
تمام کلمات کے ساتھ اس چیز کی برائی سے کہ تو پکڑنے والا ہے
اس کی پیشانی کو اے اللہ تو قرض کو دور کرتا ہے اور گناہ کو
اے اللہ تیرا لشکر شکست خوردہ نہیں ہو سکتا اور تیرا وعدہ
خلاف نہیں ہوتا اور تیرے عذاب سے کسی دولتمند کو اس
کی دولت مندی کام نہیں آسکتی تو پاک ہے تیری تعریف کے
ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۲۹۲/۲۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ
حِيْنَ يَأْوِيْ إِلٰى فِرَاشِهٖ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ
أَتُوْبُ إِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ
ذُنُوْبَهٗ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
أَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ أَوْ عَدَدَ وَرَقِ
الشَّجَرِ أَوْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر جاتے وقت
کہے اللہ سے بخشش چاہتا ہوں ایسا اللہ جس کے سوا کوئی
معبود نہیں وہ زندہ ہے مخلوق کی خبرگیری کرنے والا ہے
میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں یہ تین بار کہے اللہ اس کے
گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ گناہ دریا کی جھاگ کے برابر یا عالج جنگل
کی ریت کے ذروں کے برابر ہوں یا درختوں کے پتوں کی تعداد
کے برابر ہوں یا دنیا کے دنوں کی گنتی کے برابر ہوں (روایت کیا اس
کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۲۲۹۳/۲۳ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ

شداد بن اوسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّاْخُذُ مَضْجَعَهٗ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُّؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنی خواب گاہ پر سورت پڑھتے پڑھتے جگہ پکڑتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس پر ایک فرشتہ متعین کر دیتا ہے اس کے جاگتے وقت تک اس کو کوئی چیز تکلیف نہیں دے سکتی (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۲۹۴/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَّمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَّيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ يُسَبِّحُهٗ وَيُكَبِّرُهٗ وَيَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطٰنُ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبِيْ دَاؤدَ

عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ایسی چیزیں ہیں جن کی حفاظت کرنے والا مسلمان بہشت میں داخل ہوگا خبردار وہ دونوں چیزیں آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں ان میں سے ایک چیز یہ ہے ہر فرض نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ پڑھے اور دس بار الحمد للہ پڑھے اور دس بار اللہ اکبر ابن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے ہاتھ پر ان تسبیحات کو شمار کرتے آپ نے فرمایا زبان پر تو ڈیڑھ سو ہے مگر میزان میں ڈیڑھ ہزار ہے دوسری چیز یہ ہے کہ مسلمان جب بستر پر لیٹے تو اللہ کی تسبیح اور تکبیر اور تحمید پڑھے سو بار زبان پر تو سو بار ہیں مگر میزان میں ہزار ہیں تم میں کون اڑھائی ہزار گناہ کرتا ہے صحابہؓ نے عرض کی ہم ان پر کیونکر حفاظت نہ کریں گے فرمایا ایک تمہارے کے پاس شیطان آتا ہے اور وہ نماز میں ہوتا ہے شیطان کہتا ہے فلاں فلاں چیز یاد کر یہاں تک کہ وہ نماز پڑھتا ہے شاید کہ وہ ان کلمات پر محافظت نہ کر سکے اور شیطان اس کی خواب گاہ پر آتا ہے تو وہ اس کو سلا دیتا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور نسائی نے ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ ان پر ہر مسلمان بندہ محافظت نہیں کرتا اور ابوداؤد کی روایت میں ان کے قول والف وخمس مأۃ فی المیزان کے بعد اس طرح ہے کہ چونتیس بار تکبیر کہے بستر پر لیٹتے وقت

قَالَ خَصْلَتَانِ اَوْ خُلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّكَذَا فِي رِوَايَتِهٖ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَيَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَفِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ۔

تحمید اور تسبیح کرے تنتیس بار۔ مصابیح کے اکثر نسخوں میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

۲۲۹۵/۲۵ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عبداللہؓ بن غنام سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت کہے یاالٰہی! جو نعمت مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو صبح کے وقت حاصل ہوتی ہے وہ تیرے اکیلے کی طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے لئے تعریف ہے اور شکر اور جو یہ دُعا صبح کو پڑھے تو اس نے اس دن کا شکر ادا کیا اور اس کی مانند شام کو کہے تو اس نے رات کا شکریہ ادا کیا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۲۹۶/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو فرماتے یاالٰہی آسمانوں اور زمین کے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار دانے اور گٹھلی کے پھاڑنے والے۔ تورات انجیل اور قرآن مجید کے اتارنے والے میں تیرے ساتھ ہر برائی والے سے پناہ پکڑتا ہوں کہ تو ہی اس کی پیشانی کے بال پکڑنے والا ہے تو سب سے پہلے ہے آپ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور سب سے آخر میں ہے تیرے پیچھے کوئی چیز نہیں تو ظاہر ہے۔ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں تو سب سے زیادہ پوشیدہ ہے تجھ سے بڑھ کر مخفی کوئی چیز نہیں۔ میرے قرض کو ادا فرما اور مجھے فقر سے غنی فرما ا روایت

فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَّعَ اخْتِلَافٍ يَّسِيْرٍ۔

کیا اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے مسلم نے کچھ اختلاف سے روایت کی ہے)

۲۲۹۷/۲۷ وَعَنْ اَبِي الْاَزْهَرِ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابوالازہرؓ انماری سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواب گاہ پر رات کو تشریف رکھتے فرماتے میں اللہ کے نام سے سوتا ہوں میں نے اللہ کیلئے اپنی کروٹ رکھی یاالٰہی میرے گناہ بخش دے اور مجھ سے میرے شیطان کو دُور فرما اور میری گروی کو چھڑوا دے اور مجھ کو بلند مجلس میں سے کر دے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۲۹۸/۲۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی خواب گاہ پر تشریف لے جاتے تو فرماتے تمام تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں جس نے مجھ کو کفایت کی اور مجھ کو جگہ دی اور مجھ کو کھلایا پلایا وہ خدا جس نے مجھ پر احسان فرمایا اور زیادہ دیا اور وہ خدا کہ جس نے مجھ کو بہت دیا ہر حال میں اللہ کے لئے شکر ہے ہر چیز کے پروردگار اور ہر چیز کے مالک اور معبود تیرے ساتھ میں آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۲۹۹/۲۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ شَكٰى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ

بریدہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا خالد بن ولید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بے خوابی کی شکایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے بستر پر جائے کہہ یاالٰہی ساتوں آسمانوں کے پروردگار اور جس پر وہ سایہ کئے ہوئے ہیں زمینوں کے پروردگار اور اس کے جسکو زمینیں اٹھائے ہوئے ہیں شیاطین کے رب اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے تو مجھ کو سب مخلوق کی برائی سے پناہ دے

وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ أَوْ أَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَحَكِيْمُ بْنُ ظُهَيْرِ الرَّاوِيْ قَدْ تَرَكَ حَدِيْثَهٗ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ)

اور اس بات سے کہ مجھ پر کوئی زیادتی کرے ان میں سے یا کوئی ظلم کرے تیری پناہ غالب ہے تیری تعریف بزرگ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں مگر صرف تو ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا اس کی سند قوی نہیں حکیم بن ظہیر کی حدیث کو جو اس حدیث کا راوی ہے بعض اہل حدیث نے چھوڑ دیا ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۳۰۰/۳۰ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ثُمَّ إِذَا أَمْسٰى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ - (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

ابو مالک رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا صبح کرے تو وہ کہے کہ ہم نے صبح کی اور ملک نے صبح کی اللہ عالموں کے پروردگار کے لئے یا الٰہی میں آپ سے اس دن کی بھلائی مانگتا ہوں اس کی فراخی اور اس کی مدد اور نور و برکت تیری پناہ مانگتا ہوں اس دن کی برائی سے اور جو اس دن کے پیچھے برائی ہے اس سے اسی طرح شام کو کہے۔ (روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۲۳۰۱/۳۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ يَا أَبَتِ أَسْمَعُكَ تَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تُكَرِّرُهَا ثَلٰثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَثَلٰثًا حِيْنَ تُمْسِيْ فَقَالَ يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهِنَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ

عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ کو کہا کہ آپ ہر روز کہتے ہو کہ اے اللہ مجھ کو عافیت دے میرے بدن میں اور میری شنوائی میں اے اللہ عافیت دے مجھ کو میری آنکھوں میں تیرے سوا کوئی معبود نہیں ان الفاظ کو صبح و شام تین بار پڑھتے ہو کہا اے میرے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلموں کے ساتھ دعاء مانگتے سنا تھا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا بہت پسند ہے (روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

۲۳۰۲/۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَهٗ فَلَاحًا يَّا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِيْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ۔

عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے فرماتے ہم نے صبح کی اور ملک نے صبح کی اللہ کے لئے تمام تعریف خدا کے لئے ہے ذات وصفات کی بزرگی خدا کے لئے ہے۔ مخلوقات اور حکم دن رات اور جو دن رات میں آرام پکڑتے ہیں سب اللہ ہی کے لئے ہیں یا الٰہی اس دن کا اول نیکی کا سبب بنا اس دن کے درمیان کو حاجتوں سے نجات کا سبب بنا اور آخر دن کو فلاح کا سبب بنا اے سب رحم کرنے والوں سے رحم کرنے والے (امام نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو کتاب الاذکار میں ابن سنی کی روایت سے ذکر کیا ہے)

۲۳۰۳/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ)

عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن ابزیٰ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت فرماتے تھے کہ ہم نے دین اسلام پر صبح کی اور توحید کے کلمہ پر اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام حنیف کے طریقے پر جو کہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔ (روایت کیا اس کو احمد نے اور روایت کیا اس کو دارمی نے)

بَابُ الدَّعَوَاتِ فِی الْاَوْقَاتِ

مختلف اوقات کی دعائیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۳۰۴/۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِیَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا اپنی بیوی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے تو کہے ہم اللہ کے نام سے مدد

اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

چاہتے ہیں۔ ہم کو شیطان سے دور رکھ اور جو تو ہم کو نصیب فرمائے اسکو شیطان سے دور رکھ اس حالت میں میاں بیوی سے جو بچہ پیدا ہوگا اس کو شیطان کبھی تکلیف نہیں دے سکتا۔ (متفق علیہ)

۲۳۰۵ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی سے روایت ہے غم وفکر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بزرگ بُردبار ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمان اور زمین کا اور عرش کریم کا رب ہے (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۲۳۰۶ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ وَّ اَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَّوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سلیمان بن صرد سے روایت ہے کہا دو شخصوں نے آپس میں گالی دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک نے دوسرے کو بہت بُرا کہا اور اس کا چہرہ غصہ کی وجہ سے سُرخ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر اس کو یہ کہے تو اس کا غصہ جاتا رہیگا وہ کلمہ یہ ہے کہ میں اللہ سے شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں صحابہؓ نے اس شخص کو کہا کیا تو اس چیز کو نہیں سنتا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے کہا میں مجنون نہیں ہوں۔ (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۲۳۰۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَّاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی آواز سنو تو تم اللہ سے اس کا فضل مانگو اس لئے کہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے (بخاری

الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور مسلم نے روایت کیا)

۲۳۰۸/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِىْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاۤءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے وقت اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو فرماتے اللہ اکبر تین بار پھر یہ آیت تلاوت کرتے وہ ذات پاک ہے جس نے اس سواری کو ہمارے مطیع کر دیا حالانکہ ہم اس پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف ہی پھرنے والے ہیں اے اللہ ہم اپنے اس سفر میں نیکی اور تقوی مانگتے ہیں اور ایسا عمل جو آپ کو راضی کر دے اے اللہ ہم پر ہمارے سفر کو آسان فرما اور اس کی درازی کو لپیٹ دے اے اللہ تو سفر میں ساتھی ہے اور اہل میں رکھوالا ہے اے اللہ میں آپ سے اس سفر کی مشقت سے پناہ مانگتا ہوں اور بری حالت دیکھنے سے اپنے اہل و مال میں پھرنے کی برائی سے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ فرماتے اور اس میں اتنا اضافہ فرماتے ہم پھرنے والے توبہ کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی عبادت کرنے والے اور اس کی تعریف کرنے والے ہیں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۳۰۹/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَّعْثَاۤءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے تو سفر کی محنت سے پناہ مانگتے پھرنے کی بری حالت سے زیادتی کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بد دعا سے اہل و مال کی بری حالت دیکھنے سے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۳۱۰/۷ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

خولہ بنت حکیم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

سَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جو کوئی کسی مکان میں اترے اور کہے کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلموں سے اس چیز کی برائی سے جو پیدا کی تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی جب تک وہ اس مکان سے کوچ کرے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

٢٣١١ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہا اے اللہ کے رسول! گذشتہ رات مجھ کو ایک بچھو ڈس گیا آپ ﷺ نے فرمایا خبردار اگر تو کہتا شام کو کہ میں اللہ کے پورے کلموں سے پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی تجھ کو ضرر نہ پہنچاتا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

٢٣١٢ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابوہریرہ رض) سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہوتے سحر کے وقت فرماتے میرا خدا کی تعریف کرنا سننے والے نے سنی اور میرا اقرار اس کی اچھی نصیحت کے بدلے میں جو ہم پر فرمائی اے ہمارے رب ہماری نگہبانی فرما اور ہم پر احسان کر یہ کلام ہم آگ سے پناہ چاہتے ہوئے کہتے ہیں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

٢٣١٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَ

ابن عمر رض سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ وغیرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلند جگہ پر تکبیر فرماتے تین تکبیریں پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اور تعریف اسی کے لئے خاص ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے ہیں اللہ کے لئے تعریف کرنے والے ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچ فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کفار کے لشکر کو اکیلے نے شکست

هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دی (بخاری اور مسلم نے روایت کی)

۲۳۱۴ (11) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَی الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن مشرکوں پر بد دعا فرمائی فرمایا اے اللہ کتاب کے نازل کرنے والے جلدی حساب کرنے والے یاالٰہی کفار کے لشکر کو شکست فرما یاالٰہی ان کو شکست فرما اور ان کو ہلا دے (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۲۳۱۵ (12) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَّوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِی النَّوٰی بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی وَفِیْ رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِی النَّوٰی عَلٰی ظَهْرِ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن بسر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میرے باپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطور مہمان تشریف لائے ہم نے آپ کے پاس کھانا حاضر کیا اور مالیدہ آپ نے اس میں سے کھایا پھر آپؐ کے پاس خشک کھجور لائی گئی آپؐ اس سے کھاتے اور اسکی گٹھلی شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی کے درمیان رکھکر ڈالتے ایک روایت میں ہے آپ گٹھلی کو اپنی دونوں انگلیوں کی پیٹھ پر رکھکر ڈالتے پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا اس کو پیا میرے باپ نے کہا اس حال میں کہ اس نے آپؐ کے جانور کی لگام پکڑی ہوئی تھی اللہ سے میرے لئے دعا مانگیئے آپ نے فرمایا اے اللہ برکت فرما ان کی روزی میں جو تو نے ان کو دی ان کو بخش اور ان پر رحم فرما۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۲۳۱۶ (13) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَی الْهِلَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے فرماتے اے اللہ امن کے ساتھ ہم پر چاند نکال اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ وہ میرا اور تیرا رب ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

۲۳۱۷/۱۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَّجُلٍ رَّاٰى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَّا كَانَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَمْرُو ابْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ)

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور ابوہریرہ سے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کسی بلا میں مبتلا شخص کو دیکھے تو کہے اس اللہ کے لئے تمام تعریف ہے جس نے مجھ کو اس بلا سے بچایا کہ جس میں تجھ کو گرفتار کیا اور مجھ کو بہتوں پر بزرگی دی بزرگی دینا تو اس کو وہ بلا نہیں پہنچتی جو بلا بھی ہو۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار قوی راوی نہیں۔

۲۳۱۸/۱۵ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَّرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَّبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ مَنْ قَالَ فِيْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُّبَاعُ فِيْهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ -

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو اور کہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی بادشاہ ہے تمام تعریف اسی کے لئے ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہ زندہ ہے اس کے لئے موت نہیں بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اللہ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس لاکھ برائیاں دور فرماتا ہے اور دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے اور جنت میں گھر تیار کرتا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے شرح السنہ میں دخل السوق کے بدلے جو شخص جامع بازار میں کہے جس میں خرید و فروخت کی جائے۔

۲۳۱۹/۱۶ وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلً

معاذ بن جبل سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا مانگتے سنا۔ کہتا ہے

يَدْعُوْا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ اَرْجُوْبِهَا خَيْرًا فَقَالَ اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اے اللہ! میں تجھ سے پوری نعمت مانگتا ہوں فرمایا پوری نعمت کیا چیز ہے اس شخص نے کہا یہ دعا ہے کہ امید رکھتا ہوں میں بھلائی کی۔ فرمایا پوری نعمت بہشت میں داخل ہونا ہے اور دوزخ سے نجات پانا ہے آپ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ کہتا ہے اے بزرگی اور بخشش کے مالک پھر فرمایا تحقیق قبول کی گئی تیری دعا سوال کر ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہتے سنا اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں فرمایا تو نے اللہ سے بلا کا سوال کیا اللہ سے عافیت کا سوال کر۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۳۲۰ / ۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں بے فائدہ باتیں زیادہ ہوں تو اٹھنے سے پہلے کہے اے اللہ تو پاک ہے اور ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں آپ سے بخشش کا طالب ہوں توبہ کرتا ہوں تو اس مجلس کے گناہ کو بخش دیا جاتا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی اور بیہقی نے دعوات کبیر میں)

۲۳۲۱ / ۱۸ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَّاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا سُبْحَانَكَ

حضرت علی رضہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس سواری کے لئے جانور حاضر کیا گیا اس کی رکاب پر پاؤں رکھتے فرمایا بسم اللہ جب اسکی پیٹھ پر چڑھ بیٹھے تو کہا الحمد للہ پھر کہا وہ ذات پاک ہے جس نے اس جانور کو ہمارے تابع کر دیا ہم اس کو تابع کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں پھر الحمد للہ اور اللہ اکبر تین تین بار کہا تو پاک ہے میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی

إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَقُولُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

گناہ نہیں بخش سکتا حضرت علی رضؓ ہنسے کہا گیا اے امیر المومنین آپ کیونکر ہنسے حضرت علی رضؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایسا ہی کیا تھا جیسا کہ میں نے کیا پھر آپ ہنسے میں نے کہا آپ کو کس چیز نے ہنسایا فرمایا تیرا پروردگار راضی ہوتا ہے اپنے بندہ پر جب وہ کہتا ہے اے میرے رب میرے گناہ بخش ۔ اللہ فرماتا ہے کہ یہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا ۔ (روایت کیا اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابو داؤد نے)

۲۳۲۲/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا لَمْ يَذْكُرْ وَآخِرَ عَمَلِكَ

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کسی شخص کو رخصت فرماتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے یہاں تک کہ وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو چھوڑتا اور فرماتے کہ میں نے اللہ کو تیرا دین اور تیری امانت سونپی اور تیرا آخری عمل ایک روایت میں ہے خواتیم عملك (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابو داؤد نے اور ابن ماجہ نے ابو داؤد اور ابن ماجہ کی روایت میں لفظ آخر عملک کا ذکر نہیں کیا)

۲۳۲۳/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

عبد اللہ خطمی رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو رخصت فرماتے تو کہتے میں نے اللہ کو تمہارا دین اور تمہاری امانت اور تمہارا آخری عمل سونپا (روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

۲۳۲۴/۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص نبی اکرم

اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ فَقَالَ زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِيْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہا اے اللہ کے رسول! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں میرے لئے دعا فرمائیں۔ فرمایا اللہ تجھ کو تقوٰی اور پرہیزگاری نصیب فرمائے اس نے کہا میرے لئے زیادہ دعا فرمائیں فرمایا اللہ تیرے گناہ بخشے اس نے کہا میرے لئے زیادہ دعا فرمائیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں فرمایا اللہ تیرے لئے تو جہاں ہو دین و دنیا کی بھلائی آسان کرے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳۲۵/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ ـ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے نصیحت فرمائیے فرمایا اللہ کا تقوٰی لازم پکڑ ہر بلند جگہ پر اللہ اکبر کہنا جب اس شخص نے پیٹھ پھیری آپ نے فرمایا۔ یا الٰہی! اس کے لئے سفر کی دوری لپیٹ دے اور سفر کو اس پر آسان کر دے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۳۲۶/۲۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللهُ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ - (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابن عمر رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر فرماتے رات کو کہتے اے زمین میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے میں تجھ سے تیرے اور جو تیرے اندر ہے اور جو تجھ میں پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے اور جو تجھ پر چلتے پھرتے ہیں ان کے شر سے اللہ تعالےٰ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اور میں اللہ تعالےٰ سے شیر، سیاہ سانپ اور ہر طرح کے سانپ اور بچھو کے شر سے شہر کے رہنے والوں کے شر سے جننے والے اور جو جنا گیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۳۲۷/۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ ـ

انس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جنگ کرتے فرماتے اے اللہ! تو میرا بازو اور مددگار ہے تیری قوت کے ساتھ میں حیلہ اور حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ میں جنگ کرتا ہوں ـــ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ)

(روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے)

۲۳۲۸/۲۵ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ)

ابوموسیٰ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کسی قوم سے اندیشہ کرتے یہ فرماتے اے اللہ! ہم تجھ کو ان کے مقابل کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیرے ساتھ پناہ مانگتے ہیں (روایت کیا اس کو احمد نے اور ابوداؤد نے)

۲۳۲۹/۲۶ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے گھر سے نکلتے فرماتے اللہ کے نام کے ساتھ نکلتا ہوں اللہ کے نام پر میں نے بھروسہ کیا اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم پھسل جائیں یا گمراہ ہو جائیں یا ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم جہالت کریں یا ہم پر جہالت کی جائے (روایت کیا اس کو احمد، ترمذی اور نسائی نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوداؤد اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے ام سلمہ رضؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی میرے گھر سے نہیں نکلے مگر اپنی نظر آسمان کی طرف بلند کرتے اور فرماتے اے اللہ میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ پکڑتا ہوں کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں یا ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں یا جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔

۲۳۳۰/۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ يُقَالُ لَهُ حِينَئِذٍ هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ فَيَتَنَحَّى لَهُ الشَّيْطَانُ وَيَقُولُ شَيْطَانٌ

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی آدمی اپنے گھر سے نکلے اور کہے اللہ کے نام کے ساتھ میں نکلا ہوں بھروسہ کیا میں نے اللہ پر اور نہیں ہے گناہوں سے پھرنے کی اور نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کے ساتھ اس وقت اسے کہا جاتا ہے تو راہ راست دکھایا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا۔ شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اس کو

أُخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ لَهُ الشَّيْطَانُ۔)

دوسرا شیطان کہتا ہے تو اس آدمی پر کیسے تسلط حاصل کرسکتا ہے جسے ہدایت دی گئی کفایت کی گئی اور بچایا گیا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور روایت کیا ترمذی نے لہ الشیطان تک)

۲۳۳۱ / ۲۸ وَعَنْ أَبِيْ مَالِكِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ)

ابومالک اشعری رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت آدمی اپنے گھر میں داخل ہو کہے اے اللہ میں تجھ سے داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ پر جو ہمارا رب ہے ہم نے توکل کیا پھر اپنے اہل پر سلام کہے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۳۳۲ / ۲۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کوئی آدمی نکاح کرتا اس کو دعا دیتے اور فرماتے اللہ تیرے لئے برکت کرے اور تم دونوں کو برکت کرے اور تمہارے درمیان بھلائی کو جمع کرے (روایت کیا اس کو احمد نے اور ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

۲۳۳۳ / ۳۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً أَوِ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيْرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

عمرو بن شعیبؒ عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جس وقت تم میں سے کوئی کسی عورت سے شادی کرے یا خادم خریدے پس کہے اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے اور میں تیرے ساتھ اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے جب کوئی اونٹ خریدے اس کی کوہان کی بلندی کو پکڑے اور اسی طرح کہے ایک روایت میں ہے عورت اور خادم کے پیشانی کے بال پکڑے اور برکت کی دعا کرے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

۲۳۳۴ / ۳۱ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَکْرُوْبِ اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَّاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

ابو بکرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غمزدہ کی دعا یہ ہے اے اللہ تیری رحمت کی میں امید کرتا ہوں مجھ کو میرے نفس کی طرف ایک لمحہ بھی نہ سونپ اور میرے تمام کام درست فرما تیرے سوا کوئی معبود نہیں (روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۲۳۳۵ / ۳۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ ھُمُوْمٌ لَّزِمَتْنِیْ وَدُیُوْنٌ یَّارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَفَلَآ اُعَلِّمُکَ کَلَامًا اِذَا قُلْتَہٗ اَذْھَبَ اللّٰہُ ھَمَّکَ وَقَضٰی عَنْکَ دَیْنَکَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ قُلْ اِذَآ اَصْبَحْتَ وَاِذَآ اَمْسَیْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَاَذْھَبَ اللّٰہُ ھَمِّیْ وَقَضٰی عَنِّیْ دَیْنِیْ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے اللہ کے رسولؐ! میں غمزدہ ہوں . . . . . مجھ پر قرض بہت ہو چکا ہے آپؐ نے فرمایا تجھ کو ایک کلام نہ سکھلاؤں جب تو اس کو کہے گا اللہ تعالےٰ تیرے فکر کو دور کر دے گا اور تجھ سے تیرا قرض دور کر دے گا میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسولؐ فرمایا جس وقت تو صبح اور شام کرے کہہ اے اللہ میں تیرے ساتھ فکر اور غم سے پناہ پکڑتا ہوں اور سستی اور عاجزی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور بزدلی اور بخیلی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور قرض کے غالب ہونے اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں راوی نے کہا میں نے ایسا کیا اللہ نے میرے غم اور فکر کو دور کر دیا اور میرا قرض ادا کر دیا۔ (روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

۲۳۳۶ / ۳۳ وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ جَآءَہٗ مُکَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّیْ عَجَزْتُ عَنْ کِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ اَلَآ اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْھِنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ عَلَیْکَ مِثْلُ جَبَلٍ کَبِیْرٍ دَیْنًا اَدَّاہُ اللّٰہُ عَنْکَ قُلِ اللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ

حضرت علی رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ان کے پاس ایک مکاتب آیا اس نے کہا میں اپنی کتابت سے تنگ آ چکا ہوں میری مدد کریں انہوں نے کہا میں تجھ کو چند کلمات سکھلاتا ہوں جو مجھ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے تھے اگر تجھ پر ایک بڑے پہاڑ جتنا قرض ہوگا اللہ تعالیٰ تجھ سے دور کر دے گا کہہ اے اللہ مجھ کو اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے کفایت کر اپنے فضل کے ساتھ مجھ کو اپنے سوا

سؤالٍ - رواه الترمذي والبيهقي في الدعوات الكبير وسنذكر حديث جابر إذا سمعتم نباح الكلاب في باب تغطية الأواني إن شاء الله تعالى)

سے بے پرواہ کر دے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں۔ جابر رض کی حدیث جس کے الفاظ ہیں اذا سمعتم نباح الکلاب ہم باب تغطیۃ الاوانی میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔

الفصل الثالث

تیسری فصل

۲۳۳۷/۳۴ عن عائشة قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا جلس مجلسا أو صلى تكلم بكلمات فسألته عن الكلمات فقال إن تكلم بخير كان طابعا عليهن إلى يوم القيمة وإن تكلم بشر كان كفارة له سبحانك اللهم وبحمدك لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك۔ (رواه النسائي)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے چند کلمات کہتے میں نے آپ سے پوچھا فرمایا اگر تو بھلائی کی بات کرے گا قیامت تک اس پر مہر ہوں گے اور اگر برا کلام کرے گا۔ اس کا کفارہ ہوگا وہ کلمات یہ ہیں۔ پاک ہے تو اے اللہ ساتھ اپنی تعریف کے نہیں کوئی معبود مگر تو ہی میں تجھ سے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں (روایت کیا اس کو نسائی نے)

۲۳۳۸/۳۵ وعن قتادة بلغه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا رأى الهلال قال هلال خير ورشد هلال خير ورشد هلال خير ورشد آمنت بالذي خلقك ثلث مرات ثم يقول الحمد لله الذي ذهب بشهر كذا وجاء بشهر كذا۔ (رواه أبو داود)

قتادہ رض سے روایت ہے اس کو یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نیا چاند دیکھتے فرماتے چاند ہدایت اور بھلائی کا ہے چاند ہدایت اور بھلائی کا ہے چاند ہدایت اور بھلائی کا ہے میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے تجھ کو پیدا کیا تین مرتبہ فرماتے پھر فرماتے اس اللہ کے لئے تعریف ہے جو اس مہینے کو لے گیا اور یہ مہینہ لایا (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۳۳۹/۳۶ وعن ابن مسعود أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كثر همه فليقل اللهم إني عبدك

ابن مسعود رض سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا فکر بڑھ جائے وہ کہے اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں۔ تیرے بندے کا بیٹا ہوں تیری لونڈی

وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اَلْهَمْتَ عِبَادَكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجَلَاءَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَاَبْدَلَهٗ بِهٖ فَرَجًا۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

کا بیٹا ہوں تیرے قبضہ میں ہوں اور میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے۔ میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے میرے امر میں تیری قضا عدل ہے۔ میں تجھ سے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو نے اپنی ذات کا نام رکھا یا اپنی کتاب میں اس کو اُتارا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا یا اپنے بندوں کو الہام کیا یا پردۂ غیب میں اس کو اختیار کیا یہ کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے فکر کو دور کرنے والا بنا دے کوئی بندہ یہ نہیں کہتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا غم دور کر دیتا ہے اور غم کے بدلے میں آسانی کو بدل دیتا ہے۔ (روایت کیا اس کو رزین نے)

۲۳۴۰/۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ہم بلندی پر چڑھتے اللہ اکبر کہتے اور جب اترتے تو سبحان اللہ کہتے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۳۴۱/۳۸ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ يَقُوْلُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی امر غمگین کرتا فرماتے اے زندہ اے قائم رہنے والے تیری رحمت کے ساتھ میں فریاد رسی چاہتا ہوں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے محفوظ نہیں ہے۔

۲۳۴۲/۳۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَّقُوْلُهٗ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ وُجُوْهَ اَعْدَائِهٖ بِالرِّيْحِ وَهَزَمَ اللّٰهُ بِالرِّيْحِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خندق کے دن کہا اے اللہ کے رسول ! کوئی دعا ہے جس کو ہم کہیں کیونکہ دل حلق کو پہنچ چکے ہیں۔ فرمایا ہاں وہ یہ ہے اے اللہ! ہمارے عیب ڈھانک اور ہمارے ڈر کو امن میں رکھ ابوسعیدؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے ہمارے دشمنوں کے منہ باد کے ساتھ مارے اور ہوا کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے شکست دی روایت کیا اس کو احمد نے)

۲۳۴۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ قَالَ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)

بریدہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار میں داخل ہوتے تو فرماتے اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور بھلائی اس چیز کی جو اس میں ہے اور تیرے ساتھ اس کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اے اللہ میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ اس میں نقصان کو پہنچوں (روایت کیا اس کو بیہقی نے دعوات کبیر میں)

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

پناہ مانگنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۳۴۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا کی مشقت اور بدبختی کے پہنچنے بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ پکڑتا ہوں (روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے)

۲۳۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ تیرے ساتھ میں غم، فکر، عاجزی، سستی، نامردی، بخل، قرض کے بوجھ اور آدمیوں کے غلبہ سے پناہ مانگتا ہوں (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۲۳۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تیرے ساتھ سستی بڑھاپے قرض اور گناہ سے پناہ پکڑتا ہوں اے اللہ میں آگ کے عذاب سے آگ کے فتنہ قبر کے فتنہ اور

بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَاىَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَاىَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قبر کے عذاب اور مال داری کے فتنہ کی بُرائی اور فقر کے فتنہ کی برائی اور مسیح دجال کے فتنہ کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اے اللہ میرے گناہ برف اور اولے کے پانی سے دھو ڈال میرے دل کو پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ (متفق علیہ)

۲۳۴۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِي تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تیرے ساتھ عاجزی سُستی بزدلی بخل بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے پناہ پکڑتا ہوں اے اللہ میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری دے اور اس کو پاک کر تو اس کا بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا کارساز ہے اور مالک ہے اے اللہ تیرے ساتھ میں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو پناہ مانگتا ہوں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۳۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا یہ تھی اے اللہ میں تجھ سے نعمت کے زائل ہو جانے تیری عافیت کے جاتے رہنے اور تیرے عذاب کی ناگہانی اور تیرے ہر قسم کے غصوں سے پناہ مانگتا ہوں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۳۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تیرے ساتھ اس کام کی برائی سے پناہ پکڑتا ہوں جو میں نے کیا اور اس کام کی برائی سے جو میں نے نہیں کیا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۳۵۰/۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ تیرے لیے میں نے فرمانبرداری کی تیرے ساتھ میں ایمان لایا تجھ پر میں نے توکل کیا تیری طرف میں نے رجوع کیا تیری مدد کے ساتھ میں لڑا اے اللہ میں تیری عزت کی پناہ میں آتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں کہ مجھ کو گمراہ نہ کرنا تو زندہ ہے مرے گا نہیں جب جن و انس مر جائیں گے۔ (روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۲۳۵۱/۸ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَّا یُسْمَعُ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَّالنَّسَائِیُّ عَنْھُمَا)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ چار باتوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے ایسے دل سے جو نہ ڈرے ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو (روایت کیا اس کو احمد نے اور ابو داؤد نے اور ابن ماجہ نے ترمذی نے اس روایت کو عبد اللہ بن عمرو سے اور نسائی نے دونوں سے روایت کیا ہے)

۲۳۵۲/۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْٓءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے بزدلی بخل بری عمر سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے (روایت کیا اس کو ابو داؤد نے اور نسائی نے)

۲۳۵۳ / ۱۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ! میں محتاجی کمی اور ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور تیرے ساتھ اس بات کی پناہ پکڑتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے)

۲۳۵۴ / ۱۱ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

اسی (ابوہریرہ رضہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ! میں تیرے ساتھ اختلاف، نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگتا ہوں (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے)

۲۳۵۵ / ۱۲ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اسی (ابوہریرہ رضہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیرے ساتھ بھوک سے پناہ پکڑتا ہوں کیونکہ وہ بری ہمخواب ہے اور تیرے ساتھ خیانت سے پناہ پکڑتا ہوں کیونکہ وہ اندر کی بری خصلت ہے (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے)

۲۳۵۶ / ۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

انس رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری برص، جذام اور دیوانگی اور بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے)

۲۳۵۷ / ۱۴ وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَآءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

قطبہ بن مالک رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری برے اخلاق برے اعمال اور بری خواہشات سے پناہ پکڑتا ہوں (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۳۵۸ / ۱۵ وَعَنْ شُتَیْرِ بْنِ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ

شُتیر بن شکل بن حمید اپنے باپ سے روایت کرتے

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ تَعْوِيْذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

ہیں انہوں نے کہا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھ کو تعویذ سکھلاؤ جس کے ساتھ میں پناہ پکڑوں فرمایا کہہ اے اللہ میں اپنے کان کی برائی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔ اور اپنی آنکھ کی برائی سے اپنی زبان کی برائی سے اپنے دل کی برائی سے اور اپنی منی کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ (روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور نسائی نے

۲۳۵۹ / ۱۶ وَعَنْ اَبِي الْيَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَالْغَمِّ)

ابوالیسرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیرے ساتھ مکان کے گرنے سے پناہ پکڑتا ہوں اور تیرے ساتھ بلند جگہ سے گرنے اور غرق ہونے سے پناہ پکڑتا ہوں۔ اور جلنے سے اور بڑھاپے سے اور اس بات سے کہ مرنے کے وقت مجھ کو شیطان حیران کرے اور اس بات سے پناہ پکڑتا ہوں کہ تیری راہ میں پشت دے کر مروں اور اس بات سے تیری پناہ پکڑتا ہوں کہ میں سانپ کے ڈسنے سے مروں (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور نسائی نے ایک دوسری روایت میں نسائی نے غم کا لفظ بھی زیادہ کیا ہے۔

۲۳۶۰ / ۱۷ وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِيْ اِلٰى طَبَعٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

معاذؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ کی طمع سے پناہ پکڑو جو طبع کی طرف پہنچادے (روایت کیا اس کو احمد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں۔

۲۳۶۱ / ۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا فرمایا اے عائشہؓ اس کے شر سے پناہ مانگ کیونکہ یہ جب غروب ہو جائے اندھیرا کرنے والا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۳۶۲
۱۹
وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتًّا فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَّنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمران بن حصین سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے کہا اے حصین تو کتنے معبودوں کی عبادت کرتا ہے اس نے کہا سات کی چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں فرمایا ان میں سے امید اور ڈر کے لئے تو کس کو شمار کرتا ہے اس نے کہا جو آسمانوں میں ہے فرمایا اے حصین اگر تو اسلام قبول کر لے میں تجھ کو دو ایسے کلمے بتلاؤں گا جو تجھ کو نفع دیں گے جب حصین نے اسلام قبول کر لیا کہا اے اللہ کے رسول مجھ کو وہ دو کلمے سکھلائیے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا فرمایا کہہ اے اللہ میرے دل میں ہدایت ڈال اور مجھ کو میرے نفس کے شر سے بچا لے۔ (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے)

۲۳۶۳
۲۰
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَّحْضُرُونِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَّلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهٖ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ)

عمرو بن شعیبؓ عن ابیہ عن جدہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند میں ڈر جائے کہے میں اللہ کے پورے کلمات کے ساتھ اس کے غضب اور اس کی سزا اور اس کے بندوں کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور یہ کہ وہ مجھ کو حاضر ہوں اس سے پناہ چاہتا ہوں شیطان اس کو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکیں گے عبداللہ بن عمرو یہ کلمات اپنے بیٹوں کو سکھلاتے تھے اور کاغذ میں لکھ کر نابالغ بچوں کے گلے میں ڈال دیتے تھے (روایت کیا اس کو ابو داؤد نے اور ترمذی نے اور یہ اس کے لفظ ہیں)

۲۳۶۴
۲۱
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے

الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

جنت کا سوال کرے جنت کہتی ہے اے اللہ اس کو جنت میں داخل کر دے اور جو تین مرتبہ آگ سے پناہ مانگے آگ کہتی ہے اے اللہ اس کو آگ سے بچا (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور نسائی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۳۶۵/۲۲ عَنِ الْقَعْقَاعِ أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ أَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِيْ يَهُوْدُ حِمَارًا فَقِيْلَ لَهٗ مَا هُنَّ قَالَ أَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّبِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

قعقاع سے روایت ہے کعب احبار رضی کہتے ہیں اگر میں چند کلمات نہ کہوں تو یہود مجھ کو گدھا بنا ڈالیں ان سے کہا گیا وہ کلمات کیا ہیں کہا میں اللہ بڑے کے منہ سے جس سے بڑا کوئی نہیں اور اللہ کے پورے کلمات کے ساتھ جن سے کوئی نیک اور بد تجاوز نہیں کرتا اور اللہ کے اچھے ناموں کے ساتھ جن کو میں جانتا ہوں یا نہیں جانتا ہوں اس چیز کی برائی سے پناہ پکڑتا ہوں جو اس نے پیدا کی اور پراگندہ کی اور برابر کی (روایت کیا اس کو مالک نے)

۲۳۶۶/۲۳ وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ أَبِيْ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ أَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ أَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَرَوٰى أَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيْثِ وَعِنْدَهٗ

مسلم بن ابی بکرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میرا باپ نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتا تھا اے اللہ میں تیرے ساتھ کفر فقر اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں میں یہ کلمات پڑھا کرتا تھا میرے والد کہنے لگے اے بیٹے تو نے یہ کلمات کہاں سے سیکھے ہیں میں نے کہا آپ سے ہی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات ہر نماز کے بعد کہا کرتے تھے۔ (روایت کیا اس کو نسائی نے اور ترمذی نے مگر اس نے دبر الصلوٰۃ کا لفظ بیان نہیں کیا احمد نے اس حدیث کے الفاظ روایت کئے ہیں اور اس کے لفظ ہیں فی دبر کل صلوٰۃ)

فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۲۳۶۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِي رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے اے اللہ! میں تیری کفر اور قرضے سے پناہ مانگتا ہوں۔ ایک آدمی نے کہا کیا یہ دونوں برابر ہو گئے ہیں۔ فرمایا ہاں اور ایک روایت میں ہے فرمایا اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر اور فقر سے ایک شخص نے کہا کیا یہ دونوں برابر ہیں۔ فرمایا ہاں۔ (روایت کیا اس کو نسائی نے)

بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

جامع دعاؤں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۳۶۸ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اشعری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ میری خطا اور نادانی اور میرے کام میں زیادتی اور جو گناہ تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف کر دے اے اللہ میرے قصد اور ہنسی سے گناہ کرنے دانستہ اور نادانستہ گناہ کرنے کو معاف کر دے اور یہ سب میرے پاس ہیں۔ اے اللہ! میرے وہ گناہ بخش دے جو میں نے پہلے کئے اور وہ جو میں نے ان کے بعد کئے اور جو میں نے چھپ کر کئے اور جو میں نے آشکارا کئے اور جو گناہ تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا اور پیچھے ڈالنے والا اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۲۳۶۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میرے

اللھم اصلح لی دینی الذی ھو عصمۃ امری واصلح لی دنیای التی فیھا معاشی واصلح لی اٰخرتی التی فیھا معادی واجعل الحیٰوۃ زیادۃ لی فی کل خیر واجعل الموت راحۃ لی من کل شر۔ (رواہ مسلم)

دین کو میرے لئے درست فرما جو میرے کام کا بچاؤ ہے اور میری دنیا میرے لئے درست فرما جس میں میری زندگانی ہے میری آخرت میرے لئے درست فرما جس میں میرا رجوع کرنا ہے میری زندگی کو ہر نیکی کے کام میں زیادتی کا سبب بنا دے اور میری موت کو میرے لئے ہر برائی سے آرام کا سبب بنا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۳۷۰/۳ وعن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اللھم انی اسالک الھدیٰ والتقی والعفاف والغنی۔ (رواہ مسلم)

عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے ہدایت تقویٰ نفس کو حرام سے باز رکھنے اور بے پروائی کا سوال کرتا ہوں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۳۷۱/۴ وعن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم اھدنی وسددنی واذکر بالھدیٰ ھدایتک الطریق وبالسداد سداد السھم۔ (رواہ مسلم)

حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یہ کلمات کہہ اے اللہ مجھ کو ہدایت دے اور مجھ کو سیدھا کر ہدایت طلب کرتے ہوئے سیدھے راستے کا تصور کر اور راستی طلب کرتے ہوئے تیر کی راستی کا تصور کر (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۳۷۲/۵ وعن ابی مالک الاشجعی عن ابیہ قال کان رجل اذا اسلم علمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ ثم امرہ ان یدعو بھؤلاء الکلمٰت اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی (رواہ مسلم)

ابو مالک اشجعی اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا جس وقت کوئی شخص مسلمان ہوتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھلاتے اور اس کو حکم دیتے کہ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرے اے اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم فرما مجھ کو ہدایت دے اور عافیت سے رکھ اور مجھ کو رزق دے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۳۷۳/۶ وعن انس قال کان اکثر دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار (متفق علیہ)

انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا یہ تھی اے اللہ ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہم کو قبر کے عذاب سے بچا لے۔ (روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۲۳۷۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْكُرْ لِیْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَيَسِّرِ الْهُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَاكِرًا لَّكَ ذَاكِرًا لَّكَ رَاهِبًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُّنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِیْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں فرمایا کرتے تھے میرے پروردگار میری مدد کر مجھ پر مدد نہ کر۔ اور مجھ کو فتح دے اور مجھ پر کسی کو فتح نہ دے میرے لئے مکر کر میرے خلاف مکر نہ کر مجھ کو ہدایت دے اور مجھ پر ہدایت آسان کر دے جس نے مجھ پر زیادتی کی ہے اس پر میری مدد فرما اے میرے رب مجھ کو تیرا شکر کرنے والا۔ تیرا ذکر کرنے والا تجھ سے ڈرنے والا تیرا فرمانبردار تیرے لئے عاجزی کرنے والا تیری طرف آہ کرنے والا۔ تیری طرف رجوع کرنے والا بنا دے اے میرے پروردگار میری توبہ قبول فرما میرے گناہ دھو ڈال میری دعا قبول فرما میری دلیل کو ثابت کر میری زبان کو سچا کر میرے دل کو ہدایت فرما۔ میرے سینہ کی سیاہی نکال دے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے)

۲۳۷۵ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰی فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر رو دیئے فرمایا اللہ سے بخشش عافیت کا سوال کرو۔ کیونکہ یقین کے بعد کسی کو عافیت سے بڑھ کر بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن غریب ہے

۲۳۷۶ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَآءِ اَفْضَلُ قَالَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول کون سی دعاء افضل ہے فرمایا اپنے رب سے عافیت

سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا)

اور دنیا اور آخرت میں معافات کا سوال کر. پھر وہی شخص آپ کے پاس دوسرے دن آیا اور کہا اے اللہ کے رسولؐ کونسی دعاء افضل ہے آپؐ نے اسی طرح فرمایا پھر تیسرے دن آیا آپ نے اسی طرح فرمایا پھر آپ نے فرمایا جب تجھ کو دنیا اور آخرت میں معافات مل گئی تو کامیاب ہوا (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے. ترمذی نے کہا کہ سند کے لحاظ سے یہ حدیث حسن غریب ہے)

۲۳۷۷/۱ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبد اللہ بن یزید خطمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اپنی دعاء میں فرمایا کرتے تھے اے اللہ مجھ کو اپنی محبت عطا فرما اور اس شخص کی محبت عطا فرما جس کی محبت مجھ کو تیرے ہاں نفع دے اے اللہ جو تو نے مجھ کو دیا ہے جس کو لینا دوست رکھتا ہوں اسکو میرے لئے قوت بنا اس میں جس کو تو دوست رکھتا ہے اے اللہ جو تو نے سمیٹ رکھا ہے اس چیز سے جس کو میں دوست رکھتا ہوں اس کو میرے لئے فراغت کا سبب بنا اس چیز میں جسکو تو دوست رکھتا ہے۔ (ترمذی)

۲۳۷۸/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ اللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم ہی کسی مجلس سے اٹھتے تھے یہاں تک کہ ان کلمات کے ساتھ اپنے صحابہ کے لئے دعا فرماتے اے اللہ ہمیں اپنی خشیت اس قدر نصیب فرما جس کے ساتھ تو ہمارے اور اپنی نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی طاعت اس قدر نصیب فرما کہ اس کے سبب تو ہم کو جنت میں پہنچا دے اور اس قدر یقین نصیب فرما جس کے ساتھ تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے اور ہم کو ہماری شنوائیوں اور بینائیوں اور ہماری

بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

قوت کے ساتھ بہرہ مند فرما جب تک تو ہم کو زندہ رکھے اور اس بہرہ مندی کو ہمارا وارث بنا ہمارا کینہ کشی اس پر گردان جس نے ہم پر ظلم کیا ہم کو اس شخص پر فتح دے جو ہم سے دشمنی رکھے ہمارے دین میں ہمارے مصیبت نہ گردان دنیا کو ہمارا بڑا اندیشہ نہ بنا اور نہ ہمارے علم کی نہایت بنا ہم پر اس شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

۲۳۷۹/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ مجھ کو نفع دے جو تو نے مجھ کو سکھلایا اور مجھ کو سکھلا وہ علم جو مجھ کو نفع دے اور میرے علم کو زیادہ کر ہر حالت میں اللہ کی تعریف اور میں اللہ تعالٰے کے ساتھ اہل نار کی حالت سے پناہ پکڑتا ہوں (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن غریب ہے)

۲۳۸۰/۱۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَّنْ

عمر بن الخطاب رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی آپ کے چہرہ کے پاس شہد کی مکھی جیسی آواز سنائی دیتی تھی ایک دن آپ پر وحی نازل ہوئی کچھ عرصہ ہم ٹھہرے رہے آپ سے وہ حالت دور کی گئی آپ نے اپنا منہ قبلہ کیطرف کیا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ ہمیں زیادہ کر اور کم نہ کر ہم کو بزرگ رکھ اور ذلیل نہ کر ہم کو عطا فرما اور محروم نہ رکھ ہم کو برگزیدہ کر اور ہم پر کسی کو برگزیدہ نہ کر ہم کو راضی کر اور ہم سے راضی رہ پھر فرمایا مجھ پر دس آیات نازل کی گئیں جو شخص ان پر عمل کرے گا جنت میں داخل ہوگا پھر پڑھا قد افلح المؤمنون دس آیتیں ختم کیں

أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

(روایت کیا اس کو احمد نے اور ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۳۸۱/۱۴ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُّعَافِيَنِيْ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلٰى رَبِّيْ لِيَقْضِيَ لِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ اللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

عثمان بن حنیف سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک نابینا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا اللہ سے دعا کریں کہ مجھ کو عافیت دے فرمایا اگر تو چاہتا ہے میں دعا کرتا ہوں اگر تو چاہتا ہے تو صبر کرلے وہ تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا دعا کیجئے کہا آپ نے اس کو اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ دعاء کرے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف نبی محمدؐ کے وسیلہ کے ساتھ متوجہ ہوتا ہوں جو نبی رحمت ہیں اے نبی میں اپنے پروردگار کی طرف آپ کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ میری یہ حاجت پوری کردے اے اللہ! میرے بارے میں ان کی یہ شفاعت قبول کرلے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳۸۲/۱۵ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَمَالِيْ وَأَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ

ابوالدرداءؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کی دعا یہ تھی۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت رکھتا ہے اور اس عمل کی محبت جو مجھ کو تیری محبت تک پہنچادے اے اللہ! اپنی محبت میری طرف میرے نفس اور میرے مال و اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنادے راوی نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت حضرت داؤد علیہ السلام کی باتیں بیان فرماتے فرمایا کرتے

دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

کرتے کہ داؤد بڑے عابد لوگوں میں سے تھے (روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

۲۳۸۳/۱۶ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلٰوةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَمَا عَلَيَّ ذٰلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هُوَ اَبِيْ غَيْرَ اَنَّهٗ كَنٰى عَنْ نَّفْسِهٖ فَسَاَلَهٗ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ اَللّٰهُمَّ وَاَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْاَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَاَسْاَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاَسْاَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ

عطاء بن السائب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا عمار بن یاسرؓ نے ہم کو ایک نماز پڑھائی اور اس میں اختصار سے کام لیا ایک آدمی نے کہا آپ نے بڑی ہلکی اور مختصر نماز پڑھائی ہے عمار نے کہا مجھ کو اس کا ڈر نہیں ہے میں نے اس میں کئی دعائیں مانگی ہیں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں جب وہ کھڑے ہوئے ایک آدمی ان کے پیچھے چلا اور وہ میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنے نفس سے کنایہ کیا ان سے وہ دعا پوچھی پھر آئے اور لوگوں کو وہ دعا بتلائی اے اللہ اپنے غیب جاننے اور مخلوق پر قدرت رکھنے کے وسیلہ سے مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو زندگی میرے لئے بہتر جانے اور مجھ کو مار جب تو مرنے کو میرے لئے بہتر جانے اے اللہ میں تجھ سے باطن اور ظاہر میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے خوشی اور خفگی میں کلمہ حق مانگتا ہوں حالت فقر اور دولت میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو تمام نہ ہو اور رضا بعد القضاء مانگتا ہوں اور تجھ سے مرنے کے بعد زندگی کی ٹھنڈک مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرے چہرہ کی طرف دیکھنے کی لذت مانگتا ہوں اور تیری ملاقات کی طرف شوق مانگتا ہوں ایسی سخت حالت کے بغیر کہ ضرر پہنچائے اور نہ فتنہ میں جو گمراہ کرے اے اللہ ہم کو ایمان کی زینت کے ساتھ زینت بخش اور ہم کو راہ راست دکھانے والے اور راہ راست پر چلنے والے بنا (روایت کیا اس کو

الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

نسائی نے)

۲۳۸۴/۱۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد فرمایا کرتے اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والا علم اور قبول کیا گیا عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں (روایت کیا اس کو احمد نے اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات الکبیر میں)

۲۳۸۵/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے ایک یہ دعا بھی یاد کی ہے جس کو میں کبھی نہیں چھوڑوں گا اے اللہ مجھ کو بنا کہ میں تیرا بڑا شکر کروں اور بہت زیادہ ذکر کروں تیری نصیحت کی پیروی کروں تیری وصیت کو یاد رکھوں (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۲۳۸۶/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰى بِالْقَدَرِ۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے صحت حرام سے بچنے امانت حسن خلق اور تقدیر کے ساتھ راضی ہو جانے کا سوال کرتا ہوں۔

۲۳۸۷/۲۰ وَعَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

ام معبد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاکیزہ کر اور میرے عمل کو ریا سے میری زبان کو جھوٹ سے میری آنکھ کو خیانت سے پاکیزہ فرما بیشک تو آنکھوں کی خیانت اور دل کے بھیدوں کو جانتا ہے۔ (ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے دعوات الکبیر میں ذکر کیا ہے)

۲۳۸۸/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ کُنْتَ تَدْعُوا اللّٰہَ بِشَیْءٍ اَوْ تَسْاَلُہٗ اِیَّاہُ قَالَ نَعَمْ کُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ مَا کُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ فَعَجِّلْہُ لِیْ فِی الدُّنْیَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَا تُطِیْقُہٗ وَلَا تَسْتَطِیْعُہٗ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰہَ بِہٖ فَشَفَاہُ اللّٰہُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان آدمی کی عیادت کی جو ضعیف ہو چکا تھا اور پرندے کے بچے کی طرح ہو گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی یا کسی چیز کا سوال کیا تھا اس نے کہا ہاں میں کہا کرتا تھا اے اللہ اگر تو آخرت میں مجھ کو عذاب کرنے والا ہے تو دنیا میں ہی جلدی کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ تو اس کی طاقت اور استطاعت نہیں رکھتا تو نے اس طرح کیوں نہیں کہا اے اللہ مجھ کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی نیکی دے اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا راوی نے کہا اس نے اللہ سے ان کلمات کے ساتھ دعا کی اللہ نے اس کو شفا بخش دی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۳۸۹/۲۲ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُّذِلَّ نَفْسَہٗ قَالُوْا وَکَیْفَ یُذِلُّ نَفْسَہٗ قَالَ یَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا یُطِیْقُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کے لئے لائق نہیں ہے کہ اپنے نفس کو رسوا کرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اپنے نفس کو کس طرح رسوا کرتا ہے فرمایا ایسی آفتوں میں پڑے جن کی طاقت نہیں رکھتا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

۲۳۹۰/۲۳ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَۃً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلایا کہ اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر گردان اور میرے ظاہر کو شائستہ بنا اے اللہ میں تجھ سے اس چیز کی بہتری مانگتا ہوں جو تو لوگوں کو اہل اور مال اور اولاد میں دیتا ہے جو نہ گمراہ ہوں نہ گمراہ کریں۔

الْوَلَدِ غَيْرَ الضَّالِّ وَالْمُضِلِّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

افعال حج کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۳۹۱ / ۱ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَّا رَسُوْلَ اللهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو۔ ایک آدمی کہنے لگا اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال فرض ہے آپؐ چپ رہے اس نے تین مرتبہ کہا آپؐ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا حج واجب ہو جاتا اور تم اسکی طاقت نہ رکھتے پھر فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑوں تم مجھ کو چھوڑ دو پہلے لوگ اپنے نبیوں پر کثرت سے سوالات کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے جس وقت میں تم کو کسی کام کا حکم دوں جس قدر تم کو طاقت ہو کرو اور جس وقت تم کو کسی بات سے روکوں رک جاؤ۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۳۹۲ / ۲ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سا عمل افضل ہے فرمایا اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لانا کہا گیا پھر کونسا فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا کہا گیا پھر کون سا فرمایا مقبول حج (متفق علیہ)

۲۳۹۳ / ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے حج کرے اور اپنی عورت سے صحبت کی باتیں نہ کرے اور گناہ کا کام نہ کرے

وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وہ لوٹ آتا ہے اور گناہوں سے اس طرح پاک ہوتا ہے گویا اسکی ماں نے اسکو آج جنا ہے

۲۳۹۴ (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ جنت ہے (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۲۳۹۵ (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہو جاتا ہے (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۲۳۹۶ (۶) وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روحاء میں ایک قافلہ سے ملے آپ نے فرمایا تم کون لوگ ہو انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں انہوں نے کہا آپ کون ہیں آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں ایک عورت نے ایک بچہ آپ کی طرف اٹھایا اور کہا کیا اس کے لئے حج ہے فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تیرے لئے ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۳۹۷ (۷) وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ کے حج نے جو فرض ہے اس کے بندوں پر میرے باپ کو پا لیا ہے جو بوڑھا ہے جو سواری پر بھی نہیں ٹھہر سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کروں فرمایا ہاں اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۲۳۹۸ (۸) وَعَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُخْتِيْ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی اب وہ مر گئی ہے نبی اکرم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس پر قرض ہوتا کیا تو اس کو ادا کرتا اس نے کہا ہاں فرمایا اللہ کے قرض کو ادا کر وہ ادا کرنے کا زیادہ حقدار ہے (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۲۳۹۹/۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَّلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِيْ حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ محرم ہو ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول میں فلاں فلاں جنگ میں لکھ دیا گیا ہوں اور میری بیوی حج کے لئے نکلی ہے آپ نے فرمایا جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

۲۴۰۰/۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کرنے کی اجازت طلب کی آپ نے فرمایا تمہارا جہاد حج ہے (متفق علیہ)

۲۴۰۱/۱۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَّسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت ایک دن اور رات کی مسافت کا سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ محرم ہو۔ (متفق علیہ)

۲۴۰۲/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے لئے جگہ مقرر فرمائی ہے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اہل شام کے لئے جحفہ اہل نجد کے لئے قرن منازل اہل یمن کے لئے یلملم یہ ان میں رہنے والے لوگوں کے لئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے ہیں جو ان پر سے گذریں اور ان میں رہنے والے نہ ہوں اس شخص کے لئے جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے جو شخص ان کے اندر رہتا ہے اس کے لئے احرام باندھنے کی جگہ اس کا گھر ہے اور اسی طرح اور اسی طرح یہاں

كَذَالِكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تک کہ اہل مکہ مکہ سے احرام باندھیں گے (بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

٢٤٠٣ / ١٣ وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَّمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَّمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ذو الحلیفہ ہے اور دوسری راہ سے جحفہ ہے اہل عراق کے احرام باندھنے کی جگہ ذات عرق ہے اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ قرن ہے اور اہل یمن کی یلملم ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

٢٤٠٤ / ١٤ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِىْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ عمرہ کیا تمام عمرے ذوالقعدہ میں کئے مگر وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا ایک عمرہ حدیبیہ سے ذیقعدہ میں دوسرا عمرہ آئندہ سال ذیقعدہ میں ایک عمرہ جعرانہ سے جہاں حنین کی غنیمتیں تقسیم کیں ذوالقعدہ میں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ۔ (روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے)

٢٤٠٥ / ١٥ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

براء بن عازبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے دو مرتبہ ذوالقعدہ میں عمرہ کیا (روایت کیا اس کو بخاری نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

دوسری فصل

٢٤٠٦ / ١٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے اقرع بن حابس کھڑا ہوا اس نے کہا اے اللہ

الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

کے رسولؐ کیا ہر سال فرض ہے آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا فرض ہو جاتا اگر فرض ہو جاتا تم اس پر عمل نہیں کر سکتے تھے اور نہ تم کو اس بات کی طاقت تھی حج فرض ایک مرتبہ ہے جو زیادہ کرتا ہے وہ نفل ہے۔ (روایت کیا اس کو احمد نے نسائی نے اور دارمی نے)

۲۴۰۷ / ۱۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَّذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّفِيْ اِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَّهِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَجْهُوْلٌ وَّالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زادِ راہ اور سواری کا مالک ہے جو اس کو بیت اللہ تک پہنچا دے وہ حج نہ کرے اس پر کوئی فرق نہیں ہے یہ کہ وہ یہودی مرے یا عیسائی اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ کے واسطے لوگوں پر حج فرض ہے جو شخص اس کی طرف راستہ کی طاقت رکھے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں گفتگو ہے ہلال بن عبداللہ مجہول ہے اور حارث حدیث میں ضعیف ہے)

۲۴۰۸ / ۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَرُوْرَةَ فِي الْاِسْلَامِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صرورۃ (باوجود طاقت رکھنے کے حج نہ کرنا) اسلام میں نہیں ہے (روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

۲۴۰۹ / ۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کرنے کا ارادہ کرے وہ جلدی کرے (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور دارمی نے)

۲۴۱۰ / ۲۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَ

ابن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پے در پے حج اور عمرہ کرو اس لئے کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے سونے اور چاندی کی میل دور کر دیتی ہے۔ حج مقبول کا ثواب جنت کے سوا نہیں ہے (روایت کیا اس کو

لَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)

ترمذی نے اور نسائی نے اور روایت کیا ہے احمد اور ابن ماجہ نے حضرت عمرؓ سے روایت کے الفاظ خبث الحدید تک)

۲۴۱۱/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول حج کونسی چیز واجب کرتی ہے فرمایا زاد راہ اور سواری (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۴۱۲/۲۲ وَعَنْهُ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ قَالَ زَادٌ وَّرَاحِلَةٌ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ فِيْ سُنَنِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ)

اسی (ابن عمرؓ) سے روایت ہے کہا ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا حج کیا ہے فرمایا پراگندہ سر رکھنا بغیر خوشبو کے ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کون سا حج افضل ہے فرمایا لبیک کہنے کے ساتھ آواز کا بلند کرنا اور خون کا بہانا ایک اور شخص کھڑا ہوا اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا زادِ راہ اور سواری (روایت کیا اسکو شرح السنہ میں اور روایت کیا ہے ابن ماجہ نے اپنی سنن میں مگر اُس نے آخری فقرہ ذکر نہیں کیا)

۲۴۱۳/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

ابو رزینؓ عقیلی سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ میرا باپ بوڑھا ہو چکا ہے حج اور عمرہ کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی سوار ہونے کی طاقت رکھتا ہے فرمایا تو اپنے باپ کیطرف سے حج اور عمرہ کر (روایت کیا اس کو ترمذی ابو داوٗد اور نسائی نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۲۴۱۴/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سُنا وہ لبیک کہتے ہوئے

يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ اَخٌ لِّيْ اَوْ قَرِيْبٌ لِّيْ قَالَ اَحَجَجْتَ عَنْ نَّفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَّفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ۔

(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

کہہ رہا ہے لبیک شبرمہ کی طرف سے آپ نے فرمایا شبرمہ کون ہے اس نے کہا میرا بھائی ہے یا کہا میرا ایک قریبی عزیز ہے آپ نے فرمایا تونے اپنی طرف سے حج کرلیا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اپنی طرف سے حج کرلے پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

(روایت کیا اسکو شافعی ابو داؤد اور ابن ماجہ نے)

۲۴۱۵/۲۵ وَعَنْهُ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ عقیق مقرر کیا (روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے)

۲۴۱۶/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کی جگہ اہل عراق کیلئے ذات عرق مقرر کی (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے)

۲۴۱۷/۲۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص مسجد اقصیٰ سے لے کر مسجد حرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھے اس کے پہلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں یا آپ نے فرمایا اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۴۱۸/۲۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ فَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا اہل یمن حج کے لئے آتے اپنے ساتھ زاد راہ نہیں لاتے تھے اور کہتے ہم توکل کرنے والے ہیں جب مکہ آتے لوگوں سے مانگتے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ زاد راہ لو اور بہترین زاد راہ تقویٰ ہے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۴۱۹/۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَآءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا عورتوں پر جہاد ہے فرمایا ہاں ان کا جہاد ایسا ہے جس میں لڑائی نہیں ہے وہ حج اور عمرہ ہے (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۲۴۲۰/۳۰ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَآءَ يَهُوْدِيًّا وَّاِنْ شَآءَ نَصْرَانِيًّا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو حج سے کوئی ظاہری ضرورت یا ظالم بادشاہ یا روکنے والی بیماری نہ روکے پھر وہ حج نہ کرے اور مر جائے وہ چاہے یہودی مرے یا عیسائی۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۲۴۲۱/۳۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر اس سے دعا کریں ان کی دعا قبول کرتا ہے اگر اس سے بخشش طلب کریں ان کو بخش دیتا ہے (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۲۴۲۲/۳۲ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ اَلْغَازِیْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اسی (ابو ہریرہؓ سے) روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ کے مہمان تین ہیں جہاد کرنے والا حج کرنیوالا اور عمرہ کرنیوالا (روایت کیا اس کو نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

۲۴۲۳/۳۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تو کسی حاجی سے ملے اس کو سلام کہہ اور اس سے مصافحہ کر اور اس کو حکم دے کہ وہ تیرے لئے بخشش کی دعا کرے اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اس لئے کہ اس کو بخش دیا گیا ہے (روایت کیا اس کو احمد نے)

۲۴۲۴/۳۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کرنے یا عمرہ کرنے یا جہاد کرنے کے لئے نکلا

خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْغَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِي طَرِيقِهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ اَجْرَ الْغَازِيْ وَ الْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ)

پھر وہ اپنے راستہ میں فوت ہو گیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے حج کرنے والے عمرہ کرنیوالے اور جہاد کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

بَابُ الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ

احرام باندھنے اور تلبیہ کہنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۴۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهِ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی اور جب آپؐ احرام کھولتے اس وقت طواف کرنے سے پہلے خوشبو لگاتی ایسی خوشبو کہ اس میں مشک ہوتا گویا کہ میں خوشبو کی چمک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں دیکھ رہی ہوں جبکہ آپؐ محرم ہوتے۔ (متفق علیہ)

۲۴۲۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو کہ تلبید کئے ہوئے لبیک پکار رہے تھے فرماتے حاضر ہوں میں اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں حاضر ہوں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں ہے تیری خدمت میں حاضر ہوں بیشک حمد اور نعمت تیرے لئے ہے اور بادشاہی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں ان کلمات سے کوئی زائد کلمہ نہ کہتے۔ (متفق علیہ)

۲۴۲۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

اسی (ابن عمرؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنا پاؤں رکاب میں داخل کرتے اور آپؐ کو ان کی اونٹنی اٹھاتی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس سے آپؐ لبیک پکارتے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (متفق علیہ)

۲۴۲۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم حج کے لئے چلّاتے تھے (روایت کیا اس کو مسلم نے)۔

۲۴۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہا میں سواری پر ابوطلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا صحابہ حج اور عمرہ دونوں کے لئے چلاتے تھے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۴۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے بعض ہم میں عمرہ کا احرام باندھنے والے تھے اور بعض حج اور عمرہ دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ حلال ہو گئے جس نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ حلال نہیں ہوئے یہاں تک کہ قربانی کا دن آ گیا۔ (متفق علیہ)

۲۴۳۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ بَدَأَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ کا حج کی طرف فائدہ اٹھایا آپؐ شروع ہوئے کہ آپؐ نے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

۲۴۳۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ

زیدؓ بن ثابت سے روایت ہے اس نے رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے احرام باندھنے کے لئے کپڑے اتارے اور غسل کیا (روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے)

۲۴۳۳/۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْغِسْلِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطمی کے ساتھ اپنے بالوں کی تلبید کی (بال جمائے) (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۴۳۴/۱۰ وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَأَمَرَنِيْ أَنْ آمُرَ أَصْحَابِيْ أَنْ يَّرْفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوِ التَّلْبِيَةِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

خلادؓ بن سائب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریلؑ آئے اور مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ سے کہوں کہ وہ اہلال یعنی لبیک کہنے میں آواز بلند کریں (روایت کیا اس کو مالک ترمذی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ اور دارمی نے)

۲۴۳۵/۱۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّلَبِّيْ إِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان شخص ایسا نہیں جو لبیک پکارتا ہے مگر اس کی دائیں اور بائیں جانب ہر پتھر یا درخت یا ڈھیلے لبیک پکارتے ہیں یہاں تک کہ اس طرف اور اس طرف سے زمین ختم ہو جاتے (روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے)

۲۴۳۶/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھتے پھر جب ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس ان کی اونٹنی ان کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی ان کلمات کے ساتھ لبیک پکارتے فرماتے حاضر ہوں میں اے اللہ تیری خدمت میں حاضر ہوں حاضر ہوں اور نیک بختی حاصل کرتا ہوں بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے تیری خدمت میں حاضر ہوں رغبت تیری طرف ہے اور عمل تیرے لئے ہے۔ (متفق علیہ) اس حدیث کے الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲۴۳۷ / ۱۳ وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهٖ سَاَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهٗ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهٖ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

عمارؓ بن خزیمہ بن ثابت اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہا جب آپؐ لبیک پکارنے سے فارغ ہوتے اللہ تعالیٰ سے اس کی رضامندی اور جنت کا سوال کرتے اس کی رحمت سے اس کی آگ سے معافی طلب کرتے۔ (روایت کیا اس کو شافعی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۴۳۸ / ۱۴ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت حج کرنے کا ارادہ کیا لوگوں میں اس کا اعلان کرا دیا لوگ جمع ہو گئے جب آپؐ بیداء میں آئے احرام باندھا۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۴۳۹ / ۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا مشرک لبیک پکارتے وقت کہتے ہم تیری خدمت میں حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تم پر افسوس ہے بس اور بس یہیں رک جاؤ لیکن وہ کہتے البتہ وہ جو تیرا شریک ہے اسکا تو مالک ہے اور جس چیز کا وہ مالک ہے اسکا بھی تو مالک ہے بیت اللہ کا طواف کرتے وقت وہ لوگ اسطرح کہتے (روایت کیا اسکو مسلم نے)

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حجۃ الوداع کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۴۴۰ / ۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ

جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں نو سال ٹھہرے رہے آپؐ نے حج نہیں کیا پھر دسویں سال لوگوں میں حج کا اعلان کرا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنے والے ہیں بہت سے لوگ مدینہ میں آ گئے ہم آپؐ کے ساتھ نکلے جب ہم ذوالحلیفہ پہنچے اسماء بنت عمیس

بَشَرٌ كَثِيرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَّأَحْرِمِي فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَطَافَ سَبْعًا فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَّمَشٰى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِيمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَّقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ

کے ہاں محمد بن ابی بکر پیدا ہوا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا کہ میں کیا کروں آپ نے فرمایا تو غسل کرلے اور لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں دو رکعت پڑھیں پھر آپ اپنی قصواء اونٹنی پر سوار ہوتے یہاں تک کہ جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر بیداء میں کھڑی ہوئی لبیک کے ساتھ آواز بلند کی فرمایا تیری خدمت میں حاضر ہوں اے اللہ تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں تیری خدمت میں حاضر ہوں بے شک حمد اور نعمت تیرے لئے ہے اور ملک تیرا ہے تیرا کوئی شریک نہیں جابر نے کہا ہماری نیت صرف حج ادا کرنے کی تھی ہم عمرہ کو نہیں جانتے تھے جس وقت ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ آئے آپ نے رکن کو بوسہ دیا تین بار جلد جلد چلے اور چار بار معمول کے مطابق طواف کیا پھر مقام ابراہیمؑ کی طرف بڑھے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ مقام ابراہیمؑ کو نماز کی جگہ پکڑو پھر مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کرکے دو رکعت پڑھی ایک روایت میں ہے آپ نے دو رکعت نماز پڑھی ایک رکعت میں قل ہو اللہ احد اور دوسری میں قل یا ایہا الکفرون پڑھی پھر رکن کی طرف واپس آئے بوسہ دیا اور دروازہ سے صفا کی جانب نکل گئے۔ جب صفا کے قریب پہنچے یہ آیت پڑھی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ میں شروع کرتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے آپ صفا سے شروع ہوئے اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ آپ نے بیت اللہ کو دیکھا قبلہ کی طرف منہ کیا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کی اس کی بڑائی بیان کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا

وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ سَعٰى حَتّٰى اِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادٰى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهٗ فَقَالَ لَوْ اَنِّيْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ وَاحِدَةً فِي الْاُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ وَقَ قَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ قَالَ فَاِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ

کوئی شریک نہیں اس کے لئے ملک ہے اس کے لئے حمد ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے اپنے بندہ کی مدد کی کافروں کے گروہ کو تنہا شکست دی پھر اس کے درمیان دعا کی اس طرح آپؐ نے تین بار فرمایا پھر آپؐ اترے اور مروہ کی طرف چلے جب آپؐ کے قدم نشیب میں پہنچے پھر دوڑے یہاں تک کہ جب دونوں قدم چڑھنے لگے آہستہ چلے یہاں تک کہ آپؐ مروہ پر آئے مروہ پر بھی اسی طرح کیا جس طرح آپؐ نے صفا پر کیا تھا یہاں تک کہ جب آپؐ کا آخری چکر مروہ پر ہوا آپؐ نے پکارا جبکہ آپؐ مروہ پر تھے اور لوگ نیچے تھے فرمایا اگر میں پہلے جان لیتا جو مجھ کو بعد میں پتہ چلا ہے یعنی اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور میں حج کو عمرہ بناتا تم میں سے جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جائے اور اس کو عمرہ بنا ڈالے سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑا ہوا اس نے کہا اس سال کے لئے یہ حکم ہے یا ہمیشہ کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈالیں اور فرمایا عمرہ حج میں داخل ہو چکا ہے دو مرتبہ اس طرح فرمایا نہیں بلکہ یہ حکم ہمیشہ ہمیشہ ہے اور حضرت علیؓ یمن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اونٹ لے کر آئے آپؐ نے فرمایا جس وقت تم نے حج کو لازم کیا کیا کہا تھا اس نے کہا میں نے کہا تھا اے اللہ میں وہی احرام باندھتا ہوں جو تیرے رسولؐ نے احرام باندھا ہے آپؐ نے فرمایا میرے ساتھ ہدی ہے تو حلال نہ ہو کہا وہ سب اونٹ جو حضرت علیؓ یمن سے لائے اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لائے سو تھے کہا راوی نے سب لوگ حلال ہو گئے اور انہوں نے اپنے بال کتروا دیئے

جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ

مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جن کے پاس ہدی تھیں جب ترویہ کا دن ہوا سب منیٰ کی طرف گئے اور صحابہؓ نے حج کا احرام باندھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوتے اور منیٰ پہنچے وہاں آپؐ نے ظہر عصر مغرب عشاء اور صبح کی نماز پڑھائی پھر کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا آپؐ نے نمرۃ میں خیمہ لگانے کا حکم دیا جو بالوں کا بنا ہوا تھا وہ آپؐ کے لئے لگایا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے قریش کو اس میں شک نہیں تھا کہ آپؐ مشعر حرام کے پاس ٹھہر جائیں گے جیسا کہ قریش جاہلیت میں کیا کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے یہاں تک کہ آپؐ میدان عرفات میں پہنچ گئے نمرۃ میں خیمہ لگا ہوا پایا۔ وہاں آپؐ اترے جب سورج ڈھل گیا آپؐ نے قصواء اونٹنی لانے کا حکم دیا اس پر زین ڈالی گئی آپؐ بطن وادی میں آئے اور لوگوں کو خطبہ دیا فرمایا تمہارے خون تمہارے مال تم پر حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت ہے اس مہینہ کی حرمت ہے تمہارے اس شہر کی مانند خبردار جاہلیت کا ہر کام میرے قدموں کے نیچے رکھا گیا ہے۔ جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے ہیں اور سب سے پہلا خون میں اپنا خون معاف کرتا ہوں جو کہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جو کہ بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اس کو ہذیل نے قتل کر ڈالا تھا اور جاہلیت کا سود موقوف ہے اور پہلا سود میں عباس بن عبدالمطلب کا موقوف کرتا ہوں وہ سب کا سب معاف کیا گیا ہے پس اللہ تعالیٰ سے عورتوں کے متعلق ڈرو تم نے اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ ان کو لیا ہے ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے کلمہ کے ساتھ حلال کیا ہے تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بچھونوں پر ایسے شخص کو نہ آنے دیں جن کو تم برا سمجھتے ہو اگر وہ ایسا کریں ان کو بغیر

وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ
ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ
مُسْتَرْضَعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ
وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا
اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ
بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ
بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا
يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ
فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا
غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ
فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ
بِهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّيْ
فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ
قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ
بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ
وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ
اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَذَّنَ
بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ
اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا
شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ
فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى
الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ

سختی کے مارو اور ان کا حق تم پر ان کی روزی اور معروف
طریقہ سے ان کا لباس ہے میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑ
چلا ہوں کہ جب تک اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے
گمراہ نہیں ہوگے وہ اللہ کی کتاب ہے تم سے میرے متعلق
سوال کیا جائے گا تم کیا کہو گے صحابہؓ نے کہا ہم کہیں گے
آپؐ نے رسالت پہنچا دی اور امانت ادا کر دی اور خیر خواہی
کی آپؐ نے اپنی شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا
اس کو آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور لوگوں کیطرف
جھکاتے فرماتے اے اللہ گواہ رہ اے اللہ گواہ رہ تین
مرتبہ فرمایا پھر بلالؓ نے اذان کہی پھر اقامت کہی آپؐ نے
ظہر کی نماز پڑھائی اس نے پھر اقامت کہی آپؐ نے عصر کی
نماز پڑھائی ان کے درمیان کچھ نفل وغیرہ نہیں پڑھے پھر
آپؐ سوار ہوئے اور میدان عرفات میں آئے اپنی اونٹنی قصواء
کا پیٹ پتھروں کی طرف کیا حبل مشاۃ کو اپنے سامنے کیا پھر
قبلہ کی طرف منہ کیا سورج غروب ہونے تک آپؐ وہاں
کھڑے رہے تھوڑی سی زردی جاتی رہی یہاں تک کہ سورج
کی ٹکیہ غروب ہوگئی آپؐ نے اسامہ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور
واپس لائے یہاں تک کہ مزدلفہ آئے وہاں آپؐ نے مغرب
اور عشاء کی نماز پڑھی ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ
ان کے درمیان کوئی نفل نہیں پڑھے پھر آپؐ لیٹ رہے
یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی آپؐ نے فجر کی نماز پڑھی جب صبح
ظاہر ہوگئی اذان اور اقامت کے ساتھ پھر آپؐ قصواء
اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ مشعر حرام آئے قبلہ کیطرف
منہ کیا اللہ سے دعا مانگی اس کی بڑائی بیان کی لا الہ الا اللہ
کہا اس کی وحدانیت بیان کی وہاں کھڑے رہے یہاں تک کہ
روشنی پھیل گئی سورج طلوع ہونے سے پہلے آپؐ وہاں سے

وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ
الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ
وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ
فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ
وَّاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا
ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلّٰى
الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ
وَّاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى
اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ
فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ
يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ
قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ
الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ
مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ
الْوُسْطَى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ
الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ
عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ
يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلَ حَصَى
الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ
انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَّ
سِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا
فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ
اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ
فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَّحْمِهَا
وَشَرِبَا مِنْ مَّرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ

آگئے پھر آپؐ نے فضل بن عباسؓ کو اپنے پیچھے سوار کیا آپؐ
بطن محسر آئے اونٹنی کو تھوڑا سا دوڑایا پھر درمیانی راہ
چلتے ہوئے جو کہ جمرہ کبریٰ کے پاس آنکلتا ہے اس جمرہ
کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے وہاں خذف
کی کنکریوں کی مانند سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے
مارنے کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے بطن وادی سے کنکریاں
ماریں پھر آپؐ قربانی کرنے کی جگہ کی طرف پھرے
تریسٹھ ۶۳ اونٹ آپؐ نے اپنے ہاتھ مبارک سے ذبح
کئے پھر حضرت علیؓ کو دے دیئے باقی اونٹ اس
نے ذبح کئے آپؐ نے علیؓ کو اپنی ہدی میں شریک کیا
پھر ہر اونٹ کے گوشت سے ایک ایک ٹکڑا لینے کا
حکم دیا ان کو ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا دونوں نے
گوشت کھایا اور شوربا پیا پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سوار ہوئے اور خانہ کعبہ کی طرف چلے
طواف کیا مکہ میں ظہر کی نماز پڑھی پھر بنو عبد المطلب
کے پاس آئے جو زمزم کا پانی پلاتے تھے فرمایا
بنی عبد المطلب کھینچو اگر اس بات کا خوف نہ ہو کہ تم پر
لوگ غلبہ کریں گے میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا
انھوں نے آپؐ کو ڈول پکڑا دیا آپؐ نے اس سے
پانی پیا۔

إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى عَلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۴۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّأَهْدَى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهٖ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ وَّأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَتْ

عائشہؓ سے روایت ہے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا تھا بعض نے حج کا جب ہم مکہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی نہیں لایا وہ حلال ہو جائے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی لایا ہے وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھ لے پھر حلال نہ ہو یہاں تک کہ دونوں سے حلال ہو ایک روایت میں ہے کہ وہ حلال نہ ہو یہاں تک کہ ہدی ذبح کرنے سے حلال ہو اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے وہ اپنا حج پورا کرلے عائشہؓ نے کہا مجھے حیض آگیا میں نے ابھی بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا اور نہ صفا مروہ کے درمیان دوڑی تھی میں حائضہ رہی یہاں تک کہ عرفہ کا دن آگیا میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اپنا سر کھولوں اور کنگھی کروں اور حج کا احرام باندھوں اور عمرہ چھوڑ دوں میں نے اسی طرح کیا یہاں تک کہ میں نے حج ادا کیا پھر آپؐ نے میرے ساتھ عبدالرحمان بن ابی بکر کو بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے عمرہ کی جگہ تنعیم سے عمرہ کروں اس نے کہا کہ جن لوگوں نے

فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ اَنْ رَّجَعُوْا مِنْ مِّنًى وَّاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا صفا مروہ کے درمیان دوڑے پھر حلال ہو گئے پھر انہوں نے منیٰ سے لوٹ کر طواف کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

(متفق علیہ)

۲۴۴۲/۳ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهٗ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَةَ

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج کا فائدہ اٹھایا ذوالحلیفہ سے آپؐ نے ہدی کو ساتھ لیا شروع کیا احرام باندھا عمرہ کا پھر آپؐ نے حج کا احرام باندھا لوگوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا عمرہ کا حج کے ساتھ لوگوں میں کچھ اپنے ساتھ ہدی لائے تھے اور کچھ نہیں لائے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے فرمایا جو شخص اپنی ہدی ساتھ لایا ہے وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو جو اس پر حرام ہو چکی ہے یہاں تک کہ اپنا حج پورا کرلے اور جو ہدی نہیں لایا بیت اللہ کا طواف کرے صفا مروہ کے درمیان دوڑے اور حلال ہو جائے اور بال کتروالے پھر حج کا احرام باندھے اور ہدی دے جو ہدی نہ پائے وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے رکھے جب گھر واپس لوٹ آئے جب آپؐ مکہ آئے بیت اللہ کا طواف کیا اور سب سے پہلے حجرِ اسود کو بوسہ دیا پھر تین مرتبہ طواف کرنے میں جلد جلد چلے اور چار بار اپنی چال پر چلے طواف کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس آپؐ نے دو رکعت پڑھیں پھر سلام پھیرا اور صفا پر آئے صفا اور مروہ کے

أَطْوَافٍ وَّمَشٰى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

درمیان سات طواف کئے پھر جو چیز آپ پر حرام ہو چکی تھی اس سے حلال نہیں ہوئے حتیٰ کہ اپنے حج کو پورا کر لیا اور قربانی کے دن رہتی قربانی ذبح کر لی اور واپس آکر بیت اللہ کا طواف کر لیا تب ان چیزوں سے حلال ہوئے جو حرام ہو گئی تھیں اور جو شخص اپنے ساتھ ہدی لایا تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کیا۔

(متفق علیہ)

۲۴۴۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ عُمْرَةٌ اِسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ ہے ہم نے اس کا فائدہ اٹھا لیا ہے جس شخص کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ پوری طرح حلال ہو جائے کیونکہ قیامت تک اب عمرہ حج میں داخل ہو چکا ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے) اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۴۴۴ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ نَاسٍ مَّعِيْ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَّحْدَهٗ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَّضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا

عطاءؒ سے روایت ہے کہا میں نے جابرؓ بن عبداللہ سے چند لوگوں میں سنا اس نے کہا کہ ہم نے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے خالص حج کا احرام باندھا تھا عطاءؒ نے کہا کہ جابرؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار ذی الحجہ کی صبح کو مکہ آئے ہم کو آپ نے حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں عطاءؒ نے کہا کہ آپ نے فرمایا حلال

اَنْ تَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَّلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُّفْضِيَ اِلٰى نِسَائِنَا فَنَأْتِيْ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقٰكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنْ سِعَايَتِهٖ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَاَهْدٰى لَهٗ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ لِاَبَدٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَوْ

ہو جاؤ اور عورتوں کو پہنچو عطاءؒ نے کہا آپؐ نے عورتوں کے ساتھ صحبت کرنا واجب نہیں کیا بلکہ ان کے لئے صحبت کرنا حلال کر دیا ہم نے کہا جبکہ ہمارے اور عرفات میں کھڑے ہونے کے درمیان صرف پانچ دن رہ گئے ہیں آپؐ ہمیں حکم دے رہے ہیں کہ ہم اپنی عورتوں سے صحبت کریں ہم عرفات میں آئیں تو ہماری آلتیں منی ٹپکاتی ہوں گی راوی نے کہا جابرؓ اپنے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے اب بھی مجھے ان کا ہاتھ حرکت کرتے ہوئے نظر آتا ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے آپؐ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور بہت سچا اور بہت نیک ہوں اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا جس طرح تم حلال ہوئے ہو اور اگر مجھے اس بات کا پہلے پتہ چل جاتا جس کا بعد میں چلا ہے میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا تم حلال ہو جاؤ ہم حلال ہو گئے ہم نے سنا اور اطاعت کی عطاءؒ نے کہا جابرؓ نے کہا علیؓ اپنے کام سے آئے آپؐ نے فرمایا تو نے کس طرح احرام باندھا تھا اس نے کہا جسطرح کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہدی کر اور احرام کی حالت میں ٹھہرا رہ راوی نے کہا علیؓ آپؐ کے لئے ہدی لائے سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہا کیا اس سال کے لئے یہ حکم ہے یا ہمیشہ کے لئے آپؐ نے فرمایا ہمیشہ کے لئے (روایت کیا اسکو مسلم نے)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار یا پانچ ذی الحجہ کو مکہ آئے آپ مجھ پر داخل ہوئے آپؐ ناراضگی کی حالت میں تھے میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ

خُمُسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ قَالَ اَوَمَا شَعَرْتِ اَنِّيْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اَحِلَّ كَمَا حَلُّوْا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آپ کو کس نے غضبناک کر دیا ہے اللہ اس کو آگ میں داخل کرے آپ نے فرمایا تجھے پتہ نہیں چلا کہ میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا ہے وہ اس میں تردد کرنے لگے ہیں اگر مجھ کو اس بات کا پہلے پتہ چل جاتا جس کا بعد میں چلا ہے میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا یہاں تک کہ میں اس کو خریدتا پھر میں بھی حلال ہو جاتا جس طرح وہ حلال ہوئے ہیں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

مکہ میں داخل ہونے اور طواف کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۴۴۶ ۱ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَاِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِيْ طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نافع رضؓ سے روایت ہے کہا ابن عمر رضؓ جب بھی مکہ آتے ذی طویٰ میں رات گذارتے یہاں تک کہ صبح غسل کرتے نماز پڑھتے پھر مکہ میں دن کو آتے جب مکہ سے جاتے ذی طویٰ سے گذرتے اور وہاں رات بسر کرتے یہاں تک کہ صبح کرتے اور ذکر کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کیا کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

۲۴۴۷ ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ تشریف لاتے بلندی کی طرف سے داخل ہوتے اور نشیب کی طرف سے نکلتے۔

(متفق علیہ)

۲۴۴۸ ۳ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ

عروہ بن زبیر رضؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا عائشہ رضؓ نے مجھ کو خبر دی کہ سب سے پہلے جب آپ مکہ آئے آپ نے وضو کیا پھر بیت اللہ کا

بَدَءَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْبَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

طواف کیا پھر عمرہ نہ ہوا پھر ابوبکرؓ نے حج کیا سب سے پہلے آکر انہوں نے طواف کیا پھر یہ عمرہ نہ ہوا پھر عمرؓ اور عثمانؓ نے بھی اسی طرح کیا۔

(متفق علیہ)

۲۴۴۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَّمَشٰى اَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ کا پہلا طواف کرتے تین بار تیز چلتے اور چار بار اپنی چال چلتے پھر دو رکعت پڑھتے پھر صفا مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

(متفق علیہ)

۲۴۵۰ وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا وَّكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابن عمرؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک تین اشواط میں جلدی چلتے اور چار میں اپنی چال پر چلتے آپؐ بطن مسیل میں دوڑتے جبکہ آپؐ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے۔)

۲۴۵۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آتے حجر اسود کو بوسہ دیتے پھر دائیں جانب چلتے تین بار رمل کرتے اور چار بار اپنی چال پر چلتے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۴۵۲ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اِبْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ

زبیرؓ بن عربی سے روایت ہے کہا ایک آدمی نے ابن عمرؓ سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے متعلق سوال کیا اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپؐ اس کو بوسہ دیتے ہیں۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۴۵۳ / ۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُ مِنَ الْبَیْتِ اِلَّا الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپؐ بیت اللہ میں سے بوسہ دیتے ہوں مگر صرف دو رکنوں کو جو یمن کی جانب ہیں۔ (متفق علیہ)

۲۴۵۴ / ۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ عَلٰی بَعِیْرٍ یَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا چھڑی کے ساتھ حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے۔ (متفق علیہ)

۲۴۵۵ / ۱۰ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَیْتِ عَلٰی بَعِیْرٍ کُلَّمَا اَتٰی عَلَی الرُّکْنِ اَشَارَ اِلَیْہِ بِشَیْءٍ فِیْ یَدِہٖ وَکَبَّرَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہا بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر کیا جب آپؐ حجر اسود کے پاس آتے آپؐ کے ہاتھ میں ایک چیز تھی اسکے ساتھ اسکی طرف اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے بخاری نے اسکو روایت کیا

۲۴۵۶ / ۱۱ وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَیَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ مَّعَہٗ وَیُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابو طفیلؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں حجر اسود کیطرف ایک خمدار لکڑی کے ساتھ اشارہ کرتے ہیں جو آپؐ کے ساتھ تھی پھر اس خمدار سرے والی لکڑی کو بوسہ دیتے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۴۵۷ / ۱۲ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْکُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا کُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْکِیْ فَقَالَ لَعَلَّکِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِکِ شَیْءٌ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِیْ مَا یَفْعَلُ الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَطْہُرِیْ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم نہیں ذکر کرتے تھے مگر حج کا ہی جب ہم سرف مقام پر پہنچے مجھے حیض آگیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں رو رہی تھی آپؐ نے فرمایا شاید کہ تو حائضہ ہو چکی ہے میں نے کہا ہاں فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے تو اسی طرح کر جس طرح حاجی کرتے ہیں لیکن بیت اللہ کا طواف نہ کر یہاں تک کہ تو پاک ہو جائے (متفق علیہ)

۲۴۵۸ / ۱۳ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ بَعَثَنِیْ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے ابوبکرؓ نے اس حج میں

اَبُوْبَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي اَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ اَمَرَهُ اَنْ يُّؤَذِّنَ فِي النَّاسِ اَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جس میں اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر بنا کر بھیجا تھا اور یہ حجۃ الوداع کے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے مجھے قربانی کے دن ایک جماعت میں بھیجا کہ اس بات کا اعلان کردوں کہ خبردار اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

۲۴۵۹/۱۴ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

مہاجر مکی سے روایت ہے کہا جابر سے ایک شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھاتا ہے اس نے کہا ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہم اس طرح نہیں کیا کرتے تھے (روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے)

۲۴۶۰/۱۵ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَاَقْبَلَ اِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُوْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے حجر اسود کے پاس پہنچے اس کو بوسہ دیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا پھر صفا کی طرف آئے اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا پھر اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اس کا ذکر کرتے رہے اور دعا کرتے رہے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۴۶۱/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَيْرٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ کے اردگرد طواف کرنا نماز کی طرح ہے مگر اس میں تم کلام کرسکتے ہو جو شخص کلام کرے پس چاہیے کہ وہ کلام نہ کرے مگر نیکی کے ساتھ (روایت کیا اس کو ترمذی نسائی اور دارمی نے ترمذی نے ایک جماعت کا نام لیا ہے جو اس کو ابن عباس پر

وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

موقوف کرتے ہیں)

۲۴۶۲/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِىْ اٰدَمَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود جنت سے اترا تھا اس وقت وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا بنو آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر ڈالا ہے۔ (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۲۴۶۳/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَّنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِىُّ)

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے متعلق فرمایا اللہ کی قسم قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس کو اٹھائے گا اس کی دو آنکھیں ہوں گی جو دیکھتی ہوں گی اور زبان ہوگی جس کے ساتھ بولے گا اس شخص کے متعلق گواہی دے گا جس نے اس کو حق کے ساتھ بوسہ دیا ہوگا (روایت کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ اور دارمی نے)

۲۴۶۴/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَّاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْلَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوت ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو دور کر دیا ہے اگر ان کا نور دور نہ کرتا یہ مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کرتے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۴۶۵/۲۰ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَّا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ

عبیدؒ بن عمیر سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ دونوں رکنوں کو ہاتھ لگانے میں لوگوں پر اس قدر غلبہ کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس قدر غلبہ کرتے ہوں کہتے اگر میں ایسا کرتا ہوں تو میں نے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان دونوں کو ہاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ ہے اور میں نے آپؐ

مَسْحُهُمَا كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَّسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَّلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَّكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً۔ (رواه الترمذی)

سے سنا فرماتے تھے جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے سات بار پھر اس کی حفاظت کرے اس کو غلام آزاد کرنے کی مانند ثواب ہوگا اور میں نے سنا آپؐ فرماتے تھے کوئی قدم انسان نہیں رکھتا اور نہ اٹھاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کا گناہ دور کرتا ہے اور اس کے لئے نیکی لکھتا ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۴۶۶/۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (رواه ابوداود)

عبداللہؓ بن سائب سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا دونوں رکنوں کے درمیان فرماتے تھے اے ہمارے پروردگار دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو آگ کے عذاب سے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۴۶۷/۲۲ وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ اَبِيْ تَجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِيْ حُسَيْنٍ نَّنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَاَيْتُهُ يَسْعٰى وَاِنَّ مِيْزَرَهُ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ۔ (رواه فی شرح السنة وروى احمد مع اختلاف)

صفیہؓ بنت شیبہ سے روایت ہے کہا مجھ کو ابو تجرات کی بیٹی نے خبر دی کہا میں قریش کی کچھ عورتوں کے ساتھ ابی حسین کے گھر گئی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتی تھیں آپؐ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ رہے تھے میں نے آپؐ کو دوڑتے ہوئے دیکھا تیز دوڑنے کی وجہ سے آپؐ کا تہبند پھرتا تھا میں نے آپؐ سے سنا فرماتے تھے دوڑو تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی لکھ دی ہے (روایت کیا اس کو شرح السنہ میں اور روایت کیا احمد نے کچھ اختلاف کے ساتھ)

۲۴۶۸/۲۳ وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ۔ (رواه فی شرح السنة)

قدامہؓ بن عبداللہ بن عمار سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ صفا اور مروہ کے درمیان سوار ہو کر سعی کرتے ہیں نہ مارنا تھا نہ ہانکنا اور نہ یہ کہنا تھا کہ ایک طرف ہو جاؤ ایک طرف ہو جاؤ (روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

۲۴۶۹ / ۲۴ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ أَخْضَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

یعلیٰ بن امیہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا جبکہ آپؐ سبز چادر کے ساتھ اضطباع (چادر داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں) کئے ہوئے تھے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ اور دارمی نے)

۲۴۷۰ / ۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ ثَلٰثًا وَّجَعَلُوا أَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰى۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے جعرانہ سے عمرہ کیا تین بار بیت اللہ کا طواف کرتے وقت تیز چلے انہوں نے اپنی چادروں کو بغلوں سے نکال کر اپنے بائیں کندھے پر ڈالا ہوا تھا۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۴۷۱ / ۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ فِيْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ نَافِعٌ رَّأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ہم نے رکن یمانی اور اور حجر اسود کو ہاتھ لگانا بھیڑ میں اور بھیڑ کے نہ ہونے کی صورت میں نہیں چھوڑا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپؐ ان دونوں کو ہاتھ لگاتے تھے (متفق علیہ) دونوں کی ایک روایت میں ہے نافع نے کہا میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا ہے کہ حجر اسود کو ہاتھ لگاتے ہیں پھر اس کو بوسہ دیتے ہیں اور کہا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسطرح کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے اسکو نہیں چھوڑا۔

۲۴۷۲ / ۲۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ أَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِلٰى

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں آپؐ نے فرمایا تو لوگوں کے پیچھے سے سوار ہو کر طواف کرلے میں نے طواف کیا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کی جانب نماز پڑھ رہے تھے اور اس میں والطور وکتاب

جَنْبَ الْبَيْتِ يَقْرَءُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مسطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔ (متفق علیہ)

۲۴۷۳ / ۲۸ وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَّا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ مَا قَبَّلْتُكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ تجھ کو بوسہ دیتے ہیں کبھی تجھ کو بوسہ نہ دیتا۔ (متفق علیہ)

۲۴۷۴ / ۲۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُكِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِيْنَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس یعنی رکن یمانی کے ساتھ ستّر فرشتے مقرر کر دیئے گئے ہیں جو شخص کہے اے اللہ میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں اے رب ہمارے دے تو ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو آگ کے عذاب سے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۲۴۷۵ / ۳۰ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور اس کے درمیان کلام نہ کرے مگر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے اس سے دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور دس نیکیاں اس کے لئے لکھی جاتی ہیں اور دس درجات بلند کئے جاتے ہیں اور جو شخص طواف کرے اور کلام کرے وہ دریائے رحمت میں اپنے پاؤں کے ساتھ داخل ہوتا ہے۔

(روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۴۷۶ (۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الثَّقَفِیِّ اَنَّہٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّھُمَا غَادِیَانِ مِنْ مِّنًی اِلٰی عَرَفَةَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ یُھِلُّ مِنَّا الْمُھِلُّ فَلَا یُنْکَرُ عَلَیْہِ وَیُکَبِّرُ الْمُکَبِّرُ مِنَّا فَلَا یُنْکَرُ عَلَیْہِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

محمدؒ بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے کہا اس نے انسؓ بن مالک سے پوچھا جبکہ وہ دونوں صبح کے وقت منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے اس دن تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس طرح کیا کرتے تھے کہا ہم میں لبیک کہنے والا لبیک کہتا تھا اس کا انکار نہ کرتا تھا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا اس پر انکار نہ کیا جاتا تھا۔ (متفق علیہ)

۲۴۷۷ (۲) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ ھٰھُنَا وَمِنًی کُلُّھَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِیْ رِحَالِکُمْ وَوَقَفْتُ ھٰھُنَا وَعَرَفَةُ کُلُّھَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ ھٰھُنَا وَجَمْعٌ کُلُّھَا مَوْقِفٌ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس جگہ قربانی ذبح کی ہے اور منیٰ تمام نحر کی جگہ ہے پس اپنے ڈیروں میں نحر کرو "عرفات میں" میں نے اس جگہ وقوف کیا ہے اور عرفات سب کا سب موقف ہے "مزدلفہ میں" میں نے اس جگہ وقوف کیا ہے اور مزدلفہ سب کا سب موقف ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۴۷۸ (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ یَّوْمٍ اَکْثَرَ مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰہُ فِیْہِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَّوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّہٗ لَیَدْنُوْ ثُمَّ یُبَاھِیْ بِھِمُ الْمَلٰٓئِکَةَ فَیَقُوْلُ مَا اَرَادَ ھٰٓؤُلَآءِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں جس دن اللہ تعالیٰ آگ سے بہت زیادہ بندوں کو آزاد کرتا ہو عرفات کے دن سے اور اللہ تعالیٰ بندوں کے قریب ہوتا ہے پھر فرشتوں کے روبرو ان پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے یہ لوگ کیا ارادہ کرتے ہیں (روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۲۴۷۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَّہٗ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ بْنُ شَیْبَانَ قَالَ کُنَّا فِیْ مَوْقِفٍ لَّنَا بِعَرَفَۃَ یُبَاعِدُہٗ عَمْرٌو مِّنْ مَّوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْکُمْ یَقُوْلُ لَکُمْ قِفُوْا عَلٰی مَشَاعِرِکُمْ فَاِنَّکُمْ عَلٰی اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ (رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ)

عمرو رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بن صفوان اپنے ماموں سے روایت بیان کرتے ہیں جس کا نام یزید بن شیبان تھا کہا ہم عرفات میں امام کے موقف سے کچھ دور کھڑے تھے ہمارے پاس ابن مربع انصاری آئے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلچی ہوں آپ فرماتے تھے تم اپنی عبادت کی جگہ پر ٹھہرو تم اپنے باپ حضرت ابراہیم کی میراث پر ہو۔

(روایت کیا اس کو ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے)

۲۴۸۰ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ عَرَفَۃَ مَوْقِفٌ وَّکُلُّ مِنًی مَّنْحَرٌ وَّکُلُّ الْمُزْدَلِفَۃِ مَوْقِفٌ وَّکُلُّ فِجَاجِ مَکَّۃَ طَرِیْقٌ وَّمَنْحَرٌ۔ (رواہ ابوداود والدارمی)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفات کا پورا میدان موقف ہے منٰی پورا منحر ہے۔ مزدلفہ سارا موقف ہے مکہ کی سب راہیں راہ اور منحر ہیں۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور دارمی نے)

۲۴۸۱ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ ھَوْذَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ یَوْمَ عَرَفَۃَ عَلٰی بَعِیْرٍ قَائِمًا فِی الرِّکَابَیْنِ۔ (رواہ ابوداود)

خالد رضی اللہ عنہ بن ہوذہ سے روایت ہے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عرفات کے دن اونٹ پر رکابوں میں پاؤں ڈالے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے ہیں۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۴۸۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ

عمرو رضی اللہ عنہ بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دعا عرفات کے دن کی ہے اور بہترین کلمات جو میں نے

عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهٖ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔

اور پہلے انبیاء نے کہے ہیں یہ ہاں نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اس کے لئے ملک ہے اور اس کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور مالک نے طلحہؓ بن عبید اللہ سے لا شریک لہ تک اس روایت کو ذکر کیا ہے)

۲۴۸۳ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطٰنُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ أَصْغَرُ وَلَآ أَدْحَرُ وَلَآ أَحْقَرُ وَلَآ أَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ إِلَّا مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنَّهٗ قَدْ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ يَزَعُ الْمَلٰئِكَةَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ)

طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان عرفات کے دن سے بڑھ کر کسی دن بہت ذلیل راندہ حقیر اور بہت غصہ میں نہیں دیکھا گیا اور نہیں ہے یہ مگر اس لئے کہ وہ رحمت کا نزول اور اللہ تعالیٰ کا بڑے بڑے گناہوں کو معاف کر دینا دیکھتا ہے مگر وہ جو بدر کے دن دیکھا گیا اس نے حضرت جبریلؑ کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کی صفوں کو ترتیب دے رہے ہیں (روایت کیا اس کو مالک نے مرسل اور شرح السنہ میں مصابیح کے لفظوں کے ساتھ)

۲۴۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةَ فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا إِلٰى عِبَادِيْ أَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةُ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ

جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عرفہ کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتا ہے فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو وہ میرے پاس پراگندہ بال گرد آلود ہر دور کی راہ سے چلاتے ہوئے آئے ہیں میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا ہے پھر فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے رب فلاں شخص گناہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور فلاں مرد اور فلاں عورت گناہ کرتے ہیں اللہ

لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَّوْمٍ اَكْثَرُ عَتِيْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

عزوجل فرماتے ہیں میں نے ان کو معاف کر دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کے دن جس کثرت سے لوگ آزاد کئے جاتے ہیں کسی دوسرے دن آزاد نہیں کئے جاتے (روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۴۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَّمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ اَنْ يَّاْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہؓ سے روایت ہے قریش اور وہ لوگ جو دین میں ان کے تابع تھے مزدلفہ میں ٹھہر جاتے اور قریش نے اس کا نام حمس رکھا جاتا تھا دوسرے تمام عرب عرفہ میں جا کر ٹھہرتے جب اسلام آیا اللہ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ عرفات میں آئیں اور وہاں ٹھہریں پھر وہاں سے واپس لوٹیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے پھر تم لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۲۴۸۶ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَاُجِيْبَ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَاِنِّيْ اٰخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ اَيْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَاءَ فَاُجِيْبَ اِلٰى مَا سَاَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّ

عباسؓ بن مرداس سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کی بخشش کے لئے دعا کی آپؐ کی دعا قبول کر لی گئی فرمایا میں نے معاف کر دیا ہے سوائے بندوں کے حقوق کے میں ظالم سے مظلوم کا حق لوں گا حضرتؐ نے فرمایا اے پروردگار اگر تو چاہے مظلوم کو جنت دے دے اور ظالم کو معاف کر دے عرفہ کی شام کو یہ دعا قبول نہ کی گئی جب آپؐ نے مزدلفہ میں صبح کی آپؐ نے دوبارہ دعا کی آپؐ کی دعا قبول کر لی گئی کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسکرائے ابو بکرؓ اور عمرؓ نے کہا ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں اس

عُمَرُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا فَمَا الَّذِیْ اَضْحَكَكَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِیْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِیْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰی رَاْسِهٖ وَيَدْعُوْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِیْ مَا رَاَيْتُ مِنْ جَزَعِهٖ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِیُّ فِیْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ نَحْوَهٗ۔

وقت آپ ہنس کیوں رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا رکھے فرمایا اللہ کے دشمن ابلیس کو جس وقت پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کرلی ہے اور میری امت کو بخش دیا ہے اس نے مٹی پکڑ کر اپنے سر پر ڈالنا شروع کر دیا اور ویل اور ہلاکت پکارنا شروع کر دیا۔ اس کی اضطرابی دیکھ کر میں ہنس پڑا ہوں۔

روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔ بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

عرفات اور مزدلفہ سے واپسی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۴۸۷ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا اسامہؓ بن زید سے سوال کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت عرفات سے واپس آئے حجۃ الوداع میں کیسے چلتے فرمایا آپ جلد چلتے جہاں کشادہ جگہ آئی دوڑاتے۔ (متفق علیہ)

۲۴۸۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهٗ زَجْرًا شَدِيْدًا وَّضَرْبًا لِّلْاِبِلِ فَاَشَارَ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے واپس لوٹا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے سخت ڈانٹنا اور اونٹوں کو مارنا سنا ان کی طرف اپنے کوڑے کے ساتھ اشارہ

بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور فرمایا اے لوگو آرام سے چلو اونٹوں کو تیز دوڑانا نیکی نہیں ہے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۴۸۹/۳ وَعَنْهُ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہا اسامہ بن زید عرفہ سے مزدلفہ تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے تھے پھر مزدلفہ سے منیٰ تک آپؐ نے فضلؓ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا دونوں کا کہنا ہے کہ آپ جمرہ کو کنکر مارنے تک تلبیہ کہتے رہے۔ (متفق علیہ)

۲۴۹۰/۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کیا ہر ایک کے لئے الگ الگ اقامت کہی اور ان دونوں کے درمیان نفل نہیں پڑھے اور نہ ہی اُن کے بعد آپؐ نے نفل وغیرہ پڑھے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۴۹۱/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً إِلَّا لِمِيْقَاتِهَا إِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپؐ نے وقت پر نماز نہ پڑھی ہو مگر دو نمازیں مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھی اور اس روز صبح کی نماز وقت سے کچھ پہلے پڑھ لی۔ (متفق علیہ)

۲۴۹۲/۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ أَهْلِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا میں ان میں تھا جن کو آپؐ نے اپنے گھر کے ضعیف لوگوں میں مزدلفہ کی رات آگے بھیج دیا۔ (متفق علیہ)

۲۴۹۳/۷ وَعَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے وہ فضل

وَكَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَّهُوَ مِنْ مِّنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ آپؐ نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں کے لئے فرمایا جبکہ وہ واپس لوٹ رہے تھے سکینت کو لازم پکڑو آپؐ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے یہاں تک کہ آپؐ وادی محسر میں داخل ہوئے جو منیٰ کی ایک وادی ہے فرمایا کنکریاں مارنے کے لئے خذف کی کنکریاں اٹھاؤ جو جمرہ کو ماری جاتی ھیں اور کہا جمرہ کو مارنے تک آپؐ لبیک کہتے رہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۴۹۴/۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَّعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَّأَمَرَهُمْ أَنْ يَّرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا الرَّاجِدُ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي الصَّحِيحَيْنِ إِلَّا فِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيمٍ وَّتَاخِيرٍ

جابرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مزدلفہ واپس لوٹے آپؐ پر سکینت تھی اور لوگوں کو بھی تسکین کا حکم دیا وادی محسر میں آپؐ نے اونٹنی تیز دوڑائی اور ان کو حکم دیا کہ خذف کی کنکری کی مانند ماریں اور فرمایا شاید کہ میں اس کے بعد تم کو نہ دیکھ سکوں (میں نے صحیحین میں اس حدیث کو نہیں پایا جامع ترمذی میں تقدیم وتاخیر کے ساتھ یہ حدیث موجود ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۲۴۹۵/۹ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

محمدؒ بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا جاہلیت میں لوگ عرفات سے اس وقت واپس لوٹتے تھے جب سورج اس طرح ہوتا جیسا کہ ان کے سروں پر پگڑیاں ہیں سورج کے غروب ہونے سے پہلے وہ واپس آ جاتے اور مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے کے بعد آتے سورج ایسے معلوم ہوتا گویا ان کے چہروں میں پگڑیاں ہیں

حِيْنَ تَكُوْنُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَاِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالشِّرْكِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ خَطَبَنَا وَسَاقَهُ نَحْوَهُ۔

ہم عرفات سے سورج غروب ہونے کے بعد واپس آئیں گے اور مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی لوٹ آئیں گے ہمارا طریقہ مشرکوں اور بت پرستوں کے طریقہ کے مخالف ہے۔

(روایت کیا اس کو بیہقی نے اور کہا خطبنا اور ایسی ہی باقی حدیث بیان کی)

۲۴۹۶
۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا مزدلفہ کی رات ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالمطلب کی اولاد کے بہت سے لڑکوں کو گدھوں پر سوار منیٰ کی طرف آگے بھیج دیا آپؐ ہمارے زانوؤں پر مارتے تھے اور فرماتے اے بیٹو سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے)

۲۴۹۷
۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کو قربانی کی رات بھیج دیا اس نے صبح سے پہلے جمرہ کو کنکر مارے پھر وہ گئی اور طواف کیا اور اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تھے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۴۹۸
۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُلَبِّي الْمُقِيْمُ اَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا مقیم یا عمرہ کرنے والا حجر اسود کو بوسہ دینے تک لبیک کہے

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور اس نے کہا یہ روایت ابن عباسؓ پر موقوف کی گئی ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۴۹۹ / ۱۳ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ أَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْأَرْضَ حَتّٰى أَتٰى جَمْعًا (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

تیسری فصل

یعقوب رضی اللہ عنہ بن عاصم بن عروہ سے روایت ہے کہا اس نے شرید سے سنا وہ کہتا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے واپس لوٹا آپؐ کے دونوں قدم زمین پر نہیں لگے یہاں تک کہ آپؐ مزدلفہ آئے۔
(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۵۰۰ / ۱۴ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ كَيْفَ نَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ ذٰلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی جس سال حجاج نے ابن زبیر کو قتل کیا اس نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا عرفات کے دن ہم کس طرح ٹھہریں سالم نے کہا اگر تو سنت کا ارادہ کرتا ہے عرفہ کے دن نماز جلد پڑھ لے عبداللہ ابن عمر نے کہا اس نے سچ کہا سنت طریقہ ادا کرنے کے لئے صحابہ ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے تھے میں نے سالم سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے سالم نے کہا اس بارہ میں صحابہ آپؐ کے طریقہ کی پیروی کرتے تھے۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

منیٰ میں کنکریاں مارنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

۲۵۰۱ / ۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّيْ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا قربانی کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ اونٹنی پر سوار کنکریاں مارتے تھے اور فرماتے تھے افعال حج

لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ هٰذِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سیکھ لو شاید کہ میں اس سال کے بعد حج نہ کروں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۲۵۰۲ (۲) وَعَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَمَی الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (جابرؓ) سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ خذف کی کنکریوں کی مانند جمرہ پر مارتے تھے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۲۵۰۳ (۳) وَعَنْهُ قَالَ رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ یَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی وَّاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

اسی (جابرؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکر مارے جمرہ پر قربانی کے دن کے بعد سورج ڈھلنے کے بعد کنکر مارتے تھے۔ (متفق علیہ)

۲۵۰۴ (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ انْتَهٰی اِلَی الْجَمْرَةِ الْکُبْرٰی فَجَعَلَ الْبَیْتَ عَنْ یَّسَارِهٖ وَمِنًی عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَرَمٰی بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُّکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا رَمَی الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ جمری کبریٰ کے پاس آیا بیت اللہ اپنی بائیں جانب کیا اور منیٰ اپنی دائیں جانب پھر سات کنکریاں ماریں ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر فرمایا اس طرح اس ذاتِ گرامی نے کنکر مارے تھے جس پر سورۃ بقرہ اتاری گئی۔ (متفق علیہ)

۲۵۰۵ (۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَّرَمْیُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَّالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَّالطَّوَافُ تَوٌّ وَّاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا استنجا کرنا طاق ہے کنکریاں مارنا طاق ہیں صفا مروہ کے درمیان دوڑنا طاق ہے۔ طواف طاق ہے جب تم میں سے کوئی استنجا کے لئے ڈھیلے لے طاق لے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۲۵۰۶ (۶) عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قدامہؓ بن عبداللہ بن عمار سے روایت ہے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا قربانی کے دن اپنی

يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَّلَا طَرْدٌ وَّلَيْسَ قِيْلَ اِلَيْكَ اِلَيْكَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

صہباء اونٹنی پر سوار ہو کر کنکریاں مارتے تھے نہ اس جگہ مارنا تھا نہ ہانکنا نہ یہ کہا جاتا تھا ایک طرف ہو ایک طرف ہو۔ روایت کیا اس کو شافعی، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے۔

۲۵۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

عائشہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جمروں کو مارنا اور صفا مروہ کے درمیان دوڑنا اللہ کا ذکر قائم کرنے کے لئے مشروع ہے۔

روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۰۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ)

اسی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہا ہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہم منیٰ میں آپ کے لئے کوئی عمارت نہ بنائیں کہ آپ کو سایہ کریں فرمایا نہیں منیٰ اس شخص کے لئے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو وہاں جلد پہنچ جائے۔ روایت کیا اس کو ترمذی ابن ماجہ دارمی نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۵۰۹ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهٗ وَ يَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوا اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

نافع رضی سے روایت ہے کہا ابن عمرؓ پہلے دو جمروں کے پاس لمبا عرصہ ٹھہرتے اور اللہ اکبر کہتے سبحان اللہ الحمدللہ کہتے اور دعا کرتے جمرہ عقبیٰ کے پاس نہ ٹھہرتے۔
روایت کیا اس کو مالک نے۔

بَابُ الْهَدْيِ

ہدی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۵۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا ذوالحلیفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اپنی اونٹنی منگوائی اس کے دائیں کوہان کے کنارے پر زخم کیا اس کا خون پونچھ ڈالا دو جوتیوں کا ہار اس کے گلے میں ڈالا پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب وہ آپ کو بیداء میں اٹھا لائی آپ نے حج کی لبیک کہی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)۔

۲۵۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً اِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا ایک مرتبہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی طرف بکریاں بھیجیں ان کے گلے میں ہار ڈالا۔ (متفق علیہ)

۲۵۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن حضرت عائشہؓ کے لئے گائے ذبح کی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۵۱۳ وَعَنْهُ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَائِهٖ بَقَرَةً فِيْ حَجَّتِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (جابرؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے اپنے حج میں گائے ذبح کی (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۵۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا وَاَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ اُحِلَّ لَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے لئے میں نے اپنے ہاتھ سے ہار بٹے پھر آپ نے ان کے گلوں میں ڈالے ان کو زخمی کیا اور ان کو ہدی بنا کر مکہ کی طرف بھیجا آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی جو آپ کے لئے حلال کی گئی تھی۔ (متفق علیہ)

۲۵۱۵/۶ وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہا میں نے اونٹوں کے ہار رُوئی سے بٹے تھے پھر آپؐ نے میرے والد کے ساتھ ان کو بھیجا۔ (متفق علیہ)

۲۵۱۶/۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا وہ اُونٹ ہانکتا تھا آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہوجا اس نے کہا یہ ہدی ہے آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہوجا اس نے کہا یہ ہدی ہے دوسری یا تیسری مرتبہ آپؐ نے فرمایا سوار ہوجا تیرے لئے خرابی ہو۔ (متفق علیہ)

۲۵۱۷/۸ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوزبیرؓ سے روایت ہے کہا میں نے جابرؓ بن عبداللہ سے سوال کیا کہ ہدی پر سواری کی جاسکتی ہے اس نے کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے جب تو اس کی طرف مجبور ہوجائے اس پر سوار ہوجا یہاں تک کہ تجھ کو سواری مل جائے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۵۱۸/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَّرَهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ سولہ اونٹ بھیجے اور اُس کو اُن کا امیر مقرر کیا اس نے کہا اے اللہ کے رسُولؐ اگر اونٹ چل نہ سکے تو میں کیا کروں فرمایا اس کو ذبح کر دے اس کے خون میں اس کی جوتیاں رنگ کر اس کی کوہان کے کنارے پر رکھ دے اور تو اور تیرے ساتھیوں میں سے کوئی اُس سے نہ کھائے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۵۱۹/۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ

جابرؓ سے روایت ہے کہا ہم نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال گائے سات کی

اَلْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

طرف سے اونٹ سات کی طرف سے ذبح کیا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۵۲۰ (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهٗ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے وُہ ایک آدمی کے پاس آیا جس نے اپنے اونٹ کو بٹھایا ہوا ہے اور اُسے ذبح کرتا ہے کہا اس کو اٹھا اور پاؤں باندھ کر ذبح کر جو کہ محمّد صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنّت ہے۔ (متفق علیہ)

۲۵۲۱ (۱۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علیؓ سے روایت ہے کہا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں آپؐ کے اونٹوں کی خبر گیری کروں اور ان کے گوشت اُن کی کھالیں اور ان کی جھولیں صدقہ کر دوں اور قصاب کو اُن سے کچھ نہ دوں اور فرمایا اس کو ہم اپنے پاس سے دیں گے۔ (متفق علیہ)

۲۵۲۲ (۱۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَاْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ سے روایت ہے کہا ہم تین دن سے زائد اونٹوں کا گوشت نہیں کھاتے تھے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو رخصت دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ کرو ہم نے کھایا اور توشہ کیا۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۲۵۲۳ (۱۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ هَدَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِاَبِيْ جَهْلٍ فِيْ رَاْسِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَّغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال ابوجہل کا اونٹ ہدایا میں بھیجا اس کی ناک میں چاندی کی نتھنی تھی ایک روایت میں ہے سونے کی تھی اس کے سبب مشرکوں کو غصہ میں ڈالتے تھے۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۵۲۴/۱۵ وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطَبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْنَهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةَ الْاَسْلَمِيِّ)

ناجیہ خزاعی سے روایت ہے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اگر اونٹ ہلاکت کے قریب پہنچ جائیں میں کیا کروں فرمایا اس کو ذبح کر پھر اس کی جوتیاں اس کے خون میں ڈبو دے پھر لوگوں کے درمیان اُن کو چھوڑ دے وہ اس کو کھا لیں گے۔ (روایت کیا اس کو مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا ابوداؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے)

۲۵۲۵/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَّهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ قَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَذُكِرَ حَدِيْثَا ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ فِيْ بَابِ الْاُضْحِيَّةِ)

عبداللہ بن قرطؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے بڑا دن قربانی کا دن ہے اس کے بعد قرّ کا دن ہے ثور نے کہا وہ قربانی کا دوسرا دن ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پانچ یا چھ اونٹ کئے گئے وہ اونٹ آپ کے نزدیک ہوتے تھے کہ کس کو ان میں سے پہلے ذبح کریں راوی نے کہا جب ان کے پہلو زمین پر گرے آپؐ نے آہستہ سے ایک بات کہی جس کو میں سمجھ نہ سکا میں نے کہا آپؐ نے کیا فرمایا اس نے کہا آپؐ نے فرمایا جو چاہے کاٹ کر لے جائے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤدؒ نے ابن عباسؓ اور جابرؓ کی دو حدیثیں باب الاضحیہ میں ذکر کی جا چکی ہیں)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۵۲۶/۱۷ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَّفِيْ بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ

سلمہؓ بن اکوع سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص قربانی کرے تین دن کے بعد اس کے گھر میں اس میں سے کوئی چیز نہ ہو جب آئندہ سال ہوا صحابہؓ نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ ہم

الْمُقْبِلَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گذشتہ سال کی طرح کریں فرمایا کھاؤ کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اس لئے کہ گذشتہ سال لوگوں میں محنت اور مشقت تھی میں نے ارادہ کیا کہ تم ان کی اس میں مدد کرو۔

(متفق علیہ)

۲۵۲۷/۱۸ وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَاْكُلُوْا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاتَّجِرُوْا اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

نبیشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے تم کو اس بات سے منع کیا تھا کہ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھاؤ تاکہ تم میں وسعت ہو جائے۔ اب اللہ تعالےٰ وسعت لے آیا ہے کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یہ دن کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے ہیں۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

بَابُ الْحَلْقِ

سر منڈانے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۵۲۸/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپؐ کے صحابہؓ میں سے اکثر نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا اور بعض صحابہؓ نے اپنے بال کٹوائے۔

(متفق علیہ)

۲۵۲۹/۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ اِنِّيْ قَصَّرْتُ مِنْ رَّاْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا حضرت معاویہؓ نے مجھ سے کہا کہ مروہ کے پاس پیکان تیر کے ساتھ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال کاٹے۔

(متفق علیہ)

۲۵۳۰/۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سر منڈانے والوں کے لئے

اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دعا کی اور فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہؓ نے کہا اور بال کٹوانے والوں کے لئے بھی دعا کیجئے فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما انہوں نے کہا بال کٹانے والوں کے لئے بھی دعا کیجئے فرمایا بال کٹانیوالوں پر بھی رحم فرما۔ (متفق علیہ)

۲۵۳۱/۴ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلٰثًا وَّلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یحییٰ بن حصینؒ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے والوں کیلئے تین بار دعا کی اور بال کٹانے والوں کے لئے ایک بار دُعا کی۔

روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۲۵۳۲/۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَّنَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ آئے اور جمرہ کے پاس آئے اس پر کنکر مارے پھر منیٰ میں اپنے مکان میں آئے اپنی ہدی ذبح کیں۔ پھر سر مونڈنے والے کو بلایا، اپنے سر کا دایاں حصّہ آگے کیا اس نے دائیں حصّہ کو مونڈا پھر ابو طلحہ انصاری کو بلایا اس کو وہ بال دے دیئے پھر بایاں حصّہ آگے کیا فرمایا اس کو مونڈ دو، اس نے بائیں حصّہ کو مونڈا وہ بال بھی ابو طلحہ کو دے دیئے اور فرمایا اس کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔

(متفق علیہ)

۲۵۳۳/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا میں احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا کرتی تھی اس میں کستوری ہوتی۔

(متفق علیہ)

۲۵۳۴/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ يَوْمَ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن طواف افاضہ کیا پھر واپس لوٹے اور منیٰ میں ظہر

يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی نماز پڑھی۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۲۵۳۵/۸ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ عورت اپنا سر منڈائے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۲۵۳۶/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَآءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَآءِ التَّقْصِيْرُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ۔ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں پر سر منڈانا لازم نہیں ہے عورتوں پر بالوں کا کٹانا ہے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور دارمی نے) اور یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابٌ

باب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۵۳۷/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهٗ فَجَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَقٌ

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں لوگوں کے لئے منیٰ میں کھڑے ہوئے لوگ آپؐ سے سوال کرتے تھے ایک آدمی آیا اس نے کہا مجھے پتہ نہ چل سکا میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے آپؐ نے فرمایا ذبح کر کوئی حرج نہیں ہے ایک دوسرا آدمی آیا اس نے کہا میں نہ جان سکا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے آپؐ نے فرمایا اب کنکریاں مار اور کوئی گناہ نہیں ہے اس روز آپؐ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا گیا جو پہلے کر لیگئی یا بعد میں آپؐ فرماتے کر لے اور کوئی حرج نہیں ہے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت

عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔

میں ہے ایک آدمی آیا اس نے کہا میں نے کنکر مارنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے آپؐ نے فرمایا اب کنکر مار لے اور کوئی حرج نہیں ہے ایک دوسرا آدمی آیا اس نے کہا کنکر مارنے سے پہلے میں نے طواف افاضہ کر لیا ہے فرمایا اب کنکر مار لے اور کوئی حرج نہیں۔

۲۵۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن منیٰ میں سوال کئے جاتے آپؐ فرماتے کوئی گناہ نہیں ہے ایک آدمی نے کہا میں نے شام ہونے کے بعد کنکر مارے ہیں آپؐ نے فرمایا کوئی گناہ نہیں ہے (روایت کیا اس کو بخاری کو)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۲۵۳۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علیؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی آیا اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ میں نے سر منڈانے سے پہلے طواف افاضہ کر لیا ہے فرمایا سر منڈا لے یا بال کٹوا لے اور کوئی گناہ نہیں ایک دوسرا آدمی آیا اس نے کہا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے فرمایا کنکر مار کوئی گناہ نہیں ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۵۴۰ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُولُ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ

اسامہؓ بن شریک سے روایت ہے کہا میں حج کرنے کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا لوگ آپؐ کے پاس آتے کوئی آکر کہتا اے اللہ کے رسولؐ میں نے طواف سے پہلے سعی کر لی ہے یا میں نے کوئی چیز پہلے کر لی ہے یا بعد میں کر لی ہے آپؐ فرماتے کوئی گناہ نہیں ہے لیکن جس شخص نے مسلمان آدمی کی آبروریزی کی اس نے گناہ کیا

ظَالِمٌ فَذَالِكَ الَّذِیْ حَرَجَ وَهَلَكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

اور وہ ہلاک ہو گیا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْيِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّوْدِيْعِ

نحر کے دن خطبہ دینے ایام تشریق میں کنکریاں پھینکنے اور طواف وداع کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۵۴۱ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَيْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَیُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَ

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا فرمایا زمانہ اس حالت کی طرف گھوم چکا ہے جس روز اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا سال بارہ مہینوں کا ہے ان میں چار مہینے حرمت والے ہیں تین پے در پے، ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم چوتھا مہینہ مضر کا وہ رجب ہے جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ خاموش ہو گئے ہم نے خیال کیا شاید آپ کوئی اور نام لیں گے آپ نے فرمایا یہ ذوالحجہ نہیں ہے ہم نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا آپ اس کے نام کے علاوہ کوئی اور نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ بلدہ (مکہ) نہیں ہے ہم نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا یہ کون سا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے سکوت فرمایا ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام لیں گے آپ نے فرمایا یہ نحر کا

أَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دن نہیں ہے ہم نے کہا کیوں نہیں فرمایا تمہارے خون تمہارے مال تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت ہے اس شہر کی حرمت ہے اس مہینہ کی حرمت ہے تم اپنے رب کو ملوگے وہ تم سے تمہارے اعمال پوچھے گا خبردار میرے بعد گمراہ ہوکر ایک دوسرے کی گردنیں نہ کاٹنا۔ آگاہ رہو کیا میں نے پہنچا دیا صحابہؓ نے کہا ہاں فرمایا اے اللہ گواہ رہ حاضر غائب کو پہنچا دے بعض پہنچائے گئے سننے والے سے زیادہ یاد رکھتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۲۵۴۲ وَعَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتٰى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمٰى إِمَامُكَ فَارْمِهْ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

وبرہؓ سے روایت ہے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سوال کیا میں جمروں کو کس وقت کنکر ماروں اس نے کہا جب تیرا امام مارے تو بھی مار میں نے اس سے دوبارہ یہی سوال کیا اس نے کہا ہم انتظار کرتے تھے جس وقت سورج ڈھلتا ہم کنکر مارتے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

۲۵۴۳ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيلًا يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْمُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْلُ هٰكَذَا

سالمؒ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہا ابن عمرؓ نزدیک والے جمرہ کو سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھتے یہاں تک کہ نرم زمین پر آجاتے قبلہ کی طرف منہ کرتے اور دیر تک کھڑے رہتے اپنے ہاتھ اٹھاتے دعا کرتے پھر درمیانی جمرہ کو سات کنکر مارتے جب کنکری مارتے اللہ اکبر کہتے پھر بائیں جانب چلتے اور نرم زمین میں پہنچ کر قبلہ کی طرف منہ کرکے پھر دعا کرتے اور ہاتھ اٹھاتے دیر تک کھڑے رہتے پھر بطن وادی سے جمرۃ ذات عقبہ کو سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے پھر واپس آتے اور کہتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ اسی طرح کرتے تھے۔

رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۵۴۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْتَ بِمَکَّۃَ لَیَالِیَ مِنًی مِّنْ اَجْلِ سِقَایَتِہٖ فَاَذِنَ لَہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا عباسؓ بن عبدالمطلب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں مکہ قیام کرنے کی اجازت طلب کی کیونکہ سقایت (زمزم پلانا) ان کے ذمہ تھی آپؐ نے ان کو اجازت دے دی۔

(متفق علیہ)

۲۵۴۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَی السِّقَایَۃِ فَاسْتَسْقٰی فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَا فَضْلُ اذْھَبْ اِلٰی اُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِھَا فَقَالَ اسْقِنِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھُمْ یَجْعَلُوْنَ اَیْدِیَھُمْ فِیْہِ قَالَ اسْقِنِیْ فَشَرِبَ مِنْہُ ثُمَّ اَتٰی زَمْزَمَ وَھُمْ یَسْقُوْنَ وَیَعْمَلُوْنَ فِیْھَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّکُمْ عَلٰی عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰی اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰی ھٰذِہٖ وَاَشَارَ اِلٰی عَاتِقِہٖ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبیل زمزم کے پاس آئے اور پانی مانگا عباسؓ نے کہا فضل جاؤ اپنی ماں کے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی لاؤ آپؐ نے فرمایا مجھے پانی پلاؤ اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ صلے اللہ علیہ وسلم لوگ اپنے ہاتھ وغیرہ اس میں ڈال دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا مجھ کو پانی پلاؤ آپؐ نے اس سے پانی پیا پھر زمزم کنوئیں کے پاس آئے دیکھا کہ لوگ پانی پلا رہے ہیں اور اس میں محنت کر رہے ہیں آپؐ نے فرمایا کام کئے جاؤ تم نیک کام کر رہے ہو پھر فرمایا اگر اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ تم پر غلبہ کیا جائے گا میں اترتا اور اس پر رسی رکھتا یہ کہہ کر آپؐ نے کندھے کی طرف اشارہ کیا (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۵۴۶ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَۃً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَکِبَ اِلَی الْبَیْتِ فَطَافَ بِہٖ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی پھر کچھ تھوڑا سا محصب میں سوئے پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہوئے اور طواف کیا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۵۴۷ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ

عبدالعزیزؒ بن رفیع سے روایت ہے کہا میں نے

قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے پوچھا مجھے ایک ایسی بات بتلاؤ جو آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھی ہو کہ آپ نے ترویہ کے دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی اُس نے کہا منیٰ میں میں نے کہا نفر کے دن عصر کی نماز آپ نے کہاں پڑھی تھی اُس نے کہا ابطح میں پھر کہا جس طرح تیرے امیر کریں اسی طرح تو کر۔ (متفق علیہ)

۲۵۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا ابطح میں اترنا آپ کی سنت نہیں ہے بلکہ آپ اس لئے وہاں اترے تھے کہ جس وقت آپ نکلیں آپ کے نکلنے کے لئے یہ بات بہت آسان تھی۔ (متفق علیہ)

۲۵۴۹ وَعَنْهَا قَالَتْ أَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي وَانْتَظَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ فَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ هٰذَا الْحَدِيثُ مَا وَجَدْتُّهُ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيرٍ فِي آخِرِهِ۔

اسی (عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہا میں نے تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھا میں مکہ میں داخل ہوئی میں نے عمرہ ادا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابطح میں میرا انتظار کر رہے تھے میں جس وقت فارغ ہوئی آپ نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا آپ نکلے اور صبح کی نماز سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا پھر مدینہ کی طرف نکلے (اس حدیث کو میں نے شیخین کی روایت سے نہیں پایا بلکہ ابو داؤد کی روایت میں معمولی اختلاف کے ساتھ یہ روایت موجود ہے)

۲۵۵۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ حج سے فارغ ہو کر ہر طرف چل پڑتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص نہ نکلے یہاں تک کہ اس کا آخر وقت خانہ کعبہ کے ساتھ ہو مگر آپ نے حیض والی عورت سے تخفیف کر

بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دی اور اس کو بغیر طواف کے رخصت ہو جانے کی اجازت دی۔ (متفق علیہ)

۲۵۵۱
۱۱
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا نفر کی رات حضرت صفیہؓ حائضہ ہو گئیں اور کہنے لگیں میرا خیال ہے کہ میں تم کو جانے سے روکنے والی ہوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس کو ھلاک اور زخمی کرے کیا اس نے قربانی کے دن طواف کر لیا تھا کہا گیا ہاں فرمایا پس چل۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۲۵۵۲
۱۲
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى نَفْسِهٖ اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

عمروؓ بن احوص سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ حجۃ الوداع میں فرما رہے تھے یہ کون سا دن ہے صحابہؓ نے کہا حج اکبر کا دن ہے آپؐ نے فرمایا تمہارے خون تمہارے اموال اور تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت ہے اس شہر کی حرمت ہے خبردار کوئی شخص اپنی جان پر ظلم نہ کرے باپ اپنے بیٹے پر ظلم نہ کرے بیٹا اپنے والد پر ظلم نہ کرے خبردار شیطان اس بات سے ناامید ہو چکا ہے کہ تمہارے اس شہر میں کبھی اس کی عبادت کی جائے گی لیکن ایسے عملوں میں اس کی اطاعت ہو گی جن کو تم حقیر سمجھتے ہو وہ اسی پر راضی ہو جائے گا۔ (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور اس نے اس کو صحیح کہا ہے)

۲۵۵۳
۱۳
وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِيْنَ ارْتَفَعَ

رافعؓ بن عمر مزنی سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں دیکھا آپؐ اپنی سرخ خچر پر سوار ہو کر چاشت کے وقت لوگوں کو خطبہ دے

الضُّحٰی عَلٰی بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَعَلِیٌّ يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَّقَاعِدٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

رہے ہیں حضرت علیؓ آپ کی طرف سے تعبیر کر رہے ہیں۔ بعض لوگ کھڑے تھے اور بعض بیٹھے ہوئے تھے (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۵۵۴/۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَى اللَّيْلِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن طواف زیارت کو رات تک مؤخر کیا (روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے)

۲۵۵۵/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ اَفَاضَ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت کے سات چکروں میں رمل نہیں کیا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے)

۲۵۵۶/۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمٰی اَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ وَّفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی جمرہ عقبیٰ کو کنکر مار لے اس پر عورتوں کے سوا ہر چیز حلال ہو گئی (روایت کیا اس کو شرح السنہ میں اور کہا اس کی سند ضعیف ہے احمد اور نسائی کی ایک روایت میں ابن عباسؓ سے ہے آپ نے فرمایا جب جمرہ کو کنکریاں مار لے عورتوں کے سوا سب چیزیں اس کیلئے حلال ہو گئیں۔

۲۵۵۷/۱۷ وَعَنْهَا قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَّيَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ

اسی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نحر کے آخری دن جس وقت ظہر کی نماز پڑھی طواف زیارت کیا پھر آپ منیٰ واپس آگئے وہاں ایام تشریق کی راتیں ٹھہرے جب سورج ڈھلتا جمرہ کو کنکریاں مارتے ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس ٹھہرتے اور لمبا قیام کرتے اور نہایت زاری کرتے

الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا۔ (رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ)

تیسرے جمرہ کو کنکریاں مار کر اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۵۵۸/۱۸ وَعَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوهُ فِي أَحَدِهِمَا۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ)

ابو بداح بن عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں رات بسر نہ کرنے کی اونٹوں کے چرواہوں کو اجازت دی ہے کہ وہ نحر کے دن کنکریاں مار لیں پھر نحر کے دن کے بعد دو دنوں کی کنکریاں ایک دن مار لیں (روایت کیا اس کو مالک ترمذی اور نسائی نے ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے)

بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

ممنوعاتِ احرام کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

۲۵۵۹/۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا محرم کون سے کپڑے پہنے فرمایا قمیص نہ پہنو پگڑیاں نہ باندھو نہ ہی شلواریں پہنو بارانیاں نہ اوڑھو اور نہ ہی موزے پہنو مگر جس شخص کے پاس جوتی نہ ہو وہ موزے پہن لے اور ٹخنوں کے نیچے سے ان کو کاٹ ڈالے وہ کپڑے بھی نہ پہنو جن کو زعفران اور ورس لگی ہوئی ہو۔ (متفق علیہ) بخاری نے زیادہ کیا ہے کہ احرام والی عورت نقاب نہ اوڑھے اور نہ دستانے پہنے۔

۲۵۶۰/۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَإِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيْلَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جبکہ آپؐ خطبہ دے رہے تھے جب محرم جوتی نہ پائے موزے پہن لے اور جب تہبند نہ پائے پاجامہ پہن لے۔ (متفق علیہ)

۲۵۶۱ / ۳ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهٖ عَلَيَّ فَقَالَ أَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یعلیٰ بن امیہؓ سے روایت ہے کہا ہم جعرانہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپؐ کے پاس ایک اعرابی آیا اس نے کرتا پہنا ہوا تھا اور خلوق سے لتھڑا ہوا تھا اس نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور یہ مجھ پر ہے آپؐ نے فرمایا تجھ پر جو خوشبو ہے اس کو تین مرتبہ دھو ڈال اور کرتا اتار دے پھر جس طرح تو حج میں کرتا ہے اسی طرح عمرہ میں کر۔ (متفق علیہ)

۲۵۶۲ / ۴ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ خود نکاح کرے نہ کسی دوسرے کا کرے نہ منگنی کرے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۵۶۳ / ۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہؓ سے شادی کی جبکہ آپؐ محرم تھے۔ (متفق علیہ)

۲۵۶۴ / ۶ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أُخْتِ مَيْمُوْنَةَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْأَكْثَرُوْنَ عَلٰى أَنَّهٗ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ

یزیدؓ بن اصم جو میمونہؓ کا بھانجہ ہے میمونہؓ سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے شادی کی جبکہ وہ حلال تھے روایت کیا اس کو مسلم نے شیخ امام محی السنہ رحمہ اللہ نے کہا اکثر علماء کا کہنا ہے کہ آپؐ نے جب میمونہؓ سے شادی کی آپؐ حلال تھے لیکن شادی کا معاملہ اس وقت ظاہر ہوا جبکہ آپؐ محرم تھے پھر اس سے ہم بستر ہوئے جبکہ آپؐ

حَلَالٌ بِسَرِفَ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ۔

بغیر احرام کے تھے کہ کے راستہ میں سرف مقام پہ۔ (متفق علیہ)

۲۵۶۵/۷ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْسِلُ رَاْسَہٗ وَ ھُوَ مُحْرِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں اپنے سر کو دھو لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

۲۵۶۶/۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ ھُوَ مُحْرِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں سینگی لگوائی (متفق علیہ)

۲۵۶۷/۹ وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ اِذَا اشْتَکٰی عَیْنَیْہِ وَھُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَھُمَا بِالصَّبِرِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

عثمانؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب آدمی کی آنکھیں دکھیں اور وہ محرم ہو ان کو ایلوے کے ساتھ لیپ کریں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۵۶۸/۱۰ وَعَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ رَاَیْتُ اُسَامَۃَ وَبِلَالًا وَّ اَحَدُھُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَہٗ یَسْتُرُہٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ام الحصینؓ سے روایت ہے کہا میں نے اسامہ اور بلال کو دیکھا ان میں سے ایک نے رسول اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی نکیل پکڑی ہوتی ہے اور دوسرے نے کپڑا اٹھایا ہوا ہے گرمی سے بچنے کی خاطر آپؐ پر سایہ کیا ہوا ہے یہاں تک کہ آپؐ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۵۶۹/۱۱ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِہٖ وَھُوَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ مَکَّۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَّھُوَ یُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَّالْقُمَّلُ تَتَھَافَتُ عَلٰی وَجْھِہٖ فَقَالَ اَتُؤْذِیْکَ ھَوَامُّکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَکَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَیْنَ سِتَّۃِ مَسَاکِیْنَ وَ الْفَرَقُ ثَلٰثَۃُ اٰصُعٍ اَوْصُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اَوِانْسُکْ نَسِیْکَۃً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

کعبؓ بن عجرہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گذرے جبکہ وہ حدیبیہ میں تھا مکہ میں داخل ہونے سے پہلے وہ محرم تھا اور ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں اس کے چہرہ پر گر رہی تھیں آپؐ نے فرمایا تیری جوئیں تجھ کو ایذائیں دے رہی ہیں اس نے کہا ہاں فرمایا اپنا سر منڈا لے اور چھ مسکینوں کو ایک فرق کھانا کھلا فرق ایک پیمانہ ہے جو تین صاع کا ہے یا تین روزے رکھ لے یا ایک جانور ذبح کر۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

۲۵۷۰
۱۲
عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَی النِّسَاءَ فِیْ اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَیْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّیَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّیَابِ مُعَصْفَرًا اَوْخَزًّا اَوْحُلِیًّا اَوْ سَرَاوِیْلَ اَوْ قَمِیْصٍ اَوْ خُفٍّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ احرام کی حالت میں عورتوں کو دستانے پہننے اور نقاب ڈالنے سے منع کرتے تھے اور ایسے کپڑے پہننے سے منع کرتے تھے جن کو زعفران اور ورس لگی ہو اس کے بعد جس رنگ کے چاہے کپڑے پہن لے کسنبے رنگ کے یا خز ہو یا زیور یا پاجامہ یا قمیض یا موزے۔

روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۲۵۷۱
۱۳
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ الرُّکْبَانُ یَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا جَازُوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدٰنَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَّاْسِهَا عَلٰی وَجْهِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا کَشَفْنَاهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا قافلے ہمارے پاس سے گذرتے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوتیں جب قافلے ہمارے پاس سے گذرتے ہم میں سے ہر ایک اپنی چادر اپنے سر سے چہرہ پر ڈال لیتی جب وہ گذر جاتے ہم اپنے چہرے کھول دیتیں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور ابن ماجہ کے لئے ہے اس کا معنیٰ۔

۲۵۷۲
۱۴
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدَّهِنُ بِالزَّیْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَیْرَ الْمُقَتَّتِ یَعْنِیْ غَیْرَ الْمُطَیَّبِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیل لگایا کرتے تھے اور آپؐ محرم ہوتے اس میں خوشبو نہ ہوتی تھی۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۵۷۳
۱۵
عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ اَلْقِ عَلَیَّ ثَوْبًا یَا نَافِعُ فَاَلْقَیْتُ عَلَیْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِیْ عَلَیَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

نافعؓ سے روایت ہے کہا ابن عمرؓ کو ایک مرتبہ سردی لگی مجھے کہا مجھ پر کپڑا ڈالو میں نے ان پر بارانی ڈال دی فرمایا تو مجھ پر یہ ڈال رہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ محرم اس کو نہ پہنے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۵۷۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِّنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فِيْ وَسَطِ رَأْسِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبداللہؓ بن مالک بن بحینہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستہ میں لحی جمل مکان میں اپنے سر کے درمیان سینگی لگوائی اور آپؐ محرم تھے۔ (متفق علیہ)

۲۵۷۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَّجَعٍ كَانَ بِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پشت قدم پر تکلیف کی وجہ سے سینگی لگوائی آپؐ محرم تھے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۵۷۶ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَّبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَّكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

ابورافعؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے شادی کی آپؐ حلال تھے اور اس سے ہمبستر ہوئے آپؐ حلال تھے میں ان کے درمیان قاصد تھا (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے)

بَابُ الْمُحْرِمِ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ

محرم کو شکار کرنے کی ممانعت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۵۷۷ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صعبؓ بن جثامہ سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گورخر بطور ہدیہ کے پیش کیا آپؐ اس وقت ابواء یا ودان میں تھے آپؐ نے اس کو واپس لوٹا دیا جب اس کے چہرہ پر ناراضگی کے آثار دیکھے فرمایا ہم نے اس لئے لوٹا دیا ہے کہ ہم محرم ہیں۔ (متفق علیہ)

۲۵۷۸ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِہٖ وَھُمْ مُّحْرِمُوْنَ وَ ھُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَوْا حِمَارًا وَّحْشِیًّا قَبْلَ اَنْ یَّرَاہُ فَلَمَّا رَاَوْہُ تَرَکُوْہُ حَتّٰی رَاٰہُ اَبُوْ قَتَادَۃَ فَرَکِبَ فَرَسًا لَّہٗ فَسَاَلَھُمْ اَنْ یُّنَاوِلُوْہُ سَوْطَہٗ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَہٗ فَحَمَلَ عَلَیْہِ فَعَقَرَہٗ ثُمَّ اَکَلَ فَاَکَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَکُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْہُ قَالَ ھَلْ مَعَکُمْ مِّنْہُ شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُہٗ فَاَخَذَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمِنْکُمْ اَحَدٌ اَمَرَہٗ اَنْ یَّحْمِلَ عَلَیْھَا اَوْ اَشَارَ اِلَیْھَا قَالُوْا لَا قَالَ فَکُلُوْا مَا بَقِیَ مِنْ لَّحْمِھَا۔

ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا پس وہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گیا وہ محرم تھے اور ابو قتادہ غیر محرم تھا انہوں نے ایک گورخر دیکھا اس سے پہلے کہ وہ اُسے دیکھے جب انہوں نے اُسے دیکھا اس کو چھوڑا یہاں تک کہ ابو قتادہ نے اس کو دیکھ لیا وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا ان سے کہا مجھے کوڑا پکڑاؤ انہوں نے انکار کر دیا اس نے خود کوڑا پکڑا اس پر حملہ کر دیا اس کو زخمی کر دیا پھر اس نے کھایا اور اس کے ساتھیوں نے بھی کھایا پھر وہ اس پر نادم ہوئے جب وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ملے آپؐ سے انہوں نے پوچھا آپؐ نے فرمایا تمہارے پاس اس سے کچھ ہے انہوں نے کہا اس کا پاؤں ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے پکڑا اور اس کو کھایا (متفق علیہ) ان دونوں کی ایک روایت میں ہے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپؐ نے فرمایا تم میں سے کسی نے اس پر حملہ کرنے کا حکم کیا تھا یا کسی نے اس کی طرف اشارہ کیا تھا انہوں نے کہا نہیں آپؐ نے فرمایا اس کا باقی گوشت کھاؤ۔

۲۵۷۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَّا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ قَتَلَھُنَّ فِی الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ اَلْفَارَۃُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابن عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں پانچ جانور ہیں ان کو احرام اور حرم میں جو مار ڈالے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے وہ یہ ہیں چوہا۔ کوّا۔ چیل۔ بچھو اور باؤلا کتا۔

(متفق علیہ)

۲۵۸۰ وَعَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَیَّۃُ وَ

عائشہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا پانچ موذی جانور ہیں ان کو حل و حرم میں مارا جائے سانپ ابلق کوّا

الْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

چوہا۔ باؤلا کتا اور چیل۔

(متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۲۵۸۱/۵ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِى الْاِحْرَامِ حَلَالٌ مَّا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام میں شکار کا گوشت تمہارے لئے حلال ہے جب تک کہ تم اس کو شکار نہ کرو یا تمہارے لئے شکار نہ کیا جائے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے)

۲۵۸۲/۶ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا ٹڈی دریا کا شکار ہے (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے)

۲۵۸۳/۷ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں محرم حملہ کرنے والے درندے کو قتل کر سکتا ہے۔ (روایت کیا اس کو ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے)

۲۵۸۴/۸ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ اَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

عبدالرحمٰنؓ بن ابی عمار سے روایت ہے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے بجو کے متعلق دریافت کیا کہ کیا وہ شکار ہے اس نے کہا ہاں میں نے کہا کیا اس کو کھایا جائے اس نے کہا ہاں میں نے کہا تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس نے کہا ہاں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی، نسائی اور شافعی نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۲۵۸۵/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ

جابرؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے متعلق دریافت کیا فرمایا وہ

قَالَ هُوَ صَيْدٌ وَّيُجْعَلُ فِيهِ كَبْشًا إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ.
(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

شکار ہے اور محرم اگر اس کو مار ڈالے اس میں مینڈھا دیوے۔
(روایت کیا اس کو ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی نے)

۲۵۸۶ وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَّسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ)

خزیمہؓ بن جزی سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے کھانے کے متعلق دریافت کیا آپؐ نے فرمایا بجو کو بھی کوئی کھاتا ہے اور میں نے آپؐ سے بھیڑیئے کے کھانے کے متعلق دریافت کیا آپؐ نے فرمایا بھیڑیئے کو کوئی کھاتا ہے جس میں بھلائی ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا اس کی سند قوی نہیں ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۵۸۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَّطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبدالرحمٰنؓ بن عثمان تیمی سے روایت ہے اس نے کہا ہم طلحہ بن عبیداللہ کے ساتھ تھے اور ہم نے احرام باندھا ہوا تھا ایک پرندہ جانور کا اس کے لئے تحفہ بھیجا گیا طلحہ سوئے ہوئے تھے ہم میں سے بعض نے کھا لیا اور بعض نے پرہیز کیا جب طلحہ بیدار ہوئے انہوں نے اس کی موافقت کی جس نے کھایا تھا اور کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

بَابُ الْإِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ

محرم کے رک جانے اور حج کے فوت ہونے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

۲۵۸۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روک دیا گیا آپؐ نے اپنا سر منڈوایا اپنی عورتوں

رَاْسَهٗ وَجَامَعَ نِسَآءَهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سے صحبت کی اپنی ہدی کو ذبح کر دیا یہاں تک کہ آئندہ سال آپؐ نے عمرہ ادا کیا۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

٢٥٨٩ (٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهٗ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے قریش کے کافر بیت اللہ کے ورے حائل ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کے جانور ذبح کر دیئے سر منڈوایا اور آپؐ کے صحابہؓ نے بال کٹوائے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

٢٥٩٠ (٣) وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مسورؓ بن مخرمہ سے روایت ہے کہا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کیا اور صحابہ کو اس بات کا حکم دیا۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

٢٥٩١ (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيْ اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنت کافی نہیں ہے اگر تم میں سے کوئی حج سے روک دیا جائے بیت اللہ کا طواف کرے صفا مروہ کے درمیان سعی کرے پھر ہر چیز سے حلال ہو جائے یہاں تک کہ آئندہ سال حج کرے اور ہدی دے یا ہدی نہ پائے تو روزے رکھے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

٢٥٩٢ (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِّ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ۔

عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہؓ بنت زبیر پر داخل ہوئے اس کے لئے فرمایا شاید کہ تو نے حج کا ارادہ کیا ہے وہ کہنے لگی اللہ کی قسم میں اپنے آپ کو بیمار پاتی ہوں آپؐ نے فرمایا تو حج کر اور شرط لگا لے کہ اے اللہ جہاں تو مجھ کو روک لے گا میں وہیں احرام

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کھول دوں گی۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دُوسری فصل

۲۵۹۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يُّبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِي نَحَرُوا عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو حکم دیا کہ عمرہ قضا میں اپنی قربانی کے جانور بدل لیں جو انہوں نے حدیبیہ کے سال ذبح کئے تھے۔ (روایت کیا اس کو ابوداوٗد نے)

۲۵۹۴ وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَوْ مَرِضَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْمَصَابِيحِ ضَعِيفٌ)

حجاج بن عمرو انصاری سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے وہ حلال ہو جائے اور آئندہ سال اس پر حج ہے (روایت کیا اس کو ترمذی، ابوداوٗد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے ابوداوٗد نے ایک روایت میں زیادہ بیان کیا یا بیمار پڑ جائے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور مصابیح میں ہے کہ ضعیف ہے)

۲۵۹۵ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ الدِّيلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ الْجَمْعِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے حج عرفہ ہے جس نے عرفات کو مزدلفہ کی رات طلوع فجر سے پہلے پا لیا اس نے حج پا لیا منیٰ کے ایام تین ہیں جو دو دنوں میں جلدی کرے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی، ابوداوٗد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے ترمذی نے کہا یہ حدیث

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

حسن صحیح ہے)

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

حرم مکہ کے بیان میں اللہ اسکی حفاظت فرمائے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۵۹۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لُقْطَتُهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت ہے جس وقت تم کو جہاد کے لئے بلایا جائے نکلو اور فتح مکہ کے دن فرمایا یہ ایسا شہر ہے اللہ تعالیٰ نے اسکو حرام کیا ہے جس روز سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا قیامت کے دن تک وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی وجہ سے حرام ہے مجھ سے پہلے کسی شخص کے لئے اس میں لڑنا جائز نہیں تھا میرے لئے بھی دن کی ایک ساعت میں لڑنا حلال کیا گیا پس وہ اللہ تعالےٰ کے حرام کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن تک حرام ہے اس کا خاردار درخت نہ کاٹا جائے اس کے شکار کو نہ بھگایا جائے اس کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر جو تعریف کرے اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ عباسؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ مگر اذخر گھاس کی اجازت دیجئے وہ ہمارے لوہاروں اور گھروں کے لئے ہے آپ نے فرمایا مگر اذخر گھاس کی اجازت ہے (متفق علیہ) ابوہریرہؓ کی ایک روایت میں ہے اس کا درخت نہ کاٹا جائے اس کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر مشہور کرنے والے کے لئے۔

۲۵۹۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ

جابرؓ سے روایت ہے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تم میں سے کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ مکہ میں ہتھیار لے کر چلے۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۵۹۸/۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَاءَ رَجُلٌ وَّقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُّتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے جس دن آپؐ نے اُسے فتح کیا آپؐ نے خود پہنا ہوا تھا جب آپؐ نے اس کو اتار دیا ایک آدمی آپؐ کے پاس آیا اور اس نے کہا ابن خطل کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے آپؐ نے فرمایا اس کو قتل کر دے۔ (متفق علیہ)

۲۵۹۹/۴ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے آپؐ نے سیاہ پگڑی باندھی ہوئی تھی اور آپؐ بغیر احرام کے تھے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۲۶۰۰/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَّيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا جب وہ زمین کے ایک میدان میں ہوں گے ان کو دھنسا دیا جائے گا اگلے پچھلے سب لوگوں کو میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اگلے پچھلے سب کے ساتھ وہ کیسے دھنسا دیا جائے گا جبکہ ان کے ساتھ ان کے بازاری ہوں گے اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اُن میں سے نہیں ہیں فرمایا اول آخر کو دھنسا دیا جائے گا پھر اپنی اپنی نیّت پر ان کو اٹھایا جائے گا۔ (متفق علیہ)

۲۶۰۱/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کو دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا شخص جو حبشہ سے ہو گا خراب کرے گا۔ (متفق علیہ)

۲۶۰۲/۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ بِهٖ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا گویا کہ میں ایک

اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سیاہ رنگ کے پھڈے شخص کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ رہا ہے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

۲۶۰۳ /۳ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِيْهِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

یعلیٰ بن امیہ رض سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرم میں غلہ کا بند کرنا الحاد اور کج روی ہے۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۶۰۴ /۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)

ابن عباس رض سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مخاطب ہو کر فرمایا تو کس قدر عمدہ شہر ہے اور میری طرف کس قدر محبوب ہے اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تیرے سوا میں کسی اور جگہ سکونت اختیار نہ کرتا (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کی سند ضعیف ہے)

۲۶۰۵ /۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

عبداللہ بن عدی بن حمراء رض سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ حزورۃ پر کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں اے مکہ اللہ کی قسم تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ کی زمین میں سے اللہ کی طرف زیادہ محبوب ہے اگر مجھ کو تجھ سے نکال نہ دیا جاتا میں نہ نکلتا۔ (روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۶۰۶ /۱۱ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ نِ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا

ابو شریح عدوی رض سے روایت ہے اس نے عمرو بن سعید سے کہا جبکہ وہ اپنے لشکر مکہ کی طرف روانہ کر رہا تھا اے امیر مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کو ایک حدیث

الْاَمِيْرُ اُحَدِّثُكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَّا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي الْبُخَارِيِّ الْخَرْبَةُ الْخِيَانَةُ۔	بیان کرتا ہوں فتح مکہ کے دوسرے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور یہ بات کہی میرے کانوں نے اس کو سنا اور دل نے یاد رکھا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا اللہ کی تعریف کی ثناء کہی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا ہے لوگوں نے اس کو حرام نہیں کیا کسی شخص کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے کہ یہاں خون بہائے نہ یہاں کا درخت کاٹے اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑنے کی وجہ سے اس بات کی رخصت پکڑے اس کو کہو اللہ نے اپنے رسول کو اس کی اجازت دی تھی تمہارے لئے اجازت نہیں ہے مجھ کو بھی دن کی ایک ساعت میں اجازت دی گئی آج اس کی حرمت اسی طرح ہے جس طرح کل تھی حاضر غائب کو پہنچا دے ابوشریح سے کہا گیا پھر عمرو نے تجھے کیا جواب دیا اس نے کہا عمرو نے کہا مجھے اس بات کا تجھ سے زیادہ علم ہے اے ابوشریح لیکن حرم کسی مجرم کسی خون کے ساتھ بھاگے ہوئے اور نہ تقصیر کے ساتھ بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ (متفق علیہ) بخاری میں ہے خَربَۃ کا معنی خیانت ہے۔
۲۶۰۷ / ۱۲ وَعَنْ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَيْرٍ مَّا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا فَاِذَا ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا	عیاشؓ بن ابی ربیعہ مخزومی سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ امت اس وقت تک بھلائی پر رہے گی جب تک کہ اس حرمت کی تعظیم کریں گے جس طرح اس کا حق ہے جب اس کو ضائع کر دیں گے ہلاک ہو جائیں گے۔

(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

(روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

بَابُ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ حَرَسَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی

حرم مدینہ کے بیان میں اللہ اسکی حفاظت فرمائے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

۲۶۰۸ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا کَتَبْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِیْ ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَامٌ مَّا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْہَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَّسْعٰی بِہَآ اَدْنَاھُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّمَنْ وَّالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہُمَا مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں لکھا مگر قرآن پاک اور چند ایک مسائل جو اس صحیفہ میں ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مدینہ عیر سے ثور تک حرام ہے جو شخص اس میں بدعت پیدا کرے یا بدعتی کو جگہ دے اس پر اللہ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے اس سے فرض اور نفل کچھ قبول نہ کئے جائیں گے۔ مسلمانوں کا عہد ایک سا ہے جسے ایک ادنےٰ مسلمان طے کر سکتا ہے جو شخص کسی مسلمان کے عہد کو توڑے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کا کوئی فرض و نفل قبول نہ ہوگا جو شخص اپنے مالکوں کے علاوہ کسی سے موالات کرلے اس پر اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اس سے فرض اور نفل عبادت قبول نہ کی جائے گی (متفق علیہ) بخاری مسلم کی ایک روایت میں ہے جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف دعوےٰ کیا یا اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور سے موالات کی اس پر اللہ تعالےٰ کی لعنت ہے سب فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اس سے فرض اور نفل عبادت قبول نہ کی جائے گی۔

٢٦٠٩ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجُهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سعدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کو میں حرام کرتا ہوں اس کا خاردار درخت نہ کاٹا جائے اس کے شکار کو قتل نہ کیا جائے اور فرمایا مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر وہ جانتے ہوں جو کوئی ایک اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دے گا اللہ تعالےٰ اس میں ایسے شخص کو بدل دے گا جو اس سے بہتر ہو گا اس کی سختی اور مشقت پر کوئی صبر نہیں کرے گا مگر میں اس کا سفارشی اور قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

٢٦١٠ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کوئی مدینہ کی مشقتوں اور سختیوں پر صبر نہیں کرے گا مگر قیامت کے دن میں اس کا سفارشی ہوں گا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

٢٦١١ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَآءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَّهٗ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہا لوگ جس وقت نیا پھل دیکھتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے جب آپ اسے پکڑتے فرماتے اے اللہ ہمارے پھلوں میں برکت ڈال ہمارے شہر میں ہمارے لئے برکت ڈال ہمارے صاع اور مد میں ہمیں برکت دے اے اللہ ابراہیمؑ تیرا بندہ اور تیرا خلیل اور تیرا نبی تھا میں تیرا بندہ اور نبی ہوں اس نے تجھ سے مکہ کیلئے دعا کی تھی میں مدینہ کیلئے دعا کرتا ہوں جس طرح اس نے مکہ کے لئے دعا کی تھی اور اس کے ساتھ اس کی مثل اور پھر اپنے اہل بیت کے کسی چھوٹے بچے کو بلاتے اور وہ پھل اس کو دے دیتے۔
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

٢٦١٢
٥
وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ فَجَعَلَھَا حَرَامًا وَّاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ حَرَامًا مَّا بَیْنَ مَاْزِمَیْھَا اَنْ لَّا یُھْرَاقَ فِیْھَا دَمٌ وَّلَا یُحْمَلَ فِیْھَا سِلَاحٌ لِّقِتَالٍ وَّلَا تُخْبَطَ فِیْھَا شَجَرَۃٌ اِلَّا لِعَلَفٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابو سعیدؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا ابراہیمؑ نے مکہ کو حرام کیا تھا میں مدینہ کو حرام کرتا ہوں اس کے دونوں کناروں کے درمیان کو اس میں خون نہ بہایا جائے نہ اس میں قتال کے لئے ہتھیار اٹھایا جائے نہ اس کے درختوں کے پتے جھاڑے جائیں مگر جانوروں کے کھانے کے لئے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

٢٦١٣
٦
وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَکِبَ اِلٰی قَصْرِہٖ بِالْعَقِیْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا یَّقْطَعُ شَجَرًا اَوْ یَخْبِطُہٗ فَسَلَبَہٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَآءَہٗ اَھْلُ الْعَبْدِ فَکَلَّمُوْہُ اَنْ یَّرُدَّ عَلٰی غُلَامِھِمْ اَوْ عَلَیْھِمْ مَّا اَخَذَ مِنْ غُلَامِھِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئًا نَفَّلَنِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبٰی اَنْ یَّرُدَّ عَلَیْھِمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

عامرؓ بن سعد سے روایت ہے کہا سعد سوار ہو کر عقیق میں اپنے محل کی طرف گئے ایک غلام کو دیکھا وہ درخت کاٹ رہا ہے یا پتے جھاڑ رہا ہے سعد نے اس کے کپڑے وغیرہ چھین لئے جب سعد واپس آیا غلام کے مالک اس کے پاس آئے اور کہا انہیں یا ان کے غلام کو وہ دے دیا جائے جو اس سے لیا گیا ہے وہ کہنے لگا اللہ کی پناہ کہ میں کوئی چیز واپس کر دوں جو مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلوائی ہے اور ان پر کوئی چیز لوٹانے سے انکار کر دیا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

٢٦١٤
٧
وَعَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وُعِكَ اَبُوْبَکْرٍ وَّبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْھَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِھَا وَمُدِّھَا وَانْقُلْ حُمَّاھَا فَاجْعَلْھَا بِالْجُحْفَۃِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے ابوبکرؓ اور بلالؓ کو بخار ہو گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپؐ کو خبر دی آپؐ نے فرمایا اے اللہ مدینہ ہماری طرف محبوب بنا دے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اس کی آب و ہوا درست کر دے ہمارے لئے اس کے صاع اور مد میں برکت ڈال دے اس کے بخار کو جحفہ کی طرف نکال دے۔ (متفق علیہ)

٢٦١٥
٨
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فِیْ رُؤْیَا

عبداللہؓ بن عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَدِیْنَۃِ رَاَیْتُ امْرَاَۃً سَوْدَآءَ ثَائِرَۃَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی نَزَلَتْ مَھْیَعَۃَ فَتَاَوَّلْتُھَآ اَنَّ وَبَآءَ الْمَدِیْنَۃِ نُقِلَ اِلٰی مَھْیَعَۃَ وَھِیَ الْجُحْفَۃُ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ نے دیکھا ایک سیاہ عورت پراگندہ سر والی مدینہ سے نکلی ہے مہیعہ میں اتری ہے میں نے اس کی تاویل کی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ جحفہ منتقل ہو گئی ہے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۶۱۶/۹ وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ اَبِیْ زُھَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُفْتَحُ الْیَمَنُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَّبُسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَھْلِیْھِمْ وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَیُفْتَحُ الشَّامُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَّبُسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَھْلِیْھِمْ وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَیُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَّبُسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَھْلِیْھِمْ وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

سفیانؓ بن ابی زہیر سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے یمن فتح ہوگا ایک قوم آئے گی اپنے اہل و عیال اور تابعداروں کو لے کر مدینہ سے نکل جائے گی اور مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر وہ جانتے ہوں شام فتح ہوگا ایک قوم آئے گی وہ اپنے اہل وعیال اور تابعداروں کو لے کر کوچ کر جائیں گے اور مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر وہ جانتے ہوں عراق فتح ہوگا ایک قوم آئے گی اپنے اہل وعیال اور اپنے تابعداروں کو لے کر کوچ کر جائیں گے اور مدینہ بہتر ہے ان کے لئے اگر وہ جانتے ہوں۔

(متفق علیہ)

۲۶۱۷/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْیَۃٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَھِیَ الْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک ایسی بستی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو سب بستیوں کو کھا جائے گی لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے بُرے لوگوں کو اس طرح دور کر دیتی ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کو دور کر دیتی ہے (متفق علیہ)

۲۶۱۸/۱۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ

سَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۶۱۹/۱۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہا ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی مدینہ میں اس کو بخار ہو گیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمدؐ میری بیعت واپس کر دو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا پھر آیا اور کہا مجھ کو میری بیعت واپس کر دو آپ نے انکار کر دیا پھر آیا اور کہا میری بیعت واپس کر دو آپ نے انکار کر دیا وہ اعرابی بغیر اجازت نکل گیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح ہے اپنی میل دور کر دیتا ہے اور اچھے کو خالص کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

۲۶۲۰/۱۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ مدینہ اپنے بروں کو نکال دے گا جس طرح بھٹی لوہے کی میل کو دور کر دیتی ہے۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۲۶۲۱/۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے اس میں طاعون اور دجال داخل نہ ہو گا۔ (متفق علیہ)

۲۶۲۲/۱۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ

انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہر نہیں مگر دجال اس کو پامال کرے گا مگر مکہ اور مدینہ کہ اس کا کوئی

لَيْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

راستہ نہیں مگر اس پر صف باندھے فرشتے ہیں جو اس کی نگہبانی کرتے ہیں وہ شور والی زمین میں اترے گا مدینہ اپنے رہنے والوں کے ساتھ ہلے گا تین مرتبہ ہر کافر اور منافق اس سے نکل جائے گا۔

(متفق علیہ)

۲۶۲۳/۱۶ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِى الْمَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سعدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والوں کے ساتھ کوئی مکر نہیں کرے گا مگر گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

۲۶۲۴/۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَآبَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے مدینہ کی دیواروں کی طرف دیکھتے اپنی سواری کو تیز دوڑاتے اگر کسی دابہ پر ہوتے اس کو حرکت دیتے مدینہ کی محبت کی وجہ سے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۶۲۵/۱۸ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّىْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (انسؓ) سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اُحد کا پہاڑ ظاہر ہوا فرمایا یہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبّت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اے اللہ بے شک ابراہیمؑ نے مکہّ کو حرام کیا تھا میں مدینہ کو حرام کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

۲۶۲۶/۱۹ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

سہلؓ بن سعد سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُحد پہاڑ ہے وہ ہم سے محبّت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

دوسری فصل

۲۶۲۷/۲۰ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ اَخَذَ

سلیمانؒ بن ابی عبداللہ سے روایت ہے کہا میں نے سعد بن ابی وقاص کو دیکھا اس نے ایک

رَجُلًا يَّصِيْدُ فِيْ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِيْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهٗ ثِيَابَهٗ فَجَآءَ مَوَالِيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا يَّصِيْدُ فِيْهِ فَلْيَسْلُبْهُ فَلَآ اَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَيْكُمْ ثَمَنَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

آدمی کو پکڑ لیا جو حرم مدینہ میں شکار کر رہا ہے جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے اس سے اس کے کپڑے چھین لئے اس کے مالک آئے اور اس کے متعلق اس سے کلام کی سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے حرام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے جو کسی کو پکڑ لے اس میں شکار کر رہا ہو اس سے اُس کے کپڑے وغیرہ چھین لے میں تم پر وہ بخشش نہ کروں گا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دلوائی ہے لیکن اگر تم چاہتے ہو میں تم کو اس کی قیمت دے دیتا ہوں (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۶۲۸/۲۱ وَعَنْ صَالِحٍ مَّوْلٰى لِسَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا وَّجَدَ عَبِيْدًا مِّنْ عَبِيْدِ الْمَدِيْنَةِ يَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ فَاَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِيْ لِمَوَالِيْهِمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ يُّقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ شَيْءٌ وَّقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ اَخَذَهٗ سَلَبُهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

صالح رضی مولے سعد سے روایت ہے کہا سعد نے چند غلام دیکھے جو مدینہ کے غلاموں میں سے تھے مدینہ کا درخت کاٹ رہے ہیں اس نے ان کا سامان چھین لیا اور ان کے مالکوں سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ منع کرتے تھے کہ مدینہ کے درخت کاٹے جائیں اور آپؐ نے فرمایا اس سے جو کوئی کاٹے جو اس کو پکڑ لے اس کے لئے اس کا سامان ہو گا۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

۲۶۲۹/۲۲ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَّعِضَاهَهٗ حُرُمٌ مُّحَرَّمٌ لِلّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَجٌّ ذَكَرُوْا اَنَّهَا مِنْ نَّاحِيَةِ الطَّآئِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ اَنَّهٗ بَدَلَ اَنَّهَا)

زبیر رضی سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وج کا شکار اس کے خاردار درخت حرام ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے حرام کئے گئے ہیں۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے) محی السنہ نے کہا علماء نے ذکر کیا ہے وج طائف کی طرف ایک جگہ ہے۔ خطابی نے اپنی روایت میں انّہا کی بجائے انّہ کہا ہے۔

۲۶۳۰/۲۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ

ابن عمر رضی سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس بات کی طاقت رکھ سکے کہ وہ مدینہ

اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّي اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)

میں مرے پس چاہیئے کہ وہ مدینہ میں مرے اس میں مرنے والوں کے لئے میں سفارش کروں گا۔ (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کی سند غریب ہے)

۲۶۳۱/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَابًا اَلْمَدِيْنَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلامی بستیوں میں سب سے آخر میں جو بستی ویران ہوگی وہ مدینہ ہے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

۲۶۳۲/۲۵ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةِ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جریرؓ بن عبداللہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ ان تین جگہوں میں سے جہاں بھی اترے گا وہ تیرے لئے دار ہجرت ہے مدینہ، بحرین اور قنّسرین (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

۲۶۳۳/۲۶ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابوبکرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا مدینہ میں مسیح دجّال کا رعب داخل نہ ہوسکے گا اس روز اس کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازہ پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۲۶۳۴/۲۷ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انسؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اے اللہ مکہ میں جس قدر تو نے برکت ڈالی ہے مدینہ میں اس سے دگنی برکت کر۔ (متفق علیہ)

۲۶۳۵/۲۸ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ الْخَطَّابِ

آلِ خطاب کے ایک آدمی سے روایت ہے وہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِيْ مُتَعَمِّدًا كَانَ فِيْ جِوَارِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَّشَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ مَّاتَ فِيْ اَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے فرمایا جو شخص قصداً میری زیارت کرتا ہے قیامت کے دن میری ہمسائیگی میں ہوگا جو مدینہ میں رہا اس کی تکلیفوں پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور سفارشی ہوں گا جو دونوں حرموں میں سے کسی ایک میں فوت ہوا اللہ تعالےٰ اس کو امن والوں سے اٹھائے گا۔

٢٦٣٦/٢٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَّنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا جس نے حج کیا میرے مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (روایت کیا ان دونوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

٢٦٣٧/٣٠ وَعَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا وَّقَبْرٌ يُّحْفَرُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا قُلْتَ قَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا اِنَّمَا اَرَدْتُّ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ بُقْعَةٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ يَّكُوْنَ قَبْرِيْ بِهَا مِنْهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُّرْسَلًا)

یحییٰؒ بن سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے مدینہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی ایک آدمی نے قبر میں جھانکا اور کہا مومن کی خواب گاہ بری ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے بہت بری بات کہی ہے اس آدمی نے نے کہا میرا یہ مطلب نہیں ہے میں نے اللہ کے راستہ میں قتل مراد لیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی مثال نہیں ہے مدینہ سے بڑھ کر میری طرف زمین کا کوئی ٹکڑا محبوب نہیں ہے کہ میری قبر اس میں ہو تین مرتبہ آپؐ نے یہ کلمات فرمائے۔ (روایت کیا اس کو مالک نے مرسل طور پر)

٢٦٣٨/٣١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِ الْعَقِيْقِ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا عمرؓ بن خطاب نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ وادی عقیق میں تھے آپؐ نے فرمایا ایک آنے

يَقُوْلُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِ الْمُبَارَكِ وَ قُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ وَّقُلْ عُمْرَةٌ وَّحَجَّةٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

والا فرشتہ میرے رب کی طرف سے رات کو آیا ہے اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھ اور کہہ عمرہ حج میں ہے ایک روایت میں ہے کہ عمرہ اور حج۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

تَمَّ الْجِلْدُ الْاَوَّلُ

بِعَوْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی

پہلی جلد ختم ہوئی

تصدیق صحت

مشکوٰۃ شریف مترجم اردو مطبوعہ تاج کمپنی کا عربی متن معہ اردو ترجمہ میں نے اوّل تا آخر دیکھا۔

الحمدللہ ترجمہ مطابق متن ہے۔ اور کتابت کی بھی کوئی غلطی نہیں ہے۔

فضل خالق عفا اللہ عنہ

فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

و مصحح تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی پاکستان